READER BURAQ

سرخ آنچل

تحریر: تانیہ طاہر

عارض وہ پریگنینٹ ہے ہوش کے ناخون لو" غصے سے مدیھا نے اسکو شانوں سے جھنجھوڑا تھا۔۔۔۔

تو میں کیا کروں پہلی عورت ہے جو ماں بنے گی۔۔ اس سے کہیں دفع کرے اپنی شکل یہاں سے" وہ غصے سے دھاڑا ۔۔۔ وجود میں اسکی صورت دیکھتے ہی چنگاریاں دوڑ جاتیں تھیں۔۔۔

اور تماشہ لگواو اپنا۔۔۔ وہ صرف نکاح میں تھی تمھارے اور تم نے جو اسکے ساتھ کیا ہے اگر۔۔ گھر میں کسی کو بھی پتہ لگ گیا۔۔ تو تمھاری جان لے لیں گے" اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسکی آواز دباتیں وہ گھبرائی ہوئی لگ رہیں تھیں

۔۔۔۔۔

جبکہ کمرے میں ایک وجود کی سسکیاں بھی گونج رہی۔ تھیں۔۔۔

تو میں نے کہا تھا میرے ارمانوں پر اسکو بیٹھا دو۔۔۔ میں نے کہا تھا میرا نکاح اس سے کرواو۔۔۔ میں اسکے ساتھ اس سے بھی زیادہ برا کروں گا" وہ چلایا۔۔۔ جبکہ مدیھا نے اسکے منہ پر تھپڑ دے مارا۔۔۔

عارض نے سرخ نظروں سے ماں کو دیکھا۔۔۔۔

تمھارے باپ کا فیصلہ تھا یہ۔۔۔ اسکے مگر ہو جاؤ جا کر۔۔۔ کیوں اسکی جان کے دشمن بن گئے ہو۔۔۔" مدیھا غصے سے بولیں۔۔۔۔

آپ جائیں" عارض نے ضبط سے کہا۔۔۔ جبکہ پینک شلوار قمیض میں۔۔۔ دیوار سے چپکی آیت کو اسنے پھنکارتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔

انھوں نے افسردگی سے پہلے آیت کو اور پھر عارض کو دیکھا۔۔۔

عارض کیا تھا یہ تو سب ہی جانتے تھے۔۔۔

آیت کی غلطی بس یہ تھی کہ وہ اس سے محبت کرتی تھی۔۔۔اور اس محبت نے آج اسے کہیں کا نہیں چھوڑا تھا۔۔

وہ کیسے اس جائز بچے کو چھپاتی جسے اسکے ہی باپ نے گناہ بنادیا تھا۔۔

چلو آیت" مدیھا نے آیت کا ہاتھ تھامہ جو پتے کیطرح کانپ رہی تھی۔۔

عارض نے نگاہ پھیرلی وہ کچھ لمحے اور دیکھتا تو۔۔شاید اس کا قتل کر دیتا۔۔۔

وہ بھڑک کر اٹھتا۔۔واشروم میں چلا گیا۔۔

کیوں آتی ہو اسکے کمرے میں۔۔تم جانتی بھی ہو۔۔یہ سب کیا ہے۔۔اور اسکا کیا انجام ہو گا۔۔۔" مدیھا کی آنکھوں۔میں اسکو دیکھ کر آنسو تیر گئے تھے۔۔

تائی امی مجھے بچالیں" وہ پھوٹ پھوٹ کر رودی۔۔انکے سینے میں چہرہ چھپا کر وہ بری طرح روئی تھی مدیھا نے ارد گرد دیکھا۔۔۔

اس وقت سب سو رہے تھے کوئی جاگ جاتا اور۔۔ان دونوں کو دیکھ لیتا تو کیا بنتی۔۔۔انھیں سب سے زیادہ اپنے شوہر کا ڈر تھا۔۔

وہ آیت کو لے کر اسکے روم میں داخل ہوئیں۔۔۔جو کے سیڑھیاں اتر کر دوسری طرف تھا۔۔۔آیت کی امی کا انتقال ہو جانے کے باعث وہ مدیھا سے بہت قریب تھی۔۔جبکہ آفتاب (آیت کے والد) انھوں نے دوسری شادی

کرلی تھی اور اپنے بیوی بچوں میں مگن ہو گئے تھے۔۔ آیت کا سب ہی خیال رکھتے تھے خاص کر۔۔۔ مرتضیٰ (عارض کے والد) کبیر 'سالار اور یہاں تک کے

زین بھی اسکا بہت خیال رکھتا تھا سوائے عارض کے سب ہی گھر میں اسکے لیے حساس تھے۔۔۔ مدیھا نے اسکے آنسو صاف کیے۔۔

اسکے کمرے میں مت جایا کرو" اسنے پیار سے کہا۔۔۔ سرخ سفید رنگت اور اسپر حیا کے رنگوں سے لبریز وہ لڑکی کسی کی بھی پسند بن سکتی تھی۔۔۔۔

مگر عارض کو اس سے بے حد نفرت تھی۔۔۔

اور کہیں بھی وہ اپنی غلطی اسکے ساتھ غلط کر کے نہیں مانتا تھا۔۔۔۔

اسے امریکہ جانا تھا۔۔۔۔ پاکستان سے وہ ہمیشہ کے لیے چلے جانا چاہتا تھا۔۔۔

وجہ جینی تھی اسکی گرلفرینڈ۔۔

جس نے اسکا اتنا دماغ خراب کر دیا تھا کہ عارض سب چھوڑ دینا چاہتا تھا اسکے لیے یہاں تک کے کئی بار۔۔۔ کبیر سے وہ پیٹا بھی تھا

۔۔ وجہ چوری تھی۔۔۔ کاروبار میں سے بڑی رقم نکلوا کر۔۔۔ جینی کو سینڈ کرتے ہوئے وہ پکڑا گیا تھا۔۔ اور کبیر جو حد سے زیادہ غصے کا تیز تھا۔۔۔ اسنے بنا کسی لحاظ سے اسکو پیٹ دیا تھا۔۔۔ یہ تو سالار اس دن ہی گھر آیا تھا۔۔ تو عارض کی بچت ہوئی تھی ورنہ۔۔۔ شاید ہی کوئی اسکو کبیر سے بچا پاتا۔۔۔۔

اور پھر سب کی اتفاق رائے۔۔سے عارض کا نکاح آیت سے کرا دیا گیا تھا۔۔۔

جس پر عارض نے بہت واویلا کیا تھا مگر بڑے بھیا یعنی کبیر کی وجہ سے اسے اس رشتے میں بندھنا پڑا۔۔اور اس سے ساری لگزریز بھی لے لیں گئیں تھیں عارض ہی واحد شخص تھا جاگیر ہاؤس کا۔۔۔جس کے پاس نہ گاڑی تھی اور نہ کوئی بائک اسے جب ایسی چیزوں کی ضرورت ہوتی تو کبیر کے پاس جانا پڑتا تھا۔۔جو کہ اسکی جان اپنی آنکھوں سے ہی کھینچ لیتا تھا۔۔۔

سب ہی کبیر سے ڈرتے تھے۔۔۔۔

انھوں نے خود بلایا تھا" آیت نے انسو صاف کیے۔۔

مدیھا نے گھیرہ سانس بھرا۔۔۔

اور تم پاگل ہو چل پڑتی ہو اسکے بلاوے پر" وہ زرا خفا ہوئیں۔۔۔۔

ورورنہ وہ یہاں اجاتے" اسنے جیسے اسے عارض کیطرف سے دی جانے والی دھمکی سے آگاہ کیا تھا۔۔۔

مدیھا خاموش ہو گئ وہ لڑکا اتنا ضدی تھا کہ۔۔۔ ناک میں دم دے دیا تھا۔۔ ویسے تو اسکے چاروہی بیٹے۔۔ ضد میں ایک دوسرے سے بڑھ کر تھے۔۔۔ بلکل اپنے باپ پر گئے تھے۔۔۔۔

تم ریسٹ کرو اب رو نا مت" مدیھا نے اسکو لیٹنے کا اشارہ کیا۔۔ جبکہ ایت نے سر نفی میں ہلا دیا۔۔۔۔

تائ امی۔۔۔ سب میرے بارے میں کیا سوچیں گے" وہ سسکی تھی۔۔۔

مدیھا نے اسکو گلے سے لگا لیا۔۔۔

کوئ کچھ نہیں سوچے گا اس بات کو خود ہی چھپالو مجھ سے جہاں تک ہو سکے گا میں۔۔۔۔ اس سب کو ٹھیک کرنے کی کوشش کروں گی اور اس کا ایک ہی حل ہے کہ تمھاری رخصتی کر دی جائے" وہ مدھم آواز میں بولیں۔۔

نہیں تائ امی پلیز۔۔۔ ایسا مت کریں۔۔۔" وہ انکے ہاتھ تھامے رونے لگی جبکہ مدیھا کو شدید افسوس ہوا تھا آج اپنی تربیت پر۔۔۔۔

آیت۔۔۔ اب رونا نہیں میرا بچہ بچے پر اثر پڑتا ہے" وہ بولیں تو آیت سسکنے لگی۔۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا تم فکر مت کرو۔۔۔" انھوں نے پیار سے کہا۔۔۔

اور اسکے پاس سے اٹھیں۔۔۔ میں عمل کے ہاتھ کچھ کھانے کو بھجواتی ہوں" وہ بولیں اور اسکی پیشانی چوم کر وہاں سے چلی گئیں۔۔۔

جبکہ انکے نکلتے ہی۔۔۔ آیت نے جلدی سے روم لوک کر لیا تھا۔۔۔ پیٹ پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔ وہ زمین پر بیٹھتی چلی گئ وہ رات جو اس سے اسکی عزت چھین لے گئ تھی اسکی آنکھوں کے آگے گھومنے لگی۔۔

ایک محبت کی اتنی بڑی سزا۔۔۔۔

سسکیوں نے اس کمرے میں اسکی بے بسی کی وضاحت کی تھی۔۔

پریشے کالج یونیفارم میں ریڈی بیگ ابھی اٹھا ہی رہی تھی۔۔۔کہ سیل فون رنگ ہوا اسکی دوست کا میسیج تھا وہ سیل فون دیکھ کر مسکرائی اور وہیں سیل پھینک کر باہر آگئی

اسلام علیکم بڑے بھیا" کبیر کو بھی روم سے نکلتے دیکھ اسنے سلام کیا۔۔

وعلیکم السلام" کبیر نے جواب دیا چہرہ سنجیدہ تھا۔۔۔اور اسکے آگے سے گزر گیا۔۔۔۔

پریشے اسکے پیچھے پیچھے ہی تھی۔۔۔

زیمل بھی جلدی جلدی باہر نکلی۔۔۔

پریشے تم کالج چل رہی ہو" عمل نے پوچھا تو اسنے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔

تمھیں تو بخار تھا۔۔" عمل نے ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

ہم اب طبعیت ٹھیک ہے بس اسی لیے" پریشے نے کہا تو

وہ مسکرا کر ناشتہ کرنے لگی۔۔۔۔

زین نہیں اٹھا۔۔۔۔ "

اسلام علیکم چاچو" سب نے کوس میں۔۔۔ وجاہت کو دیکھا۔۔۔ جو زین کے بارے میں بیٹھنے سے پہلے پوچھ رہے تھے۔۔۔

زین اتنی جلدی کہاں اٹھے گا" عمل نے منہ بنایا۔۔۔

آج بڑے بھیا اسکی۔۔۔ میٹینگ ہے پیرینٹس ٹیچر سالار بھیا تو ہیں نہیں عارض بھیا جاتے نہیں تو بڑے پاپا جائیں گے کیا" عمل نے جان بوجھ کر یہ زکر چھیڑا تھا۔۔۔ پریشے نے اپنی ہنسی دبائ تھی۔۔۔

ہم مجھے پتہ ہے۔۔۔ اور میرا ہی جانے کا ارادہ ہے" کبیر نے مصروف سے انداز میں کہا۔۔ تو دونوں نے شرارتی نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔

آیت کو بھی بلا کر لاؤ" کبیر نے ان دونوں کی کھی کھی کیطرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

میں لاتی ہوں" پریشے ہاتھ جھاڑتی اٹھ گئ۔۔۔

مرتضیٰ بھائ کی طبعیت ٹھیک ہے بھابھی" مدیھا سے وجاہت نے پوچھا۔۔۔

ہمم ٹھیک ہے انکی طبعیت رات دیر تک کام کرتے رہے ہیں کبیر اور اسکے بابا۔۔ بس اسی لیے شاید انھیں دیر ہو گئ" انھوں نے کبیر کے آگے ناشتہ رکھا۔۔ جس نے نیوز پیپر بند کیا تھا وجاہت نے سر ہلایا۔۔

صوفیہ اسکے آگے ناشتہ رکھ رہی تھی۔۔ وہ بھی ناشتے کی جانب متوجہ ہوئے۔۔ وجاہت کے بچے نہیں تھے اور انھیں زین سے بے حد لگاؤ تھا۔۔۔

سب بچوں میں سے۔۔۔۔

سکندر اور شہاب کے ساتھ مرتضی صاحب بھی ناشتے کی ٹیبل پر اگئے۔۔۔

جبکہ سکندر کی بیگم افشین جو روز انھیں کے ساتھ آتی تھیں اور انکی ایک بیٹی اور بیٹا۔۔رمشہ گھر میں سب سے چھوٹی تھی۔۔۔جبکہ عدیل زہنی مریض تھا۔۔۔پچیس سال کا ہونے کے باوجود اسکے لاکھ علاج ہونے کے باوجود بھی وہ زہنی بیمار تھا اور اکثر اسکو سب نے پاگل کھانے بھیج دینے کا تجزیہ کیا تھا۔۔۔مگر افشین کی ضد پر گھر میں اسے الگ حصے میں رکھا جاتا تھا۔۔۔اور تقریبا سب ہی اس سے دور رہتے تھے خود افشین بھی۔۔۔مگر بیٹے کی روز بگڑتی حالت دیکھ کر اسنے اسکی شادی کا فیصلہ کیا۔۔کہ شاید۔۔کوئ لڑکی اکر اسکو سمبھال لے۔۔اور جب اسنے سکندر سے اس بارے میں ڈسکس کیا تو وہ خفا ہوئے مگر افشین کی ضد کے آگے کسی کی نہ چل سکی۔۔۔اور اسطرح زیمل جو کہ غریب گھرانے کی لڑکی تھی مگر اتنی خوبصورت تھی۔۔۔کہ سب اسکے ماں باپ کے اس رشتے پر مان جانے پر حیران تھے۔۔۔اس سے عدیل کی شادی کر دی گئ۔۔۔وہ عدیل کے ساتھ عدیل کے کمرے میں ہی پائ جاتی تھی۔۔ان کے پاس کوئ بھی نہیں جاتا تھا خاص میڈز تھیں جو انھیں کھانا پہنچا دیتی تھیں۔۔۔

زیمل کیسی تھی ایک پاگل انسان کے ساتھ کوئ نہیں جانتا تھا یہاں تک کے۔۔اسکے خاندان میں سے بھی کوئ نہیں آتا تھا۔۔۔

اور اس انوکھی شادی میں سب ہی شامل تھے سوائے سالار کے وہ اکثر اپنے پرفیشن کی وجہ سے گھر سے باہر ہی رہتا تھا ۔۔جبکہ شہاب کی دو بیٹیاں تھیں۔۔۔پریشے اور عمل۔۔۔

تنزیلہ نے کچن میں سے شہاب کو ٹیبل پر دیکھا تو جلدی سے۔۔۔انکے اگے کھانا لگایا طبیعت کے لحاظ سے وہ بلکل کبیر جیسے تھے۔۔ سب ناشتہ کر رہے تھے ہلکی پھلکی باتیں بھی جاری تھیں۔۔ پریشے آیت کو بھی لے ائی تھی۔۔۔

وہ چپ چاپ ٹیبل پر بیٹھ گئی سب نے اسکی سرخ سوجی آنکھوں کو دیکھا تھا حیرت سے۔۔

کیا ہوا ہے بیٹا" مرتضیٰ نے سب سے پہلے پوچھا یہ ہی سوال سب کے منہ پر تھا۔۔۔

کچھ کچھ نہیں تایا ابو" وہ جلدی سے مسکرا کر بولی۔۔۔ تو مرتضیٰ بھی مسکرا دیے۔۔۔

عارض اور سالار کہاں ہیں" مرتضیٰ نے اپنی بیوی کیطرف دیکھا۔۔۔

سالار تو گھر آیا ہی نہیں تھارات میں۔۔اور عارض اپنے کمرے میں ہے" وہ بولیں۔۔۔

فون لگاؤ اس لڑکے کو۔۔۔۔ جب سے یہ گھٹیا شوق اسکے پیچھے لگا ہے گھر سے غائب رہتا ہے" وہ زرا غصے سے بولے ۔۔۔ تو کبیر نے سالار کو کال ملائی جس کا نمبر اٹھ نہیں رہا تھا۔۔۔۔

عارض کے بارے میں البتہ انھوں نے کچھ نہیں کہا۔۔۔۔

سب اپنی اپنی جگہ جانے کے لیے اٹھے تو تبھی زین دوڑتا ہوا سیڑھیوں سے نیچے اترا۔ جلدی سے۔۔ جوس پیا اور وجاہت کے پاس آیا۔۔

چاچو میری میٹینگ آپ اٹینڈ کریں گے۔۔ سالار بھیا تو ہیں نہیں" وہ بولا۔۔۔ تو وجاہت مسکرا کر کچھ بولتا۔۔۔ کہ کبیر نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

میں چلوگا چلو اجاؤ" وہ بولا اور اسے کھینچ کر باہر لے آیا۔۔

ہائے بڑا مزا آنے والا ہے" پریشے اور عمل اپنی ہنسی روکتی۔ خود بھی باہر بھاگیں۔۔۔۔

جبکہ باقی سب پیچھے مسکرا دیے تھے۔۔

ب۔۔ بڑے بھیا آپ کیوں زحمت کر رہے ہیں" زین کی جان بھی سسک اٹھی تھی۔۔

کیوں میرے ساتھ کیا مسلہ ہے سالار جا سکتا ہے تو میرے جانے سے کیا ہو جائے گا" کبیر پراڈو میں بیٹھا۔۔ اور دونوں لڑکیاں بھی جلدی سے بیٹھ گئیں۔۔۔

زین کو چکر ا رہے تھے۔۔۔۔

وہ چار نچار گاڑی میں سوار ہو گیا۔۔۔۔

رونے والی شکل ہو رہی تھی۔۔۔ پندرہ منٹ کی ڈرائیو کے بعد۔۔۔۔ انکا کالج اگیا تھا۔۔۔۔۔

تینوں لڑکیاں کبیر کو خدا حافظ کہہ کر چلی گئیں تھیں البتہ زین بھا نے سوچ رہا تھا کہ کیا ہوا ایسا کہ کبیر۔۔۔ اندر نہ جائے کبیر نے تیوری ڈالی اسکو دیکھا۔۔۔

اجائیں بھیا" وہ مسکرایا پھیکا سا۔۔۔ سانس تو پھول گئے تھے کبیر گاڑی سے اترا۔۔۔

اور کالج میں داخل ہوا۔۔۔۔

زین بھی سر جھکائے اسکے پیچھے داخل ہوا۔۔

اسلام علیکم بوس" اچانک ایک لڑکا اپنی عینک درست کرتا زین کے قریب آیا۔۔ ماتھے تک ہاتھ لے جاتا۔۔ وہ بولا ۔۔۔ کبیر نے حیرت سے اسکو اور پھر زین کو دیکھا۔۔ زین کا چہرہ البتہ پھیکا پڑ گیا تھا۔۔

اوہ یار۔۔۔کیسے ہو ب۔۔۔بوس" وہ ہنستا ہوا بولا۔۔۔

وہ لڑکا اسکے بوس کہنے پر حونک ہوا۔۔۔

یہ سب کیا ہے "کبیر نے غصے سے پوچھا۔۔۔

بھیا۔۔۔ہم سب دوست ایک دوسرے کو بوس کہتے ہیں" وہ مسکرایا۔۔۔

کبیر نے سر جھٹکا اور اندر جانے لگا۔۔۔۔

زین اس لڑکے کو پرے دھکیل کر کبیر کے پیچھے بھاگا۔۔۔۔تھا۔

کبیر سٹاف روم میں داخل ہوا۔۔۔۔زین کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔۔۔

ب

۔۔بھیا" وہ ایکدم بولا۔۔۔کبیر نے مڑ کر اسکی جانب دیکھا۔۔۔

وہ ایکچلی میرے ٹیچرز اس روم میں نہیں ہیں آپ یہاں ویٹ کریں میں ابھی روم نمبر پتہ کر کے آتا ہوں" زین نے

اسے وی آئی پی روم میں بیٹھایا۔۔۔

اور وہاں سے فورا بھاگا تھا۔۔۔۔

وہ بھگتا ہوا کنٹین کیطرف آیا۔۔۔۔

اور اپنے دوستوں کے بیچ آکر سانس لیا۔۔

کنٹین میں سب نے اسے سلام کیا تھااور اسے اس وقت کسی چیز کی غرض نہیں تھی سوائے اسکے کے کبیر کو کسی طرح یہاں سے نکالا جائے ورنہ جو اسکے حالات تھے اسکے ٹیچرز کبیر کو سب بتا کر۔۔۔اسکی عزت کر دیتے۔۔

کیا ہوا ہم تمھارا کب سے انتظار کر رہے تھے" اسکے ایک دوست نے پوچھا۔۔۔

یارو۔۔۔گیا میں تو سیریسلی" زین نے پریشانی سے فریزر کھولا اور بنا پے کیے۔۔اسنے کوک کا کین نکال کر منہ سے لگایا تھا۔۔۔

ایش گیرے آنکھوں میں بے حد پریشانی تھی۔۔

ہوا کیا ہے" اسنے کاؤنٹر پر کین پھینکا۔۔۔

بڑے بھیا آئے ہیں میٹینگ اٹینڈ کرنے" زین بے چارگی سے بولا۔۔

واٹ" سب حیران ہوئے۔۔۔

مگر تمھاری میٹینگ تو تمھارے سالار بھیا لینے آتے ہیں میں تو ایک آٹو گراف لینا چاہتی تھی ہی از سو ہینڈ سم۔۔۔" ان میں سے ایک لڑکی بولی۔۔۔جبکہ منہ بھی بسورا تھا سالار کے نہ آنے پر

یار وہ شہر سے باہر ہیں" زین نے بالوں میں ہاتھ پھیرہ۔۔۔

یہ تو واقعی پریشانی کی بات ہے" دوسری طرف سے آواز آئی۔۔۔

زین نے پسینہ صاف کیا۔۔۔اور جیب میں سے سرخ رومال نکال کر ماتھے پر باندھ لیا اس سٹائل میں وہ بہت الگ اور بے حد چارمنگ لگتا تھا۔۔۔

اب کی کیا جائے کیا کیا جائے" وہ ہتھیلی پر مکہ مارتا بولا۔۔

ایسا کرو کسی طرح انھیں واپس بھیج دو" ایک دوست نے مشورہ دیا۔۔۔

بہت خوب۔۔ جاؤ زرا۔۔ نکال کر آؤ انھیں کالج سے باہر" زین بھڑک کر اس فالتو مشورے پر۔۔۔۔رخ موڑ گیا

۔۔۔اصر رخ موڑتے ہی۔۔۔ سامنے سے آتی لڑکی۔۔۔ کو اسنے ادائے ناز سے دیکھا تھا پل میں۔۔۔اسکی آنکھوں

کی پریشانی غائب ہوئی تھی۔۔۔

شمش" وہ منہ میں بڑبڑایا۔۔

مگر اگلہ خیال کبیر کا آتے ہی اسنے شمش پر بعد میں نگاہ ڈالنے کا سوچ کر۔۔۔ کبیر جو کہ ایک مسلہ حل کرنے کی ٹھانی

۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے گھڑی پر نگاہ دوڑائی۔۔۔ دس منٹ وہ گئے تھے۔۔۔ زین کو گئے ہوئے اب اسکو غصہ آنا شروع ہو گیا تھا۔۔۔

وہ اٹھتا کہ اس سے پہلے ہی اسے آواز سنائی دی۔۔

سر بٹ میرا میریٹ اچھا ہے۔۔ راحت صاحب نے کہا تھا اچھے میریٹ پر اڈمیشن مل جائے گا" جھنجھلائے ہوئی سی

خوبصورت آواز پر وہ چوکنا ہوا۔۔

آواز کھڑکی میں سے ارہی تھی اسے صرف آواز سنائی دے رہی تھی۔۔۔ مگر چہرہ نہیں۔۔۔

اسنے سیل فون نکال کر۔۔۔ یوز کرنا شروع کر دیا۔۔

بٹ نے ے پیسے انھوں نے کہے تھے میں لے آئ ہوں اب آپ مجھ سے اس سے بھی زیادہ مانگ رہیں ہیں جب کہ ۔۔۔ میری فرینڈ کا ابھی اڈمیشن ہوا ہے اسکی اتنی فیس تو نہیں تھی "اب آواز غصے میں بدلی ۔۔۔

ایڈیٹ "اب جیسے بھڑکتی آواز سنائ دی ۔۔۔۔

نہ چاہتے ہوئے بھی وہ جگہ سے اٹھا ۔۔۔ اور کھڑکی کا پردہ ہٹایا ۔۔

سامنے ہی کلرک کا روم تھا ۔۔ جہاں ایک سخت گیر آفیسر بیٹھا تھا ۔۔ اور ایک لڑکی جو گاؤن میں تھی ۔۔۔ جھک کر پیپرز اٹھا رہی تھی ۔۔۔

وہ چند لمحے دیکھتا رہا اور پھر وہاں سے ہٹتا ۔۔ کہ وہ لڑکی سیدھی ہوئ ۔۔۔

دیکھ لوں گی میں اس بڈھے کو ۔۔۔ "۔ اسنے رخ پھیر کر غصے سے کہا ۔۔۔۔

بلیک گاؤن میں ۔۔۔ سر کو دوپٹے سے ڈھانپے ۔۔۔۔ جو بمشکل ہی ڈھانپ رہا تھا ۔۔۔ وہ تیکھی نظروں سے ۔۔۔۔ کلرک کو دیکھ کر بولی تھی ۔۔۔۔

جبکہ کبیر اپنی جگہ ساکت ہو گیا تھا ۔۔۔۔

یہ پہلی بار تھا جو اسکی نگاہ کسی پر ٹھری تھی ورنہ تیس سالہ زندگی میں کئ لوگ اور لڑکیاں جو بے حد حسن رکھتی تھیں اسکے آفیس میں بھی تھیں ۔۔۔ جبکہ اسکے ساتھ بھی کام کرتیں تھیں مگر کبھی کسی پر نگاہ نہیں ٹھری تھی ۔۔۔

لڑکی نے وہ فائلز سینے سے لگائ اور وہاں سے جانے لگی ۔۔ کبیر ہوش م
کی دنیا میں آیا ۔۔۔ اور دروازے سے باہر نکلا ۔۔۔۔ وہ اب کوریڈور میں نہیں تھی

اسنے کوریڈور سے نکل کر باہر دیکھا۔۔۔ تو وہ لڑکی وہاں ابھی نہیں۔۔ تھی۔۔۔ بلیک گاگلز کو اتار کر وہ دوبارہ۔۔۔

کلرک ہے پاس آیا۔۔۔

اس لڑکی کا نام کیا تھا" اسنے پوچھا۔۔۔۔ لہجہ بے تاب س اتھا۔۔

کس کا" کلرک نے اپنی عینک کے پیچھے سے اسکو دیکھا۔۔۔

کبیر کے ماتھے پر کئ بل ڈلے۔۔۔۔

وہ جو ابھی یہاں کھڑی تھی" اسنے ضبط سے دوبارہ سوال کیا۔۔۔

نین" کلرک نے اسکی پرسنلٹی دیکھتے ہوئے۔۔ زرا اسکے روعب میں اکر جواب دیا۔۔۔

نین" کبیر نے دوبارہ نام دھرایا۔۔۔۔

اور مسکرادیا۔۔۔

کہاں رہتی ہے" وہ پھر سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

یہ مجھے نہیں پتہ۔۔۔۔" کلرک نے ہری جھنڈی دیکھائی۔۔۔

کہاں رہتی ہے" اسنے پی ٹی کی پوکٹ سے۔۔ والٹ نکال کر اسکی ٹیبل پر پانچ ہزار کا نوٹ رکھا۔ کلرک مسکرایا۔۔

صاحب۔۔ یہ تو مجھے نہیں پتہ مگر یہ اسکے ڈاکیومنٹس کی کاپی ہے بس" وہ بولا۔۔۔

کبیر نے جلدی سے وہ ڈاکیومنٹ اٹھا کر کھولے۔۔

نین عباس" اسنے نام پڑھا اور مسکرادیا۔۔۔۔

ڈاکیومنٹس کی کاپی کو سختی سے تھام کر دوبارہ گاگلز لگا کر وہ زین کی تلاش میں نکلا۔۔اور سامنے سے زین آتا دیکھائی دیا

۔۔۔۔

کبیر نے اسکو گھورا۔۔

چلیں بھیا۔۔"اسنے کہا۔۔

اب مسکراہٹ زرا الگ تھی۔۔

کبیر اسکے برائے گئے روم میں چلا گیا۔۔جبکہ زین نے اسکے پیچھے سے سکھ کا سانس لیا۔۔۔

ہاں اسکی ساری پوکٹ مانی تو ختم ہو گئ تھی مگر جان بخشی ہو گئ تھی۔۔۔اسنے گہیرہ سانس کھینچا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسلام علیکم بڑی مامی "افان نے مسکرا کر مدیھا کو دیکھا۔۔

ارے تم آئے ہو تمھاری امی نہیں آئیں۔۔کتنے دنوں سے یاد کر رہی تھی میں "مدیھا نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔۔

اور اسنے مسکرا کر اب بکھر جانے والے بالوں کو درست کیا۔۔

تائ امی پراٹھا ہی بنا دیں "پیچھے سے آتی آواز پر وہ دونوں پلٹے کالج یونیفارم میں۔۔۔وہ گرمی سے گھبرائ ہوئ لگ رہی تھی۔۔۔

بیٹا کھانا بن گیا ہے۔۔۔ میں بس دیتی ہوں تمھیں" مدیھا بولی۔۔۔ جاؤ فان تم بھی ٹیبل پر بیٹھو میں کھانا لگاتی ہوں"

مدیھا نے پیار سے اسکو دیکھا۔۔۔

اور تنزیلہ بھی تبھی داخل ہوئی۔۔۔ تھی افان نے انکو بھی سلام کیا

اور ڈائینگ ٹیبل کی جانب اگیا۔۔ پریشے نے اسکو بس ایک نظر دیکھا تھا اور اسکے بعد وہ اپنے سیل فون میں مگن ہو گئ

۔۔ یونیفارم بھی نہیں بدلہ تھا۔۔

افان اسکو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

عجیب مصیبت ہے پتہ نہیں کیوں منہ اٹھا کر اجاتا ہے" پریشے سیل پر نگاہیں جمائے۔۔۔ غصے سے سوچ رہی تھی۔۔

جب بھی وہ آتا تھا اسی پر نگاہ جما کر بیٹھ جایا کرتا تھا۔۔۔

افان کو محسوس ہو رہا تھا کہ وہ چیڑ رہی تھی اس سے۔۔۔ ڈھٹائ سے مسکراتے ہوئے۔۔۔ اسنے سیل فون نکالا۔۔۔

اور پریشے کی دو تین پیکس لے لیں" مقابل کا منہ ہی کھل گیا اسکی اس جرت پر۔۔

یہ یہ آپ نے میری تصویر کیوں لی ہے" وہ ایکدم بھڑکی۔۔۔

تم مصروف بننے کی ایکٹینگ کرتی اچھی لگ رہی تھی تو میں نے سوچا تصویر لے لوں" وہ بولا۔۔۔ اور آنکھ دبائ۔۔۔

پریشے ماتھے پر بل ڈالے اسے گھورنے لگی۔۔

میری تصویر ڈیلیٹ کریں ابھی" وہ سیل فون ٹیبل پر پٹختی۔۔۔ بولی۔۔۔

نہ کروں تو" اسنے بھی اسی کے انداز میں کہا۔۔۔

توزہر کھا کر مر جائیں" پریشے نے دونوں پاؤں پٹخے اور وہاں سے واک آؤٹ کر گئ۔۔۔

جانتی تھی۔۔وہ اسے اور سلگائے گا۔۔۔وہ کچن میں مدیحا اور تنزیلہ کے پاس اگئ۔

تمھیں ہی کسی دن کھا کر مرو گا۔۔۔ایسے۔۔۔افان مرنے والا نہیں_" اسنے اسکی جانب رخ موڑتے ہوئے سوچا

۔۔اور ہنس دیا۔۔۔

سیل فون میں اسکی تصویریں دیکھیں یونیفارم میں وہ بے حد کیوٹ لگتی تھی۔۔۔

افان نے گھیری سانس کھینچی اور نگاہ اٹھائ۔۔۔زین لڑاکا عورتوں کیطرح۔۔۔دونوں ہاتھ کمر پر جمائے کھڑا تھا

۔۔۔افان نے جلدی سے سیل فون آف کیا۔۔۔

کیا مصیبت ہے جن کیطرح سوار ہو گئے ہو سر پر" آفان اٹھا

اور ڈائینگ پر سے صوفوں کیطرف اگیا۔۔۔

مجھے سب پتہ چل رہا ہے۔۔۔افان بھیا۔۔۔یہ جو آپ اپنی کیمیسٹری بنا رہے ہیں بڑے بھیا کو بھنک بھی پڑ گئ نہ بیٹھے گئے کام سے" زین نے اسے وارن کیا۔۔۔

تم اپنا منہ بند رکھنا باقی کوئ بڑے بھیا تک کچھ نہیں پہنچائے گا" افان نے اسکو گھورا۔۔۔

منہ بند کرنے کی قیمت" زین نے ہاتھ اگئے کیے۔۔آج جو وہ اپنی ساری پوکٹ منی پروفیسروں کے دھڑا تار آیا تھا

۔۔تو اب یوں ہی اسنے اپنا خرچہ پورا کرنا تھا۔۔۔

افان نے چیڑ کر جیب میں سے پانچ ہزار کا نوٹ نکال کر اسکی ہتھیلی پر سجا دیا۔۔

ویری گڈ۔۔۔"زین نے نوٹ کو چوما۔۔۔

بیٹھیں نہ کھڑے کیوں ہیں"اسنے عزت سے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔افان اسکی اداکاری پر خون کا گھونٹ بھر گیا ۔۔سالار کی واپسی نہیں ہوئی"افان نے سالار کے بارے میں پوچھا۔۔۔۔جو کہ اسکا دوست بھی تھا۔۔۔

آپکا دوست ہے اپکو پتہ ہوگا۔۔۔ہمیں نہیں پتہ ہوتا انکا۔۔۔بڑے بھیا کو پتہ ہوتا ہے یہ اپکو۔۔"زین نے سیل پر میسیج ٹائیپ کرتے ہوئے بتایا۔۔

میرا ایکچلی اس سے کنٹیکٹ نہیں ہو رہا"افان نے بتایا۔۔

میرے خیال سے وہ شمالی علاقوں میں ہیں سگنل ایشو تھا بڑے بھیا کو بھی"زین کو یاد آیا تو بتایا۔۔افان نے سر ہلایا

۔۔۔

ارے بچوں وہاں کیوں بیٹھ گئے"مدیھا نے ٹیبل پر سامان رکھا تنزیلہ نے بھی انکو ٹیبل پر آنے کا کہا۔۔

مما میں کھانا اپنے روم میں کھاؤ گی"پریشے افان کو گھورتی ہوئی بولی۔۔

کیوں کیا مسلہ ہے"تنزیلہ نے اسپر گھوری ڈالی۔۔۔۔وہ اکثر اسپر سختی کرتی تھی کیونکہ صوفیہ اور مدیھا اسکی بہت حمایت کرتیں تھیں۔۔۔

مما میرا موڈ نہیں یہاں کھانا کھانے کا"اسنے منہ بسوارا۔۔۔

کیوں پریشے تمھیں کسی سے دقت محسوس ہو رہی ہے"زین نے دانت نکالتے ہوئے پوچھا۔۔۔

بکواس بند کرو"پریشے غرائی۔۔۔آفان نے اپنی ہنسی روکی۔۔

پریشے تمھیں تمیز ہے بھائ سے کیسے بات کر رہی وہ "تیزیلہ کو برا لگا۔۔

اس کو مت ڈانٹو اسکو ڈانٹو کیسے تمھارے غصہ کرنے پر دانت نکال رہا ہے۔۔۔" مدیھا نے زین کو گھورا۔۔

پریشے ادھر ہی بیٹھو بس " تنزیلہ نے کہا۔۔۔ تو وہ پاؤں پٹختی پلیٹ اٹھا کر ان دونوں سے دور بیٹھ گئ۔۔۔

تنزیلہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

بہت ضدی ہو گئ ہے یہ لڑکی "

عارض او بیٹا کھانا کھاؤ" مدیھا نے عارض کو باہر جاتے دیکھا تو روکا۔۔

نہیں کھانا مجھے "اسنے ٹکا سا جواب دیا۔۔

عارض" مدیھا نے پھر سے پکارہ۔۔۔

مما مجھے کھانا ہی نہیں" وہ چیڑ کر بولا۔۔۔اور باہر نکل گیا۔۔۔

غصے سے سر جھٹکا تھا۔۔ اتنا ہی میرا احساس اور خیال ہوتا تو۔۔۔ مجھ سے گاڑی نہ چھینتے" وہ بڑبڑایا۔۔ اور باہر جانے لگا کہ اسکی نگاہ۔۔۔ لون میں بینچ پر بیٹھی آیت پر گی۔۔۔

اور اسنے اسکی جانب قدم اٹھائے ایک بار پھر سے غصے کی لہر اٹھی تھی اور وجہ ایک ہی نظر آئ تھی اور وہ تھی آیت۔۔ جس کی وجہ سے۔۔ اج اسپر ہر چیز کی پابندی لگ گئ تھی۔۔۔

وہ اسکے پاس اکر رک گیا۔۔۔ آیت نے سر اٹھایا۔۔۔

اور سانس حلق میں اتارا۔۔۔ عارض اسکو گھورتا رہا۔۔۔

یہاں دھوپ میں بیٹھ کر کیا کر رہی ہو کیا ثابت کرنا چاہتی ہو۔ سارے گھر والوں پر" وہ بھڑک کر بولا۔۔۔۔

م۔۔ میں اپنی مرضی سے بیٹھی ہوں۔۔ "

اچھا تو تمھاری بھی کوئی مرضی ہے آیت محترمہ۔۔۔ مجھے تو نہیں لگتا تمھاری کوئی مرضی بلکہ روکو۔۔۔ تم بھی کچھ ہو کیا۔۔۔ "وہ طنزہ ہنسا۔۔۔

آیت جانتی تھی وہ اسپر طنز کر رہا تھا۔۔۔۔ نہ اسکے پاس اسکا باپ تھا اور نہ ہی ماں۔۔۔۔ اسکی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔

میں آپکی شکایت بڑے بھیا سے لگادوں گی" آیت ہمت کرتی سرخ نظروں سے اسکو دیکھ کر بولی۔۔ آج سیاہ شلوار قمیض میں۔۔ وہ نظر لگ جانے کی حد تک اپنے پر سوز حسن سے حسین لگ رہی تھی مگر سامنے کھڑے شخص کے دماغ میں نہ جانے ایسا کیا تھا کہ اسکا حسن بھی اسکے آگے دھندلا تھا۔۔۔

اچھا۔۔ "عارض ضبط کرتا اسکے پاس بیٹھ گیا۔۔۔ آیت جلدی سے اٹھی۔۔ جبکہ عارض نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسکو۔۔ دوبارہ کھینچ کر بیٹھا لیا۔۔

کیا کر رہے ہیں آپ چھوڑیں مجھے "ایت ایکدم بولی۔۔

ششش "عارض نے اسکے گلابی لبوں پر اپنی بھاری انگلی جمادی۔۔

آیت کا وجود سنسنا اٹھا۔۔۔

یہاں تک کے اسکے وجود کی کپکپاہٹ عارض کو بھی محسوس ہوئی۔۔۔۔

وہ طنزیہ مسکرایا۔۔۔

تمھاری حقیقت ہی تو یہ گھر والے بنانا چاہتے تھے جو تمھیں میرے سر چیپکا دیا۔۔۔میں بھی دیکھوں گا ان سب کے سامنے خود کو کیسے صاف کرو گی۔۔۔یہ بچہ۔۔۔"اسکے کان کے قریب جھکتے ہوئے باہر وہ اسکی کان کی بالی سے کھیل رہا تھا مگر در حقیقت وہ اپنے وجود کا زہر اس میں منتقل کر دینا چاہ رہا تھا۔۔۔

آیت نے آنسو سے بھری آنکھوں کو سختی سے بند کر لیا۔۔۔

اس بچے کا کیا بتاؤ گی"اسنے اسے دور جھٹکا۔۔۔۔

یہ آپکا ہے۔۔آپ ہی۔اسکو قبول کریں گے"وہ ہچکیاں بھرنے لگی۔۔۔

اممم مممم"عارض مسکرایا۔۔۔۔آیت نے جلتی آنکھوں میں اسکا عکس دیکھا۔۔

تمھیں ایسا کیوں لگا۔۔۔۔"اسنے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

پلیز عارض"آیت رونے لگی۔۔۔۔

عارض ہنسنے لگا اور نفی میں سر ہلاتا اسکے پاس سے اٹھ گیا۔۔۔۔

پریشے جو آیت کو بلانے باہر آئ تھی پھٹی پھٹی آنکھوں سے دونوں کو دیکھ رہی تھی شاید وہ انکی ساری باتیں سن چکی تھی آیت کی حالت ایسی تھی کہ ابھی زمین کھلے اور وہ اس میں سما جائے۔۔۔

جبکہ عارض نے مڑ کر آیت کو دیکھا جس کا رنگ لٹھے کی مانند سفید تھا۔۔وہ ہنستا ہوا وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔۔

جبکہ آیت منہ پر ہاتھ رکھے اپنے آنسو ضبط کرنے لگی۔۔۔

پریشے اسکی جانب بڑھی۔۔

ک۔۔۔ کیا یہ۔۔ یہ سچ ہے" اسکی اپنی آنکھیں بھی بھیگنے لگیں تھیں۔۔۔۔

آیت کے ٹپ ٹپ آنسو گیرنے لگے۔۔۔

اور پریشے نے اسکو ایکدم سینے سے جکڑ لیا۔۔۔۔

یہ یہ سب کیسے" وہ حیران تھی۔۔۔۔ جبکہ آیت یہ بھید کھلنے پر بے بسی سے سسک اٹھی تھی۔۔۔۔

پریشے نے اسکو آنسو صاف کیے۔۔۔۔ بھوک سیرے سے اڑ گئ تھی۔۔۔۔

سر یہ لڑکی نین عباس۔۔۔ ہے باپ ریٹائرڈ ٹیچر ہیں۔۔۔ دو بھائی ہیں اور دو ہی بہنیں یہ سب۔ سے چھوٹی بہن ہے۔۔۔ خاندانی لوگ ہیں مگر بس مناسب۔۔ سے" اسکے پی آئے نے نین عباس کی ڈیٹیل اسکے سامنے رکھی اور اسکو بتانے لگا۔۔۔۔

کبیر اس فائلز کو دیکھ کر پڑھنے لگا جس میں اسکے گھر کا اڈریس بھی شامل تھا۔۔۔

اسنے گھیرہ سانس بھرا۔۔۔ صورتحال کچھ ایسی تھی کہ۔۔ ایک نگاہ کے بعد دوسری نگاہ دیکھنے کو دل بے چین سا تھا۔۔ ہاں یہ پہلی بار ہوا تھا۔۔۔ کتنی ہی بار سب نے اسے فورس کیا تھا کہ شادی کر لو مگر وہ صاف انکار کر دیتا۔۔۔۔

وہ در حقیقت من پسند چیزوں کا قائل تھا۔۔ اور ایک وجود جس کے ساتھ اسنے زندگی گزارنی تھی وہ کیا اسکی من پسند کا نہ ہوتا۔۔۔ اسی سوچ کے تحت اسنے ہمیشہ انکار ہی کیا تھا۔۔ مگر نین عباس۔۔۔ جو کہ تھرڈ آئیر کی سٹوڈنٹ تھی۔۔ یعنی بیس سالہ لڑکی اسکے دماغ اور عصاب پر کیسے اسمائ تھی۔۔

اسنے سر ہلا کر پی آئے کو جانے کا اشارہ کر دیا۔۔۔

اور تبھی مرتضی اندر داخل ہوئے تو اسنے جلدی سے وہ فائلز نیچے ڈرا میں ڈال دی۔۔

یہ فائل ہے اسپر سائین کر دو۔۔اور جتنا بھی مال بھیجنا ہے۔۔۔شہاب کو بتا دینا۔۔وہ آگے پہنچائے گا۔۔۔"انھوں نے کہا۔۔

تو اسنے سر ہلایا۔۔

ٹھیک ہے بابا" وہ بولا۔۔۔

سالار اگیا" انھوں نے پھر سے پوچھا۔۔۔

میں اسکو کال کر رہا ہوں مگر وہ اٹھا نہیں رہا۔" کبیر نے فائل دیکھتے ہوئے بتایا۔۔۔

تو مرتضیٰ زرا غصے میں اگئے۔۔۔

خاندانی بیزنیس تو جھنم میں چلا جائے ان تینوں کیطرف سے۔۔۔" وہ بھڑک کر عارض سالار اور زین پر بولے۔۔

کبیر نے انکی طرف دیکھا۔۔

آپ عارض کے ساتھ زیادہ سختی مت برتیں۔۔" کبیر بولا

۔۔

سختی وہ میری جوتیوں کے قابل ہے مجھ سے برداشت ہی نہیں ہوتا۔۔وہ اس انگریزنی پر میری حلال کمائی لگائے گا"

وہ غصے سے پھنکارے۔۔۔

کبیر بھی خیر اسی بات پر سب سے زیادہ بھڑ کا تھا۔۔۔۔

عارض کو۔۔۔ تم کہو کے وہ بیزنیس کو سمبھالے" مرتضیٰ بولے۔۔۔

ہمم ٹھیک ہے" وہ بولا۔۔۔

اور مرتضیٰ آٹھ کر چلے گئے۔۔۔۔

جبکہ کبیر فائلز ریڈ کرنے لگا۔۔۔

شوٹ سے فارغ ہو کر اسنے چیئر کا کین منہ سے لگا لیا۔۔۔

دو دن سے بے آرامی کے سبب وہ جاگ رہا تھا۔۔۔۔

اور اب اگر وہ سو جاتا تو یہ کٹلاک اور بھی لمبی ہو جاتی۔۔۔ جو وہ چاہتا نہیں تھا جانتا تھا۔ کبیر اسے الٹا لٹکا دے گا۔۔۔

جبکہ بابا۔۔ تو شاید ہڈیوں کا کچومر ہی بنا دیں۔۔ اسنے سر کو جھٹکا۔۔ اور کین کا دوسرا گھونٹ بھرا۔۔۔۔

سر شوٹ ریڈی ہے" اسنے سر ہلایا۔۔۔

اور سکریپٹ پر ایک نگاہ دوڑائی۔۔۔

اور ہزاروں کیمروں کے آگے اکھڑا ہوا۔ بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔ سامنے کھڑی ہیروئن کو دیکھا۔۔ جس میں ایک پرسنٹ بھی دلچسپی پیدا نہیں ہوئی تھی۔۔۔ اسنے سین فائنل کیا۔۔۔ اور گھیرہ سانس لیا۔۔۔۔

مجھے آج رات ہی واپسی کے لیے نکلنا ہے" وہ بولا۔۔۔

تو گارڈ نے سر ہلایا۔۔۔

کچھ دن ہمارے ساتھ بھی ٹھرتے" وہ لڑکی بولی سالار نے اسکو دیکھا۔۔ سگنل فون کے آ نہیں رہے تھے۔۔ بئیر پینے کے باوجود دماغ نیند کا طلبگار تھا۔۔ اور اوپر سے۔۔۔ سامنے کھڑی لڑکی۔۔۔

کیا کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔۔ دلفریب نظروں سے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اور مسکرا دیا۔۔

تمھیں اپنی عزت پیاری نہیں ہے" وہ بولا۔۔۔ اور پانی کا گلاس اٹھالیا۔۔۔

تمھارے لیے کچھ بھی" اسکے بازوں سے چپٹتے ہوئے وہ بولی۔۔۔

ہم آئی لئک آٹ" سالار نے اسکے ریشمی بالوں میں ہاتھ پھیرہ۔۔۔ اور اسکے چہرے کو غور سے دیکھنے لگا۔۔۔

سر گاڑی ریڈی ہے" اس سے پہلے اس سے کوئی خطا ہوتی۔۔۔ اچانک گارڈ کی آواز پر وہ اوپر دیکھنے لگا۔۔ گارڈ اسکی تیاریوں سے گھبرا کر۔۔ وہاں سے ہٹ گیا۔۔

اوپس سوری ڈئیر۔۔۔ میرا دل تو تمھیں چکھ لینے کا ہے۔۔ مگر۔۔۔ تھکاوٹ زرا بھی اجازت نہیں دے رہی" وہ بولا

۔۔۔

میں اتار دوں گی" وہ لڑکی بولی۔۔۔۔

پھر کبھی" سالار نے سگریٹ کو منہ میں دبایا اور سر پر ہڈ ڈال کر وہ وہاں سے۔۔ مظبوط چال چلتا۔۔۔ باہر نکل آیا۔۔۔ ڈائریکٹر سے فون پر بات کرلی تھی اور آدھی رات کے سنئے وہ۔۔۔ اسلامہ آباد کے لیے نکل پڑا۔۔۔

گاڑی میں اسکے شوق کا سارا سامان موجود تھا۔۔ جس سے وہ شغف لیتا یہ راستہ گزارنے والا تھا۔۔

تمھارا اڈمیشن ہو چکا ہے" کلرک کی بات سن کر نین نے اسکو حیرانگی سے دیکھا۔۔

کب ہوا" اسنے زرا غصے سے پوچھا۔۔

اس دن تو ایسے بحث کر رہے تھے جیسے۔۔۔ مجھ سے ذاتی بیر ہے" وہ کھا جانے کو دوڑی۔۔

دیکھو بی بی مجھ سے بحث مت کرو وہ صاحب کھڑے ہیں انھوں نے تمھارا اڈمیشن کرایا ہے اب جاؤ یہاں سے اور بھی سٹوڈنٹس ہیں" کلرک غصے سے بولا تو اسکی نگاہ اسکے بتائے گئے بندے پر گئ۔۔

سیاہ پینٹ کوٹ میں وہ جو بھی شخص تھا فون پر بات کر رہا تھا۔۔۔

نین نے اپنی فائلز اٹھائ اور اس آدمی کی جانب بڑھی۔۔۔

اور اچانک۔۔۔ جب من چاہا شخص آپکے سامنے اکھڑا ہوتا ہے تو اپکے جزبات کس قدر مشکل میں ہوتے ہیں بلکل ویسا ہی کبیر کے ساتھ ہوا تھا۔۔۔

اچانک وہ اسکے سامنے اگئ تھی۔۔ فائلز کو سینے سے لگائے۔۔۔ گاؤن اور اسی طرح گاؤن کے اوپر دوپٹہ لیے۔۔۔

جس میں اسکے بالوں کی گولڈن لٹیں نکل کر چہرے کو چھو رہیں تھیں بار بار۔۔۔ ہر قسم کے میکپ سے پاک چہرہ چمکتا ہوا روشن۔۔۔۔ بس کھڑی ناک میں چھوٹا سا سفید نگ۔۔۔

حالانکہ اسکی عمر کے لحاظ سے یہ فیشن کچھ مناسب نہیں تھا

۔ مگر وہ نگ کبیر کے دل کا حال برا کر گیا تھا وہ سکوت میں کھڑا اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا جس کی نظریں سپاٹ تھیں۔۔

میرے اڈمیشن کے پیسے آپ نے بھرے ہیں" نین اسکے اسطرح دیکھنے پر کچھ برہم نظر ارہی تھی۔۔۔

کبیر نے ارد گرد دیکھا۔۔ جیسے اپنا تلاسم توڑا ہو۔۔اور موبائل کان پر سے ہٹایا۔۔۔

ہمم ہاں" وہ بولا

۔۔

کس لیے" وہ بنا کسی لچک کے بولی تھی۔۔۔

کبیر کے پاس البتہ جواب نہیں تھا۔۔۔ وہ یوں ہی کھڑا رہا نظریں اس چاند کی چاندنی کیطرح کھلتے چہرے پر سے ہٹنے کا نام نہیں لے رہیں تھیں۔۔

نین نے اسے ٹکٹکی باندھے دیکھا اور غصے سے۔اپنے ہاتھ کی مٹھی میں دبے پیسے۔۔ اسکی جانب بڑھا دیے۔۔۔

یہ لیں" اسنے کہا۔۔۔ کبیر نے۔۔ مٹھی میں دبنے کی وجہ سے۔۔ کچھ خراب سے نوٹوں کو دیکھا۔ پھر اسکو دیکھا۔۔۔

اسکی ہتھیلی اسکے سامنے۔۔ تھی دل کیا چھو کر محسوس کر لے۔۔ مگر۔۔ وہ دل کی کبھی مانی نہیں تھی۔۔۔

ضرورت نہیں ہے اسکی" اسنے بس اتنا کہا۔۔۔

مگر مجھے ہے۔۔ مسٹر ایکس وائے زیڈ۔۔۔ میں خود کو کسی بھی مصیبت میں نہیں پڑوانا چاہتی" اسنے سرخ چہرے سے اسکی مظبوط ہتھیلی تھامی اور اس میں نوٹ پٹخ کر وہ ایک غصیلی نگاہ اسپر ڈال کر وہاں سے چلتی چلی گئی۔۔

کبیر نے اپنی ہتھیلی کو اور پھر جاتی ہوئ نین کو دیکھا۔۔۔

ہائیٹڈ اور سلیم۔۔۔اوپر سے زرا نخریلی سی۔۔۔وہ کبیر کی دھڑکنوں کے ساز پر بجنے لگی تھی۔۔۔

اسنے مسکرا کر وہ نوٹ مٹھی میں تھام لیے۔۔۔اور وہاں سے باہر نکل گیا۔۔۔ صبح زین کے ساتھ وہاں پر وہ آیا تھا ۔۔۔ مگر زین تو گدھے کے سر پر سے سینگ کیطرح غائب ہو گیا تھا۔۔

البتہ اسے فرق نہیں پڑتا تھا وہ جس کام کے لیے ایا تھا وہ ہو گیا تھا۔۔

اسلام علیکم "کافی کا کپ ہاتھ میں تھامے وہ رف نائٹ ڈریس میں۔۔۔لاونج کے صوفے پر دونوں ٹانگیں اوپر کیے بیٹھا تھا۔۔۔

دوپہر ہو چکی تھی۔۔۔ تبھی اسکی آنکھ کھلی تھی۔اور وہ سیدھا نیچے اگیا تھا۔۔۔

مدیھا کو دیکھ کر اسنے سلام کیا۔۔۔

جبکہ مدیھا نے نظروں میں ہی اسکی نظر اتار دی تھی

-

ویسے تو اسکے چار وبیٹے ہی بہت ہینڈ سم تھے۔۔۔ مگر سالار اپنی لوکس کو کچھ زیادہ مین ٹین رکھتا تھا۔۔۔اور پھر اسکی اور زین کی آنکھوں کا ہیزل گیرے کلر اور بھی خوبصورت لگتا تھا جبکہ کبیر اور عارض کا ہونٹوں کے پاس۔۔۔ تل ۔۔۔اسکے بیٹے سب میں الگ ہی نمایاں ہوتے تھے۔۔

سالار کے پاس اکر اسکے بڑے بڑے بکھرے بالوں کو ماتھے پر سے ہٹا کر اسکی پیشانی کو چوما تھا۔

میرا نالائق بیٹا آخر کو گھر کو لوٹ کر آگیا" وہ اسکا اے سی بلینکٹ اٹھا کر بولیں۔۔۔ جو وہ ساتھ ہی لے آیا تھا۔۔

سالار نے انکی جانب دیکھا اور منہ بنایا۔۔۔

دنیا سے پوچھیں اپکا بیٹا نالائق ہے یہ نہیں "

یہ تو میری جان آپکے بابا ہی بتائیں گے کہ اب کی بار آپ کس چیز کے لائق ہیں" وہ ہنسی۔۔۔۔ جبکہ سالار کو یاد اگیا پیچھلی بار جب ایک مہینے بعد وہ گھر لوٹا تھا تو مرتضیٰ نے جوتیوں سے اسکی تواضع کی تھی۔۔۔

بیٹا ہوں یار میں آپکا اور آپکے جلاد شوہر سے مجھے ڈر بھی لگتا ہے" وہ منمنایا۔۔

ہاں اتنے ہی آپ معصوم ہیں۔۔۔

جتنا ہنگامہ آپ اور عارض مچاتے ہیں۔۔۔ اور تو کوئ نہیں کرتا اتنا "

خیر میں عارض کیطرح بیوقوف نہیں ہوں۔۔۔" سالار نے شانے اچکاے۔۔

چھوٹا بھائ ہے آپکا سمجھایا کریں اسے " مدیھا اسکے پاس بیٹھ گئ۔۔۔

اسکی عقل سمھجنے کے لائق نہیں۔۔ دنیا جہان کی ضد ہے اس میں اسے کبیر ہی سیٹ کر سکتا ہے" سالار نے شانے اچکاے اور کپ صوفے پر ہی رکھ دیا۔۔ مدیھا نے گھور کر کپ اٹھالیا۔۔ جبکہ سالار مسکرا کر اپنا سیل فون دیکھنے لگا ۔۔۔

اپنے بابا سے ملنے چلے جایئے گا آفس " مدیھا نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

نہ جی۔۔۔کبیر آئے گا۔۔۔پھر ہی میں کسی سے ملو گا۔۔۔۔مجھ سے نہیں ہینڈل ہوتے آپکے شوہر "

شیٹ آپ سالار۔۔۔بابا کہا کریں" مدیھا۔۔۔نے گھورا۔۔

ہاں وہی" وہ لاپرواہی سے بولا۔۔۔جبکہ مدیھا نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

بھیا اگئے آپ" پریشے اور عمل ایکدم چیخیں کے سالار کے ہاتھ سے سیل گیرتا گیرتا بچا۔۔۔۔

جب میں نظر آرہا ہوں تو۔آگیا ہوں۔۔یہ چیخنے کی کیا تک تھی" وہ دونوں کو گھور کر بولا۔۔۔

جبکہ وہ دونوں ہی ہنسنے لگیں۔۔۔

کیا لائیں ہیں آپ ہمارے لیے سب سے پہلے ہ

یہ بتادیں" ہمیشہ کیطرح انھوں نے سوال کیا۔۔

سالار نے سہل فون سائیڈ پر رکھا۔۔

کیا مجھے کچھ لانا تھا" وہ پر سوچ ہوا۔۔۔۔

بھیا" وہ دونوں چیخیں۔۔۔۔۔

آرام سے آرام سے ابھی سوٹ کیس نہیں کھولا میں نے۔۔۔۔" وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔۔۔

میں کھولوں گی" پریشے جلدی سے اوپر بھاگی۔۔۔

آیت کو بھی لیتی آنا اور۔۔۔۔بنا کھولے سوٹ کیس میرے پاس ہو" وہ آنکھیں نکالتا وارن کرنے لگا۔۔

ہاں ہاں ٹھیک ہے" پریشے نے سر جھٹکا۔۔۔

مجھے توسامان سے مطلب ہے" وہ مزے سے بولی۔۔۔

میں آیت کو بلاتی ہوں" عمل نے کہاتو سالار نے سر ہلایا۔۔۔

تنزیلہ افشین صوفیہ بھی اس سے ملیں تھیں۔۔۔

آیت اپنے لیے لایا گیا سامان دیکھ رہی تھی۔سالار نے اسے اپنے پاس بیٹھایا ہوا تھا۔جبکہ سارا کام پریشے اور عمل کر رہیں تھیں۔۔

چندپل کو وہ عارض کو اور اپنی حالت کو بھول بھال کر۔۔اپنے ہاتھ میں موجود بڑے سارے بھالو کو خوشی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

تھینک یو بھیا" وہ خوشی سے بولی۔۔۔ مسکراہٹ نے اسکے چہرے کو۔۔بے پناہ حسن بخش دیا تھا۔۔۔ جبکہ۔۔۔

سالار نے مسکرا کر سر ہلایا۔اور ایت کی نگاہ عارض پر گئی جو۔۔لاونج کے دروازے میں کھڑا اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

سرد سپاٹ نظریں۔۔۔آیت کی مسکراہٹ سمٹتی چلی گئی۔۔

اسنے جلدی سے سر جھکالیا۔۔

سالار نے اچانک دروازے کی جانب دیکھا۔۔

لو تمھارا ذہنی مریض شوہر اگیا" اسنے آیت کے کان میں کہا۔۔ جبکہ آیت نے بس ایک نگاہ اسپر ڈالی۔۔۔۔اور اٹھنے لگی سالار نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔۔

بیٹھو چپ چاپ۔۔اسکی مجال نہیں ہے میرے سامنے تمھیں کچھ کہے اور فتو سے بلا وجہ ڈرتی ہو تم" وہ بولا۔۔ جبکہ عارض کو اگنور کر دیا تھا۔۔۔

عارض اندر آیا۔۔۔اور ڈائریکٹ آیت سے بولا۔۔

مجھے کچھ کھانے کو دو" وہ اکثر اسپر حکم جماتا تھا۔۔۔ مگر کبیر اور بابا کے سامنے دور ہی رہتا تھا۔۔۔

آیت سر ہلاتی اٹھی جبکہ سالار نے پھر اسے بیٹھا لیا۔۔۔

بھائی تمھارے ہاتھ پاوں سلامت ہیں جا کر لے لو کچن سے" اسنے چیڑانے والے انداز میں کہا۔۔۔اور آیت کا سامان دیکھنے لگا۔۔۔۔

بھیا میں اپنی بیوی سے بات کر رہا ہوں" عارض سنجیدگی سے بولا۔۔ جبکہ سالار نے اسکی جانب دیکھا۔۔آیت کا بھی دل دھک سے رہ گیا تھا۔۔۔۔

پہلی بار اسنے یہ بات کی تھی۔۔۔

م۔میں دے دیتی ہوں" آیت نے جلدی سے کہا۔۔ جبکہ سالار نے شانے اچکائے۔۔

اسے کسی سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔ تبھی زیادہ بحث کیے بنا۔۔۔وہ پریشے اور عمل کی جانب متوجہ ہو گیا۔۔۔۔

جبکہ عارض آیت کے پیچھے کچن میں اگیا۔۔

بیٹامیں سنیکس لا ہی رہی تھی۔۔" تنزیلہ بولی۔۔۔

گھر میں چھل پھل سی ہو گئ تھی تبھی وہ مسکرا رہیں تھیں آیت کو دیکھ کر بولیں۔۔۔

چچی مگر مجھے سنیکس نہیں کھانے" عارض کی سرد آواز سنائ دی۔۔ تو تنزیلہ نے اثبات میں سر ہلایااور۔۔ خود سنیکس لے کر وہاں سے باہر اگئ۔۔۔

آیت نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔ جو۔۔ ہاتھ باندھے اسی کو گھور رہا تھا۔۔۔

ک۔۔۔ کیا کہیں گے آپ" اسکی گیرتی اٹھتی پلکوں کے رقص کو طنزیہ مسکراہٹ سے دیکھتا ہوا۔۔ وہ چیئر کھینچ کر بیٹھ گیا۔۔۔

اگر تم پیش ہو جاؤ۔۔ تو رات اچھی گزر جائے گی "

۔۔ ٹانگیں ٹیبل کے نیچے پھیلا کر وہ بے باکی سے بولا۔۔

آیت کی سانسیں۔ پھولنے لگیں۔۔۔

مگر بولنے کی ہمت نہیں ہوئ۔۔۔

ہمم ڈرامہ۔۔۔ تمھیں ایسا کیوں لگتا ہے۔۔ میڈیم آیت۔۔۔ کے یہ بھولی بننے کا ناٹک کر کے تم۔۔۔ میرے دل میں جگہ بنا لو گی" اچانک چھری اٹھاتا وہ اسکی جانب بڑھا۔ جبکہ آیت۔۔ کہ چیخ سی۔ نکلی۔ عارض نے چھری اسکی جانب کی جبکہ آنکھیں نکال کر اسکو دیکھا گویا جتایا ہو کہ آواز بند رکھو۔۔۔ ورنہ گلا کاٹ دوں گا۔۔۔

آیت نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔۔ جبکہ عارض کو سنائی دے رہا تھا۔ جیسے کچن میں کوئی۔ آرہا ہو۔۔ اسنے آیت کا ہاتھ پکڑا۔۔ اور کچن کے ساتھ بنے سٹور روم میں لے گیا جہاں۔۔ راشن لا کر رکھا جاتا تھا۔۔۔ آیت اپنا ہاتھ چھڑانے لگی

۔۔

زیادہ آواز نکالو گی۔۔ تو سب کو پتہ چل جائے گا۔۔۔ تو بہتر ہے۔۔ اپنی آواز کا گلا گھونٹ دو ورنہ تمھارا گلا گھونٹنے میں مجھے بہت مزاہ آتا ہے" وہ بلکل اسکے نزدیک ہو گیا۔۔ جبکہ آیت کی پشت۔۔۔ الماری سے جا لگی۔۔۔

پلیز عارض۔۔۔ ایسی۔۔ ایسی حرکتیں کیوں کرتے ہیں آپ۔۔۔" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی۔۔۔

صرف ایک بات کہو گا۔۔ اسکے بعد مجھے تم سے غرض نہیں۔" اسکی گردن میں ہاتھ ڈال کر وہ اسکا چہرہ بلکل اپنے نزدیک کرتا۔۔ ہلکی آواز میں بولا۔۔۔

آیت کے سرخ کانپتے لب۔ بھیگی پلکیں۔ اسکو اسکی جانب متوجہ کر رہیں تھیں۔ جبکہ وہ

۔۔ اسپر غصہ کر کے اپنی توجہ باٹ رہا تھا۔۔۔

پو چھو کیا" اسکا دوسرا ہاتھ بے ساختہ۔۔۔ اسکے گال کو سہلانے لگا۔۔۔

آیت نے ایک پل کو آنکھیں بند کیں تھیں

ک۔۔ کیا" وہ بولی۔۔۔

بابا سے تم کہو گی۔۔ کہ عارض کو دوسری شادی کی اجازت دیں" وہ پھنکارہ۔۔ آیت کا سانس ٹوٹ سا گیا۔۔۔

عارض نے طنزیہ مسکراہٹ سے۔۔۔ اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھے۔۔۔

آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر عارض کی انگلی پر جا سجا جسے اسنے مسکراتے ہوئے ہونٹوں سے لگا لیا۔۔۔

پھر میں تمھیں اور تمھارے اس بچے کو دونوں کو قبول کر لوں گا۔۔۔ ورنہ میری آخری سانس تک۔۔ تم بیاہی یہ کنواری۔۔۔ یہ ایک بچے کی ماں۔۔۔

لوگوں کو سیسپینس میں ہی ڈالتی رہ جاؤ گی۔۔۔ سوچ لو۔۔۔۔" وہ پیار سے مسکرایا۔۔اسکی جان نکال کر کیسے بلکل مطمئین تھا۔۔۔

آیت کو رونا آگیا۔۔۔ اسکی شرٹ دونوں مٹھیوں میں جکڑ۔۔۔ لی۔۔۔

جبکہ عارض اسکے کانپتے لبوں سے مزید نگاہ نہیں ہٹا پایا۔۔۔ اور وہ اسکے چہرے پر اچانک ہی جھکتا اپنے لمس کی شدت سے اسے جھلسانے لگا

جبکہ آیت کی سانسیں بند سی ہونے لگیں۔۔۔ مگر عارض خمار میں بھٹکتا چلا گیا۔۔۔ اپنی سانسوں کی فکر ہوئی تو اسنے اس سے علیحدگی برتی۔۔۔ اور اسکو سختی سے جکڑے وہ سانس بحال کرنے لگا۔۔

آیت کی سانسوں کی پرواہ نہیں تھی۔۔۔

اسنے آیت کی گردن کو اور سختی سے جکڑا۔۔۔

تمھارے پاس وقت کم ہے جتنی جلدی ہو۔۔ بابا سے بات کرو انھیں مناؤ یہ کچھ بھی کرو۔۔ سمجھی" اچانک اسے چھوڑ کر وہ دور ہوا۔۔۔

اور اپنے لبوں پر سے معمولی سا لگا خون صاف کرنے لگا انگوٹھے پر خون دیکھ کر۔۔۔اسنے وہ خون زمین میں بیٹھی آیت کے گال پر سجادیا جس کے لبوں سے خود بھی خون نکل رہا تھا۔۔۔۔عارض مسکرادیا۔۔۔

یقین مانو۔۔۔تم ساری بھوک ختم کردیتی ہو" وہ اسکے کان میں بولا۔۔۔

میں انتظار کروں گا۔۔۔"اسکا گال تھپتھپا کر وہ اسکے پاس سے اٹھا۔۔۔اور کچن میں سے نکلتا چلا گیا۔۔ باہر وہ سب سنیکس کھا رہے تھے۔

عارض بیٹا کھانا کھالیا "

مدیحا نے پوچھا۔۔۔

جی مما کھانا اچھا تھا" وہ مسکرا کر بولا۔۔ سب حیرانگی سے اسکی مسکراتی بوتھی دیکھنے لگے۔۔۔۔

جبکہ مما نے مسکرا کر سر ہلایا۔۔۔

کہاں جارہے ہو اب تم" سالار نے مغرب کے بعد کا وقت دیکھا۔۔۔

عارض نے بھی باہر دیکھا اور پلٹ کر

۔۔اگیا۔۔۔جانتا تھا وہ اسے نکلنے نہیں دے گا اور اگر وہ ضد کر کے گیا بھی تو۔۔۔کبیر اور بابا سے بلاوجہ جھاڑ پلاوا دے گا۔۔۔

یہ انسان کا بچہ کب بنا" سالار نے ماں کے کان میں کہا جنھوں نے اسکے شانے پر تھپڑ امارا بھائی ہے تمھارا۔۔"

پتہ ہے پتہ ہے"اسنے کہا۔۔۔

اوہ ہ ہ بھیا"اچانک سالار کی گردن میں بازو ڈالے زین اسپر چڑھا جو ابھی اٹھا ہی تھا مشکلوں سے تو۔۔۔ وہ کچھ کرتا تھا ۔۔۔اور اب بھی فریش ہونے کے لیے کہ بابا دیکھ کر۔۔اسکو جھاڑ نہ پلادیں۔۔۔وہ جانے لگا کہ زین اسپر چڑھ دوڑا

۔۔۔

سالار مسکرادیا۔۔۔اور اسکا کان پکڑ کر اسکو اپنے سامنے کیا۔۔۔

ٹھر کی آدمی کہاں تھے پورے دن سے تم اور یہ وقت ہے گھر آنے کا"اسنے گھورا۔۔

یار پلیز بڑے بھیا کی ایکٹینگ مت کریں۔"زین نے ہاتھ جوڑے۔۔۔

جبکہ سالار کی جان تھا زین اسنے ہنستے ہوئے اسے گلے سے لگایا۔۔

بیچ میں کوئی میٹینگ تو نہیں آئی تمھاری"وہ اسکے کان میں پوچھنے لگا۔۔

مت پوچھو یار بڑے بھیا کی وجہ سے کنگال ہوں میں"وہ منہ بسورنے لگا۔۔۔۔

جبکہ سالار ہنسا۔۔

بچ تو گئے ہو نہ"اسنے پوچھا۔۔زین نے۔۔۔سر ہلایا۔۔۔۔

میں سب سن رہا ہوں"عارض نے ان دونوں کیطرف دیکھا۔۔۔جن کا چہرہ ایکدم سنجیدہ ہو گیا تھا۔۔۔

ایسی باتیں بچے نہیں سنتے"سالار نے کہا۔۔۔

مگر بڑے بھیا ضرور سنتے ہیں" کبیر کو دیکھ کر۔۔ عارض ہنسا۔۔۔ سب اسکو ہنستا مسکراتا دیکھ کر خوش ہوئے تھے
۔۔۔

سب کی نگاہ کبیر پر گئ۔۔۔

البتہ سالار کی ہنسی سمٹ گئ۔۔۔

یار بابا تو نہیں ارہے ابھی" وہ ایکدم۔۔ اسکو دیکھتا بولا۔۔

گاڑی پارک کر کے ارہے ہیں" کبیر نے سنجیدگی سے کہا اور عارض کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔

آہ شیٹ" سالار جبکہ۔۔ بھاگا تھا اپنے کمرے کی جانب۔۔ بابا کو سخت چیڑ تھی کہ ماں بہنوں کے بیچ کوئ بھی لڑکا اپنے نائٹ ڈریس میں بیٹھے جبکہ وہ کب سے یوں ہی بیٹھا تھا۔۔

وہ اوپر بھاگ گیا۔۔۔ جبکہ۔۔ کبیر بھی اٹھا عارض کچھ دیر تک میرے روم میں آو" اسنے کہا۔۔۔

جبکہ مدیھا جو عارض کے مسکرانے پر خوش ہو رہی تھی اچانک جیسے اسے احساس ہوا کہ آیت یہاں موجود نہیں ہے کبیر کے جانے کے بعد عارض بھی اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔

جبکہ مدیھا جلدی سے کچن میں گئ۔۔۔

مگر وہاں کوئ نہیں تھا اسنے سٹور روم چیک کیا وہاں بھی کوئ نہیں تھا۔۔

یااللہ۔۔ اب اس معصوم لڑکی کا دل دکھا کر میرا بیٹا خوش نہ ہو رہا ہو" اسنے دل سے دعا کی اور باہر گئ جہاں مرتضیٰ صاحب اگئے تھے سب نے انھیں سلام کیا اور وہ وہیں سب کے بیچ بیٹھ گئے۔۔۔

مسکراتے چہرے۔۔۔آنے والے وقت سے انجان رشتوں میں خوش تھے۔۔۔

بابا مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے "کبیر کو سٹڈی میں داخل ہوتے دیکھ انھوں نے کتاب بند کی۔۔

ہاں بولو "اپنے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہو بولے۔۔یعنی اسکی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔

کبیر انکے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔

ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں۔۔۔وہ یوں بھی کافی ہینڈ سم لگ رہا تھا۔۔۔

بابا شادی کا فیصلہ کیا ہے میں نے "وہ بولا۔۔۔بنا جھجھکے۔۔۔

مرتضیٰ مسکرا دیے

گڈ۔۔۔میں تمھارے اسی فیصلے کے انتظار میں تھا۔۔"وہ مسکرا کر دراز میں سے کچھ تلاش کرنے لگے۔۔۔

میں چاہتا ہوں آپ۔۔۔اس لڑکی کے گھر۔۔۔مما کے ساتھ جائیں۔۔میرا رشتہ لے کر "وہ بولا۔۔۔

کون لڑکی "تیوری ماتھے پر ڈالے وہ پوچھنے لگے۔۔

نین نام ہے اسکا۔۔۔مجھ سے چھوٹی بھی ہے کافی مگر۔۔۔مجھے پسند ہے "وہ بولا۔۔تو مرتضیٰ تیش میں اسکی جانب دیکھنے لگے۔۔

دماغ خراب ہے یہ درست کروں تمھارا ہمارے خاندان میں کوئ غیر لڑکی نہیں آئے گی۔۔۔

اور تم سمجھ رہے ہو جو افشین نے ضد میں اکر کر لیا تو اب اس گھر میں سب کی ضدیں مانی جائیں گی" وہ ٹیبل پر ہاتھ مارتے بولے جبکہ۔۔ کبیر نے سرخ نظروں سے انکی جانب دیکھا۔۔۔

میں آپ سے اپنی بات کر رہا ہوں۔۔افشین چاچی کی نہیں" کبیر کے مزاج سے کون نہیں واقف تھا سامنے چیئر پر بیٹھے وہ بھی جانتے تھے۔۔

کبیر میں بحث نہیں کرنا چاہتا مگر تمھارے لیے۔۔۔ تمھاری مما کی بہن کی بیٹی۔۔۔کے بارے میں ہم نے کافی پہلے سے سوچا ہوا ہے خاندانی لوگ ہیں۔۔۔" مرتضیٰ تحمل سے بولے۔۔

بابا۔۔۔ میں آپ سے۔۔۔۔ نین کی بات کر رہا ہوں" کبیر نے اپنے غصے کو دبانے کی ہر ممکن کوشش کی۔۔۔

کبیر بحث مت کرو جاؤ یہاں سے۔۔۔

ہم لوگ کل ہی انکے گھر رشتہ لے جائیں گے" وہ بولے اور دوبارہ کتاب اٹھالی۔۔

اس وقت کبیر کے خون میں انگارے سے دوڑ اٹھے تھے۔۔۔

شادی بھی پھر خود کر لینا" پاس پڑی کتابوں کو پھینکتا وہ اٹھا اور تن فن کرتا باہر نکلا۔۔

تو سالار سامنے ہی سنجیدگی سے کھڑا تھا دونوں کی نظریں ملیں۔۔ کبیر کا لال سرخ چہرہ تھا۔۔

وہ وہاں سے اپنے روم میں جانے لگا

کبیر بات سنو میری" سالار اسکے پیچھے دوڑا۔۔

مجھ سے کسی نے بکواس کی تو اپنا منہ ٹوٹوائے گا" وہ آدھی رات کو دھاڑا۔۔۔

جبکہ سالار دور ہٹ گیا۔۔۔

میں تم سے بکواس نہیں صرف بات کرنا چاہتا ہوں اور تم میرا منہ توڑو گے تو میں تمھارا توڑ دوں گا بہتر ہے بات کر لو ۔۔ٹوٹے ہوئے منہ سے پھیرتے ہوئے دونوں اچھے نہیں لگیں گے "

وہ سکون سے بولا۔۔ کبیر نے غصے سے سانس کھینچا اور کمرے میں چلا گیا۔۔ جبکہ سالار بھی اسکے پیچھے اندر چلا گیا۔۔۔ وہ نین نامی لڑکی کے بارے میں سب جاننا چاہتا تھا۔ جو اسکے بھائی کو پسند آگئی۔۔۔ یعنی اس ڈھیٹ انسان کو جو اپنے ساتھ ساتھ اسکی عمر بھی نکال رہا تھا۔۔ شادی کی

مما" کبیر کی پکار پر وہ ایکدم پلٹی۔۔

آجاؤ" مسکرا کر اسکو اندر آنے کا کہا۔۔۔ سالار نے جو نادر مشورہ رات اسکو دیا۔۔ تھا اسپر وہ خود حیران تھا کہ یہ اسکے بھائی کے اندر سے مشورہ نکلا ہے اسے تو اسنے جھڑک دیا۔۔ اور بھگا دیا۔۔۔

اپنے باپ کو وہ اچھے سے جانتا تھا۔۔۔ مگر کرنی اسنے اپنی ہی تھی۔۔۔

تبھی اسنے ماں کے پاس جانا مناسب سمجھا۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔" وہ اسکی پر سوچ نظروں کی جانب دیکھ کر ہنس دیں۔۔۔۔

کبیر مسکرایا۔۔۔۔

مجھے ایک لڑکی پسند اگئ ہے شادی کرنا چاہتا ہوں اس سے" اسنے کہا۔۔۔تو مدیھا زرا چونک سی گیئں۔۔اپنی بہن کی بیٹی تو انھوں نے بھی کبیر کے لیے پسند کی ہوئ تھی بس اس انتظار میں تھی۔کہ وہ کب شادی کے لیے مثبت جواب دے گا مگر بیٹے کی چمکتی آنکھیں دیکھ کر وہ مسکرادیں۔۔۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔میرے بیٹے کو لڑکی پسندا۔گئ ہے جلدی سے بتاؤ کون ہے اپنے بابا سے بات کی" انھوں نے پوچھا۔۔۔

انکے مسکرانے پر کبیر بھی ایکدم خوش دیکھائی دینے لگا۔۔۔

جی کی تھی بابا سے بات" اسنے صوفے پر سکون سے بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

پھر کیا جواب دیا انھوں نے" وہ انکا جواب جانتی تھیں پھر بھی انھوں نے پوچھ لیا۔

وہ ایمن اور میری شادی کی بات کر رہے تھے۔۔۔۔اور یہ ممکن ہے۔۔وہ لڑکی مجھے بلکل نہیں پسند۔۔۔" کبیر نے ایمن کو سوچتے ہوئے جواب دیا۔۔

بری بات۔۔آپکی بھی بہنیں ہیں۔۔" مدیھا نے ٹوکا

تو آپ یہ بات بابا کو سمجھائیں کہ میں کوئ چھوٹا بچہ نہیں ہوں۔۔۔جو انکی مرضی سے چلوگا" وہ سختی سے بولا۔۔مدیھا حیران سی ہوئ۔۔

کبیر" وہ اسکے پاس اکر بیٹھی۔۔۔

میں آپکے بابا سے بات کرتی ہوں" وہ بولی۔۔

آپ آج ہی میرا رشتہ جہاں میں کہہ رہا ہوں وہاں لے جائیں میں ایک دن بھی ضائع نہیں کرنا چاہتا" اسنے کہا۔۔

اور انھیں اڈریس بتا کر وہ وہاں سے اٹھ گیا۔۔۔ مدیحا ہوں ہی بیٹھی رہی گئیں۔۔۔

\-----------------------------

دیکھ یار۔۔۔ زبردست لڑکی ہے" زین کیطرف موبائل بڑھاتے وہ بولا۔۔۔

زین نے موبائل کو تھام لیا۔۔۔ بے باک لباس میں وہ جو بھی لڑکی تھی کسی گانے پر ڈانس کر رہی تھی۔۔ زین تادیر اسکو دیکھتا رہا جبکہ سب دوست ہنسنے لگے

\---

یار ایسی چیز حقیقت میں نہیں ملتی" اسنے وڈیو ختم ہوتے ہی سرد آہ بھری۔۔

تو چل میں تجھے ایسی جگہ لے جاؤ گا۔۔ جہاں سے تیرا لوٹنے کا کبھی دل نہیں کرے گا" انکے گروپ میں نیا آنے والا لڑکا احتشام بولا۔۔۔

نہیں بھائ ہم ایسے دھندوں میں نہیں پڑتے" باقی دوستوں نے کہا۔۔

کیوں ہم بچے ہیں" زین نے انکو گھورا۔۔۔

زین ہوش کے ناخن لے۔۔ تیرے تین بھائ۔۔۔ وہ تجھے۔ رات گئے گھر سے نہیں نکلنے دیتے کہاں تو۔۔۔ ایسے مشاغل کو افوڈ کر سکتا ہے" ایک دوست نے کہا۔۔۔

یار۔۔۔ سالار بھیا گئے ہیں وہ سب سمبھال لیں گے بس تم لوگ چلنے کا پلین بناؤ" وہ بولا تو احتشام ہنسا۔۔

ایسالگ رہا ہے برسوں سے بتائے بیٹھا تھا اپنی خواہش "احتشام نے۔۔جواب دیا۔۔

نہ پوچھ یار "زین نے قہقہہ لگایا تو سب ہنس دیے۔۔

اور تیری چشمش کا کیا ہو گا" دوسرے دوست نے پوچھا۔۔۔

کیا ہونا ہے وہ تو اپنی ہی ہے

۔ برو "زین نے آنکھ ماری۔۔کافی دن ہو گئے تھے اسنے راستہ نہیں کاٹا تھا اسکا۔۔۔آنکھوں میں ایکدم اسکو سوچتے ہوئے۔۔۔۔چمک سی ابھری۔۔

چل ٹھیک ہے آج رات کا ہی پلین بناتے ہیں "احتشام بولا۔۔۔

بھئ میں شامل نہیں ہوں "ایک نے انکار کیا زین نے اسکو گھورا۔۔

ہم سب جائیں گے سمجھا۔۔ "اسنے جواب دیا۔۔۔اور احتشام نے معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ ایک نمبر ڈائل کیا ۔۔اور اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔۔۔

آتا ہوں میں "اسنے کہا اور ایک طرف وہ گیا۔۔۔

ہاں سنیتہ بائ۔۔۔۔اب اپنا مال تیار کر لینا۔۔امیر لڑکے ہیں "احتشام نے دھیمی آواز میں کہا اور فون بند کر دیا۔۔ اور واپس انکے پاس۔آگیا۔۔جنھوں نے۔۔۔آج کالج بنک کر دیا تھا۔۔جبکہ صبح وہ پریشے اور عمل کے ساتھ کالج آیا تو تھا مگر دیوار پھلانگ کر وہ سب دور نکل گئے تھے۔۔

بھیا آج رات میں لیٹ گھر اوگا۔ دوست کے گھر۔۔۔ سٹڈی کا پلین ہے" سالار اور کبیر اکھٹے ہی بیٹھے تھے۔۔۔۔ زین ایکدم آفس آیا

دونوں نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔

کس لیے" کبیر نے پین ایکطرف رکھ کر سخت نظروں سے اسکو دیکھا۔۔

سالار بھی اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

گروپ سٹڈی کا پلین ہے" وہ منمنایا۔۔

بکواس ہے سب۔۔ وقت پر گھر پہنچ جاؤ" کبیر نے دوٹوک بات کی جبکہ زین نے مسکینیت سے سالار کیطرف دیکھا

۔۔

جانے دو کیا مسلہ ہے تمھیں "

سالار بیچ میں بولا۔۔۔

اور تم اس کی شکل پر چلے جاؤ۔۔ کوئی نیک کارنامے نہیں ہیں تمھارے بھائی کے دوستوں کے ساتھ۔۔ اڑتا پھیرے گا" کبیر خفا ہوا۔۔

کچھ نہیں ہوتا۔۔۔" سالار بولا

۔

اور زین صاحب یہ بس آج آج کے لیے۔۔ اور تم رات دس سے پہلے گھر ہو" اسنے کہا۔۔

بھیودس بس دس۔۔دس تک تو ایک کام بھی پورا نہیں ہوگا" زین نے پاؤں پٹخے۔۔

میں تمھیں بتاتا ہوں۔۔" کبیر ایکدم کرسی سے۔۔اٹھا۔۔۔

زین سالار کے پیچھے چھپ گیا۔۔۔۔

میں بارہ بجے اجاؤ گا" زین نے کہا۔۔کبیر نے نفی کی۔

اچھا ایک منٹ ساڑھے گیارہ۔۔۔اس سے زیادہ نہیں" سالار بولا۔۔۔

یار آپ لوگ بھی تو گھومتے پھیرتے ہو"

شیٹ آپ زین" سالار نے گھورا۔۔۔زین ایکدم چپ ہو گیا۔۔۔

سالار سے پنگے لینے کا مطلب تھا۔۔کہ دوبارہ اسے ایسی عیاشی کا موقع کبھی نہیں ملتا۔۔۔

ٹھیک ہے" وہ منہ بنا کر بولا۔۔۔گڈ" سالار ہنس دیا۔۔۔اور خود بھی کبیر کے پاس سے اٹھا۔۔۔۔

چلو میں نے بھی گھر چلنا ہے" وہ بولا تو زین اور سالار دونوں ایک ساتھ باہر نکل گئے جبکہ کبیر یہ سوچ رہا تھا کہ کیا اسکی ماں چلی گئی ہو گی۔۔اسنے ماں کو فون کال کی مگر نمبر انکا بیزی جا رہا تھا۔۔۔اسنے سیل فون سائیڈ پر پٹخ دیا۔۔۔۔

اب کیا وہ ٹین ایجرز کیطرح اسکو دیکھنے کے لیے روز کالج جاتا

۔تو بہتر نہیں تھا سیدھے طریقے سے وہ اسکو اپنا لیتا۔۔۔اسکو اپنا بنا لیتا۔۔جہاں وہ اسکی ہوتی بس۔۔۔۔

اچانک وہ اسکے خیالوں میں اتر گیا۔۔۔۔شاداب چمکتا چہرہ آنکھوں۔کے سامنے لہرا سا گیا۔۔۔۔

وہ مسکرا دیا۔۔۔۔

مے آئی کم ان سر" اچانک اسکی سیکٹری نے پوچھا تو اسنے چونکتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا۔۔

سر آپکی میٹینگ تھی آج۔۔۔اور ٹائم بھی ہو گیا ہے مرتضیٰ سر آپکا ویٹ کر رہے ہیں" وہ بولی تو اسے جیسے یاد آگیا وہ

اپنی جگہ سے۔۔اٹھا سیل فون اٹھایا اور۔۔میٹینگ روم کی جانب چل دیا۔۔۔

مظبوط قدم اٹھا کر اسنے کانچ کے شیشے کو پریس کیا۔۔اور اندر داخل ہو گیا

۔۔مگر سامنے سمیر کو احمد صاحب کے ساتھ دیکھ کر

۔۔وہ حیران ہوا۔۔اور پھر اسکے ماتھے پر لاتعداد شکنیں پڑی گئیں

۔۔

دل تو کیا سیدھا سوال کرلے کس لیے آئے ہو۔۔۔یہاں مگر وہ خاموش رہا۔۔۔

کیسے ہو کبیر بیٹا" احمد اپنی مکرو مسکراہٹ سے بولے۔۔

کبیر نے بس سر ہلا کر جواب دیا اور نگاہ موڑلی۔۔۔

جبکہ سمیر نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔لبوں پر مسکراہٹ تھی۔۔۔جیسے اسکو چیڑا کر اور یہاں اکر حیران کر کے۔۔۔

وہ بہت خوش ہوا ہو۔۔۔

سمیر پہلے اسکا پاٹنر رہا تھا مگر اپنی سیکٹری کے ساتھ اسکو زبردستی کرتے دیکھ۔۔۔کبیر نے سمیر کا کچھ نہیں چھوڑا تھا

۔۔۔

اور اسکا پیسہ۔۔۔اور اسکو اور اسکے باپ کو۔۔۔اسنے دھکے دے کر نکال دیا تھا۔۔

جبکہ اسکے جانے کے بعد سٹاف نے اسکی اور احمد کی شکایتیں بتا کر کبیر کا دماغ سمیر کی جانب سے۔۔اور بھی خراب کر دیا۔۔

کہ وہ ہر لڑکی کی کمزوری کا فائدہ اٹھاتا رہا تھا۔۔جبکہ کبیر روزی کی جگہ پر اسکی یہ نجاست دیکھ کر۔۔۔بھنا اٹھا تھا۔۔۔

اسنے یہ بات مرتضیٰ کو یہ پھر کسی کو نہیں بتائ تھی۔۔سوائے سالار کے

اور سمیر کو نکالنے کی وجہ پوچھی تو اسنے کوئ بھانا بنا دیا۔۔جبکہ دوبارہ اسنے کسی سے اس موزوں پر کوئ بات نہیں کی ۔۔کیونکہ سمیر کے شیر زڈالنے کا پلین بھی اسی کا تھا۔۔۔

سمیر نے اسکی طرف سے نگاہ ہٹالی۔۔۔اور احمد صاحب مرتضیٰ سے ہاتھ ملا کر اٹھ کھڑے ہوئے۔۔جبکہ مرتضیٰ مسکرا دیے۔۔۔

باقی بھایو سے بھی انھوں نے ہاتھ ملایا اور جب کبیر سے ملانے لگے تو وہ وہاں سے اٹھ کر۔۔۔مرتضیٰ کے پاس اگیا

احمد نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا۔۔اور سمیر

نے نخوت سے اسکو دیکھا۔۔اور وہاں سے باہر نکل گیا۔۔۔

کیوں آئے تھے یہ لوگ "کبیر نے بے تابی سے پوچھا۔۔۔

بتاتا ہوں گھر چلو۔میٹینگ کل کر لینا" مرتضیٰ نے کہا اور خود بھی وہ سب اٹھ کر گھر کے لیے نکل گئے۔۔۔

رات کے دوسرے پھر۔۔۔ سیگریٹ کی طلب محسوس کرکے وہ باہر نکل آیا۔۔۔ مگر یہاں سیگریٹ پینا کسی عزاب سے کم نہیں تھا تبھی وہ پیچھے کیطرف اگیا۔۔۔ سکون سے سیگریٹ پیتے ہوئے۔۔۔ وہ واک کر رہا تھا۔۔ کہ اچانک چیخوں کی آواز پر۔۔۔ وہ اس آواز پر متوجہ ہوا۔۔ سیگریٹ زمین پر پھینکی۔۔ اور عدیل کے کمرے کی جانب چل دیا

۔۔۔

وہ جانتا تھا یہاں صرف عدیل کا کمرہ ہے۔۔۔

جبکہ اسکے آگے افشین کا پورشن تھا۔۔۔ وہ جیسے ہی اسطرف آیا۔۔۔ کوئی بھاگتا ہوا اسکے سینے سے لگا تھا۔۔۔

پلیز مجھے بچالیں پلیز۔۔ پلیز یہ یہ میرے با۔۔ بال کاٹ دیں گے۔۔۔ مجھے بچالیں" بری طرح سسکتے ہوئے۔۔۔ وہ لڑکی اس سے مدد طلب کر رہی تھی جبکہ عدیل ہاتھ میں کینچی اور چھری پکڑے۔۔۔ پیچھے ارہا تھا۔۔۔

ا۔۔ ادھر اتو" وہ اپنی طوطلی زبان میں بولا۔۔۔

سالار یہ منظر دیکھ کر حیران تھا یہ لڑکی اس پاگل کے پاس کہاں سے آئی۔۔ لڑکی عدیل کو دیکھ کر۔۔ جلدی سے سالار کے پیچھے چھپ گئی۔۔ جبکہ عدیل چلتا ہوا۔۔ اسکیطرف بڑھا۔۔

دور ہٹو" وہ ایکدم غصے سے بولا۔۔۔

عدیل سہم کر اسکو دیکھنے لگا۔۔۔

م۔۔ میں تمھیں بھی مار مار دوں گا" وہ بولا۔۔۔

اچھا" سالار ایکدم اسکی جانب بڑھا۔۔ عدیل ایک قدم دور ہوا۔

جبکہ اپنی پشت پر وہ مدھم سسکیاں سن سکتا تھا۔۔

آئے یو شیٹ آپ" وہ ایکدم چیڑ کر پلٹا۔۔"اور غصے سے بولا تو زیمل کی آواز کو بریک لگ گئ۔۔

کیا کر رہی ہو۔ تم اس پاگل کے کمرے میں" وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا یہ لڑکی کون ہے

زیمل نے سرخ نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔۔

جبکہ عدیل نے چیخنا شروع کر دیا۔۔۔

اف" سالار نے تپ کر اسکی چیخوں پکار سنی تھی۔۔۔

اس سے پہلے وہ اسکے منہ پر تھپڑ جڑ دیتا۔۔

افشین دوڑتی ہوئی ان تک پہنچی۔۔

ہائے میرا بچہ۔۔" انھوں نے روتے ہوئے عدیل کو گلے سے لگایا۔ اور زیمل کو پھاڑ کھانے والی نظروں سے دیکھا جو سالار کے پیچھے کھڑی تھی۔۔ ایکدم افشین کو دیکھ کر اسکا دم خشک ہوا۔۔۔ اور وہ اسکے پیچھے سے نکلی۔۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو سالار" افشین نے سالار سے پوچھا۔۔ ا

پ اس پاگل کو پاگل خانے کیوں نہیں پہنچاتی" اور منہ پھٹ کی تو اسپر انتہا تھی۔۔

سالار بیٹا ہے وہ میرا" افیشن ایکدم تپی۔۔

ہاں پتہ ہے مجھے اور یہ لڑکی کیوں تھی اسکے کمرے میں آپ جانتیں ہیں وہ چھری سے اسکے بال کاٹنے والا تھا" سالار بولا۔۔۔

وہ تمھارا مسلہ نہیں ہے وہ اسکی بیوی ہے۔۔جو مرضی کرے اسکے ساتھ "افشین نے غصے سے کہا جبکہ۔۔۔

سالار تو حونک رہ گیا۔۔

اور تم۔۔۔اندر جاؤ عدیل کو لے کر "زیمل کو غصے سے دیکھ کر۔۔وہ بولیں۔۔ا

یک ایک منٹ "سالار نے بنالحاظ کے زیمل کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

زیمل نے حیرانگی سے اسکو دیکھا۔۔پہلی بار اس گھر کے کسی فرد کو دیکھا تھا۔۔۔

ورنہ جس ازیت میں وہ تھی کوئی جان بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔

تم اسکی بیوی ہو "وہ بے حد حیران تھا۔۔۔اس سے پوچھنے لگا۔۔

سالار چھوڑو اسکا ہاتھ "افشین غصے سے تپی۔۔۔جبکہ زیمل نے اپنا ہاتھ اس سے چھڑایا۔۔سالار کو دھچکا لگا تھا۔۔۔

عدیل نے اچانک جھپٹ کر اسکے بال جکڑ لیے۔۔۔سالار ایکدم اسکی جانب بڑھتا کے افشین بیچ میں حائل ہو گئ

۔۔۔

خرید کر لائی ہوں میں اس لڑکی کو۔۔تمھارا مسلہ نہیں ہے یہ "افشین آنکھیں نکال کر بولی۔۔

مگر چچی انسان ہے وہ۔۔"وہ تلملایا۔۔

تمھارا مسلہ نہیں جاؤ یہاں سے دوبارہ مت آنا یہاں "وہ بھڑکیں۔۔جبکہ

۔۔

سالار کی نظریں عدیل پر تھیں۔۔ جبکہ وہ لڑکی چپ تھی۔۔ عدیل اسکے بال کھینچ رہا تھا۔ لمبے لہراتے بال سالار نے مٹھیاں بھینچ لیں۔۔۔ افشین بھی وہاں سے چلی گی' البتہ سالار اب بھی اس بند دروازے کو دیکھ رہا تھا۔۔ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی وہاں سے پلٹا اور اپنے گھر کیطرف آیا۔۔

تبھی زین بھی اندر داخل ہوا۔۔

سالار کی توجہ اسکے ڈگمگاتے قدموں پر نہیں گئی۔۔ کیونکہ وہ بے حد حیرانگی اور شاکڈ کا شکار تھا۔۔

وہ سیدھا مما کے کمرے میں گیا تھا۔ جبکہ زین جلدی سے اپنے کمرے میں بھاگ گیا۔۔۔

آجاؤ میرے چاند وہاں کیوں کھڑے ہو" وہ دونوں ہی جاگ رہے تھے۔۔ مدیحا نے کہا۔۔

سوال کرنا ہے ایک" وہ سنجیدگی سے بولا۔۔

بیٹے تمیز لحاظ بھی کوئی شے ہے۔۔ آؤ بیٹھو آرام سے بات کرو" مرتضیٰ نے ٹوکا اور۔۔ سالار بیٹھ گیا۔۔

مما عدیل کی شادی کب ہوئی وہ بھی ایک باشعور لڑکی سے" وہ حیرانگی کی انتہا پر تھا۔۔

جب محترم آپ ایک ماہ گھر سے دور رہے" مرتضیٰ نے طنز کیا۔۔

مگر اسکی شادی کیسے کرادیا پ لوگوں نے" سالار بھڑکا۔۔۔

یہ افیشین کی ضد تھی بیٹا ہم نے تو اس لڑکی کو آج تک دیکھا بھی نہیں" مدیحا افسوس سے بولی۔۔۔

سالار نے مٹھیاں بند کرلیں۔۔ تبھی کبیر بھی کمرے میں آیا۔۔

مدیحا زرا شرمندہ سی ہو گی جانتی تھی وہ کیا بات کرنے آیا ہے۔۔۔

کبیر اندر آیا۔۔ مدیحا کیطرف دیکھے بنا۔۔۔ وہ مرتضیٰ کی جانب متوجہ ہوا۔۔

آپ نے بتایا نہیں بابا سمیر کیوں آیا تھا۔۔۔

وہ خبیث کیا کرنے آیا تھا" سالار ایکدم بولا۔۔ غصہ تو اسے عدیل پر ہی بہت ارہا تھا۔۔۔

اور سمیر کا نام سن کر تو اور بھی بھڑک گیا۔۔۔

تم دونوں کے ساتھ مسلہ نہیں سمجھ آتا مجھے ابھی وہ تیسرا ابھی پہنچ جائے گا۔۔۔ بدبخت باپ سے بیر ڈالے بیٹھا ہے"

وہ غصے سے بولے تو وہ سب چپ ہو گئے۔۔

پریشے کا رشتہ لے کر آئے تھے وہ دونوں۔۔ مجھے اور شہاب کو تو سمیر بہت پسند ہے سکندر نے بھی ہاں کر دی ہے

۔۔۔" وہ بولے تو کبیر نے اپنی مٹھیاں بند کیں۔۔۔ ضبط سے چہرہ سرخ ہو گیا۔۔ جبکہ سالار ایکدم اٹھ کھڑا ہو گیا۔۔

یہ کیا بات ہوئی آپ ایسا کیسے فیصلہ کر سکتے ہیں" وہ ایک چلایا۔۔

نکلو کمرے سے جب تمھارے پاس باپ سے بات کرنے کی تمیز نہیں ہے تو سامنے مت آنا" وہ سختی سے بولے مدیحا

خاموش کھڑی تھی۔۔ سالار غصے سے نکل گیا مزید روکتا تو وہ۔ واقعی لحاظ بھول جاتا۔۔۔

البتہ کبیر۔۔۔ نے باپ کیطرف دیکھا۔۔۔

ایسا نہیں ہو گا بابا۔۔۔ وہ لڑکا ہماری پریشے کے قابل نہیں ہے" وہ تحمل سے بولا۔۔۔

ہم فیصلہ کر چکیں ہیں ہمیں کوئی برائی نہیں لگتی" مرتضیٰ بولے۔۔

میں شہاب چاچو سے بات کر لو گا خود ہی" اسنے کہا اور وہاں سے اٹھ گیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کل رات سے ہی وہ کافی ڈسٹرب تھا۔۔ مزاج خراب اور برہم سے تھے۔۔۔

وہ ناشتے کے لیے نیچے آیا۔۔ اور بابا کو۔۔ اپنے بھائیوں سمیت لاونج میں دیکھ کر۔۔ اسنے اپنی آنکھیں صاف کیں ۔۔ کپڑے وہی حال تھا وہ نائٹ ڈریس میں تھا پاؤں پٹخ کر وہ دوبارہ کمرے میں چلا گیا۔۔۔

بار بار عدیل اور اس لڑکی کا خیال دماغ میں ارہا تھا۔۔۔

کس قدر چیپ ہیں افشین چاچی" اسنے نخوت سے سوچا۔۔ بستر پر اندھا لیٹا۔۔۔ وہ موبائل کو سکرول کرنے لگا۔۔

تبھی افان کا فون آیا۔۔۔ جسے اسنے پیک کیا۔۔

سالے تو آگیا ہے اور مجھے بتایا بھی نہیں" اسنے بنا حال حوال کے شکواہ کیا تھا۔۔۔

میرے بھائی۔۔۔ تیری محبت کی قبر پر۔۔۔ مینار بن رہا ہے۔۔۔ فلحال اپنی پروہ کر" وہ سر جھٹک کر بولا۔۔

کیا مطلب" افان سمجھا نہیں۔۔۔

پتہ نہیں یار۔۔۔ بابا کے ساتھ مسلہ کیا ہے۔۔ اب انسان بوڑھا ہو گیا ہے تو مان ہی لے کے ہاں میں بوڑھا ہوں۔۔ نہیں سارے الٹے سیدھے فیصلے خود ہی کرنے ہیں۔۔۔ " وہ برہم لگا۔۔۔

تمیز۔ سے بھئی۔۔۔ سن لیا نہ کسی نے۔۔۔ لگ پتہ جائے گا" افان ہنسا۔۔۔

پریشے کا رشتہ ہو رہا ہے سمیر نامی شخص سے۔۔۔" سالار نے اسے حقیقت سے آگاہ کیا۔۔

کیا" افان اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

تمام افس ورکرز اسکو حیرت سے دیکھنے لگے۔۔۔۔

کیا بکواس ہے یہ " وہ بولا۔۔۔اور باہر نکل آیا۔۔۔

میرے باپ کا فیصلہ ہے یہ " سالار نے سر جھٹکا۔۔۔۔

اور تم کچھ نہیں بولے جبکہ تم جانتے ہو کہ " وہ رک گیا۔۔ سالار جانتا تھا کہ وہ پریشے کے لیے فیلنگز رکھتا ہے۔۔۔ بلکہ آج سے نہیں۔۔ کافی عرصے سے۔۔۔۔۔

کبیر کے ہاتھ میں ہے فلحال یہ معملہ دیکھتے ہیں وہ کیا کرتا ہے۔۔ بر حال میرا ایک مشورہ ہے۔۔۔ بابا لازمی پرشے سے بات کریں گے۔۔ تم اپنی فیلنگز سے اسے آگاہ کر دو۔۔ تا کہ وہ سیدھا انکار کرے " سالار بولا۔۔۔ جبکہ افان خاموش تھا۔۔۔

تمھیں لگتا ہے وہ مجھے میرے جزبات کو سمجھ جائے گی۔۔۔۔ افکورس میرا اسٹیٹس تم لوگوں جتنا نہیں ہے " افان سنجیدہ تھا۔۔۔

بکواس کم کرو۔۔۔۔ کسی سٹیٹس کا دل کی فیلنگز سے کوئ تعلق نہیں ہوتا۔۔ اگر محبت پیسوں میں تولی جاتی تو۔۔۔۔

بن جاتی بڑی بڑی کھانیاں ہیر رانجھا لیلہ مجنوں فلاں فلاں " اسنے جھڑک دیا۔۔ جبکہ افان نے فون بند کر دیا۔۔۔۔

سالار نے جبکہ سیل فون سائیڈ پر پھینک دیا۔۔

آج سنڈے تھا تبھی سب گھر پر تھے۔۔۔۔

وہ اٹھ کر۔۔اپنے کمرے کی گلاس وال کے پاس۔آکھڑا ہوا۔۔۔جہاں سے پورے گھر کا نظارہ صاف دیکھائی دیتا تھا ۔۔اور تیسری منزل پر صرف اسی کا پورشن تھا جو ہر قسم کی آرائش اور لگژری سے آراستہ تھا۔۔

سیگریٹ جلا کر لبوں سے لگانے کے بعد اسنے۔۔۔گلاس وال پر سے پردے ہٹائے۔۔۔۔

آج موسم کافی اچھا تھا۔۔جگہ جگہ سفید بادلوں کے مرغولے ہلکے نیلے آسمان کی خوبصورتی کو بڑھا رہے تھے۔۔۔ جبکہ جھومتے درخت بتا رہے تھے کے ہوا بھی خوشگوار ہے۔۔۔سیگریٹ کا دھواں شیشے کو دھندلا کرنے لگا۔۔۔تو اسنے اپنے ہاتھ سے اس دھند کو صاف کیا۔۔۔۔اور نگاہ بلکل سامنے جا ٹھری۔۔۔۔

وہ اپنے بالوں کو پکڑے رو رہی تھی۔۔۔۔

سالار کے منہ سے سیگریٹ چھٹی اور فرش پر جا گیری۔۔۔

کل رات جن بالوں کی خوبصورتی پر۔۔وہ پل بھر کو ٹھٹکا تھا۔۔۔آج جگہ جگہ سے کٹے ہوئے الٹے سیدھے بالوں کو دیکھ کر اسکا دل جیسے مٹھی میں جکڑا گیا۔۔۔

خاموش ساکت نظروں سے اسنے یہ نظارہ دیکھا تھا۔۔۔

وہ بینچ پر بیٹھی تھی۔۔۔اور مسلسل رو رہی تھی۔۔۔سالار نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرہ۔۔۔دانتوں کو سختی سے۔۔ دانتوں پر جما کر۔۔۔۔وہ اس شیشے پر بے چینی سے ہاتھ رکھتا۔۔سامنے دیکھنے لگا۔۔۔۔

جبکہ اس لڑکی کو جیسے کسی نے آواز دی تھی۔۔۔آنسو جلدی سے صاف کر کے وہ یوں ہی اندر بھاگ گئ۔۔۔۔

سالار نے گلاس وال پر مکہ مارا۔۔۔

اس بے حسی پر اسکا خون کھول اٹھا تھا اگر گلاس وال مظبوط نہ ہوتی تو ضرور ٹوٹ جاتی۔۔۔

وہ جلدی سے وہاں سے ہٹا اور فریش ہونے چلا گیا۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں فریش ہو کر وہ۔۔ بلیک قمیض شلوار میں باہر نکلا۔۔ چہرے پر سختی تھی الجھن تھی۔۔ اسکا سیل فون بجنے لگا۔۔ اسنے بلوٹوتھ اٹیچ کی۔۔ اور اسکے پی آئے کی آواز ابھری۔۔

سر اکبر انصاری مووی ڈائیریکٹر آپ سے ملنا چاہتے ہیں_ اسنے انفارم کیا۔۔

ٹھیک ہے" سالار نے جواب دیا۔۔

سر میں آپکی گاڑی ریڈی کر چکا ہوں۔۔۔ پانچ منٹ میں اپکو پیک کرتا ہوں" وہ بولا تو اسنے بلوٹوتھ آف کر دی

۔۔۔۔

بال بنا کر وہ نیچے اگیا۔۔۔

جہاں اب بھی سب چائے کا لطف لے رہے تھے۔۔

کہاں جا رہے ہو تم" مرتضیٰ سب سے پہلے بولے۔ کبیر بھی اسی وقت اپنے کمرے سے باہر نکلا تھا۔ جبکہ عارض موجود نہیں تھا اور زین کل ہوئی واردات کے نشے میں سن بیٹھا تھا۔۔ البتہ پریشے اور عمل کا ٹیپ ریکارڈر چل رہا تھا

۔۔۔

جس پر سب مسکرا رہے تھے آیت بھی آج تو بیچ بیچ میں بول رہی تھی۔۔۔

کام سے جارہاہوں لیٹ ہو جاؤ گا" اسنے جواب دیااور جانے لگا۔۔ یہ مہینے بعد تمھاری شکل گھر میں نظر آئ ہے پھر سے کام شروع ہو گئے تمھارے" وہ بولے تو سالار نے تپ کا رخ بدلا۔۔

تو کیا کرو۔۔ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جاؤ۔۔۔کام دھندا چھوڑ دوں۔۔۔" وہ ایکدم پھنکارہ۔۔۔

یہ کس طرح بات کر رہے ہو تم" مرتضیٰ ہتق کے احساس سے دھاڑے۔۔ایکدم چاروں اطراف میں سناٹا چاہ گیا

میں۔۔

سالار" کبیر کی سخت آواز بیچ میں سنائ دی۔۔۔

ڈونٹ کروس یور لیمٹس" وہ گھور کر بولا۔

۔تو انھیں بھی سمجھادو۔۔۔کام سے ہی جارہاہوں ہر چیز پر نگاہ رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔کچھ اپنے گھر پر بھی نگاہ ڈال لیں۔۔کیا کیا تماشہ لگایا ہوا ہے" وہ غصے سے پھنکار رہا تھا۔۔

بد تہزیبی اکثر وہ کر جاتا تھا۔مگر۔۔۔کبھی ایسا رویہ نہیں رکھا تھا۔سب ہی حیرانگی سے اسکو دیکھ رہے تھے۔

مرتضیٰ اپنی جگہ سے اٹھے اور اس تک آئے۔۔۔

عارض بھی شور کی آواز سن کر باہر نکل آیا۔۔۔وہ جینی سے بات کر رہا تھا جس نے اسکو ویزہ لگ جانے کی خوشخبری دی تھی۔۔۔کافی خوش دیکھائی دے رہا تھا مگر باہر۔۔سے سالار بھیا کی آواز سن کر وہ باہر نکل آیا۔۔۔

کیا تماشہ لگایا ہوا ہے میں نے اس گھر میں" وہ سخت نظروں سے اس سے پوچھ رہے تھے۔۔۔

سالار نے بناڈرے اپنا رخ بلکل انکی جانب کر لیا۔۔۔

اپکو بہت شوق ہے بابا ہر چیز میں بیلینس رکھنے کا۔۔۔ کوئی چیز بھلے وہ اولاد ہی کیوں نہ ہو کوئی نقص نہ ہو اس میں ۔۔۔ کہیں آپکے چار بیٹے کسی بری صحبت میں نہ پڑ جائیں۔۔ کہیں آپکے بھائی۔۔۔ کچھ غلط نہ کر دیں۔۔۔

جب زندگی میں اتنی مین ٹین ہے۔۔ تو کیسے آپ اس پاگل آلو کے پٹھے عدیل کے ساتھ باشعور لڑکی کو باندھ سکتے ہیں" وہ دھاڑا۔۔۔

افشین تو بیٹے کے لیے یہ الفاظ سن کر۔۔ تلملائی سکندر کا بازو جھنجھوڑ دیا۔۔

بچپن سے اسکو میرے بیٹے سے بیر ہے مجھے مسلہ سمجھ نہیں آتا اسکے ساتھ کیا مسلہ ہے۔۔۔" وہ بیچ میں بولیں ۔۔۔۔

جبکہ مدیھا نے انکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

بس کریں بھابھی آپکا یہ بیٹا۔۔ اسے پاگل پاگل کہہ کہہ کر مجھے تکلیف دیتا ہے میں جانتی ہوں میری اولاد میں نقص ہے۔۔۔ تو کیا میں اسکو خوش نہیں کر سکتی۔۔۔

تو اسکو خوش کرنے کے لیے کسی کے ارمانوں کا گلا گھونٹنا ضروری ہے" وہ ایکدم غصے سے بولا ۔۔ کہ مرتضیٰ کا ہاتھ اسپر اٹھ گیا۔۔۔

بس چپ" وہ سختی سے بولے۔۔۔ سالار انکی جانب سرخ چہرے سے دیکھنے لگا جبکہ کبیر ایکدم باپ اور اسکے بیچ میں آیا تھا

سب نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیے۔ایسے عمل کی کسی کو

امید نہیں تھی۔۔۔۔

سالار بنا لحاظ کے انپر جھپٹا۔۔۔جبکہ عارض دوڑ کر اس تک پہنچا تھا۔۔

کیا کر رہیں ہیں بھیا آپ" اسنے سالار کو دونوں بازو سے جکڑ لیا۔۔۔

باپ پر ہاتھ اٹھائے گا۔یہ۔چھوڑو اسے۔۔میں بھی دیکھو یہ کیسے ہاتھ اٹھاتا ہے۔۔ایک۔۔انجان لڑکی کے لیے۔۔۔

کیسے سامنے تنے گا" وہ چلائے۔۔

بابا کیا ہو گیا ہے اپکو۔۔۔۔۔" کبیر نے انکو دور کیا۔۔۔۔

میری ایک بات سنیں جسے تکلیف ہے اسے پاگل کہنے سے تو وہ۔۔کان کھول کر سنے وہ پاگل ہی ہے۔اور اس پاگل کو

ٹھکانے تو میں خود لگاؤ گا۔۔اس کی وجہ سے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے نہ آپ نے" اس سے جیسے یہ بے عزتی برداشت نہیں

ہو رہی تھی۔۔۔

سالار اپنی زبان کو لغام دو بیٹا ہے وہ میرا" سکندر انگلی اٹھا کر بولے۔۔

سالار نے عارض کو جھٹکا۔۔۔۔

اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔

جو اسنے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اسکے بعد اسکا یہ ریاکشن یقینی تھا۔۔کس طرح وہ اپنے خراب ہوئے بالوں کو جکڑ کر

رو رہی تھی اسکو لگ رہا تھا غصے سے دماغ کی رگیں ہی کہیں نہ پھٹ جائیں۔۔

پی آئے نے اسکے آگے جوس کا گلاس کیا۔۔۔اسنے وہ تھام کر ایک سانس میں چڑھالیا۔۔۔۔

بئیر دو مجھے "وہ بولا۔۔تو پی آئے نے جلدی سے گاڑی کی ڈگی سے۔۔۔سامان نکالا اور اسکے سامنے پیش کر دیا۔۔۔

مرتضیٰ صاحب بے حد غصے میں تھے جبکہ۔۔۔انھوں نے دوبارہ سالار کا گھر میں آنا بند کر دیا تھا کہ اب وہ دوبارہ گھر نہیں آئے گا۔۔۔

کبیر بار بار انکو ٹھنڈا کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔

دوسری طرف سکندر اور افشین نے ایک ہنگامہ مچایا ہوا۔۔تھا۔۔۔

اور سب لڑکیاں سہمی ہوئی سی ایک کمرے میں بند تھیں۔۔جبکہ زین کو اپنی ہی فکر لگی ہوئ تھی پہلی بار اسنے شراب پی تھی۔۔اور اب تک وہ اپنے توازن میں نہیں تھا۔۔۔۔

تبھی زیادہ سے زیادہ وقت اسنے کمرے میں گزارنے کا سوچا تھا۔۔

وہ کمرے میں لیٹا لڑائ کے بارے میں سوچ رہا تھا تبھی احتشام کی فون کال آئ۔۔اسنے پیک کی۔۔

کیا پلین ہے برو آج کا"اسنے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں یار آج میں گھر سے نہیں نکل سکتا بابا گھر ہیں آج سنڈے ہے نہ"زین نے افسردگی سے کہا جبکہ ایک بار جو چسکا اسکو لگ گیا تھا بار بار وہاں جانے کے لیے دل اکسا رہا تھا۔۔۔

اوو پاگل۔۔۔تو کیوں ڈرتا ہے اپنے باپ بھیوں سے اتنا"احتشام بولا۔۔۔

یار تم نہیں جانتے ہمارے گھر کے ماحول کو" زین نے کہا۔۔۔۔

اچھا تو پھر کچھ کر آج رات میں جا رہا ہوں بہت زبردست ویڈیو ہے۔۔۔"احتشام نے لالچ دی جبکہ۔۔زین ایکدم اٹھا۔۔

نیو آئی ہے کیا" وہ بولا۔۔تو احتشام ہنس پڑا۔۔

ہاں بھئی۔۔۔ "

اف پھر تو کچھ کرنا پڑے گا" اسنے ارد گرد دیکھا۔۔

مگر سالار بھیا گھر پر نہیں ہیں ورنہ نکلنا آسان ہو جاتا" زین بولا۔۔تو ایسا کر۔۔۔چپکے سے بھاگ کر نکل جا۔۔۔ایسے کے کسی کو شق نہ ہو تو کہاں ہے "احتشام بولا۔۔تو زین وہ یہ بات کچھ مناسب لگی۔۔

چل ٹھیک ہے ملتے ہیں پھر" وہ مسکرایا۔۔اور جلدی سے۔۔باہر نکل گیا۔۔

باہر کوئی نہیں تھا۔ مما بابا کے کمرے میں کبیر بھیا تھے۔۔۔سکندر چاچو تھے اور باقی بڑے تھے۔۔عارض بھی وہیں تھا۔۔۔

اسنے وقت دیکھا شام ہونے میں کچھ ہی دیر تھی کسی کی توجہ اسپر نہیں جائے گی۔۔

تھینکیو بھیو" اسنے بنا دیکھے سالار کا شکریہ ادا کیا کہ آج جب وہ بھاگے گا اور کسی کا دھیان اسپر نہیں جائے گا تو یہ سب بھی سالار کی وجہ سے ہی ہو گا۔۔۔۔

جیسا وہ ہنگامہ مچا کر گیا تھا وہ جلدی سے دوبارہ اپنے

کمرے میں چلا۔۔۔گیا۔۔۔

عارض بہت دیر بعد تھک کر وہاں سے نکلا جانتا تھا اسکے باپ کو اپنی ضد سے کوئی نہیں ہٹا سکتا۔۔۔۔

تبھی اسنے وہاں سے اٹھنا ضروری سمجھا۔۔۔

کبیر نے کل ہی اسے آرڈرز دے دیے تھے کے وہ کل سے آفس جوئن کرے گا۔۔۔اور اسنے حامی بھی بھر کی تھی

دس پندرہ دنوں میں ویسے بھی وہ یہاں سے فرار ہونے والا تھا۔۔۔

مگر اسے پیسے کی ضرورت تھی۔۔اور وہ پیسہ اسے آیت دلا سکتی تھی۔۔

اسنے پورے گھر پر نگاہ دوڑائی وہ اسے کہیں نہیں ملی۔۔اسنے میسیج سینڈ کیا۔۔۔

سالار بھیا کے پورشن میں

تمھارا ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔دو منٹ میں میرے پاس پہنچ جاؤ" میسیج کر کے وہ خود تیسری منزل کی جانب چل دیا۔

آیت نے میسیج پڑھا۔۔۔اور پڑھتے ہی جیسے اسے گھبراہٹ ہونے لگی۔۔

پریشے نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔آیت کی بھی نگاہ اسپر گئی۔۔اور پریشے نے عمل کو باہر سے چائے لانے کا کہہ کر

بھانے سے باہر نکلا۔۔اور زبردستی آیت سے موبائل کھینچ کر اسنے وہ میسیج ریڈ کیا۔۔

اس عارض کو تو میں چھتر بڑے بھیا سے پڑواؤ گی" وہ ایکدم غصے سے بھڑکی۔۔

پلیز پریشے۔۔۔۔ میرا سیل فون واپس دو ہو سکتا ہے کوئی ضروری بات ہو "

کوئی رج کر کوڑھ مغز ہو۔۔اسے تم سے کیا کام پڑ گیا ہے۔۔۔ تم اپنے بارے میں سوچو خوف ارہا ہے مجھے اس حقیقت سے جس کے بارے میں کسی کو پتہ چلا یا تو کیا بنے گا کہیں نہیں جو گی تم بیٹھی رہوی ادھر ہی" وہ غصے سے بولی۔۔

پریشے "آیت منمنائی۔۔

شیٹ آپ "پریشے نے اسکو آنکھیں دیکھائی۔۔

یہ تمھاری بزدلی ہی ہے جو

۔۔وہ یہاں تک پہنچ گیا۔۔اور اسنے اتنی بڑی حرکت کر دی اسے کوئی شرمندگی بھی نہیں و

اور کیسے وہ تمھیں ٹارچر کر رہا ہے" وہ چلا اٹھی تھی۔

آیت کی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔۔۔

وہ غصہ ہو گئے" وہ سرخ نظروں سے اسکو دیکھنے لگی۔۔

بھاڑ میں جائے "پریشے نے لاپرواہی سے کہا۔۔

تم چائے کے مزے لو۔۔اس افلاطون کو بھی اندازا ہونا چاہیے۔۔ کہ تم کوئی گیری پڑی نہیں ہو جو۔۔وہ تمھیں دن کہے گا تو دن اور رات کہے گا تو رات مان لو گی" وہ غرائی۔۔۔ جبکہ آیت کو بھی کچھ حوصلہ سا ہوا۔۔پریشے کے ہاتھ میں دبا اپنا سیل دیکھ کر اسنے گھیری سانس بھری اور آنسو صاف کیے۔۔

پریشے۔۔اسکے حوصلہ پکڑنے پر خوش سی ہوئ۔۔۔

اور عمل بھی اتنی دیر میں آ گئ۔۔اب تینوں۔۔ڈسکس کر رہی۔ تھیں۔۔کہ سالار بھیا نے ایسا کیا دیکھ لیا۔۔جو اس لڑکی کے لیے ایسے تن کر کھڑے ہو گئے اور انھیں بھی در حقیقت دیکھنا چاہیے مگر عدیل سے ڈر لگتا تھا۔

کیسے وہ برداشت کر رہی ہو گی اس عدیل پاگل کو"پریشے بولی۔۔

بری بات ایسے مت کہو وہ۔۔اللہ کیطرف سے ایسے ہیں"۔۔۔

ہاں تو چچی کو۔۔اس لڑکی پر تو ظلم نہیں کرنا چاہیے تھا تم سمجھے نہیں ہو۔۔اصل جنگ اس لڑکی کے ساتھ ہوئ زیادتی پر ہے"وہ بولی

تو سب متفق ہوئے۔۔۔

میں اس لڑکی سے ملوں گی دیکھ لینا تم رات میں چلیں گے۔۔۔عدیل کے پورشن کیطرف"پریشے نے جلدی سے کہا۔

پاگل لڑکی عدیل بہت شور کرتا ہے چچی کو بھنک بھی پڑ گئ۔۔۔دلیہ بنا دیں گی ا

ہمارا کے ہم انکے بیٹے کا مزاق بنا رہے ہیں"۔۔۔

عمل نے ٹوکا۔۔۔خیر ہے دیکھا جائے گا"پریشے نے کہا۔۔جبکہ آیت کا دماغ بار بار عارض کیطرف جا رہا تھا۔۔۔جس کو کوشش کر کے وہ ہٹانا چاہ رہی بھی۔۔

عارض بہت دیر تک انتظار کرتا رہا مگر آیت واپس نہیں لوٹی یہاں تک کے اب غصے سے اسکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔

اسنے سیدھے قدم اسکے کمرے کی جانب اٹھائے۔۔۔چونکہ رات ہو چکی تھی سالار بھیا کا موضوع گرم تھا سب

اپنے اپنے کمروں میں تھے وہ سیدھا آیت کے روم میں اگیا۔۔۔

جو بستر پر تھی۔۔پنک بلینکٹ کے نیچے کسی وجود کا احساس ہو رہا تھا۔۔

آج موسم اچھا تھا بارش کے امکان سے تھے۔۔۔کمرے میں ملگجا سا اندھیرہ تھا۔۔اسنے ڈور کو لوک کر دیا۔۔۔

اگر جرت کی تھی تو بعد میں آنے والے اثرات سے تو خود کی حفاظت کرنی چاہیے تھی آیت۔۔۔" اسنے افسوس سے

سوچا اور ڈور کو لوک کر کے۔۔وہ اسکے بیڈ کے پاس اگیا۔۔۔

بلینکٹ سر تک تانا ہوا تھا۔۔نیند میں ڈوبی سانسوں کا شور سنائی دے رہا تھا۔۔اسنے بلینکٹ اسکے چہرے پر سے اتار دیا

۔۔۔۔

تو ایک پل کو ٹھٹک کر خود ہی وہیں رک گیا۔۔

سفید نائٹ ڈریس میں جس پر چھوٹی چھوٹی براؤن کلر کی ہیرن بنی تھی

۔۔وہ زرا لاپرواہی سے۔۔۔کے اسکے وجود کا حسن بھی واضع ہو رہا تھا۔۔۔سو رہی تھی۔۔

چہرے پر بلا کی معصومیت اور خوبصورتی تھی۔۔۔جبکہ اس سے جھجھکتی پریشان سی آنکھیں بند تھیں۔۔۔ہلکی ہلکی

سرخی میں ڈھلے گال اور تکیے پر بکھرے بال۔۔۔۔عارض دوسرا سانس بھی بحال نہیں کر سکا۔۔

بے اختیار وہ اسکے نزدیک ہوتا چلا گیا۔۔۔

پہلے اسکا ہاتھ تھامہ۔۔۔اور پھر اسکے چہرے پر اپنی انگلیوں ا
سے سطر کھینچی۔۔
ملائم جلد پر اسکی انگلی پھسلتی چلی گئ۔۔۔
وہ رات آنکھوں کے سامنے گھوم گئ جب اسنے اسکی چیخوں کا آنسوں کا آہوں کا گلہ گھونٹا تھا۔۔۔
تب بھی اسکے انداز میں بے اختیاری نہیں تھی ضد تھی جنون تھا۔۔بس اپنے باپ کو نیچا دیکھنے کی اکڑ تھی مگر آج
۔۔۔کچھ الگ سا ہوا تھا۔۔۔
اسنے اسکی گردن کی جانب دیکھا نگاہ نیچے پھسلتی جا رہی تھی۔۔۔
اسکی گردن کے اختتام پر ایک تل تھا۔۔۔عارض حق سے جھکا اور اس تک
ل کو۔۔۔خود کے لمس سے روشناس کر دیا۔۔۔
اگلے لمحے میں ہی اسنے چہرہ اٹھا کر آیت کی جانب دیکھا تھا۔۔۔مگر وہ گھیری نیند میں تھی۔۔۔وہ پھر جھکا اس بار اس تل
پر ظلم ڈھاتا وہ شدت سے اسے اپنے لمس کا احساس دلا رہا تھا یہاں تک کے سرخ نشان بن گیا۔آیت بے چینی سے
پٹ سے آنکھیں کھول گئ۔۔۔عارض گویا اب مطمئین تھا۔۔
ہیلو آیت "اسنے آنکھوں کو لاجواب جنبش دے کر پوچھا۔۔
عارض "آیت کو یہ گویا اپنا خواب لگا تھا۔۔وہ مسکراتا ہوا اسکے نزدیک کیسے ہو سکتا تھا۔۔نزدیک تھا تو مسکرا نہیں سکتا
تھا صرف نفرت جتا سکتا تھا۔۔

نیند سے بوجھل ہوتی آنکھوں سے پکار کر اسنے اپنا ہاتھ عارض کے گال پر رکھا۔۔۔عارض ششدر سارہ گیا۔۔۔

آیت اسکی جانب دیکھتی رہی۔۔۔

محبت ہر نفرت ہر جزبوں سے بلاتر تھی۔۔وہ کتنی نفرت اسے کرلیتا۔۔۔اس وقت اسکی آنکھوں میں موجود محبت سے جیسے وہ ساکت رہ گیا۔۔

ایت نے نگاہ اسپر سے نہیں ہٹایا۔۔جبکہ عارض یوں ہی اسکے چہرے پر جھک گیا۔۔۔۔

و

جبکہ وہ اسکو صرف سبق سیکھانے آیا تھا۔۔۔

مگر وہ خود نہیں جانتا تھا وہ کیسے اتنا مدہوش ہونے لگا۔۔۔

آیت اسکے لمس کو محسوس کر کے پٹ سے آنکھیں کھول گئ۔۔جیسے ہوش میں اگئ ہو۔۔۔۔

اسنے اپنا چہرہ عارض سے دور کیا۔۔۔ا

ورعارض کا تسلسل جو بہت نرمی لیے ہوئے تھا ٹوٹ گیا۔۔۔

اسنے اب کہ آیت کی خوف زدہ نظروں کو دیکھا۔۔۔اوراس سے دور ہوا۔۔

چہرہ سنجیدہ ہو گیا۔۔ماتھے پر کئ بل ڈل گئے۔۔۔آیت جلدی سے اٹھی۔۔۔

ملگجے اندھیرے میں وہ انکے قدو قامت کے ساتھ منہ موڑے کھڑا تھا۔۔۔جبکہ اب باہر بارش شروع ہو گئ تھی

۔۔۔

آیت نے جلدی سے اپنا حلیہ درست کیا اور عارض کی جانب دیکھا۔۔۔

ک۔۔ کیا کر رہیں ہیں آپ آپ میرے کمرے میں "وہ ہمت کرتی بولی۔۔ وہ ایڑیوں کے بل پلٹا اور اسکے بال جھپٹ لیے۔۔ آیت کی چیخ نکلی جسے اسنے دوسرے ہاتھ سے دبا دیا۔۔۔

تمھاری اتنی جرت کیسے ہوئی کہ تم میرے میسیج کو اگنور کرو۔۔۔" وہ پھنکارہ۔۔ عارض" اسنے بولنا چاہا۔۔

منہ بند اگر تمھاری آواز نکلی تو اسی کھڑکی سے باہر پھینک دوں گا" وہ آنکھیں نکال کر غرایا۔۔۔

آیت سہمی ہوئی نظروں سے اسکو دیکھنے لگی۔۔۔۔

عارض نے اسکے لبوں پر سے ہاتھ ہٹا لیا۔۔

آیت سرخ نظروں اور آنسو سے بھیگتی آنکھوں سے۔۔۔ دروازے کی جانب تیزی سے بڑھی۔۔

میں شکایت لگاؤ گی آپکی تایا ابو سے۔۔۔ آپ مجھے تکلیف دینے آتے ہیں جب بھی آتے ہیں" وہ بری طرح روتی ۔۔۔ بولی۔۔

اچھا" عارض نے اسکو دوبارہ کھینچا۔۔۔

بارش تیز ہونے لگی تھی کہ بارش کا شور انکی آوازوں سے کہیں زیادہ تھا۔۔

عارض چھوڑیں مجھے۔۔ "آیت کو بھی آج جیسے ضد چڑھ گئی تھی وہ کب تک۔۔ اسکے ہاتھوں زلیل ہوتی جبکہ عارض کو اسکی ضد سے ضد چڑھی تھی جو بات وہ کرنا چاہتا تھا وہ تو بھول بھال گیا تھا۔۔

اسنے آیت کو صوفے پر پھینکا

۔آیت اچانک اپنا پیٹ تھام گئ۔۔۔

ایک آہ نکلی مگر اسے فرق نہیں پڑا۔۔

بابا کو بتاو گی۔۔۔اس سے پہلے ہی تمھاری لاتیں کاٹ دوں گا میں"۔۔۔

کاٹ دیں۔۔۔کاٹ دیں اپکو سکون مل جائے گا۔۔کاش آپکی بھی کوئ بہن ہوتی اور اسکے ساتھ بھی ایسا ہی ہو "

کھینچ کر منہ پر پڑنے والے تھپڑ سے اسکی زبان تالو سے جالگی۔۔۔

آیت سن ہوئے کان اور گال سے۔۔ساکت رہ گئ جبکہ عارض نے اسکے بال جکڑ لیے۔۔

دوبارہ بولو کیا بد عادے رہی ہو۔۔۔۔

عارض آپکے بیٹی ہو"اسکا آنسو۔۔۔ٹوٹ کر عارض کے ہاتھ پر گیرہ۔۔

وہ چند لمحے اسکو دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔

نہ جانے کیا ہو گیا تھا۔۔ایکدم ان لفظوں سے۔۔۔۔

وہ مسکرا کر اسکے سامنے ا بیٹھی۔۔جبکہ مقابل نے بیزاری سے اسکو دیکھا۔۔۔

جسے اسنے نے محسوس کر لیا۔۔

کیا ہوا"اسکے چہرے کے زاویے دیکھ کر وہ۔۔۔پوچھنے لگی۔۔چہرے پر سے مسکراہٹ رفتہ رفتہ جانے لگی۔۔۔

کچھ نہیں ہوا۔۔۔ میں تمھیں بس یہ بتانے آیا ہوں نین کے۔۔ ہماری شادی نہیں ہو سکتی" وہ کتنے آرام سے بول گیا تھا جبکہ نین کے چہرے کی ساری شادابی ختم ہو گئ وہ سنجیدگی سے اسکو دیکھنے لگی آنکھوں میں اداسی سی اگئ۔۔

ک۔۔ کیا مطلب ایسا کیوں کہہ رہے ہوں" نین نے اسکا ہاتھ تھامہ۔۔

دیکھو یہ بات حقیقت ہے کہ ہمارے سٹیٹس میں بہت فرق ہے یار اور مجھے اپنی مما کی یہ بات سمجھ اگئ ہے۔۔۔ تو شادی کا خیال آپنے دماغ سے نکال دو" وہ لاپرواہی سے بولا۔۔

مگر ہماری محبت" جیسے قدموں میں سے دم سا نکل رہا تھا رفتہ رفتہ۔۔۔

دیکھو۔۔۔ محبت۔۔۔" وہ مسکرایا۔۔۔

تم قابل محبت ہو۔۔۔ مگر۔۔۔ میں کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔" وہ کہہ کر اٹھ گیا۔۔

نین اسکو دیکھنے لگی۔۔

چلتا ہوں۔۔۔" اسنے کہا اور گلاسز لگا کر۔۔۔ اپنی گاڑی کیطرف بڑھا جو ابھی چند دن پہلے اسنے لی۔۔ تھی۔۔۔

جبکہ نین اسکو جاتا ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔۔

احمد کے ساتھ گزرا ایک ایک لمہہ اسکی آنکھوں کے اگے گھومنے لگا۔۔۔

بڑوں نے انکی منگنی کی تھی۔۔۔

اور احمد نے کیسے واضح کیا تھا وہ اس سے کتنی محبت کرتا ہے۔۔اور اسکی اس محبت کی وجہ سے تو وہ اسکے قریب ہوتی چلی گئ تھی۔۔کے دل میں کب۔۔اسکا نام گونجنے لگا پتہ ہی نہیں چلا اور آج وہ کتنے آرام سے کہہ گیا تھا کہ شادی نہیں کرے گا سٹیٹس کی وجہ سے "

اسنے اپنے آنسو صاف کیے۔۔جو چاہ کر بھی رک نہیں رہے تھے۔۔وہ اٹھی۔۔اور بیٹھک سے صحن میں اگئ۔۔۔

احمد نے کیا بات کی ہے "اسکی ماں نے پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں بس۔۔کچھ نوٹس لینے آیا تھا۔۔وہ وہیں رکھے تھے تو میں نے دے دیے "نین نے کہا پھیکا سا مسکرائ

ہمم اچھی بات ہے بیٹا شادی سے پہلے اسطرح ملنا ملانا کہاں اچھا لگتا ہے ایک عزت ہی تو ہے ہمارے پاس بیٹا۔۔۔ اسکو ہی سمبھال سمبھال کر چلنا ہے "اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر۔۔وہ اسے کہہ کر چلی گئیں جب کہ اسکی آنکھیں ایک بار پھر گیلی ہو گئ۔۔۔

اور وضو کر کے وہ۔۔۔اپنے کمرے میں چلی گئ۔۔۔

جہاں اسکے باقی بہنیں بھی تھیں۔۔۔مگر کسی کی توجہ اسپر نہیں گئ کیونکہ۔۔۔نماز تو۔۔وہ ساری ہی پڑھتی تھی۔۔

اسکا سیل فون بج رہا تھا۔۔جسے اسنے جھنجھلا کر اٹھایا۔

نیند برباد کر دی آج ہی آفس میں اتنا کام کیا تھا۔۔۔

پہلا دن جو تھا آفس میں اوپر سے کبیر نے تو گھنچکر ہی بنا دیا۔۔

سیل فون چیک کیا۔۔ سالار کی کال تھی اسنے کال پیک کی۔۔

جی بھیا۔۔۔" وہ بولا۔۔۔

یار۔۔۔ لون میں آؤ" اسنے بس اتنا کہا۔۔ اور فون بند کر دیا۔۔

کیا مصیبت ہے۔۔ زین مر گیا ہے جو مجھے اٹھایا ہے" وہ بڑبڑاتا ہوا اٹھا جبکہ کوئی نہیں جانتا تھا کہ زین اپنے کمر میں ہے یہ کہاں ہے۔۔۔

وہ لون میں آیا۔۔ تو اسکا۔۔۔ مشہور بھائی۔۔ جو فلموں ڈراموں میں کام کرتا تھا۔۔ دیوار پر چڑھا بیٹھا تھا۔۔۔

عارض کو سب سمجھ اگئ یہ اندر آنے کے ڈرامے تھے۔۔

یار ہاتھ دو کیا منہ دیکھ رہے ہو" سالار نے کہا

۔ تو عارض نے آگے بڑھ کر اسکو ہاتھ دیا جس کا سہارا لے کر وہ اندر گھر میں داخل ہوا۔۔

ہمارے گھر میں دروازہ بھی ہے" عارض نے اسکو دیکھا۔۔

جس میں قدم رکھنے کا مطلب یہ تھا تمھارا باپ میری بوٹیاں کر دیتا" سالار کپڑے جھاڑنے لگا۔۔۔

تو اپکو آنے کی کیا ضرورت تھی۔۔ کیا مجھے نہیں پتہ آپکے پاس فلیٹ بھی ہے محترم" عارض نے انکھیں گھمائ

دیکھو بڑے بھائ پر نظر رکھنے کی ضرورت نہیں" سالار نے گھورا۔۔۔

تو بڑا بھائ میری مدد نہ لیتا" عارض نے بھی دو بادو جواب دیا۔۔۔

سالار نے اسکی گردن پر گھوما کر ہاتھ مارا۔۔۔ اور اندر جانے لگا۔۔۔

عارض بھی گردن رگڑتا اندر اگیا۔۔۔

ویسے ایک بات پوچھوں" وہ سالار کے پیچھے کچن میں آگیا جو ادھر ادھر چیزیں پلٹتا کھانے کے لیے کچھ تلاش رہا تھا

۔۔۔

ہمم پوچھو" کھانے کو جھوٹا کرتے ہوئے وہ بولا۔۔۔

ایسا کیا تھا اس لڑکی میں جو آپ اتنا بھڑک گئے۔۔" عارض کی بات پر سالار نے اسکی جانب دیکھا۔۔

میں اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتا" سالار نے کہا اور فریز رکھولا۔۔۔۔

آپ نے بابا پر ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی ہے کیا لگتا ہے آپ کو عام بات ہے یہ" عارض نے جیسے اسے یاد دلایا۔۔

یہ ہی تو بات ہے تبھی تو یہاں واپس اگیا ہوں" اسنے ٹرائفل کھاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

ضرورت ہی کیا تھی ایسا۔ کرنے کی" عارض نے شانے اچکاے۔۔

تم میرے باپ نہ بنو نکلو یہاں سے میں نے تم سے اتنے سوال کر لیے نہ تو لگ پتہ جائے گا تمھیں" سالار نے اسکو

گھورا۔۔۔

کرلیں۔۔ میں کون سا ڈرتا ہوں" عارض نے بھی لاپرواہی سے کہا۔۔

اچھا تو پھر کب کا ویزا لگا میرے بھائی کا" ایک آئی برو آچکا کر وہ۔۔اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔

جبکہ عارض حونک رہ گیا۔۔۔

یہ اسنے کہاں سن لی تھی بات وہ تو اس وقت باہر تھا جب۔۔۔وہ یہ بات کر کے اپنے روم سے نکلا تھا۔۔عارض کی حیران شکل دیکھ کر۔۔سالار ہنس دیا۔۔

تم اس مغالتے میں غلط ہو میرے بھائی کہ تمھیں میں یہ کبیر اس کے قبضے میں آنے دیں گے "اسکا شانہ تھپتھپا کر وہ وہاں سے چلا گیا جبکہ عارض نے مٹھیاں بھینچ لیں تھیں۔۔یقینا یہ بات۔۔آیت نے نکالی ہو گی۔۔۔

جو وہ دوسری شادی کا زکر اس سے کر کے آیا۔۔تھا۔۔۔

اسکا سارا دھیان آیت کی جانب چلا گیا۔۔۔وہ یوں ہی بھڑکتا ہوا اپنے کمرے ہیں آ گیا۔۔۔

نئے سرے سے پریشانی لگ گئی تھی کہ۔۔کبیر یہ بات جان گیا ہے تو۔۔۔اسکی ساری کوشش بے کار تھی۔۔اسنے مٹھی ہتھیلی پر ماری نی دبھک سے اڑ گئی من کیا آیت کا جا کر گلا دبا دے۔۔۔

عارض کو اسکے روم میں جاتے دیکھ کر۔۔۔اسنے بابا کے کمرے کی جانب دیکھا۔۔۔لائٹ آف تھی وقت بھی تو کافی ہو گیا۔۔تھا۔۔

وہ اپنے پورشن میں جانے لگا۔۔سیڑھیاں چڑھ کر وہ باؤل سے یوں ہی کھاتا۔۔اوپر آگیا۔اپنے روم کی لائٹ اون کی ۔۔تو گلاس وال پر نگاہ گئی۔۔۔وہ بے اختیار ہی وہاں گلاس والا کے نزدیک اگیا۔۔اور پردے ہٹا دیے۔۔۔

ادھر ادھر دیکھتا رہا۔۔اور اس سے پہلے وہ پلٹتا کہ نگاہ وہاں چلی گئی جہاں وہ دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

وہ اسی بینچ پر بیٹھی۔۔ تھی سالار پیچھے پلٹا۔۔ہاتھ میں باؤل پکڑے وہ۔۔روم سے جلدی سے نکلا ارد گرد دیکھا وہ عدیل کے پورشن کی جانب اگیا۔۔

لائٹس اس پورشن کی آف تھی یہ شاید جان بوجھ کر کی گئ تھی کہ کسی کی نگاہ اس پر نہ پڑے جو وہ باہر آئ ہوئ تھی

۔۔۔

سالار بنا ڈرے اسکے سامنے جا کھڑا ہوا۔۔اسے بلکل بھی پرواہ نہیں تھی کہ روشنی ہوتی ہے یہ نہیں۔۔۔

مقابل سٹپٹا ہی گئ۔۔اسکو اپنے سامنے دیکھ کر وہ عجیب نظروں سے اسکو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

زیمل کو سب سے پہلے اپنے بالوں کی فکر ہوئ۔۔اسنے جلدی سے دوپٹے سے خود کو ڈھانپا اور وہاں سے جانے لگی۔۔

سالار نے وہ باؤل بینچ پر رکھا اور ہاتھ جھاڑ کر۔۔۔پینٹ کی پوکٹس میں ہاتھ ڈال لیے۔۔۔۔

کیسے ہوئ ہے تمھاری شادی اس سے "اسنے سوال کیا لہجہ سنجیدہ تھا۔۔۔

زیمل نے اسکو ایک نگاہ دیکھا اور اپنا چہرہ بھی چھپا لیا اسکے چہرے پر عدیل کی مار پٹائ کے کئ نشان تھے تبھی اسنے اپنا چہرہ چھپا لیا جبکہ سالار کی نظر واقعی ان نشانوں پر نہیں گئ تھی۔۔۔

اندھیرے میں اسے وہ نشان نظر بھی نہیں آنے تھے۔۔

اسکا سوال زیمل کو بے معنی لگا تبھی وہ وہاں سے پھر سے جانے لگی۔۔۔

رک جاؤ۔۔۔"اسنے دوبارہ سے اسے ٹوکا۔۔زیمل کے قدم پھر سے رک گئے۔۔

جائیں جائیں آپ یہاں سے۔۔۔ میڈیم۔۔مج۔۔مجھے ماریں گی پھر۔۔آپکی وجہ وجہ سے "وہ چہرہ موڑے بولی۔۔۔

سالار نے ایک قدم اسکیطرف اٹھایا۔۔

کون میڈیم "وہ حیرانگی سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

زیمل نے جواب نہیں دیا۔۔۔

افشین چاچی "وہ ششدر پوچھنے لگا۔۔۔

زیمل نے زرا سا رخ موڑ کر اسکو دیکھا۔۔۔اور پھر سے جانے لگی۔۔

شیٹ آپ رک جاؤ وہیں "وہ ایکدم چیخا۔۔۔

پلیز آواز مت نکالیں۔۔۔وہ وہ مجھے ماریں گے۔۔۔ "

کون کون مارے گا تمھیں "سالار چیڑ کر اسکی نکل اتارنے لگا۔۔

عدیل "زیمل نے جواب دیا۔۔

ہاں بڑا مووداب اور با عزت ہے جس کا زکر ایسے کر رہی ہو "سالار کو الجھن ہوئی۔۔۔۔

زیمل پھر سے جانے لگی۔۔۔

سالار نے اچانک اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔یہ بے اختیاری عمل تھا جو اس سے ہوا تھا۔۔

زیمل کی آنکھیں حیرانگی سے جہاں پھیلیں وہیں سالار نے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔

تو تمھیں میری وجہ سے مار پڑی تھی "وہ پوچھنے لگا جسے اسے فرق نہ پڑا ہوا اس حرکت سے۔۔۔

برائے مہربانی یہاں دوبارہ مت آیئے گا" زیمل نے کہا۔۔اور وہاں سے بنا رو کے چلی گئ۔۔سالار جبکہ اسکے گورے پاؤں جس جس طرح گھس پر رکھے جارہے تھے انھیں توجہ سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

کچھ دیر وہ وہاں کھڑا رہا ادھر ادھر یکھتا۔۔۔رہا۔عدیل کے لیے۔۔وہاں ایک جھولا بھی لگا تھا۔افشین نے ہر چیز مہیا کی ہوئ تھی سالار اس جھولے کے نزدیک گیا۔۔اور اسکو اسکے ہینڈلز سے نکال کر۔۔اسکی سیٹ اپنے ہاتھ میں لے کر اسنے وہ سیٹ درخت کے پیچھے چھپادی۔۔

دروازے کی اوٹ میں سے زیمل یہ سارے نظارے دیکھ رہی تھی کہ وہ جان بوجھ کر کیا حرکتیں کر رہا ہے۔۔

وہ اپنے کام سے مطمئن ہو کر گنگناتا ہوا۔اپنا باؤل اٹھا کر۔۔ایک نظر اس بند کمرے کو دیکھ کر وہاں سے اگیا۔البتہ افشین چاچی پر اسے غصہ بھی خوب آیا کہ وہ اپنے پاگل بیٹے کے لیے کسی لڑکی کو کیسے مار پیٹ کر سکتیں ہیں۔۔۔

اپنے روم میں آکر وہ شاور لینے جاتا۔۔کہ گلاس وال پر نگاہ گئ۔۔۔

اندھیرے میں وہ حویلہ اسطرف تیزی سے بڑھا تھا جہاں۔۔۔وہ سیٹینگ چھپا کر آیا۔۔تھا اور جلدی سے وہ سیٹینگ نکال کر اسنے جھولے کو دوبارہ جوڑنے کی کوشش شروع کی۔۔اور کافی تگ ودو کے بعد وہ سیٹنگ اس سے لگ ہی گئ

۔۔

سالار حیرانگی سے یہ دیکھ رہا تھا لگانے کے بعد وہ اندر چلی گئ۔۔سالار کے منہ سے بے ساختہ یہ لفظ نکلے تھے۔

ڈرپھوک"

صبح ناشتے کی ٹیبل پر دو دن سے خاموشی ہی تھی۔۔۔

کبیر عارض مرتضیٰ یہاں تک کہ سارے بھائی اور پریشے عمل سب ناشتہ کر رہے تھے۔

آیت اور سالار البتہ نہیں تھے۔۔۔

مما میں نے آپ سے کچھ کہا تھا" کبیر نے اچانک ہی بیچ میں بات ڈالی۔۔

اوہ ہاں۔۔ مدیحا میں نے تمھیں کہا تھا۔۔ تم ایمن اور کیطرف جاؤ۔۔ شگن کا سامان لے کر کبیر اور عارض کی شادی کا ارادہ ہو رہا ہے میرا۔۔۔ آیت کی رخصتی کا" مرتضیٰ تفصیلی بولے۔۔ مدیحا کے دل کو جیسے سکون سا ملا کہ بلآخر انکے دل میں آیت کا خیال خود ہی اگیا جبکہ وہ۔۔ تو کب سے ہیلے بھانے تلاش رہی تھی کہ۔۔ کیسے ان سے بات کرے

۔۔۔

عارض کا نوالہ وہیں رک گیا جبکہ کبیر نے صبر سے ماں کی جانب دیکھا۔۔۔

بابا مجھے ابھی شادی نہیں کرنی" عارض نے سہولت سے کہا۔۔

کیوں بیٹے بھاگنے کا پلین بنا رہے ہو۔۔ "مرتضیٰ سخت نظروں سے اسکو دیکھنے لگے۔ عارض نے کانٹا رکھا اور انکیطرف دیکھنے لگا۔۔۔

میں۔۔۔ آیت سے نہ ہی نکاح کرنا چاہتا تھا اور نہ ہی رخصتی کر کے اسے اپنے سر پر بیٹھانا چاہتا" وہ بنا لحاظ کے بولا

۔۔۔

بدلحاظ" مرتضیٰ تو جیسے سالار کی بات پر بھرے بیٹھے تھے ایکدم اپنی جگہ سے اٹھے۔۔۔

کبیر نے انکو عارض تک پہنچنے سے روکا۔۔

سمجھ کیا رہے ہیں یہ دونوں" وہ ایکدم دھاڑے اور یہ ہی دھاڑ کسی کی نیند میں خلل ڈال گئ تھی اور اسے اندازا ہو گیا کہ اسکا وقت اگیا ہے۔۔۔

عارض چپ چاپ بیٹھا رہا۔۔

بابا پلیز آرام سے بیٹھیں پر سو بھی آپکی طبعیت خراب ہو گئ تھی اس سے اس موضوع پر میں خود بات کر لوں گا" کبیر نے انھیں مزید اشتعال میں آنے سے روکا۔۔۔

وہ بدبخت۔۔۔ نہ جانے کہاں مرا ہوا ہے دو دن سے گھر نہیں آیا۔۔ اور ایک یہ ہے۔۔ دونوں نے مل کر ناک میں دم دیا ہوا ہے۔۔ کہہ دو اسکو۔۔۔ جو میں نے کہہ دیا ہے وہ ہی ہو گا۔۔" وہ انگلی اٹھا کر بولے۔۔ دوسری طرف خاموش بیٹھے زین کی نگاہ سالار پر گئ۔۔ جو کہ اشاروں میں اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔ کہ کیا معملہ ہے۔۔ سالار کو دیکھ کر زین کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئ۔۔ وہ ان کچھ دنوں میں ویک بھی ہو گیا تھا اور کالج سے مسلسل بنک کرتا رہا تھا۔۔۔

زین کے سر جھکانے پر سالار ہمت کرتا نیچے آیا۔۔۔

اور سیڑھیوں سے اس شہزادے کو اترتے سب نے دیکھا تھا اور سر تھام لیے۔۔۔

کہ اب ضرور کوئ نیا ڈرامہ ہو گا۔۔ کبیر۔۔۔ نے اسکو گھورا کیوں کہ مرتضیٰ کی نگاہ اسپر ابھی نہیں گئ تھی۔۔

اور آنکھوں۔آنکھوں میں اسے وہاں سے جانے کا۔۔۔ کہا۔۔ جس کو سالار نے ماننا ہی کب تھا۔۔وہ سکون سے آیا

۔۔

اسلام علیکم بابا" اسنے تمیز سے سلام کیا۔۔ مرتضیٰ نے اسکی جانب دیکھا۔۔اور۔۔مارے غصے سے۔۔اپنا جوتا نکال کر کھینچ کر اسکو مارا۔۔ جس کو ڈھیٹ انسان نے۔۔لپک کر کیچ کیا۔۔۔

اور دانت نکالنے لگا۔۔

یہ کیوں آیا ہے اس گھر میں وہ کبیر کی جانب دیکھ کر غصے سے بولے۔۔

میں بتاتا ہوں کبیر سے کیوں پوچھ رہے ہیں" وہ انکے نزدیک ایا۔اور اچانک انکے گلے میں بازو ڈال لیے۔۔

مرتضیٰ نے غصے سے اسکو جھٹکا۔۔

اچھا نہ سوری۔۔اپکو پتہ ہے نہ غصے میں ہم چارو آپ پر ہی گئے ہیں" وہ بولا اور انکو جکڑ کر پیچھے سے پکڑے رکھا کہیں انکے ہاتھ چھوٹتے ہی۔۔۔انکے ہاتھ اسکا منہ سوجا دیتے۔۔۔

جبکہ باقی سب مسکرا دیے تھے وہ بچپن سے ایسا ہی تھا اور انہوں ایسے ہی مناتا تھا۔۔۔

ہاں تم میرے ہی منہ کو آؤ گے مجھ پر ہاتھ اٹھاو گے" وہ خود کو چھڑانے کی کوشش کرنے لگے۔۔

نہیں نہیں لوا ایسا ہو سکتا ہے میں تو۔۔بس ایسے ہی کبھی کبھی" وہ ہنستا ہوا بولا۔۔۔

جبکہ انھوں نے خود کو چھڑوا ہی لیا۔۔ سالار جلدی سے کبیر کے پاس پہنچ گیا۔۔۔

یار کچھ کر میرے بھائ" وہ بولا۔۔ تو کبیر نے باپ کو پکڑ کر چیئر پر بیٹھایا۔۔

سامنے آؤ" اسنے سختی سے۔۔ سالار کو دیکھا۔۔۔

تم سب کے کہنے سے پہلے ہی بتا دیتا ہوں۔۔۔ کہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے اور میں بے حد شرمندہ ہوں" اسنے کہا جبکہ شکل سے ایسا کچھ نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ لیکن بھائی آپکی شکل تو نہیں بتا رہی" عارض نے بیچ میں لقمہ دیا۔۔

کھوتے چپ کر" سالار غرایا۔۔

بلکل صیحی کہہ رہا ہے وہ" مرتضیٰ بھڑ کے عارض نے ہنسی دبائی

یار بابا پلیز سوری۔۔ نہ۔۔ آپ کہیں تو سزا کے طور پر اپکا آفس جوائن کرلوں بتائیں۔۔" وہ پوچھنے لگا جانتا تھا مرتضیٰ کی اولین خواہش تھی اسکے سارے بیٹے کاروبار سمبھالے۔۔۔

ہاں" وہ فورا بولے۔۔

بڑے تیز ہیں آپ" سالار نے منہ موڑ لیا۔۔ جبکہ مرتضیٰ نے اسکی پیٹھ پر مکہ جڑا۔۔

آہ آہ اور وہیں سالار کے ڈرامے شروع ہو گئے۔۔ مرتضیٰ خود بھی مسکرا دیے۔

انھیں وہ چاروں ہی عزیز تھے۔ انکے مسکراتے ہی ماحول کی کثافت جاتی رہی۔۔۔

کبیر اور عارض آفس کے لیے اٹھ گئے۔۔۔

مما میں لنچ ٹائم میں گھر اوگا" کبیر انکو کہہ کر چلا گیا۔۔ جبکہ باقی سب بھی ڑفتہ رفتہ جانے لگے۔۔

تمھارے لیے ناشتہ لاؤ" سالار کو دیکھ کر مدیھا نے پوچھا۔۔

اوہ نو۔۔ مما مجھے سونا ہے آپکے شوہر کی وجہ سے اٹھا تھا بس" وہ انگڑائی لیتا بولا۔۔۔

جبکہ مدیھانے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

وہ سدھر ہی نہیں سکتا تھا کبھی۔۔۔

زین کالج پانچ دن بعد لوٹا تھا۔۔

سب سے مل کر وہ کوریڈور میں سے حرم کا ہاتھ پکڑ کر۔۔اسے ایک روم میں لے آیا۔۔۔ حرم کی البتہ چیخیں نکل گئیں۔۔اسکی اس جرت پر۔۔

جہاں اسنے پیچھلے پانچ دن گزارے تھے انھوں نے ہی اسے اتنی جرت دی تھی۔۔

کیسی ہو شمش "اسنے اسکی چوٹیاں میں سے کچھ نکلتی لٹوں کو۔۔۔

نرمی سے پکڑا۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔میں تمھاری شکایت لگادوں گی "حرم ڈرتی ڈرتی بولی۔۔

لگادو۔۔۔"وہ مسکرایا۔۔اور بے تابی سے اسکا چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔

جبکہ حرم اس سے دور سرکنے لگی۔۔۔

یار ڈرتی کیوں ہو اتنا"زین ہنسا۔۔۔۔

دور رہو۔مجھ سے میں سچ کہہ رہی ہو میں تمھاری شکایت لگادوں گی "حرم بولی۔۔۔زین نے سر جھٹکا۔۔۔

کس کو لگاؤ گی"وہ ایک قدم دور ہوتا اوپر سے نیچے تک اسکو دیکھنے لگا۔۔۔

حرم کو اسکی نظروں میں پہلی سی نرمی نہیں دیکھائی دی۔۔ بلکہ اس وقت اسکے دیکھنے کے انداز میں عجیب حوس پوشیدہ تھی۔۔

تبھی وہ کانپ سی اٹھی تھی۔۔۔

زین دوبارہ اسکے نزدیک ہوا۔۔ یہاں تک کے نزدیک تر۔۔۔

"حرم رونے۔۔۔ لگی۔۔

کیا ہو گیا بیبی۔۔۔ جسٹ ریلکس۔۔۔" زین نے اسکے گال پر ہاتھ پھیرہ۔۔

ز۔۔ زین چھوڑو مجھے "اپنی کمر میں اسکا بازو رینگتا محسوس کر کے۔۔۔ حرم چلائ۔ اور اسکے چلانے پر زین نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔۔

ادھر ادھر دیکھا۔۔ پیچھے احتشام کھڑا تھا۔۔۔ یہ نظارہ دیکھ رہا تھا۔۔

اور حرم نے ادھر ہی فائدہ اٹھایا اور وہاں سے بھاگ گئ۔۔۔

احتشام اسکے نزدیک آ گیا۔۔۔

مال زبردست ہے "وہ بولا۔۔

وہ کوئ مال نہیں ہے مجھے پسند ہے "زین نے۔۔ لاپروائ سے کہا۔۔

میرے بھائ اپنی پسند کے ساتھ ایسا نہیں کیا جاتا" احتشام ہنسا۔۔

زین بھی ہنس دیا۔۔۔

چل۔۔۔ کہیں پکڑتے ہیں اسکو" اسنے کہا۔۔

نہیں" زین نے نفی کی۔۔

چل نہ یار پہلا حق تو تیرا ہی ہے اسپر" احتشام نے اسکو بھلایا پھسلایا۔۔

جس پر زین نے حامی بھر دی یہ بات بھول کر کہ وہ اسکی پسند تھی۔۔۔۔

اور دونوں نے آج رات ہونے والی کوالی میں اس لڑکی کو پکڑنے کا پلین بنالیا۔۔

مگر احتشام نے اسکو روکا کہ یہ بات کسی کو نہیں بتانی۔۔۔

جس پر زین بھی متفق ہو گیا۔

مما آپ کو میں نے کہا تھا۔۔۔ آپ جائیں" کبیر انکی جانب دیکھنے لگا۔۔۔

میرے بیٹے بہت ہنگامہ ہو جائے گا تم ایمن کو جانتے ہو۔۔ تمھاری جتنی ہی ہے تمھاری زہنی متابقت اچھی ہو جائے گی اسکے ساتھ" انھوں۔نے اسکو سمجھایا۔۔

مما پلیز۔۔۔۔" وہ انکا ہاتھ ہٹا کر بولا۔۔۔

میں نے اپ سے کبھی ضد نہیں کی کسی بھی بات یہ چیز پر۔۔۔ سالار ہر بات ضد پر منوا تا رہا ہے۔۔۔ میں نے کبھی اسکیطرح نہیں کیا۔۔ اپکو میری بات ماننی چاہیے" وہ بولا تو مدیحہ پھیکا سا ہنسی۔۔۔۔

اچھا تو ساری زندگی کی ضد تم اتنا اہم فیصلے پر نکالنا چاہتے ہوئے تم جانتے ہو ایمن تمھاری ہی منتظر ہے "

بس یار ایمن ایمن میں کیا ایمن کا اچار ڈالوں گا۔۔۔جب وہ مجھے پسند ہی نہیں" وہ غصے سے بولا۔۔۔

مدیھا اسکو دیکھنے لگی۔۔۔

آپ اٹھیں بس۔۔۔میں نے سامان منگوا دیا ہے آپ۔۔سیدھی سی بات کریں۔۔۔ان سے جا کر" وہ عجلت میں بولا

۔۔

مدیھا نے خاموشی سے سر ہلایا۔۔کہ آیا وہ اس کو دیکھ کر تو آئے جس کے پیچھے اسکا بڑا بیٹا ایسا دیوانہ ہو رہا تھا۔۔۔

انکے اٹھنے پر وہ خوشی سے۔۔۔پھولے نہیں سمایا۔۔۔

آپ ریڈی ہو جائیں میں۔۔۔ڈرائیور کو سمجھاتا ہوں۔۔۔اڈریس" وہ کہہ کر باہر نکل گیا جبکہ مدیھا۔۔۔فریش ہونے چلی گئیں۔۔۔۔

وہ تیار ہو کر نیچے آئیں تو تنزیلہ انھیں دیکھ کر مسکرائے۔۔۔

کہیں جا رہی ہیں بھابھی "

ہاں تمھارے پاس ہی ارہی تھی میں۔۔۔چلو میرے ساتھ زرا فریش ہو جاؤ میں ویٹ کر رہی ہوں۔۔ء وہ سنجیدگی سے بولی۔۔

مگر جانا کہاں ہے" تنزیلہ نے سوال کیا۔۔

جاؤ تم تیار ہو کر آؤ" انھوں نے کہا تو وہ تیار ہونے چلی گئ۔۔۔جبکہ کبیر نے کچھ ہی دیر میں۔۔سب ارینج کر کے۔۔۔انھیں۔سی آف کیا۔۔۔

اور خود مسکرادیا۔۔وہ جواب کا منتظر تھا چہرے پر ایکسائیٹمنٹ تھی۔۔۔
اسنے گہیرہ سانس بھرا اور سیل فون پر نین کی تصویر دیکھ کر وہ کھل کر مسکرایا۔۔
میں میرا دل اور میرا کمرہ تمھارا منتظر ہے" دھیمے لہجے میں وہ اسکی تصویر سے بولا
۔اور سیل فون آف کر دیا۔۔وہ انکی واپسی کا ابھی سے منتظر تھا۔۔۔

راستے میں تنزیلہ کو ساری بات سے آگاہ کر۔۔کے وہ خاموش ہو گئ مگر بھابھی بڑے بھائ تو بے حد غصہ ہو جائیں۔
گے یہاں تک کے ہمارے جانے پر بھی" تنزیلہ کو فکر ہوئ۔۔جبکہ مدیھا نے بھی سر ہلا یا ٹھیک کہہ رہی ہو۔۔مگر
اسکی ضد کے آگے۔۔کیا کر سکتی ہوں میں "انھوں نے سرد سانس کھینچی اور۔۔راستہ دیکھنے لگی انکی بلیک بڑی ساری
گاڑی۔۔تنگ چھوٹی گلیوں میں داخل ہوئ لوگ اس گاڑی کی چمک دھمک کو حیرانگی سے دیکھ رہے تھے۔۔۔
یہاں تک کے احمد نے بھی اس گاڑی کو غور سے دیکھا۔۔کیونکہ وہ محلے میں سب سے بڑے گھر کا اور گاڑی کا مالک تھا

گاڑی دروازے کے اگے رکی۔۔تو مدیھا اور تنزیلہ گاڑی سے اتری۔۔محلے کے لوگ اب کے ان دونوں کو رک کر
دیکھ رہے تھے۔۔مگر دووں کو ہی اپنی۔۔حثیت سے فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔
وہ دونوں۔خاموش کھڑیں تھیں کے ڈرائیور نے دروازہ بجایا۔۔۔

اور نین نے دروازہ کھولا۔۔سامنے گاڑی اور دو عورتوں کو دیکھ کر وہ ایکدم ٹھٹھکی جبکہ پورا محلہ پیچھے سے دیکھ رہا تھا وہ دیکھ سکتی تھی۔۔

آسلام علیکم بیٹا میں مدیھا مرتضیٰ ہوں۔۔۔آپکی امی سے مل سکتی ہوں" انھوں نے آگے بڑھ کر اسکی حیران صورت کو دیکھ کر کہا۔۔۔

ج۔۔۔جی اندر آئیں" نین بولی۔۔۔اور وہ دونوں عورتیں اندر اگئیں جبکہ۔۔ڈرائیور نے سارا سامان اٹھا کر اندر رکھا۔۔نین نے حیرت سے سامان کو دیکھا۔۔۔

تنزیلہ نے مسکرا کر مدیھا کو دیکھا۔۔۔

بہت پیاری ہے بھابھی یہ بچی تو" وہ بولیں مگر اواز دھیمی تھی۔۔۔۔

مجھے تو یہ ہی لڑکی نین لگ رہی ہے" مدیھا بھی مسکرائی اور دونوں ہی صحن میں کھڑی ہو گئیں۔۔نین نے دروازہ بند کیا۔۔

ان دونوں کو دیکھا۔۔

آنٹی آپ اندر اجائیں" وہ بولی اور کمرے کا دروازہ کھولا تو مدیھا اور تنزیلہ اندر بیٹھ گئیں۔۔۔۔

تبھی وہاں نین کی والدہ بھی اگئیں۔۔وہ اپنے گھر میں عام سے گھر میں۔۔۔اتنے قیمتی مہمان دیکھ کر حیران تھی

۔۔۔

کیسی ہیں آپ" مدیھا مسکرا کر بولی تو۔۔۔انھوں نے بھی مسکرا کر جواب دیا البتہ حیران نظریں تھیں۔۔

جاؤمیں پانی لے کر آؤ" اسکی ماں نے کہا تو۔۔ وہ۔۔ سیاہ لباس میں وہ اس گھر چھوٹے سے گھر میں نگنیے کی مانند لگ رہی تھی۔۔ سر ہلا کر پلٹ گیٔ۔۔

ماشاءاللہ آپکی بیٹی بہت پیاری ہے کیا نام ہے اسکا" تنزیلہ نے پوچھا۔۔

تو وہ مسکرا دیں۔۔

نین۔۔ نام ہے بڑی بیٹی ہے میری" وہ بولیں تو دونوں نے سر ہلایا۔۔۔

ہم در حقیقت آپکی بیٹی کا رشتہ لائے ہیں آپنے بیٹے کبیر کے لیے

۔میرا بڑا بیٹا ہے کبیر۔۔ مرتضیٰ ماشاءاللہ سے اسٹیبلیش ہے "

مدیھا بولیں۔۔۔ تو اندر پانی لاتی ہوئ نین وہیں رک گیٔ۔

جبکہ اسکی والدہ نے گھیرہ سانس بھرا۔۔۔

میں آپ لوگوں کی بہت قدر کرتی ہوں آپ لوگ آئے۔۔ مگر۔ معافی چاہتی ہوں میری بیٹی کا رشتہ تو اسکی پھوپھو کے گھر ہوا ہوا ہے۔ بلکے کچھ ہی عرصے میں شادی بھی ہے۔۔۔ اور دوسری اہم بات ہمارے ہاں باہر کے لوگوں سے رشتے نہیں کرتے" وہ بولیں تو مدیھا اور تنزیلہ کا چہرہ سا اتر گیا دونوں کچھ کہنے قابل نہیں رہیں۔۔

چلیں ٹھیک ہے معزرت چاہتی ہوں بہن معلوم نہیں تھا ہمیں" مدیھا نے کہا تو وہ مسکرا دیں۔۔۔ تو وہ دونوں اٹھ گئیں۔۔

نین باہر پانی لیے کھڑی تھی۔۔

مدیھا نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا اور باہر چلتی گئیں۔ جبکہ سارا سامان یوں ہی صحن میں تو نین کی والدہ نے کہا بھی۔۔۔

کے یہ سامان تو انھوں نے نین کے سر پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔ مسکرا دیں۔۔

کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ ہم آتے تو کچھ لے کر ہی آتے" کہہ کر وہ سہولت سے چلی گئ۔۔۔ جبکہ وہ دونوں ماں بیٹی حیران کھڑیں تھیں۔۔ پیچھے۔۔۔ جبکہ نین سوچنے کے کوشش کر رہی تھی کہ یہ کبیر مرتضیٰ کون ہے۔۔۔

کبیر آفس سے جلدی واپس لوٹ آیا۔ اور جلدی سے۔۔۔ باپ سے چھپ کر ماں کے پاس اگیا۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد مرتضیٰ تھوڑی دیر سٹڈی میں ہوتے تھے۔۔

مدیھا نے اسکو ساری بات بتا دی۔۔ جبکہ کبیر۔۔۔ کے چہرے پر سختی در آئ۔۔

کون سی منگنی کیسی شادی سب بکواس ہے آپ کل دوبارہ جائیں گی۔۔ اور اسکے ہاتھ میں یہ انگوٹھی پہنا دینا" وہ کرڑک لہجے میں بولتا۔۔ انکے پاس سے اٹھ گیا۔۔

پاگل ہو گئے ہو کبیر " مدیھا کو اب اس سے خوف آنے لگا۔۔

ہاں ہو گیا ہوں" وہ بھڑکا۔۔۔

مجھے نین چاہیے مما یہ مزاق نہیں ہے کہ کبیر۔۔۔ کو اپنے لیے کوئ پسند آجائے اور وہ اسکو ایسے ہی کسی اور کا ہونے دیے۔۔۔

یہ تو آپ اسے سیدھے طریقے سے لے آئیں ورنہ میرے آپس طریقے اور بھی ہیں" وہ دھمکانے لگا۔۔

اور باپ کا کیا کرو گے اپنے۔۔۔ کیسے انکو سمبھالو گے۔۔ کیسے" وہ بھی غصے سے بولی۔ وہ ایک بات سمجھ ہی نہیں رہا تھا کیسے وہ لڑکی وہ اسکے لیے لا سکتی تھیں جس کی منگنی ہو چکی تھی اور شادی ہونے والی تھی۔۔۔ یہ پھر کیسے وہ اپنے ساتھ منسلک ایمن سے دامن بچا سکتا تھا۔۔۔۔

مجھے پرواہ نہیں مما" کبیر انکی آنکھوں میں دیکھتا۔۔۔ بولا۔۔۔۔ آنکھوں میں سرخ ڈورے شدید غصے کا پتہ دے رہے تھے۔۔

کبیر بات سمجھو "

میں کچھ نہیں سمجھوں گا مما آپ جائیں کل "

کبیر بولا۔۔

میں نہیں جاؤ گی" مدیھا نے صاف جواب دیا

کبیر ایک پل کو رک کر۔۔۔ انکی جانب دیکھنے لگا۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر آگے جو بھی ہو گا اسکی زمہ دار آپ ہوں گی" وہ انکی آنکھوں میں دیکھتا بے لچک لہجے میں بولا۔۔۔

کبیر ہوش کے ناخن لو" ایکدم مدیھا اسکے پیچھے لپکیں جو انکے کمرے سے تیزی سے نکلا تھا۔۔۔۔

بہت اچھا ہے مجھ سے سالار اسے جو کرنا ہوتا ہے کر گزرتا ہے نہ کسی سے پوچھتا ہے نہ کسی کو جواب دیتا ہے۔۔ اور آج یہ بات مجھے محسوس ہو گئی ہے" وہ تیز قدم بھرتا نیچے اترنے لگا۔۔

کبیر ان لوگوں نے انکار کر دیا ہے تو کیسے میں دوبارہ ایک ہی بات لے کر جا سکتیں ہوں" مدیھا نے اسکا ہاتھ پکڑا جسے اسنے جھٹکے سے چھڑوا لیا۔۔۔

کیوں" وہ دھاڑا کیسے انکار کر دیا انھوں نے۔۔ کس کا رشتہ گیا تھا انکے گھر۔۔۔ مما کبیر مرتضیٰ کا گیا تھا۔۔اور آپ بس انکے اس فالتو سے انکار پر ہار مان گئیں" لاونج میں اسکی دھاڑ گونجی۔۔۔

کبیر یہ فضول کی ضد چھوڑ دو خود سوچو۔ وہ لوگ ہمیں جانتے تک نہیں۔۔۔ ایمن میں آخر کیا کمی ہے۔۔۔ "

مجھے نین چاہیے مما" وہ انکے دونوں بازو جھنجھوڑ کر بولا۔۔۔۔

اور اس تک پہنچنے کے لیے مجھے یہ فالتوں ملے بھانے نہیں روک سکتے۔۔۔" چہرے کی شادابی میں سرخی سی مل گئ ۔۔ اسکی اونچی آواز سن کر ہی سب۔۔ لاونج میں جمع ہونے لگے۔ یہاں تک کے مرتضیٰ بھی باہر نکل آئے۔۔ البتہ سالار کا پورشن چونکہ تیسری منزل پر اسکا پورشن تھا تبھی اس تک آواز نہیں گئ تھی اور زین کی آج کوالی نائٹ تھی تبھی وہ شام سے ہی گھر سے باہر تھا۔۔۔۔

چڑھ گیا تمھاری اولاد پر ایک اور بار دورہ" مرتضیٰ بولے۔۔ جبکہ کبیر نے باہر قدم اٹھائے وہ کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا۔۔ تھا۔۔

رک جاؤ کہاں جا رہے ہو" پیچھے مرتضیٰ بولے تو کبیر ایک پل کو رکا۔۔۔۔۔

خود جا رہا ہوں میں "

کبیر" مدیھا حیران رہ گئ۔۔۔۔

یہ سب کیا ڈرامہ ہے کون ہے وہ لڑکی کیسے لوگ ہیں آخر جو اس کا اتنا دماغ خراب ہو چکا ہے"

کبیر بنا جواب دیے جانے لگا۔۔۔

میں جاؤ گی کبیر۔۔ کل جاؤ گی پھر سے رک جاؤ میرے بیٹے" مدیحا ہار مانتی بولیں

یہ کیا بول رہی ہیں آپ "

نہیں میں اپنے بیٹے کی خوشیاں برباد کیسے ہونے دوں۔۔"

ہر غلط فیصلے پر ساتھ دینے مت کھڑی ہو جایا کریں" مرتضیٰ غصے سے بولے کبیر نے انھیں اگنور کر دیا

آپ سچ کہہ رہی ہیں دوبارہ جائیں گی" کبیر یقین دہانی کرنے لگا۔۔۔ جبکہ انھوں نے۔۔۔اثبات میں سر ہلایا۔۔وہ معمولی سا مسکرا دیا۔۔

جیسے اندر تک سکون اتر گیا ہو۔۔اور کسی کیطرف دیکھے وہ وہاں سے اپنے روم میں۔ چلا گیا

وہ بری طرح گھبراہٹ کا شکار گھر میں داخل ہوا۔۔۔اور بھاگتا ہوا اپنے کمرے میں جانے لگا کہ عمل سے ٹکرایا جس کی ساری نیند اڑ گئی تھی۔۔اور وہ چھنا کے سے گیرنے والے پانی کے گلاس کو اور کبھی زین کو دیکھ رہی تھی زین کا وجود کانپ رہا تھا۔۔۔

ک۔۔ کیا ہوا زین" عمل کو اسکو دیکھ کر پریشانی ہوئ۔۔۔

کچھ نہیں" وہ اچانک ہی چیخا۔۔۔

عمل ایک قدم دور ہوئ۔۔۔۔

اور زین اپنے کمرے میں بھاگتا بند ہو گیا۔۔ کمرے کا دروازہ بند کرتے ہی۔۔ وہ۔۔ جلدی سے بیڈ کے پیچھے چھپا تھا

۔۔۔۔۔

نہیں نہیں وہ زندہ ہے میں نے کچھ نہیں کیا۔۔ میں نے نہیں مارا ہی نہیں" وہ کانپتے لہجے میں اپنے ہاتھوں کو دیکھتا بار بار ایک ہی لفظ دھرا رہا تھا۔۔

عمل اور پریشے دونوں ہی کوالی میں نہیں گئیں تھیں۔۔۔

جبکہ زین اکیلا گیا۔۔ تھا۔۔

بن ٹھن کر وہ گاڑی لے کر پہلے احتشام کو پیک کرنے گیا۔ تب تک اسکے دماغ میں کہیں بھی حرم کی بات نہیں تھی

۔۔۔

جبکہ احتشام نے اسکی دوبارہ سے برین واشنگ کر کے اسے ایک دو وڈیوز دکھائی جو اسنے سہولت سے دیکھی۔۔ اور اسکے بعد جیسے۔۔ کوالی میں۔۔۔ ایک گھنٹہ زین کا گزارنا مشکل ہو گیا۔۔

احتشام نے اسکی توجہ حرم کی جانب کرائ جو اپنی دوستوں کے ساتھ آئ تھی۔۔ وہ غرارہ شرٹ میں بے حد حسین لگ رہی تھی زین کی آنکھوں کی چمک میں اضافہ ہو گیا۔۔ اور اسنے مسکرا کر حرم کو دیکھا حرم کی بھی نگاہ اس سے ملی ۔۔۔ اور اسنے نگاہ جلدی سے پھیر لی۔۔۔

وہ اپنی دوستوں کے ساتھ بیٹھی تھی تبھی اسکے پاس ایک ملازم آیا جس نے اسکو کولڈ ڈرنک سرو کی اور وہ اسکے کپڑوں پر گیر گئ۔۔۔

حرم نے وہاں ایکسکیوز کیا۔اور وہ وہاں سے اٹھ کر۔۔۔واشروم کیطرف اگئ۔۔ تبھی۔۔۔احتشام بھی اٹھا اور اسنے زین کو اپنے پیچھے آنے کا کہا۔۔۔

زین احتشام کو روکنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر عجیب دماغی حالت ہو گئ تھی وہ غلیظ وڈیو دیکھ کر۔۔ کہ شیطان اسپر بری طرح سوار ہو گیا۔۔اور وہ دونوں حرم کے پیچھے چل دیے۔۔

حرم نے جیسے ہی ان دونوں کو اپنے پیچھے محسوس کیا وہ بھاگنے لگی کے احتشام نے اسکو جکڑ لیا

۔۔

زین زین بچاؤ مجھے زین پلیز تم ایسا نہیں کر سکتے" حرم کو زین کے سوا کوئی نہیں دیکھا تھا۔۔۔احتشام کے بارے میں وہ اکثر سنتی رہی تھی کہ وہ اچھا انسان نہیں تھا۔۔

احتشام چھوڑو اسے"زین نے سختی سے کہا۔۔

اوپاگل۔۔۔ہاتھ لگا موقع ضائع نہیں کرتے۔۔۔دروازہ کھول۔۔کلاس روم کا" وہ بولا۔۔۔۔۔

زین نے اسے آزاد کرانے کی کوشش کی۔۔ مگر احتشام نے ایک نہ مانی اور اسے لے کر وہ زین کو دھکا دے کر کلاس روم میں بند ہو گیا۔۔

تو پاگل ہے یہ زندگی کا مزاہ ہے۔۔۔۔بیو قوف میں اسکا دماغ سیٹ کرتا ہوں۔۔۔تورک" احتشام نے اسکو کہا۔۔۔۔

زین۔۔۔کا دل ڈوب سا رہا تھا۔۔۔

جیسے کچھ غلط ہونے جا رہا ہو۔۔۔

نہیں احتشام میں ایسا کچھ نہیں کروں گا" اسنے دروازہ بند ہونے سے پہلے ہی ہاتھ اندر دے دیا۔۔۔

حرم کی آس بھری نظریں۔اسکا دل کاٹ رہی تھیں۔۔وہ تو اسکی پسند تھی وہ اپنی پسند کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتا تھا

۔۔احتشام نے غصے میں زین کو دھکا دیا۔۔ا

زین دور جا گیرہ

۔جبکہ اسنے دروازہ بند کر لیا۔۔

احتشام "زین دھاڑا۔۔ا

وراسنے دروازہ کھولنے کی کوشش کی۔۔۔کوالی کا شور اتنا تھا کہ کسی کو آواز نہیں گئ۔۔۔۔

زین پیچھے مدد کے لیے بھاگا۔۔۔

مگر حرم کی چیخوں نے اسکے قدم جکڑ لیے

۔۔وہ دوبارہ۔۔۔چلانے لگا۔۔

احتشام سالے دروازہ کھول" زین دھاڑا۔۔۔

اسنے اینٹ اٹھا کر لکڑی کے دروازے پر ماری۔۔۔دروازہ تھوڑا سا ٹوٹ گیا۔۔

پسینے میں شرابور زین اس تاک میں سے اندر کا منظر دیکھ کر دھل گیا۔۔ا

حتشام" وہ دھاڑا اسنے دروازہ کھولنے کی جان توڑ کوشش کی۔۔۔ مگر دروازہ نہیں کھلا جبکہ احتشام کی حوس اسکی

آنکھوں کے سامنے ایک معصوم لڑکی سے سب چھین گئ۔۔۔

حرم کی چیخیں رک گئیں تھیں۔۔۔زین آنکھیں پھاڑے یہ منظر دیکھ رہا تھا۔۔۔

جبکہ احتشام اپنا کام کر کے۔۔۔ مسکراتا ہوا

باہر نکلا۔۔

حرم "زین احتشام کو بھولے حرم کی جانب دوڑا۔۔۔

وہ نیم بے ہوشی میں تھی۔۔۔

حلیہ سارا برباد ہو گیا تھا۔۔۔زین کا ہاتھ اسکی ناک سے نکلتے خون سے لگا۔۔۔

حرم "اسکا دل پھٹنے کے قریب تھا۔۔دل کی دھڑکنوں کا شور کانوں میں سنائ دے رہا تھا۔۔۔

تم۔۔۔۔۔ قاتل۔۔۔۔۔۔۔۔ ہو۔۔۔۔۔۔ میرے "ٹوٹے پھوٹے لہجے میں یہ چند لفظ حرم کے منہ سے نکلے

۔۔۔

ت۔۔۔ مھیں۔۔احتشام" وہ غرایا۔۔اور احتشام کے پیچھے بھاگا۔۔۔

احتشام کو بیچ راستے میں ہی پکڑ کر اسنے بری طرح مارا جبکہ احتشام نے اسکا زیادہ حشر بگاڑ دیا۔

سالے تو نے کسی کو بتانے کی کوشش کی تو تیری بہت وڈیوز ہیں میرے پاس۔۔۔جو میں تیرے گھر والوں کو دیکھاؤ گا

"احتشام نے اسکی گردن دباتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جبکہ اسی اثنا میں دھڑام کی آواز پر دونوں نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔۔

اور دونوں کی آنکھیں گویا پھیل گئیں۔۔

حرم کی لاش اوندھی منہ کے بل زمین پر پڑی تھی۔۔۔

حرم "زین کی چلانے کی آواز پر احتشام ایکدم اس سے دور ہوا۔۔۔اور پیچھے ہٹ گیا وہ خود بھی حونک تھا حرم نے اس بیلڈینگ میں سے چھلانگ لگا دی تھی۔۔۔

زین دوڑ کر حرم کے پاس آیا

۔۔۔

تو قاتل ہے اسکا تو "احتشام کے منہ سے جاتے جاتے یہ الفاظ زین سن کے۔۔۔ بھکلا سا گیا۔۔۔اور پلٹ کر وہ خود بھی اپنے گھر کیطرف بھاگا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پورے کالج میں آگ کیطرح یہ خبر پھیل گئ تھی۔۔پریشے اور عمل کو بھی پتہ چلا دکھ سے وہ واپس کالج سے لوٹ آئیں۔۔پولیس کی وجہ سے کالج میں سٹوڈنٹس کو نہیں آنے دے رہے تھے صرف وہ ہی سٹوڈنٹس تھے جو کہ کل رات کوالی میں موجود تھے۔۔۔۔

وہ دونوں واپس گھر اگئیں تھیں عمل خاموش سی تھی۔۔رات کے مناظر اسکی آنکھوں میں گھوم رہے تھے جس طرح اسنے زین کو بھکلایا ہوا دیکھا تھا۔۔مگر وہ کوئ بات نہیں کر رہی تھی۔۔

مجھے بہت دکھ ہو رہا ہے"پریشے بھیگے لہجے میں بولی۔۔

سنا ہے کسی نے اسکے ساتھ غلط کیا تھا۔"وہ بولی تو عمل نے اسکی جانب دیکھا۔۔دونوں ہی اداس سی تھیں۔۔

ہیلو گلز کیا ہوا یہ منہ کیوں تمھارے لٹکے ہوئے ہیں"سالار ان دونوں کے پاس اگیا جواب تک کالج یونیفارم میں تھیں اور ایسا لگ رہا تھا ابھی رو دیں گی۔۔

ہمارے کالج کی ایک لڑکی حرم نے خودکشی کر لی بھیا"پریشے تو باقائدہ رونے لگی۔۔اور ایسا ہی حال عمل کا بھی تھا ۔۔۔

سالار ایکدم سنجیدہ ہوا۔۔مدیحا تنزیلہ صوفیہ بھی وہیں اگئیں۔۔

ارے"مدیحا نے ان دونوں کو سینے سے لگایا۔۔

کیوں کی اسنے۔۔کتنی غلط بات ہے۔۔ایسی لڑکیوں کو ماں باپ کا بھی لحاظ نہیں ہوتا"مدیحا بولی جبکہ عمل اسکے سینے سے الگ ہوئ۔۔

اسکے ساتھ زیادتی ہوئی تھی تائی امی۔۔۔ کسی لڑکے نے اسکے ساتھ زیادتی کی تھی۔۔۔ وہ کسی کو کیا منہ دیکھاتی تبھی اسنے موت کو گلے لگانا مناسب سمجھا" وہ ایکدم غصے سے بولی اور اٹھ کر چلی گئی جبکہ مدیحا اپنی ہی بات پر شرمندہ ہو گئی

۔۔۔

میں معافی چاہتی ہوں مجھے پتہ نہیں تھا"۔۔۔ وہ بولیں تو۔۔۔ سالار نے گہرہ سانس بھرا۔۔

اچھا آپ کیوں شرمندہ ہو رہیں ہیں۔۔ چلو پریشے بس آنسو پونچھو۔۔۔ ہم دکھ کر سکتے ہیں۔۔ اسکے لیے اسکے علاؤہ کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔" سالار نے کہا۔۔۔

پریشے نے انسو صاف کیے۔۔

مگر بھیا وہ بہت پیاری تھی۔ زین کی ہی کلاس میٹ تھی" پریشے کے منہ سے نکلا۔۔

زین کہاں ہے" سالار ایکدم چونکا ہوا۔۔

وہ تو اپنے روم میں ہے۔۔۔" مدیحا نے کہا۔۔۔۔

اور تم لوگ واپس کیوں آئے ہو کالج سے" وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔۔

وہ کسی اور سٹوڈنٹ کو اندر انے نہیں دے رہے تھے صرف انکو ہی جو کل رات کوالی میں شامل تھے وہ ہی اندر تھے پولیس انوسٹیگیشن میں" پریشے نے بتایا۔۔

رات تو زین بھی کوالی میں شامل تھا۔۔ سالار منہ میں بڑبڑایا اور زین کے کمرے کیطرف بھاگا سب اسکو دیکھ رہے تھے اسنے اسکے کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا سیدھی نظر بیڈ پر گئی۔۔۔ وہ وہاں نہیں تھا۔۔۔۔

جبکہ بیڈ کے دوسری طرف وہ ساکت بیٹھا کھڑکی سے باہر جھولتے درخت کو دیکھ رہا تھا۔۔

سالار کے ماتھے پر کئی بل ڈلے وہ اندر آیا اور دروازہ پیچھے بند کر دیا۔۔۔

زین" بیڈ پر اسکے نزدیک بیٹھتے ہوئے وہ بولا۔۔۔

جبکہ زین ایکدم چونک گیا۔۔

ج۔

۔۔جی بھیا" وہ سیدھا ہوا۔۔۔

خیر ہے ٹھیک ہو" سالار نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔

جی" زین پھیکا سا مسکرایا۔۔۔

مجھے پتہ چلا ہے تمھاری کلاس میٹ نے سوسائیڈ کر لی اٹس سیڈ۔۔ تم جانتے تھے اسکو" سالار نے پوچھا۔۔زین کا دل ڈوب سا گیا۔۔۔

ن۔۔۔نہیں بھیا۔۔بس دیکھا تھا آئی مین ساتھ پڑھتی تھی میں تو نہیں جانتا اسکو" اسنے صاف انکار کیا۔۔

سالار مسکرا دیا۔۔۔

پھر کیوں پریشان ہو" اسنے اسکو فرش پر سے اٹھا کر۔۔۔اپنے پاس بیٹھا لیا۔۔

رات میں بھی شامل تھا۔۔۔مجھے ٹنشن ہو رہی ہے۔۔ابھی سکندر کا فون آیا تھا۔۔وہ بتا رہا تھا۔۔کہ سب یونیورسٹی میں ہیں پولیس انوسٹیگیشن ہو رہی ہے اور مجھے بھی وہاں پہنچنا ہے ورنہ وہ ریڈ پڑوا دیں گے۔۔۔

اور اگر میں گیا تو۔۔ بڑے بھیا۔۔۔" وہ رک گیا۔۔۔

یار یہ بھی کوئی ٹنشن کی بات ہے۔۔ تم جاؤ کبیر کو میں دیکھ لوں گا۔۔ بلکے ایک کام کرتے ہیں۔۔ میں چلتا ہوں تمھارے ساتھ اٹھو شاباش۔۔ یہ لڑکیوں کیطرح منہ نہیں اتارتے باہر وہ دونوں رو رہی ہیں اندر تم ماتم کر لو۔۔۔ ہمارا کیا تعلق ہے کسی کے ساتھ کچھ ہوا ہے تو۔۔۔"۔ سالار کہتا ہوا اٹھ گیا

اور اگر میرا واسطہ ہوا تو" بے ساختہ اسکے منہ سے نکلا۔۔۔

سالار نے پل بھر کو رک کر اسکو دیکھا۔۔۔ چہرے پر سنجیدگی در آئی۔۔۔

وہ اسکے نزدیک آیا۔۔۔

مجھے یقین ہے۔۔۔ تم ایسا کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔۔ تم اپنے خاندان کی عزت کو داؤ پر نہیں لگا سکتے۔۔۔" اسکا گال تھپتھا کر وہ باہر چلا گیا جبکہ جاتے جاتے اسے ریڈی ہونے کا بھی کہہ دیا۔۔ جبکہ دوسری طرف زین کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے۔۔۔

اسنے کھینچ کر مکہ دیوار پر مارا۔۔۔ اپنی چیخوں کا گلا گھونٹ کر وہ وہیں بیٹھتا چلا گیا۔۔۔۔

سالار اور زین کچھ دیر تک کالج چلے گئے جبکہ۔۔ انکے جانے کے بعد مدیھا تنزیلہ اور آج صوفیہ کو بھی لے گئے تھے ۔۔ نین کے گھر یہ سب کبیر کی ضد پر ہو رہا تھا۔۔ جبکہ مرتضیٰ کل سے ہی مدیھا سے بات نہیں کر رہے تھے وہ جانتی تھی وہ اس سے ناراض ہیں۔۔۔ مگر پھر بھی وہ اپنے بیٹے کی خوشی کے لیے سب کرنے کو تیار تھیں جبکہ دوسری

طرف گھر میں عمل اور پریشے تھیں۔۔۔۔اور عارض بھی۔ جبکہ آیت کو آج اپنی طبعیت کچھ عجیب سی لگ رہی تھی اسے چکر سے ارہے تھے تبھی اسنے اٹھنے کی کوشش کی اور تائ امی کے پاس جانے کے ارادے سے۔۔وہ کمرے سے باہر نکلی اسنے کل رات سے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔۔حالانکہ تائ امی بلکے باقی سب ہی اسکا خیال رکھتے تھے۔۔ مگر کل رات۔۔۔کبیر کی وجہ سے وہ اسکے پاس نہیں اسکیں۔۔اور آیت کو بھی جیسے ضد سی ہو گئ تھی۔۔۔اب نہ اسے اس بچے کی پرواہ تھی اور نہ خود کی۔۔۔جب وہ شخص اسکو کچھ سمجھتا ہی نہیں تھا تو وہ کیوں پرواہ کرتی کسی کی۔۔۔وہ روم سے باہر نکلی اور تائ امی کے کمرے کی جانب دیکھنے لگی۔۔جو کہ نیچلی منزل پر تھا۔۔۔

اسے چکر سے ارہے تھے اور وہ چکرا کر ایکدم نیچے بیٹھ گئ آنکھ سے آنسو نکلنے لگے۔۔۔۔

عارض نے اپنے روم کا دروازہ کھولا۔۔۔

وہ جینی سے بات کر رہا تھا۔۔ مگر بیچ میں ہی کبیر کا فون اگیا کہ وہ آفس کیوں نہیں ایا اب تک وہ برا سامنہ بنا کر روم سے نکلا مگر سامنے ہی۔۔آیت کو زمین پر بیٹھا دیکھ کر وہ بے ساختہ اسکیطرف بڑھا۔۔۔

آیت" اسنے اسکا بازو ہلایا آیت کی آنکھیں بند تھیں اسکی آواز سن کر آیت نے آنکھیں کھول کر اسکی جانب دیکھا

۔۔۔

اور اسکا ہاتھ جھٹک دیا۔۔۔۔اگر وہ اپنے ہوش میں ہوتی تو ایسا کبھی نہ کرتی مگر اس وقت۔۔۔اسکی طبعیت دماغی طور پر اسے عجیب کیفیت کا شکار کر گئ تھی۔۔۔۔

عارض نے اسکے جھٹکنے کو محسوس کیا۔۔

کیا ہوا ہے تمھیں "اسنے تیوری چڑھا کر پوچھا۔۔۔

چلے جائیں یہاں سے "آیت بس اتنا ہی بولی اور دوبارہ آنکھیں بند کرلیں

ہو کیا رہا ہے تمھیں بتاو گی "وہ غصے سے بولا۔۔۔

مر رہی ہوں میں۔۔ نہیں اٹھایا جا رہا مجھ سے آپکا یہ بوجھ۔۔۔۔ آزاد کرائیں مجھے اس سے "وہ ایکدم چلائی۔۔۔

آنکھوں سے زاروزار آنسو بہنے لگے۔۔۔

عارض کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔۔۔۔

کیا بکواس کر رہی ہو "وہ حیران تھا اسکی یہ بات سن کر۔۔۔۔

جبکہ آیت کی آنکھیں بند ہو رہیں تھیں۔۔۔اور ایکدم وہ ایکطرف لڑھک گئی۔۔

عارض نے پریشانی سے آیت کے بے ہوش وجود کو دیکھا۔۔اور اسکو اپنے بازوں میں بھر لیا۔۔۔

اپنے کمرے کیطرف لے جاتے ہوئے اسکے پاؤں میں تیزی تھی وہ جلدی سے اسے بستر پر ڈال کر۔۔ سیل فون پر کال کرنے لگا۔۔۔۔

سب سے پہلے اسنے اپنے فیملی ڈاکٹر کو کال کی۔۔ جس کا نمبر سب کے پاس ہی ہوتا تھا کسی ایمرجنسی کے لیے۔۔۔

انھیں کال کر کے۔۔۔اسنے ایک پل کو آیت کے وجود کو اپنے بستر میں دیکھا۔۔اور پھر کبیر کو کال کی۔

یار تمھارے ساتھ مسلہ کیا ہے کب سے میں تمھارا ویٹ کر رہا ہوں "وہ چلایا۔۔ بڑے بھیا آیت کی طبیعت خراب ہو گئی ہے میں۔۔۔۔نے ڈاکٹر کو کال کی ہے میں اپکے پاس آدھے گھنٹے تک پہنچتا ہوں "وہ بولا

۔جانتا تھا آیت کے نام پر وہ اسے آفس آنے کا بھی نہیں کہیں گے۔۔

کیا ہوا ہے آیت کو" وہ پریشانی سے بولے۔۔۔

معلوم نہیں" اسنے صاف انکار کر دیا۔۔۔

مما کہاں ہیں" کبیر نے پھر سے پوچھا۔۔

وہ اور دونوں آنٹیاں کہیں گئیں ہیں میں نہیں جانتا کہاں" وہ بولا تو کبیر کو جیسے یاد آ گیا۔۔

آیت کے پاس رہو میں مینیج کر لوں گا" عارض کے حسب توقع بات ہوئ اور اسنے سر ہلا کر سیل آف کر دیا۔۔ تبھی ڈاکٹر بھی پہنچ گیا۔۔۔

ملازم اسے عارض کے روم تک لے آیا۔۔۔

عارض نے آیت کے وجود پر اپنا بلینکٹ ڈالا اور ڈاکٹر خاموشی سے چیکپ کرنے لگا۔۔۔۔۔

شی از پریگنینٹ" ڈاکٹر حیرت سے بولا۔۔۔

جی معلوم ہے مجھے بیوی ہیں یہ میری" عارض نے سنجیدگی سے کہا۔۔

تو ڈاکٹر کا سانس بھال ہوا۔۔۔

اسنے آیت کو انجیکشن لگایا۔۔۔ آگر وہ ہوش میں ہوتی تو شاید وہ سوئ کو اپنے گرد بھی پھٹکنے نہ دیتی۔۔۔

انھوں نے کچھ کھایا نہیں شاید۔۔۔ کافی وقت سے تبھی انھیں چکر آئیں ہیں۔۔۔

آپ انکی ڈائیٹ کا خیال رکھیں۔۔۔ اور پروپر چیکپ کرائیں" ڈاکٹر میڈیسنز لکھتے ہوئے بولا۔۔

عارض نے اسکیطرف دیکھا۔۔

انھیں ہوش کب آئے گا۔۔" اسنے مطلب کی بات پوچھی۔

انجیکشن میں نے لگا دیا ہے۔۔ آجائے گا ہوش مگر ہوش میں آتے ہی۔۔ انھیں۔۔ سب سے پہلے۔۔ کچھ ہلکا سا کھانے کے لیے دیں" ڈاکٹر نے کہا۔۔ اور عارض کے ہاتھ میں میڈیسنز کا پرچہ تھما کر وہ۔۔ وہاں سے چلا گیا جبکہ۔۔

عارض وہ پرچہ ایکطرف پھینک کر اب آیت کو دیکھ رہا تھا۔۔

ابھی وہ کچھ سوچتا کہ جینی کی کال دوبارہ اگئ۔۔

اسنے مسکرا کر کال اٹینڈ کی اور صوفے پر بیٹھ گیا آیت پر سے سارا دھیان ہٹ گیا۔۔۔ تھا۔۔

اسنے کال اٹینڈ کی اور اپنی باتوں میں مگن ہو گیا۔۔۔ کچھ دیر ہی گزری تھی کہ۔۔۔ آیت نے چہرے کا رخ اسکی جانب موڑ لیا۔۔۔

معصوم چہرے پر آنسوں کی لکیریں تھیں۔۔ عارض کی توجہ بھٹکا سی گئ۔۔

کیا دیکھ رہے ہو تم" جینی انگلش میں بولی۔۔

نتھینگ" اسنے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔

کیا کوئ اور بھی ہے" اسے جیسے تسلی نہیں ہوئ۔۔

یار میرے روم میں اور کون ہو گا" عارض نے ساری توجہ اسکیطرف کر دی۔۔ اور تبھی آیت نے آنکھیں کھول لیں۔۔ اپنے سامنے عارض کو مسکراتا دیکھ۔۔۔ اسکا دل کیا دوبارہ آنکھیں بند کر لے۔۔۔

اسکو شدید نقاہت ہو رہی تھی۔۔۔اور اچانک اسے متلی سی ہوئی۔۔۔اور منہ پر ہاتھ رکھ کر وہ اٹھی۔۔عارض کی توجہ اسپر گئی۔۔تو ہاتھ سے موبائل ایکدم چھوٹ گیا۔۔

آیت "اسکے منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔

آیت نے عارض کا ہاتھ ہٹایا اور اسکے اٹیچ باتھ کی طرف بھاگی۔۔۔۔

جبکہ وہ باہر پریشانی سے کھڑا تھا۔۔

آیت کو شدید رونا آرہا تھا۔۔دل کر رہا تھا چیخیں مار کر روئے۔۔

تم ٹھیک ہو "عارض نے اسے جلدی سے تھام لیا۔۔اسکے آنسو بے ساختہ اسنے صاف کیے تھے۔۔۔

م۔۔مجھے میرے کمرے میں چھوڑ دیں "وہ نقاہت سے بولی۔۔

کچھ کھایا کیوں نہیں تم نے "وہ غصے سے بولا اور اسکا ہاتھ کھینچ کر دوبارہ اسے بیڈ پر دھکیل دیا۔۔

کیا مسلہ ہے آپکے ساتھ چاہتے کیا ہیں آپ "آیت بے بسی سے بولی۔۔۔

کچھ نہیں چاہتا۔۔میں تم سے "عارض نے اسے گھور کر کہا اور۔۔کمرے سے باہر نکل گیا۔۔کچن سے اسکے لیے کچھ کھانے کو وہ دس منٹ میں لے آیا۔۔آیت اسکے تکیوں میں منہ دیے رونے میں مصروف تھی۔۔۔

اتنا نہ تو زیادتی نہیں کی میں نے کوئی تمھارے ساتھ "

عارض نے اسکی جانب دیکھا۔۔اور ڈش ایکطرف پٹخ کر اسنے آیت کا بازو کھینچا۔۔

یہ زیادتی ہی تھی۔۔۔بلکہ گناہ "آیت آنسو سے سرخ آنکھوں سے اسکو دیکھنے لگی۔۔۔

بکواس ہے تم میرے نکاح میں ہو" عارض نے گھور کر اسکو دیکھا۔۔۔

نکاح میں ہوں تو جب چاہے گا کچھ بھی کریں گے "اسنے دکھے دل سے کہا۔۔۔

اور کب کب کیا میں نے تمھارے ساتھ کچھ "وہ غصے سے بولا۔۔۔

رہنے دیں آپ۔۔۔۔ جس دن مجھے موقع ملے گا میں کبیر بھیا کو تایا ابو کو سب بتادوں گی۔۔۔ سب دیکھیں آپکی اصلیت "اسنے سر جھٹکا۔۔

اتنی جرت ہے تو یہ بتا کر آؤ جسے لے کر گھوم رہی ہو اور چھپانے کی کوشش کر رہی ہو" عارض نے جیسے اسکی دکھتی رگ پر پاؤں رکھ دیا۔۔۔

آیت نے آنکھوں سے بے بسی سے آنسو صاف کیے۔۔۔

وہ انسان دل نہیں رکھتا تھا یہ شاید اسکے لیے نہیں رکھتا تھا۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آتا۔۔ تمھارے منہ پر ہر وقت بارہ ہی کیوں بجے رہتے ہیں" کچھ دیر بعد اسنے اپنا بلنکٹ سائیڈ پر کیا اور تکیوں کو اس سے دور کر کے بیچ میں ٹرے رکھی۔۔۔

آیت سسکیاں بھر رہی تھی۔۔

ہاں اسے بھوک بھی لگی تھی۔۔ وہ سر جھکائے بیٹھی رہی۔۔

کھاؤ "

عارض نے اسکی جانب دیکھ کر کہا۔۔

نہیں کھانا" وہ ضدی لہجے میں بولی۔۔۔

عارض نے گھیرہ سانس بھرا۔۔۔

جس سے باتیں کررہے تھے آپ۔۔اس سے ہی کریں" وہ غصے سے بولی اور عارض نے اسکے منہ میں بریڈ دے دیا۔۔۔

آیت نے بائیٹ کی۔۔۔اور پھر سے رونے لگی۔۔۔

عارض نے اسکے بال پیچھے کیے۔۔۔۔آیت نے اسکیطرف دیکھا پھر اسکے موبائل کیطرف۔۔۔۔

عارض نے کوئ جواب نہیں دیا۔۔۔

وہ آیت کو کھلاتا رہا جبکہ آیت خاموشی سے کھاتی رہی۔۔۔

ہمم خوش تو ہو گی تم میرے ہاتھوں سے کھانا نصیب ہو رہا ہے" طنزیہ مسکراہٹ سے اسکی آنسو سے صاف آنکھوں کو۔دیکھ کر وہ بولا۔۔آیت نے حیرانگی سے اسکی جانب دیکھا۔۔۔

نہیں مجھے خوشی نہیں ہو رہی۔۔۔"آیت نے فورا جواب دیا۔۔۔

یہ سب آپ نہ جانے کس کے لیے کر رہے ہیں۔۔کیونکہ اس بچے کی تو اپکو پرواہ نہیں ہے اور میرے لیے آپ کچھ کر نہیں سکتے "آیت کے جواب پر عارض کا ہاتھ رک گیا۔۔۔۔

اور اسنے بریڈ نیچے رکھ کر ایکدم آیت کا چہرہ جھپٹ کر پکڑا۔۔۔

کافی بکواس کرنے کی عادت ہو گئ ہے۔۔تمھیں "

چھوڑیں مجھے "آیت کو اسکی انگلیاں اپنے گال میں چبھتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔

میں تمھیں اچھے سے سمجھاتا ہوں کے یہ زبان جو کینچی کیطرح چل رہی ہے کیسے کٹ سکتی ہے "

مجھے مار دیں سکون مل جائے گا "آیت نے اس سے خود کو چھڑوانا چاہا۔۔۔ تبھی دروازہ ایک دم کھلا۔۔۔اور مدیھا جو کچھ دیر پہلے گھر آئیں تھیں آیت کے خیال سے اسکے روم میں گئیں اسکو وہاں نہ پا کر وہ فوراً عارض کے کمرے میں آئیں تھیں دوڑ کر اندر آئیں۔۔

چھوڑو اسے "مگر عارض نے۔۔۔۔آیت کو نہیں چھوڑا اور چار نچار مدیھا کو عارض کے منہ پر تھپڑ مارنا پڑا۔۔یہ دوسرا تھپڑ تھا۔۔۔جو اسے آیت کی وجہ سے پڑا تھا۔۔

بہت بدلحاظ ہو گئے ہو سب "وہ غصے سے چیخیں۔۔۔۔

عارض بھڑکتا ہوا آیت کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

جبکہ مدیھا نے آیت کو وہاں سے اٹھایا۔۔۔

اور اسے باہر لے آئیں۔۔۔۔

وہ اب سوچ چکیں تھیں۔۔۔ کہ انھوں نے کیا کرنا ہے آج جو وہ وہاں سے اس لڑکی کے منہ سے اقرار لے آئیں تھیں۔۔۔

نین کے منہ پر پڑنے والا تھپڑ اسکے حسین چہرے پر نشان چھوڑ گیا۔۔۔

یہ عزت چھوڑی ہے تم نے میرے اور اپنے باپ کی۔۔ یار بنالیا تم نے کوئ باہر۔۔ اور خود اکر اقرار کر رہی ہو" وہ بھڑ کیں۔۔ نین کے گلے میں آنسوں کی گٹھلی سی پھنس گی مگر وہ ایک لفظ بھی نہیں بولی تھی خاموشی سے سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔

میں کہہ رہی ہوں علی کے ابو اس نے ہماری عزت دو ٹکے کی بھی نہیں چھوڑی۔۔۔

اس کے دو بول پڑھوائیں اور فارغ کریں اسے میرے گھر سے" وہ اشتعال میں بولیں جبکہ۔۔ نین کو حیرانگی سے دیکھ رہے تھے۔۔ وہ۔۔۔

آپکا بھانجا مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ بہت اونچا سٹیٹس ہو گیا ہے اسکا۔۔۔ تو میں کیوں انتظار کروں۔۔۔ بہت اونچے لوگوں سے آیا ہے میرا ابھی رشتہ۔۔۔ اور میں بھی اونچے لوگوں میں شادی کروں گی" مدھم آواز میں وہ انھیں حقیقت بتانے لگی۔۔۔۔

یہ لو سن لو اسکی بکواس باپ کے سامنے کیسے بول رہی ہے نین۔۔۔ تو نے میری تربیت کو آگ لگادی۔۔ اتنی حوس تھی تجھے پیسے کی" وہ پھر سے اسپر جھپٹیں۔۔

ہٹ جاؤ" وہ بولے تو نین نے انکی جانب دیکھا باقی بہن بھائ سہمے ہوئے کھڑے تھے۔۔۔

اگر کوئ بات تھی۔۔ تو مجھے بتاتی۔۔۔ تھوڑی عزت ہی رکھ لیتیں میری" دھیمے لہجے میں سختی لیے وہ بولے۔۔۔ تو نین بری طرح رو دی۔۔

کیا بتاتی وہ انکو اسکے دل کا خون ہو چکا تھا۔۔ پھر چاہے وہ کسی سے بھی شادی کرے کیا فرق پڑتا تھا۔۔اس شخص نے جس کی محبت کا وہ دم بھرنے لگی تھی اسکی حثیت کو پیسے میں تولا تھا تو وہ۔۔اسکو دیکھانا چاہتی تھی۔۔۔

کہ کس کی حثیت کتنی ہے"

وہ چپ چاپ وہاں سے اٹھ گی

یہ لوگ کبھی اسکو نہ سمجھتے اپنے ہی منگیتر سے محبت بھی عیب بنا دیتے۔۔۔

نکاح پڑھوا کر اسکی شکل ہمیشہ کے لیے دور کر دو ہماری نظروں سے "اپنے باپ کے سخت الفاظ سن کر اسکی سسکی نکلی تھی۔۔۔

سالار نے اپنے سور سز سے۔۔۔ تھوڑی بہت انوسٹیگیشن کے بعد زین کو ان معملات سے الگ کر دیا تھا۔۔۔

وہ نارملی گھر لوٹا تھا مگر زین خاموش تھا۔۔وہ چہچہاہٹ ختم ہو چکی تھی جو۔اسکی شخصیت کا خاصا تھی۔۔۔

سالار نے بھی وقتی صدمہ سمجھ کر۔۔اسکو اسکے حال پر چھوڑ دیا اور وہ دونوں گھر میں داخل ہوئے زین اپنے کمرے کی جانب جانے لگا۔۔۔ کہ اپنے ہی ہوش میں وہ ایک بار پھر سے عمل سے ٹکرا گیا۔۔۔

مگر عمل کا ریا کشن دیکھ کر جیسے وہ صدمے میں چلا گیا۔۔۔۔

دور رہو مجھ سے "وہ ایکدم پھاڑ کھانے کو دوڑی

--

زین نے ارد گرد دیکھا۔۔۔اور پھر اسکی جانب۔۔۔

کیا ہوا ہے تمھیں وہ سنجیدگی سے بولا

۔۔میں

۔میں جانتی ہوں۔۔حرم کی موت کا تم سے کوئی لنک ہے۔۔۔تم تم نے جو کپڑے دھونے کے لیے میڈ کو دیے اسپر خون لگا تھا۔۔اور کل رات تم کوالی میں انھیں۔۔۔۔"زین نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسکا گلہ دبایا اور اسے گھسیٹتا ہوا اپنے کمرے میں لے ایا۔۔

عمل نے اپنے ہاتھ اس سے چھڑائے اسکا شک اب یقین بدل گیا تھا۔۔

بند کرو بکواس"زین آنکھیں نکال کر غرایا۔۔

زین مجھے جانے دو ورنہ میں سب کو سب کچھ بتادوں گی "

عمل نے ہمت کر کے کہا۔حالانکہ وہ اس سے چھوٹی تھی مگر۔۔زین نے ہمیشہ پریشے اور عمل کو خود سے فری ہی رکھا تھا چھیڑ چھاڑ کر کے۔۔۔

کیا بتاؤ گی۔۔کیا پتہ ہے تمھیں"زین نے اسکے دونوں بازو جکڑ لیے۔۔۔

ز

۔زین مجھے درد ہو رہا ہے"عمل کا لہجہ اسکے انداز دیکھ کر کانپ اٹھا۔۔

اپنی بکواس اپنے منہ میں رکھو عمل محترمہ۔۔۔۔۔ورنہ تمھارا غلہ دبا دوں گا" وہ دھیمی آواز میں اسکو ڈرانے لگا

۔۔۔۔۔۔۔

تم تم نے مارا ہے نہ حرم کو "

میں نے نہیں مارا" وہ دھاڑا۔۔۔جبکہ حرم نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیے۔۔۔۔

نہیں مارا میں نے۔۔."وہ اسے یقین دلانے لگا

۔

ہاتھ مت لگاؤ مجھے "زین نے پھر سے اسکے شانوں کو پکڑا جبکہ عمل نے زور سے اسے دور دھکیل۔دیا۔۔۔

دوبارہ میرے سامن مت آنا۔۔۔تم نے مارا نہیں تو تم نے اسکے ساتھ وہ کیا جو۔۔اسنے خودکشی کی ہے "

بکواس بند کرو اپنی "زین نے اسے پیچھے دھکا دیا۔۔۔اور اچانک دروازہ کھلا۔۔۔

کبیر کو دروازے پر دیکھ کر۔۔۔دونوں کے رنگ اڑ گئے تھے۔۔۔

وہ حیرانگی سے۔۔کبیر کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

کیا ہو رہا ہے یہ "اسنے کڑک لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

میں۔۔۔بھیا"زین ہکلا گیا۔۔

بھیا میں زین سے نوٹس لینے آئی تھی اور یہ مجھ سے لڑ رہا تھا۔۔کہ میں نہیں دوں گا" عمل سر جھکا کر بولی۔۔۔۔

کوشش کیا کرو۔۔۔کہ یہ لڑائی جھگڑے باہر ہوں۔۔۔"وہ ذو معنی انھیں جتا گیا۔۔۔

سوری بھیا" عمل نے جلدی سے کہا اور وہاں سے چلی گئ۔۔۔

کبیر نے ایک نگاہ زین پر ڈالی اور وہ باہر نکل گیا۔۔

یہاں سے گزرتے ہوئے اسنے ان دونوں کی آوازیں سنی تھی بات تو سمجھ نہیں آئ البتہ احساس ہو گیا کہ اندر وہ دونوں ہیں تبھی وہ اندر آیا تھا۔۔

سالار کے پورشن میں جانے کا ارادہ تھا۔ مگر ارادہ بدل کر وہ مما کے پاس گیا۔۔۔

کیسی ہیں آپ" اسنے پوچھا۔۔

ٹھیک ہوں۔۔ کبیر میں چاہتی ہوں آیت کی رخصتی ہو جائے۔۔ رشتے خراب ہوتے ہیں بیٹا ایسے۔۔ اتنا لمبا عرصہ ان دونوں کے نکاح کو نہیں ہونا چاہیے۔۔ "

مدیھا تو جیسے تیار بیٹھیں تھیں۔۔۔

آپ ٹھیک ہیں" وہ انکی سنجیدگی پر حیران ہوا۔۔

ہاں بیٹا۔۔ تم نے اپنی زندگی کا فیصلہ خود لے لیا۔۔ اور وہ لڑکی بھی راضی ہے اپنی ماں کے انکار کے بعد اسنے خود اقرار کیا ہے۔۔

اپنے بابا سے بات کرلو۔۔ جتنی جلدی ہو یہ فرئضہ انجام اتنا بہتر ہے" وہ کپڑوں کو طے لگا تیں بولیں۔۔۔

مما" کبیر نے اگے بڑھ کر اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔ ایک پل کو وہ شاکڈ ہوا تھا کہ نین نے خود اقرار کیا تھا مگر اپنی فیلنگز چھپا کر اسنے۔۔

آگے بڑھ کر اپنی ماں کا ہاتھ تھامہ۔۔

خفا ہیں مجھ سے "وہ پوچھنے لگا۔۔

نہیں۔۔میں کیوں ہوں گی بس آیت کے لیے پریشان ہوں "وہ بیڈ پر بیٹھ گئیں۔۔

ہمم آیت کی طبعیت بھی ٹھیک نہیں تھی عارض نے بتایا تھا "کبیر نے بتایا۔۔۔

مدیھا کو عارض پر سخت غصہ تھا مگر دبا گئیں۔۔۔۔

جاؤ تم میں ریسٹ کرنا چاہتی ہوں "مدیھا نے کہا تو۔۔۔سالار بے دھڑک اندر داخل ہوا۔۔

بنا دروازہ بجائے۔۔۔

تمیز شعور تم میں نہیں ہے "کبیر خفگی سے بولا۔۔

اوو بھائی۔۔اپنی ماں کے کمرے میں آیا ہوں میں "وہ اترا کر بیڈ پر لیٹتا بولا۔۔۔۔

مدیھا اسکو دیکھ کر مسکرا دیں۔۔۔

مبارک ہو شہزادے۔۔۔تمھارے دو بھائیوں کی شادی ہونے جارہی ہے "مدیھا نے اسکے بال سنوارے

نہیں مما میری شادی کروائیں یہ بہت غلط بات ہے عارض مجھ سے چھوٹا ہے "وہ اداکاری کرنے لگا جبکہ وہ دونوں ہنس دیے

۔۔

زین بھی وہیں اگیا۔۔۔اور مدیھا کی گود میں سر رکھ لیا۔۔

اس ویران اداس اتما کو پیار کر لیں" سالار نے ہنس کر زین کے بال کھینچے۔۔۔

بھیا آپکی سب پر سختی ہے زرا ان پر بھی دیکھا لیا کریں" زین نے کبیر کو دیکھا۔۔۔

اوہ میں ڈرتا نہیں ہوں تمھارے اس بھائی سے" سالار نے کالر اکڑائے۔۔

ہاں معلوم ہے مجھے تم۔سے بڑا ڈھیٹ کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔۔" کبیر نے اسکو گھورا۔۔۔جبکہ اسنے دانت نکال کر شکریہ ادا کیا۔۔۔

تا دیر وہ تینوں وہاں بیٹھے باتیں کرتے رہے عارض نہیں آیا تھا۔۔اور مدیحا فلحال اسکو دیکھنا بھی نہیں چاہتی تھی

۔

کبیر کے مسکراتے چہرے کو دیکھ کر انھوں نے اسے آگے بڑھ کر پیار کیا۔۔

گھبراؤ نہیں ناراض نہیں ہوں میں تم سے" وہ بولیں تو وہ اور بھی خوش دیکھائی دینے لگا۔۔۔

تھینکیو مما "

بس اپنے بابا کو سمبھال لینا" وہ بولیں تو کبیر نے سر ہلایا۔۔۔

ساری رات اسنے یہ سوچنے میں گزار دی کہ نین نے آخر اقرار کیسے کیا تھا کیا وہ اسے جانتی تھی۔۔ کیا وہ اسے پہچان گئ تھی۔۔۔۔ کئ سوال تھے جن کا جواب بس وہ ہی دے سکتی تھی مگر وہ جواب لینا نہیں چاہتا تھا وہ بے حد خوش تھا۔۔

صرف بابا تھے بیچ میں ورنہ وہ پل کی چوتھائ میں اسے اپنے اس کمرے میں لے آتا۔۔۔

وہ آفس جانے کے لیے ریڈی ہو کر باہر نکلا۔۔۔ تو روز کیطرح سب ٹیبل پر موجود تھے سوائے سالار کے۔۔۔

عارض اور آیت کی شادی کے بارے میں گفتگو کی جا رہی تھی جبکہ عارض بے چینی سے پہلو بدل رہا تھا۔۔ اس سے پہلے وہ۔۔ اٹھ کر کوئ بد لحاظی کرتا کبیر اسکے پاس آ کر بیٹھ گیا۔۔

صرف سنجید گی سے اسکو دیکھا۔۔

بھیا میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتا" عارض نے اپنا مدعا رکھا۔

اگر تم مجھے اب بھی جینے دو گے تو یہیں بیٹھے بیٹھے۔۔۔ میں تمھارا اڈر پھاڑ دوں گا" وہ حد درجے سنجیدہ تھا۔۔۔

ان دونوں کی گفتگو پر سب ان کی طرف متوجہ ہوئے

اب کیا ارشاد فرما رہے ہیں یہ محترم" مرتضی نے پوچھا۔۔۔

عارض کچھ نہیں بولا۔۔۔

کچھ نہیں بابا شادی کی ڈیٹ فیکس کر لیتے ہیں اگر آفتاب چاچو آنا چاہتے ہیں تو انھیں بلا لیں "

وہ کبھی آیا ہے اس بچی کا اتا پتہ بھی لینے۔۔۔ "وہ نا گواری سے بولے۔۔۔۔

مگر آفتاب ہی آیت کا سر براہ ہے بھائی جان اس سے بات کرنا ضروری ہے "شہاب بولے تو مرتضی نے سر ہلایا

تم کال کر کے بلا لینا بلکہ انوائیٹ کر لینا اسکو اور اسکی فیملی کو۔۔۔

اور میرے خیال سے شادی کی تیاریاں شروع کر لیں آپ لوگ "مرتضی نے مدیحا کیطرف دیکھا۔۔ جو اس گفتگو سے گویا ہلکی پھلکی ہو گئیں تھیں۔۔۔

عارض نے ناشتے کی پلیٹ میں کانٹا پٹخا۔۔۔۔

جتنی زبردستی آپ لوگوں نے کرنی تھی بس کر

۔۔لی۔۔۔۔ میں مزید اس زبردستی کا حصہ نہیں بنو گا۔۔ میں آپ لوگوں کی آیت سے سخت نفرت کرتا ہوں۔۔۔۔

اور شادی نہیں کروں گا۔۔۔ پھر چاہے میری بلا سے کسی سے بھی اسکے نکاح پڑھوا۔۔۔۔۔۔۔۔ کبیر نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر اسکا گریبان جکڑ لیا۔۔۔۔

وہ لاوارث نہیں ہے جو محفل میں اسکو ایسے زلیل کر رہے ہو۔۔۔۔

نہیں کرنا چاہتے شادی مت کرو لعنت بھیجتا ہوں میں تم پر اگر تم نے ڈوب کر وہیں مرنا ہے۔۔۔ "کبیر کی دھاڑ سے ۔۔ جیسے سب سہم سے گئے۔۔ مرتضی اور باقی بھائیوں نے خاموشی سے یہ منظر دیکھا تھا اور حال کے باہر کھڑی آیت۔۔ کو لگا اب وہ اپنے قدموں پر چل بھی نہیں پائے گی اتنی نفرت۔۔۔۔

اتنی نفرت تھی اسکو آیت سے۔۔۔۔

آنسو نے اسکے گال بھگو دیے تھے۔۔۔

عارض چند پل یوں ہی کھڑا رہا۔۔۔بہت عجیب سی لگی تھی یہ بات۔۔۔۔

کبیر نے اسکا گریبان جھٹک دیا۔۔۔

بابا شادی صرف میری ہو گی۔۔۔۔اگر آفتاب ابو کو بلانا چاہتے ہیں تو بلالیں۔۔۔۔"

وہ اپنا فیصلہ سنا کر وہاں سے اپنا موبائل اٹھا کر بنا ناشتہ کیے چلا گیا۔جبکہ مرتضی نے عارض کو سخت گھور کر دیکھا۔۔

عارض بھی وہاں سے چلا گیا مگر دماغ عجیب کیفیت کا شکار تھا اور چند لمحوں میں اسنے سر جھٹک دیا۔۔۔

جبکہ مدیحا نے سر تھام لیا تھا۔۔۔

آپ گئیں تھیں اس لڑکی کے گھر"مرتضی نے اب کے مدیحا کو گھورا۔۔۔

تو وہ خاموشی سے سر جھکا گئیں۔۔تنزیلہ اور صوفیہ کا بھی یہ ہی حال تھا جبکہ افشین کے چہرے پر طنزیہ مسکان تھی

۔۔۔

رفتہ رفتہ سب اٹھ کر چلے گئے اور پیچھے موضوع عارض کا رہ گیا۔۔

آیت دوبارہ اپنے کمرے میں چلی گئ۔۔اور پریشے اسکے روم میں آ گئ۔۔

بات سنو میری یہ رونا دھونا جو تم نے ڈالا ہے نہ اب مجھے روتی ہوئی نظر مت آنا"پریشے نے اسکو گھور کر دیکھا اور۔۔

اسکے آنسو صاف کیے۔۔۔

آیت سے کچھ بولا ہی نہیں گیا۔۔۔

دیکھو آیت انسان میں کچھ کچھ تھوڑی سی تو سیلف رجسپیکٹ ہونی چاہیے۔۔

ایک تو اسنے اتنا بڑا دھرنا کیا ہوا ہے۔۔ دوسرا وہ ہاتھ دینے کے لیے تیار ہی نہیں "پریشے نے بچے کے بارے میں کہا

۔۔ آیت نے اسکو دیکھا اور ہاتھ تھام لیا۔۔۔

میری بات سنو پلیز کسی کو کچھ مت بتانا میں یہ بچہ۔۔ نہیں چاہتی۔۔۔ تم خود سوچو پریشے جب وہ مجھ سے شادی ہی نہیں کر رہا تو یہ بچہ میں کیا بتاؤں گی ہر دن گزرنے کے ساتھ۔۔ میرا دل ڈوب رہا ہے میری ہمت جواب دے رہی ہے "وہ اسکے ہاتھوں پر سر رکھتی بری طرح رودی جبکہ پریشے کی بھی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔

آیت یہ یہ تم کیا کہہ رہی ہو اس بچے کا کیا قصور ہے "پریشے خوف زدہ تھی

میرا کیا قصور ہے "آیت کے سوال پر پریشے نے نگاہیں جھکا لیں۔۔۔

تم میرا ساتھ دو گی "اسنے اسکی جانب آس سے دیکھا۔۔۔

میں مجھے سمجھ نہیں آرہا "پریشے پریشانی سے بولی۔۔۔

ہم شام میں ڈاکٹر کے پاس جائیں گے۔۔ "آیت نے حتمی فیصلہ کیا۔۔

جبکہ پریشے نے نفی کی۔۔

یہ ظلم ہے تم ایسا کچھ نہیں کرو گی "اسنے سختی سے کہا۔۔۔ جبکہ آیت پھر سے رونے لگی۔۔۔

اور اچانک دروازہ بجا دونوں نے گھبرا کر دروازے کو دیکھا۔۔

ہیلو لیڈیز "سالار نے سر اندر ڈالا۔۔۔

اور آیت کو روتا دیکھ اسکے ماتھے پر بل سے ڈلے۔

کیا ہوا ہے پھر سے اس کھوتے نے کچھ کہا ہے "وہ سنجیدگی سے اندر آیا۔۔ نہیں نہیں تو بس ایسے ہی بابا کی یاد آرہی تھی "آیت نے آنسو صاف کیے۔۔۔

اگر اسنے کچھ کہا تو بتاؤ مجھے "سالار کے چہرے کی سنجیدگی سے دونوں کو اور بھی ڈر لگنے لگا جبکہ وہ پہچاننا چاہ رہیں تھیں کیا وہ انکی باتیں سن چکا ہے مگر اسکے چہرے سے ایسا لگ نہیں رہا تھا۔۔۔

میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔

میں بتاتی ہوں آپکو سچ "پریشے جلدی سے بیٹھی آیت نے اسکا ہاتھ سختی سے جکڑا۔۔

کیا عزت رہ جائے گی اسکی کہیں گڑھ کر مر جائے گی وہ اگر گھر کے مردوں کو یہ علم ہوا کہ وہ ماں بننے والی ہے جبکہ صرف نکاح ہوا ہے اسکا۔۔۔

ہاں بتاؤ "سالار متوجہ ہوا۔۔

بڑے بھیا کی شادی فائنل ہو رہی ہے۔۔۔اب دیکھیں بھیا ہمارے گھر میں پہلی شادی ہے۔۔۔ تو کیا ہم اسی گھر میں شادی کریں گے "

تو تم نے خلا میں جا کر اپنے بڑے بھیا کو دولہا بنانا ہے "سالار اس بکواس ہر بدمزہ ہوا۔

آف ہو۔ بھیا میں کہہ رہی ہوں گاؤں چلتے ہیں نانی کے پاس۔۔ وہیں شادی کریں گے بڑے بھیا کی ڈسٹینیشن ویڈینگ "پریشے ایکسائیٹڈ تھی۔۔۔

سالار نے اسکی شکل دیکھی۔۔۔

وہاں۔۔پر ایمن بھی ہو گی" سالار نے اسے یاد دلایا۔۔

تو پھر۔۔۔شادی تو کسی اور سے ہو رہی ہے نہ" پریشے نے سر جھٹکا۔

کیا تم جانا چاہتی ہو گاؤں" سالار نے آیت کیطرف دیکھا جب سے وہ آیا تھا وہ چپ چپ ہی رہتی تھی زیادہ تر کمرے میں یہ پھر روتی ہوئی پائ جاتی تھی۔۔۔

ج۔۔جی" اسنے مدھم مسکان کے ساتھ کہا۔۔تو سالار سرد سانس کھینچ کر اٹھا۔۔

اوکے لیڈیز مگر شرط ہے اور وہ یہ کہ۔۔۔دونوں بہنیں اٹھو۔۔۔اور زبردست سا کھانا بناؤ۔۔" اسنے ان دونوں کو کام پر لگایا۔۔آیت تو فورا مان گئ جبکہ پریشے کی جان سی نکل گئ۔۔

شرم کرو تم نے اگلے گھر نہیں جانا" سالار پیچھے سے۔۔۔اسکے منہ بنانے پر بولا۔۔۔

میرے اگلے گھر میں ملازم ہوں گے بہت سارے" پریشے بھی کم نہیں تھی۔۔۔

وہ دونوں کچن میں چلی گئیں جبکہ افان پر بس اچٹتی ایک نگاہ ڈالی سالار کی بھی اسپر نگاہ گئ۔۔

مگر میرے گھر تو نوکر نہیں" افان نے جیسے کہا سالار بری طرح ہنس دیا۔۔۔

تو انتظامات کر لو کافی ناک چڑھی ہے۔۔۔" اسنے کان میں کہا۔۔افان نے سرد سانس کھینچی

مجھے خبر ملی ہے بڑے بھیا کی شادی کی" افان نے حیرانگی سے۔۔سالار کو دیکھا۔مجھے بھی ابھی پتہ چلا ہے" اسنے شانے اچکائے۔۔

اور چانک دونوں متوجہ ہوئے۔

چیخوں کی آوازوں پر۔۔۔۔۔

یہ آواز" دونوں نے لون کیطرف دوڑ لگائی۔۔۔۔

اور پیچھلی طرف آ گئے جہاں عدیل کا پورشن تھا۔۔۔۔

وہ چیخوں کی آوازیں زیمل کی تھیں۔۔۔۔

عدیل ٹیریس پر کھڑا تھا جبکہ۔۔۔ چھلانگ لگانے کے لیے بے تاب تھا۔۔افشین چاچی اس وقت گھر نہیں تھیں تبھی وہ یہاں نہیں آ۔ سکیں۔۔۔

سالار نے زیمل کو روتے ہوئے دیکھا۔۔

مدھم نرم لہجے میں وہ ایک ہی بات کہہ رہی تھی۔۔

عدیل میں آپ سے پیار کرتی ہوں پلیز نیچے آجائیں" سالار نے ایک آئی بروا ٹھائی۔۔۔۔

جبکہ افان تو اس لڑکی کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔۔اسنے سالار کی شکل دیکھی جو سنجیدہ تھا۔۔

زیمل کو بھی اپنے پیچھے احساس ہوا۔۔۔

وہ دوڑ کر ان تک آئی۔

وہ وہ چھلانگ لگا دیں گے پلیز انھیں نیچے اتاریں" زیمل نے سالار کی جانب دیکھا۔۔۔

اچھا ہے جان چھٹے گی تمھاری۔۔بیٹھ جاؤ شوانجوائے کرو" سالار نے شانے اچکائے تو۔۔افان نے اسکی کمر پر مکہ مارا اور ۔۔زیمل کی آنکھیں حیرت سے کھلیں تھیں۔۔۔۔۔

وہ پھر سے عدیل کو پکارنے لگی۔۔ مگر عدیل چھلانگ لگانے کے لیے بے تاب تھا۔۔

اوئے پاگل اوپر کیوں چڑھا ہے" سالار نے غصے سے پوچھا۔۔

تم تم جاؤ یہاں سے کیوں آئے ہو۔۔۔ یہ مجھ سے پیار نہیں کرتی میں یہاں سے کود جاؤں گا "

اپنی شکل دیکھ وہ تم سے کیوں پیار کرے گی۔۔ چل دل پر نہ لے میرے بھائی نیچے آجا "

سالار بکواس بند کرو۔۔افشین مامی تمھاری گردن اڑا دیں گی اگر انھوں نے یہ فضولیات سن لی تو۔۔"

ہاں ڈرتا نہیں ہوں کسی سے میں" سالار نے سر جھٹکا۔۔

میں کوئی مدد نہیں کر رہا اچھا ہے کود کے مرے۔۔ جان چھٹے لوگوں کی" اسنے زیمل کو دیکھا جو بلاوجہ اسکے نزدیک رو رہی تھی۔۔

کوئی تم سے بڑا ڈھیٹ پیدا نہیں ہوا" افان نے غصے سے کہا اور۔۔ خود جلدی سے اندر داخل ہوا تاکہ ٹیرس میں جاسکے

۔۔۔۔

جبکہ سالار نے زیمل کی جانب دیکھا۔۔ جو عدیل کو دیکھ رہی تھی۔۔اسنے آج اپنا چہرہ نہیں چھپایا تھا۔۔اور اسکے چہرے پر چوٹوں کے نشان بڑے واضح تھے جب جب وہ یہ منظر دیکھتا تھا اسکا خون سا کھول جاتا تھا۔۔۔

وہ دو قدم آگے ہو کر زیمل کے ساتھ آ کھڑا ہوا۔۔

اور اسنے زیمل کے نازک شانے پر ہاتھ پھیلا لیا۔۔۔

زیمل چونک کر اسکو دیکھنے لگی جبکہ عدیل ان دونوں کو دیکھ کر آگے بڑھنے لگا۔۔۔۔

سالار کے منہ پر مسکراہٹ تھی۔۔۔

عدیل رک جاؤ" پیچھے سے افان چیخا۔۔

زیمل خود کو بچانے کے لیے۔۔۔اپنا آپ چھڑانے لگی۔۔

اوئے پاگل جانتا ہے یہ کس سے پیار کرتی ہے" سالار اس پل کیا کرنے جا رہا تھا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔۔

چھوڑیں پلیز یہ کیا کر رہے ہیں آپ" زیمل اسکی سخت گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش میں ہلکان ہونے لگی

۔۔۔۔

جبکہ عدیل افان کے روکنے کے باوجود یہ منظر دیکھ کر آگے بڑھنے لگا۔۔

عدیل" افان چلایا۔۔۔

جبکہ۔۔سالار نے بھی ایکدم زیمل کو چھوڑا۔۔۔

اسکا بلاوجہ کا مزاق مہنگا پڑنے والا تھا۔۔

عدیل پیچھے ہٹو" سالار چلایا۔۔

یہ تجھ سے پیار کرتی ہے" عدیل نے اپنے بال مٹھیوں میں جکڑ لیا جبکہ وہ۔۔۔بے حد نزدیک تھا کہ کسی بھی وقت اسکا پاؤں پھسلے اور وہ دو منزلوں سے نیچے آ پڑے۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ تم پیچھے ہٹو" سالار سنجیدہ ہو گیا۔۔

عدیل پلیز پیچھے ہٹ جائیں" زیمل۔۔۔رونے لگی۔۔۔

تم تو چپ کرو۔" سالار اسپر چلایا۔۔۔

جس کی بڑی بڑی آنکھوں میں اسکے لیے خوف سا سما گیا۔۔

کیا دھرنا ہے یہ" وہ زچ ہوا۔۔۔

افان پکڑو اسے" سالار چلایا اور افان اس سے پہلے عدیل کا ہاتھ پکڑتا۔۔ عدیل کو وہیں دورے پڑنے لگے۔۔ جس کی وجہ سے اسکا بیلینس خراب ہوا اور وہ نیچے آپڑا۔۔۔۔

یہ سب چند لمحوں میں ہوا تھا۔۔۔ زیمل کی چیخ نکلی۔۔۔اور وہ اسکے نزدیک دوڑی۔۔ سالار بھی عدیل کے نزدیک آیا۔۔۔

جبکہ افان نیچے بھاگا تھا۔۔

عدیل" سالار نے اسے بازؤں میں اٹھالیا سانسیں چل رہیں تھیں مگر۔۔۔ سر سے خون نہیں نکل رہا تھا جو خطرے کی بات تھی وہ دونوں بنا کچھ دیکھے وہاں سے اسکو لے کر۔۔۔ بھاگے۔۔ زیمل منہ پر ہاتھ رکھے۔۔۔ یہ منظر دیکھنے لگی

۔۔

ان دونوں کو بھاگتا دیکھ مدیحا نے دیکھ لیا تھا وہ بھی پہلی بار وہاں آئی تھی اس پورشن میں۔۔۔اور بے پناہ حسین نازک سی لڑکی کو دیکھ کر۔۔ چند پل حیران ہوئے اور پھر اسے روتا دیکھ۔۔۔ وہ اسکے نزدیک آئی۔۔

بیٹا میرے ساتھ آؤ کیا ہوا ہے عدیل کو" مدیحا نے سوال کیا۔۔

چ۔۔ چھت سے چھلانگ لگا لگا دی۔۔ وہ وہ مر تو نہیں جائیں گے "

اللہ نہ کرے کیسی باتیں کر رہی ہو۔۔ تنزیلہ۔۔ پانی لاؤ زرا" مدیحا بولی۔۔۔

تو آیت اور پریشے بھی باہر نکل آئیں عمل بھی ابھی سو کر اٹھی تھی سب زیمل کو حیرت اور اشتیاق سے دیکھ رہے تھے

۔۔

یار تم اس پاگل کے لیے رو رہی ہو۔۔ جسے اپنا بھی نہیں پتہ "پریشے بولی تو۔۔ زیمل کو احساس ہوا یہ سلاار کی ہی بہن ہو گی۔۔۔ جسے بولنے کی بھی تمیز نہیں۔

زیمل نے کوئ جواب نہیں دیا جبکہ تنزیلہ نے اسکو سخت گھورا تو وہ زبان دانتوں میں دبا گئ۔۔۔

دوسری طرف افشین بھی آ گئ تھی۔۔ وہ دوڑتی ہوئی۔۔ زیمل تک آئ اور بنا لحاظ کے اسکا منہ تھپڑوں سے سوجھا دیا

۔۔

کہاں ہے میرا بیٹا کیا کیا ہے تو نے اسکے ساتھ۔۔ مارنا چاہتی تھی نہ اسکو تو" وہ اسکے بال کھینچتے بولیں۔۔۔

سب حیران تھے جلدی سے آگے بڑھ کر افشین کو اس سے دور کیا۔۔۔

زیمل بے آواز رونے لگی۔۔

ہٹ جائیں بھابھی اسنے میرے بچے کے ساتھ کیا کیا سکندر "

انھوں نے فون گھمایا۔۔

سکندر کامران عدیل ہسپتال ہے فورا پہنچیں آپ" وہ چیخی

اگر میرے بچے کو کچھ ہوا تو تجھے بھی جان سے مار دوں گی" وہ وارن کرتیں باہر بھاگیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سب ہسپتال جمع ہو گئے تھے۔۔۔سب مرد حضرات افشین نے ایک ادھم مچایا ہوا تھا۔۔۔جبکہ سالار اور افان سب کو سب کچھ بتا کر خاموش کھڑے تھے۔۔

تم نے کوئی بکواس کی تھی" کبیر نے سالار کو گھورا۔۔

نہیں" اسنے نے نگاہ چرائی۔۔

سالار" کبیر نے اسکا ہاتھ جکڑا اور افان کو اشارہ کر کے باہر لے آیا۔۔۔

ان تینوں کے پیچھے عارض بھی آگیا۔۔۔

بھیا آپکا تو کوئی عمل دخل نہیں" عارض نے سب سے پہلے سوال کیا۔۔

یار میں کیا کروں گا جو مجھے مشقوق سمجھ رہے ہو۔۔

سالار چیڑا۔۔

ہم جانتے ہیں تمھیں جتنی چیڑ ہے اس سے" کبیر نے سختی سے کہا۔۔

مجھے اس سے نہیں۔۔۔اسکے پاگل پن سے ہے۔۔۔جب وہ پاگل ہے تو پاگل کھانے پہنچاؤ ایک لڑکی کو وہ بھی پوری عقل شعور رکھنے والی کو اسکے ساتھ بندھنا ضروری ہے۔۔میرا مسلہ بس یہ ہے" سالار نے کہا۔۔

تم وہیں تھے افان مجھے بتاؤ کیا ہوا تھا" کبیر نے افان سے پوچھا۔۔

سالار نے افان کو گھورا مگر افان سب بتا گیا۔۔۔

سالار تمھیں شرم آتی ہے" کبیر بھڑکا۔۔۔

میں نے نہیں کہا تھا میں تو بس بتا رہا تھا" وہ منمنایا۔۔

بکواس بند کرو۔۔۔بچے ہو جو چیڑا رہے تھے "

میں نے نہیں کہا تھا کود جاؤ۔۔۔عدیل" سالار بھی بھڑکا۔۔۔

دعا کرو وہ زندہ بچ جائے۔۔سر سے خون نہ نکلنے کی وجہ سے ڈاکٹر خطرے کا شبہ دے رہے ہیں"

اگر مارنا ہوتا تو یہاں نہ لاتا۔۔جو بھی ہو گا وہ سب اسکے پاگل پن ہے میرا مسلہ نہیں اور ویسے بھی ڈاکٹر نے بتایا ہے اسکو دوری پڑا تھا جس کی وجہ سے وہ گیرا" سالار نے آنکھیں نکال کر سچ بتایا اور وہاں سے چلا گیا جبکہ وہ تینوں ایک دوسرے کی شکل دیکھنے لگے۔۔۔۔

اور سب دوبارہ کاریڈور میں جمع ہو گئے۔۔کچھ گھنٹے مزید انتظار کے بعد ڈاکٹرز باہر نکلے۔۔۔اور عدیل کی موت کی خبر نے جیسے ان سب کو ہلا کر رکھ دیا۔۔۔

افشین کی چیخوں نے پورا ہسپتال سر پر اٹھا لیا تھا۔۔جبکہ سارے بھائیوں نے سکندر کو دلاسہ دیا۔۔

سالار چند پل وہاں رکا اور پھر وہاں سے چلا گیا۔۔۔

جبکہ باقی سب۔۔سکندر اور افشین کے غم میں شامل تھے۔۔

عدیل کا جنازہ اٹھا تو۔۔افشین نے سب عورتوں کے سامنے زیمل کو بری طرح مارنا شروع کر دیا۔۔

اس نے مارا ہے میرے بیٹے کو۔۔۔یہ ہے میرے بیٹے کی قاتل" مدیحا تنزیلہ اور صوفیہ نے اسکو بہت روکنا چاہا مگر وہ تو کسی کے ہاتھ نہیں آ رہی تھی۔۔۔

جبکہ پریشے نے زیمل کو پیچھے کھینچ لیا۔۔۔۔

اور آیت اور پریشے زیمل وہ اپنے ساتھ لے گئیں۔۔۔۔

ہوش کرو افشین

مدیحا نے غصے سے کہا ساری عورتوں کے سامنے تماشہ بن گیا تھا۔۔۔۔

اسکو نکالیں بھابھی یہاں سے" وہ چلائی۔۔۔

ٹھیک ہے نکالا دیں گے تم ہوش کے ناخن لو کچھ" تنزیلہ نے کہا۔۔اور افشین اپنا ہاتھ چھڑا کر اپنے کمرے میں چلی گئی

۔سب نے رمشہ کو بھی دلاسہ دیا۔۔۔

جبکہ اوپر زیمل جو مسلسل رو رہی تھی۔۔پریشے نے اسکے چہرے پر پڑے میلوں پر دوائی لگانی چاہی

پلیز آپ مت کریں وہ ٹھیک کہہ رہی ہیں میں پیٹنے کی حق دار ہوں۔۔۔

میں نے ہی لاپرواہی کی تھی" وہ بولی اور رونے لگی جبکہ پریشے نے سر تھام لیا۔۔

بس کرو اب بیوقوف لڑکی" وہ غصے سے بولی۔۔

آیت نے حیرانگی سے اسکو دیکھا۔۔

ایک پاگل کے لیے روئے جارہی ہے" پریشے بولی تو زیمل۔۔ کو اس میں اس شخص کی جھلک دیکھائی دی جو حقیقت تھی بے پناہ حسین تھا۔۔۔ مگر نہ جانے الٹی سیدھی حرکات کیوں کرتا تھا۔۔۔

عدیل کی وفات کو دو دن گزر گئے مگر گھر کا ہنگامہ ختم نہیں ہو رہا تھا۔۔

افشین زیمل کو ایک پل بھی اپنے سامنے برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

اور جب آج صبح اسنے پھر اسے ناشتے پر دیکھا۔۔۔ جبکہ وہ پریشے اور آیت کے ساتھ ہی تھی مگر پھر بھی اسکا خون کھول گیا۔۔۔

میرے بیٹے کے قاتل کے ساتھ بیٹھ کر کھا رہی ہو تم دونوں میری تکلیف کا کوئی اندازا ہی نہیں" آیت اور پریشے پر وہ ایکدم چڑھ دوڑیں جنھوں نے زیمل کی وجہ سے لیٹ ناشتے کا پروگرام بنایا تھا۔۔۔

آیت نے تو ایک دم ہاتھ کھینچ لیا۔۔۔ کہ وہ افشین کے تیور دیکھ کر ہی ڈر گئی تھی۔۔۔ جبکہ۔ پریشے نے غصے اسے انکی طرف دیکھا۔۔۔

بس کریں چچی اسنے دو دن سے کچھ نہیں کھایا جب کھانے بیٹھتی ہے آپ آجاتیں ہیں۔۔۔" پریشے بولی تو افشین نے اسے حیرت سے دیکھا۔۔

تم اس کے لیے۔۔۔ مجھ سے بدلگامی کر رہی ہو۔۔اس کے لیے" اچانک ہی خاموش بیٹھی زیمل کو انھوں نے تھپڑ مار دیا۔۔۔

جبکہ وہ تو حیران کن لڑکی تھی ایک لفظ بھی منہ سے ادا نہیں کرتی تھی۔۔۔۔۔

افشین یہ کیا حرکت ہے۔۔۔"

بھابھی اس کو باہر نکالیں آپ لوگوں کو سمجھ کیوں نہیں آرہی میں اسکو یہاں دیکھنا ہی نہیں۔ چاہتی" افشین چلائی

جبکہ سب خاموش سے رہ گئے۔۔زیمل نے لقمہ یوں ہی چھوڑا۔۔۔اور اٹھی۔۔۔

کہیں نہیں جاؤ گی تم۔۔۔۔" پریشے نے جلدی سے اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔

تنزیلہ اپنی بیٹی کو لگام ڈالو۔۔۔۔ایسا نہ ہو کہ۔۔۔۔کچھ زیادہ غلط ہو جائے۔۔۔

یہ جاہل بھوکے فقیر لوگوں کی حمایت کرنا بند کرے۔۔۔اس لڑکی کا تعلق میرے بیٹے سے تھا۔۔اسے تو اس نے مار دیا اب کیا سمجھ رہی ہے کہ سب کی ہمدردیاں اکھٹے کر کے یہاں سے پیسے بٹورے گی تو میں اسکے عزائم سمیت اسے بھی آگ لگا دوں گی" وہ غصے سے چلائیں۔۔۔۔

تنزیلہ نے پریشے کو گھورا جو کہ ماں کی اس حرکت پر اور بھی تپ گئی۔۔۔۔

نکلو اس گھر سے" افشین۔۔۔۔پھر سے زیمل کو دھکا مار کر بولی۔۔۔۔

جس کے وجود میں ہمت جیسے نہ ہونے کے برابر تھی۔۔۔

اس گھر میں سکون ملے گا یہ نہیں" اچانک ان سب کو پیچھے سے کسی کے دھاڑنے کی آواز آئی۔۔۔اور سڑھیوں میں نائٹ ڈریس میں بے ترتیب سا۔۔وہ مندی مندی آنکھوں سے۔۔۔اور الجھے بکھرے بالوں اور بے پناہ لاپرواہ وجاہت سے وہ ان سب کو دیکھ رہا تھا جبکہ۔۔۔نیند کے برباد ہونے پر وہ دھاڑا تھا۔

سب نے ہی اسکو دیکھا۔۔زیمل نے بھی ایک پل کو مڑ کر دیکھا۔۔۔۔

اور اس کی سرخ نظریں دیکھنی تھی کہ سالار کی مندی مندی آنکھیں پوری کھل گئیں۔۔۔

افشین نے اسے نوٹس نہیں لیا۔۔۔

چل نکل یہاں سے۔۔۔اب یہاں کھڑی ہو کر اسکی بھی حمایت وصول کرے گی" افشین نیچلے لہجے میں زیمل کے کان میں غرائی وہ چاہتی ہی نہیں تھی کہ سالار اس معاملے میں انٹر فائیر کرے۔۔۔

زیمل چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی۔۔۔وہاں سے جانے لگی کہ سالار نے آدھی سڑھیوں سے ہی جمپ لگادی۔۔۔

کہاں جارہی ہو تم" وہ پیچھے سے بولا۔۔۔مگر زیمل نہیں رکی۔۔جبکہ افشین نے مسکرا کر طنزیہ سالار کی جانب دیکھا۔۔۔

اور گویا اسکو آگ ہی لگ گئ۔۔ایسا نہیں تھا۔۔۔کہ وہ پہلے سے بدلحظی سے ان کے ساتھ پیش آتا تھا۔۔۔یہ پھر وہ اس طرح اسکے ساتھ رویہ رکھتی تھیں۔۔بلکہ عدیل کی زندگی میں زیمل کے آنے کے بعد سے اس طرح ہو رہا تھا

۔۔۔

سالار غصے سے زیمل تک پہنچتا کہ مدیھا نے سالار کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

رک جاؤ۔۔۔مت جاؤافشین مزید خفا ہو گی۔۔اور اچھا ہے وہ بچی اپنے ماں باپ کے پاس چلی جائے" مدیحا مدھم آواز میں بولی زیمل وہاں سے نکل چکی تھی جبکہ سالار حیرانگی سے اپنی ماں کو دیکھنے لگا۔۔۔

صرف چچی کی فضول ضد کی وجہ سے آپ لوگ اس لڑکی کو اس گھر سے نکال رہے ہیں۔۔۔" وہ سرخ چہرہ لیے غصے سے بولا

۔۔۔

سالار۔۔۔اسے آزاد رہنا چاہیے۔۔۔افشین۔۔اسے یہاں سکون سے رہ

نے نہیں دے گی۔۔۔" مدیحا بولی جبکہ وہ۔۔۔خاموش ہو گیا۔۔وہ سیدھی چلتی جارہی تھی یہاں تک کے وہ سب وہاں سے کھڑے اسے اس گھر سے جاتے ہوئے دیکھتے رہے۔۔۔

کچھ کھانے تو دیتیں چچی آپ اسے" پریشے کو یہ بات برداشت نہیں ہو رہی تھی بیچ میں ہی بولی۔

بس چپکی رہو۔۔یہاں کھانا پینا حرام ہو گیا ہے۔۔اور اپنے بیٹے کی موت پر اس ڈائن کو کھلاتی پھیرو" افشین نے فورا جھاڑ دیا۔۔۔۔

سالار کے وجود میں اور بھی بے چینی سی بھر گئ مدیحا نے اسکا ہاتھ نہیں چھوڑا وہ نہیں چاہتی تھی وہ افشین سے بد تمیزی کرے جبکہ سالار کو دیکھ کر افشین کے لبوں پر مسکان آئ اور اسکے بعد وہ وہاں سے اپنے روم میں چلی گئ جبکہ ۔۔زیمل۔وہاں سے جا چکی تھی مدیحا نے سالار کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔

جاؤ چینج کر لو۔۔میں ناشتہ بنا دیتی ہوں"

نہیں کھانا بھوک نہیں ہے "اکھڑے ہوئے لہجے میں بولتا وہ واپس پلٹ گیا۔۔

سالار" مدیھا کو عجیب سا خدشہ سا ہو رہا تھا۔۔

تبھی اسنے اسکو روکا۔۔ سالار رک گیا مگر مڑا نہیں۔۔۔۔

میں یہ وعدہ سمجھوں کے تم اس لڑکی کے پیچھے نہیں جاؤ گے" مدیھا کا سنجیدہ چہرہ ایکدم پلٹ کر اسنے دیکھا۔۔۔۔

اور چند لمحے ماں کو دیکھتا رہا۔۔۔

اور پھر بنا کچھ کہے اوپر چلا گیا۔۔۔ جبکہ مدیھا کے دل میں ڈر سا بیٹھ گیا۔۔۔

ہفتہ گزر گیا تھا مگر دوبارہ وہ لوگ نہیں آئے تھے۔۔۔ اپنے ہی گھر والوں کے سامنے بے عزت ہو کر رہ گئ تھی وہ

وہ نہیں جانتی تھی کبیر مرتضی کون ہے کیا کرتا ہے کہاں رہتا ہے دیکھتا کیسا ہے۔۔۔ بس اتنا جانتی تھی وہ بہت امیر

ہے۔۔۔۔

اور جس شخص نے اسکی محبت کی تذلیل کر دی۔۔۔ اس سے کہیں زیادہ اونچا سٹیٹس رکھتا ہے۔ مگر ان لوگوں کا دوبارہ نہ آنا۔۔۔ اسکو مزاق بنا گیا تھا۔۔ ابو کچھ بولتے نہیں تھے جبکہ امی کے تانوں نے اسکا سکون برباد کر دیا تھا۔۔ دوسری طرف پھوپھو بھی بھائی سے ملنے کے لیے۔۔۔

اسپر ساری بات ڈال گئیں تھیں اور انکا بیٹا بھی اپنی حرکت چھپا گیا تھا۔۔۔

گویا وہ اپنوں میں ہی تنگ ہو کر رہ گئی تھی عجیب مزاق سا بن گیا تھا۔۔۔

وہ کمزور نہیں تھی۔۔۔ مگر۔۔۔۔ کمزور ہو رہی تھی۔۔۔۔

رات کی تاریکی میں اکیلی چھت پر بیٹھی۔۔۔ وہ اسی متعلق سوچ رہی تھی۔۔۔۔

کہ پیچھے آہٹ کا احساس ہوا۔

اسنے پلٹ کر دیکھا۔۔۔ جیسے برسوں بعد اسکو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

وہ چند پل دیکھتی رہ گئی۔۔ اسکے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔۔ نین نے فوراً اپنا چہرہ موڑ لیا۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔ وہ لوگ آئے نہیں۔۔۔ مجھے لگتا ہے نقلی جالی لوگ تھے تمھیں چونا لگا گئے" وہ قہقہ لگا کر ہنسا۔۔

جبکہ نین کے گلے میں آنسو کا پھندہ لگ گیا۔۔ مگر وہ بولی کچھ نہیں نہ ہی اپنے امڈنے والے آنسو اسے دیکھائے

۔۔۔۔

بلوجہ تم میرا مقابلہ کرنے چل نکلی ہو نین" اسنے آگے بڑھ کر اسکے شانے پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ۔۔۔ نین نے فوراً ہاتھ

جھٹک دیا۔۔۔۔

دور رہو مجھ سے" نہ چاہتے ہوئے بھی گالوں پر آنسو لڑھک گئے۔۔

ارے ارے تم تو رونے لگی" وہ پھر ہنسنے لگا۔۔

تم لڑکیوں کا بھی عجیب ہے ضد پر اکر مقابلہ کرنے چل پڑتی ہو مرد سے پھر منہ کی کھا کر رونے لگتی ہو" اسنے سر جھٹکا

۔۔

نین پھر بھی کچھ نہیں بولی۔۔۔

میرا ایک جاننے والا ہے تمھارے ساتھ سوٹ کرے گا مجھ جیتنا تو امیر نہیں ہے مگر۔۔ تم لوگوں سے بہت بہتر ہے ۔۔ کہو تو بات چلاؤ ادھر" وہ کمینگی سے بولا۔۔

نین کو لگا وہ ابھی۔۔ زمین میں دھنس جائے گی۔۔۔

آنسو سے لبریز آنکھوں سے اسکو دیکھنے لگی۔۔ یہ وہ ہی لب تھے جو۔۔ اسکی تعریف۔۔۔ کرتے نہیں تھکتے تھے یہ وہ ہی چہرہ تھا جس کی مسکراہٹ میں اسکو دیکھ کر دوگناہ اضافہ ہو جاتا تھا۔۔۔

اور پیسے نے ہر چہرے پر زے نقاب سا اتار دیا۔۔۔۔

کیا وہ کسی پر یقین کرنے قابل رہی تھی۔۔۔

بے بسی سے وہ سسک سی گئ۔۔۔

جبکہ مقابل کا چہرہ مسکان چھپا نہ سکا۔۔

رومت جس تیزی سے۔۔ تم رشتوں کو ہاں کر رہی ہو جلد تمھاری شادی ہو جائے گی۔۔۔ مگر افسوس واقعی تمھیں تمھارے میعار جتنا شخص ہی ملے گا۔۔۔۔" اسکو روتا دیکھ وہ بولا۔۔۔

چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔" نین نے ہمت کر کے آنسو صاف کیے۔

ارے چلا جاتا ہوں۔۔۔۔" وہ ہنستے ہوئے سیڑھیاں اتر گیا چہرے پر فتح تھی۔۔۔

اگر اسکی وہ نوکری نہ لگتی۔۔۔جو چند ماہ پہلے لگی۔۔جس سے۔۔۔وہ خود کو بہت کچھ سمجھنے لگ گیا۔۔تو وہ بھی تو اسکے جتنی ہی حثیت رکھتا تھا

اسکا بس نہیں چلا چیخیں مار مار کر روئے اتنا روئے۔۔۔کہ اپنے دل سے اس ذلیل انسان کی ایک ایک بات نکال دے۔۔۔

گڈ ایوننگ سر" پی آئے کی کال ریسیو کر کے اسنے سپیکر پر ڈال دی جبکہ خود تیار ہونے لگا۔۔۔

ایوننگ" سنجید گی سے بولا۔۔۔

سر آپ نے جس لڑکی کا کہا تھا۔۔وہ لڑکی ایدھی فاؤنڈیشن میں رہ رہی ہے تین دن سے" پی آئے کے الفاظ تھے

۔۔۔یہ تیزاب اسے تیزاب کی مانند ہی لگے۔۔۔۔

اسنے ٹائی جو باندھی تھی۔۔۔کھول کر ایک طرف پھینک دی۔۔۔

اس لڑکی کو وہاں سے اٹھاو۔۔اور میرے فلیٹ میں پہنچاؤ" شیشے میں اپنے ہی عکس کو گھورتے ہوئے وہ بولا۔۔

جی جیسا آپ چاہیں" پی آئے نے کہا اور کال ڈسکنیکٹ ہو گئ۔۔۔

جبکہ سالار تیار ہو کر نیچے آگیا۔۔

آج ایک ڈائریکٹر کے ساتھ اسکی میٹینگ تھی۔۔۔

تبھی وہ شام میں گھر سے نکلنے کے لیے۔۔۔اپنے پورشن سے اترا۔۔۔

زین کے کمرے کیطرف نگاہ گئ۔۔۔

توماتھے پر کئ بل سے پڑے وہ سمجھ نہیں پارہا تھا اس ایک لڑکی کا غم اسکا بھائ کیوں بنارہا تھا۔۔۔

برحال اس سے بعد میں بات کرنے کا سوچ کر۔۔ وہ ہال میں اگیا۔۔۔ عارض اور کبیر ابھی آئے تھے

۔۔۔۔۔۔

جبکہ مرتضی شہاب سکندر اور وجاہت بھی وہاں موجود تھے۔۔

کہاں جارہے ہو" وہ جانتا تھا مرتضی صاحب سوال ضرور کریں گے۔۔

ڈائریکٹر سے میٹینگ ہے" اسنے سنجیدگی سے جواب دیا۔۔

یہ مراسیوں والا شوق کس دن پورا ہوگا تمھارا" وہ زرا سختی سے بولے۔۔

سالار نے کبیر کیطرف دیکھا جیسے ضبط کی انتہا پر ہو۔۔۔ گویا وہ ابھی اٹھا پٹخ کردے گا۔۔۔

بابا کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔ اسکا پرفیشن ہے"" کبیر نے اسکی شکل دیکھ کر فورا لقمہ دیا۔۔

ہاں تو سمجھاو اسے۔۔ بیزنیس میں آئے۔۔۔ یہ کیا چونچلے ہیں۔۔ اسکے رشتوں کو جائیں گے تو یہ بتائیں گے کے بیٹا ناچتا گاتا ہے" وہ بولے جبکہ عارض نے اپنی ہنسی دبائ سالار کا چہرہ سرخ تھا۔۔۔ جیسے ابھی وہ پھٹ پڑے گا۔۔۔

مگر اپنی عادت کے برخلاف وہ یوں ہی کھڑا رہا۔۔۔۔

کبیر نے گھیرہ سانس بھرا۔۔۔

میرے رشتے کے لیے آپکو ہلکان ہونے کی ضرورت نہیں مجھے جو پسند اہے گی میں شادی کرلوں گا" اسنے سرد مہری سے کہااور سب کو حونک چھوڑ کر وہ مظبوط قدم اٹھاتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔

جبکہ پیچھے سب ایک دوسرے کی شکلیں دیکھنے لگے۔۔۔۔

کبیر بھی اپنی جگہ سے اٹھ گیا جبکہ عارض نے اپنی کھنچائی سے پہلے جانا مناسب سمجھا۔۔۔۔اس دن کے بعد بابا تو اس سے بات کر ہی نہیں رہے تھے اور کبیر بھی صرف کام کی حد تک۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈائریکٹر سے میٹینگ کر کے نہ جانے کیوں اسکا ڈرنک کا موڈ ہو گیا۔۔۔اور وہ اپنے فلیٹ میں آگیا۔۔۔

جبکہ وہ یہ بھول گیا تھا کہ جزبات میں اکر وہ پی آئے کو کیا کہہ چکا ہے۔۔

بابا کی باتوں پر خون ہی کھول رہا تھا۔۔۔۔

جدید طرز کا بنا یہ فلیٹ بے حد خوبصورت تھا۔۔ تقریبا پورا گھر ہی کانچ کا تھا گویا۔۔۔

رومز دو تھے اور دونوں ہی ٹرانسپیرنٹ سے لگتے تھے شیشے کی دیواروں کی وجہ سے۔۔اندر کا باہر والوں کو سب نظر آتا تھا۔۔۔

جبکہ کچن تو اوپن ہی تھا اور وہ لاونج میں بیٹھا۔۔۔ابھی بوتل کھول ہی رہا تھا۔۔ کہ کلک کی آواز سے فلیٹ کا دروازہ کھلا ۔۔۔۔اور پی آئے۔۔۔ایک لڑکی کو اندر زبردستی گھسیٹ لایا۔۔۔

سالار خاموشی سے یہ منظر دیکھ رہا تھا۔۔نہ وہ حیران ہوا اور نہ ہی پریشان۔۔۔اسنے گلاس میں ڈرنک ڈالی اور اس لڑکی کو دیکھنے لگا جس کی آنکھوں پر پٹی تھی اور۔۔۔۔وہ بے حد گھبرائ ہوئ لگ رہی تھی۔۔۔۔

گڈ ایوننگ سر" پی آئے نے سالار کو دیکھ کر کہا۔۔۔جس نے سر ہلایا۔۔

جاؤ تم" اسنے بس اتنا ہی کہا۔۔۔

زیمل آواز پر چونک کر آواز کی سمت دیکھنے لگی جبکہ آنکھوں پر سیاہ پٹی تھی۔۔

سالار اسکی پہچان پر مسکرادیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

آٹھ قدم چل کر وہ اسکے مقابل اگیا۔۔۔۔

اور نرمی سے اسکی آنکھوں پر سے پٹی ہٹادی

۔۔زیمل اس خوبرو مرد کو اپنے سامنے دیکھ رہی تھی۔۔جس کے ہاتھ میں شراب کا گلاس تھا۔۔۔اور وہ چہرے پر مدھم مسکان لیے کھڑا۔۔تھا۔۔۔

اچانک اسکے وجود میں خوف کے ساتھ ساتھ نفرت سی دوڑ گئ

۔۔اور پھر وہ ہوا جو ہونا تو نہیں چاہیے تھا مگر بے اختیاری میں۔۔۔زیمل سے یہ عمل ہو گیا۔۔۔

اسکا ہاتھ اٹھا اور سالار کے گال پر کھینچ کر تھپڑ لگا۔۔۔

سالار اس افتاد کے لیے بلکل تیار نہیں تھا۔۔۔

اور نہ ہی وہ کچھ ایسا سوچ رہا تھا وہ زیمل کو ایک دبو سی لڑکی سمجھ رہا تھا۔۔ جس کو لے کر اسکے دل میں کوئ خاص قسم کے جزبات نہیں تھے ہاں۔۔ مگر اسے اپنے گھر والوں کا رویہ اسکے ساتھ سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔

اور پھر اسکا اپنے گھر جانے کے بجائے ایدھی فاؤنڈیشن چلے جانا۔۔ سالار کو کافی غصے میں مبتلا کر گیا تھا اور اسکا ارادہ بھی اس حد تک تھا کہ۔۔۔اس لڑکی کو اس فلیٹ میں رہنے کی اجازت دے گا۔۔۔

مگر کھیل سارا پلٹ گیا تھا۔۔ دوسری طرف زیمل اس طرح اٹھانے اور اسکے فلیٹ میں یوں لانے اور پھر اسکے ہاتھ میں شراب کا گلاس اور اکیلے گھر میں اسکے ساتھ تنہائ دیکھ کر سارے مطلب غلط اخز کرتی گئ جس کی وجہ سے اسکا ہاتھ اٹھا تھا

آپکا بھائ بھلے پاگل ہی تھا مگر اسکی بیوہ ہوں میں۔۔۔۔عدت بھی ختم نہیں ہوئ میری ابھی۔۔۔اور آپ نے اتنی پیچ حرکت کی۔۔۔۔

یہاں مجھے اٹھوا کر لانے کا کیا مقصد تھا آپکا آپ کیا سمجھ رہے ہیں اگر میرے والی وارث نہیں کوئ۔۔۔تو آپ میرا فایدہ اٹھائیں گے۔۔ لعنت بھیجتی ہوں آپ پر اور آپکی اس سوچ پر میں "زیمل غصے سے تلملا اٹھی جبکہ سالار کے ہاتھ

کی گرفت شراب کے گلاس پر اتنی سخت ہوتی چلی گئ۔ کہ اس خاموش فلیٹ میں چھناکے کی آواز کے ساتھ گلاس اسکے ہاتھ میں ہی پھٹ گیا۔۔ جس کے ایوز کانچ کا بڑا ٹکڑا اسکی ہتھیلی میں کھڑا ہو گیا۔۔۔

زیمل یہ منظر دیکھ کر ایکدم چلا اٹھی۔۔۔

سالار نے سرخ نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔۔

ہاتھ میں کیا ہوا تھا وہ اپنے اندھے غصے میں بلکل نہیں دیکھ سکا۔۔۔۔

اسنے زیمل کی طرف جن نظروں سے دیکھا زیمل اپنی گزشتہ ہمت پر کانپ سی گئ۔۔۔

تھپڑ کیوں مارا تم نے" سرد ٹھنڈے بے لچک بے رحم لہجے میں اسنے۔۔۔ سوال کیا۔۔

آپ آپ کا ہاتھ" زیمل کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔

جبکہ سالار نے اسکے پاس سے اپنا ہاتھ دور کر لیا۔۔۔اور ہتھیلی میں کانچ دیکھ کر اسنے ایک جھٹکے سے کانچ کو ہتھیلی سے نکالا اور دور پھینک کر اسی خون آلود ہاتھ سے اسنے زیمل کا چہرہ جکڑ لیا۔۔۔

تیزی سے خون ہاتھ سے بہتا زیمل کے چہرے پر لگ رہا تھا۔۔۔

میں پوچھ رہا ہوں تھپڑ کیوں مارا" وہ دھاڑا۔۔۔

گویا تھپڑ تو زور سے نہیں لگا تھا

۔ مگر اسکی انا کے بلند معیار پر۔۔۔۔ بڑی زور سے لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔

مجھ۔۔۔ مجھ "

بکواس بند کرو صرف اتنا بتاؤ جتنا پوچھا ہے تم نے تھپڑ کیسے مارا مجھے" وہ اسے گھسیٹ کر دیوار سے چپکا چکا تھا۔۔۔

زیمل کانپ سی گئی۔۔۔

سمجھ نہیں آیا کیا جواب دے۔۔۔۔۔

سالار نے اسکو اس سختی سے جکڑا تھا کہ۔۔زیمل کے آنسو بہنے لگے۔۔۔وہ ان آنسو کو دیکھ کر۔۔۔غصے سے دور ہٹا ۔۔۔اور زور سے مکہ دیوار میں دے مارا۔۔ساری باتوں نے اکھٹے ہو کر۔۔۔اسکے اندر جیسے آگ سی جلادی تھی

۔۔۔۔

زیمل ایک بار پھر سے کانپ گئی۔۔۔وہ حیران نظروں سے۔۔اسکے عمل کو دیکھ رہی تھی جو۔۔۔جیسے بے چین ہو گیا تھا۔۔بار بار اسی ہاتھ پر ہٹ کر رہا تھا۔۔۔زیمل کی حیران نظریں اسپر تھیں۔۔گالوں میں چبھی اس کی انگلیوں کا دکھ نہیں تھا درد نہیں تھا فشین اور عدیل سے وہ اتنا پٹی تھی کہ اب اسے تکلیف نہیں ہوتی تھی مگر۔۔۔

سامنے والے کی انا پر ایک تھپڑ کتنی زور سے لگا تھا کہ وہ پاگل سا ہو رہا تھا۔۔۔

نکلو یہاں سے "اچانک اسنے زیمل کیطرف دیکھا زیمل جو بہت غور سے اسکو دیکھ رہی تھی۔۔۔

بھکلا سی گئی۔۔

میں نے کہا ہے دفع ہو جاؤ" وہ پھر سے دھاڑا۔۔۔

آپکا ہاتھ "زیمل رونے لگی۔۔۔۔

جبکہ سالار کا دماغ اسکے رونے سے۔۔۔اور بھی خراب ہو گیا۔۔۔اس سے پہلے وہ اٹھتا زیمل ڈر کر دروازے کی جانب بھاگی۔۔۔۔

سالار اسے نظروں سے ہی مار دینا چاہتا تھا۔۔اسنے دروازہ کھولا بار بار اسکے ہاتھ سے بہتے خون پر نگاہ جارہی تھی ۔۔۔

اور جب اسکے تاثرات میں کمی نہیں آئ تو وہ۔۔خاموشی سے باہر نکل گئ۔۔ باہر وہی آدمی کھڑا تھا جو اسے یہاں لایا تھا ۔۔۔۔

اسنے غصے سے اور نفرت سے اسکی طرف دیکھا۔۔

میڈیم آپ کہاں جارہی ہیں" پی آئے اسکے پیچھے پیچھے آیا۔۔۔

تم سے مطلب۔۔۔"زیمل تڑخ کر بولی۔۔

آپ نہیں جاسکتی" پی آئے نے نفی کی۔۔

تمھارے سر۔نے ہی مجھے دفع ہونے کا کہا ہے"زیمل کو رونا بھی ارہا تھا ساتھ کے ساتھ غصہ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا یہ کیسی زندگی ہے جو ہر کچھ دنوں بعد ایک امتحان لینے کھڑی ہو جاتی ہے۔۔۔۔

میڈیم جب تک سر مجھے آرڈرز نہیں دیں گے اپ کہیں نہیں جاسکتی۔۔۔آپ کچھ دیر یہاں ویٹ کریں ابھی سر یہاں سے چلے جائیں گے۔۔۔اور سر نے مجھے یہ ہی آرڈر دیا تھا کہ آپکو یہاں لے آؤ آپ ایدھی فاؤنڈیشن میں نہیں رہیں گی" پی آئے نے تفصیل سے بتایا۔۔۔

تمھیں یہ تمھارے سر کو۔۔میرے کہیں رہنے یہ نہ رہنے سے فرق فرق۔۔۔۔اسکی زبان تتلا گئ۔۔

پی آئے نے بحث کے بجائے گن نکال کر اسکی پیشانی پر رکھ دی۔زیمل لرز سی گئ۔۔۔

پلیز میڈیم آپ خاموش رہیں" وہ بس اتنا بولا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔۔زیمل میں اگلا لفظ بولنے کی جرت نہیں ہوئ

۔۔

تقریبا آدھے گھنٹے بعد دھاڑ سے دروازہ کھلا اور وہ ان دونوں کے سامنے بگڑے تاثرات لیے وہاں سے گزر کر چلا گیا

۔۔۔

پی آئے خون میں لت پت اسکا ہاتھ دیکھ کر بھکلایا۔۔

میڈیم آپ اندر جائیں۔ "

نہیں میں نہیں جاؤں گی جانے دو مجھے "زیمل نے مزاہمت کی مگر وہ اسے اندر زبردستی دھکیل کر

۔۔۔اور باہر سے لوک کر کے سالار کے پیچھے دوڑا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عدیل کی موت کو آج مہینہ گزرنے کو آیا تھا مگر افشین ویسے ہی تھی بیٹے کو یاد کر کے اور زیمل کو کوسنے دیتی رہتی تھی سب اسکا بہت خیال رکھ رہے تھے کہ اسکا غم ہلکا ہو اسنے رمشہ کو بھی اسکی نانی کے گھر بھیج دیا تھا سب نے روکا

بھی کے دوسری اولاد ساتھ رہے گی تو غم ہلکا ہو گا مگر اسکی ضد کے آگے کسی کی نہیں چلی۔۔اور یوں ایک مہینہ گزر گیا۔۔

سالار اس دن گھر آیا۔۔تو اسکے پی آئے نے اسکی ڈریسنگ کرادی تھی۔۔۔

اسکی چوٹ کے بارے میں سب نے پوچھا مگر وہ چھوٹے سے حادثے کا کہہ کر ٹال گیا اور اس دن کے بعد وہ۔۔۔ دوبارہ فلیٹ نہیں گیا۔۔۔یہ شاید اسے یاد نہیں رہا۔۔سنڈے تھا سب کی چھٹی تھی تبھی سب لوگ جمع تھے شام کی چائے پر اور سب ہی باتیں کر رہے تھے۔۔۔افشین کے پاس صرف عدیل کا موضوع تھا۔۔۔جسے سب سنتے کہ اسکا دل ہلکا ہو جائے۔۔۔

جبکہ اچانک سالار نے باپ کیطرف دیکھا۔۔کافی دیر سے وہ موبائل میں مگن تھا۔۔۔دوسری طرف عارض کو عجیب الجھن ہو رہی تھی۔ایک تو اس دن کے بعد جینی اس سے ناراض تھی۔۔۔کوئ بات نہیں کر رہی تھی۔۔ مزاج میں بھی اس ایک ہفتے میں عجیب بدلاؤ آیا تھا۔۔۔۔

نہ وہ اس بات سے گھبرا رہی تھی کے اسکے خدوخال میں تبدیلی واضح ہونے لگی ہے جس کے باعث اسکی خوبصورتی میں دوگنا اضافہ وہ چکا ہے۔۔۔اور سب سے اہم بات وہ لڑکی جو عارض سے نگاہ ہی نہیں ہٹا پاتی تھی۔۔ پیچھلے ایک ماہ سے وہ عارض کیطرف دیکھ بھی نہیں رہی تھی۔۔۔

اور یہ بات عارض کو برداشت نہیں ہو رہی تھی وہ کچھ کچھ دیر بعد آیت پر نگاہ ڈالتا جو۔۔ کہ اب سالار کیطرف متوجہ تھی زین خاموش بیٹھا تھا جبکہ وہ بھی کچھ توقف کے بعد عمل۔ کو دیکھتا جو اسکی شکل دیکھنے کی بلکل روادار نہیں تھی جبکہ سالار پورے صوفے پر بیٹھا کم لیٹا زیادہ ہوا تھا اور کبیر۔۔۔ بھی خاموشی سے۔۔ کافی پی رہا تھا۔۔

سالار کے پکارنے پر سب اسکی طرف متوجہ ہوئے۔۔

آپ نے کبیر کی شادی کے بارے میں اب کیا سوچا" وہ بولا۔۔۔

تو کبیر نے سر تھام لیا۔۔

اگر کسی کو خودکشی کا شوق ہے تو وہ سالار ہے یہ بات آج اسنے دیکھ لی تھی وہ

ہر بار ایسی بات کر جاتا تھا کہ۔۔۔ سامنے والا اسکو ڈنڈا اٹھا کر مارے۔۔۔

اور حسب موقع افشین چیخ پڑی۔۔

میرے بیٹے کو مرے ایک مہینہ نہیں گزرا اور اس گھر میں شادیانے بجے گے۔۔۔" افشین تلملائی۔۔ مرتضی نے سالار کو گھورا۔۔۔

مہینہ تو خیر گزر چکا ہے چچی۔۔۔۔ اور کتنا سوگ منانے کا ارادہ ہے آپکا۔۔۔۔" اور سب نے گھیرہ سانس بھرا۔۔۔ اب لاحاصل بحث شروع ہو چکی تھی۔۔

سالار ہم اس بارے میں بعد میں بات کریں گے" مدیحا خود ہی بول اٹھیں۔۔۔

کیوں بھئ۔۔۔میں آپ لوگوں کو بتارہاہوں۔۔۔وہ لڑکی جس کارشتہ اپ لے گئیں تھیں وہ تو یہ بات جانتی بھی نہیں کہ کیاہواہے۔۔۔وہ کیاآپکے بیٹے کاساری زندگی انتظار کرتی رہے گی اور خیر سے آپکابیٹا بھی بڑا عقل مند ہے" دوسری بات نیچی آواز میں بولا۔۔جبکہ اسکی بات پر کبیر ایسے چونکا جیسے اب ہوش میں ایاہو۔اسے تواس بات کااحساس ہی نہیں تھاکہ وہ تو جا۔نتی بھی نہیں۔۔۔۔عدیل کی ڈیتھ کے بارے میں کیاکیاسوچ رہی ہوگی وہ اس کے بارے میں ۔۔۔۔اسنے بے چینی سے کپ ٹیبل پر رکھ دیا۔سالار مسکرادیاکہ کبیر صاحب ہوش میں اگئے ہیں۔اسنے ماں کیطرف دیکھا۔۔

مماآپکوانفارم کرناچاہیے تھا" سنجیدگی سے بولا۔۔

بیٹاخیال ہی نہیں رہا" مدیھاشرمندہ سی ہوگئیں۔۔۔۔

چاچوآپ مجھے بتائیں کیااب ماحول بدلنا نہیں چاہیے اور میں توچچی کے خیال میں یہ بات کہہ رہاہوں اس طرح زراانکا زہن بھی ہٹ جائے گا

۔خیر میں نے عدیل کو بھولنے کانہیں کہا۔۔" وہ اپنی ایکٹینگ کے جوہر اس وقت آزمارہاتھاجس کااندازااسکے تینوں بھائیوں اور باپ کو تھا۔باقی سب خاموشی سے سن رہے تھے۔۔

ٹھیک کہہ رہاہے بھائ جان سالار ہر بات بھی غلط نہیں ہوتی بچوں کی" سکندر صاحب بولے تو

۔سالار کادل کیاخود کو تھپکی دے وہ واقعی ایک اچھاایکٹر تھا۔۔

یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔"افشین بھڑ کی۔

چپکی رہو۔۔۔"سکندر صاحب نے کہا۔۔تو وہ بولتیں ہوئیں وہاں سے اٹھ کر چلی گئیں۔۔۔

ایسے اچھا نہیں لگتا سکندر"مرتضی صاحب نے بھی نفی کی۔۔

بابا۔۔۔کیا ہو گیا یار۔۔ماحول بدلے گا تو سب ٹھیک۔۔

تم تو بکواس بند کرو اپنی"وہ اسے جھڑک گئے۔۔۔۔

عقل مند لوگوں کی تو اس گھر کو ضرورت ہی نہیں۔۔کیوں زین"سالار نے اسکی طرف دیکھا جو ایکدم چونکا اور مسکرا دیا۔۔۔

سالار اسکی طرف دیکھتا رہا اور پھر باپ کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

میں بھی یہ ہی کہو گا ماحول کو بدلا جائے"شہاب بولے تو۔۔۔سالار کے ساتھ سب ہو گئے

۔عارض تو خود سے نہیں بولا کہ بیچ میں گھسا جائے گا۔۔کبیر بھی خاموش تھا البتہ سالار نے پورا پورا اسکے ساتھ بھائی چارہ نبھایا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔مگر ہم اب بھی اس لڑکی کے حق میں نہیں ہیں"مرتضی صاحب نے پھر سے بات وہیں سے شروع کی۔۔۔

بابا وہ میری پسند ہے"اب کبیر بولا

۔جبکہ سالار اور عارض مسکرا رہے تھے۔۔۔دونوں جانتے تھے وہ منا لے گا۔۔۔زین البتہ دماغی طور پر وہاں موجود ہی نہیں تھا کل رات جو فون کال آئی تھی اسنے اسکے دھکڑ پکڑ لگا دی تھی۔۔۔۔

اور میری پسند ایمن میں ہے" مرتضی بولے۔۔۔

شادی میں نے کرنی ہے" کبیر زرا غصے میں لگا۔۔

مرتضی صاحب معافی چاہتی ہوں بیچ میں بول رہی ہوں وہ میری بہن کی بیٹی ہے اور میں اسے کبیر کی پسند کے بارے میں بتا چکی ہوں۔۔۔"

بیٹوں کے ساتھ ہو جائیں آپ بھی" مرتضی غصے سے اٹھ کر وہاں سے چلے گئے

۔

جبکہ سالار ہنس دیا۔۔

مما کیسے ڈر ڈر کے بولتیں ہیں اپنے ہی شوہر سے"

شیٹ آپ سالار" کبیر نے جھڑکا۔۔۔تو وہ تو بھڑک گیا

۔چاچو دیکھ رہے ہیں کیسا احسان فراموش ہے یہ "

ایکدم سب ہنس دیے۔۔۔۔

نانی کے پاس گاؤں میں شادی کریں گے ہم"

بس کرو پہلے ہمارا باپ میری پسند پر مان نہیں رہا۔۔۔اوپر سے تمھاری

بکواس جاری ہے" کبیر نے غصے سے کہا۔۔۔

وہ کام مجھ پر چھوڑ دو تمھیں نہیں پتہ میں۔۔ ٹوپ فینس ایکٹرز میں سے ہوں" وہ آنکھ مارتا بولا۔۔۔۔

مگر اپنے گھر کیوں نہیں" آیت بولی۔۔ تو سب اسکو دیکھنے لگے وہ پہلی بار اس طرح بولی تھی سالار اور کبیر تو مسکرا دیے جبکہ زین بھی ایک پل کو مسکرایا۔۔ عارض اسکی طرف دیکھنے لگا۔۔۔

آیت کنفیوز سی ہو گئی۔۔۔

آیت اسی گھر میں چاہتی ہے تو یہیں شادی ہو گی" کبیر نے فیصلہ سنایا اور محفل برخاست ہو گی۔۔۔۔۔

واہ یار زبان لگ گی" پریشے نے چھیڑا۔۔۔ تو آیت مسکرا دی۔۔۔۔

تم نے ہی تو کہا تھا" آیت نے اسکی جانب دیکھا۔۔

گڈ ورک میری جان۔۔۔۔ تم دیکھنا یہ عارض کا بچہ خود کہے گا اب تم سے شادی کرنے کا" پریشے نے سر جھٹکا اور دونوں اوپر آگئیں۔۔ پریشے کے روم میں عمل بھی ساتھ ہی تھی۔۔۔

یار بڑی مما سے کہتے ہیں نین بھابھی کے پاس ہم بھی جائیں گے اب دیکھیں تو۔۔ کیسی ہیں وہ جو ہمارے بڑے بھیا کو ہلا گی" پریشے نے کہا تو تینوں مان کر اپنے کمرے سے نکلیں۔۔۔ تبھی زین اپنے کمرے میں جا رہا تھا عمل اور زین کی نظروں کا تصادم ہوا۔۔ اور عمل نے فوراً نگاہ پھیر لی زین بھی اندر اپنے روم میں آگیا۔۔۔

اسکی جان سوکھ رہی تھی جس سے احتشام کی اسکے پاس کال آئی تھی اور اسنے ایک کروڑ کا مطالبہ کیا تھا۔۔۔

اور اگر زین اسے نہیں دیتا تو۔۔ وہ اسکی وڈیوز اور ا

اسکا کوٹھے پر جانا سب کچھ اسکی فیملی کو دیکھا دے گا۔۔زین۔۔پریشانی سے کمرے میں چکر کاٹ رہا تھا۔۔

کیا وہ کسی سے ایک کروڑ مانگے گا تو وہ اسے دے دیں گے "یہ اسکے لیے معمہ تھا کیا وہ سوال نہیں کریں گے کہ تمھیں کس لیے ضرورت ہے۔۔یہ پھر۔۔۔ابھی تم کماتے ہی کیا ہو جو۔۔ تمھیں ایک کروڑ نکال کر دے دیا جائے۔۔۔

وہ جانتا تھا اسے کوئی بھی نہیں دے گا مگر یہاں اس گھر میں اسکی تصاویر کوٹھے پر جانے والی اگئیں تو شاید کوئی اسے زندہ بھی نہیں چھوڑتا وہ بری طرح پھنس گیا تھا۔۔۔۔اور احتشام اسے مزید پھنسا رہا تھا۔۔

ایک پل کو اسنے سوچا کہ سب کچھ سالار کو بتا دے۔۔سارا وزن اتار دے۔۔ مگر وہ جانتا تھا کبیر۔۔غصہ کرتا ہے ۔۔۔تو۔۔۔جان مشکل میں اجاتی ہے۔۔۔لیکن جب سالار غصہ کرتا ہے تو۔۔وہ پاگل سا ہو جاتا ہے۔۔۔شاید جان نکال ہی لے۔۔۔اور عارض۔۔۔وہ شاید اسکا گلہ دبا دے۔۔۔۔یہ کبیر یہ بابا میں سے کسی کو بتا دے۔۔۔

اسنے گھیری سانس کھینچ کر سیل پاور آف کر دیا۔۔۔

اور لیٹ کر وہ گزشتہ دنوں کے بارے میں سوچنے لگا۔۔۔کیا ہو گیا تھا وہ۔۔ حرم کے ساتھ جو بھی ہوا۔۔وہ سب کچھ اسنے نہیں کیا تھا۔۔۔

مگر پھر بھی وہ خود کو سزا دے رہا تھا۔۔۔۔

نہ ہی اسنے اسے مارا تھا اور نہ ہی اسکے ساتھ زیادتی کی تھی۔۔۔۔ہاں وہ شامل ضرور تھا۔۔۔ہاں دوست بھی اسی کا تھا احتشام سارے دوستوں سے ملنا اسنے چھوڑ دیا تھا سب یہ سب کچھ محسوس کر رہے تھے اگر گھر میں حادثہ نہ ہوتا تو اب تک کوئی بھی اسے پکڑ چکا ہوتا۔۔

موبائل میں سے سیم نکال کر اسنے خود کو نارمل کیا۔۔۔

وہ جب تک اس گناہ کی سزا خود کو دیتا رہے گا جو اسنے کیا نہیں۔۔۔

اور اچانک عمل کی آنکھوں۔ کی نفرت سامنے اگی۔۔

اسنے سختی سے مٹھیاں بھینچ لیں۔۔۔

وہ ایک پل کے لیے بھی احتشام سے بلیک میل نہیں ہونا چاہتا تھا تبھی اسنے ہر معاملے کو پس پشت ڈال کر خود کو اپنی زندگی میں واپس لوٹ جانے پر اکسایا جب تک وہ خود ٹھیک نہیں ہوگا کچھ ٹھیک نہیں ہوگا۔۔

یہ سوچ کر اسے اچھا احساس ہو رہا تھا مسکرا کر اسکے وہ سیم ہی توڑ دی جس پر احتشام کال کرتا۔۔

اور اٹھ کر شاور لینے چلا گیا آج اسکا دوستوں میں جانے کا ارادہ بن گیا تھا۔۔۔

آیت پریشے اور عمل کو دیکھ کر مدیھا مسکرا رہیں تھیں مرتضی ناراض تھے مگر انھیں یقین تھا جلد ساری ناراضگی ختم ہو جائے گی۔۔۔

بڑی مما۔۔ ہمیں نین بھابھی سے ملنا ہے لازمی اور بس شادی کی ڈیٹ لیں گے "پریشے بولی تو عمل اور آیت نے حمایت کی۔۔

اچھا بھئی ٹھیک ہے مجھے تو بہت شرمندگی ہے وہ لوگ ہمیں کیسا سمجھ رہے ہوں گے" مدیھا نے کہا تبھی تنزیلہ بھی اندر آئی

-

پریشان نہ ہوں بھابھی نکاح کی تاریخ کے گے بس۔۔

افشین خفا ہے مگر مجھے اسکی فکر ہے" وہ بولیں تو صوفیہ نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔

ہو جائے گی ٹھیک سالار درست کہہ رہا ہے۔۔ماحول بدلے گا تو سب ٹھیک ہو جائے گا "

وہ مسکرادیں۔۔

کیوں نہ ابھی چلیں" عمل نے کہا۔۔ تو آیت اور پریشے تو پکی ہوں گئیں۔۔

ابھی چلتے ہیں تائی امی نیک کام میں دیری کیسی "آیت بولی تو مدیھا نے اسکا ماتھا چوم لیا۔۔۔

میری بہو ہنستی کھلکھلاہتی اچھی لگ رہی ہے "

مگر بھابھی ایک الگ ہی نور سا آرہا ہے آیت پر آپ نے محسوس کیا" تنزیلہ بولی۔۔ جبکہ صوفیہ بھی مسکرائی۔۔

موٹی موٹی سی لگ رہی ہے۔۔

آیت کے رنگ فق سے ہو گئے۔۔۔ جبکہ پریشے نے اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔ مدیھا۔۔۔نے ان دونوں کو دیکھا۔۔

اچھی بات ہے نہ اور بھی پیاری ہو گئی ہے "ادھر ادھر دیکھتے وہ بات ٹال گئی۔۔

یار باتوں میں وقت ضائع مت کرو ہم چلتے ہیں نہ آج ہی" عمل جھنجھلا کر بولی تو سب ہنس دیے۔۔

کچھ نہیں ہوا ریلکس "پریشے نے کہا۔۔۔ تو آیت نے سر ہلایا۔۔۔

چلو جاؤ سب تیار ہو جاؤ" مدیھا نے کہا۔۔

تم دونوں بھی صوفیہ اور تنزیلہ سے بھی بول کر وہ اپنے کپڑے نکالنے لگی۔۔۔

آیت تم نہیں ارہی "پریشے بولی۔۔

میں اتی ہوں تم چلو "آیت نے کہااور وہ اکیلی مدیھا کے پاس رک گئ۔۔۔

وہ اپنادروازہ بند کرنے لگی کہ عارض نے دھاڑ سے دروازہ کھولا اور دروازہ آیت کے سر میں بجا۔۔۔۔

وہ سر تھام کر پیچھے ہو گئ۔۔۔

بد تمیز تو تم۔۔۔پیدائشی ہو "مدیھا نے غصے سے عارض کو دیکھا۔۔۔

توان محترمہ کی آنکھوں کی جگہ بٹن ہیں۔۔۔"وہ اندر اکر صوفے پر بیٹھ گیا۔۔

کیوں آئے ہو مدیھا نے سوال کیا۔۔۔دوسری طرف آیت۔اسکے آنے پر وہاں سے نکل گئ۔عارض کو شدید سبکی کا احساس ہوا۔۔مدیھا نے بھی نوٹ کی مگر اسے اچھا لگا چلو کچھ تو اسے منہ کی ماردی۔۔۔اپنی محبت کے ہاتھوں بلاوجہ زلیل ہو رہی تھی۔۔۔

عارض نے بند دروازے کو دیکھا۔۔۔

بابا نے کہا ہے انکی میڈیسنز دے دیں "عارض سنجیدگی سے بولا

ارے۔۔۔دیکھو میں بھول گئ "مدیھا نے افسوس سے۔۔۔دوائیاں نکال کر اسکو پکڑا دیں۔۔

عارض باہر نکل گیا۔۔۔اور مدیھا اپنا کام کرنے لگی۔۔

ایک قدم اسنے نیچے کی جانب لیا۔۔۔

اور دوسرے قدم نے اسے روک دیا۔۔ادھر ادھر دیکھ کر وہ اندر لگی بھڑک دباتا۔۔آیت کے کمرے کی جانب آیا

۔۔وہاں اس وقت کوئ نہیں تھا۔۔۔ا

اور اسنے دروازہ کھولا۔۔۔اور اندر اگیا۔۔۔

آیت ڈریس چینج کر چکی تھی۔۔ بال کھلے تھے جبکہ دوپٹہ ۔۔ایک طرف بیڈ پر پڑا تھا۔۔۔خوبصورت چہرے پر اسکی

دی چوٹ کا نشان تھا۔۔۔

اور وہ جھکی لیپسٹک لگانے کی کوشش میں تھی۔۔۔

عارض کا عکس آئینے میں دیکھ کر ایکدم گھبرائ۔۔ مگر خود سے کیے تمام عہد یاد اگئے۔۔اسنے لیپسٹک واپس رکھی

۔۔۔ براؤن لیپسٹک نے اسکے چہرے کو چار چاند لگا دیے تھے عارض کو لگا وہ یہاں غلط آیا ہے اسے ایکدم احساس ہوا

۔۔ جزبات کی توڑ پھوڑ الگ ہونے لگی۔۔ تھی۔۔۔۔

آیت نے آگے بڑھ کر دوپٹہ اٹھانا چاہا۔۔ کہ عارض نے اسکا وہی ہاتھ تھام کر اسے جھٹکے سے سیدھا کیا۔۔۔دوائیاں

بیڈ پر پھینکیں۔۔اور اسکی کمر میں بازو ڈال کر اسکو نزدیک تر کر لیے۔۔ کہ عارض کے بھاری سانس اسکے چہرے پر پڑ

کر چہرہ تپا گئے تھے۔۔

ہ۔۔ہاتھ چھوڑیں میرا" وہ لہجے کی اٹک مٹاتی ناگواری سے بولی۔۔

یہ تیاری کس کے لیے ہے۔۔جب مجھ سے ہاتھ چھڑا رہی ہو" وہ گھمبیر لہجے میں گھلتا ہوا بولا۔۔۔

آپکے لیے نہیں ہے"آیت نے غصے سے کہااور اسکی سخت گرفت سے۔۔۔ کھینچ کر ہاتھ آزاد کیا۔۔اور اس سے دور ہوئ۔۔

عارض نے چونک کر اسکو دیکھا۔۔جبکہ آیت نے دوپٹہ اٹھا کر گلے میں ڈال لیا۔۔

عارض تب تک سمبھل سا گیا۔۔۔

دوائیاں جھک کر اٹھائ۔۔۔

آیت نے گردن کے ساتھ دوپٹہ چیپکایا بالوں کو یوں ہی کھلا چھوڑ دیا۔۔

حالانکہ اسکی جسامت میں واضح تبدیلی آگئ تھی۔۔۔

کہاں جا رہی ہو"وہ بیڈ کے پاس کھڑا سوال کر رہا تھا۔۔

بڑے بھیا کی نین سے ملنے"اسنے سنجیدگی سے جواب دیا۔۔اور لیپسٹک کو اور بھی ڈارک کر لیا۔۔ گویا وہ چلتی پھرتی آفت سی لگ رہی تھی۔۔۔

تو یہ کون سا طریقہ ہے کہیں جانے کا۔۔"عارض ناگواری سے بولا۔۔۔

کیوں کیا پروبلم ہے"آیت نے حیرانگی سے سوال کیا۔۔۔

ڈرامے کم کرو حالت دیکھی ہے تم نے اپنی"عارض بھڑکا۔۔۔

سیریسلی آپ کو میری حالت نظر آ رہی ہے"آیت نے بھی اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سوال کیا۔۔

آیت

جی عارض" وہ فورا بول اٹھی۔۔۔

دوپٹے کو تمیز سے لو اور بالوں کو باندھو۔۔۔" عارض ضبط سے بولا۔۔

عارض آپ میرے بارے میں اتنا نہ سوچیں" اسنے کہا اور ہاتھوں میں رینگز ڈالنے لگی۔۔۔

آج اسکی ادائیں الگ ہی تھیں۔۔۔۔

عارض آگے بڑھا اور۔۔اسکا ہاتھ پکڑ کر رخ اپنی طرف موڑا۔۔۔

جان بوجھ کر یہ حرکتیں کر رہی ہو۔۔۔کہ میں تمھاری طرف متوجہ ہوں" آنکھیں نکالتا وہ غرایا۔۔۔

آپ میرے اب کچھ نہیں لگتے میں آپ کی توجہ کی بھیک اب کبھی نہیں مانگو گی" اسنے اپنا ہاتھ چھڑا لیا۔۔۔عارض حیران تھا اسکی آنکھوں کی بے گانگی دیکھ کر۔۔۔آیت نے ہاتھوں میں چڑیاں ڈالیں

۔عارض سے۔۔یہ سب برداشت نہیں ہو رہا تھا

۔

وہاں کون سا تمھارا یار بیٹھا ہے جو یوں بن سنور رہی ہو" وہ بھڑکا۔۔

آپکی طرح مجھے یار بنانے کی بیماری نہیں ہے فکر نہ کریں یہ سب میں اپنے لیے کر رہی ہوں اور اگر کوئی مجھے دیکھتا بھی ہے تو کیا فرق پڑتا ہے" آیت نے لاپرواہی سے شانے اچکائے۔۔اور اسکے پاس سے ہٹ کر سینڈلز پہننے لگی وہ بھی ہیل والے۔۔۔

یہ کیوں پہن رہی ہو" عارض چیڑ ہی گیا۔۔۔

آپکے ساتھ مسلہ کیا ہے"آیت نارمل تھی

عارض خود آگے بڑھا۔۔۔اور اسکے پاؤں سے ہیل والے سینڈلز کھینچ کر دور اچھال دیے۔۔۔

یہ بچہ میرا ہے اسکو کچھ ہوا تو اسکی زمہ دار تم ہو گی" وہ آنکھیں نکالتا غصے سے غرایا۔۔آیت طنزیہ ہنس دی ۔۔ قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں اور بچہ آپکا ہے"آیت نے نفی میں سر ہلایا اور اٹھ گئ۔۔اس سے پہلے وہ باہر جاتی۔۔عارض نے اسکو ایکدم پکڑا اور۔۔اسکی پشت دروازے سے لگادی۔۔۔

چند لمحے وہ اسے یوں ہی دیکھتا رہا۔۔

آیت کا دل بری طرح دھڑک اٹھا یہاں تک کے واضح آواز عارض کے کانوں میں پڑنے لگی۔۔آیت نے نگاہ چرالی جبکہ۔۔۔عارض جھکا۔۔اور اسکی لیپسٹک کو جان بوجھ کر برباد کرنے لگا۔۔

آیت ایکدم چونکی اسکے لمس پر۔۔۔جو چار سو پھیل گیا تھا۔۔۔

اسنے عارض کو دور کرنا چاہا

مگر عارض نے اسکی کلائ کو دروازے کے ساتھ چپکا دیا جبکہ اپنے کام میں وہ بے حد مگن تھا۔۔۔اتنا کہ آیت کی سانس پھولنے لگی مگر عارض تو بدلے پر اتر آیا تھا۔۔۔

آیت پھڑ پھڑا سی گئ۔۔۔عارض نے خود کو اس سے الگ کیا۔۔۔اور اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا مگر اسکی کلائی نہیں چھوڑی۔۔۔دونوں کی سانسیں ٹکرا رہیں تھیں مگر زرا بھی عارض کے انداز میں فرق نہیں آیا۔۔۔اسنے آیت کو

دیکھا۔۔ڈارلنگ۔۔۔یوڈزرومور۔۔بٹ آئی ہیونومورٹائم" اسکے گال پر پیار کر کے وہ بولا۔۔آیت نے اسکی گرفت ڈھیلی ہوتے ہی اس سے خود کو چھڑایا۔۔

آپ بے حد گھٹیا ہیں"

اپنی محبت کو گھٹیا کہہ رہی ہو عجیب لڑکی ہو" عارض نے لبوں پر ہاتھ پھیرا اور ہاتھ۔جھاڑتا اسے تسلی سے دیکھنے لگا۔۔اسکی لیپسٹک پھیل گئی تھی۔۔گالوں پر تھوڑی پر بس ہونٹوں پر موجود نہیں تھی۔۔آیت کی آنکھوں میں انسو آئے۔۔

مجھے بھی ضد ہے" اسنے دل میں سوچا اور واشروم میں چلی گئی۔۔

عارض نے سر جھٹکا اور اسکے جاتے ہی خود بھی وہاں سے چلا گیا۔۔۔

آیت کمرے میں آئی اور پھر سے ویسا ہی تیار ہوئی۔۔۔اور جب وہ نیچے آئی تو عارض بھی ان سب کے ساتھ موجود تھا کیونکہ مدیحہ نے کہا تھا کہ وہ بھی ساتھ چلے۔۔۔اور آیت کو دیکھ کر اسکا خون کھول گیا۔۔جبکہ باقی سب نے اسکی تعریفوں میں زمین آسمان ایک کر دیا تھا۔۔عارض باہر نکل گیا۔۔۔

اور گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔باقی سب بھی اگئے۔۔

آگے بیٹھو آیت" آیت پریشے اور عمل کے ساتھ بیٹھنے لگی تو۔۔مدیحہ نے کہا۔۔

نہیں تائی امی" وہ گھبرا کر بولی۔۔۔

آجاؤ بچے" مدیحہ نے فورس کیا۔۔۔اور عارض نے زور سے ہارن بجایا۔۔

مما میرے پاس وقت نہیں ہے" وہ دھاڑا۔۔۔ تو سب حیران رہ گئے۔۔ سوائے آیت کے اور کون جانتا تھا۔۔۔

آیت خاموشی سے آگے بیٹھ گی ُباقی سب پیچھے جبکہ دوسری گاڑی میں تنزیلہ اور صوفیہ مٹھائیوں کے ٹکروں کے ساتھ تھے۔۔۔

سارے راستے وہ تیز ڈرائیو کر کے وہاں تک پہنچا۔۔۔ تو سب ایکسائیٹڈ سے تھے۔۔۔۔

دروازہ بجایا۔۔ سب اتر گئے تھے۔۔ ایت گاڑی سے اترنے لگی کہ عارض نے ہاتھ جکڑ لیا۔۔۔

تمھیں یہ سب لہت مہنگا پڑے گا" وہ غرایا۔۔۔

بہت مہنگا جو ہوتا ہے اسے۔۔ وجود میں چھپائے پھیر رہیں ہوں اور کیا کر لیں گے آپ" وہ ازیت سے بولی۔۔۔

جو تم چاہتی ہو وہ تو کبھی بھی نہیں کروں گا" وہ اسکا ہاتھ جھٹک کر بولا۔۔

آیت نے تکلیف سے اسے دیکھا اور۔۔۔ گاڑی سے اتر گئ۔۔۔۔

عارض تپ ہی گیا اس سے پہلے وہ جاتا کہ مدیھا نے اسے اندر آنے کا کہا۔۔

مما میں کیا کروں گا" عارض جھنجھلایا۔۔

بیوی ہے تمھاری اندر تمھیں بھی ساتھ ہونا چاہیے" مدیھا نے گھور کر کہا تو عارض احسان کرتا گاڑی سے باہر نکل ایا۔۔۔

اس محلے کے لوگ ان سب کو جھانک جھانک کر دیکھ رہے تھے۔۔۔

نین آنکھوں میں حیرت سموئے ان سب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

پھوپھو بھی گھر پر ہی تھیں جبکہ ابو بھی۔۔۔کچن میں سے نین نے ان سب کو امی سے ملتے دیکھا اور نین نے اس خوبصورت لڑکے کو جو اس گھر کو دیکھ رہا تھا حیرانگی سے

۔۔اور تین خوبصورت لڑکیاں بھی تھیں۔۔۔ان تینوں عورتوں کے ساتھ وہ سب مہنگے کپڑوں میں بڑے لوگ تھے۔۔۔ان کی حثیت کے مقابلے میں۔۔۔

اسکے ہاتھ پاؤں کانپ سے گائے دل میں اداسی اور بھی بڑھ گئ۔۔۔وہ چھپ ہی گئ۔۔۔

پھوپھو تو ان لوگوں کی چاپلوسی پر اتر آئیں۔۔ تین لڑکیوں کو دیکھ کر۔۔۔

انکے منہ میں اپنے بیٹے کے لیے پانی اگیا تھا۔۔ بڑے لوگوں سے آخر کو ان جیسی حثیت کے لوگ۔۔۔تعلقات کیوں نہیں بنانا چاہتے ہوں گے۔۔۔

امی بھی ایکدم انکو دیکھ کر بھکلا گئیں جبکہ پیٹھ پیچھے برائیاں نکال دیں تھیں انکی۔۔۔ابو البتہ باہر چلے گئے تھے۔۔

وہ سب چھوٹے سے روم میں بیٹھ گئے۔۔۔

اور مدیھا نے جان بوجھ کر عارض کے ساتھ ایت کو بیٹھا دیا وہ دونوں ساتھ بے حد اچھے لگ رہے تھے۔۔

بہت پیاری بچیاں ہیں آپکی" پھوپھو مسکرائیں۔۔۔

اور یہ والی تو ماشاءاللہ ماشاءاللہ "انھوں نے اتھ کر آیت کو پیار کیا آیت شرمندہ سی ہو گئ۔۔۔

میرا بیٹا ہے ایک۔۔ بہت اچھا کماتا ہے بہت بڑی کمپنی میں کام کرتا ہے

بیوی ہے یہ میری" عارض کی کھردری آواز پر انکی زبان کو بریک لگا۔۔

بیوی ہے میری آنٹی۔۔۔" عارض نے آنکھیں نکال کر دوبارہ اپنی بات پر زور دیا۔۔

اور آیت کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔ مدیحا تنزیلہ صوفیہ پریشے اور عمل مسکرا دیں جبکہ آیت۔۔ نے اسکی طرف دیکھا۔۔

آنٹی آپ کیا کہہ رہی تھیں ویسے "آیت بولی۔۔۔ تو عارض نے اسکو گھور کر دیکھا وہ تو اسکا خون جلا دینے پر کمر بستہ ہو گئ تھی۔۔

نہیں نہیں بیٹا رہنے دیں"

وہ خود ہی شرمندہ سی ہو گئیں۔۔ تو آیت مسکرا دی۔۔

بندی ہوش کے ناخن لے کبھی۔۔۔ بعد میں مشکل پڑ جائے" پریشے اسکے کان میں بولی۔۔۔

آیت نے لاپرواہی ہی ظاہر کی۔۔۔

پریشے کا دل کیا قہقہے لگائے۔۔

جبکہ عارض کی گرفت اسکے ہاتھ پر اتنی سخت تھی کہ اسکا ہاتھ سرخ ہو گیا

نین کو تو بلائیں بہن"

مدیحا بولی۔۔

ہمیں تو لگا آپ لوگ آئیں گے ہی نہیں" پھوپھو پھر سے بولیں۔۔

وہ دراصل۔۔۔" مدیھا نے اسے سارا معاملہ بتایا۔۔۔

بس بہن ہم تو نکاح کی تاریخ لینے آئیں ہیں" تنزیلہ نے کہا تو امی نے سر ہلایا۔۔

جی "بس وہ اتنا ہی بولیں۔۔۔

جاو چھوٹی نین کو بلالاؤ۔۔۔"امی نے کہا تو چھوٹی باہر بھاگی۔۔۔

نین کچن میں اب بھی بیٹھی تھی۔۔

آپی امی بلارہی ہیں" وہ بولی۔۔۔تو نین اٹھی۔۔۔

اور اسیطرح سیاہ لباس میں وہ سرخ چہرہ لیے۔۔۔افسردہ آنکھیں۔۔۔

وہ اندر آئ تو وہ تینوں آٹھ کھڑی ہوئیں۔۔۔

آنکھوں میں حیرانگی تھی۔۔۔۔

انھیں تو لگا وہ ایک بڑی لڑکی ہو گی مگر وہ تو انھیں کی عمر کی تھی۔۔۔

آپ نین ہیں۔۔یار بہت پیاری ہیں" پریشے تو بے اختیار ہی اسکے گلے لگی۔۔ پھوپھو تلملا کر اٹھ کر باہر نکل گئ۔۔

جبکہ امی بس چپ چاپ دیکھنے لگی۔۔

وہ سب۔۔۔۔ نین سے باتیں کرنے لگی جو خاموش بیٹھی تھی۔۔

میں آپکا حقیقی دیور ہوں آئی مین بڑے بھیا کا بھائی۔۔۔میں تیسرے نمبر پر ہوں عارض نام ہے۔۔رشتے میں تو آپ بڑی ہیں مگر عمر چھوٹی ہے اب بڑھ بھیا ہی ڈسائیڈ کریں گے کہ آپکو کہنا کیا ہے۔۔"عارض بھی خوش مزاجی سے بولا

توہم بڑے بھیا کی کچھ نہیں لگتیں "پریشے نے آنکھیں نکالی۔۔

اسنے عارض کو حقیقی پر گھور کر دیکھا۔۔۔۔

عارض مسکرا کر اٹھ گیا۔۔۔۔نین پھر بھی کچھ نہیں بولی اور۔۔۔دو ہفتے بعد کی مدیھا کو امی نے ڈیٹ دے دی۔۔

نین۔۔نے ماں کیطرف دیکھا۔۔۔

جبکہ وہ لوگ تو کافی خوش دیکھائی دے رہے تھے۔

دو ہفتے بعد کی شادی کی وجہ سے گھر میں۔۔۔سماہی الگ بندھ گیا۔۔۔افشین نے سب سے بائے کاٹ کر لیا تھا

کبیر بس مسکرا کر پلٹ گیا وہ اپنی خوشی کا اظہار اسی شخص کے سامنے کرنا چاہتا تھا جس کو وہ پانے جا رہا تھا۔۔جبکہ دوسری طرف سالار۔۔۔۔نے سب کچھ ارینج کرنی کی ٹھان لی تھی۔۔اور عارض بھی اس بار اسکے ساتھ تھا کیوں کے بڑے بھیا کے لیے اسے نین بہت پسند آئی تھی اور سب سے زیادہ نین کی تعریفیں وہ ہی کیے جا رہا تھا۔۔۔

زین بھی اپنے غم سے نکل کر اب۔۔ان سب کے ساتھ موجود تھا۔۔

یار پریشے ڈھولکی منگاو سب سے پہلے" عمل نے کہا۔۔۔

لو جی ساری چڑیلیں شروع ہو جائیں گی گانا گانے صرف سالار بھیا گائے گے۔۔۔"زین نے کہا۔۔تو عمل نے اسکو ناگواری سے اگنور کر دیا۔۔البتہ پریشے جان چھوڑ دینے والوں میں سے بلکل نہیں تھی اٹھ کر زین کے دو مکے رکھ دیے۔۔سالار اور عارض دل کھول کر ہنسے۔۔۔۔۔

یار یہ بڑے بھیا کو بھی پکڑ کر لاؤ۔۔۔زین" عارض نے کہا۔۔کیونکہ وہ سب۔۔ محفل لگائے بیٹھے تھے سب خواتین کپڑوں کے بارے میں گفتگو کر رہیں تھیں جبکہ بابا ہمیشہ کیطرح ناراض سٹڈی میں بند تھے اور باقی سب فنکشنز کی چیزیں ارینج کر رہے تھے۔۔۔

نہ بھئی۔۔ کبھی مجھے شوٹ نہ کر دیں"زین نے فوراانکار کیا۔۔

یار جاؤ بلا کر لاؤ" سالار نے اسکو دھکا دیا تو زین برا سا منہ بناتا وہاں سے۔۔ چلا گیا۔۔۔۔

اور کبیر کے روم کا دروازہ بجایا۔۔سب اسی کو دیکھ رہے تھے جو بے حد ڈر رہا تھا۔۔یہ ہی سالار کا روم ہوتا تو وہ اندر کب کا گھس چکا ہوتا مگر کبیر کے روم میں انٹری سے پہلے دستک ضروری تھی۔۔۔۔

یس کم ان" کبیر کی آواز پر زین اندر داخل ہوا۔۔۔

ہاں بولو" کبیر نے اسکو دیکھا۔۔

وہ بڑے بھیا سالار بھیا کہہ رہے ہیں آپ بھی باہر آجائیں"زین نے ملبا سالار پر ڈالا۔۔

میرا موڈ نہیں جاؤ دروازہ بند کر دینا" کبیر نے کہا زین تو فٹ سے باہر نکلنے لگا اور پیچھے سے سالار خود ہی اٹھ کر آ گیا

۔۔اسکے ہاتھوں سے کتاب کھینچ لی۔۔سالار" کبیر نے غصے سے دیکھا۔۔

اپنے دل کی گدگدی کو غصے میں چھپاؤ یار خوش ہو تو خوشی ظاہر کرو ہم نے کون سا تمھاری ٹانگیں کھینچنی ہیں" وہ آرام

سے بولا

۔۔

شیٹ آپ

تمہاری وجہ سے یہ سب بگڑ رہے ہیں" کبیر بولا۔۔۔

کیا واقعی" سالار نے خوب اداکاری کی اور کبیر کو گھسیٹ کر باہر لے آیا۔۔ تبھی افان بھی یہ خبر سن کر پہنچ گیا تھا

۔۔اور کبیر کو بیچ میں کھڑا کر کے پھر سب لڑکوں نے بھنگڑا ڈالا۔۔۔اسکے ارد گرد جبکہ لڑکیوں نے تالیاں بجانا شروع

کر دی۔۔عارض کو پہلی بار اتنا خوش دیکھ رہی تھی آیت۔۔۔

اسنے سالار کے پاؤں میں ٹانگ اڑا کر ایک پاؤں سے بھنگڑا ڈالنا شروع کر دیا جبکہ گانا سالار گا رہا تھا اور بلاشبہ اسکی آواز

بے حد۔۔۔زبردست تھی۔۔۔

اسی میں افان اور زین بھی شامل ہو گئے جب کے کبیر اپنے اوچھے بھائیوں کی حرکتوں پر مسکراہٹ دبا گیا۔۔۔

سانس پھولنے پر وہ سب صوفے پر بیٹھ گئے۔۔

پانی" سالار نے آیت کیطرف دیکھا۔۔اور وہ جی جی کرتی اٹھ گئ۔۔

زین سب سے برا تم نے ڈالا ہے "پریشے نے کہا۔۔

میں پیدائشی بھنگڑے ڈالنے والے ہوں کیا "زین نے منہ بنایا۔۔۔

جبکہ سالار لمبے سانس بھرتا۔۔۔اسکی کمر پر مکہ مار گیا۔۔

جوان ہوش میں آ گئے ہو "پانی کا گلاس بھرتے ہوئے وہ بولا تو۔۔زین مسکرا دیا۔۔لاشعوری طور پر عمل سے نگاہ ملی جو اسکی کیطرف دیکھ رہی تھی آنکھوں میں غصہ ناگواری سب تھا۔۔۔

زین نے نگاہ پھیر لی۔۔۔

مجھے بھی دے دو کچھ لگتایوں میں بھی تمھارا "آیت نے افان کو جب پانی دیا تو عارض چیڑ کر بولا۔۔۔

آیت نے گلاس ٹیبل پر رکھ دیا۔۔۔

عارض اس بے عزتی پر حیران رہ گیا سب کے سامنے۔۔۔

جبکہ سالار اور افان کے قہقہوں میں زین کا بھی شامل ہو گیا تھا کبیر البتہ مسکرا رہا تھا۔۔۔

جیو میری بہنا ایسے ہی چھکے مارتی رہو۔۔۔"سالار نے داد دی۔۔۔

جس دن وکٹ اڑ گئی نہ لگ پتہ جائے گا "عارض نے گھور کر جواب دیا۔۔۔

اور تیس مار خان بکواس پیٹ میں ہی رکھ۔۔۔اسکے بھائی بیٹھیں ہیں سمجھا "سالار نے گھور کر اسکو دیکھا۔۔۔

میں نے تو کچھ نہیں کہا۔۔"عارض نے صاف انکار کیا۔۔۔

ویسے کبیر یہ آیت کی شاپنگ عارض کو کرانی چاہیے رائٹ" سالار کسی کے معاملے میں ٹانگیں اڑائے بنا باز آ سکتا تھا

۔۔آیت۔۔زرا خفیف سی ہو گئ۔۔۔

عارض کا پانی باہر کو نکل آیا۔۔ جینی کو منانے کے لیے وہ تو اپنے سارے پیسے اسے بھیج چکا تھا۔۔اب تو اسکے پاس اتنے ہی تھے کہ وہ۔۔اپنے چھوٹے موٹے خرچ کر لیتا کہاں۔۔پوری شادی کی تیاریاں کرانا۔۔۔

لو میں کیوں کراؤ" عارض نے نفی کی۔۔

تمیز سے عارض" کبیر نے کہا تو عارض منہ بنانے لگا۔۔

کل ہی

تمہارے اکاؤنٹ میں بیس لاکھ ٹرانسفر ہوئے ہیں۔۔۔ تمھاری بیوی کو شاپنگ تم ہی کراؤ گے" کبیر نے فیصلہ سنایا تو عارض سالار کو گھورنے لگا جو اپنی ہنسی پانی کے گلاس کے پیچھے دبا رہا تھا۔۔۔

عارض کا بس نہیں چلا کچا چبا جائے۔۔۔یہ بڑے بھائ بھی کسی مصیبت سے کم نہیں ہوتے اسے آج محسوس ہو رہا تھا

۔۔۔آگئ سمجھ" کبیر نے اپنی بات پر زور دیا۔۔

جی بڑے بھیا" عارض نے کہا اور آیت کو دیکھا جس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔ لمبی سیاہ گھنی پلکیں جھکی ہوئی تھیں

۔۔۔

اسنے اس خوبصورت مجسمے سے نگاہ ہٹالی۔۔

دن بدن وہ ایسی ہوتی جا رہی تھی کہ عارض اسکے چہرے سے نگاہ ہی نہیں ہٹا پاتا تھا۔۔

وہ سب کافی دیر وہاں بیٹھے باتیں کرتے رہے اور جب رات زیادہ ہو گئی تو مرتضی صاحب کو ہی باہر نکل کر سب پر برسنا پڑا تو۔۔ سب جلدی جلدی اپنے کمروں میں بھاگ اٹھے۔۔۔۔

اگلی صبح سے ہی کام شروع ہو گئے۔۔۔ کبیر نے مرتضی صاحب کو ہر ممکن طریقے سے منانے کی کوشش کی۔۔اور وہ زیادہ نہیں تو کچھ کچھ تو مان ہی گئے تھے اور فلحال کبیر کے لیے اتنا ہی بہت تھا۔۔

کبیر اور عارض آفس چلے گئے۔۔ جبکہ زین کالج جانے کے لیے تیار ہی تھا تبھی سالار نیچے آ گیا۔۔ وہ اپنے نائٹ ڈریس میں تھا۔۔۔ جب مرتضی چلے جاتے تھے تبھی وہ نیچے اس طرح اترتا تھا۔۔۔

کہاں جا رہے ہو" سالار آرام سے۔۔۔چیئر گھسیٹ کر بیٹھا۔۔

دوبارہ کالج" زین نے بتایا۔۔

گولی مارو کالج کو۔۔" سالار نے منہ بنا کر کہا۔۔

کیا واقعی" زین ایکدم خوش ہوا۔۔

افکورس میرے بھائی گولی مارو کالج کو۔۔جب تک کبیر کی شادی نہیں ہوتی" وہ بولا تو زین نے گھیری سانس بھری

۔۔

اور بڑے بھیا" زین کو اسی کی فکر تھی۔۔

اسے بھی گولی مار دو" سالار نے ہلکی آواز میں کہا اور دونوں ہنس پڑے۔۔۔

لڑکیوں تم بھی کالج کو خیر باد کہہ دو۔۔آرام سے شادی کے بعد جانا" عمل اور پریشے سے بھی کہا سب ہی خوش ہو گئے جبکہ مدیحا نے نفی میں سر ہلایا۔۔

کبیر سے خود نپٹنا پھر۔۔ "

وائے نوٹ مائے موم فلحال کافی کا کپ دیں تاکہ میں ہوش میں آؤ عارض نے میسیج کیا تھا بابا نے میرے لیے لیسٹ ریڈی کر دی ہے" وہ منہ بنا کر بولا تو۔۔ مدیحا اسکے لیے کافی بنانے چلی گئ۔۔

لڑکیاں اپنے کپڑے ڈسائیڈ کرنے لگی۔۔زین تم لے جانا انکو" سالار نے کہا۔۔

مجھے نہیں جانا اسکے ساتھ" عمل ایکدم بولی۔۔سب نے حیرت سے اسکو دیکھا۔۔۔

کیوں بدتمیزی کر رہی ہو عمل" تنزیلہ نے گھورا زین البتہ۔۔ غصہ قابو کر رہا تھا اب یہ لڑکی زیادہ کر رہی تھی جو اسنے نہیں کیا اسکی سزا دینے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

عمل وہاں سے چلی گئ جبکہ سالار نے زین کو دیکھا جس نے شانے آچکا دیے۔۔۔اور دوبارہ ناشتہ کرنے لگا۔۔۔

گڈ ایوننگ سر" پی آئے کی کال اسنے پیک کی۔۔۔

گڈ ایوننگ "ا

وہ گھر سے نکل ہی رہا تھا۔۔۔اور ابھی وہ فون کرتا اسکی خود ہی کال آ گئ۔۔

اچھا کیا تم نے فون کر لیا۔۔۔مجھے مارکیٹ جانا ہے۔۔۔" اسنے کہا تو پی آئے نے ابھی پہنچنے کا کہا۔۔۔

سالار نے دس منٹ اسکا ویٹ کیا اور۔۔۔وہ پہنچ گیا۔۔ڈرائیونگ کے دوران اسنے دوبارہ اسے بلایا۔۔

ہاں بولو" وہ بولا۔

سر آپ نے میڈیم کے بارے میں کوئی آرڈر نہیں دیے اس دن کے بعد" پی آئے بولا تو۔۔سالار نے اسکی طرف دیکھا۔۔

وہ دن یاد آگیا۔۔ہاتھ کی چوٹ اب بھی ہری تھی۔۔

کمفرٹیبل ہے" اسنے بس اتنا پوچھا۔۔

یس سر۔۔اب کچھ کمفرٹیبل ہیں شاید انھیں یقین ہو گیا ہے کہ آپ نہیں آئیں گے اب" اسنے کہا۔۔۔تو سالار نے سر ہلایا۔۔۔

گڈ۔۔۔"

یہ عدت کب ختم ہوتی ہے تمھیں کچھ پتہ ہے" سالار نے موبائل ایک طرف رکھ کر پوچھا۔۔۔

سر۔۔۔میرے خیال سے انکی عدت کچھ دنوں تک ختم ہو جائے گی" پی آئے نے بتایا۔۔

سالار نے اسکی جانب دیکھا۔۔

تو وہ اسے سمجھانے لگا کہ چار مہینے دس دن کا عرصہ اور سب باتیں بتائیں۔۔۔

لگتا ہے مولوی رہے ہو تم میرے پرسنل اسسٹنٹ سے پہلے" سالار ہنسا۔۔

نہیں سر یہ کومن بات ہے" پی آئے نے مسکرا کر کہا۔۔

اچھا مجھے نہیں پتہ تھی۔۔

خیر جس دن ختم ہو جائے اس دن اسکے بارے میں بات کرنا "

سر ایک سوال کروں "پی آئے نے پوچھا تو سالار جو دوبارہ موبائل اٹھا چکا تھا۔۔ مصروف سے انداز میں بولا۔۔

ہمم پوچھو "اسنے کہا۔۔

سر آپ عدت ختم ہونے کے بعد کیا کریں گے "اسنے کچھ جھجھکتے ہوئے پوچھا۔۔۔

جائز طریقے سے عزت لوٹنی ہے اسکی "سالار نے عام سے لہجے میں کہا۔۔ جبکہ وہ ایکدم گاڑی روک گیا۔۔

سر "وہ حیرانگی سے دیکھنے لگا۔۔ جبکہ سالار نے اسکو گھور کر دیکھا۔۔

سالے اتنی بھی تمیز نہیں میرے مطلب ہی سمجھ جائے۔۔۔

شادی کروں گا۔۔ "

لیکن سر "

بھئ تمھیں کیا مسلہ ہے "

سر آپکو ماہی میڈیم یاد ہیں کیا "پی آئے نے بتایا تو سالار جیسے تھم گیا۔۔۔

جب وہ بینکاک میں شوٹ کے لیے گیا تھا ماہی تب اسکے ساتھ کافی سیٹ ہو گئ تھی۔۔ اور سالار سے شادی کی خواہش مند تھی۔۔۔ جبکہ سالار نے بھی ہامی بھر لی مگر اناؤنس نہیں کیا تھا خیر وہ تو اسکی منتظر تھی

سالار نے گھیری سانس کھینچی۔۔

تمھیں سچ بتاؤ تو مجھے کسی میں دلچسپی نہیں۔۔۔

اس لڑکی وہ صرف اسکے تھپڑ کی سزا سالار کے روپ میں ملے گی۔۔۔

مگر سر۔۔۔ آپکو برا نہ لگے تو ایک بات کہو"

کب سے بولے جا رہے ہو" سالار نے گھورا۔۔۔

پی آئے خاموش ہو گیا۔۔۔

اب بولو بھی" اسنے جاننا چاہا۔۔

پی آئے نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔۔۔

سر آئی تھینک وہ میڈیم الریڈی مطلب کافی کچھ سہہ چکیں ہیں" وہ بولا لفظوں کو سنبھالنے کی کوشش کی۔۔۔۔

یار تمھیں میں سائیکو لگتا ہوں۔۔۔۔ بس مجھے لگتا ہے وہ شادی مٹیریل ہے اب مجھ سے مزید سوال نہیں کرنا "

سر آپکو واقعی دلچسپی نہیں ان میں" اسنے آخری سوال کیا۔۔

نہیں" سالار نے صاف جواب دیا۔۔۔۔

اور وہ خاموش ہو گیا وہ تو سمجھا تھا کہ سالار کو محبت ہو گئی ہے جو اسنے۔۔ اس لڑکی کو اٹھوا کر اپنے فلیٹ میں رہنے کی جگہ دی تھی مگر یہاں تو کہانی ہی الگ تھی۔۔۔۔

اور اسے حیرت ہوئی کہ یہ شخص کافی عجیب ہے۔۔۔۔

اسے خود بھی نہیں پتہ ہوتا کہ اسنے آخر کرنا کیا کیا ہے۔۔۔

بر حال ماہی تو اسکے لیے سیریس تھی۔۔۔ یہ بات وہ باخوبی جانتا تھا جبکہ جس نے سیریس کیا تھا وہ بھولا بیٹھا تھا۔۔

شادی کی تیاریوں کا جوش ہی الگ تھا۔۔۔ ہفتہ کیسے گزرا پتہ ہی نہیں چلا گھر میں شاپنگ مسلسل جاری تھی مدیحا کو تو کسی کے لیے بھی وقت نہیں مل رہا تھا نانی بھی گاؤں سے آگئیں تھیں سب کے ساتھ۔۔ جبکہ ایمن بھی آئ تھی۔۔

وہ دیکھنا چاہتی تھی جس کے لیے کبیر نے اسے ٹھکرایا ہے وہ کون ہے۔۔۔

گھر مہمانوں سے بھر گیا افشین اب بھی ٹھیک نہیں ہوئ تھی۔۔۔ اور سالار کو تو اس دن کے بعد فرصت ہی نہیں ملی سر کھجانے کی۔۔۔

مرتضی نے ہر کام کی زمہ داری اسپر ڈال دی تھی۔۔۔

زین اپنی مستی میں مگن تھا آنے والے وقت سے انجان۔۔۔

جبکہ عارض کو آیت کے کپڑوں کی فکر تھی۔۔۔

کیونکہ کبیر اس سے بار بار یہ ہی پوچھ رہا تھا کہ تم نے آیت کو شاپنگ کر دی۔۔۔

عارض نے کمپنی کے اکاؤنٹس سے۔۔۔ کسی کو بتائے بنا۔۔۔ پیسے نکلوا لیے۔۔

کیونکہ شادی کی وجہ سے کسی کا دھیان نہیں تھا اس طرف۔۔

وہ آیت کے روم میں آیا۔۔ آیت بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی کمرے میں اندھیرہ تھا۔۔

حالانکہ سب باہر تھے پھر وہ یہاں کیوں تھی۔۔۔

اسنے روم کا دور لوک کیا۔۔۔

اور اندر آ گیا۔۔۔

اسے شاید احساس نہیں ہوا تھا تبھی وہ یوں ہی لیٹی رہی۔۔۔

عارض کو اسکے گلابی لب اور چہرے کا نیلا حصہ نظر آ رہا تھا۔۔۔۔

آیت نے اچانک ہی آنکھوں پر سے ہاتھ ہٹایا۔۔تو سامنے اسکو پایا۔۔۔

دونوں کی نگاہ ایک دوسرے میں الجھ کر رہ گئ۔۔۔۔

آیت نے نگاہ پھیر کر اٹھنا چاہا۔۔۔

جبکہ عارض نے پیسے دوسری طرف بیڈ پر پھینک کر۔۔۔اسکے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔۔

آیت کا دل بری طرح دھڑکا۔۔۔

ک۔۔کیوں آئے ہیں" وہ پوچھنے لگی۔۔

یہاں کیوں بند ہو" عارض نے سوال کیا اسکی آنکھوں کے پردے پھولے ہوئے تھے۔۔۔

عارض کے سوال پر آیت کی آنکھیں تیزی سے بھیگی اور اسکی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو نکلنے لگے۔۔

عارض نے بے زاری سے اسکو دیکھا۔۔

لازمی وہی مرغے کی ایک ٹانگ۔۔۔جو وہ کبھی کرے گا نہیں اسی کا غم منایا جا رہا تھا۔۔۔۔

مگر آیت نے آنسو صاف کر لیے اسکے چہرے پر بے زاری دیکھ کر۔۔۔

میں حیران ہوں تمھاری ڈھٹائی پر۔۔۔۔" عارض نے۔۔۔ایک آئی برو آچکا کر دیکھا۔۔۔

آیت کو لگا اسکی دم گھٹ جائے گا اس شخص کی نفرت ختم ہی نہیں ہو رہی تھی دن بدن عجیب ہو رہی تھی خود ہی اسکے پاس آتا اور خود ہی طنز کرتا۔۔اسی حالت میں وہ کیا کر سکتی تھی۔۔

میری اداسی اور کسی بھی غم کا عارض آپ سے کوئ تعلق نہیں ہے" آیت نے کہا اور چادر ہٹا کر اٹھنے لگی۔۔

عارض کو ہنسی آ گئ۔۔

کیا واقعی۔۔۔۔تم اس کمرے میں بند یہ نہیں سوچ رہی کہ نانی نے تمھاری آنکھوں سے اور تمھارے وجود سے سب پہچان لیا تو" وہ وہی بات کرنے لگا جس کا خوف اسے چین نہیں لینے دے رہا تھا۔۔

اگر کوئ پہچان بھی گیا تو۔۔۔میں بلکل نہیں کہو گی یہ بچہ آپکا ہے۔۔فکر نہ کریں" آیت نے ازیت کی انتہا پر پہنچتے سرخ نظروں سے اسکو دیکھا۔۔۔۔

عارض کے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہو گئ۔۔۔

تو کس کا ہے یہ بچہ" وہ سنگین لہجے میں اسکا بازو جکڑ گیا۔۔۔

کسی کا بھی ہو سکتا ہے مگر عارض آپکا نہیں ہے آیت نے گناہ کیا ہے اور وہ اسے چھپاتی پھیر رہی ہے۔۔کوئ بھی پہچان لے مجھے پرواہ نہیں" وہ اچانک اسے دور دھکیلتی چلائ جبکہ عارض کا ہاتھ اسپر اٹھا اور۔۔اسکا چہرہ سرخ کر گیا۔۔۔

مجھے اور میرے بچے کو گالی دے رہی ہو" وہ دھاڑا۔۔آپے سے باہر ہی لگا۔۔کوئ سن لے گا

۔پھر کیا جواب دیں۔۔۔دیں گے" وہ سسکنے لگی۔۔اتنی تکلیفیں نہ دیں مجھے کہ اسکے نشانات چھپانے مشکل ہو جائیں

۔۔اب اس تھپڑ کے نشان کو کیسے چھپاؤں گی" وہ جیسے خود اذیتی کا شکار لگی۔۔

عارض کے دل پر لگی تھی آج پہلی بار اسکی حرکات۔۔۔

یہ بچہ میرا ہے۔۔جائز ہے۔۔اور مجھے پرواہ نہیں یہ بات کھولتی ہے یہ ں ہیں '

اچھی بات ہے مجھے بھی پرواہ نہیں" میک اپ سے تھپڑ کے نشان کو چھپاتی وہ بولی۔۔

یہ سب کیا کر رہی ہو تم" عارض کی برداشت سے باہر ہوا اور اسنے اسکے ہاتھ سے سامان لے کر دور اچھال دیا۔۔

دفع ہو جائیں آپ میرے کمرے میں سے ورنہ باہر نکل کر آپکا اتنا تماشہ لگاؤ گی کہ یہاں موجود سب سوچیں گے کیا یہ

آیت ہے" وہ بھی بنا لحاظ کے چلائی۔۔۔

تمہاری اس چونچ پر قدم رکھنے مجھے آتے ہیں آیت" اسنے اسکا منہ جکڑ کر کہا۔۔۔اور اسکو دور دھکیل کر باہر نکل گیا

۔

دھڑ دھڑ سڑھیاں اترتا وہ کئی لوگوں کی نظروں میں آیا تھا۔۔۔

وہ بے حد ہینڈسم تھا ہینڈسم تو مدیحا کے چاروں بیٹے ہی تھے۔۔۔اور یہ بات تو سب ہی کہتے تھے۔۔وہ مما کے کمرے

میں پہنچا تو وہاں بھی مہمان تھے نانی بھی تھیں۔۔۔

دیکھو لڑکے کو کیسے سرخ چہرہ لیے منہ اٹھائے پھیر رہا ہے" نانی نے جھڑک دیا۔۔

مما کچھ دیر بعد کر سکتا ہوں" عارض ضبط سے بولا۔۔

ہاں بولو بیٹے' مدیحا نے پوچھا۔۔

اکیلے میں" وہ کہہ کر باہر نکل گیا۔۔

ارے دیکھ لو مدیحا ہم سے بھی پردہ داری ہونے لگ گیٔ" نامی نے برا منایا۔۔۔

مدیحا شرمندہ سی باہر نکل گیٔ۔۔۔

اور عارض کے پاس آیٔ۔۔

رخصتی چاہیے مجھے آیت کی۔۔وہ بھی کل ہی۔۔۔ بڑے بھیا کی مہندی پر" وہ بولا۔۔جبڑے تنے ہوئے تھے چہرے پر پسینہ سا تھا۔۔

کیا کیا ہے تم نے آیت کے ساتھ۔" مدیحا نے اسکا شانا پکڑا۔۔

اسے آیت کی فکر ہونے لگی

۔

میں آپکو فیصلہ سنا چکا ہوں" عارض بول کر وہاں سے نکل گیا مدیحا نے سر تھام لیا۔۔۔

یہ سب کیا ہو رہا تھا" وہ اندر آیٔ۔۔تو اسکے چہرے پر پریشانی تھی۔۔

کیا ہوا مدیحا" پھر سے نانی نے پوچھا۔۔

کچھ نہیں" وہ مسکرائیں اور سالار کا نمبر ڈائل کیا۔۔

بیٹے زرا اوپر آو" انھوں نے کہا۔۔

اور فون بند کر دیا۔۔۔

تھکاوٹ سے اسکا برا حال تھا موڈ الگ خراب تھا کہ نیند پوری نہیں ہو رہی تھی۔۔

نہ جانے کس نوعیت کے سکون کی تلاش تھی سرخ آنکھوں اور سرخ ناک سے جو یہ پتہ دے رہی تھی کہ وہ بیمار پڑ گیا ہے۔۔ کام کے برڈن کے باعث وہ اندر آیا۔۔۔

جی مما" اسنے بنا کسی کو دیکھے پوچھا تو ایمن تو اسکو دیکھتی رہ گئ۔۔۔

کبیر تو شاید سو برسا لگتا تھا۔۔ مگر سالار کیا پرسنلٹی تھی وہ وہیں حونک نظروں سے دیکھتی رہی۔۔

بڑی بڑی آنکھوں میں بلا کی ناگواری تھی ہر چیز کے لیے۔۔۔

بیٹا نانی سے سلام نہیں کیا" مدیحا نے کہا۔۔ تو اسنے نانی کے آگے سر جھکایا پھر۔۔ مامی کے آگے اور پھر ایمن کو ایک نگاہ دیکھ کر وہ مدیحا کیطرف متوجہ ہوا۔۔۔

باہر آؤ ذرا" مدیحا مسکرا کر بولی۔۔۔

سالار باہر نکل گیا۔۔ جبکہ ایمن کے لبوں پر اسکو دیکھ کر عجیب مسکان آگئ۔۔

امی جی کبیر نے تو من مانی کرلی سالار کے لیے ایمن کی بات چلالیں" مامی بولیں تو نانی۔۔ جو پان کھا رہیں تھیں ہوش میں آئیں۔۔

ہاں یہ تو تم نے ٹھیک کہا ہے۔۔۔ مگر

زرا اٹھرے دماغ کا ہے"

نانی بولیں کیونکہ سالار کے بارے میں مدیحا سے سن چکیں تھیں۔۔۔

نانی کیا فرق پڑتا ہے میں مینیج کر لوں گی" ایمن نے کہا تو انھوں نے اسکے سر پر پیار کیا۔۔

اگر تجھے پسند ہے تو پھر کر لیتی ہوں بات پکی۔۔۔" انھوں نے کہا تو ایمن مسکرا دی۔۔۔ جبکہ دوسری طرف ۔۔ مدیھا نے سالار کو ساری بات بتا دی۔۔۔

میں منہ توڑ دوں گا اسکا" وہ غرایا۔۔

آرام سے بات کرو۔۔ سالار اور میں بھی یہ ہی چاہتی تھی کہ آیت کی رخصتی ہو جائے جتنی جلدی ہو اتنا بہتر ہے" مدیھا بولیں۔۔۔

بھئ یہ کوئلوں پر کیوں کھڑے ہو رہیں ہیں کبیر کے بعد ہو جائے گی رخصتی یہ کل ہی کرنے کی کسی ضد ہے" سالار نے غصے سے کہا۔۔

تمھیں میں کہہ رہی ہوں سب سمبھال لو۔۔ میں ایسا ہی چاہتی ہوں" مدیحا آیت کے خیال سے ہی کہہ رہی تھی۔۔

ٹھیک ہے" سالار نے کہا اور انھیں بگڑے تیروں سے وہاں سے گزر گیا۔۔

مجھے لگتا ہے اسکی طبعیت نہیں ٹھیک" مدیھا بڑبڑاتی ہوئ اندر آئیں

جا ایمن بچے کو دودھ میں ہلدی دے آ ساری تھکاوٹ اتر جائے گی" نانی نے کہا تو ایمن جلدی سے اٹھی

۔

امی جی پریشے دے دے گی" مدیھا بولی

چپ رہ بس۔ "انھوں نے کہا تو وہ چپ ہو گئیں جبکہ ایمن نے سالار کو اوپر جاتے دیکھا تو مسکرا کر کچن میں آ گئ۔۔

دودھ اور ہلدی بنا کر وہ۔۔۔اوپر جانے لگی۔۔۔

اوپر کا پورشن بے حد حسین تھا یونیک چیزیں مہنگی طرز کا وہ سکون دہ جگہ تھی۔۔

ایمن اندر آ گئ سالار اندھا بستر پر لیٹا تھا۔۔۔۔

ایمن زرا سے کھانسی سالار جھٹکا کھا کر مڑا۔۔۔

ایمن کو دیکھ کر پل بھر کے لیے حیران ہوا۔۔۔۔

آپ یہاں" اسنے کہا۔۔

آپ تھک گئے ہیں یہ دودھ ہلدی لے لیں ٹھیک ہو جائیں گے "ایمن بولی تو سالار نے گھیری سانس بھری۔۔

میں یہ سب نہیں لیتا۔۔۔۔ "اسنے کہا اور اسکے جانے کا انتظار کرنے لگا۔۔

پھر آپکے شانے دبا دو۔۔۔نانی کہتی ہیں تھکاوٹ اتر جائے گی "

نانی نے یہ نہیں بتایا کہ کسی وارہ لڑکے کے کمرے میں جا کر اسے دعوت نہیں دینی چاہیے" سالار نے گھورا ایمن ہنس دی۔۔۔۔

اور دوپٹے کو مزید گردن سے چیپکا لیا۔۔اسے سمجھ آ گئ تھی کہ کبیر ایمن سے شادی پر کبھی کیوں نہیں راضی ہوا

نانی تو بہت کچھ بتاتی ہیں بتائیں آپکی خدمت کیسے کرو"

رہنے دو لے لی میں نے تمھاری خدمت تو باقی پیچھے کچھ نہیں رہے گا تمھارے پاس "سالار اٹھ گیا۔۔کہ شاید وہ اٹھ کر چلی جائے۔۔

روکیں تو۔۔۔"ایمن اسکے پیچھے آئی۔۔

یار جاؤ تم میرا دماغ خراب مت کرو"سالار نے اسکو دور دھکیلا۔۔۔

جبکہ ایمن کو کوئی خاص فرق نہیں پڑا۔۔۔

میں مما کو بلا لوں گا۔۔

کیوں ڈر گئے ایک آوارہ لڑکا لڑکی سے ڈر گیا

"ایمن بولی تو سالار نے غصے سے اسکے بال جکڑ لیے۔۔

اس سے پہلے وہ واقعی اسکی خواہش پوری کر دیتا۔۔اسے جسٹ ٹائم پاس سمجھ کر۔۔دماغ میں زیمل کا چہرہ اتر آیا

۔۔۔

وہ ایک دم جھٹکا لگا کر اس سے دور ہوا۔۔

پیشانی پر پسینہ اتر آیا۔۔۔وہ سمجھ نہیں سکا اسکا چہرہ کیوں زہین کی سکرین پر آیا اور وہ ایسے کیوں دور ہوا۔۔۔۔

جبکہ ایمن کو اسکی ماں نے پکار لیا مگر وہ تو سالار پر مرہی مٹی تھی۔۔۔

عجیب جنگلی سا آدمی تھا اور اسے ہر قیمت پر سالار ہی چاہیے تھا۔۔

سب میں آیت کی رخصتی کی بات پھیل گئی مرتضی نے اس بات پر خفگی کا اظہار کیا مگر مدیحا کی ضد کے آگے چپ سے ہو گئے سب ہی حیران تھے کے مدیھا اتنا ضد پر کیوں اڑی ہوئی ہے گویا وہ عارض کے اسی اچانک فیصلے کی منتظر تھی

سب میں آیت کی رخصتی کی خبر کیا پھیلی۔۔۔سب اسکو چھیڑنے لگے جو سن سی بیٹھی تھی اسکی اندرونی کیفیت سے تو پریشے ہی آگاہ تھی۔۔۔

دیکھو رخصتی ہو رہی ہے تمھاری اور منہ تم نے من بھر کا بنایا ہوا ہے" ایمن نے زرا ناگواری سے کہا۔۔آیت کچھ نہیں بولی جبکہ پریشے نے ضبط سے اسکو دیکھا

ایمن جب انسان کچھ نہ جانتا ہو تو چپ رہنا چاہیے "

ہائے کیا بات ہے ایسی کسی اور کو پسند کرتی ہو" وہ ہنس کر پوچھنے لگی جس پر آیت اور پریشے ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئیں اسکے بعد دونوں ہی کچھ نہ بولیں جبکہ۔۔ایمن کافی دیر بولتی رہی۔۔۔

عمل اسکے لیے اوبٹن لے کر اندر داخل ہوئے۔۔

تاہم امی نے کہا ہے ابٹن لگالو" عمل نے مسکرا کر کہا اور ایکسائیٹڈ سی۔۔اسکے پاس آگئی۔۔۔

سب عورتیں بھی ابھی آتی ہوں گی۔۔" عمل نے جلدی سے کہا۔۔۔

تو آیت گھبرا گئی۔۔

پریشے مجھے یہ سب نہیں کرنا" اسنے ہمت کر کے کہا۔۔

آیت تماشہ نہ بناؤ اپنا "

پریشے میری شادی پر میرا باپ موجود نہیں ہے کیا یہ ازیت کم ہے "وہ آنسو سے لبریز آنکھوں سے اسکو دیکھتی مدھم لہجے میں بولی۔۔

تب تک سب عورتیں بھی اندر آ گئیں اور اس طرح۔۔ آیت کی رسم ہونے لگی۔۔۔

نانی نے تو۔۔ اسے پورا پورا ابٹن میں نہلا دیا۔۔

آئے لڑکی اب تو نے لباس نہیں بدلنا" انھوں نے حکم دیا۔۔ اور عمل نے ڈھولکی بجانا شروع کر دی۔۔

شغل میلہ لگتا رہا۔۔۔

آیت کافی سنجیدہ تھی اور پریشے بار بار اسے سمبھال رہی تھی۔۔۔

رات گئے۔۔ مرتضی صاحب کے حکم پر محفل ختم ہوئ۔۔ کیونکہ کل بڑا دن تھا۔۔ کبیر کی مہندی اور عارض کی رخصتی تھی۔۔۔

اگلا دن بے حد مصروف تھا۔۔۔ سالار کو شدید بخار ہو گیا تھا۔۔ آنکھیں سرخ تھیں۔۔۔ مگر وہ۔۔ سب سمبھال رہا تھا۔۔۔

عارض کا موڈ سخت خراب تھا وہ کسی ایک بھی فرد کو اپنے نزدیک برداشت نہیں کر رہا تھا۔۔ جبکہ۔۔۔ کبیر۔۔۔ بے حد خوش تھا۔ سالار کے ساتھ اسنے پوری پوری مدد بھی کرائ تھی جبکہ زین بھی لگا ہوا تھا۔۔۔

تمھارے سے زیادہ ایکسائیٹڈ دولہا نہیں دیکھا میں نے" سالار نے ٹشو سے ناک صاف کر کے۔۔۔زین کے ہاتھ میں تھما دیا اور کبیر کو کہا۔۔۔

جس نے اسے مصنوعی گھوری سے نوازا جبکہ زین تلملا گیا سالار کی اس حرکت پر۔۔۔۔

بھیا یار آپ صبح سے ایسا ہی کر رہے ہیں۔۔۔"زین نے ٹشو زمین پر پھینکا۔۔۔

کاش یہاں میر اپی آئے۔۔ہوتا تو کم از کم نخرے تو نہ دیکھتا ایک تم ہو" سالار نے گھورا جبکہ زین نے منہ بنالیا۔۔۔

ویسے بڑے بھیا۔۔اس لڑی کو جوڑ دیں آپکے سسرالی اسی لڑی کے نیچے بیٹھیں گے لائیٹیں پوری پڑنی چاہیے" افان کے شوشے پر زین سالار اور فان تینوں ہنسنے لگے۔۔جبکہ کبیر نے اسکی کمر پر مکہ مارا۔۔

اب سارا کام تم خود ہی کرو گے۔گدھوں" کبیر بھڑ کا کر کہتا پلٹ گیا۔۔

لو سن لو گدھے بھی ہم ہیں مہراج کی شادی نہیں پتہ نہیں کیا ہو رہا ہے ویسے افان تجھے لگتا ہے ہماری شادی ہو گی "سالار نے ٹھنڈی ابھری۔۔۔

میری شادی تو تو ہی کرائے گا" افان نے دانت نکالے۔۔۔

یہ بہت ہی غلط ہے۔۔اس عارض کی رخصتی کا شوشہ وہ تو سالار باپ کو سمبھالے گا۔۔کبیر کی شادی ہو۔۔تو سالار تیاری کرے گا۔۔افان صاحب شادی پوری کی پوری میرے اوپر ڈالے بیٹھے ہو۔۔تم لوگوں کو میں مرد نہیں لگتا میرے اندر جزبات نہیں ہیں۔۔۔۔"وہ آنکھیں نکالتا چلایا جبکہ زین اور افان خوب ہنسنے لگے۔۔۔

بند کرو اپنے منہ" وہ لائٹوں کی لڑیاں پھینکتا چیئر پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

جبکہ افان اور زین لڑیاں لگانے لگے۔۔۔۔

تقریبا تیاریاں ہو گئیں تھیں۔۔۔۔بس کچھ ہی دیر میں فنکشن شروع ہو جاتا۔۔۔۔پہلے مہندی کی رسم ادا کی جاتی اور اسکے بعدر رخصتی۔۔۔

سالار موبائل سکرولنگ کر رہا تھا۔۔

پینٹ کے پائنچے فولڈ کیے سفید پاؤں میں چپلیں پہنے اور بلیک ٹی شرٹ پہنے جس میں اسکے مسلز واضح ہو رہے تھے وہ لاپرواہ سا ایک ایک کی نگاہ کا مرکز بن رہا تھا۔۔ایمن نے اسکا سر سے پاؤں تک تجزیہ کیا اور اسے اندازا ہوا کہ وہ کبیر سے کہیں زیادہ ہینڈسم اور ڈیشنگ ہے اسپر وہ کتنا جنگلی سا ہے اسکا دل گدگدا سا گیا۔۔۔

اور گنگناتی ہوئی وہ پلٹی۔۔اور تیار ہونے گئ۔

آیت کو پریشے اور عمل پالر لے گئیں تھیں اسنے جانے سے انکار کر دیا۔۔وہ تو سالار کو دیکھنا چاہتی تھی اچھے سے۔۔۔

مہندی کا فنکشن شروع ہو گیا تھا۔۔۔۔کبیر کو سٹیج پر بیٹھایا گیا۔۔توسب دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اسکے سسرالی کتنے کم تھے بس چھ بندے تھے۔۔۔۔ تین بچے اور تین ہی بڑے سب نے اس بات کو محسوس کیا مگر خوشی کے موقعے پر کوئ کچھ نہیں بولا وہ لوگ رسم کر کے ایک طرف بیٹھ گئے۔۔جبکہ سالار جو کھانے کیطرف متوجہ تھا مرتضی کے ڈانٹنے پر کپڑے چینج کرنے بھاگا۔۔افان اور زین تو کبیر کے ساتھ پہلے سے ہی تھے موجود جبکہ پریشے اور عمل بھی۔۔

پریشے پر سے توافان کی نگاہ ہی نہیں ہٹ رہی تھی جبکہ زین بھی نہ جانے بار بار عمل کو دیکھنے سے خود کو روک نہیں پا رہا تھا۔۔ جبکہ اسکے انداز میں زین کے اس طرح دیکھنے سے خوب ناگواری تھی۔۔۔

دوسری طرف پریششے بھی افان کو گھور رہی تھی مگر وہ تو نگاہ ہٹا ہی نہیں رہا تھا۔۔۔۔

اور بڑے بھیا۔۔۔ مسکرا رہے تھے مدیحا نے اسکی بلائیں لے ڈالیں۔۔۔

ایمن بھی تیار تھی غرارے میں وہ۔۔ سالار کی نگاہ کا مرکز بننا چاہتی تھی۔۔۔۔

تبھی وہ بھی سٹیج پر آ گئی

جبکہ آنکھیں سالار کی منتظر تھیں۔۔۔

بلیک کرتا شلوار میں وہ تیار ہو کر نکلا۔۔۔ جبکہ گلے میں یلو پرنا ڈالا ہوا تھا

تو ایکدم اسکی نگاہ عارض پر گئی جو کسی سے بات کر رہا تھا۔۔۔

اووو بھائی۔۔۔ تو یہاں کیوں ہیں" سالار نے کہا تو عارض نے ایکدم فون بند کر دیا۔۔

میں آ رہا ہوں بھیا آپ چلیں" وہ بولا۔۔

کس سے بات کر رہے تھے" سالار نے سنجیدگی سے اسکو دیکھا۔۔

ک۔۔ کسی سے نہیں" اسنے کہا اور سیل فون جیب میں ڈال لیا۔۔

سفید کرتا شلوار میں۔۔ ریڈ ویسکوٹ پہنے وہ بھی بہت ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔

سالار کچھ لمحے اسکو دیکھتا رہا۔۔۔

کبھی بھی عورت سے بدلا نہیں لینا چاہیے۔۔ میرے نزدیک جو مرد عورت سے اپنی محرومی کا بدلہ لیتا ہے۔۔۔ وہ بے حد کمزور ہوتا ہے۔۔۔ مرد کو شیوا دیتا ہے کہ وہ اپنے ہی جیسے کسی مرد سے۔۔۔ بدلے کے جزبات رکھے۔۔۔ ہمیشہ عورت کو پروٹیکٹ کرنا چاہیے۔۔ کسی بھی رشتے میں۔۔۔

پھر وہ تمھاری بہن ہو۔۔۔ یہ بیوی۔۔۔ یہ محبت۔۔ "اسکے شانے پر ہاتھ رکھتا وہ بول رہا تھا جبکہ عارض چپ چاپ اسے سن رہا تھا۔۔ اسے

عجیب سالگ رہا تھا وہ ایسی سوچ رکھتا ہے لگتا بھی نہیں تھا۔

عارض نے بس سر ہلا دیا۔۔

چلو" سالار نے کہا اور وہاں سے دونوں نکل کر باہر آ گئے لون میں شام ڈھل آئ تھی۔۔۔

چاروطرف لائٹوں نے لون کو عجب کشش بخش دی تھی۔۔

کبیر کی رسم اب فیملی کے لوگ کر رہے تھے سالار اور عارض دونوں آ گئے ایمن جو بور کھڑی تھی ایکدم الرٹ ہوئ سالار کی بھی نگاہ اسپر اٹھی تھی مگر سرسری سی وہ کبیر کے نزدیک آ گیا۔۔

آیار مجھ سے بھی پیلا پیلا ہو جا" اسنے دونوں ہاتھوں میں ابٹن ملا اور کبیر کے پورے منہ پر مل دیا۔۔ جبکہ کبیر اسکو ہٹاتا رہ گیا۔۔ ایکدم شور سا اٹھا تھا۔۔۔ اور سب ہنسنے لگے۔۔

سالار میں تمھیں بخشو گا نہیں" کبیر چلایا۔۔

یہ جو دولہے ہوتے ہیں نہ بیٹا ان کی چونچ۔۔۔ بند ہی رہتی ہے کیسے کیسے میسنے سے لگتے ہیں" سالار ہنسا۔۔۔

ہاں تمھیں دیکھ لوں گا میں تمھاری شادی پر" کبیر نے اپنے منہ پر سے صاف کیا۔۔۔

ہاں دیکھنا۔۔۔ مجھ سے زیادہ ہینڈسم دولہا دنیا میں ہوگا ہی نہیں "

بس کرو شوخا ہر وقت تعریفیں اپنی" کبیر نے جھڑکا۔۔۔

سب ہنس رہے تھے محفل گرم تھی عارض نے بھی کبیر کو مہندی لگائی۔۔۔اور اسپر بھی کافی ہوٹینگ ہوئی۔۔۔

اور پھر سب لڑکوں نے مل کر۔۔ کبیر کو بیچ میں کھڑا کر کے بھنگڑے ڈالے۔۔۔

کافی دیر تک سالار کے سانس پھول گئے۔۔۔۔

تو ایمن جلدی سے اسے پانی دینے لگی۔۔۔۔

سالار نے چونک کر دیکھا۔۔۔اور پانی کا گلاس لے لیا۔۔ایمن تو پھولے نہیں سمائی۔۔۔کچھ ہی دیر بعد آیت کو بھی سٹیج پر لایا گیا۔۔۔

اور پھر۔۔ کبیر نے چہرہ صاف کرلیا۔۔ کپڑے چینج کر کے وہ اب ایک بھائی لگ رہا تھا۔۔ جبکہ سالار زین اور افان نے بھی اپنے پیلے پرنے اتار دیے۔۔

وہ سب آیت کے بھائی لگ رہے تھے سنجیدہ سے۔۔۔

عارض خوف ناک خاموشی لیے سٹیج پر بیٹھا تھا اسکے ساتھ آیت کو بھی بیٹھا دیا گیا جو۔۔ دنیا کی سب سے خوبصورت دلہن لگ رہی تھی۔۔۔

خاموش سجی سجی۔۔ پور پور عارض کے لیے سجائے۔۔۔

وہ دلکشی کی انتہا پر تھی۔۔۔

کھانا کھلا سب نے کھانا کھایا

۔۔اور اسکے بعد۔۔۔پریشے اور عمل نے دودھ پلائی کی۔۔۔

عارض ان چونچلوں کے لیے بلکل تیار نہیں تھا۔۔۔جبکہ سالار نے ان دونوں کی خواہش پوری کی اور کبیر سے الگ انھوں نے پیسے لیے تھے۔۔

کچھ ہی دیر بعد رخصتی کا شور ہوا تو۔۔آیت نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لیں۔۔۔

آج اسے شدت سے اپنے باپ کی یاد آئی تھی جس کو بلایا گیا تھا مگر وہ اسکے سر پر ہاتھ رکھنے بھی نہیں آیا تھا۔۔۔آیت کا جیسے سانس سا رکنے لگا۔۔وہ ایک بار تو آتے ایک بار تو وہ اسکے سر پر ہاتھ رکھتے یہ احساس دیتے کہ وہ اسکی بیٹی ہے۔۔ مگر کچھ نہیں ہوا تھا۔۔

جب اسے اٹھایا گیا تو اسکی بند مٹھیوں پر عارض کی نگاہ گئی۔۔۔

اور بے اختیار اسنے اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔

آیت کی بند مٹھی اسکے ہاتھ میں چھپ گئی۔۔۔اس وقت وہ جو محسوس کر رہی تھی عارض کی اس حرکت پر وہ جیسے اسکے اندر اٹھتا طوفان ایکدم ٹھر گیا۔۔

جیسے لاشعوری طور پر وہ اسے احساس دلا گیا تھا کہ وہ تنہا نہیں ہے۔۔آیت کو اس وقت محسوس ہوا اسکی ساری تکلیفوں پر یہ لاپرواہ ہاتھ مرحم رکھ گیا ہے۔۔

عارض اسکا ہاتھ تھامے۔۔۔ لون سے گھر میں داخل ہوا۔ سالار کبیر یہاں تک کے سب بڑوں کے چہروں پر اسکی

اس حرکت پر مسکان ٹھر گئ۔ اور۔ عارض آیت کو لے کر اندر داخل ہوا۔۔۔

پریشے اور عمل کے ساتھ زین افان اور سالار نے بھی۔ رسمیں شروع کر دیں۔۔

چل بھئ نکال پیسے" سالار نے کہا۔۔۔

جبکہ اسکے پیچھے ایمن بھی آ گئ۔۔

یار بھیا۔ پیسے دینا آپکا کام ہے میرا نہیں" عارض نے صاف انکار کیا۔۔

اب تم لوگ بس کرو گے رات اتر آئ ہے تماشے نہیں ختم ہو رہے" مرتضی بھڑکے تو۔۔ سالار منہ بنانے لگا

جبکہ عارض نے شکر کا سانس بھرا۔۔

چلو جاؤ اپنے کمرے میں۔۔ پہنچاؤ انھیں" انھوں نے مدیھا کو کہا۔۔

یہ کیا یہ اتنی آرام سے پہنچ جائے گا کمرے میں" افان سالار کے کان میں گھسا۔۔۔

کوئ اور آپشن نہیں۔۔ میرا باپ گبر ہے وہ

ہم سب کو کھا جائے گا۔۔ چپ رہ فلحال" سالار نے کہا۔۔ جبکہ خواتین آیت کو اسکے کمرے میں پہنچانے لگیں

۔۔۔

اور عارض۔۔۔ وہاں سے باہر ہی نکل گیا۔

کدھر کمرے میں جاؤ تم بھی" کبیر نے گھورا تو چار نگارا اسے بھی کمرے میں جانے لگا۔۔۔

آیت اسکے کمرے میں آج حق سے بیٹھی تھی۔۔

خاموش پلکیں جھکائے۔۔سب باہر چلے گئے تھے عارض بھی اندر موجود تھے۔ایسا نہیں تھا کہ وہ پہلی بار دونوں تنہا تھے۔۔۔

مگر آج سے وہ بس اسکی ہو گئ تھی۔۔

اٹھو اور کپڑے چینج کرواپنے میرے لیے اس طرح بیٹھ کر وقت ضائع مت کرو" عارض نے دوٹوک بات کی آیت نے اسکی جانب دیکھا۔۔

کچھ بھی کہنے کا کوئ فائدہ نہیں تھا۔۔وہ اٹھی۔۔۔اور ڈریسنگ ٹیبل کیطرف آ گئ۔۔۔اور آہستہ آہستہ اپنی چیزیں اتارنے لگی۔۔عارض کو بلکل نظر انداز

کر دیا تھا۔۔جبکہ عارض اسکی چھوڑی ہوئی جگہ پر بیٹھ گیا۔۔تقریبا لیٹ کر وہ موبائل استعمال کرنے لگا کمرے کی خاموش فضامیں اسکی چوڑیوں کی کھنک کھن تھی۔۔۔

عارض ہر ممکن طریقے سے اسکو اگنور کرنا چاہ رہا تھا۔۔مگر ایسا کچھ نہیں ہو پارہا تھا جس طرح وہ خود کو قابو کر رہا تھا اسکے حسین چہرے سے نگاہ چرانے کی کوشش میں تھا۔۔ہر ہر بہ جاتا رہا تھا۔۔اور جب اسنے۔۔خود پر سے دوپٹہ ہٹایا ۔۔تو عارض ایک پل کو ساکت رہ گیا۔۔

لہنگے کے گھیرے گلے نے اسے اپنی جانب اپیل کیا۔۔تھا وہ جینی کے میسیج کا جواب چھوڑ کر اٹھا۔۔۔

مگر رک گیا۔۔آیت کی بلکل بھی توجہ اسپر نہیں تھی۔۔۔

اپنی ویسکوٹ کھول کر۔۔وہ۔۔۔غصے سے واشروم میں چلا گیا۔۔۔

جبکہ آیت نے بیڈ پر پڑی ویسکوٹ دیکھی اور پھر اپنے ائیر رنگز اتارنے لگی۔۔

تھکاوٹ اسے واقعی ہو رہی تھی اور پھر بھوک بھی لگی تھی۔۔۔

جسے وہ برداشت کرنے کی کوشش میں تھی۔۔۔

مگر اسنے سوچ لیا تھا چینج کر کے وہ کھانا کھانے باہر چلی جائے گی۔۔

اسنے اپنے گلے سے سیٹ نکالنا چاہا مگر اتنا سب کچھ اتار کر تو تھکاوٹ اور بھی بڑھ گئ تھی وہ تھک کر صوفے پر بیٹھ گئ

۔۔

بالوں سے پینے کھینچ کر اسنے لمبے بال کھول دیے تھے جو پہلے ڈیزائنر کی صورت بندھے ہوئے تھے۔۔۔

عارض باہر نکلا۔۔۔

تو وہ صوفے پر بیٹھی تھی۔۔

کھلے بال۔۔۔۔گلے میں سیٹ۔۔جبکہ ناک کی نتھ جو ہونٹوں پر گیر کر ایک ادھم مچا رہی تھی۔۔اسکے اندر جزبات کی توڑ پھوڑ شروع ہو گئ۔۔۔

وہ بنا جھجھکے اسکے نزدیک گیا۔۔۔

اور اسکے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔

بیوی تو تھی نہ وہ اسکی۔۔۔۔" اسنے دل میں سوچا۔۔۔۔۔

مگر وہ اسے بلکل پسند نہیں کرتا۔۔اور جو بھی اسنے اسکے ساتھ پہلے کیا تھا وہ سب غصہ اور ضد تھی اور آج وہ کس طرح اسے متاثر کر رہی تھی۔۔۔

آیت ایکدم اسکے بیٹھنے پر اٹھ گئ۔۔

حیرانگی سے اسکو دیکھنے لگی۔۔

عارض اپنی اس حرکت پر سر تھام گیا۔۔

آیت نے جلدی سے سیٹ اپنی گردن سے جدا کرنا چاہا۔۔تو عارض نے سیٹ کی ڈوری۔۔ کو تھام لیا۔۔

آیت تھم گئ۔۔۔

اسکو دیکھنے لگی۔۔۔

جس کی نگاہ اسکی شفاف گردن سے شانے پر سرکنے لگی تھی۔۔۔

عارض نے۔۔۔ جزبات سے بوجھل لمس اسکے ہاتھوں پر بکھیر دیا۔۔

آیت کا دل بری طرح دھڑکنے لگا

جبکہ عارض اپنی عقل شعور اپنی ضد اپنی پسند اپنا غصہ سب ایکطرف رکھ چکا تھا۔۔

آیت کے سیٹ کی ڈوری ڈھیلی کر کے اسنے اسکی گردن سے وہ سیٹ جدا کر دیا۔۔۔

آیت پھر بھی یوں ہی کھڑی رہی۔۔ جبکہ اب عارض کا لمس وہ اپنے شانے اور گردن پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔

کیا یہ بس اسکے جسم کی دلکشی تھی جس سے وہ متاثر ہوا تھا۔۔۔

کیا وہ اپنی بات پر اتنا بھی قائم نہیں رہ سکا تھا۔۔

کیا اسکے دل میں آیت کے لیے کوئی جزبہ تھا۔

کیا اسنے اپنے بچے کو اپنانے کا سوچ لیا تھا۔۔

کئی سوال تھے آیت کے دل میں۔۔عارض نے۔۔۔ کھینچ کر اسکا رخ بدلا۔۔

اور اسکی نتھ دیکھنے لگا۔۔

اسکی نتھ پر ہی اپنا پر حدت لمس رکھ کر وہ۔۔آنکھیں بند کر گیا۔۔

جیسے یہاں اسے دنیا جہان کا سکون میسر ایا تھا۔۔۔

دونوں کی بے ترتیب سانسیں۔۔۔ بھجنے لگیں تھیں۔۔۔

عارض نے اسکے ریشمی بالوں میں ہاتھ پھنسالیا۔۔۔اور اسے اور بھی نزدیک کر کے وہ جزبات پر قابو نہ رکھ سکا

۔۔۔۔

بہکتا چلا گیا۔۔۔

کیا آپ نے بھی وقت ضائع کرنے کا سوچ لیا ہے "آیت مدھم لہجے میں بولی۔۔

جبکہ عارض کو کوئی کھینچ کر حقیقی زندگی میں لایا تھا۔۔۔

اسنے آنکھیں کھول کر آیت کیطرف دیکھا۔۔ جس کی لیپسٹک پھیل سی گئی تھی۔۔۔اسکے شدید لمس کی گواہ تھی

۔۔

تمھارا بولنا ضروری تھا۔۔"وہ بگڑے تیوروں میں بولا۔

کیوں حقیقت میں آگئے میرے بولنے سے یہ میرے چہرے میں کسی اور کا چہرہ تلاش کر رہے تھے "آیت نے اسکی جانب دیکھا۔۔

عارض نے اسکو خود سے دور جھٹک دیا۔۔۔

آپکی بھیک میں دی گئی قربت نہیں چاہیے۔۔عارض مجھے "

اپنی بکواس کو منہ کے اندر رکھو۔۔۔۔"وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا بولا۔۔۔۔

کیوں۔۔۔آپکو برا لگ رہا ہے کہ آپکے حقوق کے بیچ میں حائل ہو گئی میں۔۔۔۔"وہ مسکرا کر اسکو چیڑا رہی تھی۔۔۔

آیت میں کہہ رہا ہوں مجھے مزید کچھ نہیں سننا"وہ چلایا۔۔۔

چلائیں مت عارض۔۔۔ باہر آواز جائے گی۔۔میں نے اپنے نام سے بہت تکلیف برداشت کی ہے میں بھولی کچھ نہیں"

میں نے کہا منہ بند کرو سمجھ کیا رہی ہو اپنے آپ کو۔۔بہت حور پری ہو جس کو دیکھ کر میں اپنی بات سے پھیر جاؤ گا"

اسکا منہ جکڑ کر۔۔۔۔وہ بولا۔۔۔

تو نہ پھیریں نہ اپنی بات سے نہ ثابت کریں مجھ پر کہ آپ۔۔ مجھ سے اپنی حوس۔۔"

شیٹ آپ" وہ دھاڑا۔۔۔۔

بیوی ہو تم میری" اسنے جتایا۔۔۔

بیوی کے ساتھ یہ سلوک نہیں ہوتا عارض کے میں۔۔ رخصتی سے پہلے ماں بننے والی"

اسکے منہ پر پڑنے والے تھپڑ نے اسکی زبان روک دی وہ نیچے بیٹھتی چلی گئ۔۔۔۔

بار بار یہ تانا مار نا ضروری ہے مجھے۔۔۔ تم میری بیوی ہو۔۔ بھلے مجھے تم پسند نہیں ہو مگر جب اور جس وقت مجھے تمھاری ضرورت ہو گی میں پوری کروں گا اور یہ بات یاد رکھو مجھے تم روک نہیں سکتی" وہ آنکھیں نکالتا غرایا۔۔۔۔

آیت سسکنے لگی۔۔۔

منہ بند کرو اپنا اور چینج کرو" وہ اٹھ گیا اسکے پاس سے۔۔۔

میں آپکی کسی بھی بیچ حرکت کا نشانہ نہیں بنو گی اب" وہ روتے میں بولی۔۔۔۔

اچھا واقعی چلو تمھیں دیکھاتا ہوں۔۔ میں کتنا بیچ ہوں" اسکا بازو گھسیٹ کر اسنے اسے بیڈ پر پھینکا۔۔۔ اور اپنا کرتا اتارنے لگا۔۔

عارض" آیت سہم سی گئ۔۔

کیا ہوا۔۔ آیت۔۔۔۔" وہ خباثت سے مسکرایا۔۔

آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے" وہ روتے میں اسے روکنے لگی۔۔

چاہو تو روک لو۔۔۔"اپنا کرتا صوفے پر پھینک کر وہ اسکے پاس۔۔۔۔ہی بیڈ پر بیٹھ گیا اور اسے کھینچ کر اپنے پاس کر لیا

۔۔اسکی سرخ آنکھوں سے لبریز آنکھوں میں آنسو۔۔ تسکین کا باعث تھے۔۔۔

اسکی ناک سے نتھ پھر بھی اسنے احتیاط سے اتاری۔۔۔

سمجھ وہ خود بھی نہیں پا رہا تھا کہ۔۔وہ چاہ کر بھی اسکے ساتھ بے رحم کیوں نہیں ہو رہا

کیوں اسکے وجود میں اتنی کشش تھی۔۔

آیت کے سانسوں کو اپنی قیدی کر کے وہ۔۔ جیسے مگن سا ہو گیا۔۔ آیت پھڑ پھڑاسی گی۔۔۔

مگر عارض بلکل اسپر حاوی ہو گیا۔۔تکیے پر اسے دھکیل کر وہ اپنے کام میں شدت لے آیا تھا۔۔

ششششش"آیت کی مزاحمت پر آنکھیں نکالتا وہ بولا۔۔۔۔

آیت کو وہ شب یاد آگئ۔۔جو اسنے تکلیف میں گزاری تھی۔۔ جس میں بھی اسنے اسکے لبوں پر انگلی رکھ کر اسے چپ

رہنے کا کہا تھا۔۔۔۔

اور پھر جیسے وہ بے بس ہو گئ۔۔۔

نہ وہ کچھ کر سکی۔۔اور نہ آیت روک پائ۔۔۔

اور ایک بار پھر۔۔۔وہ اسکے حقوق نہ چاہتے ہوئے بھی پورے کرنے لگی۔

جبکہ عارض۔۔۔۔دنیا جہان کی شدتیں اسپر لوٹا رہا تھا۔۔۔

یہ جانے بنا کہ وہ اس سے سخت نفرت کرتا ہے۔۔

اسکے انداز میں۔۔۔۔۔ جنون نہیں تھا۔۔۔۔

عجب مسروریت تھی۔۔۔ جس سے آیت بھی جلد ہی سب بھول گئی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ عارض کے اٹھنے سے پہلے اٹھ کر فریش ہوئی اور جلدی سے روم سے باہر نکل گئی۔۔۔

اسکے باہر نکلنے پر۔۔۔۔ مدیحا نے سب سے پہلے اسکطرف دیکھا۔۔

اسپر انوکھا ہی روپ چڑھا تھا۔۔۔ مدیحا اسکی طرف بڑھی۔۔۔

جبکہ آیت ایکدم کچھ خفیف سی ہو گئی۔۔۔

پگلی اپنے شوہر کے ساتھ باہر آنا تھا تمھیں اور مجھے پتہ ہے وہ نواب تو اٹھا بھی نہیں ہو گا" مدیحا نے مسکرا کر اسکا ماتھا چوما۔۔۔۔

جبکہ آیت انکی طرف دیکھنے لگی۔۔ کتنا مان تھا انھیں اپنے بیٹے پر جبکہ انکا بیٹا کیا تھا۔۔۔۔۔

وہ چاہ کر بھی کچھ کہہ نہیں سکی انکے چہرے کی مسکراہٹ کو اسنے برقرار رہنے دینے کا سوچا۔۔۔۔۔

جاؤ ابھی نانی کی نظر تم پر نہیں گئی ورنہ نہ جانے کیا کیا سنا دیں جاؤ عارض کے ساتھ باہر آنا" مدیحا نے پیار سے کہا۔۔

مگر تائی امی۔۔۔ مجھے بھوک لگ رہی ہے" وہ بے چارگی سے بولی تو مدیحا ہنس دی۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں بھجواتی ہوں کھانے کے لیے کچھ۔۔۔اور اسکو اٹھاؤ تاکہ جلدی ناشتہ کر سکو" مدیحا نے کہا تو آیت کو چار ناگار واپس پلٹنا پڑا۔۔وہ کمرے میں دوبارہ آئی۔۔مرجھائے ہوئے پھولوں کی خوشبو اسکی ناک سے ٹکرائی اور اسنے۔۔۔بیڈ پر عارض کی جانب دیکھا۔۔۔

وائٹ کرتا شلوار میں وہ۔۔تکیوں کو سینے میں بھینچے۔۔۔بے خبر سو رہا تھا۔۔۔

وہ کچھ پل اسے دیکھتی رہی کیا ہی اچھا ہو کہ وہ شخص صرف اسکا ہو جائے۔۔اتر جائے اسکے دماغ سے ہر کسی کا فتور اور ۔۔وہ اسکی محبت کو محسوس کرے۔۔تو شاید آیت خود کو خوش قسمت تصور کرے گی۔۔۔۔

اسکے چہرے کے نقوش کو دیکھتے وہ کافی دیر سوچتی رہی۔جبکہ اچانک بجنے والے دروازے پر۔۔وہ اچھل پڑی دوسری طرف عارض جو سکون سے سو رہا تھا وہ بھی۔۔نیند میں جیسے ڈسٹرب سا ہوا اور اسنے کروٹ بدل لی۔۔

آیت نے احتیاط سے اپنے کھانے کا سامان ملازمہ سے لیا جو کہ اسکو معنی خیز نظروں سے دیکھ کر شرما رہی تھی مگر آیت کا شرمانے کا کوئی موڈ نہیں تھا رات سے بھوک سے وہ پاگل ہو رہی تھی۔۔۔

اور تائی امی نے بی اچھا ناشتہ بھیجا تھا دیکھ کر منہ میں پانی آنے لگا۔۔اسنے ٹرے لی۔۔اور صوفے پر رکھ دی۔۔۔

جبکہ دروازہ دوبارہ بند کر کے وہ سب بھول کر۔۔۔اب ناشتہ کرنے میں مگن ہو گئی تھی۔۔۔

کچھ ہی دیر گزری تھی کہ عارض کی نگاہ بھی کھل گئی۔۔۔

اسنے ارد گرد دیکھا بیڈ پر وہ نہیں تھی۔۔اور سامنے صوفے پر نظر گئی تو وہ۔۔۔

دودھ کے گلاس کو منہ لگائے

۔۔بہت سپیڈ سے پینے کی کوشش میں تھی عارض چپ چاپ اسکو دیکھنے لگا۔۔

بھیگے بال گزشتہ شب کا نکھار چہرے پر سجائے۔۔۔وہ لاپرواہی سے ناشتہ کر رہی تھی۔۔عارض اٹھا۔۔تو آیت کی نظر اسپر گئی۔۔۔

تو پوری کا لقمہ یوں ہی رہ گیا۔۔۔۔

عارض اسکو اگنور کر کے اٹھا اور واشروم میں بند ہو گیا۔۔۔

جبکہ اسکے واشروم میں جاتے ہی۔۔اسکا سیل فون بجنے لگا۔۔آیت خاموشی سے ناشتہ کرتی رہی اسکے سیل فون کو اگنور کر کے مگر کال کرنے والا بھی شاید بہت ڈھیٹ تھا جب وہ باہر نہیں آیا اور کال پھر بھی آتی رہی تو آیت خود ہی اٹھی اور سائیڈ ٹیبل پر سے اسکا سیل فون اٹھایا۔۔۔

جینی کا نام شو ہو رہا تھا۔۔وہ اس نام کو تا دیر گھورتی رہی یہ وہ نام تھا جو اسکی زندگی میں سکون میسر نہیں ہونے دے رہا تھا۔۔۔

اسنے پلٹ کر واشروم کے بند دروازے کو دیکھا۔۔

کیا اسے یہ فون کال اٹھانی چاہیے "وہ ابھی اسی سوچ میں تھی کہ اسکے پیچھے سے کسی نے سیلفون اچک لیا۔۔۔

عارض کی نظروں میں سخت غصہ تھا۔۔اسکے گیلے بال اور گلے میں پڑا ٹاول پتہ دے رہا تھا وہ شاور لے کر نکلا ہے

۔۔۔۔

آیت واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔۔

ہیلو ہنی" عارض کی خوش باش آواز کمرے میں گونجی۔۔

ہمم شاور لینے گیا تھا" شاید دیر سے فون اٹھانے کی وجہ پوچھیں گئ تھی۔۔

آیت چپ رہی۔۔ اپنے دل میں اٹھتی توڑ پھوڑ کو۔۔۔ وہ آنکھوں کے زریعے بہہ کر نکلنے سے روکتی خاموشی سے ۔۔۔ ناشتہ کر رہی تھی مگر دل تھا کہ ہر چیز سے اچاٹ سا ہو گیا تھا اب کھانے میں بھی کہاں دل لگنا تھا اس سے پہلے وہ ناشتہ چھوڑتی عارض اسکے پاس آ بیٹھا۔۔۔

آیت کا یوں بھی کھانا اب مشکل تھا وہ اٹھنے لگی تو عارض نے سر دہاتھوں سے اسکا آدھ جکڑ لیا اور آنکھوں سے ناشتہ کرنے کا اشارہ کرنے لگا۔۔۔

آیت اسکو گھورنے لگی باتیں میٹھی میٹھی کسی اور سے ہو رہیں تھیں ساتھ کے ساتھ حکم اسپر لازمی جمانا تھا۔۔۔

غصہ اسکے چہرے کو سرخ کر گیا۔۔۔

افکورس ہنی آئ مس یو سو مچ" وہ بولا۔۔۔ اور اسکی جانب دیکھتا لبوں پر طنزیہ مسکان سجائے۔۔ خود بھی ناشتہ کرنے لگا۔۔

ہمم بریک فاسٹ کر رہا ہوں" وہ انگلش میں بولا۔۔۔

جبکہ آیت ہاتھ روکے بیٹھی تھی آنکھیں چھلکنے کو بے تاب تھیں۔۔ عارض نے آیت کا ہاتھ پھر سے ہلایا اور۔۔۔ دوبارہ سے ناشتہ کرنے کا کہا جبکہ آیت کا ضبط جواب دے گیا۔۔۔

جب مجھے ناشتہ نہیں کرنا تو مجھے کیوں فورس کر رہیں ہیں" وہ ایک دم بلند آواز میں چیخی کے فون پر موجود شخص باآسانی سن سکتا تھا۔۔۔

عارض کو ایکدم کھانسی چڑھ گئی اُسنے فورا اسپیکر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

کیا بکواس ہے یہ" وہ دباد باغرایا۔۔۔

ڈر نہیں لگتا مجھے آپکی اس بندریا سے" وہ غصے سے چیختی۔۔اٹھی اور بلاوجہ ڈریسنگ چینج کرنے کے لیے کپڑے تلاشنے لگی۔۔عارض کا بس نہیں چلا۔۔ کچا ہی چبا جائے مگر جینی۔۔۔۔کیطرف متوجہ ہوا۔۔

کس کی آواز تھی یہ" یہ تو شکر تھا جینی کو اردو سمجھ نہیں آتی تھی۔۔

نہیں کسی کی آواز نہیں تھی" عارض نے جھوٹ بولا

نہیں ابھی لڑکی بولی تھی" جینی نے کہا۔۔۔

پہلے بھی تم نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا تمھارے بیوی تھی نہ یہ۔۔آیت

تمہارے کمرے میں کیا کر رہی ہے عارض" جینی غصے سے بولی جبکہ عارض نے سر تھام لیا۔۔۔

تم میرے ساتھ ہمیشہ ایسا ہی کرتے ہو۔۔شاید اب تم مجھ سے محبت کرتے ہی نہیں" وہ بھڑک کر بولتی کال کاٹ گئی ۔۔جبکہ۔۔۔آیت نے اسے کان سے فون

ہٹاتے دیکھ جلدی سے۔۔۔ڈریسنگ میں گھس جانا مناسب سمجھا۔۔۔

عرض نے ٹھنڈی سانس بھر کر اپنے غصے کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی

اسے بیس منٹ ہو چکے تھے عارض تیار ہو چکا تھا آیت ڈر کے مارے اب تک نہیں نکلی تھی باہر۔۔۔

اسنے جینی کو میسیجز کر کے اسے ہینڈل کرنے کی کوشش کی اور آیت جو دروازے سے کان لگائے کھڑی تھی۔۔

جب کمرے میں سے اٹھا پٹخ کی آواز کم ہوئی تو اسنے باہر نکلنے کا سوچا شاید وہ چلا گیا ہو۔۔۔

مگر جب وہ باہر آئی وہ۔۔ صوفے پر بیٹھا ٹائیپنگ کر رہا تھا کیونکہ جینی فون نہیں اٹھا رہی تھی عارض نے سرخ جوڑے میں اسکو دیکھا۔۔ جس کا حسن اس لباس میں دوگنا زیادہ ہی ہو گیا تھا۔۔

آیت جلدی سے اسے اسکی لو دیتی نظروں کو اگنور کرتی ڈریسنگ کے پاس چلی گئی۔۔اور بال سنوارنے لگی۔۔

عارض اسکو یوں ہی گھورتا رہا۔۔۔

آیت سے مشکل ہو گیا تھا۔۔کچھ بھی چہرے پر لگانا وہ اٹھا اور اسکے پیچھے آ کھڑا ہوا۔۔

لگاؤ لیپسٹک "اسنے حکم دیا۔۔

نہیں لگانی مجھے "وہ کافی ضدی ہو رہی تھی۔۔۔

عارض نے غصے سے اسکے بال مٹھی میں جکڑے۔۔۔اور اسکا چہرہ کھینچ کر اپنے مقابل لے آیا۔۔

اس دن تو اتنی تیز لگائے تھی جیسے۔۔ بھابھی سے ملنے نہیں کسی۔۔۔

میں آپکی جیسی نہیں ہوں "آیت نے بیچ میں سے ہی اسکی بات کاٹ دی۔۔۔

آیت تم مجھے صرف غص دلا رہی ہو اتنی بکواس کر کے۔۔

اسکے علاوہ آپکو آتا ہی کیا ہے" آیت نے خود کو اس سے چھڑانا چاہا مگر بے سود۔۔۔عارض نے لیپسٹک اٹھائی۔۔۔اور سرخ لیپسٹک سے۔۔اسکے ہونٹوں کو سرخ کرنے لگا۔۔۔۔

آیت سٹپٹا ہی گئی۔۔آنکھوں میں حیرانگی لیے اسکو دیکھنے لگی جس کی توجہ اسکی لیپسٹک پر تھی۔۔۔

اور جب وہ اپنے بقول لیپسٹک لگا چکا تھا۔۔۔ایت کو چھوڑا۔۔آیت نے اپنا چہرہ دیکھا شرم سی آگئی۔۔اتنے سارے لوگوں میں وہ کیسے ایسے نکلے گی۔۔

یہ بہت تیز ہے" وہ دھڑکتے دل سے۔۔۔۔بولی۔۔۔

قریب آجاؤ کم کر دیتا ہوں" عارض نے گھور کر اسکو دیکھا۔۔۔

وہ نگاہیں جھکا گی۔۔۔۔۔

جبکہ عارض چوڑیاں اسکے ہاتھوں میں ڈالنے لگا۔۔

عارض ان چیزوں کی ضرورت نہیں" آیت کے گال سرخ پڑنے لگے۔۔باہر والے لوگوں کا خیال اسے زیادہ تھا

۔۔۔۔

شیٹ آپ" عارض بولا۔۔۔اور دونوں ہاتھوں میں چوڑیاں سجا کر اسنے اسکے کانوں میں ائیر رینگز ڈالے۔۔۔۔

۔۔۔۔وہ اسکے چہرے کو غور سے دیکھنے لگا۔۔۔

اور پھر لمبا سانس کھینچ کر وہ اس سے دور ہٹا۔۔۔۔

آیت جبکہ اسکے اس طرح دور ہٹنے پر اسے بھیگی نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔

عجیب ضد سی عجیب بات تھی۔۔۔کیسے وہ اسکو اگنور کرتا تھا صرف اس لڑکی کے لیے۔۔۔آیت غصے سے۔۔۔

اسکے پاس سے دور ہٹ گئ۔۔۔

اور سر پر دوپٹہ لے لیا۔۔

عارض بھی اسکے پیچھے تھا۔۔دونوں ایک ساتھ کمرے سے باہر نکلے۔۔۔

تو تقریباسب ہی جاگ چکے تھے

--

آیت کا چہرہ لال ٹماٹر ہو رہا تھا۔۔۔

آج کبیر کی برات بھی تھی۔۔۔

سب نے ان دونوں کو پیار کیا۔۔۔اور دونوں نے سب کے ساتھ دوبارہ ناشتہ کیا

جبکہ اسکے بعد آیت عارض کے سامنے نہیں آئی وہ پریشے اور عمل کے ساتھ چلی گئ تھی۔جبکہ عارض بھی ساری دلچسپی ایک طرف اٹھا کر۔۔افان اور زین کے ساتھ کاموں میں لگ گیا۔۔۔

سالار کو تیز بخار تھا۔۔۔ تبھی وہ مدہوش سویا ہوا تھا۔۔

ارے اس لڑکے کو بھی کوئ اٹھالے شام ڈھل آئ ہے کسی کو اسکی فکر میں" نانی غصے سے بولیں۔۔

نانی میں جا کر اٹھاو" ایمن بولی۔۔

ارے چھوری تو کیوں جائے گی چپ کر بیٹھ بس" انھوں نے جھڑک دیا۔۔۔

تو ایمن نے منہ بنالیا۔۔۔

مدیھا جا بچے کو اٹھا" وہ بولیں تو مدیحا پریشے کو تلاشنے لگی۔۔۔

لڑکیاں تو شاید۔۔۔ پالر جا چکیں ہیں" وہ منہ میں بڑبڑائیں۔۔۔

اممم خالہ کیا میں جاؤ" ایمن بولی تو مدیحا کام کی جلدی میں سر ہلا گئیں اور ایمن جس نے خود بھی پالر جانا تھا بس سالار کی وجہ سے نہ جا سکی۔۔ وہ جلدی سے اوپر ائ تو نیچے کی نسبت یہاں سکون تھا۔۔

وہ بے ہوش سویا ہوا تھا

۔۔ کمرے میں اندھیرا تھا۔۔۔ جبکہ ایسے ماحول سے۔۔ اور اسکی موجودگی سے ایمن کو جھرجھری سی آئ وہ مسکرا کر اسکو دیکھنے لگی وہ شرٹ لیس تھا

وہ آنکھیں جھپک جھپک کر اسکو دیکھنے لگی۔۔۔۔

زیمل" اچانک یہ نام اسکے منہ سے سن کر ایمن جیسے متوجہ ہوئے۔۔۔

اسکے قریب ہوئ وہ بڑبڑا رہا تھا شاید اب بھی تبھی وہ اسکے بلکل نزدیک چلی گئ۔۔

اور دوسری طرف کسی کو اپنے نزدیک محسوس کر کے سالار نے پٹ سے آنکھیں کھول دیں۔۔۔

ایمن کان اسکے منہ کے قریب لگائے ہوئے تھی۔۔ سالار نے اچانک اسکی گردن پکڑی اور اسکا چہرہ اپنی طرف کرلیا

۔۔

سرخ نظریں۔۔ خاموشی ملگجا اندھیرہ ایمن ڈر گئ۔۔۔

جبکہ ایمن کی شکل دیکھ کر اسنے اسے دور جھٹکا اور وہ۔۔۔فرش پر جا گیری۔۔۔۔

یہاں کیا کر رہی ہو" سالار نے گھومتے سر کو سنبھالا۔۔۔

تم ابھی کسی کو پکار رہے تھے" ایمن سب چھوڑ کر اسکو بتانے لگی۔۔سالار نے حیرت سے اسکو دیکھا۔۔

کس کو" سرد لہجے میں پوچھا۔۔۔

کسی زیمل کو" ایمن نے بتایا جبکہ سالار نے ناگواری سے اسکی جانب دیکھا۔۔

ہو گئی بکواس نکلو اب یہاں سے کس لیے آئی ہو تم یہاں" وہ ایکدم بھڑکا۔

ارے مجھے تمھاری مما نے بھیجا ہے تمھیں اٹھانے" ایمن اسکے بھڑکنے پر بتانے لگی۔۔۔

جبکہ سالار نے اسکا ہاتھ جکڑا۔۔اور اسے روم سے باہر دھکا دے دیا۔۔۔

بدتمیز" ایمن منہ میں بولی۔۔

جبکہ وہ دروازہ دھاڑ سے بند کر کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر سوچنے لگا۔۔کہ اسنے زیمل کا نام کیوں پکارہ۔۔۔۔

بکواس کر رہی ہے" خود کو جھڑک کر اسنے وقت دیکھا۔۔چھ بج رہے تھے۔۔اوہ شیٹ" جلدی سے ٹراؤزر شرٹ پہن کر۔۔۔اسنے میڈیسن کوئی بھی لیے بنا ہی۔۔۔نیچے جانا ضروری سمجھا وہ دوڑتا ہوا نیچے آیا۔۔۔

اور بنا کسی کو دیکھے باہر نکل گیا۔۔۔

لو آندھی طوفان ہے یہ لڑکا تو" نانی نے لقمہ دیا ایمن منہ بنائے بیٹھی رہی جبکہ۔۔۔۔

مدیحا مسکرا دی۔۔۔۔

کبیر کی بارات جب اس محلے میں پہنچی جہاں پر صرف ایک چھوٹے سے گھر میں انتظام تھا۔۔کوئی سجاوٹ کچھ نہیں تھا ۔۔۔محلے والے۔۔آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر بڑی بڑی گاڑیوں کو دیکھ رہے تھے۔۔

جبکہ۔۔۔وہ سب ایک دوسرے کو۔۔کہ یہ سب کیا ہے۔۔۔کبیر نے سالار کے کان میں کہا کہ۔۔سب کو واپس لے جاؤ۔۔کیونکہ گھر میں جگہ نہیں تھی۔۔۔جبکہ۔۔۔بس بڑے بڑے اندر آ گئے۔۔

اس وقت کبیر کے چہرے پر بلا کی سختی تھی محلے والے۔۔۔نین کی قسمت پر رشک کر رہے تھے سالار سب کو لے کر دوبارہ حویلی کی راہ چل پڑا۔۔۔

جبکہ کبیر اندر آیا۔۔۔

تو وہ ایک سادی سی دولہن بنی ہوئی تھی۔۔اسکے بھیجے گئے بھاری لباس میں بس لیپسٹک چہرے پر لگائے وہ آنکھیں جھکائے بیٹھی تھی۔۔ہاں وہ اس طرح بھی بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔۔

ان دونوں کا نکاح ہوا۔۔۔اور دونوں ایک دوسرے کے عمر بھر کے ساتھی ہو گئے۔۔احمد اس شہر میں موجود نہیں تھا۔۔جبکہ پھوپھو نے ہر ممکن کوشش کر کے وہاں موجود مہمانوں سے بات کرنے کی کوشش کی مگر کسی کو دلچسپی نہیں تھی۔۔۔

نکاح ہو جانے کے بعد کبیر پل بھر بھی رکنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

اسنے مرتضی کو دیکھا جن کا چہرہ غصے سے سرخ تھا۔۔اور وہ ضبط سے بیٹھے تھے جبکہ۔۔وہاں موجود لوگ۔کچھ کھانے کے لیے لا رہے تھے۔۔۔

بابا کا چہرہ دیکھ کر کبیر نے سر پر پہنا کلا اتارا اور بالوں میں ہاتھ پھیرا وہ خود ڈپریس ہو گیا تھا کہ یہ کس قسم کی حرکت ہے۔۔۔

اور اچانک سالار آگیا۔۔کبیر نے گھیری سانس بھری سفید شلوار سوٹ میں وہ دوڑتا ہوا اندر آیا۔۔کبیر نے شکر کا سانس کھینچا وہ اب سمبھال لے گا سب۔۔۔

وہاں سب ایسے خاموش بیٹھے تھے جیسے شادی نہیں نہ جانے کیا ہو رہا ہو۔۔۔

جبکہ نین کی فیملی میں سے بس اسکی ماں۔۔بیٹھی تھی جو بے حد کنفیوز لگ رہی تھی۔۔۔

سالار نے یہ سب دیکھا۔۔

بابا گاڑیاں آ گئیں ہیں چلتے ہیں بس" بلکل خاموشی میں اسکی آواز ابھری۔۔مرتضی تو اسی انتظار میں تھے گویا۔۔۔ اٹھے اور سر ہلا کر باہر نکل گئے۔۔

جی بہن بس چلتے ہیں ہم" مدیحا نے کہا۔۔

کچھ کھا کر جاتے" وہ بولیں شرمندہ سی۔۔۔

نہیں بس بچی لینے آئے تھے" مدیحا نے کہا اور۔۔یوں رفتہ رفتہ سب جانے لگے۔۔کبیر بھی پہلے ہی نکل گیا۔۔

نین کو مدیحا تنزیلہ اور صوفیہ لے کر جارہیں تھیں یہ تو شکر تھا۔۔ کہ ایمن مامی اور نانی کو بھی سالار حویلی پہنچا چکا تھا ورنہ زیادہ تماشہ ہوتا۔۔۔۔

نین ماں باپ کو دیکھنے لگی آنکھوں میں آنسو لیے۔۔۔

ابو نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا اور وہاں سے چلے گئے جبکہ امی۔۔ ایکدم رو دیں۔۔۔

نین کا بھی ضبط ٹوٹ گیا تھا۔۔۔ وہ بھی انکے سینے سے لگی رونے لگی۔۔۔

پھوپھو نے تو۔۔ جلتے مارے کچھ بھی نہیں کہا اور یوں وہ رخصت ہو گئی۔۔۔۔

ارے ارے یہ کیا" سالار بیچ میں ٹپک پڑا۔۔

مما آپ اپنے دولہے کو سنبھالیں بھابھی کبیر کے ساتھ جائیں گی" اسنے کہا۔۔۔ جبکہ مدیحا ہنس پڑیں۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔" انھوں نے کہا اور سالار نے نین کو۔۔ دوسری طرف آنے کا کہا وہ بھاری لہنگا اٹھاتی۔۔۔ اسکے پیچھے چلنے لگی۔۔

سفید گاڑی جو پھولوں سے سجی تھی۔۔۔ اسکی منتظر تھی۔۔

محلے کے لوگ اسکی قسمت پر رشک کر رہے تھے۔۔

آپ اندر بیٹھیں" سالار نے اسکے لیے دروازہ کھولا۔۔

نین نے ایک نظر اس لڑکے کو دیکھا اور حیران رہ گئی۔۔

وہ تو ایکٹر تھا۔۔۔ اسکو تو وہ اکثر ٹی وی پر دیکھتی تھی۔۔

سالار اسکی آنکھوں کو سمجھ کر ہنس دیا۔۔۔

برو تیری دولہن تجھ سے زیادہ مجھے دیکھ کر حیران ہوئی ہے" جھک کر وہ کبیر کے کان میں بولا۔۔ جس کا غصہ ناک پر تھا۔۔

اچھا یار غصہ کر کے دن سپوئل نہ کر اپنا۔۔بی ایزی" سالار نے کہا مگر کبیر کچھ نہیں بولا۔۔ نین فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔۔

اور دروازہ بند کیا۔۔

میں بھی آو" سالار دانت نکال کر بولا۔۔

ہاں آجاؤ" کبیر ایکدم غرایا۔۔۔

نین نے لہنگے کو سختی سے جکڑ لیا۔۔

لو۔۔۔ شکل اچھی نہ ہو تو انسان دولہا نہ بنے" وہ بولا۔۔۔

نین کی پھر سے نگاہ اسپر گئی۔

بائے بھابھی" سالار نے اسکو ویو کیا۔۔۔ اور انکے پاس سے ہٹ گیا۔۔۔

جبکہ گاڑی چلتے ہی نین نے پلٹ کر اپنے گھر والوں کو دیکھا تھا۔۔

اسکا دل بھر آیا۔۔ آنکھیں بھیگ گئیں۔۔۔۔

کبیر اس گلی میں سے جلدی سے گاڑی آگے نکال لایا۔۔۔

اور وہ گاڑی کافی سپیڈ سے چلا رہا تھا۔۔ نین کو ڈر لگنے لگا۔۔

وہ کبھی گاڑی میں بیٹھی بھی نہیں تھی کیونکہ احمد اسے اپنی گاڑی کے شان شان نہیں سمجھتا تھا۔۔۔

پلیز آہستہ چلائیں" وہ آنکھیں جھکائے ہی بولی۔۔۔۔

کبیر کو دیکھا بھی نہیں تھا اب تک۔۔

کبیر نے لہنگے پر اسکی سخت گرفت دیکھ کر۔۔ گاڑی کی سپیڈ میں مزید اضافہ کیا۔۔

اس سے پہلے اسکی چیخ نکلتی اسنے نین کا وہی ہاتھ اپنے ہاتھ میں جکڑ لیا۔۔۔

اور جیسے طوفان تھم سا گیا۔۔

نین نے اسکی طرف پہلی بار نظر اٹھائی۔۔

کبیر نے بھی اسکو دیکھا۔۔

آپ" اسکے منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔

کبیر مرتضی" کبیر نے اپنا تعارف کرایا۔۔

لبوں کی تراش میں مسکراہٹ تھی غصہ تھم گیا تھا اسکے حیران ہونے پر۔۔۔

نین شاکڈ کی کیفیت میں۔۔۔ بیٹھی تھی بار بار اسکی طرف دیکھتی۔۔

کبیر کو اسکی حرکت پر ہنسی آ رہی تھی۔۔۔۔

حویلی جانے کا موڈ تو نہیں تھا مگر وہ سالار سے درگت نہیں بنوانا چاہتا تھا۔۔ تبھی حویلی کے آگے گاڑی روکی۔۔۔

توساری بہنیں باہر نکل آئیں آیت بھی تھی۔۔

نین کے لیے کافی ایکسائیٹڈ تھی کبیر نے دروازہ نہیں کھولا۔۔

نین شرمندہ ہونے لگی۔۔

ہاتھ چھوڑیں" وہ بولی۔۔

کیا چھوڑنے کے لیے پکڑا ہے" وہ جھک کر اسکے کان کے نزدیک بولا۔۔

نین کے تو رونگٹھے ہی کھڑے ہو گئے۔۔۔

کبیر نے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔ ہنسی بھی آئی۔۔۔

اور گاڑی سے باہر نکلے۔۔ دونوں کی جوڑی پر سب اش اش کر اٹھے۔۔۔

اور نین اتنے بڑے گھر میں داخل ہوئی

یہ قسمت کا ہی کھیل تھا۔۔۔ کہ جس شخص نے جس پیسے کے لیے اسے ٹھکرایا اسکی محبت کو ٹھکرایا آج وہ۔۔ کتنے امیر اور دولت مند لوگوں کے گھر اتری تھی۔۔۔

اسکا دل دھڑک رہا تھا۔۔

کبیر پیچھے رہ گیا تھا۔۔۔

بے حد رسمیں ہوئیں۔۔۔ شرارتیں ہوئیں۔۔۔۔

اور حسب عادت مرتضی کو ہی جھڑ کنا پڑا تو وہ سب وہاں سے ہٹے ورنہ سالار نے تو سوچ لیا تھا کبیر کی بینڈ بجانے کے بارے میں مگر گھر آ کر اسکا بھی موڈ اچھا ہو گیا تھا۔۔۔

نین کو

کمرے میں پہنچا دیا گیا تو سالار نے کبیر کو جکڑ لیا۔۔

چل برو۔۔۔ آج میرے ساتھ میرا بھائی سوئے گا" وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر بولا۔۔

شیٹ آپ" کبیر نے جھڑک دیا۔۔۔

دفع ہو جاؤ۔۔ لڑکے۔۔۔ میری بھی شادی ہو گئ۔۔ تم لوگوں کو کیا لگتا ہے میں کنوارہ مروگا" وہ منہ بنا کر بولا۔۔۔

کبیر نے اسکو پکڑا بھائ جزبات کو قابو میں رکھ" وہ دونوں اپنی حرکتوں پر خوب ہنسے۔۔ جبکہ کبیر اپنے روم میں چلا گیا ۔۔۔ عارض بھی کیونکہ جینی کا فون آ رہا تھا۔۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوا۔۔۔ تو اسکا کمرہ تو اسنے اب دیکھا تھا کافی خوبصورت ڈیکوریٹ ہوا ہوا تھا۔اور یہ کارنامہ سالار کا ہی تھا۔۔ گھیری سانس بھر کر۔۔ وہ نین کے پاس بیٹھا۔۔۔

جو نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔۔ کبیر نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔۔۔

تو اسکا ہاتھ کانپ رہا تھا۔۔۔

ریلکس" کبیر نے اسکے گال پر ہاتھ پھیرا۔۔۔۔

جبکہ دوسری طرف نین کا دل جیسے اندر ہی اندر پھٹنے کو تھا۔۔۔

ویسے ایسا نہیں ہوتا جیسے ہم سوچتے ہیں ویسا ہوا اسنے جس شخص کے لیے اپنے جزبات سمبھالے آج اسکے علاوہ کوئ اور شخص اسکے سامنے بیٹھا تھا۔۔۔

اور اگر اس انسان کو یہ پتہ چل جائے کہ نین نے شادی صرف اسکے پیسوں کی وجہ سے اس سے کی۔۔۔تو۔۔تب

"وہ اندر ہی اندر خوف کا شکار ہونے لگی۔۔۔

جبکہ کبیر نے اسکی دونوں ہتھیلیوں پر اپنا لمس چھوڑا تو جیسے نین ہوش میں آئ۔۔

تم نے مہندی نہیں لگائی"

کبیر کے اندر بھی بہت سوال تھے مگر اسنے ایک بھی سوال نہیں کیا تھا۔۔۔

وقت وقت ہی نہیں تھا" نین بولی کمر ٹوٹنے کو تھی۔۔۔

کبیر کو اسکی تھکاوٹ کا احساس ہوا اور اسنے آگے بڑھ کر اسکی کمر کے پیچھے تکیے لگا دیے۔۔اور نین۔۔۔کو کسی گڑیا کی طرح تقریبا پیچھے لیٹا دیا کہ وہ آدھی بیٹھی تھی اور آدھی لیٹی تھی۔۔۔

اور خود اور بھی اسکے قریب ہو گیا۔۔۔

تیار بھی نہیں ہوئ ٹھیک سے" کبیر ایک ہاتھ اسکے ایکطرف رکھتا اب اسکے چہرے پر جھکا ہوا تھا۔۔

نین کا گھبراہٹ سے دم گھٹنے لگا۔۔

کیا یہ سب برداشت کرنا آسان تھا۔۔کبیر اسکی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا جبکہ وہ کسی اور سمت۔۔۔

اور اس سوال پر پلکیں جھکا گئ۔۔ سمجھ نہیں آیا کیا جواب۔دے۔۔۔

کبیر نے آہستگی سے۔۔اچانک اسکی سانسوں پر پر حدت لمس چھوڑا۔۔۔

نین اسکا کرتا ہتھیلی میں جکڑ گئ۔۔۔

بے ساختہ سانس پھول گئ تھی۔۔۔

یہ سب اچانک تھا۔۔وہ خود کو تیار نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔۔ مگر انکار نہیں کر سکتی تھی جھٹک نہیں سکتی تھی اسکو کیا وجہ دیتی کیا ریزن پیش کرتی۔۔۔۔

دوسری طرف کبیر کے جزبات بہکا رہے تھے اسکو۔۔۔۔

وہ اس سے دور ہوا۔۔۔ نین نے اسکا کرتا چھوڑ دیا۔۔۔

کبیر نے اسکا زیور اتارا۔۔

نین سانس روکے اسکی جانب دیکھتی رہی۔۔ لبوں پر چپ کا کفل ڈال لیا تھا۔۔۔۔

میں نہیں جانتا تمھیں دیکھ کر۔۔۔ میرے خاموش دل میں اس طرح حل چل کیسے ہو گئ" وہ اسکا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھتا بولا۔۔۔۔

نین کو اپنی ہتھیلی پر اسکے دل کی دھڑکن محسوس ہوئ۔۔

اسنے سانس کھینچا۔۔اور اپنا ہاتھ ہٹانا چاہا مگر کبیر کو یہ منظور نہیں تھا۔۔۔۔

وہ یوں ہی اسکا ہاتھ تھامے ایک بار پھر سے اسکے چہرے پر جھک آیا۔۔۔اسکی سانسوں کو قید کر لیا۔۔۔

جبکہ پر حدت لمس میں شدت تھی۔۔۔

نین پھر سے اسکا کرتا جکڑ گئ۔۔۔

کبیر کی شدت کا دورانیہ بھڑنے لگا۔۔۔۔

کتنے آرام سے اسکی محبت اسکو ملی تھی۔۔یہ بات اسکے لیے بہت تھی۔۔۔

وہ اسپر اپنے سارے جزبے لوٹا دینا چاہتا تھا

۔۔

اسنے ایک جھٹکے سے نین کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسکو اپنے ساتھ کھینچ کر بیٹھا لیا۔۔۔

نین کے لیے البتہ یہ قربت قابل قبول نہیں تھی اسکی آنکھوں میں نمی بھر گئ۔۔جسے اسنے۔۔۔۔

آنکھیں سختی سے بند کر کے اندر اتار لیا۔۔

جب دل میں کوئ اور ہو تو کسی اور کی قربت کیسے سکون کا باعث بن سکتا ہے۔۔وہ اپنی مرضی سے اس سے جدا ہوا

۔۔۔۔

اور اسکو دیکھنے لگا۔۔۔نین میں بلکل اسکو دیکھنے کی ہمت نہیں تھی اگر وہ اسکی جانب نگاہ اٹھاتی تو اسے علم ہو جاتا کہ

اسکی آنکھوں میں کسی اور کا عکس ہے۔۔۔۔

وہ نظریں جھکا گئی۔۔کبیر مسکرادیا

۔

اسکے چہرے پر ہاتھ رکھ کر گال تھپتھپایا۔۔۔

بھوک لگی ہے" وہ مسکرا کر پوچھنے لگا۔۔

نہیں" نین بولی۔۔

اوہ ہو کھانا تو کھانا چاہیے۔۔۔ویسے لگتا نہیں تمہاری فیملی تمہیں کچھ کھلاتی بھی تھی "

وہ اٹھا۔۔۔

طنز کر رہے ہیں" اسنے اسکی جانب دیکھا جبکہ کبیر نے چونک کر اسکو دیکھا۔۔

مجھے تم ٹیپیکل مت سمجھنا میں بلکل ان باتوں پر وقت ضائع نہیں کرتا۔۔جو بے مقصد ہوں" اسنے کہا اور ٹیبل پر لگا کھانا اٹھانے لگا۔۔۔

ایسا کرو تم ادھر اجاؤ۔۔۔" اسنے نین کو اپنے پاس بلایا خود صوفے پر بیٹھ گیا۔۔

نین اٹھ کر اسکے پاس۔آ گئی۔۔۔

کیا یہ لہنگا تنگ کر رہا ہے" اسنے سوال کیا اور اسکا ہاتھ تھام کر بلکل اپنے نزدیک بیٹھا لیا۔۔

نہیں" نین جلدی سے بولی۔۔کبیر نے جھک کر اسکے ہاتھ پر پیار کیا اور۔۔اسکو آپنے ہاتھ سے کھلانے لگا۔۔۔

تم پر کوئی پابندی نہیں ہے۔۔ میں مانتا ہوں ہمارا ایج ڈیفرنس بہت ہے۔۔۔ مگر۔۔ پھر بھی تمھارے لیے سارے راستے کھلیں ہیں تم جیسے چاہو زندگی گزار سکتی ہو۔۔ بس ایک بات کا خیال رکھنا" اسکے منہ میں لقمے دیتے ہوئے وہ مدھم لہجے میں بول رہا تھا۔۔ نین نے واقعی ہی کچھ نہیں کھایا تھا تبھی وہ چپ چاپ کھانے لگی۔۔

کون سی بات" وہ پوچھنے لگی۔۔۔

جب تم میری ہو۔۔ تو صرف میرے بارے میں سوچنا۔۔ اپنے اس دل میں صرف میرا خیال رکھنا۔۔ اپنی ان آنکھوں میں صرف مجھے دیکھنے کی خواہش رکھنا۔۔۔۔

اپنے جذبوں کو صرف میرے لیے کھرا رکھنا۔۔۔

ہم چارو بھائی ہی اس کے بارے میں کافی ضدی رہے ہیں۔۔۔ بس جو چیز ہماری ہوتی تھی وہ ہم کسی سے شئیر نہیں کرتے تھے۔۔۔

اور یہ عادت ہم چارو میں آج تک ہے۔۔۔

اور مجھ میں بھی۔۔۔۔ میں نے تمھیں بہت آسانی سے پایا ہے۔۔۔۔" وہ مسکرایا جبکہ نین کا ایک ایک لقمہ بھاری ہو گیا حلق سے کچھ بھی نیچے نہیں اتر رہا تھا۔۔۔۔

میں چاہتا ہوں ا

ہم ایک آئیڈیل لائف گزاریں نہ کہ ہماری ایج ڈیفرنس لوگوں کو ہم پر باتیں بنانے کا موقع دے۔۔۔۔۔ میری طرف سے تم پر کسی چیز کی پابندی نہیں ہے۔۔۔

تم جہاں چاہے وہاں جاسکتی ہو۔۔۔ مگر اطلاع دے دیا کرنا مناسب سمجھو تو بندہ پریشان بھی ہو سکتا ہے اور وہ بھی وہ ۔۔جو اپنی بیوی پر مرتا ہو" وہ اسکے چہرے کے نزدیک آیا۔۔اور سہولت سے جسارت کر دی۔۔

نین سر جھکا گی۔۔۔

کچھ نہیں کہو گی" کبیر مسکرا کر پوچھنے لگا۔۔۔

تو نین نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔۔

کیوں" کبیر پوچھنے لگا۔۔۔۔

میں نے کھالیا ہے" وہ اب مزید نہیں کھا سکتی تھی تبھی اسکا ہاتھ روک دیا۔۔یار تمھاری چڑیا سی جان ہے کیسے" وہ معنی خیزی سے رکا۔۔ نین نے چہرے کا رخ موڑ لیا اسکا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔

کبیر نے ہنسی دبائ۔۔شاید ہی وہ زندگی میں اتنا ہنسا ہو۔۔۔۔۔

میرے گھر والے مجھ سے ناراض ہیں۔۔۔۔۔"

کیوں" کبیر نے حیرت سے پوچھا۔۔۔۔

معلوم نہیں میں صرف انھیں منانا چاہتی ہوں۔۔بس اس میں میری مدد کیجیے گا۔۔۔ باقی جیسا آپ چاہیں گے ویسا ہی ہو گا" نین نے کہا

۔۔اور کچھ کنفیوز سی دیکھائی دینے لگی کبھی وہ یہ ہی نہ پوچھ لے گھر والے بھی تمھارے ناراض اور تم جانتی بھی نہیں کیوں ناراض ہیں۔۔۔۔

کبیر اسکیطرف دیکھتا رہا جو رو دینے کو تیار تھی اور پھر ہاتھ بڑھا کر اسکو اپنے سینے سے لگا لیا۔۔۔

اوکے" اسنے بس اتنا ہی کہا۔۔۔

نین نے گھیرہ سانس کھینچا۔۔۔۔

کبیر اسکے چہرے کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

جبکہ نین اس پریشانی میں تھی کیا وہ اسکا چہرہ پڑھ رہا ہے۔۔۔

وہ کسمسا کر اس سے الگ ہوئی۔۔۔۔

میری منہ دیکھائی" اسنے جان بوجھ کر یہ زکر چھیڑا۔۔ کہ وہ زیادہ توجہ نہ دے۔۔۔

اوہ" کبیر نے ماتھے پر ہاتھ مارا۔۔ نین زبردستی مسکرائی۔۔۔۔

دل تو عجیب دھائیاں دے رہا تھا۔۔۔

وہ جلدی سے اٹھا اور بیڈ کے سائیڈ کے دراز سے ایک بکس نکال لایا۔۔۔

نین اسکی طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔

وہ اسکے پاس اکر بیٹھ گیا۔۔۔

اور ایک بریسلیٹ جو کہ کافی مہنگا دکھ رہا تھا۔ نکال کر۔۔۔ اسنے اسکی کلائی میں پہنا دیا۔۔اسکی سفید کلائی میں بریسلیٹ بے حد حسین لگ رہا تھا۔۔۔

اور کبیر فدا سا ہوا اسکی کلائی پر جھک کر پیار کر گیا۔۔۔

نین اتنے مہنگے تحفے کو دیکھ کر سوچنے لگی۔۔۔۔

کہ اسکو ٹھکرانے والے نے اسکی محبت کی قیمت پیسوں میں تولی تھی اور آج۔۔اسکے ہاتھ میں کتنی قیمتی شے تھی ۔۔۔۔

اچھا لگا" وہ پوچھنے لگا۔۔

جی" وہ بولی۔۔اور کبیر نے اسے اچانک ہی صوفے سے اٹھا لیا۔۔۔

اپنے بازؤں میں قید کیے وہ اسے۔دوبارہ بیڈ پر لے آیا۔ نین کا وجود کانپ سا گیا گویا وہ لمحے ا گئے جن میں اسے برداشت کی انتہا پر جانا تھا۔۔

کبیر نے روم کی لائٹس آف کر دیں۔۔۔

نین کی آنکھ سے آنسو ٹوٹا۔ کاش وہ اسے چیخ کر بتا سکتی کہ۔۔

میرا دل تمھاری قربت کا خواہشمند نہیں ہے۔۔۔

مگر اپنی ساری آہ زاری حلق میں دبائے وہ اندھیرے میں اسے شرٹ لیس ہوتا۔۔دیکھنے لگی۔۔اور پھر اسنے آنکھیں بند کر لیں۔۔

یہ رات اسپر گزرنی تھی۔۔۔اس رات کو وہ روک نہیں سکتی تھی وقت کو پکڑ کر بدل نہیں سکتی تھی۔۔

کبیر کا شدت بھرا لمس محسوس کر کے۔۔ بڑی رفتار سے اسکی انکھوں سے آنسو نکلنے کے لیے مچلے مگر کمال ضبط کا مظاہرہ کرتی وہ۔۔ایک لفظ بھی نہیں بولی۔۔اسکی قربت میں نرمی تھی پھولوں کی سی دیوانگی سی تھی مسروریت تھی گویا۔۔۔جو اسنے چاہا وہ پا لیا تھا۔۔ مگر نین اسکا کسی طرح ساتھ نہیں دے پائ تھی مگر مقابل کو اپنے جوش میں ہوش ہی کہاں تھا۔۔۔

۔محبت بانہوں میں تھی موقع تھا۔۔۔حاکمیت تھی۔۔۔

وہ اسکو اپنی چاہت کی بارش میں بھگو رہا تھا اسکا پور پور۔۔ سجا دینا چاہتا تھا۔۔۔

اگلی صبح روشن تھی۔۔۔۔کبیر کے لیے خاص طور پر۔۔۔۔

نین اسکی بانہوں میں تھی۔۔۔

وہ جانتا تھا وہ۔۔۔جوش میں کچھ زیادہ ہی اگیا تھا۔۔۔ جبکہ وہ تو اسکی وجہ سے ایک لفظ بھی نہیں بولی۔۔۔اسنے نین کے چہرے پر سے بال ہٹائے۔۔۔اور اسکے گال پر پیار کیا۔۔۔

اچانک اسکے موبائل کی بیل بجی۔۔

اسے لگا یہ ضرور سالار ہو گا۔۔۔۔

مگر میسیج دیکھ کر وہ بھی ان نون نمبر سے وہ اس طرف متوجہ ہوا۔۔

اور جب اسنے وڈیوز کھولیں۔۔۔۔ تو ایکدم دماغ سپارک ہوا تھا۔۔۔

یہ وڈیوز زین کی تھیں

۔۔

جو کوٹھے میں کسی لڑکی کے ساتھ تھا۔۔

اور بے حد چیپ حرکت کر رہا تھا۔۔۔

کبیر سر تھامے وہ وڈیوز دیکھنے لگا۔۔۔

جبکہ نین کو یوں ہی چھوڑے اپنی جگہ سے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔۔ نین نے اسکی بانہوں کے حصار سے نکلتے کروٹ بدل لی۔۔۔

مگر وہ اب بھی نیند میں تھی۔۔۔

دوسری طرف کبیر تو سر سے پاؤں تک آگ کیطرح بھڑک اٹھا تھا۔۔ دوسری وڈیو اسنے کھولی

اس میں زین ایک لڑکی کو دیوار سے چپکائے کھڑا تھا۔۔ اور اچانک اسے خیال آیا یہ وہ لڑکی تھی جس نے ابھی سوسائیڈ کی ہے۔۔۔

تیسری وڈیو میں۔۔ایک لڑکی کے ساتھ زبردستی کی جارہی تھی مگر وہ اتنی اندھیرے میں تھی معلوم نہیں ہو پایا کہ کون ہے۔۔۔زین یہ پھر کوئی اور۔۔۔۔

اگر چاہتے ہو کہ یہ سب۔۔پولیس کو نہ دوں تو ایک کروڑ روپے دے دو۔۔" نیچے میسیج لکھا تھا۔۔۔

کبیر نے سرخ چہرے سے سر اٹھایا۔۔آنکھوں میں خون سا اتر گیا تھا۔۔

وہ اٹھا اور موبائل پھینک کر واشروم میں چلا گیا۔۔۔۔

اس اٹھا پٹک پر نین کی آنکھ کھل گئی۔۔اسنے واشروم کی جانب دیکھا اور ایکدم اٹھ بیٹھی۔۔۔۔

اور خود سے ہی شرمندہ ہو گئی۔۔۔

بلنکیٹ خود پر کھینچ کر اسنے جلدی سے ڈریسنگ کیطرف جانا مناسب سمجھا۔۔تھا۔۔وہ لباس تبدیل کر کے واشروم جانے کے لیے نکلی تو کبیر۔۔آئینے کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔۔

چہرے پر رات کے جیسی نرمی غائب تھی۔۔۔

جبکہ اتنی سختی تھی وہ ایکدم گھبرا گئی۔۔۔

کبیر نے اسکی حیران پریشان نظروں کو دیکھا اور اسکے پاس ایا۔۔چاہ کر بھی اپنے غصے کو اندر چھپا نہیں پا رہا تھا۔۔۔

انکی عزت کو داغدار کر دیا تھا زین نے۔۔اسکے وجود میں شعلے سے جل اٹھے تھے اور کس کی ہمت تھی اسے دھمکی دیتا۔

وہ نین کے پاس آیا۔۔۔اور اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھام لیا۔۔

آپ ٹھیک ہیں" نین نے سوال کیا چہرے پر پریشانی سی تھی۔۔

ہمم" کبیر زبردستی مسکرایا۔۔اور اسکی پیشانی پر لب رکھے۔۔۔

تم فریش ہو جاؤ۔۔۔۔ میں زرا باہر جا رہا ہوں۔۔۔"

گھر سے" وہ پریشانی سے پوچھنے لگی۔۔۔

کبیر نے اسکیطرف دیکھا۔۔ مدھم سا مسکرا دیا۔۔

نہیں کمرے سے" وہ بولا اور سیل فون اٹھا کر باہر نکل آیا۔۔

نین جبکہ واشروم میں چلی گئ۔۔۔

کبیر سالار کے پورشن میں اگیا۔۔ جبکہ زین کے کمرے کے پاس سے گزرتے ہوئے اسنے زین کے کمرے کا دروازہ آندھی طوفان کیطرح بجایا تھا۔۔

مدیھا پریشان ہو گئ۔۔۔

کیا ہو گیا کبیر" اپنے بیٹے کو آگ شعلے اگلتے ہوئے وہ شادی کی پہلی صبح دیکھ کر حیران تھیں نانی خالا مامی ایمن بھی جاگ رہے تھے۔۔۔

جبکہ مرتضی بھی۔۔

کچھ نہیں" اسنے صاف جواب دیا۔۔۔

اور زین نے دروازہ کھولا۔۔

بڑے بھیا آپ" وہ بولا نیندوں میں کبیر کا بس نہیں چلا یہیں اسکا منہ تھپڑوں سے سرخ کردے

کبیر نے اسکا ہاتھ جکڑا۔۔۔اور اسے کھینچتا ہوا اوپر لے ایا۔۔

مدیھا بھی پیچھے بھاگیں تھے جبکہ مرتضی سمیت۔۔باقی لوگ بھی تجسس کے مارے۔۔اٹھے مگر تنزیلہ اور صوفیہ نے انھیں سمبھال لیا۔۔۔

عارض جو رات سے گھر میں داخل ہی نہیں ہوا تھا۔۔۔وہ ابھی آیا تھا اور سب کو اوپر بھاگتا دیکھ وہ ایکدم اوپر کی جانب بڑھا کہ کیا ہو گیا ہے۔۔

سالار کے کمرے کا دروازہ دھاڑ سے کھول کر کبیر نے زین کو کھینچ کر اندر پھینکا تھا وہ فرش پر جا گیرہ۔۔

سالار کی آنکھ کھلی تو زین کو فرش پر دیکھ کر وہ تلملا کر سیدھا ہوا۔۔۔

کبیر۔۔۔عارض مدیھا مرتضی سب تھے اسکے کمرے میں۔۔۔

وہ سمجھ نہیں سکا یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔۔

کہاں تھے تم پیچھلے دنوں" کبیر نے چیئر کھینچی اور زین کے پاس رکھ کر وہ جھک کر سنجیدگی سے اس سے سوال کرنے لگا۔۔

زین کا رنگ سفید پڑ گیا۔۔

یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا" سالار کا دماغ کبیر کی حرکت پر خراب ہو گیا۔۔

شیٹ آپ" کبیر کی دھاڑ نے۔۔۔ گو یا سب کو سانپ سنگھا دیا۔۔

تمھارے کمرے میں اس لیے لایا ہوں۔۔ کہ یہ سب تمھاری دی۔ ہوئ چھوٹیں ہیں۔۔ میری بات کے بیچ میں مت بولنا سالار ورنہ اچھا نہیں ہو گا" کبیر انگلی اٹھا کر آنکھیں نکالتا غرایا۔۔

کبیر جب نہیں آیا تو نین کو خود ہی باہر آنا پڑا باہر کا ماحول تو خوفناک سا تھا۔ سب اوپر سے آنے والی آوازیں سن رہے تھے۔۔۔

جبکہ اسنے تین لڑکیوں کو دیکھا۔ جن کے نام وہ بھول گئ تھی وہ سہمی کھڑی۔ تھیں۔۔

کیا ہوا ہے" وہ انکے پاس اکر پوچھنے لگی۔۔

بڑے بھیا" عمل رونے لگی وہ جان گئ تھی زین کا بھانڈا کھل چکا ہے۔۔۔ اور کبیر کا غصہ تو اسی نوعیت کا تھا۔۔ وہ کچھ نہیں دیکھتا تھا حالات واقعات کیا ہیں بس وہ ریاکشن دیتا تھا۔۔۔

کبیر کی بات کر رہی ہو" نین نے پوچھا تو عمل نے سر ہلایا۔۔

وہ کہاں ہیں"

اوپر" آیت بھی رو دینے کو تھی۔۔۔

کیا ہم اوپر جا سکتے ہیں" اسنے ان سب کو روتے دیکھا تو سوال کیا۔۔

ہم چلتے ہیں مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے" پریشے بولی۔۔۔

تو وہ چاروں بھی اوپر چڑھنے لگی جہاں سب لوگ موجود تھے۔۔ شہاب سکندر افشین وجاہت۔۔ جو آج خاموش کھڑے تھے۔۔

سالار کے ہاتھ میں موبائل تھا۔۔۔ جبکہ مرتضی سر تھامے سالار کے بستر پر بیٹھے تھے مدیحا۔۔ مسلسل رو رہیں تھیں ۔۔

زین میں پوچھ رہا ہوں۔۔۔ تم پچھلے دنوں میں کہاں تھے "کبیر دھاڑا۔۔۔

نین تو اچھل ہی اٹھی کیا یہ وہی مرد تھا جو رات۔۔۔ اتنی نرمی سے اس سے مخاطب تھا کہ۔۔۔۔ اگر اسکے دل میں چور نہ ہوتا تو شاید وہ خود کو خوش قسمت تصور کرتی۔۔۔۔

بھیا۔۔ بڑے بھیا میں۔۔۔ یہ سب۔۔۔ اچانک ہوا یہ سب۔۔۔ احتشام نے کیا ہے "زین گھبرایا ہوا سا بولا۔۔۔۔

جبکہ کبیر کا ہاتھ اٹھا اور زین کے منہ پر کھینچ کر تھپڑ لگا۔۔۔

جتنا پوچھ رہا ہوں اتنا جواب دو۔۔۔ "کبیر حلق کے بل چلایا۔۔۔۔

جبکہ زین کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔

سالار موبائل ہاتھ میں تھامے ضبط سے کھڑا تھا۔۔۔۔

یہ سب زین نے کیا تھا۔۔۔ اسے اول تو یقین کرنا مشکل تھا دوسرا۔۔۔۔

اسکی جان کو کبیر نے دھن کر رکھ دیا تھا دانتوں پر دانت چڑھائے وہ کھڑا تھا۔۔۔۔

احتشام کے ساتھ سب سے جھوٹ بول کر۔۔ کوٹھے پر جاتا تھا "زین نے پھولتی سانسوں میں سچ بتایا۔۔۔

سب عورتوں نے منہ پر ہاتھ رکھ لیے کہ وڈیو تو صرف مرتضی اور سالار نے دیکھی تھی۔۔

عارض نے بھی سر تھام لیا جبکہ وہ۔۔بے چین بھی دیکھا۔۔

نین تو سفید پڑ گئ تھی۔۔کبیر کا غصہ دیکھ کر

کبیر نے زین کے بال جکڑ لیے۔۔۔۔

کس نے تمھیں اتنی جرت دی۔۔کہ تم۔۔کوٹھے پر جا کر۔۔۔ہمارے خاندان کا نام اچھالو" وہ پھنکارہ۔۔۔

بھیا مجھے معاف کر دیں" زین رونے لگا۔۔۔۔

سالار خاموشی سے ہاتھ باندھ گیا۔۔۔۔

معاف کر دوں۔۔۔۔تمھیں معاف کروں۔۔۔۔میں تمھیں جان سے مار دوں گا زین" وہ غرایا اور زین کے چہرے پر بنا رکے تھپڑ برسا دیے۔۔

سب ضبط سے کھڑے تھے کوئ بیچ میں نہیں آسکتا تھا جانتا تھا۔۔۔جو بیچ میں آیا کبیر اسپر بھی ہاتھ چھوڑ دے گا بنا دیکھے۔۔

مرتضی وہاں سے اٹھ کر چلے گئے جبکہ انکے بھائ مرتضی کے پیچھے گئے۔۔۔۔

کبیر نے اسکا چہرہ نیلا کر دیا۔۔۔

اس لڑکی کا ریپ کیا تھا تم نے" اسنے زین کی گردن جکڑتے ہوئے پوچھا۔۔

نہیں میں نے نہیں کیا میں سچ کہہ رہا ہوں "

زین روتے ہوئے بولا۔۔۔ کبیر سے تو پہلے ہی اسکی جان نکلتی تھی۔۔

جھوٹ بول رہے ہو بکواس کر رہے ہو۔۔۔" کبیر نے چپل پاوں سے نکالی اور اس سے پہلے وہ زین کو چپل سے بھن دیتا سالار۔۔نے اسکی چپل جکڑ لی۔۔

عارض بھی سالار کے آتے ہی بیچ میں آیا۔۔ جبکہ زین نے روتے ہوئے سالار کے پاؤں پکڑے اور کبیر سے دور ہو گیا

۔۔

سالار" کبیر آنکھیں نکالتا غرایا۔۔۔

بس" سالار ضبط سے بولا۔۔۔۔

یہ سب تمھارا کیا دھرا ہے۔۔۔۔ یہ جھوٹ بول بول کر ہماری آنکھوں میں دھول جھونک کر۔۔ یہ ہماری عزت اچھالتا رہا۔۔اور تم اب بھی اس کے لیے کھڑے ہو گے۔۔" عارض جس نے کبیر کا ہاتھ جکڑا تھا۔۔ کبیر اسکا ہاتھ جھٹکتے ہوئے بولا۔۔۔

یہ بات ہم بعد میں کریں گے" سالار نے ضبط سے کہا۔۔

یہ بات بعد میں نہیں ہو گی۔۔۔

یہ ابھی اور اسی وقت اس گھر سے نکلے گا اور جو بلیک میل کر کے ایک کروڑ مانگ رہا ہے نہ مجھ سے۔۔۔۔ یہ اسکو ایک کروڑ دے گا۔۔تاکہ۔۔۔ پولیس اسکو اٹھا کر نہ لے کر جائے سمجھے تم" وہ بولا۔۔غصے سے چہرہ سرخ تھا۔۔۔

یقین تو کسی کو نہیں ارہا تھا زین کی اس حرکت کا۔۔۔۔

اینڈ ڈونٹ سے۔۔۔ کہ تم اسکی زرا بھی حمایت کرو گے اگر تم نے ایسا سوچا بھی۔۔۔۔۔

تو۔۔۔ میں اسکی جان لے لوں گا" زین کو روتے دیکھ وہ پھنکارہ۔۔۔۔

سالار چپ چاپ اسکی بات سنتا رہا۔۔۔

جبکہ زین اسکے بازو سے لگے رو رہا تھا۔۔

آج پہلی بار اسے بے بسی محسوس ہوئی تھی اپنے کسی رشتے کے لیے اسنے کبھی بے بسی محسوس نہیں کی تھی۔۔

اس سالے نے مارا ہے اس لڑکی کو جرت تو دیکھو اسکی" کبیر پھر سے جھپٹا۔۔اور زین کے تھپڑ دے مارا۔۔۔۔

میں نے نہیں مارا میں سچ کہہ رہا ہوں" زین بولا۔۔۔ جبکہ رونے میں اور تیزی آگئ تھی۔۔۔

سب لڑکیاں اس سے دور رہیں گی۔۔ یہ غلیظ انسان گھر میں رہنے قابل نہیں ہے جاؤ اب سب یہاں سے" کبیر نے

پریشے آیت اور عمل کو کہا۔۔۔ تو وہ جی بڑے بھیا کہہ کر وہاں سے نیچے چلی گئیں۔۔۔

نین نے بھی جانے کی کوشش کی مگر پاؤں میں چلنے کی ہمت نہیں ہوئ۔۔۔

کچھ بولو گے اب تم" کبیر سالار پر غصہ ہوا۔۔۔

یار یہ سب کیا ہے" سالار بے یقینی سے پوچھنے لگا۔۔۔

جبکہ زین اسکے اعتبار کو توڑنے پر بری طرح رو دیا۔۔۔۔

کبیر نے بھی ضبط سے دانت بھینچے سالار کی اٹیچمنٹ تو وہ جانتا تھا زین کے لیے

۔اسے اگر غصہ تھا تو سالار کو تکلیف ہوئ تھی وہ جانتا تھا۔۔

پلیز بھیا آپ پانی پی لیں" عارض نے پانی کا گلاس دیا۔۔

تم دیکھ نہیں رہے عارض اس نے تماشہ بنوادیا۔۔۔

یار ہمارے گھر کی بیٹیاں پھر تو اس سے دور رہیں یہ تو اس قابل ہی نہیں اسے رکھا جائے گھر پر کوٹھے پر جانا پسند کرے گا عورتوں کے ساتھ راتیں رنگین کرے گا تو ماں بہنوں کو کن نظروں سے دیکھے گا" کبیر بولا۔۔

تو عارض چپ سا ہو گیا۔۔

کبیر نے پانی جھٹک دیا۔۔۔ عارض نے ماں کی جانب دیکھا۔۔۔

نین بھی خاموشی سے یہ سب دیکھ رہی تھی شادی اور خوشیوں سے کھلکھلاتا یہ گھر اچانک کیا ہو گیا تھا۔۔ مدیحا چپ چاپ پلٹ گئیں۔۔۔۔

جبکہ عارض نے نین کو دیکھا۔۔ وہ ہمت کرتی آگئے آئی۔۔

پانی پی لیں" وہ بولی۔۔۔ کبیر نے گلاس کو دور اچھال دیا۔۔۔۔

اور عارض کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔۔۔

بھابھی آپ جائیں" عارض کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔۔

نین پیچھے پلٹ گئی جبکہ عارض نے دروازہ بند کر دیا۔۔

کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے"

بھیا مجھے معاف کر دیں میری غلطی کوٹھے تک ہے۔۔ میں سچ کہہ رہا ہوں" زین اسکے قدموں میں بیٹھ گیا۔۔۔

کبیر اسے اس گھر سے نکالو۔۔ جتنی عیاشی کرنی ہے یہ کر لے" سالار نے کہااور موبائل دور اچھال دیا۔۔

جبکہ زین روتے ہوئے نفی کرنے لگا۔۔۔

اس وقت وہ چاروپہلی بار اکیلے۔۔۔۔پریشان بیٹھے تھے۔۔۔۔

بہت دیر یوں ہی خاموشی کی نظر ہو گئ۔۔۔

اسکو ہوسٹل شیفٹ کر دو۔۔۔" کبیر اٹھتے ہوئے بولا۔۔۔

اگر اس میں غیرت ہے تو اسے اپنی غلطی کا احساس ہو گا۔۔۔

ورنہ یہ ہوسٹل میں بھی جو دل کرے کرتا جائے۔۔ مگر دوبارہ اس گھر میں کبھی نہیں آئے گا نہ مجھے اسپر انچ بھر بھی بھروسہ" وہ بولا اور باہر نکل گیا۔۔۔

عارض اسے لے جاؤ یہاں سے" سالار نے سرخ چہرے سے کہا۔۔۔

زین نے سالار کی جانب دیکھا اسکے چہرے پر نیلے نشان پڑ گئے تھے۔۔۔

عارض نے زین کو اٹھایا۔۔

پلیز بھیا" زین نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔

اور سالار اٹھ کر واشروم میں چلا گیا۔۔۔

زین نے عارض کی جانب دیکھا۔۔۔جو خود منہ بگاڑے ہوئے تھا۔۔

جاؤ زین" وہ بولا۔۔۔

زین اٹھ گیا۔۔ جب سالار ہی اسکے ساتھ نہیں تھا تو اور کون ہوتا۔۔۔ اور ٹھیک ہوا تھا شاید اسکے ساتھ وہ سمجھ رہا تھا اسکی کسی بات کی پکڑ نہیں ہو گئ۔۔۔۔

اور جب ہوئ تو اسکے قیمتی رشتے اس سے خفا ہو گئے۔۔ عارض بھی اسکے پاس سے گزر کر اپنے روم میں اگیا۔۔۔

جبکہ زین اپنے کمرے میں سب کے سامنے گیا اور سب نے اسکا نیلا چہرہ دیکھا تھا پورے گھر میں خاموشی چھا گئ تھی مرتضی الگ غمگیں سے تھے۔۔۔۔

ملازم کچھ دیر بعد زین کے کمرے میں آیا۔۔ اور اسکو۔۔ ٹکٹ تھما دی۔ا

اسلامہ آباد کی۔۔

زین اس ٹکٹ کو دیکھنے لگا۔۔

ایک لمحے میں اسے وہ لوگ دور کر دینا چاہتے تھے۔۔ "وہ اٹھا خود پر اتنا غصہ تھا کہ سامان سمیٹ کر وہ بنا کسی سے ملے پل میں وہاں سے نکل کر چلا گیا۔۔۔

جبکہ پیچھے۔۔۔۔ سے وہ سب کی آنکھوں میں انسو چھوڑ گیا تھا۔۔۔۔

ولیمے کا فنکشن ضروری تھا اسی لیے کر دیا گیا۔۔ مگر وہ تینوں زین کے بنا۔۔ ایسے ہو رہے تھے۔۔ جیسے۔۔۔ لوٹ سے گئے ہیں جیسے ادھورے ہو گئے ہوں۔۔ سب سے زیادہ سالار۔۔

بلکل خاموش۔۔۔۔ پھیر رہا تھا

۔۔۔جبکہ کبیر میں بھی وہ بات نہیں تھی۔۔عارض بھی چپ چپ تھا۔۔جبکہ مدیھاان چار کے بجائے تین کو دیکھ کر مسلسل رو دیتیں۔۔۔

سب فنکشن میں سے واپس اگئے۔۔سالار سب سے پہلے اپنے روم میں چلا گیا۔۔رفتہ رفتہ سب ہی چلے گئے۔۔

وہ ماحول لگ ہی نہیں رہا تھا۔۔

نین نے بھاری لباس اتار کر سادہ سالباس پہن لیا۔۔

کبیر نے اسکی جانب دیکھا۔۔

کہا کچھ نہیں۔۔۔نین البتہ اس سے ڈر محسوس کر رہی تھی کبیر سر جھکا کر بیٹھا تھا۔۔۔

نین ہمت کرتی اسکے پاس۔اکر بیٹھ گئ۔۔۔۔

ا

وہ اپنے لب کاٹ رہی تھی کبیر کو اسکی موجودگی کا احساس تو ہوا مگر بولا کچھ نہیں۔۔۔

وہ چھوٹا ہے۔۔اگر اس سے غلطی ہو گئ تو۔۔۔اپ اسے معاف کر دیں۔۔۔"وہ بولی۔۔۔۔

کبیر کچھ نہیں بولا۔۔۔

غلطیاں تو سب سے ہو جاتیں ہیں۔۔۔معاف کر دینے والوں کا دل بڑا ہوتا ہے۔۔۔"نین پھر سے بولی۔۔۔۔

میں جانتی ہوں آپ ہرٹ ہیں۔۔

میں ہرٹ نہیں ہوں۔۔ میں صرف اسپر غصہ کر سکتا ہوں سختی کر سکتا ہوں۔۔۔ مجھے تکلیف اس بات کی ہے۔۔۔

کہ میرا بھائی اسکی وجہ سے ہرٹ ہے۔۔۔ اور میرے ماں باپ اس کھوتے کی وجہ سے رو رہے ہیں۔۔۔ "کبیر

سرخ نظروں سے بولا۔۔۔

تو آپکی اس سے کوئی اٹیچمنٹ نہیں" نین نے اسکو بھی کورید نا چاہا۔۔

میں اپنے ایموشنز پر قابو رکھنا جانتا ہوں۔۔۔ مگر سالار کا خود پر کوئی کنٹرول نہیں ہے۔۔

۔آپکو سالار سے زیادہ محبت ہے" نین مسکرادی کبیر اسکیطرف دیکھنے لگا۔۔

زین سے زیادہ سالار کی فکر ہے"

وہ گھر کی رونق ہے تمھیں جلد پتہ چلے گا۔۔ وہ چپ ہو جاتا ہے مما بابا بھی اداس ہو جاتے ہیں اور جو۔۔ گدھا گیا ہے

۔۔اسکی بھی جان جاتی ہے۔۔۔ "

اوہ اچھا۔۔۔ تو پھر آپ زین کو واپس بلا لیں۔۔ وہ خوش ہو جائیں گے" نین نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

کوئی فائدہ نہیں۔۔۔۔

سالار ہی بلائیں گے کیا" نین کو حیرت ہوئی۔۔ اس شخص کی کتنی اہمیت تھی اس گھر میں۔۔۔

ہمم وہ آئے گا بھی اسکے بلانے سے ہی اور ٹکٹ بھی اسکے پاس۔۔ اسی نے بھیجوائی تھی۔۔۔ میں کیوں چاہو گا وہ جائے

یہاں سے۔۔۔ بھائی ہے میرا وہ۔۔ "کبیر نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے زرا مظطربی لہجے میں کہا

آپکو برا نہ لگے کیا میں سالار سے بات کروں "

نین بولی۔۔۔

تم بات کرلو گی"

ہمم میں کرلوں گی۔۔۔"

اور وہ سن لے گا۔۔"وہ مسکرایا۔۔۔

آپ اچھے لگتے ہیں سمائیل کرتے ہوئے"نین بولی۔۔

کبیر نے اسکی جانب دیکھا۔۔

میں چاہتی ہوں۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے آپ مجھے ایک موقع دیں میں کوشش کرلوں اگر آپ انکار کریں گے۔۔تو میں فورس نہیں کروں گی مگر اگر آپ اجازت دے دیں گے۔۔۔تو مجھے لگے گا آپ مجھے اس فیملی کا حصہ سمجھتے ہیں"

وہ بول رہی تھی جبکہ کبیر اسکے ہلتے لبوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

اچانک اسکے بالوں میں ہاتھ ڈال کر اسنے اسکے لفظوں پر پیار کیا۔۔۔

نین کچھ گھبرا سی گئی۔۔۔

جاؤ آیت کو لیتی جانا۔۔۔اس کو دیکھ کر غصہ کم کرتا ہے مگر اگر تم کامیاب نہیں ہوئی تو سزا کی حق دار بن جاؤ گی"وہ آنکھیں گھماتا بولا۔۔

میں کبھی ہارتی نہیں"نین نے کونفیڈینس سے کہا۔۔

کبیر مسکرایا۔۔اور بیڈ پر پیچھے کو گیر گیا۔۔۔

جبکہ نین باہر آگئ۔۔۔

اب آیت کا روم کونسا تھا وہ نہیں جانتی تھی بر حال ملازمہ کی ہیلپ سے اسنے دروازہ بجایا۔۔۔

عارض نے کھولا۔۔

بھابھی آپ اندر اجائیں" وہ بولا۔۔

نہیں آپکی بیوی کی ضرورت ہے کیا کچھ دیر کے لیے لے جاؤ" وہ بولی عارض مسکرادیا۔۔

یعنی بڑے بھیانے۔۔سالار بھیا کو منانے کے لیے آپ لوگوں کا انتخاب کیا ہے۔۔

میری بیوی تو پہلے ہی ڈھیلی ہے میں چلتا ہوں" عارض باہر اگیا۔۔

میں بھی چلو گی" آیت بولی عارض نے مڑ کر دیکھا۔۔اور نین نے اسکا ہاتھ پکڑ کر باہر نکال لیا۔۔

آپ نے آنا ہے تو آئیں منع نہیں کیا مگر میرے شوہر نے بس اسکول جانے کی اجازت دی ہے" وہ شانے آچکا کر۔۔

بولی۔۔

جبکہ عارض ہنس دیا۔۔اور تینوں اوپر اگئے۔۔

پورے پورشن میں اندھیرہ تھا۔۔۔

کچھ زیادہ ہی حساس ہیں آپکے یہ بھائ۔۔

نہیں حساس نہیں ہیں۔۔۔ ٹھیرڑے ہیں بس" عارض بولا۔۔۔تو نین اور عارض دونوں ہنس دیے۔

آپ دونوں میرے بھیا کی برائ کرنا بند کریں" آیت نے گھورا۔۔۔

چلو بجاؤ اب دروازہ" عارض نے آیت کو آگے کیا۔۔

یار اسکو ہی بجانے دیں" نین کچھ بولتی کہ عارض نے اسے پیچھے آنے کا کہا۔۔

آیت نے دروازہ بجایا۔۔۔

آجاؤ" سالار نے اندر سے کہا۔

تو آیت نے دروازہ کھولا۔۔ وہ دروازے کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔۔

لیپ ٹاپ گود میں رکھے بستر میں دباوہ اچھے موسم میں اے سی چلائے۔۔۔ بیٹھا تھا اتنی ٹھنڈ تھی کمرے میں کہ ان تینوں کو جھرجھری آئی۔۔۔

کس لیے آئے ہو تم" عارض کو دیکھ کر۔۔ سالار غصے سے بولا۔۔

بھیا بھابھی ہیں" عارض نے کہا تو سالار سیدھا ہو گیا۔۔

نین اندر آگئی اُسے یہ بات بہت اچھی لگی وہ سب لوگ ایک دوسرے کو بہت ریسپیکٹ دیتے تھے۔۔

اور ان سب کے رشتوں میں کتنا خلوص تھا۔۔ پیسے کی طلب نہیں تھی پھر بھی سب کے پاس تھا پیسہ۔۔

سالار فوراً اٹھا اور انکے لیے چیئر کھینچ کر لے آیا۔۔

تھینکیو نین نے کہا۔۔ اور بیٹھ گئی جبکہ آیت۔۔ دوسری طرف سے گھوم کر سالار کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔

اور عارض کھڑا تھا۔۔

وہ آیت کی بھیگی بھیگی پلکوں کو غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔جواب کچھ ہی لمحوں۔میں رو دینے کو بے تاب تھیں۔۔۔

یار تمھیں کیا ہو گیا ہے۔۔"سالار نے آیت کو دیکھا۔۔

بھیا پلیز غصہ نہ کریں"آیت بولی تو عارض نے ہنسی کنٹرول کی۔۔۔

میں کب کر رہا ہوں غصہ"سالار حیران ہوا۔۔۔

بھابھی میری بیوی ہی یہ کام کر دے گی فکر نہ کریں"اسنے سکون سے نین کو کہا۔۔آیت انوسینٹ تھی۔۔کافی اسنے محسوس کیا تھا۔۔۔

آپ زین کو بلا لیں"

گڑیا اسنے جو کیا ہے اسکی سزا مل رہی ہے اسکو بس"سالار سنجیدہ ہو گیا۔۔

معافی بھی تو مل سکتی ہے"نین نے کہا۔۔

سالار خاموشی ہو گیا۔۔۔

ہو سکتا ہے وہ ایسا نہیں کرنا چاہتا ہو"نین بولی۔۔

آپ وڈیو دیکھ لیں اپکے ہی شوہر کے موبائل میں ہے"وہ بگڑے تیوروں میں بولا۔۔

یعنی آپکو برا لگا زین کو کبیر نے مارا"

تو بات بھی برا لگنے کی تھی"وہ بولا۔۔

جب ایسی بات تھی ٹکٹ کیوں بھیجی پھر اسکے پاس"نین بولی تو۔۔سالار نے اسکیطرف دیکھا۔۔۔

عارض نے بھی سالار کو دیکھا سب کو لگا۔۔ کہ کبیر نے بھیجی ہے۔۔۔

سالار کچھ نہیں بولا۔۔۔ پھر سے خاموش ہو گیا۔۔۔

جو اسنے کیا۔۔۔۔ وہ غلطی ہے اور غلطی کو معاف کر دینا چاہیے۔۔۔

کیوں کہ وہ چھوٹا ہے۔۔۔ اور وہ جس لڑکے کا نام لے رہا تھا پکڑا اسکی ہونی چاہیے۔۔۔۔ نہ کہ اسکی جو اپنی غلطی قبول کر چکا ہو۔۔۔ اور سزا بھی بھگتنے کو تیار ہو۔۔۔

یہ تو وہ۔۔ اپنی غلطی پر ڈھٹائی کر کے آپ لوگوں نے آگے تن کر کھڑا ہو جاتا۔۔ پھر۔۔۔ وہ اس رویے کو ڈیزرو کرتا تھا" نین کی بات وہ تینوں خاموشی سے سن رہے تھے۔۔۔۔۔

نین بھی چپ ہو گئی۔۔۔۔

پلیز میری سپیچ ضائع ہو جائے گی" وہ اچانک ہی تو سالار کو ایکدم ہنسی اگئی۔۔۔ جبکہ باہر کھڑا کبیر بھی ہنس دیا۔۔ یہ ہی حال عارض اور آیت کا بھی تھا۔۔۔

ویسے آپ نے کچھ نیا نہیں کہا۔۔ اپکو مزید اپنی سپیچ کو بہتر کرنا چاہیے" سالار بولا۔۔۔

چلیں سر جیتنی کی ہے اتنی تو ایکسیپٹ کر لیں" نین بولی تو سالار مسکرا کر سر ہلانے لگا۔۔

بٹ ایک کام کیجیے گا۔ وہ لڑکا"

وہ رکی۔

احتشام" عارض نے بتایا۔۔

ہاں۔۔۔احتشام۔۔اسکے ہاتھ پاؤں ٹانگیں وانگیں توڑ دیجیے گا۔۔۔تاکہ وہ کبھی زندگی میں کسی کو بہکا نہ سکے" نین بولی

کافی انتقامی جذبے ہیں بروبھابھی میں" سالار کبیر کو دیکھ چکا تھا۔۔۔

نین مڑ کر کبیر کو دیکھنے لگی جو مسکرا رہا تھا۔۔۔

اٹھو اب مما بابا کے پاس چلیں" کبیر نے کہا۔۔تو سالار سب چھوڑ چھاڑ یوں ہی اٹھ گیا۔۔۔

جبکہ کبیر نے نفی میں سر ہلاتے اے سی بند کیا۔۔۔

نین اسکے ساتھ ہی رک گئ۔۔۔

کبیر نے ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔

واقعی کافی انتقامی جذبے ہیں تم میں" وہ بولا۔۔۔

نین مسکرا دی۔۔۔۔

یہ جگہ نہیں ورنہ اس مسکراہٹ پر پیار بنتا ہے "

وہ بولا تو نین نے اس سے اپنا ہاتھ چھڑا لیا۔۔اور نیچے چلی گئ۔۔ جبکہ کبیر بھی نیچے اگیا۔۔۔

اگلی صبح ہی سالار چلا گیا تھا۔۔ جبکہ ۔۔۔ گھر کے ماحول کے تناؤ میں کمی۔ آ گئ تھی۔۔ مگر نانی کی باتیں شروع ہو گئیں تھیں۔۔

ہیں واقعی مدیھا یہ اپنا زین کوٹھے پر جاتا رہا ہے "وہ بولیں تو مدیھا شرمندہ سی ہو گئ۔۔

امی جی۔۔ اب ٹھیک ہو جائے گا سب "

اے لو بھلا کون دے گا ایسے چھوکرے کو۔۔ لڑکی مطلب اتنا آوارہ۔۔ "انھوں نے کانوں کو ہاتھ لگایا امی بھی بیچ بیچ میں لقمے دینے لگیں جبکہ مدیھا خاموش ہو گئ۔۔۔

سمجھ نہیں آیا کیا جواب دے۔۔

اسلام علیکم "نین کو آج دوسرا دن تھا۔ مگر دولہن والی کوئ سچویشن نہیں تھی اس میں۔۔۔

اسکے سلام۔ پر سب نے جواب دیا۔۔

میں تو یہ سوچ رہی ہوں۔۔ مدیھا تیرے تو بیٹے سارے ہی ایسے نکلے

۔ بڑا اپسند کی چھوکری لے آیا۔۔۔

جن کا نہ گھر بار ہمارے معیار کا۔۔۔

اور چھوٹا۔۔ کوٹھے پر جاتا ہے۔۔ جبکہ عارض کی تو مت ہی پوچھو۔۔

بس سالار ہی کچھ درست لگتا ہے "

نین نے انکی گفتگو غور سے سنی تھی جو کہ اسکو دیکھ شروع ہو گئیں تھی تبھی وہاں پر آیت بھی اگئ۔۔۔۔

جس نے بھی یہ سب سنا تھا نانی اسے بہت غور سے دیکھ رہیں تھیں۔۔ جبکہ وہ نگاہ چرا رہی تھی۔۔۔

آپ کبیر کی نانی ہیں تو میری بھی نانی ہی ہیں۔۔۔ بس آپکو یہ کہنا چاہو گی معیار پیسے سے نہیں ہوتا۔۔۔ جو جتنی حثیت رکھتا ہے۔۔ وہ اتنا ہی کام کرتا ہے۔۔ اور غلطیاں تو سب سے ہی ہوتی ہیں۔۔ زین ابھی چھوٹے ہیں۔۔ انکی غلطی کو گناہ نہیں کہا جا سکتا نانی جان آپ بہتر سمجھتی ہیں" سنجیدگی سے جواب دیتی وہ سب کو حیران کر گی جبکہ آیت اور مدیھا یہاں تک کے تنزیلہ اور صوفیہ بھی اسکو حیران کن نظروں سے دیکھ رہیں تھیں۔۔۔

آنٹی میں آپکی کچھ مدد کروں" اسنے زیادہ نوٹس نہیں لیا اور مدیھا سے پوچھا۔۔ جو سر نفی میں ہلا گئ۔۔ نانی جان کی زبان تالو سے لگ گئ۔۔۔

ابھی تو تمھارا ہاتھ میٹھے میں بھی نہیں ڈالا" مدیھا نے کہا

۔۔۔

تو میں میٹھا بنا لیتی ہوں" نین بولی تو مدیھا مسکرا دی۔۔

اے بہو۔۔ یہ رسم پورے اطوار سے ہوتی ہے۔ اسطرح نہیں ہو گا۔۔ یہ آیت چھوکری اور تجھ سے۔۔ ایک ساتھ ہی ۔۔ یہ رسم کرائ جائے گی۔۔ تو صبر رکھ" وہ بولیں چہرے پر ناگواری تھی۔۔

جی بہتر" نین نے کہا۔۔۔ اور وہیں بیٹھ گئ۔۔ جبکہ مامی کی کھسر پھسر ساس کے کان میں جاری تھی۔۔

بہت تیز ہے امی جی۔۔ لڑکی۔۔۔ میں تو کہتی ہوں جلد ہی ایمن کی بات چلا لو" وہ بولیں تو۔۔۔ انھوں۔۔ نے سر ہال دیا

۔۔

مدیھا رکھی سے ضروری بات کرنی ہے فارغ ہو کر کمرے میں آ" وہ کہہ کر خالا اور مامی کا سہارا لے کر۔۔۔

کمرے میں چلی گئیں۔۔۔

بھابھی سپر لگیں آپ تو" پریشے جو نانی سے چھپی ہوئ تھی۔۔۔

اچانک سامنے آئ۔۔۔اور بولیں۔۔۔۔تو ایت بھی ہنس دی۔۔

بری بات بیٹا ایسے نہیں بولتے بڑوں کے آگے۔۔ مدیھا نے کہا۔۔

سوری آنٹی۔۔۔آئندہ خیال رکھو گی" نین نے فورا کہا تو وہ مسکرا کر اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر چلی گئ جبکہ پیچھے سے۔۔

پریشے اور۔۔آیت دونوں ہنس دیں۔۔۔

کیوں ہنسا جا رہا ہے" اچانک کبیر کی آواز پر سب کی ہنسی کو بریک لگا۔۔۔۔

نین نے کبیر کیطرف دیکھا جو اسکی جانب دیکھ کر مسکرایا تھا مگر نین مسکرا نہیں سکی۔۔۔وہ جگہ چھوڑ کر اٹھی۔۔

بیٹھ جاو یہ میری جگہ نہیں ہے" کبیر نے کہا اور فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔۔

جبکہ اخبار منہ کے اگے کر لیا۔۔۔

بھابھی جان دیکھ رہی ہیں آپ اپنے شوہر کے کام شادی کے تیسرے دن آفس جا رہے ہیں" پریشے کو کھلبلی ہوئ۔۔

تو کیا ہوا اچھی بات ہے کام پر جائیں" نین سمجھی نہیں۔۔

اف ہو۔۔ہنی مون پر نہیں جانا" وہ آہستہ بولی نین کا چہرہ سرخ ہوا۔۔

جبکہ آیت نے اسے تھپڑ لگایا۔۔۔

تمھیں شرم بھی نہیں آتی ایسی باتیں کرتی ہو۔۔

ہاں تو تم نے بھی تو جانا ہے" اسنے آیت کا شانا ہلایا۔۔اندازشرارتی تھا۔۔

بہت بدتمیز ہو" آیت نے غصے سے کہا۔۔

ں ناشتہ کرو باتیں کم کرو" کبیر کو انکے بولنے سے زرا الجھن ہوئ تبھی وہ بولا۔۔۔

آیت اور پریشے نے منہ بنالیا۔۔ نین نے کبیر کا اخبار ہٹایا۔۔

اور اگر ہمارا بات کا موڈ ہو تو" اسنے پوچھا۔۔۔

کبیر مسکرادیا جبکہ۔۔۔ پریشے نے منہ میں انڈا رکھتے ہوئے ہنسی روکی اور آیت نے دودھ کا گلاس منہ سے لگالیا۔۔

جبکہ عمل بھی اگئ تھی۔۔۔

تو ناشتہ نہ کر کے بات کرلینا باتوں سے روکا تو نہیں" کبیر نے جواب دیا۔۔

عارض بھی جلدی سے ریڈی ہو کر نیچے ٹیبل پر اگیا اور آیت کیطرف دیکھا جو اس سے نگاہ نہیں ملارہی تھی۔۔۔

آپ نے تو منہ کو اخبار لگالیا اب ہم بولیں بھی نہیں یہ تو غلط بات ہے بلکہ آپ بھی اخبار رکھ کر ہماری باتوں میں شامل ہوں" تحمل سے بولتی وہ سب کا فیور کرتی کبیر کو اپنی طرف مائل کر گئ تھی۔۔۔

جبکہ اسنے اخبار فولڈ کر کے رکھ دیا تھا۔۔۔

مبارک ہو بھابھی" عارض نے ہاتھ اسکے آگے کیا۔۔

نین نہ سمجھی سے اسکو دیکھنے لگی۔۔

عارض کوئی بکواس ہوئی تو پیٹو گے" کبیر جانتا تھا وہ کوئی چٹکلا ہی چھوڑے گا۔۔

ارے اب کیا۔۔ ڈر بڑے بھیا۔۔۔ بھابھی کے ایک حکم۔ پر اپ نے اخبار سائیڈ پر رکھ دیا وہ اخبار جو کہ آپ بابا کے ڈانٹنے پر بھی نہ چھوڑیں تبدیلی تو آ گئی ہے۔۔ مگر آپکی جرت کو سلام" اسنے کہا۔۔ تو نین۔ ناشتہ کرنے لگی۔۔ وہ ان سب کی بونڈینگ سے کافی ایمپریس ہوئی تھی۔۔۔

سب کے چہروں پر مسکان تھی۔۔۔

تمھیں جو فائل دی تھی وہ ریڈی کی" کبیر نے عارض سے پوچھا۔۔

جی کر لی" وہ دونوں آفس کی بات کرنے لگے جبکہ سب لڑکیاں کانوں میں لگی ہوئیں تھیں یہ پہلی بار تھا کہ وہ ناشتہ کرتے ہوئے بول رہا تھا۔۔ اور اخبار نہیں پڑھ رہا تھا۔۔ یہاں اسکے بیٹھے ہوئے سب لوگ اتنا ایزیلی ناشتے کے دوران بات چیت کر رہے تھے۔۔

سالار وہاں پہنچا۔۔۔ زین کو دیکھا۔۔۔ اور اسکو پہلے تو اسنے گلے سے لگا لیا۔۔۔

زین بھی اسکے گلے لگ گیا۔۔ فیملی میں رہنے والا وہ لڑکا تنہائی کو بہت زیادہ ہی محسوس کر رہا تھا اور سالار کا منتظر بھی تھا

۔۔ اسکو دیکھ کر وہ رو دیا۔۔۔

سالار نے اسکو چپ کرایا۔۔اور اسکے بعد کھینچ کر مکہ اسکے منہ پر مارا۔۔

آہ بھیا" زین بیڈ پر جا کر گیرہ اور چلایا۔۔

سالے مجھے بتانے کی توفیق نہیں ہوئی تجھے" سالار نے اسکی کمر پر کئ مکے رکھے۔۔۔

زین پیٹتا رہا اور پھر اسکا سانس پھول گیا تو اسکے ساتھ ہی لیٹ گیا۔۔۔

سوری بھیا" زین نے سالار کو دیکھا۔۔

چل اب کیا لڑکیوں کیطرح روئے جا رہا ہے" اسنے بگڑے تیوروں میں کہا۔۔۔

زین مسکرا دیا۔۔

بیٹے باپ کو سنبھالنا ہے اب۔۔۔اور تمھیں پتہ ہے مسٹر مرتضی شکاری بنے تمھاری بوٹیاں نوچنے کو تیار ہیں" وہ اٹھا۔۔

زین بھی اٹھ گیا۔۔۔

مجھے پتہ ہے آپ بچا لیں گے" زین نے منہ بنا کر کمر سہلائ

ہیرو اپنی زندگی میں اپنے لیے سٹینڈ لینا چاہیے۔۔۔

دوسروں کے کندھوں کا سہارا نہیں لینا چاہیے"

وہ بولا تو زین بھی اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔

مگر خاموش تھا۔۔۔

تمھاری یونیورسٹی کے پیپرز ہونے والے ہیں آگے کیا سوچا ہے "سالار نے پوچھا۔۔

سوچا تھا پولیس جوائن کروں گا۔۔"زین بولا۔۔۔

سالار نے سر ہلایا۔۔

میں پہلے کم۔ زلیل ہوتا ہوں مرتضی سے جو تم نے بھی اپنی ٹانگیں توڑوانے کا سوچا ہے "سالار بولا۔۔ جبکہ زین ہنسا

۔۔

یار بابا کیوں نہیں کہا جاتا آپ سے "

کہتا تو ہوں انکے سامنے "سالار بولا۔۔تو زین کھل کر ہنسا۔ سالار بھی ہنس دیا۔۔۔

مگر میں نے طے کر لیا ہے بھیا"زین باضد ہوا۔

گڈ۔۔ڈٹے رہنا باقی میں دیکھ لوں گا "وہ بولا۔۔۔تو زین مسکرا کر اٹھا۔۔

اور خود بھی اٹھ گیا۔۔۔

اب مجھے بتاؤ احتشام کہاں ہے کون ہے۔"سالار نے جاننا چاہا۔۔

میں نہیں جانتا وہ بس ہمارے گروپ میں شامل ہو گیا تھا۔۔اور ہماری دوستی ہو گئ "

تمھاری یہ سب کی "سالار نے سوال کیا۔۔

میری "زین بولا۔۔۔

ہمم چلو اٹھاو سامان سامان تو ایسے لائے تھے جیسے واپس نہیں آنا گدھے" اسنے گھور کر کہا اور خود گا گلز لگاتا باہر نکل گیا
--
بارش تیز ہو رہی تھی اسپر کئی لوگوں کی نظریں اٹھیں۔۔۔
اور وہ گاڑی میں سوار ہو گیا۔۔۔
چند گھنٹوں میں وہ اسلامہ آباد کا سفر طے کر کے۔۔۔ واپس اپنے شہر اگئے تھے
۔۔گھر نہیں جانا" زین بولا۔۔
پہلے احتشام کو دیکھنا ہے مجھے" وہ بولا۔۔۔ اور زین ایک بار اسکے گھر کیطرف۔۔۔ گیا تھا اسے وہ ہی راستہ یاد تھا۔۔۔
تبھی اسنے اسے وہ راستہ بتایا مگر وہاں جا کر علم ہوا کہ۔۔۔ وہ تو یہاں کرایہ دار تھا۔۔
کوٹھے کے بارے میں جانتے ہو" سالار کے سوال پر زین نے حیرانگی سے دیکھا۔۔۔
جواب دو" سالار سنجیدہ تھا اور زین اسے اڈریس بتانے لگا۔۔
اس علاقے میں اکر۔۔۔ وہ گاڑی سے باہر نکلے تو کون تھا جو انھیں نہیں دیکھ رہا تھا۔۔
زین اسے۔۔ ایک بنگلے میں لے آیا۔۔۔
جہاں بازار گرم تھا
وہ سب کو اگنور کرتا۔۔ آگے چل رہا تھا جبکہ زین بھی اسکے پیچھے تھا۔۔ دونوں اتنے ہینڈسم لگ رہے تھے کہ وہاں کھڑی لڑکیاں انکے قریب آنے کے لیے مچلنے لگی۔۔

سالار ایک بڑے سے حال میں پہنچ گیا۔۔

یہاں جوتی لانا منع ہے" ایک آدمی سامنے آیا۔۔ جس نے اپنا حلیہ۔۔۔ عورتوں ولا اکیا ہوا تھا اٹھلا کر بولا۔۔۔

احتشام رہتا ہے یہاں" سالار نے سنجیدگی سے سوال کیا۔۔

ہاں یہیں رہتا ہے" وہ آدمی بولا

۔لڑکیوں کی چھل پھل بھڑنے لگی اور سنیتہ بائی اپنے بھاری وجود کے ساتھ اس حال میں اگئی جہاں۔۔۔روز ناچنا گانا ہوتا تھا۔۔۔

بلاؤ اسے" سالار نے کہا

۔۔

یہاں لوگ عورتوں کو بلاتے ہیں باؤ تم عجیب ہو مرد کو بلا رہے ہو" سنیتہ بائی اپنے تخت پر بیٹھتی پان منہ میں ڈالتیں بولیں۔۔۔

سالار نے ایک نظر زین کو دیکھا۔۔

جو چپ چاپ کھڑا تھا مگر چہرے پر کوئی ڈر خوف نہیں تھا۔۔

سالار مسکرا دیا۔۔۔

ایکچلی یہاں کی عورتوں میں بات نہیں۔۔۔ کوئی" اسنے مسکرا کر شانے آچکاے۔۔

بھیا یہ فری ہونے کا کیا مقصد ہے" زین نے اسکے کان میں گھس کر سوال کیا۔۔

میری جان۔۔۔ تھوڑا مزاہ مجھے بھی کرنے دے۔۔اور خبر دار جو۔۔کسی کے آگے بکواس کی" وہ آنکھیں نکالتا بولا

۔۔۔

زین نفی میں سر ہلا کر دور ہو گیا۔۔

ارے۔۔۔تو تو بتانہ باؤ تجھے کیسی عورت چاہیے ایک سے بڑھ کر ایک ہے "۔اف "سالار نے گھیری سانس کھینچی

۔۔۔

وہ کافی چیپ تھی دل اچاٹ سا ہو گیا اسکا۔۔

اور اتنی دیر میں احتشام اگیا۔۔۔

سالار نے احتشام کو دیکھا جو کہ زین کو دیکھ کر ایکدم وہاں بھگانے لگا تھا مگر سالار نے اسے آگے بڑھ کر جکڑ لیا۔۔۔

احتشام مدد کو چلانے لگا۔۔۔۔

سب ایکدم وہاں جمع ہونے لگے۔۔جبکہ سالار نے اسے گریبان سے پکڑ کر بیچ میں پھینکا۔۔

احتشام اٹھا۔۔اور دوبارہ بھاگنے لگا جبکہ دوسری طرف سے زین نے اسکو جکڑ لیا۔۔۔

اگر تم نے اسکو زندہ چھوڑ دیا تو تم نہیں بچو گے مجھ سے "سالار نے زین کو دیکھا جو کہ احتشام کو دیکھ کر اگ بغولہ ہو گیا تھا اسنے اپنے کیے کی سزا بھگت لی تھی اب اسے کسی چیز کا خوف نہیں تھا جبکہ۔۔احتشام کو دیکھ کر حرم یاد اگئ۔۔کیسے بے بسی سے اس نے اسکو اپنی درندگی کا نشانہ بنایا تھا اور زین بنا سوچے سمجھے۔۔احتشام کو بری طرح پیٹنے لگا۔۔اسکے اندر کا غصہ واضح پتہ چل رہا تھا۔۔جبکہ سالار نے احتشام کا موبائل اٹھایا۔۔۔

اور اسکو زمین پر پھینک کر مارا۔۔یعنی سارے ثبوت مٹا دیے

احتشام چلایا۔۔وہاں کھڑے لوگوں میں کسی میں جرت نہیں ہوئ کہ وہ ان دونوں کو روک سکیں۔۔۔

زین نے اسے بری طرح مارا تھا۔۔۔سالار آگے بڑھا اور اسکے بال جکڑے۔۔

تو تم نے اس لڑکی کا ریپ کیا تھا" وہ آنکھیں نکالتا بولا۔۔۔

ن۔۔۔نہیں تمھارے بھائ نے کیا تھا اور میں پولیس کو سب۔۔"سالار کا مکہ اسکے منہ پر پڑا جبکہ دوسری طرف سے

زین کا۔۔۔۔

سچ بول "زین چلایا۔۔۔۔

احتشام کچھ نہیں بولا۔۔۔

سالار نے جیب سے سیل فون نکالا اور پولیس کو کال کی۔۔۔

آج تمھارا یہ دھندہ بند ہو کر رہے گا۔۔۔"اسنے کہا۔۔

جبکہ سنیتہ بائ ایکدم اسکے پاس آئ۔۔

اوئے کم بخت بھونک بھی کے تو نے ہی کیا تھا کیوں میرے دھندے کو آگ لگاتا ہے" وہ احتشام کو مارتی بولیں۔۔

جس نے چیختے ہوئے ہامی بھر لی کہ۔۔۔حرم کے ساتھ زیادتی اسی نے کی سالار نے اسکی بات ریکارڈ کر لی اور زین نے

ایکدم پھر سے غصے سے۔۔۔۔اسکو پیٹنا شروع کر دیا

۔

غلطی میری ہے تجھے میں نے دوست سمجھا۔۔ تیری باتوں پر عمل کرتا رہا" وہ چلایا۔۔۔

جبکہ سالار نے اسے وہاں سے اٹھایا اور زین نے اسے آخری ٹھوکر ماری۔۔ دونوں وہاں سے نکلتے چلے گئے جبکہ پیچھے احتشام کا قیمہ بن گیا تھا۔۔۔

وہ دونوں گھر لوٹے تو۔۔۔ سالار کے پی آئے کی کال اگئ۔۔۔

اسنے وہ کال پیک کی۔۔

سر میڈیم کی طبعیت نہیں ٹھیک لگ رہی" وہ بولا۔۔۔

تو دوائ دو" اسنے بس اتنا ہی کہا۔۔

سر وہ دروازہ نہیں کھولتی" پی آئے بے بسی سے بولا۔۔۔

سالار نے زین کو اندر جانے کا اشارہ کیا جس نے نفی کی۔۔۔

بابا اور بڑے بھیا گھور گھور کر ماردیں گے" وہ بولا تو سالار کو فون بند کرنا پڑا اور اسکے ساتھ اندر آیا۔۔

ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی مدیحا تو ایسے زین سے ملی جیسے وہ حج کر کے آیا ہو۔۔ اور رونے لگی۔۔۔

جبکہ سب زین سے ملے اور مرتضی جانے لگے کہ زین نے جلدی سے انکا ہاتھ تھام لیا۔۔

پلیز بابا مجھے معاف کردیں میں اگلی بار آپکو شکایت کا موقع نہیں دوں گا" وہ بولا تو مرتضی کچھ تردد کے بعد مان گئے اور ایک بار پھر گھر میں خوشی کی فضا سی گونج اٹھی سالار پی آئے کے فون کو بھول کر کھانے میں مشغول ہو گیا۔۔۔

جبکہ۔۔۔سب کے بیچ بیٹھے عارض کا فون رنگ ہوا۔۔ایک نئے طوفان کے ساتھ

جینی کی کال دیکھ کر وہ۔۔۔ایکدم ان سب کے بیچ سے اٹھ گیا۔۔۔۔

آیت نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔اور دل جیسے افسردہ ہو گیا۔۔۔لگتا ہی نہیں تھا وہ شخص کبھی اسکا ہو گا بھی

نین نے بھی یہ نوٹس لیا۔۔۔

اور آیت کی اداسی کی وجہ جاننے کے لیے وہ بے تاب سی ہو گئ۔۔

آیت تھی ہی اتنی انوسینٹ کے سب اسکیطرف متوجہ ہوتے۔۔۔

زین کی نگاہ عمل سے ملی تھی۔۔

جس نے اسے مکمل اگنور کیا تھا۔۔

میرے پاس واپس آجاو عارض "انگریزی میں جینی بولی۔۔جبکہ۔۔عارض اپنے روم میں اگیا۔۔۔۔

وٹس دا میٹر "عارض نے پریشانی سے پوچھا۔۔

بس میں نہیں جانتی تم نے مجھ سے چار مہینے پہلے یہ کہا تھا کہ تم یہاں اجاؤ گے میرے پاس اور ہم ساتھ رہے گے۔۔"

جینی غصے سے بولی۔۔

جینی ہوا کیا ہے اچانک "وہ بولا۔۔۔فکر مندی سے

میرے فادر میری شادی کر رہے ہیں کسی اور سے تو بتادو اگر تم اپنی منکوحہ کے ساتھ سیٹل ہو گئے ہو تو" وہ بھڑک کر بولی۔۔

واٹ کس لیے کیوں۔۔ایسا میرا مطلب۔۔۔" عارض رک گیا۔۔

اگر میں باہر رہتی ہوں تو میرا ریلیجن تم سے ہی ملتا ہے اور میرے ماں باپ میری شادی کر رہے ہیں اس میں حیرانگی کی ہوئی بات نہیں" جینی بولی تو عارض نے سر تھام لیا۔۔۔

تم ایسا کچھ نہیں کرو گی" عارض غصے سے بولا۔۔۔

میں نہیں جانتی تم میرے پاس اجاؤ ورنہ میں پاکستان اجاؤ گی" جینی بولی۔۔

عارض نے سانس کھینچا پریشانی تفخر کی لکیریں اسکے ماتھے پر سج گئیں۔۔۔

اور اسنے فون بند کر دیا جینی کو تسلی دے کر۔۔ وہ ایکدم اٹھا اور کمرے میں ٹھلنے لگا۔۔

اب کیا کرنا تھا آگے کیا کرنا تھا وہ نہیں جانتا تھا یہاں سے نکلنے کی کوئی صورت نہیں تھی۔۔۔

اسنے بالوں میں ہاتھ پھیرہ جینی کتنی مشکل میں تھی اس۔۔ احساس نے بھڑک سی ڈال دی۔۔۔

اور اچانک آیت کا جھپاکا سا دماغ میں ہوا۔۔۔

اور جیسے اسکے دماغ میں ساری پلیننگ ہو گئی۔۔۔

وہ ٹیریس میں چلا گیا شاید پہلی بار اسنے اسکا شدت سے انتظار کیا تھا۔۔

وہ سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے

۔۔ جبکہ آیت بھی اپنے روم میں آئی تو روم۔ میں اندھیرہ تھا۔۔اسنے۔۔۔ ٹیرس میں اسکا عکس دیکھا۔۔۔اور لائٹ جلانے کی کوشش کی۔۔۔

لائٹ مت جلانا" عارض کی آواز ابھری۔۔

آیت کا ہاتھ سوئچ پر سے ہٹا۔۔۔

اور وہ ڈریسنگ روم میں جانے لگی کہ اس اندھیرے میں عارض کا ہاتھ اسکے شانے پر ٹھرا۔۔

خوشگوار موسم کی ٹھنڈی میٹھی ہوانے۔۔۔۔اسکو چھو لیا تھا۔۔

آیت ٹھر گئ۔۔

جبکہ عارض نے اسکا ہاتھ۔۔۔اپنے ہاتھ میں تھام لیا۔۔۔

اسکا لمس اسکے پورے بازو سے ہوتا ہاتھ پر ٹھر گیا۔۔۔

آیت نے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

وہ اسکے انداز میں اتنی دلکشی کو برداشت نہیں کر پائ اور اسنے آنکھیں بند کر لیں۔۔

عارض نے اسکو اپنی طرف موڑا۔۔چاند کی روشنی اسکے آدھے چہرے پر تھی۔۔۔اسکے گال اور لب چاند سے روشن تھے جب بند آنکھیں اندھیرے میں تھی۔۔۔

اس وقت وہ عارض کو عجب انداز میں اپیل کر گئ۔وہ جھکا اور نرمی سے۔۔۔اس دلکشی کو خود میں جزب کیا۔۔

آیت۔۔کا وجود ایکدم سے سنانا سا گیا۔۔۔۔۔۔

جبکہ عارض اس سے دور ہوا۔۔۔۔

آیت نے آنکھیں کھولیں۔۔۔۔

اور عارض نے اسکا ہاتھ پکڑ کر۔۔اسکو صوفے پر بیٹھنے کا کہا۔۔

آیت کا دل جو کچھ وقت پہلے اداسی میں قید تھا۔۔ایکدم دھڑکنے لگا بے ہنگم سا مسرور سا۔۔اور وہ جیسے کہتا گیا ۔وہ ویسے کرنے لگی۔۔اسکے حکم پر صوفے پر بیٹھ گئ۔۔

آنکھوں میں محبتوں کا جہان لیے وہ اسے حسرت سے دیکھنے لگی۔۔

عارض اسکے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔

اسکے چہرے کی چمک سے نگاہیں چرائیں۔۔۔

وہ جو سمجھ رہی تھی ویسا کچھ نہیں تھا۔۔۔اور جو وہ اسے کہنے جا رہا تھا نہ جانے کیوں گھبرا رہا تھا حالانکہ کبھی بھی اسنے آیت کو کچھ کہتے ہوئے سوچا نہیں۔۔۔

آیت کا سر پکڑ کر اسنے اپنے سینے پر رکھ لیا۔۔ایت کے لب آپ ہی آپ مسکرا دیے۔۔۔اسنے عارض کے شانے پر ہاتھ رکھ لیا۔۔

دونوں کے بیچ بے نام سی خاموشی تھی جیسے آج کوئی کچھ کہنا نہیں چاہتا بس۔۔سننا چاہتے ہوں جزبوں کی گہرائی کو۔۔عارض کا ہاتھ اسکے بالوں میں چل رہا تھا آیت کے لیے یہ لمحے قیمتی ترین تھے۔۔۔

جو میں تم سے کہنے جا رہا ہوں۔۔ وہ سنجیدگی سے سننا۔۔۔" وہ بولنے لگا۔۔

آیت نے سر اٹھانا چاہا مگر عارض نے اسکو سر اٹھانے نہیں دیا۔۔۔

آیت کا دل اچانک ہی بیٹھ گیا۔۔۔

میں یہاں سے جانا چاہتا ہوں۔۔۔ میرا پاسپورٹ بڑے بھیا کے پاس ہے۔۔۔۔

میں یہاں سے امریکہ جانا چاہتا ہوں۔۔۔ مگر تم جانتی ہو۔۔ یہاں سے مجھے کوئی نہیں جانے دے گا۔۔۔ کیوں وجہ بھی تم جانتی ہوں۔۔۔۔

لیکن میں ہر صورت میں یہاں سے جانا چاہتا ہوں۔۔۔

میں نہیں چاہتا میری محبت کسی اور کے پہلو میں سوئے۔۔

بتاؤ مجھے بھلہ یہ سب کوئی برداشت کرتا ہے۔۔۔۔" جیسے بہت اونچائی سے۔۔۔ کانچ کے بڑے بڑے ٹکڑوں کو پھینک دیا جائے۔۔۔ تو کتنی کرچیوں میں بدل جائے گا۔۔۔ آیت کو لگا اسکا وجود اسی طرح۔۔۔ کرچیوں میں تقسیم ہو گیا تھا۔۔ وہ ساکت رہ گئ۔۔۔

سن۔۔۔ جیسے گویائی سلب ہو گئ ہو۔۔۔۔۔

میں جینی کے پاس جانا چاہتا ہوں۔۔۔۔ اور میں ہمیشہ کے لیے وہیں سیٹل ہوں گا۔۔۔ میں تمھاری بات نہیں کر رہا۔۔" اسنے آیت کو سیدھا کیا۔۔ جو بے جان وجود کیطرح اسکے سیدھا کرنے پر اسکے سامنے آ گئ۔۔۔

عارض نے ہاتھ پکڑ لیے اسکے۔۔۔

تم بہت اچھی ہو اور واجب المحبت ہو۔۔ مگر تمھارے لیے میں نہیں ہوں آیت۔ دیکھو۔۔ ہماری شادی بھی ہو گئی مگر پھر بھی میں تمھارے لیے اپنے دل میں کوئی جزبہ محسوس نہیں کر پایا۔۔۔۔

میرے لیے تم بس میری ایک کزن تھی اور غصے میں اکر میں نے تمھارے ساتھ۔۔ بہت زیادتی کی۔۔۔ کہ تم۔۔۔

"وہ رک گیا۔۔ اشارہ اپنے بچے کیطرف تھا۔

غصے میں کئی بار تمھیں بہت کچھ کہا مارا بھی۔۔ مگر مجھے کبھی اچھا محسوس نہیں ہوا۔۔۔۔ اور میں چاہتا ہوں اب یہ ڈھونگ ختم ہو جائے۔ دیکھو سمجھو جینے کے بھی جزبات۔۔۔۔ تم بھی تو لڑکی ہو۔۔۔ اسکی کیفیت سمجھو۔۔ کیا اسکی شادی کسی اور سے ہو جائے تو وہ رہ سکے گی۔۔۔

بلکل اسیطرح جیسے میں تمھارے ساتھ نہیں رہ پا رہا۔۔۔۔

میں جانتا ہوں تمھارا کوئی قصور نہیں ہے مگر میں تمھارے لیے پھر بھی کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔۔

اور اگر تم اس بچے سے جان چھڑانا چاہتی ہو تو بھی میں تمھارے لیے آسانی کروں گا۔۔۔۔ ہم کل ہی۔۔۔

چار مہینے۔۔ کا ہے آپکا بچہ "سر جھکائے وہ بس اتنا ہی بولی۔۔

تو کیا فرق پڑتا ہے دنیا میں تو نہیں آیا" عارض نے لاپرواہی سے کہا۔۔

آیت نے سر نہیں اٹھایا۔۔۔

آیت میں بس اتنا چاہتا ہوں کہ تم بڑے بھیا سے میرا پاسپورٹ لے لو۔۔۔

اور ہم یہ شو کریں گے کہ ہم ہنی مون پر جا رہے ہیں۔۔۔ اور تم امریکہ کو ڈسائیڈ کر لینا۔۔۔۔

وہاں جا کر میں تمھیں واپس بھیج دوں گا۔۔۔۔اور خود وہاں سٹے کروں گا۔۔۔

واپس آکر بھلے تم سب کچھ بتا دینا سب کو" عارض نے بات کا اختتام کیا۔۔

آیت بلکل خاموشششش ایسے بیٹھی تھی جیسے دنیا میں مزید اسکے لیے کچھ بولنے کے لیے نہیں۔۔اور اگر وہ بولی تو۔۔

شاید وہ اتنا روئے گی۔۔کے دیکھنے والے کا سینہ پھٹ جائے گا۔۔۔۔

پلیز کچھ بولو" عارض بولا۔۔۔

ٹھیک ہے" وہ بس اتنا ہی بولی عارض کیطرف دیکھا۔۔

آیت کی آنکھیں بے حد سرخ تھیں۔۔۔۔آنسو نکلنے کے لیے بے تاب تھے۔۔۔

عارض نے اسکی جانب دیکھا۔اور اسکی حالت دیکھ کر۔۔اسکا دل جیسے۔۔۔بے قرار سا ہو گیا۔۔۔۔

وہ اپنے جزبات کو اسکے لئے سمجھ نہیں سکا۔۔اسے لگا وہ روے گی اس سے لڑ کے گی۔۔۔

ہمیشہ کیطرح ان دونوں کی بحث ہو گی وہ ضد کرے گی۔۔ مگر وہ مان گئی تھی۔۔۔اور آنکھوں میں ایسی ٹوٹ پھوٹ تھی کہ۔۔عارض کو اپنا بھی دم گھٹتا محسوس ہوا۔۔بول وہ گیا تھا مگر خود بھی سمجھ نہیں رہا تھا۔۔۔

وہ جس کو چھوڑنے کی بات کر رہا ہے آگے جا کر اسی کے لئے اسکی حالت کیا ہو گی۔۔۔

عارض اسی کیطرف دیکھا رہا تھا

ٹھیک ہے جیسا آپ کہیں گے میں بلکل ویسا ہی کروں گی" اسنے اپنے آنسو صاف کیے اور مسکرا دی۔۔۔۔

تم اسکے علاؤہ کچھ نہیں کہو گی" عارض نے حیرانگی سے پوچھا۔۔

شاید میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔۔۔۔" وہ پھیکا سا ہنسی۔۔

آیت میں "

عارض شاید مجھے احساس ہو گیا ہے۔۔ کہ آپکا اور میرا ساتھ کبھی نہیں تھا۔۔ میری ضد نے ہمارا ساتھ یہ میری محبت نے ہمارا ساتھ ایک کر دیا۔۔۔

لیکن۔۔ میری محبت میں اثر نہیں تھا مگر اس میں خطا آپکی نہیں۔۔۔۔ باقی۔۔ میں کل ہی بڑے بھیا سے بات کرتی ہوں۔۔ یہ پھر ابھی چلی جاؤ" وہ اٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

سوال کرنے لگی۔۔۔

عارض اسکو ہی دیکھ رہا تھا۔۔ بار بار اپنے آنسو صاف کرتی وہ مظبوط لہجے میں بولنا چاہ رہی تھی۔۔۔

کل چلی جانا" وہ بولا اور آیت نے سر ہلایا۔۔ اور ڈریسنگ روم میں چلی گئ۔۔۔

عارض جبکہ۔۔ بستر پر لیٹ گیا۔۔۔

سب ٹھیک ہو گیا تھا پھر دماغ پر کوئی پریشانی تھی۔۔ دل میں کیسی فکر تھی۔۔۔

کیوں تھے ایسے احساسات جیسے کچھ چھوٹ رہا ہے جیسے کھو سا گیا ہے۔۔۔

پانچ منٹ لگے تھے آیت اپنا آرام دہ لباس پہن کر باہر آ گئ۔۔۔

عارض جیسے بے تابی سے اسکو دیکھنے لگا۔۔۔

عارض کو دیکھے بنا ایت۔۔اپنی جگہ پر آئ۔۔۔اور اپنی سائیڈ پر اسکی طرف سے کروٹ لے کر لیٹ گئ۔۔۔کمبل کو۔۔
اپنی بانہوں میں زور سے قید کر لیا۔۔
عارض نے خود پر سے کل
کمبل کو کھینچا ہوا دیکھا اور اسے محسوس ہوا آیت کانپ رہی ہے۔۔اسنے آیت کے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔وہ واقعی کانپ رہی تھی۔۔۔
تم ٹھیک ہو" وہ پوچھنے لگا۔۔
جی ٹھیک ہوں" آیت نے جواب دیا پلٹی نہیں۔۔۔
عارض نے اسکو کھینچ کر اپنے نزدیک کرنا چاہا۔۔۔
جبکہ آیت اٹھ بیٹھی۔۔۔لمبے بال کمر
پر بکھر گئے۔۔۔
میں۔۔۔۔۔مزید۔۔۔۔۔۔۔۔۔شاید۔۔۔۔۔۔۔خود۔۔۔۔میں ہمت۔۔۔۔نہیں پاتی۔۔۔کہ
آپ۔۔۔اپ کے حقوق پورے کر۔۔کر سکوں۔۔۔اور۔۔ویسے۔۔بھی۔۔۔
اسکی ضرورت نہیں رہی۔۔۔اگر تو آپ۔۔۔۔اپنی جیت کا جشن۔۔۔مجھ پر منانا چاہتے ہیں۔۔تو رحم کریں عارض
۔۔۔آیت مر جائے گی۔۔۔۔۔
"وہ سسکی عارض بھی اٹھ بیٹھا۔۔۔

اسکے یہ الفاظ جیسے سینے میں موجود دل کو کاٹ سے گئے تھے۔۔۔

میں تمھیں" وہ کچھ بولتا۔۔ کہ آیت نے آنسو صاف کیے اور مسکرادی۔۔

آپ مجھے اپنے لمس سے تسلی نہ دیں۔۔ نہ مجھ پر اپنا آخری لمس چھوڑیں۔۔

دیکھیں یہ زیادتی ہے نہ۔۔۔ میں نے آپ کے آخری لمس کو محفوظ کر لیا ہے۔۔۔ وہ میرے وجود میں ہے

۔۔۔اب ان سب کی ضرورت نہیں۔۔

آپ جارہے ہیں۔۔۔اور جانتے ہیں۔۔شاید میں خوش ہوں۔۔۔۔

آپکے فیصلے سے۔۔ہاں شاید۔۔۔ کیونکہ۔۔ میں نے کبھی یہ نہیں چاہا میں آپکو اپنے ساتھ باندھ لوں۔۔۔ محبت میں وسعت ہوتی ہے۔۔ آج میں نے جانا ہے عارض۔۔اور میں نے اپنا دل چیر لیا ہے۔۔۔۔ ہم دونوں میں سے کوئ تو خوش رہے گا۔۔۔۔

کسی کو تو اسکی محبت ملے گی۔۔۔

آپکو پتہ ہے عارض" وہ اسکیطرف رخ کر کے بیٹھی اور پہلی بار خود سے اسکے ہاتھ تھام لیے۔۔

عارض بس اسے دیکھ رہا تھا۔۔

جس کے گال آنسو سے تر تھے اور وہ بہادی دیکھانے میں صبر و برداشت کے آخری مقام پر تھی۔۔۔

مجھے لگتا تھا آپ ایسے ہی بس۔۔ کسی کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔۔۔۔

"وہ ہنسی آنسو ٹوٹ کر گال پر بکھر گیا۔۔

کیسے آپ کو کسی انگریز سے محبت ہو سکتی ہے جبکہ آپ کبھی اس سے فیس ٹو فیس نہیں ملے۔۔کیسے بس فیس بک کی چاٹ یہ وڈیو کال سے محبت ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔یہ پھر ساری ساری رات باتوں سے۔۔۔کسی انسان کے بارے میں جانے بنا محبت ہو جاتی ہے دیکھیں میری بیوقوفی میں نے بس اپنی محبت کو محبت سمجھا اور آپکی محبت کو سمجھا ہی نہیں" وہ بولی۔۔

عارض چپ سارہ گیا۔۔۔

اس میں اتنی ہمت نہیں تھی۔۔۔کہ اپنے دل کی سنتا۔۔۔جو اسے کہہ رہا تھا سب چھوڑ کر اسے سینے میں جکڑ لے مگر کیوں۔۔وہ کسی اور سے محبت کرتا تھا اور آیت کو ہمیشہ ایک طوق سمجھا تھا۔۔۔

مگر اب سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔"اسنے اسکے ہاتھ چھوڑ دیے۔۔۔۔

مسکرا کر دوبارہ اس سے فاصلے پر لیٹ گئ۔۔۔۔

عارض جبکہ یوں ہی بیٹھا رہ گیا۔۔اور وہ رات دونوں نے آنکھوں میں کاٹ دی۔۔۔

وہ وقفے وقفے سے اسکی سسکیاں سنتا رہا تھا۔۔۔۔

اگلی صبح عارض تو سو رہا تھا جبکہ آیت۔۔۔کی آنکھیں لگی ہی نہیں تھیں۔۔اسنے شاور لیا۔

اور تادیر لیتی رہی۔۔آنکھوں کی سوجن ٹھنڈا پانی پڑنے سے کچھ کم سی ہوئ۔۔اور وہ فریش ہو کر باہر آ گئ۔۔

کبیر کے جانے سے پہلے اس سے ملنا چاہتی تھی۔۔۔وہ نیچے آئی تو۔۔۔ جینی اور کبیر کو دیکھ کر۔۔چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔۔

کبیر نے نین کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا جبکہ وہ اسے کچھ کہہ رہا تھا اور نین نفی کر رہی تھی۔۔۔۔

آیت کو دیکھ کر دونوں مسکرائے۔۔۔

اسلام علیکم بڑے بھیا" آیت نے کہا۔۔

کبیر اور نین دونوں نے جواب دیا۔۔

ایت دیکھو میں کہہ رہا ہوں تمھاری بھابھی کو کہ ایک دن میرے ساتھ آفس چل لے میرے سارے ورکرز ملنا چاہتے ہیں۔۔ مگر مان کہ ہی نہیں دے رہی لڑکی "کبیر کچھ خفا سا لگا۔۔۔

نین نے اسکی جانب دیکھا۔۔

ایسے اچھا نہیں لگتا میں بس اس لیے کہہ رہی ہوں "نین البتہ سنجیدہ تھی۔۔

بھابھی۔۔ بھیا کی بات ماننی چاہیے آپکو "آیت نے کہا۔۔۔

بھیا اتنے پیار سے کہہ رہے ہیں "آیت نے کہا اور مسکراہٹ چھپائی۔۔

تم میں بھی پریشے کی روح اگئی ہے "نین بولی۔۔ جبکہ وہاں رفتہ رفتہ سب آنے لگے سوائے عارض اور سالار کے

۔۔۔۔

بھیا وہ مجھے آپ سے بات کرنی تھی "آیت بولی۔۔ سب ہی آیت کیطرف متوجہ ہوئے مگر وہ کنفیوز ہو گئی۔۔۔

ہاں بولو" کبیر متوجہ ہوا۔۔۔

وہ بھیا" آیت کنفیوز سی ہوئی۔۔

لڑکی بول بھی چکو" نانی سے زیادہ دیر سسپینس برداشت نہ ہوا۔۔۔

توسب ہنس پڑے

۔

وہ میں کہہ رہی تھی میں زرا پیکنیک پر جانا چاہتی ہوں آپکو برا نہ لگے تو" اسکا چہرہ سرخ ہو گیا۔۔۔

سب منہ کھولے آیت کو دیکھنے لگے۔۔جو سر جھکا گئی۔۔

کیا ہو گیا بھئی سب کو۔۔۔اس میں کیا بڑی بات ہے اچھی بات ہے تم جاؤ گھومو پھیرو" کبیر نے کہا اور مسکرا کر کپ لبوں سے لگایا۔۔

عمل نین اور پریشے تو لقمہ منہ تک لے بھی نہیں جا سکیں۔۔۔

کہاں جانا ہے ویسے" مرتضی صاحب سمیت سارے بھائی بھی خوش ہوئے تھے کبیر نے سوال کیا۔۔

امریکہ" وہ بولی۔۔

اممممم اوکے میرے پاس ہے پاسپورٹ عارض کا نین میری الماری میں ہو گا نکال کر دے دینا۔۔اپنا بھی بنوالو" کبیر بولا اور اٹھ گیا۔۔

شکریہ بھیا"آیت نے آنسوؤں کا پھندا حلق میں اتار کر کہا جبکہ کبیر اسکے سر پر پیار کر کے نین کو باہر آنے کا اشارہ کرنے لگا جبکہ نین شرمندگی کے مارے جا نہیں سکی۔۔۔۔ جبکہ کبیر نے گھورا۔۔

اٹھ بھی چلو اب" جب وہ نہیں اٹھی تو کبیر بولا۔۔۔۔

مگر" نین کی پھر سے وہی ضد

چلی جاؤ بیٹا ور کر ز پوچھ رہے تھے" مرتضی سنجیدگی سے بولے تو نین کو مزید ضد کرنا بے کار لگا جبکہ کبیر تو بہت خوش ہوا

اور اس طرح نین بھی چادر لے کر اسکے پیچھے ہو لی۔۔۔۔۔

جبکہ آیت بھی اٹھ گئ۔۔ پریشے اور عمل اسکے پیچھے گئیں۔۔۔۔

مجھے اس لڑکی کے طور زرا درست نہیں لگ رہے مدیھا۔۔۔ ڈاکٹر سے چیکپ کراؤ۔۔۔ "نانی کی بات پر۔۔ سب نے انکیطرف دیکھا۔۔۔ جو تذبذب کا شکار تھیں۔۔ کیا وہ موٹی ہو گئ تھی۔۔۔ مگر عجیب سی حالت تھی اسکی وہ سمجھ نہیں پائیں شادی کو تو کچھ دن ہوئے ہیں مگر اسکے طور انھیں پہلے سے ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔۔۔۔

مدیھا نے مسکرا کر سر ہلایا۔۔ جبکہ زین اچھل پڑا۔۔

کیا مطلب "

چپکے رہو ایسی باتوں میں نہیں بولتے" مرتضی نے جھڑکا تو۔۔۔۔ زین چپ ہو گیا سب کے چہروں پر مسکراہٹ تھی مگر نانی سنجیدہ تھیں۔۔۔

اتنی ضد کا فائدہ کیا ہو جبکہ میرے ساتھ ہی آنا تھا" کبیر ہنسا۔۔

ہنسے مت مجھے شرمندگی ہو رہی ہے اس طرح بھی ہوتا ہے" نین نے کہا اور باہر دیکھنے لگی۔۔

اوکے ٹیک اٹ ایزی آئندہ نہیں لے جاؤ گا" کبیر نے اسکا ہاتھ تھام کر ہاتھ پر پیار کیا جبکہ نین نے کسمسا کر ہاتھ اسکے ہاتھ سے الگ کر لیا۔۔

کچھ ہی دیر میں دونوں آفس پہنچ گئے۔۔۔

اور جیسے ہی اسنے آفس میں قدم رکھا سارے ورکرز اپنی جگہ سے اٹھ گئے۔۔

نین شرمندہ ہو گئی۔۔۔

گڈ مارننگ سر"سب نے کہا۔۔۔

اور نین کو بھی میڈیم کہا تو اسکو عجیب سا احساس ہوا۔۔ وہ سب سے مسکرا کر ملنے لگی۔۔۔ اور سب بھی بہت خوش نظر۔ آرہے تھے۔

ایکچلی ہم نے شادی پر آپکو دیکھا تھا میڈیم مگر۔۔۔ بات نہیں و

ہو سکی تبھی اپکو ملنے کے لیے بلا لیا۔۔ پلیز اپ رکیں ایک ورکر کیک لینے گیا ہے ہماری خوشی کے لیے پلیز کیک کٹ کریں" لڑکی بولی تو نین مسکرا دی۔۔ اور سر ہلا دیا۔۔

سب اس سے مختلف سوال کر رہے تھے۔۔

ویسے۔ میم ہمارے سر روڈ ہیں کافی مگر آج آپکی وجہ سے انھیں مسکراتے ہوئے پہلی بار دیکھا ہے" دوسرے ورکر نے کہا تو۔۔ کبیر نے مصنوعی گھورا جبکہ نین بھی مسکرادی باقی سب ہنس پڑے تب تک کیک بھی اگیا۔۔

یار تو کہاں چلا گیا تھا میم کب سے آئی ہوئی ہیں" انکے گرد کافی رش تھے دوسرے ورکر نے کہا۔۔

سوری یار میم کے شیان شان کیک بنوا کر لایا ہوں" اسنے جواب دیا اور کیک کھول کر ٹرے میں رکھ کر وہ۔۔ موادب سا۔۔ بھیڑ کو چیرتا۔۔ کبیر تک پہنچا۔۔۔

گڈ مارننگ سر۔۔۔" نین کی پشت تھی مگر آواز کو وہ پہچان گئی تھی۔۔

ایسا لگا آفس کی چھت اسپر اگیری ہو۔۔۔۔

وہ پلٹی۔۔ آنکھوں میں حیرانگی سموئے۔۔احمد کو اپنے سامنے کیک تھامے دیکھ۔۔ جیسے اپنے قدموں پر ہی لڑکھڑا گئی۔۔اوراس سے کہیں گناہ زیادہ براحال احمد کا تھا اپنے سامنے نین کو اپنے بوس کی بیوی کے روپ میں دیکھ کر۔۔

وہ بوس جس کی کمپنی میں آنے کے بعد اسکے طور ہی بدل گئے تھے۔

اور اسنے نین اور نین کی محبت کو کچرے کیطرح اٹھا کر پھینک دیا تھا۔۔

وہ آنکھیں پھاڑے نین کو دیکھ رہا تھا۔۔

مسٹر احمد" کبیر بولا۔۔ تو وہ سٹپٹا کر سیدھا۔۔۔

گڈ گڈ گڈ مارنیگ م۔۔۔ میم" آواز لڑکھڑا گئی۔۔۔

نین البتہ ساکت تھی۔۔۔ دل کی دھڑکنیں ٹھر ہی گئیں۔۔۔۔۔

کبیر نے نین کا ہاتھ پکڑا اور مسکرایا۔۔۔

مو۔۔مورنگ" نین نے کہا۔۔۔اور احمد نے اسکے آگے کیک رکھا۔۔۔

کبیر اور نین نے کیک کٹ کیا اور کبیر نے نین کے منہ میں کیک دیا۔۔۔۔

نین نے ایک لمبی سانس کھینچی تھی۔۔۔

دنیا گول ہے" اسنے زیر لب کہا۔۔اور اسکے بعد اسکے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئ۔۔

ایسا لگا۔۔۔اسکے زخموں پر مرحم رکھا گیا ہو۔۔۔۔

اسنے کبیر کے منہ میں کیک دیا اور خود بھی مسکرا کر تالیاں بجانے لگی۔۔۔

اب آپ لوگ کام کریں" کبیر نے کہا اور نین کا ہاتھ پکڑ کر اپنے روم میں لے آیا۔۔۔۔۔

نین نے احمد کیطرف نہیں دیکھا۔۔۔۔

نہ ہی اسنے چاہا ایسا۔۔کہ وہ اسکو دیکھے۔کبیر اسے اپنا آفس دیکھا رہا تھا جسے وہ دیکھنے لگی۔۔کئ بار وہ اسکے آگے سے گزری۔۔۔مگر نگاہ بھی اسپر نہیں ڈالی

پاسپورٹ عارض کے آگے رکھ کر۔۔۔وہ اٹھی۔جبکہ عارض نے ہاتھ پکڑا۔۔۔

جسے آیت نے جلدی سے چھڑوالیا۔۔۔

اور بھی کچھ چاہیے کیا" اسنے پوچھا۔۔۔۔

آیت کا انداز عارض کو برا لگا مگر کہا کچھ نہیں۔۔۔

میں تمھارا ابھی ویزا بنوا لیتا ہوں" وہ بولا۔۔اور وہ سر ہلا کر۔۔۔ باہر نکل گئی جبکہ۔۔۔۔اسکا ادھورا عشق۔۔۔دہائیاں دینے لگا

کبیر کے سورسز پر پاسپورٹ جلد بن گیا تھا صرف دو دن کے انتظار کے بعد آیت کا بھی پاسپورٹ بن گیا۔۔۔جبکہ عارض نے دونوں کی ٹکٹ بک کرا لی۔۔

گھر میں سب ایکدم کافی خوش ہو گئے تھے جبکہ نانی نے ضد لگا لی کہ اس لڑکی کے جانے سے پہلے ڈاکٹر سے اسکا چیک اپ کراو۔۔آیت ایکدم پریشان ہو گئی جبکہ مدیحا نے اس بات کو سنبھالا۔۔۔اور کہا کہ وہ خود لے جائے گی۔۔

نین نے بھی جانے کی بات کی تو مدیحا نے اسے بھی چلنے کا کہہ دیا۔۔اور اس طرح وہ لوگ۔۔۔ہوسپیٹل چلے گئے

۔۔۔

مگر ہوسپیٹل میں نین کو مدیحا نے اندر ڈاکٹر کے روم میں ضد کے باوجود بھی آنے نہیں دیا وہ چاہتی تھی اس بات کا جتنا ہو سکتا ہے اتنا ہی پردہ رہے جبکہ آیت۔۔۔جو بے حد کنفیوز ہو چکی تھی اسکو بھی نین کے اندر نہ آنے سے تھوڑی تسلی ہوئی۔۔۔

اب تو زندگی اسی بچے کے لیے گزارنی تھی۔۔۔ڈاکٹر نے۔۔۔اسکا چیکپ کیا۔۔

اچھی ڈائیٹ لو بیٹی تمھاری کمزور ہے" ڈاکٹر نے کہا جبکہ آیت نے ایکدم ڈاکٹر کیطرف دیکھا۔۔

بیٹی ہے" اسکے منہ سے بے ساختہ نکلا جبکہ مدیھا نے تو جیسے بہت شکر ادا کیا۔۔ اسکو بیٹی کی جتنی خواہش تھی اب اس طرح پوری ہوئ تھی۔۔۔

جبکہ آیت سن ہی رہ گئ۔۔

کیا بیٹیوں کی پرورش باپ کے بنا ہو سکتی ہے "آیت کا دل اتنی تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔ گویا۔۔ کانوں میں اسکی دھڑکنوں کی آواز گونج رہی تھی یعنی اسکی بیٹی بھی اسکے جیسی قسمت لے کر دنیا میں آئے گی۔۔ جسے اپنے سگوں کا پیار نہیں ملے گا۔۔۔ جبکہ دوسرے اس سے محبت کریں گے اسے بھی اسکے باپ کا پیار نہیں ملے گا۔۔۔

بے ساختہ اسکے آنسوں سے لڑی بہہ گئ۔۔ جبکہ مدیھا نے اسے پیار کیا۔۔۔

وہ کیا جانتی تھیں کہ وہ کس قیامت سے گزر رہی ہے۔۔۔

ڈاکٹر نے اسکو اچھی ڈائیٹ دی۔۔۔ اور ہر منتھ چیکپ کا بھی کہا جس پر مدیھا نے اثبات میں سر ہلایا۔۔ اور وہ دونوں باہر آئین تو آیت تو خاموش تھی مگر مدیھا کے چہرے کی خوشی سے ایکدم نین جوش میں آئ اور اسنے۔۔۔ آیت کو جلدی سے گلے لگا لیا۔۔۔

آنٹی جلدی بتائی جو میں نے پہچانا ہے کیا وہ ہی سچ ہے" نین بولی تو مدیھا نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔ وہ کافی خوش نظر آ رہی تھی۔۔۔

آف میں بہت خوش ہوں تمھارے لیے "آیت کو پیار کر کے وہ بولی۔۔۔

اور آیت پھیکا سا ہنس دی۔۔

اب گھر چلو" مدیھانے کہاتوتینوں ڈرائیور کے ساتھ گھر آگئیں۔۔

گھر میں یہ خبر آگ کیطرح پھیلی تھی سب نے اپنی اپنی مرضی سے خوشی کااظہار کیا۔

۔۔کافی جلدی ہو گئ بیٹاتم تو"مامی نے ٹوکا۔۔ جبکہ آیت کے گال سرخ ہو گئے۔۔۔

مگر سب نے انکی بات کواگنور کیا۔۔۔اور یہ خوشی مردوں میں سب سے پہلے سالار کوملی۔۔۔

اسنے آیت کیطرف دیکھا۔۔آیت تو جیسے۔۔زمین میں گڑھنے والی ہورہی تھی شرمندگی سے۔۔۔ جبکہ سالار کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئ۔۔

اسنے آیت کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔اور اسے کافی ساری دعائیں دیں۔۔۔

اور آہستہ آہستہ یہ خبر سب مردوں میں پھیل گئ۔۔۔ جبکہ وہ لوگ رات کو آئے۔مرتضی کافی خوش اور مطمئین لگے۔۔ جبکہ کبیر نے بھی اسے دعائیں دیں۔۔زین تو۔۔۔۔نام سوچنے بیٹھ گیا تھا جبکہ لڑکا ہو گا یہ لڑکی پریشے اور اسکی جنگ جاری تھی عمل تواس واقعے کے بعد سے اسے اوائیڈ ہی کرتی تھی۔۔۔

جبکہ سالار نے عارض کو زچ کر دیا تھا۔۔

بہت تیز نکلے بھئ تم تو"وہ اسکے کان میں بولا۔۔

عارض نے اسکیطرف دیکھا۔۔۔

چند دنوں میں اتنا بڑاکارنامہ "اسنے گھورا۔۔

ایسے گھور رہے ہیں بھیا جیسے۔۔۔ "

اور کھوتے آواز نیچی رکھ" سالار نے اسکی گردن میں ہاتھ ڈالا۔۔۔ یار ویسے اب میری عزت میں اضافہ آجانا چاہیے" عارض نے۔۔ کہا۔۔ تو سالار نے اسکی گردن سے ہاتھ نکالا۔۔ اور دوبارہ گیم کھیلنے میں مصروف ہو گیا۔۔

ہاں ابو جو بن گئے ہو۔۔۔ " وہ قہقہ لگا کر ہنسا۔۔۔

ہاں تو برا کیا ہے" عارض نے اسکو گھورا۔۔۔

عمر دیکھو اپنی۔۔۔ " سالار نے گیم کھیلتے ہوئے۔۔۔ پھر سے اسے تانا مارا۔۔۔

تو شادی نہ کرتے " اسنے جیسے جواب دیا۔۔ سالار نے اسکے کوہنی ماری

آف " عارض پیٹ پکڑ کر رہ گیا۔۔۔

اوور کم ہو بہن ہے میری وہ۔۔۔۔ جس سے تیری شادی ہوئ ہے۔۔ بلکہ تجھے تو۔۔۔۔ مر مٹنا چاہیے اسکے قدموں میں" وہ بولا جبکہ عارض نے نفی میں سر ہلایا۔۔

مجھے آپکے پاس بیٹھنا ہی نہیں ہے" وہ کہہ کر وہاں سے اٹھ گیا۔۔

جبکہ سالار نے زین کو بولا لیا وہ دونوں آپ گیم کھیلنے میں مصروف ہو گئے۔۔ عارض کل کے سفر کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔ جبکہ کبیر۔۔۔ بڑوں سے باتوں میں مصروف تھا لڑکیاں الگ ایک ہوئ بیٹھیں تھیں۔۔۔

کل کے بعد یہ سب بدل جائے گا۔۔۔۔

ان لوگوں کے بیچ وہ نہیں رہے گا۔۔۔

یہ لوگ اس سے یوں محبت نہیں کریں گے۔۔۔مان ٹوٹ جائے گا۔۔بکھر جائے گا سب۔۔۔"وہ سب لوگوں کو باری باری دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

اور پھر اٹھ کر وہ۔۔۔۔وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

جینی کی کال آرہی تھی اسنے روم میں آکر کال اٹینڈ کی۔۔

اور اس سے بات کرنے لگا۔۔

ہاں میں کل آرہا ہوں تمھارے پاس ہمیشہ کے لیے"وہ بولا تو جینی ایکدم اچھل پڑی

کیا واقعی"وہ بولی تو عارض نے مسکرا کر اسے۔۔۔بتانا شروع کیا۔۔

میں تمھیں ائیر پورٹ سے پیک کروگی۔۔"وہ جوش میں بولی۔۔

جبکہ عارض نے اپنی فلائیٹ کا ٹائم بتایا۔۔۔۔

وہ تا دیر اس سے باتیں کرتا رہا۔۔۔آگے کے بارے میں جینی اسے سب بتانے لگی جبکہ اسے اچھی خاصی رقم لانے کے لیے بھی کہا۔۔۔۔

وقت کب گزرا اسے پتہ ہی نہیں چلا وہ کب کمرے میں آئی۔۔اور آکر لیٹ بھی گئی اُسے یہ احساس بھی نہیں ہوا ۔۔جینی نے فون بند کیا تو وہ۔۔کمرے میں آیا۔۔وہ کمبل کو مٹھیوں میں تھامے لیٹی ہوئی تھی ایک ہاتھ سے آنکھیں ڈھکی ہوئی تھیں۔۔۔

وہ یوں ہی کھڑا اسے دیکھتا رہا۔۔

اگر کسی کو ضبط کرتے کبھی دیکھا تھا تو۔۔وہ آیت کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

نہ جانے اسکے ضبط کرنے تھے عارض کو کیوں تکلیف محسوس ہو رہی تھی اسنے وقت دیکھا۔۔۔ڈیڑھ بج رہا تھا کل کی انکی فلائیٹ تھی اس بات کے سب کو پتہ چلنے کے بعد نانی نے اسے روکا کہ آیت کہیں نہیں جائے گی اس حالت میں عورت کا خیال رکھنا پڑتا ہے وہ چار پانچ مہینے سے کہاں خیال رکھا جارہا تھا بلکہ اسکی تکلیفوں میں اضافہ ہی کر رہا تھا

مگر کبیر کے کہنے پر۔۔۔سب چپ ہو گئے جبکہ کبیر نے عارض کو ہدایات بھی دیں کہ جتنا ہو سکے خیال رکھے اسکا

جس پر مانتے ہوئے آیت کی نظریں اسے عجیب سی لگی۔۔

اسکے پہلو میں لیٹ کر۔۔وہ اسکو غور سے دیکھنے لگا۔۔

یہ سب جزبات پہلے نہیں تھے۔۔۔۔

نہ جانے اچانک یہ سب کچھ کیوں ہو رہا تھا عارض نے گھیرہ سانس بھرا۔۔۔

مجھے پرواہ نہیں کرنی چاہیے میں جتنا سوچوں گا۔۔اتنا ہی ڈسٹرب ہوں گا" اسنے دل میں سوچا اور خود بھی سونے کے لیے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔

اگلی صبح سب ہی جلدی سے اٹھ گئے تھے ان سے ملنے کے لیے۔۔

آیت نے وائیٹ سوٹ پہنا تھا۔۔۔ چکن کا جو کہ اسپر بے حد خوبصورت لگ رہی اتھا۔۔اور سب اسکی تعریف کر رہے تھے مدیھا نے تو اسکی نظر بھی اتاری۔۔

عارض نے بھی اسکو چند پل ٹھر کر دیکھا۔۔

تھا اور وہ وائیٹ شرٹ اور جینز میں ان دونوں کا

کپل مکمل لگ رہا تھا مگر ادھورا پن تو آیت ہی جانتی تھی۔۔

سب سے مل کر اور دعاؤں میں وہ دونوں گھر سے رخصت ہو گئے۔۔اور جیسے ہی آیت گاڑی میں بیٹھی۔۔۔

اسے لگا۔۔۔اسکو متلی ہو رہی ہے دل کی دھڑکنوں میں بھی اضافہ ہو گیا

اسنے دل تھام لیا عارض نے اسکی جانب دیکھا۔۔

ٹھیک ہو" اسنے آیت کا ہاتھ پکڑا مگر آیت نے اپنا ہاتھ اس سے چھوڑا لیا۔۔

پلیز گاڑی روکیں" وہ بولی۔۔۔

تو۔۔۔عارض نے جلدی سے ایکطرف گاڑی روک لی۔۔

آیت گاڑی سے باہر نکلی۔۔اور ایک درخت کے پاس چلی گئ۔۔۔

عارض جبکہ پانی کی بوتل لے کر باہر نکلا۔۔اور اسکو پانی بڑھایا کانپتے ہاتھوں سے اسنے پانی تھامہ۔۔۔

تم نے ناشتہ بھی نہیں کیا۔۔۔اور مما سے جھوٹ بھی بولا" عارض نے کہا کیونکہ مدیھا نے ناشتے کا کہا۔۔تو اسنے۔۔۔ کہہ دی کہ وہ عارض کے ساتھ کر چکی ہے۔۔۔

آپ کو ان باتوں سے فرق نہیں پڑنا چاہیے" اسنے منہ صاف کرتے ہوئے عارض کو دیکھا۔۔اور چلتی ہوئی گاڑی میں بیٹھ گئ۔۔

جبکہ اسکے دو بار قدم لڑکھڑائے مگر عارض کا سہارا نہیں لیا۔۔۔

عارض گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔

جبکہ آیت۔۔ باہر دیکھنے لگی۔۔

کچھ کھالو" اسے اسکی فکر ہونے لگی۔۔

بھوک نہیں ہے" آیت نے کہا۔۔۔۔

تھوڑا بہت کھالو گی تو ہاتھوں کی کپکپاہٹ ختم ہو جائے گی" عارض دیکھ رہا تھا اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے مگر وہ ضدی ہو رہی تھی۔۔۔

آیت نے جواب نہیں دیا جبکہ عارض کو غصہ آنے لگا اور اسنے گاڑی کی سپیڈ بڑھالی۔۔۔

انھوں نے سب کو خود ہی ائیر پورٹ آنے سے منع کیا تھا۔۔ دونوں ائیر پورٹ پہنچے تو آیت اپنا بیگ اٹھانے لگی۔۔

میں اٹھالیتا ہوں۔۔۔" عارض نے بیگ اٹھایا۔۔ بلیک سن گلاسز لگائے۔۔ وہ بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا۔۔۔۔

رہنے دیں آگے جا کر اپنی بیٹی کا بوجھ بھی تو مجھے ہی اٹھانا ہے تو پھر یہ۔۔ تو بہت ہلکا ہے وزن" اسکے الفاظ عارض کو جیسے اپنی جگہ سے ہلا گئے۔۔۔

ہاتھ وہیں ساکت رہ گئے۔۔ جبکہ وہ آیت کو دیکھتا ہی رہ گیا۔۔

آیت نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔اور پھر مسکرا دی۔۔

پریشان نہ ہوں۔۔۔دعا تو میری کسی کو لگی نہیں۔۔بدعا لگ گیٔ" وہ جانتا تھا وہ اس دن کا تانا دے رہی تھی جب اسنے اسے کہا کہ عارض آپکے بیٹی ہو

آیت بیگ اٹھا کر۔۔۔ایکطرف ہو گیٔ جبکہ عارض کے چہرے پر پسینہ سا پھیل گیا۔۔

اسنے۔۔اپنا کھلا منہ بند کیا۔۔۔سانس حلق میں اتاری اور پانا بیگ اٹھا کر وہ۔۔دونوں اندر چل دیے۔۔۔۔۔۔

وہ جہاز میں بیٹھی تو سر بری طرح گھوم رہا تھا۔۔۔

عارض اسکا خیال رکھنا چاہ رہا تھا مگر آیت کی آنکھوں کے سوال سے ٹھٹک سا جاتا۔۔۔

رک جاتا۔۔۔اور خود سے ہی پوچھتا۔۔۔کیوں ایسا کیوں ہو رہا تھا اسکے ساتھ۔۔

کیوں جزبات میں بھونچال سا مچ گیا تھا۔۔کیوں اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا چھوڑ کر جانا اسے۔۔۔

جبکہ اپنی بیٹی کا ذکر سن کر کیوں۔۔دل بری طرح تڑپ سا گیا۔۔۔

وہ نارمل کیوں نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

اسے خوش ہونا چاہیے تھا نارمل ہونا چاہیے تھا مگر وہ نارمل نہیں تھا۔۔

آیت کا پہلا سفر تھا جہاز کا وہ گھبرا کر اسکے اڑنے کی منتظر تھی۔۔

ہاتھ پکڑ لو ڈر نہیں لگے گا" عارض نے اسکے سامنے ہتھیلی پھیلائی۔۔۔

میں جانتی ہوں مجھے ڈر لگے گا۔۔۔آپکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔تو لگے گا۔۔ساری عمر کے لیے یہ ہاتھ میرا ہے۔۔۔

رہنے دیں۔۔۔مجھے ڈرنے ہی دیں۔۔۔آگے جا کر نہ جانے کہاں کہاں ڈر لگے۔۔اب ہر جگہ آپ کا ہاتھ تو نہیں

آئے گا نہ" وہ پھیکا سا ہنس دی۔۔اور جہاز نے پرواز بھر لی اسنے سیٹ کو سختی سے جکڑے رکھا مگر عارض کا پھیلا ہاتھ

نہیں پکڑا۔۔

عارض اسکی باتوں پر ہاتھ دور کر گیا۔۔۔

دونوں کے بیچ اسکے بعد خاموشی ہی رہی۔۔۔

عارض نے اسکے لیے کھانا منگوایا کچھ دیر بعد۔۔

آیت طبعیت خراب ہو جائے گی" اسکی ضد پر وہ اب بھڑکا۔۔۔

آپ مجھ پر غصہ نہ کریں۔۔۔آخری یادوں میں بھی غصہ چھوڑ جائیں گے" وہ ایسے بولی گویا عارض کو لگا اسکا دم ہی

نہ پھٹ جائے

مجھے سکون سے جینے دو آیت۔۔بند کرو یہ باتیں" وہ ایکدم غصے سے بولا۔۔۔

مجھے معاف کر دیں میں آپکو تنگ نہیں کرنا چاہتی تھی" وہ بھیگی پلکوں کو جھپکتی بولی۔۔۔جبکہ عارض نے سیٹ پر مکہ

مارا۔۔

وہ اپنی اندرونی توڑ پھوڑ سے زیادہ پریشان تھا۔۔۔

اسکے بعد وہ کچھ نہیں بولا آیت بھی کچھ نہیں بولی۔۔۔۔

اور کچھ گھنٹوں بعد آیت پر عارض کی نظر گئ۔۔ تو وہ سو چکی تھی۔۔

وہ اسکی طرف رخ کر کے غور سے اسکو دیکھنے لگا۔۔

وہ بہت معصوم تھی" آج اسے احساس ہوا تھا۔۔

اسکا ہاتھ بے ساختہ اٹھا اور آیت کے گال پر گیا۔۔۔

جبکہ ہاتھ کے وزن پڑتے ہی آیت کا سر۔۔ عارض کے کندھے پر ڈھلک گیا۔۔

اندر کی توڑ پھوڑ میں سکون سا اتر گیا۔۔۔

اسنے اپنے اور اسکے اوپر کی لائیٹ کو آف کیا۔۔

اور آیت کو بلکل اپنے نزدیک کر لیا۔۔۔

لبوں پر خود باخود مسکراہٹ اتر گئ۔۔

کیسا حساس تھا۔ وقت ہی بتانے والے تھا۔۔

لندن ائیر پورٹ پر وہ لوگ اترے تو آیت حیرانگی سے سب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ارد گرد۔۔ عارض۔۔۔ تو بے حد خوش تھا۔۔ اب چہرے پر سنجیدگی نہیں تھی آیت البتہ کنفیوز تھی۔۔

انھوں نے اپنا سامان لیا۔۔ آیت کو آگے جانا بے مقصد لگا وہ کیا کرے گی اس ملک میں۔۔۔ کیا کرنا تھا اسے

۔۔۔ یہاں۔۔

کیا آپ مجھے دوبارہ بھیج سکتے ہیں۔۔"آیت بولی۔۔

کیوں کیا تم جینی سے ملنا نہیں چاہتی"وہ مسکرا کر پوچھنے لگا۔۔۔

آیت نے دکھ سے اسکو دیکھا۔۔۔جس کے چہرے کی مسکراہٹ خوبصورت تو تھی مگر اتنی ہی ظالم تھی۔۔۔

کیا آپ ایسا چاہتے ہیں میں اس سے ملوں"وہ پوچھنے لگی نہ جانے اپنے ضبط
آزما رہی تھی یہ اسکی دی ہوئی تکلیف کی آخری انتہا دیکھنا چاہتی تھی

اممم ہاں میں چاہتا ہوں تم اس سے ملو۔۔۔"عارض نے شانے اچکائے۔۔

آیت سر جھکا گئی۔۔۔۔

عارض اسکو دیکھنے لگا۔۔۔۔

وہ جیسے ابھی رو دینے کو تیار تھی۔۔۔۔

عارض کے لب پھر بھی مسکرا رہے تھے۔۔۔۔

جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔۔۔

آیت نے اپنے آنسو صاف کیے۔۔

ٹھیک ہے"وہ بس اتنا بولی اور۔۔۔۔اسکیطرف دیکھنے لگی۔۔جو آگے نہیں چل رہا تھا۔۔۔۔

کافی رش ہے آگے نہ جانے وہ کہاں ہے اس رش میں"عارض نے کہا

۔۔

تو آیت نے سر اثبات میں ہلا یا۔۔۔۔

عارض کیطرف دیکھا اسے دیکھ کر وہ اب بھی مسکرا رہا تھا۔۔

آپ کافی خوش ہیں" آیت بولی۔۔شاید انکے بیچ یہ آخری بات چیت ہو اور آگے سے وہ کبھی ایک دوسرے کو نہ ملیں

۔۔۔۔۔

ہاں میں بہت خوش ہوں۔۔اور تم جانتی ہو۔۔میں اپنی خوشی کا اظہار کرنا چاہتا ہوں" وہ جوش میں بولا۔۔

آیت کا دل کٹ سا گیا اسکے ساتھ وہ کبھی بھی اتنا خوش نہیں رہا۔۔

کیسے" آیت نے پوچھا۔۔۔لبوں پر زبردستی مسکان سجالی

اممم بتاتا ہوں میں ایک اناونسمینٹ کروں گا۔۔جس سے۔۔ تمھیں پتہ چل جائے گا میں بہت خوش ہوں اور

ہمیں جینی کو اس بھیڑ میں ڈھونڈنا بھی نہیں پڑے گا" اسنے سامان اسکے ہاتھ میں تھمایا۔۔اور آیت کو بنا دیکھے۔۔وہ

بھاگتا چلا گیا۔۔۔۔

اور جتنا دور وہ اس سے جا رہا تھا آیت کے آنسو اسی روانگی سے بہنے لگے۔۔۔

اور سسک سی گئ۔۔۔

مگر لوگ اسکیطرف متوجہ ہوتے اسنے۔۔۔نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے آنسوں کو بند باندھا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچانک مائیک کی ٹوں ں ں کی کافی تیز سی آواز آئ۔۔

آیت کا دل بیٹھنے لگا اب وہ۔۔ جینی سے اپنی محبت کا اظہار سرے عام کرے گا۔۔۔اور جینی دوڑتی ہوئی ادھر آجائے گی۔۔۔اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے گلے لگ جائیں گے اور۔۔۔ پھر جینی اسے اپنے ساتھ لے جائے گی

۔۔۔

اور آیت یہیں کھڑی رہ جائے گی۔۔

کیا اسے یاد آئے گا۔۔۔ کیا عارض کو یاد رہے گا جینی کے سامنے کے آیت اسکے ساتھ آئی تھی۔۔۔۔

وہ بے یار و مددگار کھڑی تھی جیسے انسان لوٹ جائے اور بھیڑ میں تنہا ہو جائے۔۔۔

گڈمارننگ لیڈیز اینڈ ڈینٹل مین "اسکی آواز ابھری لوگ اسکیطرف متوجہ ہونے لگے۔۔۔

ایم سوری میں آپ لوگوں کا وقت لے رہا ہوں مگر شاید یہ ضروری تھا۔۔اگر میں یہ بات کسی کے سامنے صرف عام لفظوں میں کرتا تو۔۔شاید میری محبت۔۔ کو میرا یقین نہیں آتا۔۔۔"وہ انگلش میں بول رہا تھا۔۔۔

آیت کا دل پھڑک ہی گیا۔۔۔ جیسا اسنے سوچا تھا ویسا ہی ہو رہا تھا۔۔

وہ لگیج کو سختی سے جکڑ گئی۔۔

لوگوں میں چیما گویاں کر رہیں تھیں

۔ مگر متوجہ بھی سب تھے۔۔

اسکا اظہار محبت منفرد سا تھا۔۔۔

میں آپ لوگوں کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔۔۔بس۔۔۔میں یہاں کھڑی ایک لیڈی کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

شی از ماہ وائف۔۔۔۔ان وائٹ ڈریس" دھک۔۔

دھک۔۔دھک

تین بار بڑی گھیری سی ہارٹ بیٹ ہوئ تھی۔۔لوگوں نے اپنے ارد گرد دیکھا۔۔۔

از دیس گرل؟لوگوں نے اسکو دیکھنا شروع کر دیا۔۔عارض"آیت نے گھبرا کر لبوں میں اسکا نام پکارا۔۔۔

ہاں اسی لڑکی نے سفید سوٹ پہنا ہے۔۔۔اسی کا شوہر بول رہا ہے۔۔"لوگ انگلش میں گفتگو کرنے لگے وہ

۔۔۔کنفیوز تھی بہت۔۔۔

یس شی از مائ وائف۔۔۔

اینڈ۔۔۔۔میں اپنی بیوی سے محبت کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

میں اسے بتانا چاہتا ہوں کہ۔۔۔گزشتہ چوبیس گھنٹے۔۔۔میں میں نے یہ جانا ہے کہ۔۔۔۔در حقیقت۔۔۔مجھے

صرف آیت سے محبت ہے۔۔۔

آیت کے وجود میں چھپے اپنے بچے سے محبت ہے۔۔۔

باقی سب محبتیں عارضی ہیں۔۔۔۔"

وہ مظبوط لہجے میں بولا۔۔۔۔آیت تو زمین میں بیٹھتی چلی گئ۔۔۔

ہے گرل ڈونٹ بی سیڈ پلیز"وہ شاید اسے دیکھ رہا تھا۔۔

لوگوں نے۔۔۔ہنس کر تالیاں بجانے شروع کر دیں

اوہ شی از ٹو لکی "لوگوں کے ریمارکس تھے۔۔

جبکہ آیت کو لگا وہ ساکت ہو گئ ہے۔۔۔وہ گھیرے شاکڈ میں تھی۔۔۔۔

آئ نو میں نے تمھیں بہت تکلیفیں دیں ہیں۔۔۔ مگر تم سے جدا کا جب سے ارادہ کیا۔۔تب سے دو گناہ تکلیف میں رہنے لگا تھا۔۔میں نہیں جانتا تھا میں زندگی میں تم سے کبھی۔۔۔اس طرح اظہار کروں گا۔۔۔۔

مگر شاید۔۔ہم لوگوں سے بہتر پلینگ اللہ کرتا ہے۔۔۔۔

میرا ہر پلین۔۔۔۔ ختم ہو گیا بے کار گیا۔۔ضائع ہو گیا۔۔۔

تم نے کہا تمھاری محبت میں وہ اثر نہیں تھا۔۔۔۔

مگر میں تمھیں بس ایک بات کہو گا۔۔۔۔

محبت کے لیے ایک لمہہ ہی کافی ہوتا ہے۔۔۔۔اور میرے لیے۔۔۔۔ پیچھلے دو دن کافی تھے۔۔۔۔۔شاید یہ محبت چھپی ہوئ تھی یہ واضح تھی میں اپنی دھن میں سمجھا نہیں۔۔۔

مگر میں تمھارا ہاتھ کبھی نہیں چھوڑو گا آیت۔۔۔۔

نہ تمھیں کبھی ڈر لگنے دوں گا۔۔۔۔ کیا تم میری محبت پر یقین کرو گی؟؟؟؟"""

آیت کے پاس الفاظ نہیں تھے بولتی بھی تو کیا۔۔۔

ام م تھینکیو۔۔آئ تھینک میری بیوی زیادہ ہی شاکڈ میں چلی گئ ہے" وہ ہنسا دلکشی سے۔۔۔

آیت کو سنائی دیا تھا۔۔اور اسکے بعد۔۔۔لوگ اسکے گرد سے ہٹنے لگ گئے۔۔۔۔

مگر کچھ لوگ ابھی تک اس شخص کے باہر نکلنے کا انتظار کر رہے تھے جو کہ۔۔۔۔بول رہا تھا۔۔

عارض دوڑتا ہوا باہر آیا۔۔تو لوگوں نے اسکو دیکھ کر تالیاں بجائی۔۔

عارض مسکراتا ہوا آیت تک پہنچا۔۔۔۔

وہ زمین میں بیٹھی تھی۔۔۔آنکھیں ساکت تھیں

۔

آیت۔۔۔"اسنے اسکے پاس بیٹھ کر اسکو پکارہ ہی تھا کہ۔۔۔آیت نے تھپڑ اسکے منہ پر مار دیا۔۔۔۔

اوہ ہ ہ ہ"ایکدم وہاں قہقہے اٹھے تھے۔۔۔

جبکہ عارض۔۔۔کا منہ اووو کی شکل میں بدل گیا۔۔۔

آیت اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

یو ڈیزرو"وہ بولی۔۔

آئی ڈیزرو"عارض نے ڈھٹائی سے آنکھ ماری۔۔

آہ ہ ہ یہ سب اتنا آسان نہیں تھا"وہ بھیگے لہجے میں بولی۔۔

اچھا یہاں سے اٹھو۔۔۔"عارض نے کہا تو وہ اسکا ہاتھ جھٹکتے اٹھی۔۔

بروآئی تھینک۔۔ تمھیں اور محنت کرنی ہوگی"ایک لڑکی انگلش میں بولی تو۔۔عارض نے بے چارگی سے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

اور آیت کے قدموں میں تو اتنی جان نہ جانے کہاں سے آگئی تھی وہ سامان سارا وہیں پھینک کر۔۔وہاں سے جانے لگی باہر کیطرف جبکہ عارض نے سامان سمیٹا اور اسکی طرف بھاگا۔۔۔

یار بات تو سن لو۔۔ "

میری جان دو دن سے۔۔۔موت پر تھی" وہ چلائی۔۔۔

آ۔۔آیت کم ڈاؤن پلیز" عارض نے کہا۔۔۔۔

جبکہ آیت نے اسکو جھٹک دیا۔۔۔

اور ہاتھ بندھ کر کھڑی ہوگئی۔۔۔۔

نہ جانے کیسے عجیب سا احساس تھا وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی خوش ہو۔۔۔یہ روئے۔۔

ہنسے یہ۔۔۔اسکے سینے سے لگ جائے۔۔

اسپر غصہ کرے۔۔یہ ہر گزرے لمحے کی تکلیف سے اسے آگاہ کر کے روئے۔۔وہ کرے کیا آخر ایکدم وہ اسکا ہو گیا تھا بلکل اچانک۔۔۔

یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔

وہ منہ موڑے کھڑی تھی۔۔۔

آپ مسٹر عارض مرتضیٰ ہیں" اچانک ایک لڑکی کی آواز پر دونوں پلٹے۔۔

جینی اسکو دیکھ رہی تھی مسکرا کر۔۔۔

آیت جبکہ جینی کو دیکھ کر حیران ہوئی۔۔۔۔

عارض البتہ ابھی کچھ بولتا کہ۔۔ جینی اسکے گلے سے لگنے لگی اور آیت نے اسکو دور جھٹکا۔۔۔

یہ میرے شوہر ہیں" وہ پھاڑ کھانے کو دوڑی۔۔۔۔

واٹ" جینی نے عارض کیطرف دیکھا۔۔۔

ویسے میں انکا ہی شوہر ہوں" وہ معصومیت سے بتانے لگا۔۔نہ جانے کیوں اتنی خوشی اسے بھی ہو رہی تھی۔۔۔۔

اور" جینی بولتی کہ آیت نے ہاتھ اٹھایا۔۔۔۔

تمھیں میں اتنی مار ماروں گی کہ نانی دادی یاد آجائے گی سمجھی۔۔۔

تمھاری وجہ سے بہت تکلیف اٹھائی ہے میں نے۔۔۔۔کالی بندری" وہ اسپر جھپٹی۔۔کہ عارض نے اسے جلدی سے پکڑ لیا۔۔۔

آیت۔۔۔ "

میں بات کروں گی" وہ گھور کر بولی۔۔

اس میں کچھ دیر پہلے آواز بھی نہیں تھی" عراض نے دل میں سوچا اور شانے آچکا کر۔۔ایکطرف ہو گیا۔۔۔

جب تمھارا دل بھر جائے۔۔۔تو آجانا "

کیااب بھی یہاں کھڑی ہو گی۔۔"آیت بولی۔۔

یو چیپ پاکستانی گرل "

ہاں میں چیپ ہوں۔۔اور وہ شخص ماہا چیپ ہے۔۔ تمھارا کوئ گزرا نہیں ہو گا اسکے ساتھ سمجھا سائیکو ہے راتوں میں مارتا بھی ہے "اپنی ہنسی دباتے عارض نے۔۔۔وہ سب بکواس سنی تھی۔۔نہ جانے اسے پرواہ نہیں ہوئ تھی۔۔۔

کیوں۔۔۔

شاید تب سے جب سے جینی نے اسے۔۔۔ بیس کروڑ ساتھ لانے کا کہا تھا۔۔

وہ اس وقت سے سوچ میں پڑ گیا کہ اسے میری ضرورت ہے کہ پیسے کی۔۔۔۔

ہاں وہ پہلے بھی منگاتی رہی تھی مگر۔۔۔عارض سے کبھی اتنی بڑی رقم کا مطالبہ نہیں کیا ور آخری بات میں اسنے یہ کہا کہ جب اسکے پاس یہ پیسے ہوں گے تبھی وہ اس سے شادی کرے گی۔۔۔۔

عارض" جینی اسکیطرف بڑھتی۔۔۔کہ۔۔آیت نے اسکے بال جکڑ لیے۔۔

کیسی ڈھیٹ تھی یہ لڑکی۔۔۔

عارض جلدی سے اسکے پاس بھاگا۔۔

بیو قوف لڑکی۔۔پولیس میں پھنسو گی آتے ساتھ ہی" اسنے اسے اس سے الگ کیا۔۔۔

تو اس سے کہیں یہ آج کے بعد کبھی آپکے پاس نہیں آئے گی" وہ بھیگے لہجے میں اسکیطرف اس بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔۔

عارض نے اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں پکڑ لیا۔۔۔

اب مجھے کوئی نہیں ہلا سکتا۔۔۔کوئی نہیں مطلب کوئی نہیں" اسنے اسے یقین دلایا۔۔۔

اور جینی کیطرف دیکھا۔۔

سوری" بس اتنا کہہ کر وہ آیت کے شانے پر ہاتھ رکھ کر۔۔اور سامان لے کر وہاں سے گاڑی میں سوار ہو گیا۔۔

جبکہ اسکے وہاں سے جاتے ہی جینی نے مکہ ہتھیلی پر مارا اور اپنے بال درست کیے۔۔

نکل گیا ہاتھ سے اچھے بھلے پیسے آتے رہتے تھے" وہ سر جھٹک کر بولی۔۔۔

اور خود بھی وہاں سے چلی گئی۔۔

نین الماری میں کپڑے کی لگا رہی تھی۔۔کہ پیچھے سے کبیر کی خوشبو اپنی پشت پر محسوس ہوئی تو وہ پلٹی۔۔۔۔

کبیر کو دیکھنے لگی۔۔۔جو کہ اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

کیا ہوا آپ تو آفس گئے تھے" نین نے خود ہی سوال کر لیے جبکہ کبیر نے اسکی کمرے میں ہاتھ ڈالا اور اپنے نزدیک کر کے۔۔خود سے لگا لیا۔۔

نین اس افتاد پر گھبرا سی گئی۔۔۔

اسکی جانب دیکھنے لگی۔۔

تمھارے لیے ایک سرپرائز ہے" کبیر نے اسکے کان کی بالی کو انگلی سے چھوا۔۔ جبکہ نین اسکے لمس پر آنکھیں بند کر گئی۔۔۔۔

روز وہ اسکی قربت میں یہ ہی سوچتی رہی تھی کیا یہ ہمیشگی کی تکلیف ملی ہے اسکو کہ دل میں کسی اور کو بسا کر ۔۔۔وہ کسی اور کی قربت میں تھی۔۔۔۔

کیوں اسکو اتنی بڑی تکلیف ملی وہ۔۔۔۔احمد کے ساتھ رہنے کا سپنا سجا چکی تھی۔۔۔اسکی آنکھوں میں تو احمد کا عکس تھا ۔۔مگر۔۔۔جب سے وہ آفس سے آئی تھی۔۔۔۔

اور وہاں احمد کو ملازم اور خود کو مالک دیکھا تھا۔۔۔۔۔

جیسے اسکے احساسات میں تبدیلی آئی تھی۔۔

وہ احساسات کبیر کے حق میں جانے سے لگے تھے۔۔۔۔

ایسا لگا جیسے اسکے زخموں پر اللہ نے مرحم رکھا ہو۔۔اسکی حثیت۔۔۔اسکی وقعت اسکی۔۔ کیا ویلیو تھی آج۔۔۔یہ احمد کو دیکھا کر۔۔

اسکے صبر کا پھل دیا ہو۔۔اور کل رات۔۔۔سے وہ یہ سوچ رہی تھی کہ وہ۔۔ کبیر کے ساتھ کیوں بے ایمانی کرے ۔۔۔۔۔۔

اسکے دل میں اسکے لیے محبت کے جزبات نہیں تھے۔۔۔۔

مگر۔۔۔ گزشتہ جزبات بھی نہیں رہے تھے۔۔۔

وہ کوشش کرتی تو کبیر کے ساتھ جو کہ اب ساری زندگی گزارنی تھی۔۔وہ اسکے لیے اچھا سوچ سکتی تھی

وہ ایک کھلے دماغ اچھی سوچ۔۔اچھے مزاج اور سب سے خاص اسکو چاہنے والا مرد تھا۔۔۔

جس کو اسنے چاہا۔۔اسنے اسکی حثیت کو پیسوں میں تولا تھا۔۔اور جو اسکو چاہتا تھا اتنے اونچے معیار کا ہونے کے باوجود اسکے ماں باپ کے اتنے برے رویے کو مسکرا کر برداشت کر گیا تھا۔۔یہ اسکی اعلی سوچ اور تربیت تھی وہ رشتوں میں کندھا انسان تھا۔۔

اور نین نے یہ سوچ لیا تھا کہ ۔۔وہ صدق دل سے اسکے ساتھ نبھانے کی کوشش کرے گی۔۔۔

اگر اسے کبیر سے محبت نہیں بھی ہو گی۔۔تب بھی وہ اسکا ساتھ کبھی نہیں چھوڑے گی۔۔۔

مگر احمد کے لیے۔۔۔۔تو جیسے دل میں چبھن سی تھی۔۔۔

مگر اپنے صبر کا پھل

پا کر سکون تھا۔۔اب وہ گزشتہ سوچوں سے آزادی چاہتی تھی۔۔

اسنے آنکھیں کھولیں اسکا ہینڈسم چہرہ اسکے سامنے تھا۔۔

نین مسکرا دی۔۔۔

کبیر نے زرا غور اسے اسکو دیکھا۔۔

پہلی بار تمھیں اپنے نزدیک مسکراتا دیکھ رہا ہوں" وہ بول گیا نین نے اسکو پھر سے دیکھا۔۔

یعنی وہ سب نوٹس کرتا ہے۔۔ مگر کہتا کچھ نہیں۔۔ نین گھبرائی۔۔ کیا وہ اسکی آنکھوں کے راز بھی جانتا تھا مگر بتاتا نہیں تھا۔۔۔ وہ سوچ میں پڑ کر پریشان سی دیکھائی دینے لگی۔۔

کبیر نے اسکے چہرے پر اپنے ہاتھ کی پشت پھیری۔۔

نین نے اسکو پھر سے دیکھا۔۔۔

میں چاہتا ہوں تم جب جب میرے نزدیک رہو بے حد خوش رہو" کبیر نے کہا اور اسکی پیشانی پر پیار کیا۔۔

نین نے اسکی شرٹ جکڑلی۔۔ ہر روز کیطرح۔۔

تم جانتی ہو تم میری شرٹ میں شکن ڈالتی ہو" وہ خفگی سے بولا۔۔۔

آپ بے وقت حملے کرتے ہیں" نین شرمندہ سی ہو گئی اسکی شرٹ واقعی خراب ہو گئی تھی۔۔۔

اسے حملہ تو نہیں کہتے یہ تو۔۔ نرم سا لمس تھا بس" کبیر نے کہا۔۔۔ تو نین نے اس کی شرٹ پر کوٹ کو آگے کر دیا۔۔

یہ اب ٹھیک دکھ رہا ہے" وہ بولی۔۔۔

ہمم" کبیر نے۔۔ ہنکارہ بھرا۔۔۔

اچھا سوری میں۔۔ پریس کر دیتی ہوں" وہ بولی۔۔۔

جبکہ کبیر تو واقعی مائینڈ کر گیا تھا اسنے۔۔۔ اپنا کوٹ اتارا اور پھر اپنی شرٹ

نین نظریں جھکائے کھڑی رہی۔۔

کبیر اسکو مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اسکے ہاتھ میں شرٹ تھمادی۔۔۔

نین نے غصے سے لی۔۔۔

اب تمھیں غصہ کیوں آیا ہے "وہ اسکے پیچھے آیا۔۔جو ڈریسنگ روم میں آگئ۔۔۔

مروت ہی نہیں ہے آپ میں تو۔۔۔اتار کر تھماہی دی ہاتھ میں اس طرح بھی کرتے ہیں۔۔۔"وہ شرٹ کو زور سے استری سٹینڈ پر پٹخ کر۔۔۔۔استری اسپر چلانے لگی کہ۔۔۔شرٹ کا بٹن ہی ٹوٹ گیا بازو سے۔۔۔

استری اتنی زور سے اسپر اپڑی۔۔۔

دونوں نے بیک وقت اس ٹوٹے ہوئے بٹن کو دیکھا۔۔۔۔

نین کا چہرہ شرمندگی سے لال سرخ ہو گیا جبکہ کبیر۔۔۔۔

اسکی جانب دیکھنے لگا۔۔۔۔

س۔۔۔سوری "وہ بولی۔۔۔۔

کبیر پھر بھی خاموش رہا اسکو دیکھتا رہا۔۔۔۔

بٹن لگانے کا کہا تو۔۔۔کچھ اور کر دو گی زلزلے میں۔۔۔اب اسکو چھوڑو اور نیو شرٹ نکالو "کبیر نے سنجیدگی سے کہا اور۔۔شرٹ لے لی۔۔

مگر مجھے غصہ نہیں تھا۔۔۔"نین صفائ دینے لگی۔۔۔

وہ تو دیکھ رہا ہے مجھے "کبیر نے ترچھی نظروں سے اسکو دیکھا۔۔۔

آپ سنجیدہ ہو گئے ہیں" وہ پوچھنے لگی۔۔۔۔

کبیر نے اپنی ہنسی دبائی۔۔ بولا کچھ نہیں

میرے پاس اس کا حل ہے "نین کے دماغ میں گویا بتی جلی۔۔

کبیر نے اسکو باہر بھاگتے ہوئے دیکھا۔۔۔

خود بھی اسکے پیچھے روم میں آیا۔۔

وہ اسکی سٹڈیڈی ٹیبل پر کچھ ڈھونڈ رہی تھی۔۔

اور اچانک اسے اسکی مطلوبہ چیز مل گئی۔۔۔

شرٹ پہنیں" وہ جلدی سے بولی۔۔۔

یہ بٹن ٹوٹا ہوا ہے اس میں شکن بھی ہے "کبیر جیسے بے زار ہوا۔۔

آف ہو۔۔ کبیر صاحب پہن لیں بس" وہ آنکھیں گھوما کر بولی۔۔

کبیر کو بہت پیاری لگی۔۔۔۔۔ گویا اسپر حکم۔ چلا رہی ہو۔۔۔۔

کبیر نے جی حضوری کرتے ہوئے شرٹ پہن لی۔۔۔

اور اسکے بٹن بند کرنے لگا۔۔۔

اب وہ نین کو دیکھ رہا تھا۔۔ جس نے۔۔۔۔ سٹیپلر ایکطرف رکھا۔۔۔

اور اسکی شرٹ کا بازو پکڑا۔۔۔

کبیر اسکو توجہ سے دیکھ رہا تھا کیونکہ اسنے کبھی ایسا دماغ نہیں چلایا تھا۔۔

نین نے اسکی کف پر تین سٹیپلر اندر کی طرف سے لگائے۔۔۔

اور کف کو فولڈ کر دیا کہ سٹیپلر نظر نہیں آ رہے تھے اور کف بھی فولڈ ہو چکی تھی۔۔۔

کبیر منہ کھولے اسکو دیکھنے لگا۔۔۔

نین اپنے کام پر بہت خوش ہوئی۔

۔دیکھا۔۔اسکو کہتے ہیں شورٹ ٹرک۔۔۔۔"وہ چٹکی بجا کر بولی۔۔۔

اسپر بٹن بھی لگ سکتا تھا مجھے لگا میری بیوی۔۔ تھوڑا رومینس کے موڈ میں ہے۔۔۔۔

اپنے دانتوں سے دھاگا توڑے گی میں اسکو اپنی طرف کھینچو۔۔گا

بس بس کبیر۔۔۔خوابوں سے باہر آئیں۔۔۔۔جلدی شاباش۔۔۔۔"وہ اسکی ہمت باندھتی شانا تھپتھپا کر بولی

۔۔۔۔

یہ پیٹنے کام تھا تمھارا۔۔"کبیر نے کف سیدھی کرنی چاہی۔۔

کبیر یہ کیا کر رہے ہیں"نین نے جلدی سے پکڑا۔۔

تم پاگل ہو گئی ہو میں یوں جاؤ گا۔۔میں پھٹا ہوا لباس اور ٹوٹی ہوئی چیز استعمال نہیں کرتا"کبیر نے کہا۔۔۔اور شرٹ اتارنے لگا۔۔

نین نے خفگی سے اسکو دیکھا۔۔

پہن کر جائیں گے تو یہ ہی ورنہ۔۔۔ "

ورنہ "کبیر نے اسکے لفظوں کو ہی جکڑ لیا۔۔۔

یہ اچانک حملہ تھا۔۔۔

نین کی آنکھیں پھٹ گئیں۔۔

اسکا لمس نرم تھا۔۔۔ مسرور تھا۔۔۔ وہ مسکرا رہا تھا۔۔ نین جیسے مدہوش سی ہوئی اور پھر اسکے دور ہوتے ہوش میں آئی۔۔۔

ورنہ "کبیر نے اسکے گالوں کو چھوا۔۔۔

ک

ک ک۔۔کچھ نہیں" وہ ہکلا گئی۔۔۔

کبیر ہنس دیا۔۔۔

چلیں جی محترمہ۔۔ آپکی آمد سے اپنے اصول بھی توڑ دیے۔۔۔

ویسے۔۔۔ یہ مزے دار تھی" اسنے ابھی ہونے والے عمل کی جانب اشارہ کیا نین سرخ پڑ گئی۔۔

لیپسٹک کا ٹیسٹ بھی زرا ڈیفرنٹ تھا" وہ اسے اور تنگ کرنے لگا۔۔

جبکہ نین جلدی سے وہاں سے ہٹی کبیر ہنسنے لگا اور نین باہر نکل گئی۔۔۔۔

المارى لوک ہے۔۔آپ یہ ہی پہن کر باہر آئیں گے" جاتے جاتے وہ کہنے لگی۔۔

نہ کرو یار" کبیر کاارادہ پھر بھی چینج کا تھا۔۔

نین نے شانے اچکائے اور جلدی سے چلی گئی جبکہ کبیر۔۔نے اسی کو مینیج کیا۔۔

اور کف کو بازو تک فولڈ کر لیا۔۔۔

سٹیپلر کھولتے ہوئے اسے ہنسی الگ ارہی تھی۔۔

دماغ کیسے چلایا تھا اسنے۔۔

کل کو پھٹے ہوئے کپڑوں کو ٹیپ سے نہ جوڑنے لگ جائے" وہ کھل کر خود ہی ہنسااور کوٹ پہن کر بازؤں کو کھونی تک چڑھالیا۔۔۔۔وہ کبھی بھی ایسا نہیں کرتا تھا

باہر آیا تو چہرے پر مسکان الگ تھی۔۔۔

جبکہ اسکا سٹائل دیکھ کر۔۔۔

سالار کی تو آنکھیں پھیلی اسنے وقت دیکھا۔۔۔۔

اس وقت تو گھر پر کوئی نہیں تھااور یہ نواب کہاں سے نکلا تھا۔۔۔

وہ کبیر کو بری طرح گھورنے لگا۔۔

کبیر نے پہلے تو اسکو اگنور کیا پھر غصے سے اسکو دیکھا۔۔

کیا مصیبت ہے۔۔۔"

اسنے چیڑ کر پوچھا۔۔۔۔

یہ تو تم بتاؤ گے۔۔ یہ بدلے بدلے کیوں لگ رہے ہو۔۔۔۔

ہیرو کیطرح۔۔۔۔۔ہاں

۔لبوں پر مسکان بھی الگ ہے جبکہ تمھارا منہ تو ہر وقت باسی اخبار جیسا رہتا ہے۔۔۔" وہ اٹھ کر اسکے گرد چکر لگانے لگا

۔۔ جبکہ نین نے اپنی ہنسی روکی۔۔۔۔

کبیر نے نین کو گھورا وہ ٹیبل کے پاس ہی کھڑی تھی۔۔۔

بھابھی آپ میری بات سے متفق ہیں یہ نہیں" اسنے نین کو بھی پکڑا۔۔۔

ہاں ہوں" نین نے کہا۔۔

کیا بات ہے تالی ماریں" اسنے ہاتھ آگے کیا۔۔
نین نے جھجھکتے ہوئے تالی ماردی۔۔۔۔۔

ہو گیا تم دونوں کا" کبیر نے دونوں کو بھڑک کر دیکھا۔۔۔

فیشل تو نہیں کرایا۔۔ تم نے۔۔۔ یہ تم روز بار وز نکھرتے جا رہے ہو۔۔ ہو کیا رہا ہے اس گھر میں۔۔ مجھ کنوارے کے جزبات کا بلکل احترام نہیں ہے۔۔ مما مجھے فلفور شادی کرنی ہے" اسنے مدیھا کے آگے پاؤں پٹخے مدیھا اسکے ڈراموں پر ہنسنے لگی جبکہ نین کے لبوں پر بھی مسکان تھی نانی بھی وہیں اگئیں۔۔ جبکہ مامی اور خالا جا چکیں تھیں البتہ ایمن اپنی ضد پر رکی ہوئ تھی ابھی۔۔۔۔

ایمن تو شرما ہی گئ۔۔اور نانی اسپر صدقے واری ہوئیں۔۔۔۔

کیوں نہیں میرے چاند تمھاری بھی شادی ہونی چاہیے۔۔

یہ مواتھارا باپ ہی نہیں سوچ رہا" وہ بولیں تو۔۔۔۔ سالار نے اور بھی مسکین شکل بنالی۔۔۔

جبکہ کبیر نے اسکی کمر پر مکہ جڑا۔۔۔۔

اور لبوں پر مسکان سجالی۔۔وہ اسکے کان میں جھکا۔۔

نانی کے سامنے اور۔ مظلوم بنو نانی کے پاس صرف ایک بکری ہے جس کا شکار انشاءاللہ میرے بھائ اگلا تو ہے" وہ اسکا

شانا تھپتھپا کر مدھم آواز میں بولا اور وہاں سے چلا گیا۔۔

سالے تیری ایسی کی تیسی" سالار چلایا اور اسکے پیچھے بھاگا۔۔۔ جیسے اسکی بکواس پر تلملا گیا ہو

جبکہ کبیر آگے بھاگا۔۔۔اور پورچ میں نکل گیا۔۔۔

تیری ہمت کیسے ہوئی۔۔اس چھپکلی کو میرے ساتھ جوڑنے کی" وہ دونوں گاڑی کے ارد گرد گھوم رہے تھے۔۔۔

مجھے لگا تیرے ساتھ جچے گی" کبیر نے بھی اسکو جلانے پر کمر باندھ لی تھی۔۔۔۔

سالار کا تو میٹر ہی گھوم گیا۔۔۔

جس دن کبیر مرتضی میرے ہاتھ لگ گیا۔۔۔

بھائ اسکی ٹانگیں توڑ دوں گا۔۔ معافی چاہتا ہوں۔۔ کوئ اوپشن نہیں" وہ نین کو دیکھ کر۔۔۔ بولا

۔۔

مگر انھوں نے ایسا کہا کیا ہے" وہ جاننے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

جبکہ کبیر نے دانت نکالے۔۔

بتاو بتاؤ" وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔۔

کبیر تم گنجے ہو گے۔۔۔ لکھ لو اج" وہ تپتا ہوا بولا۔۔۔

پلیز گنجے نہیں۔۔۔" نین نے جلدی سے کہا۔۔

سالار کا قہقہ اٹھا۔۔

لنگڑے کے ساتھ گزارا کرلیں گی بھابھی۔۔ گنجے کے ساتھ نہیں" وہ مزے سے ہنس رہا تھا۔۔

نین بھی ہنس کر سر ہلانے لگی۔۔

ویسے کوئی میری پرواہ نہیں تمھیں" کبیر نے۔۔افسوس سے نین کو دیکھا۔۔

اسکے ساتھ مل کر شوہر کے بے عزتی پر ہنس رہی ہو" وہ خفا ہوا

ہے تو سہی وہ گنجا نہیں کریں گے آپکو" وہ شرارت سے اسکو دیکھنے لگی۔۔

کبیر آنکھوں انکھوں میں وارن کرنے لگا۔۔۔

اوو بھائی چل اب جا اپنے کام دھندے پر" سالار بیچ میں کباب میں ہڈی بننے لگا۔۔

جا رہا ہوں" کبیر نے کہا اور گاڑی میں سوار ہوا۔۔۔

نین اور سالار ایک ساتھ کھڑے تھے کبیر نے گاڑی سٹارٹ کی۔۔

اور پلیز زرا دیر سے آنا" سالار نے خالص زنانہ آواز میں کہا۔۔ تو نین کا ایکدم قہقہ ابھرا جس پر۔۔۔۔ اسنے جلدی سے منہ پر ہاتھ رکھا سالار الگ ہنس رہا تھا۔۔۔۔

جبکہ کبیر تپ کر اسکو دیکھ رہا تھا۔۔

بہت برداشت کر رہا ہوں میں تمھیں۔۔۔۔" کبیر نے انگلی اٹھائ۔

سالار نے لاپرواہی سے۔۔۔ شانے اچکائے۔۔۔

خیال سے جایئے گا۔۔" نین نے گاڑی موڑتے ہوئے اسے کہا۔۔۔

جس پر وہ مسکرا کر باہر گاڑی نکال لے گیا۔۔

اوہ تو یہ کہنا تھا" سالار نے اسکیطرف دیکھا۔۔۔

آپ بے حد تیز ہیں" نین نے نفی میں سر ہلاتے مسکراہٹ روکی۔۔۔

کہاں بھابھی جی۔۔ میں تو اس قدر معصوم ہوں کہ بس ایک عدد بیوی چاہتا ہوں" مدیھا کے شانے پر ہاتھ رکھتا وہ بولا

۔۔

اے دیکھ لو اس لڑکے کو شادی کی کتنی جلدی ہے" نانی مسکرائیں۔۔

نانی آپکی مسکراہٹ میں تو خطرہ ناچ رہا ہے۔۔

بزرگو مجھے تو ڈر لگ رہا ہے مت مسکراو" وہ ڈھٹائی سے بولا۔۔ جبکہ مدیھا نے اسکے سر پر تھپڑ لگایا۔۔

بد تمیز ہو تم بہت" مدیھا بولیں نانی کی تو واقعی مسکراہٹ رک گئ۔۔۔۔

سالار کو خوامخواہ ہنسی آنے لگی اور۔۔ نین کا اپنی ہنسی روکنا مشکل ہو گیا۔۔ دونوں ایک دوسرے کی شکل دیکھ کر ادھر ادھر ہو گئے۔۔

کیونکہ نانی کے ہنسنے سے زیادہ اس سنجیدہ شکل کو دیکھ کر اور ہنسی ارہی تھی۔۔۔

اماں پلیز برا نہ منائیں گا وہ آپ جانتی ہیں زرا منہ پھٹ ہے" مدیحا نے انکے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔

ہاں مدیحا پتہ ہے۔ خیر بچہ ہے چھوڑو مجھے تم سے بات کرنی ہے جا ایمن تو جا یہاں سے" ساتھ ہی انھوں نے ایمن کو کہا جو۔۔ سالار کی حرکتوں پر مسکرا رہی تھی وہ بات سمجھتی جلدی سے اٹھ کر وہاں سے بھاگی اور چھپ کر نانی کی باتیں سننے لگی۔۔۔۔

جی اماں" مدیحا نے پوچھا۔۔۔

میں چاہتی ہوں۔۔ کہ سالار اور ایمن کی منگنی کر دی جائے "

وہ بولیں تو مدیحا تو حیران رہ گئ۔

جی اماں۔ مگر ایسی تو کوئ بات نہیں تھی" وہ حیرت کم کرتیں بولی۔۔

تو کہہ تو رہی ہوں بس ہو جائے گی بات بھی" وہ بولیں تو۔۔ مدیحا۔۔۔۔ تو سالار کا سوچنے لگی۔۔

وہ تو تنگ کر کے رکھ دیتا اسکو اگر وہ پوچھ بھی لیتی بالفرض اس بارے میں۔۔۔۔

وہ پریشانی سے ماں کو دیکھنے لگی۔۔

مدیھا کبیر کی باری بھی تو نے میری بچی کا دل دکھایا تھا۔۔۔بس سالار کے باپ سے بات کر لے۔۔۔"وہ بولیں تو۔۔

مدیھا بس سر ہلا گئ کہتی بھی کیا ماں تھیں وہ اسکی۔۔

نانی خوش ہو گئیں جبکہ ایمن کا دل بھی تیزی سے دھڑکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔وہ سیب کھاتے ہوئے فون یوز کر رہا تھا کہ نظر ایمن پر پڑی جو چھپ کر باہر کو جھانک رہی تھی۔۔

ہیلو جاسوس ایمن کس کی جاسوسی ہو رہی ہے اوہ ہو نانی کی۔۔

وہ تو تمھاری ہی ٹیم کی ہیں محترمہ "وہ اسی کیطرح باہر جھنکتا ہوا بولا۔۔۔۔

ایمن دل پر ہاتھ رکھے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

جبکہ اسے رتی بھی فرق نہیں پڑا۔۔۔

پاگل ہو۔۔۔"سالار نے اسکی حرکت پر پوچھنا ضروری سمجھا پھر وہ شرمانے لگی۔۔

بلکل نہیں"اسنے کہا

ہاں مجھے پتہ ہے پوری چیز ہو خیر بھابھی کو دیکھا ہے غائب ہی ہو گئیں"سالار ادھر ادھر دیکھتے بولا۔۔۔ایمن نے اسکیطرف دیکھنا گواری سے اسکے پاس سے تو جانے کی جلدی کرتا تھا۔۔۔

کچن میں ہیں ویسے ایک بات ہے "کہتے ساتھ ہی وہ بولی سالار نے کچن کیطرف قدم بڑھائے

کیا"سوال بھی کیا

آپکو اپنی بھابھی سے زرا فاصلہ رکھنا چاہیے" وہ دونوں چلتے ہوئے کچن کے نزدیک اگئے سالار نے رک کر اسکو دیکھا

--

وہ کیوں" وہ شانے اچکا کر پوچھتا اندر اگیا۔۔۔

ایمن اسکے اندر جاتے ہی خاموش ہو گئ۔۔۔ جبکہ سالار نے اسکو چھوڑنا نہیں تھا اب۔۔

بتاو بھی وہ کیوں "اسنے شیلف پر بیٹھتے کھیرا اٹھا کر کھاتے پوچھا۔۔

کیا ہوا" نین سلاد کاٹ رہی تھی صوفیہ اور تنزیلہ کی دونوں کی ہی طبعیت ٹھیک نہیں تھی جبکہ افشین کو کینگ کرتی ہی نہیں تھی۔۔ تبھی اسنے سوچا وہ خود کر لے۔۔۔

یہ کہہ رہی ہے مجھے آپ سے فاصلہ رکھنا چاہیے" سالار نے لاپرواہی سے کہا۔۔

وہ کیوں" نین اسکی شکل دیکھ کر ہنسی۔۔

ایمن سر نفی میں ہلاتی نکل گئ۔۔

ہمم باندری" سالار نے نخوت سے کہا اسکی ذہانت تو سمجھ گیا تھا۔۔

خیر چھوڑیں آپ کچھ لوگوں میں سینس نہیں ہوتی" نین نے اسکو زرا غصے میں دیکھا تو کہا۔۔۔

ہمم ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ۔ خیر میں آپکی ہیلپ کرتا ہوں آج کو کینگ میں ہٹیں زرا" اسنے سالن میں چمچ چلا کر چکھا۔۔

اوہ ااس میں تو مرچی ہی نہیں تھوڑی ڈال دیتا وہ۔ آپکے شوہر کو بہت پسند ہے" وہ شرارتی لہجے میں بولا اور نین ابھی کچھ کہتی کے بھر بھر کے چمچ ڈال دیے۔۔

نین کا منہ کھل گیا۔۔ سالار جبکہ مطمئین ہوا۔۔۔ دونوں جانتے تھے کبیر مرچوں والا کھانا نہیں کھاتا۔۔

یہ کیا کیا آپ نے کھانا تو۔۔ "وہ رک گئ۔۔

یار اب یہ مزے دار ہو گیا ہے" سالار نے وکٹری کا نشان دیکھایا اور ہنسنے لگا۔۔

آپکی بیوی بہت تنگ رہے گی" وہ پھر سے کھیرہ کھانے لگا۔۔

یار نظر تو آئے۔۔۔ میں شریف ہو جاؤ گا پکا۔۔ ویسے بھی اب تو میں کل سے جا رہا ہوں یہاں سے اب میرا اور بابا کا دنگل لگے گا۔۔ اکھاڑے میں دو۔۔ پہلوان لڑیں گے۔۔ اور آپکا دیور جیت جائے گا۔۔ "وہ فخر سے کالر اکڑا کر بولا

نین نے ہنسی روکی ہر بات ہی ایسے کرتا تھا کہ ہنسی اجائے

وہ کیوں کہاں جا رہے ہیں آپ" اسنے پوچھا۔۔۔

اور سالن کو چیک کرنے لگی جس میں مرچیں کافی تیکھی ہو گئ تھی۔۔۔

اسنے افسوس سے۔۔۔ اس سالن کو صیحی کرنے کی کوشش کی۔۔

یار میں نالائق نہیں ہوں۔۔۔ ایک دنیا کے دلوں کی دھڑکن ہوں۔۔۔ اب مجھے انکی دھڑکنیں بڑھانی ہیں اور اپنا بینک بیلنس بھی بڑھانا ہے تو۔۔ دوبارہ کام پر جانا ہے "

ہر بات کا الٹا جواب ہے آپ سیدھی طرح بتائیں۔۔۔ آپ کی شوٹنگ ہے" نین نے کہا تو۔۔ سالار نے سر ہلایا۔۔

ہاں وہ ہی" وہ میٹھا چکھ رہا تھا۔۔۔۔

نین نے اسکے ہاتھ سے باول لے کر پیالی میں ڈال کر اسکو دیا۔۔

تھینکیو۔۔ سسٹر" وہ بولا۔۔۔۔

تو آپ گھر نہیں آیا کریں گے" نین نے اسکیطرف دیکھا جو بہت ہینڈسم تھا اپنی لاپرواہ شخصیت کی وجہ سے اور بھی دلچسپ لگتا تھا۔۔۔

جی۔۔ ایکچلی۔۔ جہاں ڈائریکٹر شوٹینگ کرتا ہے وہیں جانا پڑتا ہے خیر فلحال تو۔۔۔ ریمپ شو ہے" اسنے بتایا۔۔

اچھا" نین بولی۔۔۔ تو سالار نے اسکی جانب دیکھا۔۔

یار اپنی جیسی ہی کوئی ڈھونڈ دیں" وہ اور میٹھا لیتے ہوئے بولا۔۔۔

میری جیسی" نین ہنسی۔۔۔

تنگ اجائے گی آپ سے۔۔" نین نے اسے صیح طرح نکال کر دیا۔۔

نہیں میں بہت نیک انسان ہوں آپ اسے بتایئے گا یہ میں لے جا رہا ہوں۔۔۔ آپکا شوہر آئے گا پھر ملیں گے" وہ اسے بائے کہتا اپنے روم میں چلا گیا جبکہ نین بس مسکرا دی۔۔۔ اور کھانا بنانے لگی

عارض اپنی شرٹ میں آیت کو دیکھ کر بس اسی کی جانب دیکھتا رہا۔۔۔

اسکے پاس تو سب تھا وہ سیراب کے پیچھے دوڑا۔۔

یہ شکر تھا اسنے دیر نہیں کی لوٹنے پر۔۔۔اگر وہ کر دیتا تو شاید وہ ساری زندگی پشتاتا۔۔

اسنے اسکے بال سنوارے جبکہ آیت نے الجھن سے اسکی طرف سے کروٹ لے لی۔۔۔ایک دن میں وہ تو عارض سے تنگ آ گئ تھی

جبکہ عارض نے شرٹ کا کلر کھینچا اور اسکی گردن پر۔۔۔ لمس رکھا۔۔۔۔۔

آیت نے بیڈ شیٹ کو۔۔ سختی سے مٹھی میں جکڑ لیا۔۔۔

اس لمس کی شدت کو وہ۔۔ کل رات سے ہی برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔۔

بھاگ چلو میرے ساتھ" وہ اسکے کان کے قریب بولا جبکہ ٹھوڑی اسکے شانے پر رکھی۔۔۔۔

بڑے بھیا آپکو درست کر دیں گے" آیت نے رخ سیدھا کرنا چاہا۔۔۔لبوں کی مسکان پتہ دے رہی تھی وہ کتنی پرسکون ہے اور خوشی محسوس کر رہی ہے۔۔۔۔

ہاں مجھے کیا پتہ تھا میں۔۔۔اتنے بھائیوں کی بہن میں پھنس جاؤ گا "

عارض نے اسکے گال پر پیار کیا۔۔

عارض میں ہم باہر کب گھومنے جائیں گے "

کون کافر یہاں سے ہلے گا۔۔۔۔ سوئیٹ ہارٹ" وہ اسکو خود پر کھینچتا بولا۔۔۔

عارض" آیت اسکی حملے پر گھبر اسی گئ۔۔۔

مجھے باہر جانا ہے اب بس آپ یہ سب بند کریں" آیت خود کو اس سے الگ کرتی بولی۔۔

یار باہر جا کر کیا کرو گی جو کرنے آئیں ہیں وہ تو کر لیں" عارض نے اسکا ہاتھ جکڑا۔۔۔

اب آپ زیادہ فری ہو رہے ہیں میں نے آپ سے صلہ کب کی ہے جو آپ پھیل رہے ہیں" آیت نے اس سے اپنا ہاتھ چھڑایا۔۔اور جلدی سے اٹھی۔۔۔

عارض نے اسکو سر سے پاؤں تک دیکھا۔۔آیت بھی شرما سی گئ جبکہ عارض نے اپنے ہاتھ سر کے نیچے تکیے کی صورت بنا لیے۔۔اور اسکو اور کنفیوز کرنے لگا۔۔

خود کو آئینے میں دیکھو۔۔۔کافی گھیری جنگ کے آثار نظر آرہے ہیں" وہ آنکھ مارتا بولا جبکہ آیت نے تکیہ اسکے منہ پر دے مارا۔۔

کس قدر بد تمیز ہیں آپ" وہ سرخ چہرہ لیے جلدی سے واشروم میں بھاگ۔۔اٹھی جبکہ عارض کا قہقہہ کمرے میں گونج گیا۔۔

اچانک اسکا سیل فون بجنے لگا۔۔۔

سالار کی کال تھی۔۔اسنے کال پیک کی۔۔

سلام دعا حال چال پوچھا۔۔۔

واپسی کب ہے تمھاری" اسکے سوال پر عارض نے فون کو گھورا۔۔گویا۔۔

شادی تو اسکی اب شروع ہوئ تھی اور لوگوں کو تکلیف بھی شروع ہو گئ۔۔ تھی۔۔۔اور اس آدمی کو تو چین تھا ہی نہیں۔۔۔۔

یار بھیا۔۔۔۔ابھی دو دن ہی تو ہوئے ہیں" عارض نے فٹ سے کہا۔۔

کھوتے۔۔۔۔۔ تیرے بہت پر نکل آئے ہیں" سالار نے جھڑ کا۔۔

میرا تو کوئ لحاظ ہی نہیں ہے آپکو" عارض نے برا مناتے ہوئے۔۔۔ منہ بنایا۔۔۔۔

ہاں تو تیرے جیسے انسان کا کیا بھروسہ جو۔۔۔" وہ رک گیا۔۔عارض تو اسکے مطلب سمجھ گیا تھا۔۔۔

ویسے بھیا بندہ تھوڑی حیا کھالیتا ہے" عارض نے زرا خفیف ہو کر۔۔۔ کہا وہ اسکے بچے کیطرف اشارہ کر رہا تھا۔۔

ایکچلی ایسی بات نہیں ہے میرے پاس شرم کا سٹاک نہیں ہے بٹ جب مجھے ملی تو۔۔ تم نے اور کبیر نے چھین لی۔۔

باقی آدھی میرا شو پر پھٹ گیا تو۔۔نیچے گیر گئ۔۔۔

اب تم بتاؤ میرا کیا قصور ہے" سالار مزے سے بولا۔۔۔۔

جبکہ عارض نے سر تھام لیا۔۔۔

آپ سے کوئ مقابلہ نہیں میرا" عارض نے ہار مانی۔۔

یہ بھی بات ہے خیر تم نے فون اٹھایا ہی کیوں ہے تمھارے منہ نہیں لگنا تھا۔۔آیت کو بلاؤ کہاں ہے وہ" سالار نے پوچھا۔۔۔

عارض نے۔۔واشروم کیطرف دیکھاوہ شاور لے رہی تھی اور یہ الفاظ عارض پر بھاری تھے بتانا۔۔وہ اسکی ٹانگیں کھینچ لیتااور شاید اسکی آخری سانس تک وہ اسے دم نہ لینے دیتا۔۔جیسے۔۔۔۔

بچے کی بات پر اسنے اسکا خون پی لیا تھا۔۔

وہ وہ۔۔۔''عارض نے بہانہ تلاشہ

۔کہاں ہے یہ ہی پوچھ رہاہوں''سالار نے پھر سے پوچھا۔۔

بھیاوہ۔۔۔ناشتہ کر رہی ہے''عارض نے کہا جانتا تھاوہ ٹلے گا نہیں۔۔۔۔

تو''سالار نے ناگواری سے کہا۔۔۔

میرا مطلب وہ روم میں نہیں ہے''

خبیث انسان بیوی روم میں نہیں ہے تم یہاں پڑے مستا رہے ہو''

یااللہ آپکی شادی کوئی کیوں نہیں کراتا قسم سے۔۔آپ تو میری ساس بن گئے ہیں ''

بیٹے شکر کرو مجھ میں زنانہ کوائیلکیز نہیں ہیں ورنہ۔۔ تمھاری تو بوٹیاں میں نے کر دینی تھی آیت کو فون دو بکواس بند کرکے''وہ سنجیدہ تھا۔۔

عارض نے گھیرہ سانس بھرا جب وہ نہیں ٹل رہا تھا تو اب اسے سچ بتانا ہی تھا۔۔۔

سالار منتظر تھا۔۔

وہ واشروم میں شاور لے رہی ہے''اسنے جلدی سے کہہ دیا۔۔دوسری طرف سناٹا چاہ گیا۔۔۔

اس سے پہلے سالار اس پر بم باری کرتا۔۔۔ عارض نے جلدی سے فون کاٹ دیا۔۔۔۔

اسکی تو سانسیں ہی پھول گئیں تھیں جبکہ شرمندگی الگ ہوئ۔۔۔

تبھی آیت بھی باہر آ گئ۔۔

وہ لباس تبدیل کر کے نکھری نکھری بے حد حسین لگ رہی تھی گیلے بال بھی اسکے حسن میں اضافہ کر گئے تھے۔۔

عارض کی جانب اسنے حیرت سے دیکھا۔۔۔

کیا ہوا" آیت کو پریشانی ہوئ کہیں جینی نے پھر تو کچھ نہیں کر دیا۔۔ وہ یہ سوچتی اسکے نزدیک آ گئ اور یہ ہی اسکی خطا ہو گئ۔۔۔

آیت کے نزدیک آتے ہی عارض نے ایک بار پھر۔۔ اسکو۔۔ اپنی جانب کھینچ لیا۔۔

آیت چیخی چلائ مگر عارض کی صحت پر فرق نہیں پڑا۔۔

تمھارے بھیا نے میرا خون پی کر کم کر دیا ہے اب تم میرا خون بڑھاؤ گی۔۔ تو چپ رہو" وہ اسکے کان کے نزدیک بولا

۔۔

مگر" آیت نے احتجاج کیا۔۔۔ کہ اسے بھوک لگی تھی۔۔۔

ششششش نوا گر مگر" عارض نے اپنی انگلیاں اسکے لبوں پر رکھ کر۔۔۔ تمام احتجاج مفقود کر دیے۔۔۔۔۔

مجھے بھوک لگی ہے" آیت نے منہ بسورا۔۔۔

جبکہ عارض اس میں مگن ہونے لگا۔۔ خمار اسکے دماغ پر پھر سے چڑھنے لگا۔۔۔ اسنے آیت کے دونوں ہاتھ اپنی گرفت میں کیے۔۔اور اسکے گیلے بالوں کو مٹھی میں جکڑ کر۔۔ وہ اسکے چہرے پر جھک آیا۔۔ شدت بھرا لمس۔۔۔ بکھیر تا وہ اسکے بھی اوسان خطا کر گیا یہاں تک کے آیت کی سانسیں بھی ناہموار سی ہو گئیں۔۔۔

آیت کی گھٹی گھٹی آواز بھی اس پر اثر نہیں کر سکی۔۔ جبکہ جلد ہی وہ۔۔ اسکو بھی اپنے ساتھ ساتھ پاگل کرنے لگا تھا

محبت نے اسپر گھیرہ ایسا تنگ کیا تھا کہ اسکے بنا پل بھر بھی عارض جو برداشت نہیں تھا۔۔۔

وہ ناراض تھی منہ بسورے ہوئے تھی۔۔ عارض بار بار اسکی جانب دیکھتا اور ہنس دیتا۔۔ پھر اپنی ہنسی روک کر اسکے سرخ چہرے کو دیکھتا۔۔۔ پھر سر جھکا لیتا۔۔ جبکہ اب اسنے اپنے ہاتھ میں بلیک راڈو ڈالی اور۔۔ پرفیوم سپرے کرنے لگا۔۔ تو اپنا پرفیوم آیت پر بھی چھڑک دیا۔۔ وہ چاہتا تھا اس میں سے بس اسی کی خوشبو آئے۔۔۔

مجھے مت لگائیں" آیت تو پھاڑ کھانے کو دوڑی۔ عارض نے سپرے پیچھے کر دیا۔۔

اس معصوم کا کیا قصور ہے" وہ انجان بنا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔ رات ڈھل آئی تھی وہ صبح سے بھوکی تھی۔۔۔ اسکی خواہشات کو پورا کر رہی تھی اسکی شدتوں کو سہہ رہی تھی ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔۔

آپ نے ایک لفظ بھی کچھ کہا عارض تو۔۔۔" وہ غصے سے رک گئی۔۔

تو" عارض نے معصومیت سے پوچھا۔۔۔

میں اپنے بھائیوں کو فون کر کے بتادوں گی آپ مجھے کچھ نہیں کھلاتے "اسنے بڑی تگڑی دھمکی دی تھی۔۔

ہاں ڈرتا ہوں نہ جیسے تمھارے نمونے بھائیوں سے میں تو "عارض نے سر جھٹکا۔۔

اچھا واقعی "آیت نے اسکے کونفیڈینس پر داد دی۔۔عارض نے بھی داد وصول کی جبکہ آیت نے فون اٹھاتے ہی نمبر ڈائیل کیا اور عارض تو اچھل پڑا ایک جست میں اسکے نزدیک آیا۔۔۔۔

اور اس سے سیل فون چھین لیا۔۔۔

خدا کو مانو بیوی۔۔مرواؤ گی کیا۔۔ہنی مون۔۔۔۔میرا ہنی مون نہیں رہے گا۔۔مون ہنی بن جائے گا "وہ جلدی سے بولا۔۔آیت کو ہنسی آئی۔۔

اور آنکھوں کو دلکش جنبش دے کر وہ۔۔۔۔پیچھے ہوئی۔۔۔

بہت تیز ہو تم ویسے "عارض نے سیل فون پاکٹ میں ڈالا۔۔۔۔

آپ سے کم ہی "آیت نے فٹ جواب دیا۔۔

موٹی "عارض نے بھی۔۔۔۔گھور کر اسکو دیکھا۔۔۔

میں موٹی بلکل نہیں ہوں "آیت تو آریوں کے بل مڑی۔۔۔

ہاں ایسا ہی ہے "وہ سر ہلانے لگا۔۔۔۔

سچ بتائیں "آیت کو فکر ہوئی۔۔

میں موٹا۔۔۔اب ٹھیک ہے" وہ ہار مانتا بولا۔۔۔۔

آیت مسکرادی۔۔

کچھ کچھ "وہ ہنسی تو

عارض نے اسکی پیشانی پر پیار کیا۔۔آیت نے آنکھیں بند کرلیں۔۔۔

تمھاری ہونٹوں کی یہ ہنسی۔۔۔میں اپنی آخری سانس تک یوں ہی دیکھنا چاہتا ہوں" اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھامے وہ

بولا۔۔۔

میں چاہتا ہوں یہ لب یوں ہی مسکراتے رہیں ہنستے رہیں خوش رہیں" اسنے ہلکی سی جسارت کی

آیت شرما ہی گئ۔۔

عارض نے پھر سے مسکرا کر۔۔اسکو پیار کیا اور اسکی

کمر میں ہاتھ ڈال کر وہ۔۔دونوں روم سے باہر آگئے۔۔

یار تم واقعی موٹی ہو گئی ہو۔۔" عارض نے پھر سے چھیڑا جبکہ۔۔آیت نے اسکو گھورا۔۔تو وہ زبان دانتوں تلے دبا گیا

۔۔۔۔

جبکہ ہنسی دونوں کے لبوں پر تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

افشین ایدھی فاؤنڈیشن پہنچی اور وہاں۔۔۔زیمل نامی لڑکی کے بارے میں پوچھنے لگی جہاں سے اسے پتہ چلا کہ ایسی کوئی بھی لڑکی یہاں پر نہیں ہے۔۔تو وہ غصے سے بھڑکی۔۔

پاگل ہو گئے ہو تم دوبارہ چیک کرو" وہ اس لڑکے پر چیخی۔۔

میڈیم جب میں کہہ رہا ہوں کہ۔۔۔یہاں ایسی کوئی بھی لڑکی موجود نہیں ہے۔۔۔تو آپ کیوں ضد کر رہیں ہیں" لڑکے نے غصے سے کہا۔۔۔

اور جب میں بھی کہہ رہی ہوں اس لڑکی کو ڈھونڈو اسکا ملنا ضروری ہے وہ یہیں آئی تھی" افشین بولی۔۔تو لڑکے نے اسکی ضد پر ایک بار پھر سے تلاش شروع کی جس کا ریزلٹ پہلے جیسے ہی تھا مگر وہ ایک جگہ رک گیا۔۔۔

میڈیم زیمل نامی لڑکی آج سے چار ماہ پہلے یہاں موجود تھی اور تین دن بعد ہی وہ یہاں سے غائب ہو گئی۔۔"لڑکے نے بتایا۔۔

کہاں گئی" افشین ایکدم اسکو گھورنے لگی۔۔

مجھے نہیں پتہ یہاں میں جاسوسی نہیں کرتا" لڑکا تنگ آ کر بولا افشین نے غصے سے اسکو دیکھا۔۔

کچھ بتا کر نہیں گئی" وہ اب کے زرا نرمی سے بولی۔۔

میڈیم میں آپکو بتا رہا ہوں وہ یہاں اب نہیں ہے" لڑکا ضبط سے بولا تو افشین وہاں سے ہٹ گئی۔

دراصل عدیل کے کمرے کی صفائی کراتے ہوئے آج۔۔۔اسے تجوری یاد آئی جہاں۔۔زیمل کے زیورات تھے ۔۔اور وہ سب اتنے مہنگے تھے کہ۔۔۔۔

اگر زیمل

کو ایک بھی انگوٹھی مل جاتی تو زندگی سنور جاتی۔۔۔

جبکہ اس تجوری کا تالہ اس طرح آٹومیٹک تھا کہ کوئی میکینیک نہیں کھول پایا جب تک اسکا کوڈ نہ ملے تبھی وہ زیمل کی

تلاش میں تھی اور یہاں آ

کر تو اسے یہ پتہ چلا کہ زیمل یہاں نہیں ہے۔۔غصے سے دماغ ہی گھوم گیا۔۔۔

اسنے فون اٹھایا۔۔۔

ہاں۔۔پتہ کرو وہ کہاں ہے ڈھونڈو اسے شاید اپنے ماں باپ کے ہاں گئی ہے۔۔۔۔" وہ بولے لگی۔۔۔

کہیں انھوں نے تو نہیں بیچ دیا" افشین نے پوچھا۔۔

تو پھر ڈھونڈو اسے " وہ چیخی اور فون بند کر دیا۔۔۔۔

وہ زیورات قیمتی تھے وہ اگنور نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔۔

تبھی اسے دھکڑ پکڑ لگ گئی تھی۔۔۔۔

سر آپکو ایک انفارمیشن دینی ہے " پی آئے کے فون پر۔۔اسنے سامنے چلتی ایل آئی ڈی کی آواز کم کی۔۔۔

کیا" وہ بے زاری سے بولا۔۔ٹھیک ہے کل سے وہ کام پر جائے گا۔۔۔تو سارے معملات دیکھ لے گا۔۔۔آج کا دن

تو سکون سے منانے دیتا وہ اسے۔۔۔۔

بولو بھی" سالار نے کہا تو پی آئے اسکو بتانے لگا۔۔

سر افشین میڈیم زیمل میڈیم کا پتہ نکلوا رہیں ہیں"۔ پی آئے بولا۔۔۔

تو اسے ایک پل لگا تھا سوچنے میں کہ زیمل کون ہے۔۔ اور اچانک جیسے جھپاکا ہوا۔۔ تو وہ اپنی عقل پر دنگ رہ گیا۔۔

ایک لڑکی چار ماہ سے اسکے فلیٹ میں تھی۔۔۔

اور اسے یاد تک نہیں تھی یہ بات۔۔۔

اسکی خاموشی پر پی آئے نے اسکو دوبارہ پکارہ۔۔

اسے کیا تکلیف ہو گئ ہے" سالار کو ناگوار گزرا۔۔۔

وہ زیمل کی تلاش میں ہیں سر" پی اے نے پھر سے بتایا۔۔۔

وہ عورت اس تک نہ پہنچے" سالار سنجید گی سے بولا۔۔۔ اسکے لہجے میں اچانک گویا۔۔ سنگینی سی اتری تھی۔۔

میں نہیں جانتا وہ اس تک کیوں پہنچنا چاہتی ہے۔۔۔

مگر میں نہیں چاہتا وہ۔۔۔ عورت اسکو کوئ تکلیف دے" اسکے منہ سے نکلنے والے الفاظ پر۔۔۔ دوسری طرف۔۔۔

جیسے خاموشی ہو گئ۔۔۔

سر عدت ختم ہو گئ ہے۔۔ میڈیم کی" وہ بولا۔۔۔

سالار نے گہرہ سانس بھرا اور فون بند کر دیا۔۔۔

اچانک اسکی آنکھوں میں وہ عکس اتر گیا۔۔۔۔

لمبے بال۔۔۔۔ معصوم چہرہ ڈرا سہا انداز۔۔۔۔۔اسنے گھیرہ سانس بھرا۔۔۔۔۔

اور آنکھیں کھولیں

اسکا ذہن جیسے خاموش سا تھا۔۔۔۔

روز ایک ہی بات کرتے تم تھکتے نہیں" سمیر کو دیکھتے وہ بولے۔۔۔ جبکہ اس دن کے بعد ان۔میں سے کسی نے بھی انکو نہیں بلایا تھا۔۔۔۔اور یہ بات سمیر کو لگ ہی نہیں رہی تھی بے عزتی تھی۔۔۔۔

مجھے توڑنا ہے اس گھر کو۔۔۔۔ بکھیر کے رکھنا ہے اس گھر کو۔۔۔۔ میری عزت۔۔۔دو کوڑی کی کر کے وہ لوگ خوشیاں نہیں بنا سکتے۔۔یہ بات سن لیں آپ۔۔۔۔۔" سمیر بپھرا۔۔۔۔ جبکہ۔۔۔۔اسکے باپ نے اسکیطرف دیکھا ۔۔۔۔جو جیسے چین ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔۔ جبکہ اتنے عرصے میں وہ ہزار ہا بار اسے سمجھا چکے تھے مگر دوسری طرف فرق نہیں پڑ رہا تھا وہ وہیں کا وہیں کھڑا تھا۔۔۔۔۔

تم اس بات کو بھول جاؤ۔۔۔۔۔اور اپنی زندگی شروع کرو میں جانتا ہوں تمھیں اس لڑکی میں دلچسپی نہیں" وہ پریشے کے متعلق بولے جبکہ سمیر مسکرا دیا۔۔۔۔

سیگریٹ کا گھیرہ کش لیا۔۔۔۔۔

لڑکیوں میں کس کو دلچسپی نہیں ہوتی۔۔۔یار۔۔۔۔آپ کو تو حد سے زیادہ ہے" وہ ہنسا تو اسکا باپ بھی اسکے ساتھ ہنسنے لگا۔۔۔

مگر وہ آخری لڑکی نہیں ہے دنیا کی اور میں نہیں چاہتا۔۔ کہ وہ گھر تو بکھرے نہیں البتہ وہ لوگ مل کر تمھیں کہیں کا نہ چھوڑیں۔۔ "

وہ پریشان ہوئے

ان لوگوں کو لگتا ہے۔۔ میں کچی گولیاں کھیل رہا ہوں۔۔ میرے پاس ایسی بات ہے جو آگ ہے آگ۔۔۔ بم سمجھو ۔۔ جس دن یہ بات سالار تک پہنچ گئ۔۔اس دن۔۔۔۔ مرتضی اینڈ سنز۔۔۔۔۔

شووووو

ریت کی مانند یہ مظبوط عمارت ٹوٹے گی۔۔۔۔اور اس دن دنیا انھیں ٹوٹا دیکھے گی۔۔۔اور میں بھی دیکھو ۔۔۔۔۔گا۔" سمیر کی بات سے سامنے والے کی آنکھوں میں دلچسپی ناچ سی گئ۔۔۔۔

کیا پتہ ہے تمھیں ایسا" وہ جلدی سے شراب کا گھیرہ گھونٹ بھرتے بولے۔۔۔

جبکہ سمیر کا قہقہ نکلا۔۔۔۔۔

اور اسنے سانس اندر کھینچا۔۔۔۔۔۔

یہ تو کہانی۔۔۔۔مزے دار ہو گی۔۔۔۔آپکو انتظار کی ضرورت ہے سب سے پہلے تو آپ ایک بار پھر جائیں وہاں رشتہ لے کر۔" سمیر نے کہا اور خود بھی بوتل سے وہ حرام شے گلاس میں ڈالنے لگا۔۔۔۔۔

جبکہ اسکا باپ۔۔خاموش ہو گیا تھا وہ جانتا تھا وہ۔۔۔اپنی بے عزتی کو کبھی نہیں بھولا ہے۔۔۔اور نہ ہی وہ۔۔۔ کبیر کا اسکو نکالنا بھولے گا۔۔۔

سمیر نے گلاس اٹھا کر باپ کیطرف بڑھایا اور مزے سے چیرز کر کے وہ مسکراتا ہوا دور ہو گیا۔۔اور آہستہ آہستہ پر سوچ نظروں سے۔۔وہ آنے والے وقت کو سوچنے لگا جس نے اسکا دل گد گدا دیا تھا۔۔۔۔

وہ آفس سے گھر۔۔۔کسی کام سے آیا تھا۔۔عجلت میں تھا۔۔عارض چونکہ یہاں نہیں تھا۔۔اسی لیے۔۔۔وہ خود گھر آ گیا۔۔۔اور جلدی سے روم میں آیا۔۔۔۔۔

تو اچانک ٹھٹھک کر رہ گیا۔۔۔۔۔

سامنے کا منظر ہی ایسا تھا کہ اسے ہر صورت تھمنا پڑا۔۔۔۔۔

دروازے میں وہ یوں ہی پھنسا کھڑا تھا جبکہ۔۔مدیحا۔۔۔۔نے نین کی ساڑھی کا پلو۔۔اسکے بازو پر ڈالا۔۔۔اور کٹنگ سے تراشیدہ بالوں کو۔۔سمیٹ کر ایک شانے پر کر دیا۔۔۔

اور مسکرا کر اسکو آئینے میں دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

ماشاءاللہ" مدیحا نے کہا تو۔۔۔نین کنفیوز سی ہوتی سر جھکا۔۔گئی دونوں نے ہی پیچھے بت بنے کھڑے کبیر کو نہیں دیکھا۔۔۔

ویسے تمھاری ہائیٹ ساڑھی کے لیے پرفیکٹ ہے" مدیھا نے۔۔۔اسکے گالوں پر مزید لالی بکھیر دی۔۔جبکہ بلش نے گالوں کو سرخ کر دیا۔۔۔حقیقتاًوہ خود بھی شرماہٹ سے سرخ سی رہ گئ۔۔۔ تھی۔۔۔

نین کچھ نہیں بولی۔۔۔البتہ دل میں شور سا اٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔

اسنے اس عجیب سے شور کو۔۔دبا دیا۔۔۔کیونکہ اکثر احمد اسے کہتا تھا کہ اسکی ہائیٹ اور احمد کی ہائیٹ پرفیکٹ ہے۔۔وہ دونوں ساتھ کھڑے ایک دوسرے کے لیے بنے ہوئے لگتے ہیں۔۔۔

اور آج مدیھا کی بات پر وہ۔۔ایکدم پیچھے چلی گئ۔۔۔

اور کافی دقت سے اسنے اپنے آپ کو۔۔۔۔گھسیٹ کر دوبارہ آگے بلایا تھا۔۔۔۔وہ پھیکا سا ہنسی۔۔

میں بھی ریڈی ہو جاتی ہوں۔۔۔۔ عمل اور پریشے تو دیکھو لگتا ہے تیار ہی ہو گئیں ہیں" مدیھا نے مسکرا کر کہا۔۔۔

آج وہ لوگ۔۔مدیھا کی فرینڈ کے ہاں جا رہے تھے۔۔۔۔زین کے ساتھ۔۔۔زین اپنے روم میں تھا جبکہ۔۔۔۔باقی سب تیار ہو رہے تھے جن میں ایمن بھی شامل تھی۔۔۔نانی کی طبعیت البتہ بلکل اچھی نہیں تھی تبھی وہ نہیں جا رہیں تھیں۔۔۔۔

نین نے سر ہلایا۔۔۔اور مدیھا پلٹی تو بیٹے کو بت بنا دیکھ۔۔۔۔اسکی ہنسی نکل گئ۔۔۔

آپ یہاں کب سے کھڑے ہیں۔۔۔اور ہمیں احساس بھی نہیں رہا" وہ کبیر کے پاس آئ۔۔۔۔

کبیر جیسے ہوش میں آیا۔۔

جی وہ میں کچھ فائلز لینے آیا تھا رات وہ ساری رات ہی ان فائلز سے سر کھپاتا رہا تھا۔۔۔۔

اور آج صبح یہ منظر دیکھ کر تو۔۔۔ گھوم ہی گیا دماغ۔۔۔ وہ خود کو کمپوز کرتا اندر آیا۔۔۔۔

اور اپنی مطلوبہ جگہ پر فائل کو تلاشنے لگا جبکہ فائل تو اوپر ہی پڑی تھی۔۔

نین ایکدم آگے بڑھی۔۔ کبیر کی ناک کے نتھنوں سے۔۔ خوشبو ٹکرائی۔۔۔۔ اسنے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں ۔۔ جزبات کی توڑ پھوڑ لاگ ہو رہی تھی

یہ رہی آپکی فائلز آپ ایسے ہی چیزیں الٹا رہے ہیں" نین نے کچھ بھی نہ سمجھتے ہوئے کہا اور۔۔۔ سنجیدگی سے۔۔۔ فائلز اسکو تھما کر وہ اسکی ٹیبل درست کرنے لگی جبکہ کبیر کے حلق میں تو نین اڑ ہی چکی تھی ماں پیچھے کھڑی ہنس رہی تھی۔۔۔۔

کبیر نے اوہ ہاں کہہ کر فائل کو ہاتھ میں تھاما۔۔۔ اور جیسے اپنے پاؤں کو گھسیٹنے لگا۔۔

مدیحا اب بھی وہیں کھڑی تھی شاید بیٹے کی حالت سمجھتے جان بوجھ کر اسے تنگ کر رہی تھی جبکہ۔۔ اسکی بیوی تک تو اسکے اندر کے سگنلز پہنچ ہی نہیں پا رہے تھے۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا کبیر بیٹے جانا نہیں" مدیحا نے پھر سے پوچھا۔۔۔

ج۔۔ جی مما میں جا رہا ہوں۔۔۔ بس فائلز تو مل ہی گئ۔۔۔" وہ دانت کچکچا کر ایک نظر نین پر ڈالتا بولا۔۔۔۔

اوہ۔۔۔ ہاں۔۔" نین کو ایکدم جیسے کچھ یاد آیا۔۔۔

کبیر کے جاتے ہوئے قدم رک گئے۔۔۔۔۔ جیسے وہ یہ ہی چاہتا ہو

یہ بھی بھول گئے تھے آپ صبح جلد بازی میں میں نے سمبھال کرر کھ لی تھی" نین نے فلیش اٹھا کر اسکو دی۔۔اسے یاد آیا۔۔یہ اسنے لیپ ٹاپ کے بیگ میں نہیں ڈالی تھی۔۔۔ مگر وہ۔۔۔۔کچھ دیر اس بات کو پیٹ میں بھی دبا سکتی تھی تا کہ مما کے سامنے کوئی بھانا تو ہوتا وہاں کھڑے ہونے کا تھوڑی دیر ڈھونڈ تو سکتی تھی۔۔۔۔۔ مگر نہیں ۔۔۔عجیب نالائق لڑکی تھی "

کبیر سوچنے لگا۔۔اوکے ہاتھ سے فلیش جھپٹنے والے انداز میں چھینی۔۔۔

نین نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔

مگر وہ بولی کچھ نہیں جبکہ مدیھا۔۔۔باہر نکل گئ۔۔۔۔۔

آجائیں کبیر آپکے بابا غصہ کریں گے" جاتے جاتے بھی وہ ۔۔۔کہہ گئ تھی۔۔۔

جی جارہا ہوں" کبیر نے کہا اور انکے پیچھے پیچھے نکلا۔۔۔اور جیسے ہی مدیھا اپنے کمرے میں بند ہوئی۔ویسے ہی کبیر نے اپنے کمرے کا دروازہ بند کیا اور فائلز دور اچھال کر۔وہ ایک جست میں نین تک پہنچا۔۔جس کی ایکدم چیخ نکلی اور وہ ۔۔اس سے دور ہوتی کے کبیر نے اسکو۔۔۔ پکڑ کر۔۔بستر پر پھینکا۔۔۔

نین کے لیے یہ سب غیر متوقع تھا۔۔۔۔

وہ بستر پر۔۔ایکدم گیرنے سے بکھر سی گئ۔۔۔۔۔حلیہ خراب ہو گیا

اسکا پلو نیچے کو سرک گیا جبکہ۔۔۔۔ بال بستر پر پھیل گئے۔۔۔۔

کبیر نے ایک ہاتھ اسکے ایک طرف رکھا۔۔۔اور وہ اسپر جھکا۔۔۔۔

نین کو لگا دھڑکنوں کا شور چاروجانب گونجنے لگا ہو۔۔۔۔سانسوں کے آنے جانے میں دقت سی اگئ۔۔۔

اسکا ہینڈسم چہرہ۔۔۔۔اسکے گھبرائے ہوئے چہرے کے نزدیک۔ تھا۔۔۔۔۔

تمھیں مجھ سے پیار تو بلکل نہیں ہے مجھے ایک بات تو پتہ چل گئ ہے" کبیر نے اسکے چہرے سے گردن تک کا سفر انگلی کے زریعے طے کیا۔۔۔

لہجہ گھمبیر تھا۔انداز مخمار تھا۔۔۔۔۔

دل کی دھک دھک۔۔۔ تھی جبکہ۔۔۔۔تنہائ پرلطف تھی۔۔۔۔

نین البتہ اسکے لفظوں سے۔۔۔۔۔اسکی جانب دیکھنے لگی۔۔۔۔

کبیر نے اسکی پلکوں کو اپنا لمس دیا۔۔۔

نین نے پھر سے اسکی شرٹ کو مٹھی میں جکڑ لیا۔۔۔۔

جبکہ کبیر اسی سچویشن میں تھا مگر اسکی اس طرح شرٹ پکڑنے پر

۔اچانک وہ غصے میں اگیا۔۔۔

اسکے دونوں ہاتھ پکڑ کر اوپر بستر کو لگا دیے۔۔۔۔

ایم۔۔ایم سوری" نین نے شرمندگی سے۔۔۔شکن زدہ شرٹ کو دیکھا۔۔۔۔۔

یہ ضروری ہے تمھارا کرنا" وہ سختی سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

نین نے ایک بات محسوس کی تھی۔۔۔اسکے لباس میں شکن اجاتی تھی تو وہ عجیب جزباتی ہو جاتا تھا۔۔۔۔۔

نین نے پلکیں گیرا۔لیں۔۔

میری طرف دیکھو۔۔۔ جرم کر کے۔۔۔۔ نگاہیں جھکالیتی ہو" کبیر نے کہا۔

نین لب کاٹنے لگی مگر اسکے آگے مزاہمت نہیں کی۔۔۔خود کو اس سے چھڑانے کی کوشش نہیں کی۔۔۔خود کو جیسے اسکے حوالے۔۔۔ کر دیا۔۔۔۔

یہ جرم تو نہیں ہے۔۔اپ تو۔۔۔شرٹ پکڑنے پر غصہ ایسے کرتے ہیں جیسے میں نے نہ جانے کیا کر دیا ہو۔۔۔" نین کو بھی غصہ ایس بندہ کسی اچھی بات پر ہی غصہ کر لے۔۔۔۔

خود ایسی حرکتیں کرتا تھا۔۔اور جب وہ گھبرا کر اسی کا سہارا لینا چاہتی تھی تو غصہ کرتا تھا۔۔۔

میں نے تمھیں بتایا ہے کے مجھے شکن نہیں پسند "

تو اپنے جزبات کو قابو میں رکھا کریں" نین نے اب کے مزاہمت کی اپنے ہاتھ اس سے چھڑوا لیے۔۔۔اور اسے خود پر سے دور کرنے لگی۔۔

انداز میں خفگی سما گئ۔۔۔۔

کبیر نے گھیرہ سانس لیا۔۔۔ وہ اس معاملے میں مجبور تھا۔۔۔

وہ نین کی کوشش کے باوجود بھی اسپر سے نہیں ہٹا۔۔اور اپنا ہاتھ اسنے اسکی گردن میں حائل کیا۔۔۔اور اسکے چہرے پر جھک گیا۔۔۔

اسکے غصے کو سانسوں کے زریعے خود میں اتارنے لگا۔۔۔۔ نین نے پھر سے اسکی شرٹ مٹھی میں گھبرا کر جکڑ لی

۔۔۔۔

جبکہ کبیر۔۔۔۔ نوٹس تو کر چکا تھا۔۔۔ مگر فلحال جزبات اتنے بے قابو تھے کے وہ پیچھے نہیں ہٹا۔۔۔ مگر سزا سی دے ڈالی۔۔۔ ہمیشہ نرمی برتنے والا انسان۔۔ آج اسکو جس شدت سے لمس کی حرارت دے رہا تھا۔۔۔

نین مچل سی گئ۔۔ پھڑ پھڑا کر خود کو اسکی گرفت سے نکالنے کی کوشش کرنے لگی مگر کبیر نے اسکی سانسوں کی جان بخشی کرتے ساتھ۔۔ پلو کو مٹھی میں جکڑ کر دور کیا۔۔۔ اور جا بجا۔۔۔۔ لمس کی شدت چھوڑتا گیا۔۔۔۔ جس نے واضح دلیل دے دی کہ اب نین اس ساڑھی کو پہننے کی سچویشن میں نہیں رہی تھی۔۔۔۔

اسکی سانسیں پھول گئ تھیں۔۔۔ لبوں کو دانتوں میں سختی سے دبائے اسنے یہ سب برداشت کیا۔۔۔

اور جب تک اسکا دل کیا وہ یہ برداشت کرتی رہی۔۔۔

اور پل سرکتے سے چلے گئے۔۔

وہ اس میں مدہوش ہو گیا تھا۔۔ نین نے اسے۔۔۔ ہٹانے کی ایک بار کوشش کی مگر۔۔۔ اسے اندازا ہوا۔۔ کہ اس وقت وہ بے حد سنجیدہ ہے۔۔۔ تبھی اسکے ہاتھوں نے دم توڑ دیا۔۔۔ اور وہ۔۔ انکھیں بند کر گئ۔۔۔

حیا اسکے جسم میں سسرا سی گئ۔۔۔

اسنے اسکی شرٹ کو مٹھیوں سے چھوڑا اور۔۔۔ بیڈ شیٹ کو جکڑ لیا۔۔۔

کبیر اپنی مرضی سے دور ہوا۔۔۔۔

نین کی بکھری ہوئی حالت دیکھنے لگا۔۔

نین اسکے اٹھتے ہی آنکھیں کھول گئی۔۔۔

جس نے۔۔اپنی اوپری دو بٹن اس دوران کھول لیے تھے۔۔۔

وہ سنجیدہ نظروں سے مطمئین سا اسے دیکھ رہا تھا۔۔

باقی کا حساب رات کو ہو گا۔۔تاکہ تمھیں عقل آئے کہ میں کس وقت کیا محسوس کرتا ہوں۔۔۔اور ایک اور بات ۔۔میری شرٹ میں دوبارہ شکن نہ ڈالنا ورنہ سزا اس سے بھی زیادہ سخت ہو گی۔۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔۔اور کوٹ اتار کر شرٹ اتارنے لگا

۔۔وہ اب ٹی شرٹ پہننے کا ارادہ رکھتا تھا کیونکہ نین کے جو تیور تھے وہ یہ تو بلکل نہیں بتا رہے تھے کہ نین اٹھ کر اسکی شرٹ استری کرے گی۔۔۔

نین نے اپنی ساڑھی کا پلو خود پر کھینچا۔۔۔اور اٹھی۔۔۔جیسے ہی وہ آئینے کے سامنے آئی اپنا حولیہ دیکھ کر دنگ رہ گئی

۔۔

اسکے لبوں پر لیپسٹک کا نام ونشاں نہیں تھا۔

جبکہ اسکا مسکارا ابھی پھیل گیا تھا۔۔۔اور جا بجا اسکی شدتوں کے نشاں۔۔۔

نین تو تپ ہی گئی۔۔۔

میں آپکی ساری شرٹس میں آگ لگا دوں گی کبیر" وہ پہلی بار اس طرح غصے سے بھڑکی تھی۔۔

کبیر ٹی شرٹ پہن کر۔۔۔ باہر آیا۔۔ لبوں کی تراش میں مسکراہٹ چھپاتا۔۔۔ وہ اس تک آنے لگا کہ نین دور ہوئی

۔۔۔

چلو آگ لگا دینا غصہ تو کم کرو "

آپ جائیں یہاں سے۔۔ اور آپ لے کر دیکھائیں مجھ سے حساب اسکا حساب تو میں آپ سے لوں گی۔۔ "اسنے بھڑک کر کہا۔۔

جبکہ بالوں کو جوڑے کی قید میں کیا۔۔۔

کبیر کو اپنے پاس بھی نہیں آنے دے رہی تھی جہاں وہ جاتا وہاں سے پلٹ جاتی۔۔۔۔۔

تو سمجھا کرو نہ میری آنکھوں کے تیور "

جی آج تو اچھے سے سمجھ گئی ہوں میں۔۔ "نین نے چیزیں پھینکی۔۔۔

ویسے ساڑھی۔۔ میں تم۔۔۔۔ "

وہ ڈریسنگ ٹیبل کیطرف جاتی پلٹی خون خوار شیرنی کی طرح آنکھیں نکال کر اسکو دیکھنے لگی۔۔ کبیر نے۔۔ زبان دانتوں تلے دبالی۔۔

میں تو بس یہ کہہ رہا ہوں۔۔۔ رات میں بھی پہنا کرو بہت اچھا اور آسان لباس ہے "وہ آنکھ دبا کر بولا۔۔۔۔

نین کی حالت ایسی تھی ابھی پھٹ جائے گی۔۔ جبکہ کبیر کو اپنی ماں کی آواز آئی۔۔تو وہ جلدی سے وہاں سے۔۔۔ نکل۔ گیا۔۔ جبکہ نین خود گھبرا کر ڈریسنگ روم میں بند ہو گئی۔۔۔ وہ اسکی طرف دیکھ کر اسکے بارے میں کیا سوچتی ۔۔۔ تبھی وہ ڈریسنگ روم میں بند ہو گئ۔۔۔۔

سالار اس وقت اپنے فلیٹ کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

لبوں میں سیگریٹ دبی تھی جو کہ وہ گھر کے باہر ہی پینے کا شوق پورا کرتا تھا۔۔۔ مگر اسکا پورشن اتنا سیپریٹ تھا کہ وہ پی سکتا تھا آرام سے۔

پی آئے بھی خاموش کھڑا تھا۔۔۔

سالار نے سیگریٹ کو لبوں سے نکالا۔۔۔اور دھواں باہر نکال کر۔۔۔ وہ ابھی دروازہ کھولتا ہی کہ اسکی آواز پر رکا

۔۔۔

مڑ کر دیکھا۔۔

سر سیگریٹ یہیں پھینک جائیں" پی آئے کی بات پر اسنے ایک آئ برو اچکائ۔۔

کیوں۔۔۔۔" وہ دروازہ چھوڑ اب۔۔اسکی جانب مڑ گیا۔۔۔

میرا مطلب۔۔۔ میم پہلے بھی غلط سمجھ گئ تھی۔۔" وہ سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔۔

تیری'' سالار نے اسکے پیٹ میں مکہ مارنے کی ایک دم کوشش کی مگر مجال ہے دوسرے پر فرق بھی پڑا ہو وہ اپنی جگہ سے بھی نہیں ہلا ساکت منہ لیے کھڑا رہا۔۔۔

یہ جو تم مجھ سے ڈرتے نہیں ہو۔۔۔ مجھے بہت برا لگتا ہے'' وہ بولا۔۔۔اور پیٹ موڑ کر اسنے۔۔۔ دوسری سیگریٹ لبوں۔ میں دبالی۔۔ گویا بھرپور چڑایا تھا۔۔۔ مگر پھر بھی جب اسپر اثر نہیں پڑا تو۔۔ وہ اسے بھاڑ میں پھینکتا۔۔۔ دروازہ کھول کر اندر آگیا۔۔۔

فلیٹ تو ایسے چمک رہا تھا جیسے۔۔۔۔۔

ہر چیز نئی ہو۔۔۔۔۔

مگر وہاں تو کوئی بھی نہیں تھا۔۔ وہ بنا آواز کے کچن کیطرف آیا۔۔۔

وہاں پر بھی کچھ نہیں تھا مگر۔۔۔۔

کھانا پلیٹ میں سجا ہوا تھا۔۔۔ جس کو دیکھ کر۔۔۔ وہ اس طرف آیا۔۔۔اور میر روال سے کمرے میں جھنکتا۔۔۔۔ وہ ۔۔۔ پلیٹ سے۔۔۔

چکن اٹھا اٹھا کر کھانے لگا۔۔۔

یہ تو مزے دار ہے'' اسنے۔۔ سوچا اور وہ پلیٹ ہی ہاتھ میں اٹھالی۔۔۔۔

انکی آخری ملاقات کافی خطرناک تھی جبکہ اسے تو یہ یاد بھی نہیں تھا اس ملاقات کے بارے میں وہ روم میں آیا۔۔ تو بیڈ پر اسکا لیڈیز سامان دیکھ کر اسکی آنکھیں گھومیں۔۔۔۔۔

جبکہ اب اسے اندازا ہو گیا وہ واشروم میں ہے۔۔۔

مگر یہ سامان کہاں سے آیا۔۔"وہ اٹھا کر دور پھینکتا بستر پر لیٹ گیا۔۔۔

یہ جانے بنا کہ اسے تو شرم چھو کر نہیں گزرتی باہر نکلنے والی کا کیا حال ہو گا۔۔۔۔

یہ چالاک میرا اپی آئے تو نہیں کر رہا۔۔۔بہت خبیث آدمی ہے"وہ بھڑکا۔۔۔۔

اور کانٹے سے ایک اور چکن منہ میں رکھ کر وہ زیمل کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔۔

اچانک شاور بند ہوا۔۔۔۔پاؤں اوپر کر کے اسنے پاؤں ہلانے شروع کر دیے۔۔

کچھ دیر بعد دروازہ کھلا۔۔۔سالار کے اندر۔۔۔گویا۔۔۔شرارت ناچ رہی تھی وہ اسکا ریاکشن دیکھنا چاہتا تھا کیسا ہو گیا۔۔۔۔

اسنے سگریٹ جو باہر پھینک دی تھی کانٹا وہیں پھینک کر۔۔۔دوسری سگریٹ کو جلایا۔۔۔۔

ابھی وہ۔۔۔لائٹر سے سگریٹ کو شعلہ ہی دے رہا تھا کہ۔۔۔دروازہ کھلا اور نازک وجود ٹاول میں لپٹا باہر نکلا

۔۔۔۔۔

سالار کی آنکھیں وہیں جم گئ۔۔۔۔جبکہ سگریٹ کا شعلہ بھڑک کر جل اٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔زیمل کی اسکیطرف پشت تھی۔۔۔۔

اور جیسے ہی اسنے رخ موڑا۔۔۔۔تو اچانک بے حد زور سے چلا اٹھی۔۔۔

سالار کے اینگل میں البتہ کوئ تبدیلی نہیں آئی تھی وہ تو

۔اپنی جگہ جم ہی گیا۔۔۔

زیمل دوبارہ واشروم میں گھس گئ۔۔۔۔

سالار نے آنکھوں کو جھپکا۔۔۔۔چہرہ تپ اٹھا۔۔

سگریٹ کو ایک نظر دیکھا۔۔۔

جو تقریبا جل چکی تھی کیونکہ وہ شعلے کو بجھانا لائیٹر کو بجھانا بھول گیا تھا۔۔

اسنے وہ سیگریٹ۔۔۔

وہیں پھینک دی۔۔صاف ستھرے۔۔گھر میں گند مچ گیا تھا۔۔مگر اسکی سانسوں کا بھاری پن۔۔جیسے بیان کر رہا تھا

۔۔وہ حواسوں میں نہیں ہے۔۔۔

یہ۔۔۔یہ کیا حرکت ہے آپجائیں یہاں سے کیسے آسکتے ہیں آپ اسطرح'زیمل کی آواز ابھری جیسے ابھی رودے گی

میں کیوں جاؤ محترمہ تم ہی میرے گھر میں ٹاول میں گھوم رہی ہو۔۔۔کیسی ہو تم تمھیں شرم نہیں آتی"وہ جیسے

سانسیں بھال کرتا اب دوبارہ اپنی ٹون میں آگیا تھا۔۔۔

زیمل کا مقام ایسا تھا کہ زمین میں گڑھ جائے گی۔۔۔۔۔

آپ۔۔۔"وہ سمجھ نہیں سکی کہ کیا کہے۔۔۔۔۔شرمندگی سے۔۔۔۔اسکا سر ہی جھک چکا تھا۔۔۔۔۔۔

ویسے میں نے دیکھ لیا"وہ دروازے کے پاس اگیا۔۔۔۔اپنی ہنسی روکتا بولا۔۔۔

اندر سے بلکل خاموشی چھا گئ۔۔۔۔۔

اور کچھ دیر بعد۔۔۔اندر سے اٹھنے والی سسکیوں سے۔۔۔ جیسے اسے وہ دن یاد آیا۔۔جب۔۔اسنے اپنے پورشن میں سے اسے سسکتے ہوئے دیکھا تھا۔۔اسے اچھا نہیں لگا کہ وہ اسکے تنگ کرنے سے روئے۔۔

ہے ریلکس یار۔۔میں نے کچھ نہیں دیکھا۔۔۔ریلکس۔۔اوکے رومت" وہ دروازے کو چھوتا بولا۔۔۔۔

آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔۔۔"زیمل کی بھیگی آواز ابھری۔۔۔

خیر یہ تو سچ ہے میں جھوٹ بول رہا ہوں۔۔۔"وہ بڑبڑایا۔۔۔

نہیں مجھے کچھ یاد نہیں۔کہ میں نے کیا دیکھا۔۔"وہ بولا تو زیمل اسکی بات سمجھتی اور رودی۔۔۔

سالار اسکی آواز پر بے چین ہوا۔۔۔

میرا مطلب غلطی میری ہے مجھے ایسے نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔اب رونا بند کرو" وہ حکم دینے لگا۔۔۔۔

باہر آؤ" اسنے کہا۔۔۔

نہیں اوگی آپ جائیں یہاں سے "زیمل آنسو صاف کرتی بولی۔۔۔

سالار نے اسکے سامان کو دیکھا جسے وہ پھینک چکا تھا۔۔اور وہاں سے باہر نکلا۔چونکہ۔۔۔میر روال کی دیواریں تھیں تبھی وہ گھر سے باہر ہی نکل گیا۔۔

باہر پی آئے صاحب۔۔کھڑے تھے اسنے دروازہ بند کیا۔۔۔

آپ نے۔۔۔پھر ہرٹ کیا" وہ پوچھنے لگا۔۔

پہلے تو مجھے یہ بتا۔۔تو میر اپی آئے ہے یہ اسکا چمچا" سالار آنکھیں نکالتا غرایا۔۔۔

انکا بھائی" پی آئی کے الفاظ پر سالار۔۔۔ حیرانگی سے اسکو دیکھنے لگا۔۔۔

کیا مطلب۔۔ تم دونوں میلے میں گم ہوئے بہن بھائی ہو کیا۔۔۔" وہ آنکھیں پھاڑ کر بولا۔۔۔۔۔

پی آئی نے گھیری سانس بھری۔۔۔۔

آپ نہیں سمجھیں گے۔۔۔" پی آئی نے نفی میں گردن ہلاتے رخ موڑ لیا۔۔

سالے صاحب سمجھاو گے تو سمجھ آئی گی نہ" وہ دانت نکالتا

۔۔اسکے شانے پر ہاتھ رکھتا بولا۔۔۔۔۔۔

پی آئی ابھی کچھ بولتا کہ۔۔۔۔ سالار کے سیل پر افان کی کال آنے لگی۔۔۔۔

میں تو تم پر فاتحہ پڑھ چکا تھا" فون اٹھا کر وہ بولا۔۔۔۔۔۔

میں نے بھی پڑھ دی تھی" افان نے بھی الٹا جواب دیا۔۔۔

تجھے فاتحہ آتی بھی ہے" سالار نے۔۔ گرج کر کہا۔۔۔

مجھے تو آتی ہے۔۔۔۔۔ الحمدللہ۔۔۔ تیرا پتہ نہیں "

اوو بھائی مجھے بھی آتی ہے سمجھا۔۔۔۔ وہ پاگل مرا تو پورے تین بار پڑھیں تھی میں نے" سالار بولا جبکہ افان سمیت اسکے پی آئی نے بھی نفی میں سر ہلایا۔۔۔

عدیل تھا نام اسکا" افان بولا۔۔

ہاں وہی" سالار نے کہا اور پھر سے سیگریٹ جلالی۔۔۔۔۔۔

خیر کیسے یاد کیا۔۔۔"

وہ دونوں اپنی باتوں میں مگن ہو گئے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جب زیمل۔ کو یقین ہو گیا کہ وہ اب باہر نہیں ہے اسنے دروازہ کھولا اور کمرے میں جھانکا۔۔ کمرہ خالی تھا۔۔ وہ باہر نکلی۔۔۔

تو سامنے اپنے سامان کو دیکھ کر اسکے اندر ہمت نہیں ہوئی وہاں تک پہنچ سکے۔۔ کانپتے قدموں سے وہ جلدہ سے وہاں تک پہنچی۔۔اور جلدہ سے کپڑے لے کر واشروم میں گھس گئی۔۔۔

شاید آج کے بعد وہ اس شخص کا کبھی سامنا نہیں کر پاتی۔۔۔۔

جو آج اسے اندازا ہو گیا تھا حد درجے بد تمیز اور بد تہذیب تھا لڑکیوں کے کمرے میں منہ اٹھا کر تو نہیں آیا جاتا" وہ خود سے بولی۔۔۔

یہ اسی کا گھر ہے" اچانک دل نے کہا۔۔۔

وہ خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔

اور اپنے بال سلجھانے لگی جو بہت تیزی سے بڑھ چکے تھے۔۔ لمبے بال اسے بہت تنگ کرتے تھے اسنے پورے گھر میں کینچی ڈھونڈی تھی بس کینچی ہی نہیں ملی تھی۔۔۔۔

بال بھاری اور لمبے تھے اسے پسند بھی تھے جب عدیل نے جنگلیوں کیطرح کاٹے تھے تو۔۔اسے دکھ ہوا تھا۔۔وہ روئ۔ بھی تھی۔۔۔ہمیشہ سے دوسروں کو دیکھ کر دل میں خواہش ہوتی تھی اچھی سی کٹینگ کرانے کی مگر اس طرح نہیں جس طرح عدیل نے کھینچ کر کاٹ دیے۔۔۔۔۔

عدیل کا سوچ کر جسم میں جھرجھری سے لگی

۔اور اسنے اسکی مغفرت کے لیے فورا دعا کی۔۔

وہ تو شاید خود کچھ سمجھتا بھی نہیں تھا۔۔۔

اسنے گہرہ سانس بھراااور واشروم سے باہر اگئ۔۔بال پوری کمر پر پھیلے ہوئے تھے۔۔اسنے اپنے کھانے کو جھوٹا دیکھا ۔۔تو اسے رونا۔آنے لگا۔۔۔

وہ اتنے دل سے بنا کر شاور لینے آئ تھی۔۔۔اور وہ ان مینیرڈ انسان۔۔۔بنا پوچھے کھا چکا تھا۔۔۔۔۔

اسنے وہ پلیٹ اٹھائ اور سیگریٹ کا گند صاف کیا۔۔۔بیڈ کی شکن دور کی

اور باہر اگئ۔۔۔۔

اسنے اپنے لیے پھر سے کھانا بنایا۔۔۔اسے لگا وہ جا چکا ہے۔۔۔ مگر دروازہ لوک نہیں تھا۔۔۔۔اسکا پی آئے اکثر آتا تھا۔۔اور جب سے اسنے اسکو اپنی بہن کہا تھا۔۔۔زیمل بہت خوشی محسوس کر رہی تھی۔۔۔

اور وہ ہمیشہ اسکے ساتھ بہت دھیمے

ے اور نرم لہجے میں پیش آتا تھا۔۔ اسکو ساری چیزیں مہیا کر کے دیتا تھا۔۔اور جاتے ہوئے ہمیشہ لوک کر دیتا تھا۔۔ زیمل لوک کرنے کے لیے جانے لگی کہ۔ دروازہ کھلا اور سالار پھر سے اندر ایا۔۔ زیمل اسے دیکھتے ہی کیبنیٹ کے پیچھے چھپ گئ۔۔۔۔۔

سالار نے یہ منظر دیکھا ماتھے پر بل ڈلے۔۔۔

اسکے قدموں کی چاپ قریب ارہی تھی۔۔۔

آپ پ میرے سامنے مت آیئے گا" زیمل جیسے ہی بولی سالار ناگواری سے۔۔اس جگہ کو گھورنے لگا۔۔ چہرہ سنجیدہ ہو گیا۔۔۔۔

قدم رک گئے۔۔۔

کیوں" وہ بولا۔۔۔۔

م۔۔ میں نہیں دیکھنا چاہتی آپ کو" زیمل نے کہا۔۔۔۔ اسنے تو۔۔۔ شرمندگی کی وجہ سے کہا۔۔۔ تھا کہ وہ اسکا سامنا کیسے کرے گی اب۔۔۔ جبکہ۔۔۔ سالار کی یہ بات سر پر لگی اور تلوں پر جا بجھی۔۔۔۔۔۔

دانتوں پر دانت چڑھا کر۔۔۔۔ اسنے مٹھیاں بھینچ لیں۔۔۔۔۔

یہ دوسری بار تھا جو اس لڑکی نے اسکی بے عزتی کی تھی۔۔ ایک پل کے لیے دل کیا۔۔ کھینچ کر باہر نکالے اور دو چار چماٹ مار دے۔۔۔ اور بتائے کہ سالار مرتضی میں برداشت بلکل نہیں ہے اور نہ ہی وہ اپنی بے عزتی برداشت کر سکتا ہے۔۔۔۔۔

مگر۔۔۔وہ گھیرہ سانس لے کر خود پر ضبط کرتا وہاں سے پلٹ گیا۔۔۔۔

کیونکہ اسکے دماغ نے لمھوں میں فیصلہ کیا تھا۔۔۔

کہ اب وہ کس طرح اسکے سامنے اآئے گا۔۔

پانچ منٹ میں وہ دوبارہ باہر نکلا تو۔۔بھڑکا ہوا تھا۔۔اسنے افان کو دوبارہ کال کی۔۔۔

میں نکاح کر رہا ہوں آنا ہے تو اجاؤ" کہہ کر فون بند کر دیا۔۔۔

پی آئے ایکدم خوش ہوا سالار نے اسکے منہ پر پہلی بار مسکراہٹ دیکھی تھی۔۔۔جو پل میں مفقود ہوئ۔۔۔

جاؤ۔۔۔انتظام کرو۔۔۔۔اور جس مرضی کو گواہ بنانا ہے۔۔۔انکو بھی پکڑ لاؤ" سالار نے کہا۔۔اور خود گلاسز لگا کر ۔۔۔گاڑی میں بیٹھ گیا

--

پی آئے نے دروازہ لوک کیا اور۔۔۔انتظام کرنے بھاگا۔۔۔

زیمل نے سکھ کا سانس لیا۔۔لگتا نہیں تھا اتنا سیدھا اسکے ایک بار کہنے پر چلا ہی گیا۔۔مگر وہ مطمئن ہوئ۔۔۔

اور دوسری طرف افان طوفان کیطرح سالار کے بتایے گئے اڈریس تک پہنچا تھا۔۔سالار نے زین کو بھی کال کر دی ۔۔۔جو۔۔۔۔خود گولی کی رفتار سے۔۔۔اسکے اڈریس تک پہنچا تھا۔۔۔۔۔

یہ دوہی۔۔۔۔اسکے ہر جرم کے ساتھی تھے تبھی اسنے ان دونوں کو شامل کرنا ضروری سمجھا

افان حیرانگی سے سالار کی جانب دیکھ رہا تھا جبکہ زین اب تک نہیں آیا تھا۔۔

یہ تم کیا کررہے ہو تم جانتے ہو تمھارے اس فیصلے سے کیسا طوفان آئے گا" وہ سنجیدگی سے۔۔۔بولا۔۔۔

سالار نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔۔

شاید وہ مجھے پسند ہے" وہ سیگریٹ لبوں سے نکلتا۔۔۔گاڑی میں لائیٹ سا انگلش میوزک چلاتا بولا۔۔۔

اور یہ تمھیں کیسے پتہ چلا کہ شاید وہ تمھیں پسند ہے" افان نے غصے سے پوچھا۔۔

کوئ شاید بھی پسند آجاتا ہے۔۔۔" افان نے اسے گھورا۔۔۔

جب کوئ پسند آتا ہے۔۔تو۔۔۔اس سے محبت ہو جاتی ہے۔۔تو کیا تمھیں اس سے محبت ہے یہ محبت پر بھی شاید ہی کہو گے۔۔۔" افان نے اسے آرام ریلکس بیٹھے دیکھ سوال کیا۔۔۔

یار تو آم کھا گوٹھلیاں کیوں گن رہا ہے" سالار نے لاپرواہی سے کہا۔۔

ام میں نے نہیں تو نے کھانا ہے سمجھا۔۔"

واقعی" دانت نکالتا وہ آنکھ مار کر بولا۔۔جبکہ۔۔۔افان نے اسکے شانے پر تھپڑ مارا۔۔جسے سہلا کر رہ گیا۔۔۔

سالار تم اپنی زندگی کے اتنا بڑا فیصلہ لینے جارہے ہو۔۔۔اور اسپر تم اتنے غیر سنجیدہ ہو کہ شاید وہ تمھیں پسند ہے تو تم اس سے شادی کررہے ہو۔۔جبکہ وہ تمھارے کزن کی بیوی رہی ہے۔۔افشین آنٹی اس سے کتنی نفرت کرتی ہیں

۔۔ حتی کہ وہ۔۔۔ وہ لڑکی ہے۔۔۔ جس کے چلے جانے سے بھی۔۔ ہم اتنے نرم دل لوگوں کو فرق بھی نہیں پڑا

۔۔۔ یعنی وہ اتنی غیر اہم اور غیر ضروری ہے۔۔۔۔۔"

میں تو اہم ہوں نہ۔۔۔۔۔ اور میرے ساتھ جوڑنے کے بعد اسکا اہمیت اک اندازا تم بھی نہیں لگا سکتے۔۔۔۔

ویسے ایکچلی در حقیقت۔۔۔۔ مجھے اس لڑکی۔۔۔۔ کو۔ سب کی نظروں میں اپ گریڈ کرنا ہے۔۔ جب سے میں نے

اسے دیکھا ہے اسکو میں نے۔۔۔ دوسروں کی نظروں میں۔۔۔ غیر اہم ہی پایا ہے۔۔۔۔

مگر جو بھی ہے میری نظر میں اسکی اہمیت ہے اور وقت رہتے سب کو اندازا ہو جائے گا

۔۔۔ کہ اہمیت کسے کہتے ہیں" وہ اسکی طرف رخ کرتا اسے اصل وجہ بتانے لگا۔۔۔

تمھارے دل کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں" افان کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اسکے نزدیک شادی کی وجہ کیا تھا

۔۔۔۔۔

ارینج میرج بھی تو ہوتی ہے۔۔ اینڈ آئی تھینک اٹس انٹرسٹیڈ۔۔" وہ بتانے لگا۔۔۔۔

جبکہ افان نے سر تھام لیا۔۔۔۔

وہ فیملی کی پسند سے ہوتی ہے" افان نے بحث جاری رکھی۔۔

تم میرا سر نہ کھاؤ ابا بننے کے لیے نہیں بلایا میں نے تمھیں"

کیا وہ تم میں انٹرسٹڈیڈ ہے" افان کو زیمل کا خیال آیا۔۔

شاید نہیں" سالار نے گاڑی سے باہر سیگریٹ اچھال دی۔۔۔۔

یہ شادی دنیا کی بہترین شادی ہونے والی ہے" افان زرا شدید غصے میں آیا اور چیختا ہوا باہر نکل گیا۔۔۔۔

سالار بھی گاڑی سے باہر آگیا۔۔

یہ دیکھو مجھے غور سے دیکھو۔۔ تمھیں لگتا ہے میں کسی بھی لڑکی کی چوائس نہیں ہو سکتا۔۔۔ لڑکیاں مرتیں ہیں مجھ پر۔۔۔

میرا نام میرا اسٹیٹس میری فیملی میرا باپ۔۔۔

کیا کمی ہے مجھ میں۔سب تو ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ وہ کیوں ریجیکٹ کرے گی" وہ اسکے نزدیک آتا۔۔ آنکھوں میں زندگی سے بھرپور چمک لیتے بولا۔۔ جبکہ

آنے والے وقت سے انجان تھا۔

افان نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔ کیونکہ پیچھے سے۔۔۔ اسکے پی آئے نے اسکو پکار لیا تھا۔۔۔۔۔

وہ خود ہی مڑ گیا۔۔۔اور گھیری سانس لی۔۔۔۔

چلو اب" افان نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔

وہ افان کو دیکھنے لگا۔۔۔ جو اسکے چہرے پر کچھ تزبزب دیکھ کر مسکرا دیا۔۔

میں تمھارے ساتھ ہوں۔۔۔ اگر تم سوچتے ہو تو یہ فیصلہ تمھارے لیے اچھا ثابت ہو گا" وہ دھیمی آواز میں بولا تو

سالار نے سر ہلایا اور خود سب اندر کی جانب چل پڑے۔۔۔

اسنے سب کو باہر روکا اور خود پہلے اندر داخل ہوا تا کہ دیکھ سکے کے وہ کیا کر رہی ہے۔۔۔

وہ اندر آیا تو زیمل۔۔۔لاونج میں ہی صوفے پر بیٹھی تھی اسکو دیکھ کر ایکدم کھڑی ہو گئی۔۔سالار نے محسوس کیا اسکے چہرے پر سرخیوں سی پھیلی تھی۔۔۔جبکہ اسنے گلاسز لگائے ہوئے تھے۔۔ تبھی اسکی آنکھیں چھپ گئیں تھیں اور زیمل کو پہلے سے قدرے بہتر لگا۔۔کم از کم

وہ اپنی بے باک آنکھوں سے۔۔۔اسکا ایکسرے تو نہیں کر رہا تھا۔۔۔

زیمل وہاں سے جاری تھی کہ سالار کے پکارنے پر رک گئی۔۔۔۔۔

گھوما پھیرہ کر میں بات نہیں کرتا۔۔۔۔مجھے جو کرنا ہوتا ہے کر جاتا ہوں۔۔۔اور فلحال میں نے فیصلہ کیا ہے میں تم سے نکاح کر لو" سالار کے الفاظ تھے کہ بم وہ ایکدم پلٹی۔۔۔۔تو دوپٹہ جو سر پر تھا شانوں پر ڈھلک آیا۔۔گیلے ہلکے سنہری بال۔۔۔۔لٹوں کی صورت میں آگے آ گئے۔۔

اس وقت یہ منظر اتنا دلچسپ اور بھرپور تھا کہ سالار نگاہ چرا گیا۔۔۔۔

۔۔یہ کیا بات کر رہے ہیں آپ" زیمل حیران رہ گئی۔۔۔۔۔

وہی جو تم سن رہی ہو" سالار نے سیدھے لفظوں میں کہا۔۔

م۔۔۔مگر ایسا نہیں ہو سکتا" زیمل بھکلائی ہوئی لگ رہی تھی۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔تم لڑکی ہو میں لڑکا ہوں

۔اور جہاں تک میری نالیج ہے۔۔ایک انجان لڑکا اور لڑکی میں۔۔۔۔سب سے بہتر ریلیشن شادی کا ہی ہوتا ہے" وہ اپنی تھیوری اسے بتانے لگا۔۔۔

م۔۔مگر میں شادی نہیں کرنا چاہتی" زیمل پیچھے ہٹنے لگی۔۔۔

سالار کے تیور بگڑے اب تک وہ بلکل صیحی موڈ میں تھا مگر زیمل بار بار سکی انسلٹ کرتی تھی جبکہ یہ بات صرف وہ محسوس کرتا تھا۔۔کیا وہ ایسی چیز تھا کہ کوئی اسکی انسلٹ کرتا۔۔۔۔

مجھ سے نہیں کرنا چاہتی یہ عدیل تمھیں اتنا پیارا تھا۔۔۔کہ کسی سے نہیں کرو گی" وہ قدم بھرتا اسکے پاس آیا۔۔۔

جبکہ زیمل پیچھے ہوتی چلی گئی۔۔۔۔

اسنے اپنی آنکھوں پر سے۔۔۔۔گلاسز اتار دیے تھے زیمل سے اسکی جانب دیکھنا مشکل ہو گیا جبکہ وہ۔۔۔خراب تیوروں میں اسکو دیکھ رہا تھا۔۔۔

زیمل ایکدم صوفے سے ٹکرائی اور صوفے پر اچانک ہی بیٹھ گئی۔۔سالار البتہ اسکے بلکل سامنے آگیا۔۔۔۔

یہاں تک کے اسنے زیمل کو ایک ہاتھ سے شانے پر دباؤ ڈال کر پیچھے کیا۔۔اور خود جھک کر اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔وہ اسکے جواب کا منتظر تھا۔۔۔۔

م۔۔۔مجھے آپ۔۔آپ سے شادی ن۔۔نہیں کرنی" زیمل دونوں ہاتھ سینے پر جوڑے۔۔ایک ایک لفظ اسکے خود سے بمشکل بولی۔۔۔۔

سالار غور سے اسکی جانب دیکھتا رہا۔۔۔۔

کیوں" بے عزتی کا احساس۔۔۔انگاروں کیطرح لگا۔۔۔۔

ک۔۔۔کوئ وجہ۔۔وجہ نہیں۔۔۔مجھے نہیں کرنی۔۔۔آپ آپ۔۔مجھے فورس کیسے۔۔کیسے کر سکتے ہیں پلیز دور ہوئیں مجھ سے" وہ اسکی آنکھوں کی گھوری برداشت ہی نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔ادھر ادھر دیکھتی حلق تر کرتی بولی

۔۔۔۔

سالار اس سے دور ہوا۔۔

باہر نکاح خواں اور گواہ موجود ہیں۔۔۔" سالار نے اطلاع دی۔۔۔۔

آپ مجھ سے زب۔۔زبردستی کریں گے" وہ حیران تھی وہ انکار کر چکی تھی پھر وہ کیوں کہہ رہا تھا۔۔۔۔

زب۔۔زبردستی جو ہوتی ہے نہ اسکو نہیں کہتے۔۔۔اور دل تو کر رہا ہے دو بار چماٹ لگا کر دماغ ٹھکانے لگاؤ۔۔بٹ ۔۔میں سالار مرتضی ہوں۔۔۔اور مجھے بھی تم سے شادی کا کوئ شوق نہیں۔۔اوکے" گلاسز اسکے منہ پر پھینک کر ۔۔وہ لمبے ڈنگ بھرتا باہر نکل گیا۔۔۔زیمل کے ماتھے پر گلاسز بجے تھے۔۔وہ غصہ نکال کر گیا تھا۔۔بار بار وہ اسکی انسلٹ جو کر دیتی تھی۔۔جبکہ وہ خود سمجھ نہیں پایا تھا کہ اسے ایسا کیا کہے۔۔۔

تبھی باہر نکل گیا لاپرواہ بن کر۔۔۔اور وہ لاپرواہ ہی تھا۔۔۔۔

زیمل ماتھے پر ہاتھ رکھے۔۔۔بیٹھی اپنی دھڑکنوں کو سمبھال رہی تھی۔۔۔

جبکہ اسنے پیشانی پر سے ہاتھ ہٹایا۔۔۔تو خون کی دو بوندیں انگلی کی پور پر لگیں۔۔۔

وہ اس خون کو ہی دیکھ رہی تھی اندر۔۔اسکا پی آئے داخل ہوا۔۔۔

یہ سب کیا ہے بھائ "زیمل اسکو ایسی طرح کہتی تھی۔۔۔۔

آپکو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا" وہ کچھ فاصلے پر رک گیا۔۔۔۔

مگر میں ایسا نہیں چاہتی"

اپکے محسن ہیں وہ۔۔۔۔اور مجھے لگتا ہے آپکی بھلائ اسی میں ہے۔۔۔انکے دماغ کا کوئ اندازا نہیں۔۔۔آپکو یہاں سے نکال دیا انھوں نے تو کہاں جائیں گی۔۔

دارلامان۔۔۔جہاں۔۔عورتوں کا کوئ محافظ نہیں۔۔۔۔جہاں ناجانے ان سے کیا کیا کام لیے جاتے ہیں۔۔۔۔۔یہ وقت آپکی تکلیفوں کو گھٹانے کا تھا نہ کہ اضافے کا باعث تھا۔۔۔"پی آئے کا لہجہ اس وقت اپنے بوس کی حمایت میں للکار رہا تھا زیمل

۔۔۔کا وجود ڈھیلا پڑ گیا۔۔۔۔۔۔

میں آپکو صرف انکے بارے میں ایک ہی بات بتاؤ گی۔۔۔۔

وہ انھیں لوگوں کی پرواہ اور پیار کرتے ہیں جو انھیں عزت دیتے ہیں۔۔۔۔۔

اور آپکی یہ بات۔۔۔۔بالفرض انھیں بھڑکا گئ۔۔تو آپکے پاس یہ چھت نہیں رہے گی۔۔۔اور افشین میڈیم آپکی منتظر ہیں باہر جبکہ آپکے سوتیلے باپ کو انھوں نے آپکو ڈھونڈنے پر لگایا ہوا ہے

۔۔وہ ہر روز کیطرح آپکو کسی کو بھی بیچ دے گا۔۔اور آپ جانتی ہیں کہ عدیل سے پہلے آپ کہاں تھیں "زیمل کو وہ یہ سب کہنا نہیں چاہتا تھا اسے دکھ بھی ہوا اسکے کانپتے ہاتھ دیکھتے ہوئے۔۔۔

م۔۔۔مجھے مجھے یہاں سے کہیں نہیں جانا" وہ ایکدم بولی۔۔۔۔

بڑے بڑے آنسو۔۔۔آنکھوں میں پھیل گئے۔۔جبکہ بہہ کر نیچے گیرے۔۔۔۔

میں بھی یہ ہی چاہتا ہوں۔۔۔۔اس سب میں آپکی بھلائی ہے۔۔۔۔اور مجھے یقین ہے اب خاموشی سے جو بھی ہو گا آپ پوری رضامندی کا اظہار کریں گی اسپر" وہ سخت لہجے میں پوچھ رہا تھا۔۔۔زیمل کا سر جھک گیا تھا۔۔۔وہ خود کو کٹھ پتلی کیطرح تصور کر رہی تھی جس کو جہاں بھی موڑا جاتا وہ مڑ جاتی۔۔۔۔۔

اسنے سر ہلا دیا۔۔۔۔۔

جبکہ وہ آگے بڑھا۔۔اسے احساس تھا وہ اسے خوف زدہ کر گیا ہے۔۔۔۔۔اسکا سوتیلا باپ تھا ہی اتنی گھٹیا یہ تو افشین اگر اسے نہ لے جاتی تو وہ اسے ایک آدمی کو بیچ دیتا جو

۔کہ اس سے گھٹیا کام کراتا۔۔۔۔۔اور یہ تصور بھی زیمل کی جان سوکھا دیتا تھا اکثر عدیل کو دیکھ کر وہ شکرادا کرتی ۔۔۔۔کہ چلو جیسا بھی تھا۔۔۔

وہ اسکو اس گندگی سے بچا چکا تھا۔۔۔۔۔

پی آئی نے آگے بڑھ کر اسکے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔۔

میں یقین دلاتا ہوں اپنی زندگی کے خوبصورت دنوں کی ابتدا ہے یہ دن۔۔" وہ کہہ کر باہر نکل گیا جبکہ زیمل۔۔۔۔ وہیں بیٹھ گئی۔۔۔۔

اور دونوں ہاتھ۔۔۔چہرے پر رکھ کر۔۔۔وہ رو دی۔۔۔۔

اور جیسے ہی پندرہ منٹ بعد دروازہ بجا۔۔اسنے سر پر دوپٹہ لیا اور اپنا چہرہ بھی جھکا لیا۔۔۔

اسکے ساتھ آکر وہ بیٹھ گیا تھا۔۔۔ مگر اس سے فاصلہ بنا کر۔۔۔

انداز میں۔۔۔آنا تھی۔۔۔ مغروریت تھی۔۔۔۔ جسے زیمل محسوس کر رہی تھی۔۔ جبکہ دیکھنے والوں کو۔۔۔وہ سنجیدہ لگ رہا تھا اپنی عادت کے بر خلاف۔۔۔۔

مولوی نے دونوں سے ایک دوسرے کے لیے قبول ہے کھلوایا تو دونوں ہی

۔۔اس اقرار پر۔۔ زرا چونکے گئے۔۔۔۔

سالار۔۔۔نے بالوں میں ہاتھ پھیرہ اور پیپر پر سائین کیا۔۔اور پیپر کو اسکی طرف کھسکا دیا۔۔۔

زیمل پین اٹھانا چاہتی تھی۔۔۔

اسکی مدھم سی سسکی ابھری۔۔سالار نے دانتوں میں لب سختی سے دبا کر۔۔۔اپنے پی آئے کو دیکھا۔۔۔

پارہ ہائی ہوا۔۔۔۔

اگر زبردستی کرنی ہوتی تو وہ خود کر لیتا۔۔ جبکہ پی آئے نے سر جھکا لیا۔۔سالار بے چین ہو گیا۔۔وہ نہیں جانتا تھا اسکے رونے کا اتنا اثر وہ خود کیوں لیتا ہے۔۔اسنے۔۔۔۔افان کیطرف دیکھا جس نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

زیمل کے ہاتھ سے بار بار پین پھسل رہا تھا۔۔۔۔

اگر تم نکاح نہیں کرنا چاہتی تو۔۔۔۔رہنے دو'' سالار کی آواز ابھری۔۔۔۔سب سالار کو دیکھنے لگے۔۔۔

زیمل کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔اسنے۔۔۔پھر سے پین پکڑا۔۔۔۔

مگر ہاتھوں کی کپکپاہٹ پر قابو نہیں پا سکی۔۔۔

اور یہ ہی سب سالار دیکھ کر اس سے پہلے بھڑکتا۔۔۔ کہ زیمل نے سالار کیطرف دیکھا۔۔۔

م۔۔۔۔ میں کرنا۔۔ کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ م۔۔۔ مگر مجھ سے۔۔۔ پین۔۔ پین نہیں پکڑا جا رہا" بھیگی معصوم لہجہ

۔۔۔۔ ایک پل کو سالار حیران رہ گیا۔۔ جبکہ باقی سب یہاں تک کے مولوی بھی مسکرا دیا تھا۔۔۔

سالار نے اسکے دوپٹے میں سے۔۔ انسوں سے لبریز آنکھیں دیکھی افان نے اپنی ہنسی کو۔۔۔۔ حلق میں اتارا۔۔۔

جبکہ سالار جو اٹھنے کے لیے پر طول رہا تھا۔۔۔

اور اس سے فاصلہ بنائے ہوئے تھے۔۔۔ وہ اسکے نزدیک ہوا اور اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔۔۔ وہی ہاتھ جس سے اسنے

سائین کرنے تھے۔۔۔

زیمل کو بلکل اپنے نزدیک کر کے اسنے اسکے ہاتھ پر گریپ کی۔۔۔ زیمل کا سارا فوکس۔۔۔ پین پر تھا اور وہ اندازہ ہی نہیں کر سکی کہ وہ کس طرح اسکے ہاتھ کے حصار میں آ گئ تھی۔۔۔۔

سالار نے بس اسکے کانپتے ہاتھوں پر گریپ کی اور زیمل نے پین پکڑ کر۔۔۔۔ سائین کر دیے۔۔۔۔

زین عجلت میں تھا۔۔۔۔ اور اسکی اس وقت سب سے بڑی غلطی یہ ہوئی کہ وہ گھر آ گیا کیونکہ اسکے کپڑوں پر۔۔۔ کوک گر گئ تھی۔۔۔ وہ جلدی سے اپنے کمرے میں بھاگا۔۔۔ مرتضی صاحب جو طبعیت خرابی کے باعث پانچ بجے ہی گھر لوٹ آئے تھے اسے بھاگتے ہوئے حیرانگی سے دیکھا۔۔۔

اور دوبارہ اپنی چائے کی جانب متوجہ ہوئے وہ کچھ دیر بعد دوبارہ تیار ہو کر نکلا تو انکی نگاہ اسپر پھر سے گئ۔۔۔

کہاں جا رہے ہو جو اتنی جلدی میں ہو۔۔"انھوں نے پوچھا تو زین کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔

سالار بھیا کے پاس"اور ایکدم زبان دانتوں تلے دبا گیا۔۔۔

وہ دل میں دعا گو تھا کہ وہ مڑ کر کچھ نہ پوچھیں۔۔۔

اسنے تمھیں کیوں بلایا ہے وہ۔۔تو اپنے کام پر نہیں گیا تھا آج"مرتضی نے چونک کر پوچھا۔۔

آف یہ بابا اتنے تیز ہیں کیوں"زین نے جھنجھلا کر سوچا۔۔۔

وہ شاید کوئ کام ہو"زین سے کوئ بات ہی نہ بن پڑی۔۔۔

کیا مطلب۔۔اتنے اسکے ملازم اور پی آئے وہ چمچا ساتھ لے کر گھومتا ہے پھر بھی کام کے لیے تمھیں بلایا ہے اور تمھارے تو پیپرز نہیں ہونے والے"وہ گھور کر بولے۔۔

بابا آکر تیاری کر لوں گا ابھی تو جانے دیں"وہ بے چارگی سے بولا۔۔۔

گھر پر کوئ بھی نہیں ہے پورا گھر خالی ہے ایک تم آئے ہو وہ بھی جا رہے ہو"مرتضی بولے۔۔

نہیں نانی گھر پر ہیں"زین نے بتایا۔۔جلدی سے اور باہر نکلنے لگا۔۔

روکو۔۔میں بھی ساتھ چلتا ہوں آخر دیکھوں زرا یہ آوارہ کرتا کیا پھیرتا ہے"وہ ہاتھ جھاڑتے اٹھے۔۔

ب۔۔ب بابا کیوں"زین چیخا۔۔

مرتضی کو گڑبڑ کا احساس ہوا آئ برو آچکا کر اسکو گھورا۔۔۔

چلو۔۔۔زیادہ نہ بولو" انھوں نے اسکے ہاتھوں سے چابی لی اور خود پہلے باہر نکلے۔۔۔

سالار بھیو۔۔۔۔کیا آپ پر مجھے فاتحہ پڑھ دینی چاہیے۔۔۔

ہاں یہ ہی بہتر ہے" وہ بولا اور سر جھکاتا انکے پیچھے ہولیا۔۔۔

زیمل اٹھ کر اندر چلی گئ تھی۔۔مگر باہر اور اندر کے مناظر صاف دیکھائی دے رہے تھے۔۔۔اس سے گویا بیٹھا ہی نہیں جارہا تھا۔۔۔۔

وہ اٹھ کر واشروم میں بند ہو گئ جبکہ وہ باہر کھڑا کسی لڑکے سے بات کر رہا تھا۔۔۔

اسے انکی آواز نہیں آرہی تھی۔۔مگر۔۔وہ وہاں بیٹھ نہیں سکی اور واشروم میں بند ہو گئ۔۔

کیسا گھر بنوایا تھا۔۔کسی چیز کا کوئ پردہ نہیں وہ اپنی گھبراہٹ۔۔اپنا خوف۔۔کہاں چھپاتی۔۔۔۔۔

زبح بھی کر دیا تھا اور سانس آخری سانس بھی نہیں بھرنے دے رہا تھا۔۔

وہ سوچنے لگی۔۔۔۔اسکی باتوں کو۔۔۔۔

ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا اسکا پی آئے۔۔۔

کیا اسکے پاس کوئ چھت تھی۔۔۔۔۔کوئ ٹھکانہ تھا۔۔۔۔

نہیں کوئ نہیں تھا۔۔اور افشین بیگم اسکو کیوں تلاش رہیں تھیں کیا وہ جانتی تھیں وہ یہاں ہے۔۔۔

یہ پھر اسکا سوتیلا باپ۔۔۔۔

وہ گھٹیا انسان اگر اس تک پہنچ جاتا۔۔تو۔۔۔

کتنی بار

اسے اسکی عزت۔۔۔۔

اسنے مٹھیاں بھینچ اور نیچے بیٹھتی چلی گئ۔۔۔

سمجھ نہیں آیا کیا کرے۔۔۔خوف سے وہ زرد ہو رہی تھی۔۔۔

کیا اسکی زندگی کا واقعی خوبصورت سفر شروع ہو گیا ہے۔۔

کیا وہ اسے سب سے بچالے۔۔۔ مگر

وہ اپنے کانپتے ہاتھوں کو پھر سے دیکھتی اپنی جھولی میں چھپ کر

سیمٹ سی گئ۔۔۔۔

افان کو فارغ کر کے۔۔وہ کمرے میں آیا تو کمرہ خالی تھا اسے اندازا ہو گیا کہ اس لڑکی کی فیورٹ جگہ واشروم ہے

وہ پہلے کھڑا رہا۔۔۔انتظار کرتا رہا۔۔۔

اور جب وہ باہر نہیں آئ تو۔۔وہ بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔

کچھ دیر بعد وہ بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔

انتظار اتنا کوفت زدہ تھا۔۔۔اسے غصہ آنے لگا۔۔۔

اپنا سیل فون نکال کر۔۔۔وہ۔۔۔اپنی اپڈیٹس دیکھنے لگا۔۔

جبکہ آہستگی سے دروازہ کھلا۔۔۔

سالار کی نظریں دروازے پر ہی تھیں۔۔۔۔

زیمل باہر نکلی سامنے ہی اسکو دیکھ۔کر۔۔اس سے پہلے وہ دوبارہ باتھ روم میں گھس جاتی سالار کی بات پر قدم رک گئے۔۔

نارملی انسانوں کو باتھروم اتنے پسند نہیں ہوتے جتنے تمھیں پسند ہیں۔۔۔" اسنے طنز کیا تھا وہ جان گئ تھی۔۔

شرمندگی سے۔۔۔وہ اندر بھی نہیں جا سکی۔۔۔

ادھر آؤ" ایکدم اسکے کہنے پر دل بے ہنگم ہوا تھا۔۔۔۔

دھڑکنوں کا شور چاروجانب گونج اٹھا۔۔۔

سالار اسکے سرخ ہوئے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ وہاں سے اٹھ گیا۔۔۔

بیڈ سے زرا فاصلے پر ہو کر۔۔۔وہ کھڑا ہو گیا۔۔۔

کوشش کرو تم چل سکتی ہو" پھر سے طنزا اچھل کر۔۔زیمل کے چہرے پر آپڑا۔۔وہ دوسری طرف جا کر بیڈ پر بیٹھ گئ۔۔سالار جہاں۔۔۔کھڑا تھا اس طرف نہیں بیٹھی تھی۔۔

ادھر آکر بیٹھو" اسنے پھر سے حکم دیا۔۔انداز سنجیدہ تھا جبکہ چہرے پر بھی سنجیدگی تھی یہ نہیں زیمل کی آنکھیں اٹھتی تو دیکھ پاتیں۔۔

زیمل اٹھی۔۔۔ سالار نے دیکھا اسکے ہاتھ کانپ رہے ہیں۔۔۔

اپنی شرٹ مٹھی میں جکڑ کر وہ۔۔۔ اسکی بتائی گئی جگہ پر بیٹھ گئی۔۔۔ سر بلکل جھکا ہوا تھا۔۔۔

سالار نے لائٹس آف کر دیں۔۔

زیمل ایکدم کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔

یہ۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہیں آپ" اسکے منہ سے نکلا۔۔

سالار نے یلو لائٹس اون کیں۔۔۔ اور اسکیطرف دیکھا۔۔۔

وہ کیا سمجھ تھی۔۔ اسکی آنکھوں میں شرارت ناچ گئی۔۔۔

امم مجھے نہیں لگتا جو تم سمجھی ہو۔۔ وہ سب کرنے کا ابھی وقت ہے" وہ بے باکی سے بولا۔۔۔

زیمل کے وجود میں سرد لہر سرسراسی گئی۔۔۔

وہ دوبارہ بیٹھ گئی۔۔

ہمیں جواب دے گئیں۔۔۔۔ جبکہ سالار دوسری طرف آیا۔۔۔

اسکی کمر کے پیچھے سے ایک تکیہ نکالا۔۔۔ اور اسکو اپنے بازو کے نیچے فولڈ کر کے۔۔ وہ۔۔ لیٹنے والے انداز میں بیٹھ گیا اسطرح کے اسکا چہرہ جھکا ہوا ہونے کے باجود بھی اسے دیکھائی دے رہا تھا۔۔

شاید آج وہ اسے توجہ سے دیکھ رہا تھا یہ اختیار سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ملائی سا رنگ۔۔۔۔پتلی سی ناک۔۔ بڑی بڑی خوف زدہ آنکھوں پر گھنی پلکوں کا سایہ۔۔۔۔ جبکہ گلابی لب سختی سے ایک دوسرے میں پیوست تھے۔۔۔۔۔

وہ ہاتھوں کی انگلیوں کو موڑ رہی تھی بار بار۔۔۔۔

میں زندگی میں اتنا کنفیوز نہیں ہوا۔۔۔ جتنا اسوقت۔۔۔ سوچ رہا ہوں کہ تم سے بات کیا کرنی چاہیے" وہ بولا

۔۔۔۔

زیمل تو سانسیں روکے بیٹھی تھی۔۔۔۔

ہششششش مگر مجھے کنفیوز نہیں ہونا چاہیے ایکچلی۔۔۔

اسنے تکیے اپنے بازو کے نیچے سے نکال کر پھینکا اور اسکے۔۔۔ ہاتھ اسکی جھولی سے ہٹا کر سالار نے اپنا سر زیمل کی گود میں رکھ لیا۔۔۔

زیمل نے ہاتھ پیچھے کر لیے۔۔۔ وہ تو پوری کی پوری کانپ اٹھی۔۔ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسکو دیکھنے لگی۔۔۔۔

سالار کی ساری توجہ اسی پر تھی

خوبصورت ہو تم" آنکھوں سے اسکے چہرے کے ایک ایک نقوش کو۔۔۔ فرصت سے دیکھتا وہ بولا۔۔۔۔

زیمل تو رونے والی ہو گئی۔۔

سالار مسکرا دیا۔۔

اور اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔اسکی انگلیوں کو دیکھنے لگا۔۔۔

کہنے کے لیے واقعی ہی اسکے پاس کچھ نہیں تھا۔۔

اوہ مجھے یاد آیا" وہ ایکدم اٹھ کر بیٹھا زیمل ڈر ہی گئ۔۔

بال دیکھاؤ اپنے" اسنے اسکا دوپٹہ کھینچا سنہری بال بکھر گئے۔۔۔

سالار لمبے سنہری بالوں کو۔۔۔دیکھنے لگا جو اتنے تو نہیں۔۔۔

البتہ۔۔۔کافی اب بڑھ گئے تھے۔۔

زیمل کا گھبراہٹ سے بے ہوش ہو جانے والا مقام تھا۔وہ تو۔۔۔درمیان کوئ فاصلہ ہی نہیں رکھ سکا۔۔

اسکے ریشمی بالوں کو ہاتھوں میں بھر لیا۔۔۔

زیمل کی نظریں جھکی ہوئیں تھیں۔۔۔

سالار اسکو دیکھتا رہا۔۔۔۔

بولا کچھ نہیں۔۔۔۔

م۔۔۔میں مجھے۔۔۔پ۔۔پانی پینا ہے" زیمل وہاں سے اٹھنے کا بھانہ تلاشنے لگی جھکی جھکی نظروں سے بولی۔۔۔

کیوں" سالار نے اسکا چہرہ اپنی جانب موڑ لیا۔۔۔

نکاح کے حق نے اور اسکے کھل کر سامنے آنے والے حسن نے سالار کے جزبات میں آگ سی بھڑکا دی تھی۔۔۔

زیمل نے اسکیطرف دیکھا۔۔۔

پیاس لگی ہے" لمبی لمبی تیز تیز سانسیں لیتی وہ بولی۔۔۔

سالار اس سے پہلے اسکی پیاس۔۔ کو اپنے انداز میں بجھاتا۔۔۔۔

دروازہ دھڑ دھڑ بجنے پر ایکدم چونک گیا جبکہ زیمل ڈر کر اس سے دور ہوئی چہرے پر پسینہ پھیلنے لگا۔۔۔

سالار نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

نرم سانسوں میں دھنکی سی تھی۔۔۔۔وہ مسرور سا ہوا۔۔

ہمیشہ بولڈ لڑکیوں سے اسکا واسطہ پڑا تھا شاید پروفیشن ہی اسکا ایسا تھا۔۔۔

اسکی شرم وحیا اور گھبراہٹ کو محسوس کر کے۔۔۔

اسکا دل گدگدا سا گیا۔۔

کھوتے کو میں نے منع کیا تھا۔۔ "وہ افان کے بارے میں سوچ کر اٹھا۔۔۔زیمل بھی اٹھ گئ۔۔۔۔

سالار باہر نکلا زیمل بھی اسکے پیچھے نکلی اور کچن میں چلی گئ۔۔۔۔

سالار نے مڑ کر اسکو دیکھا۔۔۔۔

وہ گلاس میں پانی ڈال کر اپنے لبوں تک لے کر گئ تھی کے اسکیطرف۔۔ نگاہ اٹھی۔۔۔جو آئ برو آچکا۔ کر اسکو گھور رہا تھا۔۔

جبکہ انگلی سے اشارہ کر رہا تھا کہ گلاس واپس۔۔۔رکھ دو۔۔۔

پانی بھی نہیں پینے دے رہا تھا۔۔۔زیمل کو اس شخص سے خطرہ محسوس ہونے لگا۔۔۔

اپنے آپ ہی گلاس اسنے نیچے رکھ دیا۔۔

سالار مسکرا کر اسکو آنکھ مارتا۔۔ دروازے تک آیا جو دوبارہ دھڑ دھڑ بج رہا تھا۔۔

کھول رہا ہوں۔۔ کیوں موت آ گئی" وہ چیخا۔۔۔ اور دروازہ کھول دیا۔۔۔

اور جیسے سامنے کھڑے مرتضی صاحب کو دیکھ کر۔۔ اسکا منہ پورا کھل گیا۔۔۔

آنکھوں میں حیرانگی حونک پن تھا۔۔ اسکے پیچھے سے زین۔۔ برآمد ہوا۔۔۔

جو کہ رونے والا ہوا ہوا تھا۔

مرتضی صاحب۔۔۔ کی آنکھوں میں شعلے سے تھے۔۔۔

سالار کا شوخ سانس جو وہ ارادہ بنا گیا تھا۔۔۔

اس ڈرپھوک کی سانسوں۔ میں حائل کر دے گا۔۔۔

اس وقت تو۔۔ جیسے۔۔ بند ہی ہو گیا تھا۔۔۔

اسے لگا موت کا فرشتہ اسکے باپ کی شکل میں سامنے آ گیا ہو۔۔۔ اور ابھی چھتر لگا کر اسکی روح قبض کر کے اپنے سنگ لے جائے گا جبکہ وہ تو یہ بھی نہیں بتا سکے گا کہ اسکی تو ابھی شادی ہوئی تھی۔۔۔

ب

۔۔ با" لہجہ لڑکھڑا گیا۔۔۔۔

مرتضی خاموشی سے اسے دھکیلتے اندر آ گئے سامنے زیمل کو دیکھ کر۔۔انپر جیسے فلیٹ کی چھت گیری تھی۔۔سالار نے پھاڑ کھانے والی نظروں سے۔۔۔زین کو دیکھا۔۔۔

بھای۔۔تھپڑ لگا ہے مجھے "وہ منہ بسورا بولا۔۔

تجھے تو میں اچھے سے دیکھ لوں گا" سالار نے کہا۔۔اور باپ کے پیچھے آیا۔۔جسے سکتا ہو گیا تھا زیمل کو دیکھ کر۔۔

تو اس سے تمھارا نکاح ہے آج بیٹے باپ کو بھی انوائیٹ کر لیتے "مرتضی مڑے۔۔۔اور شعلہ بار نگاہوں سے اسکو دیکھنے لگا۔۔

ب۔۔بابا میں پسند کرتا ہوں۔"سالار کو لگا آج اسکی ساری ڈھٹائی ہوا ہو چکی ہے ساری بے شرمی پانی میں مل گئ ہے بہت خوب جب بچے ہو جاتے مجھے اور وہ تمھاری ماں۔۔۔اسکو تب بتاتے۔۔۔جو تمھاری لیے اپنی بھانجی کو پسند کیے بیٹھی ہے۔۔۔سالار صاحب اوقات ہی اتنی دی آپ نے ہمیں۔۔۔۔چلو وہ بڑا۔۔۔بدبخت۔۔۔ضد پر منوا گیا تھا اپنی بات۔۔تم نے تو میری جان زبردست کیا۔۔نہ بتانے کی زحمت کی

بابا" وہ بیچ میں بولا۔۔کہ مرتضی اس سے پہلے اسکے منہ پر تھپڑ مارتے۔۔۔وہ ایکدم جھکا اور انکا ہاتھ ہو میں لہرا گیا

۔۔۔

جبکہ وہ تو پاگل سے ہوے اپنی جوتی اتاری

بابا اللہ کی قسم ابھی شادی ہوئ ہے میری۔۔ہوئ عزت نہیں بچے گی میری" وہ بھاگا۔۔۔جیسے بچہ ہو چھوٹا سا۔۔

اگر تم گھر میں گھسے نہ سالار۔۔۔تو میں تمھارا قتل کر دوں گا" وہ وارن کرتے دھاڑے۔۔۔۔

بابا "

کیابابابابا" وہ چلائے۔۔۔۔

سالار کچھ بول نہیں سکا۔۔

مرتضی زیمل کی جانب مڑے۔۔۔

جس کے ہاتھ لگنے سے گلاس زمین بوس ہوا۔۔

ابھی ہوا ہے نکاح" وہ سخت تیوروں میں اسکو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

زیمل نے فورا سر ہلادیا جبکہ آنکھوں میں بڑے بڑے آنسو بھر گئے۔۔۔

زبردستی کیا ہے اس نے" وہ اسکے نزدیک آئے جو سسکنے لگی تھی۔۔ خوف سے اسکا دم خشک وہ گیا تھا۔۔۔

زیمل کی نظریں سالار کی جانب اٹھیں۔۔۔۔

پوچھ رہا ہوں کچھ اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے جواب دو" وہ بھڑ کے تو۔۔ زیمل نفی میں سر ہلانا چاہتی تھی مگر اثبات میں سر ہل گیا۔۔

مرتضی جو ہاتھ میں چپل لیے ہوئے تھے۔۔ سالار کی کمر میں بجائی۔۔۔۔

جبکہ سالار کا تو منہ ہی کھل گیا۔۔۔

چلو میرے ساتھ تم" مرتضی نے زیمل کو باہر نکلنے کا اشارہ کیا۔۔

سالار اس سے پہلے کچھ کہنے کو آگے بڑھتا مرتضی نے اسکو گھور کر دیکھا۔۔

اپنی شکل لے کر چلو بھر پانی میں ڈوب مرو افشین نے اس بچی پر کم ظلم کیے تھے جو تم نے شروع کر دیے" وہ بے حد غصے سے بولے۔۔۔۔

سالار تو زیمل پر حیران ہی تھا بازی تو ساری پلٹ گئ۔۔اسکا باپ اسی کی بیوی کے حق میں کھڑا ہو گیا تھا۔۔

بہت خوب زیمل میڈیم" دل میں اسے کچا چبا جانے کے جزبات لیے وہ چپ رہ گیا۔۔

اچھا ہی تھا۔۔ کہ انپر یہ ہی ثابت ہوا۔۔ایک طرح سے اسنے سوچا اور میسنی سی شکل بنالی۔۔۔

لے کر چلو زین اسکو" زیمل کو زین کیطرف کر کے۔۔ مرتضی وہیں رک گئے۔۔ جبکہ زیمل نے ایک نظر سالار کو دیکھا۔۔

سالار نے اسکو ایسے دیکھا۔۔۔۔

جیسے کہہ رہا ہوں جو تم نے کیا ہے اسکی خطرناک سزا کے لیے تیار رہنا۔۔

زیمل جلدی سے باہر نکل گئ اور سالار مرتضی کے ارمان دھندے رہ گئے۔۔

اسنے اپنے باپ کو دیکھا۔۔۔

چور چور نظروں سے۔۔۔

مرتضی اسکے قریب آئے جبکہ وہ ڈر کر پیچھے ہوا۔۔۔

جس دن تک وہ لڑکی خود نہیں چاہے گی۔۔ تمھاری شادی نہیں ہو گی۔۔ بھلے آدھے شادی شدہ اور آدھے کنوارے رہو۔۔ساری زندگی۔۔

کسی کا باپ اتنا ظالم نہیں ہوتا" وہ بے چارگی سے بولا۔۔

کسی کی اولاد اتنی نافرمان بھی نہیں ہوگی" مرتضی بولے اور بمشکل اپنا غصہ دباتے باہر نکلے۔۔

یار بابا۔۔۔"سالار بھی پیچھے بھاگا جبکہ پی آئے نے پیچھے سے گھر لوک کیا۔۔۔

کبیر سمیر کے پرپوزل کو مرتضی سے انکار کرا چکا تھا۔۔۔۔

جبکہ۔۔۔۔اسے بہت غصہ بھی تھا اسی غصے میں وہ گھر آگیا۔۔۔

لاونج میں بیٹھا وہ۔۔۔پریشے اور عمل کی باتیں سن رہا تھا جو بتا رہیں تھیں کہ نین کی کتنی تعریفیں ہوئ تھیں وہاں مگر وہ غائب دماغی سے سن رہا تھا اسنے ایک نظر پریشے کو دیکھا۔۔۔۔

جو ہر وقت ہنستی کھلکھلاہتی رہتی تھی۔۔اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔۔پریشے ایکدم ساکت ہوئ۔۔۔۔

خوش رہو" مسکرا کر اسنے کہا۔۔۔تو پریشے حیرانگی سے اسکو دیکھنے لگی۔۔۔

بڑے بھیا مجھے تو نہیں کہتے آپ" عمل نے فورا۔۔۔ خفگی سے کہا۔۔۔

کبیر ہنس دیا۔۔

ہاں تم بھی" وہ اسکا گال تھپتھپا کر نین کو دیکھنے لگا جو اسکو مضطرب سا محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

اگر ڈسٹرب نہ ہو تو کافی کا ایک کپ دے دو" اسنے کہا تو نین سر ہلا کر کچن میں چلی گئ۔۔۔

ابھی وہ ان سے باتیں کر رہا تھا کہ۔۔۔

سامنے سے مرتضی صاحب بڑے زلزلے میں اندر آئے۔۔

انکے پیچھے زین تھا جبکہ اس سے پیچھے زیمل تھی۔۔وہ اس گھر میں دوبارہ آتی کانپ رہی تھی۔۔

جبکہ سالار کو توانھوں نے چوکیدار کے ساتھ بیٹھادیا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں لمبی سٹریٹ پر کون کھاتے ادھر ادھر دیکھتے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔۔کہ آیت نے گھیرہ سانس بھر کر اسکیطرف دیکھا۔وہ بے حد خوش تھی۔۔۔اسنے عارض سے کوئ شکایت نہیں کی تھی اور اسے اس سے کوئ شکایت تھی بھی نہیں جو بھی اسنے کیا۔۔۔آیت کی محبت نے سب بھلادیا۔۔آج وہ اسکے ساتھ تھا اسکے ہمقدم تھا وہ کسی بھی قسم کی انارکھ کران لمحوں کو خود پر تنگ نہیں کرناچاہتی تھی۔۔بار بار دل میں اللہ کا شکرادا کرتی۔۔۔وہ بس اسکا ساتھ پوری زندگی کے لیے مانگتی وہ نہیں جانتی تھی عارض اسکے بارے میں کیا سوچتا ہے مگر اسکی آنکھیں اسکی توجہ اسکا لمس۔۔اسکی شدتیں۔۔جیسے بیان کرتیں تھیں۔۔۔کہ اسکے دل میں آیت کے لیے پوشیدہ جزبات کھل کر سامنے آرہے ہیں۔۔۔۔

اسنے مسکراکر عارض کیطرف دیکھا جو لونگ کوٹ میں۔۔۔بار اگر جھک کر اسکی کون۔۔۔سے آئسکریم لیتا اور لبوں پر زبان پھیر کر اسکو صاف کر کے ادھر ادھر دیکھتا جبکہ اسکا ایک ہاتھ آیت کے شانے پر تھا۔۔اور دوسری کوٹ کی پوکٹ میں۔۔۔

رنگ برنگی لائٹیں اور خاموشیں مدھم مدھم لوگوں کی آواز۔۔۔اور ڈھنڈی خوشگوار تیز ہوا۔۔یہ منظر مکمل تھا

وہ اتنی خوش تھی کہ اپنی خوشی وہ بیان کرنے کے لیے لفظ کم لگ رہے تھے۔۔۔

عارض میں تھک گئی ہوں اب" حالانکہ وہ تھکی نہیں تھی مگر پھر بھی اسنے چہرے پر معصومیت تاری کی بھلا اسکے

ساتھ ہوتے ہوئے بھی وہ تھک سکتی تھی جان بوجھ کر کہا۔۔کہ دیکھ سکے کہ وہ اسکے لیے کیا کرتا ہے۔۔۔

عارض نے اسکیطرف دیکھا۔۔۔۔

اوہ۔۔۔بینچ پر بیٹھ جاتے ہیں" عارض نے بینچ کیطرف اشارہ کیا۔۔۔

مگر مجھے چلنا بھی ہے"آیت نے خفگی سے کہا۔۔یہ کیا بات ہوئی بینچ پر بیٹھ جاتے ہیں۔۔۔۔اسنے کچھ اور کیوں نہیں

سوچا۔۔۔

آیت رک کر اب اسکی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی جب تھک گئی ہو تو بیٹھ جاؤ" عارض سمجھ نہیں سکا اسکی چالاکی۔۔۔

میں نے کہا نہ مجھے چلنا بھی ہے اور میں تھک بھی گئی ہوں اور اب مجھے یہ آئسکریم بھی نہیں کھانی۔۔۔۔

مجھے اب کچھ اور کھانا ہے" وہ بیچ میں بیٹھ کر ضد پر اڑ گئی۔۔۔

عارض چند لمحے اسکیطرف دیکھتا رہا۔۔۔۔آیت منہ پھلائے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ایسا کرتے ہیں واپس ہوٹل چلتے ہیں۔۔۔یقیناً تمھیں کافی آرام ملے گا" وہ اسکے نزدیک ہوا اپنی ہنسی دباتا بولا۔۔۔۔

نو نو نو۔۔۔ہوٹل تو مجھے بلکل نہیں جانا" عارض کے سینے پر انگلی رکھ کر۔۔۔وہ سر نفی میں ہلاتی بولی۔۔

ایک بار وہ ہوٹل چلے جاتے اسکا مطلب تھا کہ عارض کے اندر کا بھوت جاگ گیا۔۔اور پھر آیت مشکل میں پھنس جاتی تھی۔۔عارض اسکے گھبرانے پر کھل کر ہنسا۔۔۔

عارض" آیت نے اسکے شانے پر ہاتھ مارا۔۔

۔جان عارض" اسنے اسکے اسی ہاتھ کو لبوں سے چھوا۔۔

آیت شرما سی گئی اُتنے لوگوں میں اسنے کتنی آرام سے اسکے ہاتھ پر لمس کی حدت چھوڑی تھی۔۔۔

آیت اسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ اس سے پہلے نکالتی کہ۔۔۔عارض نے جھک کر اسکو اپنے بازوؤں میں بھر لیا۔۔اور ایکدم اسے اٹھالیا وہ اسکے باوزوں میں سمائی اور آیت کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا۔۔۔۔

ہلکے ہلکے گیرنے اٹھنے لگی۔۔۔۔

عارض اس دلکش منظر کو۔۔۔۔دیکھنے لگا۔۔

۔۔عارض لوگ دیکھ رہے ہیں" وہ اترنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

اگر میں

۔۔تمھیں۔۔۔۔یہاں پرسنل اٹیک بھی کرتا ہوں تب بھی ان لوگوں کو فرق نہیں پڑے گا" وہ مدھم گھمبیر لہجے میں اسکے کان میں بولا۔۔۔آیت نے گھور کر اسکو دیکھا۔۔۔

مگر عارض پر کوئی فرق نہیں پڑا۔۔۔

تو میڈیم آیت۔۔۔آپ کی ایک خواہش تو پوری کر دی۔۔۔

اب دوسری۔۔۔ یہ ہے کہ آپکو۔۔۔ کچھ اور کھانا ہے۔۔۔ ہمممم" وہ ارد گرد دیکھنے لگا۔۔

عارض مجھے بہت شرمندگی محسوس ہو رہی ہے آیت اپنا چہرہ اسکے سینے میں چھپاتی بولی جبکہ عارض ہنس دیا اور۔۔۔

ایک اور سٹال کی جانب چلنے لگا۔۔ جبکہ آیت بھکلا گئ وہ اندھیرے سے روشنیوں میں آ رہے تھے۔۔۔۔

عارض نے اسکے لیے۔۔۔۔ کاٹن کینڈی لی۔۔۔۔ جبکہ آیت اب بھی اسکے بازؤں میں ہی تھی۔۔۔ شرمندگی سے وہ آنکھیں بھی نہیں اٹھا پا رہی تھی جبکہ۔۔۔۔ لوگ انکو دیکھ کر دبا دبا ہنس رہے تھے۔۔۔ وہ وہاں سے۔۔۔ گھوما اور دوبارہ اسی راہ پر چلنے لگا جبکہ اب ذرا کچھ زیادہ اندھیرے میں آ گئے تھے۔۔

آپ اتار دیں میں چل لوں گی" آیت نے پھر سے کہا۔۔

اب چپ چاپ کھاؤ اور مجھے بھی کھلاؤ ورنہ اسی سمندر میں پھینک دوں گا زیادہ نکھرے دیکھائے تو" عارض نے اسکو گھورا۔۔۔۔

جبکہ آیت خاموش ہو گئ۔۔۔ اور تھوڑا سا توڑ کر اسکے منہ میں دیا۔۔۔

غصہ تو ناک پر بیٹھا رہتا ہے جن کے" وہ منہ میں منمنائ۔۔۔۔۔

مجھے سب سنائ دے رہا ہے۔۔ آیت عارض۔۔۔۔۔ بہرہ نہیں ہوں" عارض نے بلند آواز میں کہا تو۔۔ آیت زبان دانتوں تلے دبا گئ۔۔۔

جبکہ وہ یوں ہی اسے کافی دیر تک لیے چلتا رہا۔۔۔۔۔۔

آیت کے لیے یہ حسین لمحے تھے۔۔۔۔

ایک بات پوچھوں "اسنے عارض کے منہ میں توڑ کر پھر سے کنڈی دی۔۔۔

ہمم "عارض بولا۔۔۔اور کچھ فاصلے پر پڑے بینچ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔جبکہ آیت اسکی گود میں تھی۔۔۔۔یہاں دور دور تک کوئی نہیں تھا۔۔۔۔۔

آیت کا چہرہ عارض سے کافی نزدیک تھا۔۔۔۔

جبکہ عارض کی نگاہ بار بار گردن کے پوشیدہ تل پر ٹھہر جاتی جسے وہ اس دوران بار بار تنگ کر دیتا تھا۔۔۔۔

یہاں تک کے وہ اب اس سے چھپ کر۔۔۔۔اسکی شرٹ کے اندر سے جھانک کر اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

آپ کو مجھ سے واقعی محبت ہے "وہ اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی

۔عارض نے اس شرارتی تل پر سے نگاہ ہٹا کر اسکی خمار نگاہوں کو دیکھا۔۔۔

جن میں اسکے لیے چاہت ہی چاہت تھی۔۔۔۔۔

تمھیں ایسا کیوں لگا کہ کوئی جھوٹ میں بھی محبت جیتا سکتا ہے "اسنے بلآخر اسکی نیک کے گرد گھوما ہوا مفلر۔۔ہٹایا

۔۔۔

آیت نے اسکی جناب دیکھا۔۔۔

جبکہ عارض نے اسے تھوڑا اور آگے آنے کا اشارہ کیا۔۔

آیت مسکراہٹ چھپاتی نفی کرنے لگی۔۔

عارض نے گھورا۔۔۔ جسے آیت نے کھاتے میں نہیں لانا تھا مگر مقابل عارض تھا۔۔۔آیت کی شرارت پر اسنے

ایکدم آیت کو بینچ پر پٹخا اور خود جست لگا کر اب اسکے سامنے آگیا۔۔

آیت کا منہ کھل گیا

۔یہ کیا ایکدم وہ نیچے آگئی تھی۔۔۔ بینچ پر ٹھنڈا بینچ اسکے گرم پناہوں کی نسبت ظالم سا لگ رہا تھا۔۔۔

آیت نے۔۔۔ منہ بسورا۔۔۔۔

تو مجھے وہ کرنے دو جو

۔۔ میں چاہتا ہوں" عارض نے اپنا مدعا بیان کیا۔۔۔۔

پہلے میری بات کا جواب دیں" آیت نے اسکے لبوں پر اپنی انگلی رکھ دی۔۔

عارض کے وجود میں جزبات بھڑک اٹھے۔۔۔۔۔

وہ بے قابو سا اسکیطرف بڑھا۔۔۔ مگر آیت نے خود کو اس سے بچالیا۔۔۔

آیت" عارض جھنجھلایا۔۔

پہلے میرا جواب" آیت نے کہا۔۔۔۔

ہاں بھئی کرتا ہوں نہ پیار۔۔

بہت پیار کرتا ہوں۔۔ کب کہاں کیسے۔۔۔ کیوں معلوم نہیں۔۔ شاید نفرت کرتے کرتے تم سے پیار کرنے لگا۔۔۔

اور خود بھی نہیں جان پایا۔۔۔۔

کہ تم کتنی اہم ہو میرے لیے۔۔۔۔

مدھم مدھم آواز میں بولتا وہ اس تل کے بلکل نزدیک پہنچ۔۔ گیا۔۔۔ آیت کے لی اسکا ایک ایک لفظ موتی تھا۔۔۔

تو وہ اسکی خواہش کو پورا کیوں نہ کرتی۔۔۔ اسکی گردن میں بازو حائل کر کے۔۔ اسنے اپنی گردن کو زرا سا خم دیا

۔۔۔

لبوں کی تراش میں حیا سے لبریز مسکان تھی۔۔۔ عارض فدا سا ہو گیا۔۔۔

اسکا مفلر اسکی گردن سے کھینچ کر نکلا۔۔۔۔

اور اس تل کو۔۔ اب اسنے طنزیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔

کہ وہ کس طرح چھپنے کی کاوش میں تھا۔۔ اور۔۔۔ آیت نے اسکے لیے اسکو سر عام کر دیا تھا۔۔۔

عارض کا بھی

بہکا بہکا لمس۔۔۔۔ اسکے تل کے گرد تھا۔۔۔۔ نرمی سے چھوتے چھوتے شدت سے۔۔۔ بکھرنے لگا۔۔۔ پھسل کر کبھی ایک جانب تو کبھی دوسری جانب کا سفر طے کرنے لگا۔۔

آیت دیوانی سی ہونے لگی۔۔۔۔

اسکی قربت دلکش تھی۔۔۔۔ مسروریت سے بھرپور تھی۔۔ اور اس سے بے پناہ محبت کرتی تھی۔ ہمیشہ اسکی منتظر رہی۔۔۔۔۔

عارض نے اسکی گردن پر اپنی شدت کے نشان دیکھے۔۔۔۔

جو واضح تھے۔۔آیت نے آنکھیں کھول کر اسکو دیکھا وہ اپنی بنائی گی ڈرائیونگ سے کافی مطمئین لگ رہا تھا۔۔

میں نہیں ہوں گی اب یہ "آیت نے نروٹھے لہجے میں کہا۔۔

وہ جان بوجھ کر ایسی حرکت کرتا تھا۔۔۔جو آیت برداشت کر جاتی تھی۔۔اپنی محبت میں مجبور ہو کر چور ہو کر۔۔۔

مگر مجھے یہ خوبصورت لگتے ہیں تمھاری گردن پر سجے "وہ ان کو چھوتے ہوئے بولا۔۔

آیت نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ مارا۔۔۔

شرم کریں۔۔آپ ہوٹل سے باہر ہیں مگر باز نہیں آتے "

دیکھو یہ زیادتی ہے تم نے خود مجھے آفر کی تھی "عارض کمر پر ہاتھ رکھتا۔۔اسپر الزم ڈالنے لگا

۔کیا میں نے کی تھی۔۔۔کس قدر جھوٹے ہیں عارض آپ "آیت بینچ پر کھڑی۔۔لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پر ہاتھ رکھتی اسے گھورنے لگی۔۔

عارض اسکے انداز پر کھل کر ہنسا اور اسے یوں ہی اٹھا لیا۔۔۔

اور گول گول گھمانے لگا۔۔آیت کی ہنسی کا جلترنگ رات کی خاموشی میں چاروسو پھیل گیا۔۔۔۔

جبکہ

۔۔عارض نے ایک بھرپور شدت بھری جسارت کی۔۔

بس ہوٹل چلو اب۔۔۔۔مجھ سے مزید دیری نہیں برداشت ہو رہی "وہ معنی خیزی سے بولا۔۔۔

عارض "آیت رو دینے کو تھی۔۔

میری جان یہاں آنے کا مقصد یہ ہی تھا۔۔اب۔۔۔ تمھیں رونا دھونا نہیں ڈالنا چاہیے" وہ اسکے ہنستے ہوئے بال سنوارتے بولا۔۔۔

آیت چپ ہو گئ۔۔

کتنے چیپ ہیں آپ" جتنا وہ کہہ سکتی تھی کہہ گئ۔۔۔

تھینکیو۔۔۔" عارض نے کندہ پیشانی سے کہا اور گاڑی کی جانب چلنے لگا۔۔۔

آیت نے اسکے شانے پر سر ٹکا دیا۔۔۔

عارض اب ہمارے بیچ کوئ نہیں آئے گا نہ" وہ گاڑی میں بیٹھتے ہی پوچھنے لگی۔۔۔

عارض نے اسکی صورت کو دیکھا۔۔اور اسکے معصوم چہرے پر شدت سے لمس بکھرتا اسکی سانسوں کو اپنی سانسوں میں الجھا کر بھاری کر گیا۔۔۔

اسکے عمل میں جنون تھا۔۔۔واضح دلیل تھی کہ۔۔۔دوبارہ ویسا نہیں ہو گا۔۔۔

کیا تمھیں مجھ پر یقین نہیں" وہ بولا۔۔آیت اسکی جانب دیکھنے لگی۔۔عارض نے لب بھینچ لیے۔۔۔

گویا وہ اسپر یقین نہیں رکھتی تھی۔۔

آیت چاہ کر بھی اسے یہ نہیں کہہ سکی کہ اسے یقین ہے اسپر۔۔۔

عارض مسکرا دیا اور اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

اسکے ہاتھ پر بھی پیار کرتا وہ گاڑی ڈرائیو کرنے لگا آج اسے اندازا ہوا تھا۔۔آیت کس کس طرح اسکے رویے سے ہرٹ ہوتی تھی۔۔

اسے اسپر یقین نہیں تھا۔۔۔اور عارض۔۔کو یہ بات بہت چبھ رہی تھی۔۔۔

مرتضی صاحب کا غصہ۔۔۔بے حد تھا۔۔۔جبکہ انھیں یہ بات برداشت نہیں ہو رہی تھی کہ زیمل کے ساتھ سالار نے زبردستی کی تھی۔۔۔وہ غصے سے مدیھا کو جھڑک گئے۔۔

یہ تربیت ہے تمھاری۔۔۔کہ تمھاری اولاد یہ کارنامے کر رہی ہے۔۔پہلے اس معصوم کو افشین نے کم زلیل کیا تھا۔۔جو یہ نواب زادہ بھی۔۔۔"وہ بھڑکے۔۔مدیھا۔۔۔تو سر ہی تھام گئیں۔۔۔جبکہ نانی کا منہ کھل گیا۔۔۔

مرتضی کی بات سن کر۔۔۔اور دوسری طرف۔۔کبیر وہ خود سن ہو گیا تھا سالار کی حرکت پر جبکہ اگر کوئی وہاں خوش پر جوش۔۔تھا تو وہ پریشے تھی جس نے سب سے پہلے زیمل کا ہاتھ تھامہ تھا۔۔

آف میں تو بہت خوش ہوں" وہ اسکے کان میں بولی جو کہ رونے کا شغل جاری رکھے ہوئے تھی۔۔۔

مرتضی سالار وہ اندر نہیں آنے دے رہے تھے جبکہ وہ۔۔اب رات ڈھلنے لگی تھی وہیں بیٹھا تھا۔۔۔

یار بابو تمھارا ابھی کوئی باپ تو ہوگا۔۔۔کیا ایسا ہی تھا۔۔۔ظالم جابر۔۔۔چھوٹے چھوٹے معصوم لوگوں کے ارمانوں کا خون کر دینے والا۔۔لوگوں کے رومینس کی دیوار۔۔۔

یقین مانو ابھی تو کچھ کیا بھی نہیں تھا" وہ۔۔۔۔اداسی سے بولا۔۔

جبکہ بابو کافی عمر رسیدہ تھا۔۔ بچپن سے اسکو ایسا ہی دیکھتا آیا تھا اسکی باتوں پر ہنس دیا۔۔

صاحب امارا ابا۔۔ تو۔۔ سوٹے سے چھینٹ دیتا تھا۔۔۔۔

اگر کو کسی لڑکی کی طرف آنکھ اٹھا بھی لیتا تھا۔۔۔۔" بابو اپنا قصہ بتانے لگا۔۔۔

سالار نے اسکیطرف ہمدردی سے دیکھا۔۔

مگر مجھے یقین ہے بابو تم میں میری جیسی صلاحیتں نہیں ہوں گی۔۔" وہ ہاتھ جھاڑتا۔۔ فخر سے مسکراتا اٹھا۔۔

بابو بھی اٹھ گیا۔۔

تم تو بیٹھو۔۔۔۔ میں دیکھتا ہوں اپنے باپ کو۔۔۔۔ ایکچلی مجھے چھترول کھانے کا بہت شوق ہے" وہ بابو کا شانہ تھپتھاپتا۔۔ بلاآخر اندر کی جانب چل دیا۔۔۔

اور ایکدم پیکر کے پیچھے چھپ گیا۔۔ کیونکہ مرتضی باہر ہی دیکھ رہے تھے جبکہ بابو کا ایکدم قہقہہ نکلا۔۔

سالار نے اسکو گھورا۔۔۔

اور دوبارہ اندر جھانکا۔۔ سب عدالت میں اب بھی کھڑے تھے۔۔۔

اگر وہ اندر جاتا تو۔۔ اسے زبح کر دیا جاتا کوئ بعید نہیں تھی۔۔۔ اسکی نئ بیوی کے سامنے۔۔ اسکی عزت ہی نہ رہتی ۔۔۔ وہ یوں ہی اندر کے حالات دیکھتا رہا۔۔

نانی کے بولنے کی آوازیں آرہیں تھیں۔۔۔

یہ تو نے اچھا نہیں کیا مدیحا۔۔ تیرے بیٹے سب کے سب آوارہ ہیں ایک۔۔ نے میری ایمن پر اس چھوکری کو فوقیت دی دوسرا تو بھاگا کر لے آیا۔۔ "نانی چیخی جبکہ۔۔ زیمل کا سر جھک گیا۔۔۔۔

سالار نے یہ منظر دیکھا۔۔ تو اسکے ماتھے پر کئی بل ڈلے۔۔۔

وہ سیدھا بنا لحاظ کے اندر آ گیا۔۔

سب نے اسکی جانب دیکھا اور۔۔ وہ زیمل کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ عزت نفس اور اکڑ تو اس میں ان سب سے زیادہ تھی جبکہ ڈرامے بازی بھی کوٹ کر بھری تھی۔۔ مگر یہ بھی حقیقت تھی اسے ڈر کسی سے نہیں لگتا تھا۔۔

زیمل نے اسکی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔۔

تم سالار مرتضی کی بیوی ہو۔۔ تم پر بلکل یہ بات نہیں جچتی کہ تم سر جھکا کر کسی کی بھی کوئی الٹی سیدھی بات سنو۔۔۔ "وہ سب کے سامنے اس سے بولا۔۔۔۔

کبیر نے گہری سانس ابھری نانی تو آنکھوں سے آنسو صاف کرنے لگی جبکہ ایمن کے سارے خواب جیسے ٹوٹ ہی گئے۔۔ جو اسنے ڈالر کے متعلق سوچ لیے تھے۔۔۔

ایک تو تم نے غلط حرکت کی ہے اسپر سینہ زوری کر رہے ہو "مرتضی بھڑکتا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر زیمل سے دور کیا۔۔

غلط حرکت میں نے کی ہے۔۔ اس میں زیمل کا کوئی قصور نہیں ہے "وہ انکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سنجیدگی سے بولا

تمھیں اندر آنے ہی کس نے دیا ہے۔۔۔۔۔ میں تمھیں کہہ چکا ہوں جب تک یہ لڑکی نہیں چاہے گی۔۔ تم اس کے اس پاس بھی مت بھٹکنا "

بابا یہ سارے ظلم مجھ پر ہی توڑنے ہیں کیا "

کھوتے کی اولاد " مرتضی نے پھر سے جوتی اتاری۔۔۔ جبکہ سلار تو بھاگ کر مدیھا۔۔۔۔ کے پاس کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

مدیھا نے گھور کر سالار کو دیکھا۔۔۔۔

جبکہ سالار نے گھیری سانس کھینچی۔۔۔

اور چپ ہو گیا معملہ سنگین تھا۔۔۔

مجھے اب اس گھر میں نہیں رہنا۔۔۔ تو میری ٹکٹ کرا دے مرتضی مجھے نہیں رہنا تیرے اس گھر میں جب تیری اولاد ہی تیرے بس میں نہیں " نانی بے حد دیکھی تھیں اور ایمن تو اس سے بھی زیادہ۔۔۔۔

سالار دور ہی کھڑا رہا۔۔۔ وہ کچھ بولتا تو۔۔۔۔ ایک اور چپل پڑتی تبھی چپ رہا۔۔

کبیر بھی خاموش تھا کہ وہ بھی اس زلزلے کی زد میں آ جاتا۔۔۔

جبکہ زین نے چونچ دبالی کہ انکا اگلا ڈار گیٹ کہیں وہ ہی نہ بن جائے۔۔۔۔۔

نانی ایمن کا ہاتھ پکڑ کر کمرے میں چلیں گئیں۔۔۔۔ جبکہ مدیھا ماں کے پیچھے بھاگی۔۔

امی جی میری بات سنیں "

مرتضی نے کھا جانے والی نظروں سے۔۔۔ سالار کو دیکھا جو لیول کا میسنا بنا کھڑا تھا۔۔۔۔

تم اپنی یہ شکل میری نظروں کے سامنے سے گم کر لو" وہ دھاڑے۔۔۔ سالار۔۔۔چپ چاپ اوپر چلا گیا۔۔۔

جبکہ۔۔۔ مرتضی بھی نانی کے کمرے میں چلے گئے ابھی افشین اور سکندر کو یہ بات نہیں پتہ چلی تھی۔۔۔ جبکہ سب تو خود حیران و پریشاں تھے۔۔۔ سالار جو بے حد لاا وبالی تھا وہ کیسے اتنا بڑا قدم اٹھا گیا کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔۔

نین نے کبیر کو سالار کے پورشن میں اور زین کو اپنے کمرے میں جاتے دیکھا تو خود زیمل کے پاس آ گئ۔۔

جس کی اب دبی دبی سسکاریاں اٹھ رہیں تھیں۔۔۔

نین کو اسپر کافی ترس آیا۔۔۔

اور وہ زیمل پریشے اور عمل تینوں پریشے کے

کمرے کی جانب چل دیں۔۔ پریشے اس سب میں بے حد خوش تھی۔۔۔

یہ سب کیا ہے سالار" کبیر کی آنکھوں میں خفگی تھی۔۔

یار تمھیں مجھے سپورٹ کرنا چاہیے" وہ لاپرواہی سے بولا۔۔

سپورٹ وہاں کی جاسکتی ہے جہاں کوئ سپورٹ کرنے والی بات ہو تم جانتے وہ عدیل کی بیوی رہ چکی کبیر" وہ آنکھیں نکالتا غرایا۔۔۔

کبیر چپ رہ گیا۔۔۔

اس وقت اسکی حقیقت یہ ہے کہ وہ سالار مرتضی کی بیوی ہے اور مجھے بلکل غرض نہیں کے اسکا ماضی کیا تھا۔۔

مگر اسکا ماضی حقیقت ہے۔۔۔ کبیر نے احساس دلایا۔۔

ہاں ہو گا۔۔۔۔ مگر میں کہہ چکا ہوں مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔

تمھیں پڑنا چاہیے سالار۔۔ تم ینگ ہو۔۔۔ تم ایک ایسی لڑکی۔۔

کبیر تم یہاں سے چلے جاؤ میری برداشت مت آزماؤ" سالار کو پتنگے لگے۔۔۔

کبیر اس کو کچھ دیر دیکھتا رہا۔۔

تم میرے بھائ ہی نہیں ہو۔۔۔۔" سالار نے ناگواری سے اسے دور جھٹکا۔۔۔

کبیر کے دل پر لگی تھی یہ بات اور اسے اپنی غلطی کا احساس فورا ہو گیا۔۔۔

کہ سالار نے نین کے معاملے میں اسکی ہر طرح سے سپورٹ کی تھی۔۔

ایم سوری" وہ جلدی سے اسکا ہاتھ پکڑتا بولا۔۔۔

شیٹ آپ" سالار نے ہاتھ جھٹکا۔۔۔

یار اچھا سوری میں بس فضول سوچنے لگ گیا تھا۔۔" کبیر کو اسکی ناراضگی برداشت ہی کب تھی۔۔

سالار پھر بھی اکڑ کر کھڑا رہا۔۔۔

سوری پلیز" کبیر ہنسا۔۔۔

سالار نے اسے۔۔ دھکا دیا۔۔۔ اور اسپر چڑھ گیا۔۔۔۔

تم نے آئندہ میری بیوی کے متعلق ایک لفظ بھی بکواس بکی تو۔۔ گردن تن سے الگ کر دوں گا۔۔۔" وہ اسپر چڑھا گریبان جکڑتا بولا تھا۔۔۔

او کے او کے ٹیک اٹ ایزی۔۔۔" کبیر اپنا بچاؤ کرتا بولا۔۔ تو سالار اسپر احسان کرتا اٹھ گیا۔۔۔

سالار اسپر سے ہٹ کر واشروم میں شاور لینے جانے لگا۔۔۔

جبکہ کبیر بستر پر بیٹھ گیا۔۔

بات سنو واقعی اسے محبت کرتے ہو" کبیر نے جاننا چاہا۔۔۔

ہاں شاید۔۔" اسنے شانے اچکائے۔۔

کیا یہ شاید کیا ہے" وہ ایکدم اٹھا۔۔۔

شاید" سالار نے قہقہہ لگایا۔۔اور باتھروم میں گھس گیا۔۔

اس شاید پر اس نے تین مکے جڑ دیے جب محبت ہو گی تو بندے لگ پتہ جائے گا" وہ ہنستا ہوا۔۔نیچے اتر گیا۔۔

اسکی ہنسی کو تب بریک لگا جب مرتضی نے پھاڑ کھانے والی نظروں سے اسے دیکھا وہ جلدی سے اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

یہ سب کیا تماشہ ہے" افشین چیخنے لگی۔۔ جبکہ سکندر نے اسکو آواز نیچی رکھنے کو کہا۔۔

میں تو اس لڑکی کو اس گھر میں برداشت ہی نہیں کروں گی میرے بیٹے کی قاتلہ کو بیاہ کر لے آیا یہ۔۔"افشین کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکلی۔۔۔

اور دندناتی ہوئی وہ۔۔۔سید حامر تضی کے کمرے تک پہنچی تھی جو۔۔۔ بمشکل سوئے تھے دروازہ بجنے پر ایکدم اٹھ گئے۔۔۔۔۔

مرتضی نے بے ساختہ دل پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔مدیھا ڈر گئ۔۔۔

نہیں مجھے کچھ نہیں ہو رہا" مرتضی نے کہا۔۔

نہیں آپ کا چہرہ زرد کو رہا ہے۔۔۔مرتضی" مدیھا کا لہجہ بھیگ گیا۔۔

بس اس ہاتھ میں درد سا ہو رہا ہے" مرتضی نے سیدھے ہاتھ کیطرف دیکھا۔۔۔

یااللہ" مدیھا جلدی سے اٹھی اور باہر بھاگیں۔۔۔افشین کچھ بولتی کے۔۔۔مدیھا نے کبیر کا دروازہ بجایا۔۔۔

کبیر تمھارے باب کی طبعیت خراب ہو رہی ہے" مدیھا چیخی۔۔۔کبیر پل میں باہر نکلا تھا۔۔

جبکہ۔۔۔زین بھی اس چیخوں پکار پر نکلا۔۔۔اور حالت دیکھ کر وہ سالار کیطرف بھاگا

سکندر۔۔۔ بھی اندر بھاگے۔۔ مرتضی بے دم سے ہو رہے تھے۔۔کبیر نے باپ کا چہرہ تھپتھپایا جو ریسپوں س نہیں کر رہا تھا۔۔۔

اور اچانک اس بھیڑ کو چیرتا سالار۔۔اندر داخل ہوا۔۔

اسنے کبیر کو پیچھے کیا۔۔۔۔۔

تم گاڑی نکالو" سالار نے کہا۔۔اور باپ کو۔۔۔اپنے مظبوط بازؤں میں اٹھالیااور وہ باہر لے کر انکو دوڑااس وقت

۔۔۔انکے چہروں پر۔۔۔کچھ چھین جانے کا خوف تھا۔۔۔۔

تینوں بیٹے۔۔۔اور بھائی۔۔۔مرتضی کے لیے

۔۔ہسپتال پہنچے تھے جبکہ سکندر نے افشین کو غصے سے دیکھا۔۔

اگر میرے بھائی کو کچھ ہوا تو زمہ دار تم ہو گی اور میں تمھیں چھوڑو گا نہیں" وہ کہہ کر نکل گئے جبکہ۔۔افشین نے

سب کیطرف دیکھا کوئی اسکیطرف متوجہ نہیں تھا۔۔۔

سب مدیھا کو چپ کرا رہے تھے۔۔جو مسلسل رو رہی تھی۔۔

ـــ

ہسپتال کے کاریڈور میں وہ سب پریشان کھڑے تھے سب کے چہروں پر پریشانی تھی جبکہ سالار تو اندر جانے کے لیے

بے تاب تھا۔۔اسکے پاؤں جیسے جل اٹھے تھے کے اسکی اس حرکت کو اسکے باپ نے اتنا دل پر لے لیا۔۔۔کہ اسکو کچھ

ہو گیا یہ ہو جائے تو وہ۔۔۔۔کیسے زندہ رہے گا۔۔۔۔جبکہ سکندر اپنی جگہ شرمندہ کھڑا تھا کیونکہ۔۔۔اسکی بیوی کی

وجہ سے یہ ہو رہا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد ڈاکٹر باہر آئے۔۔۔۔اور سالار فوراانکی طرف بڑھا کبیر اور زین بھی۔۔

برخوردار پریشان مت ہو۔۔وہ ٹھیک ہے۔۔بس۔۔اسکی ڈائیٹ ٹھیک نہیں ہے۔۔ تھوڑا پریشرائز ہو گیا ہے۔۔اور نیند میں شور برپا ہونے سے بعض اوقات انسان کا دل پریشر میں آجاتا ہے جب وہ گھیری نیند میں ہو تو بس وہ ہی ہوا ہے باقی تمھارے والد بلکل ٹھیک ہیں" وہ مسکرا کر بولے تو۔۔۔۔

سالار نے سانس بحال کیا۔۔۔

کیا میں مل سکتا ہوں" وہ بولا۔۔۔

تم ہی نہیں تم سب مل سکتے ہو" ڈاکٹر کہہ کر وہاں سے چلا گیا جبکہ وہ سب اندر آ۔ گئے۔۔

مرتضی ہوش میں تھے ان سب کو دیکھ کر مسکرائے جو انکی بات پر اتنا ناراض ہو چکے تھے ان سے۔۔۔

یہ سب کیا ہے یار۔۔اتنا بھی ڈھیلا کون ہوتا ہے۔۔۔۔یہ تو وہ بات ہو گئی۔۔غبارے میں سے ہوا نکلی تو پھیس ہو گیا غبارہ" سالار بولتا ہوا۔۔۔سٹول کھینچ کر بیٹھ گیا بلکل انکے پاس۔۔۔

تو پیٹنے کے لیے ہی پیدا ہوا ہے" مرتضی ہنس دیے۔۔

جبکہ اسنے انکا ہاتھ پکڑ لیا لبوں کی مسکراہٹ سنجیدگی میں بدل گئی۔۔

آپکو کچھ ہو جاتا میرا کیا ہوتا۔۔۔

دیکھیں۔۔اسے۔۔وہ سب سے بڑا ہے۔۔وہ سب کو سمبھال لے گا سوائے میرے۔۔اور یہ سب سے چھوٹا ہے اسکو میں سمبھال لوں گا۔۔۔عارض۔۔۔کے لئے ہم دونوں مل کر بھی کافی ہیں۔۔۔مگر۔۔سالار کے لیے۔۔۔ان میں سے کوئی بھی نہیں ہے۔۔۔سالار کو صرف مرتضی صاحب چاہیے۔۔۔ہیں وہ ہی اسکو سمبھال سکتے ہیں سمجھ

رہیں ہیں نہ آپ۔۔۔بس آپ میرے ساتھ رہیں گے۔۔۔۔ کہیں نہیں جائیں گے" وہ جزباتی لہجے میں بولا جبکہ مرتضی اسکی آنکھوں میں دیکھتے رہے۔۔جو کبھی کبھی سنجیدہ ہوتا تھا۔۔

اور اسکے دل میں اپنی حثیت جان کر۔۔انکا دل جیسے خوشی سے۔۔ایکدم بلکل ٹھیک ہو گیا۔۔

انھوں نے اسکے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرہ۔۔۔

شیر ہے میرا بیٹا۔۔"اسکی بڑھی بریڈز کو پیار سے چھوتے وہ بولے۔۔۔۔

مگر اسکا مطلب بلکل یہ نہیں ہے کہ تم مجھے اپنی بیوی کے لیے پٹالوگے" انھوں نے زرا گھوری لگائی۔۔

اف۔۔۔میں تو واقعی پٹا رہا تھا یار" وہ قہقہ لگا کر ایکدم اٹھا۔۔۔۔

جبکہ سب ہنسنے لگے۔۔۔۔

کبیر۔۔مرتضی کے پاس آیا اور اپنے باپ کا۔۔ہاتھ چوم لیا۔۔

آپ بہتر محسوس کر رہے ہیں" اسنے پوچھا تو وہ مسکرا کر سر ہلانے لگے۔۔۔۔

بس بھوک لگی ہے آدھی رات کو تمھاری ماں کے ہاتھ کا بنا کچھ مل جائے تو اچھا ہو گا" مرتضی بولے تو۔۔کبیر مسکرا دیا۔۔میں مما کو فون کر کے کہہ دیتا ہوں۔۔۔۔"اسنے کہا۔۔

اور سالار نے زین کو دھکا دیا۔۔

جو۔۔باپ کے سینے سے لگ گیا۔۔

اوہ میرا بیٹا۔۔"مرتضی ان سب کی محبتوں پر نازاں تھے ہنسنے لگے۔

یار بابا اس طرح تو نہیں ڈراتے۔۔۔" زین نے خفگی سے کہا۔۔۔

چلو چلو میرا پتر ٹھیک ہوں میں" وہ اسکا گال تھپتھپا کر بولے۔۔۔

میں اس عارض۔۔۔ کو فون کر کے کہتا ہوں۔ سالہ اور کتنے دن۔۔ ہنی مون منائے گا" سالار نے پاؤں پٹخا۔

تمھارے اندر کی تکلیف ختم نہیں ہو گی کبھی خبر دار جو اسے تنگ کیا۔ میری بیٹی نے پہلی بار کوئی فرمائش کی تھی انھیں وہیں رہنے دو جب دل کرے گا آ جائیں۔گے" مرتضی نے ڈپٹا۔۔

ٹھیک ہے بابا۔۔ آپ دیکھیے گا میرے بیس بچے بھی ہو جائیں گے میں پھر بھی ہنی مون پر جاوں گا اور آپ روک کر تو دیکھاو" وہ انکھیں نکالتا بولا جبکہ سب بیس بچوں پر ہنسنے لگے۔

میں سچ کہہ رہا ہوں" وہ ناراضگی سے بولا

آج شادی ہوئی ہے آج بیس بچوں کے سپنے۔۔ بھائی کوئی لحاظ کریں" زین نے کہا تو اسنے زین کو گھورا

تم تو اپنی شکل گم کرو میں کبھی تمھارا بھیجا پھوڑ دوں "

شیٹ آپ سالار" مرتضی گھور کر بولے۔۔

بس مجھے ہی ڈانٹتے رہیں گے" وہ خفگی کا اظہار کرتا باہر نکلنے لگا۔

میں تم سے اب بھی ناراض ہو سمجھے" مرتضی نے پیچھے سے کہا۔

جبکہ سالار سر ہلاتا باہر نکل گیا۔۔

تم گھر چلو میں لے کر آتا ہوں بابا کو" کبیر نے کہا تو وہ وہاں سے نکلنے لگے۔۔

جبکہ فون پر زین اور شاداب چاچو کو آنے کا کہا کیونکہ گاڑی میں جگہ پھر کم رہتی ۔۔ وہ دونوں اگئے تو ۔۔ وہ تینوں پہلے ا ور مرتضی سکندر کبیر اور وجاہت ۔۔ وہ چار و بعد میں آئے ۔۔۔ تھے ۔۔ گھر آتے ہی سب مرتضی کے گرد جمع ہو گئے ۔۔ جبکہ مرتضی سب کو سمجھاتے رہے کہ وہ ٹھیک ہیں ۔۔

افشین بھی شرمندہ سی اگئ ۔۔

بھائ صاحب معافی چاہتی ہوں میری وجہ سے ۔۔ ہوا یہ سب "

افشین نے کہا۔ جبکہ کبیر سالار اور زین نے بھڑک کر اسکو دیکھا ۔۔۔

مرتضی نے نفی کی ۔۔

کچھ نہیں ہوتا۔ "انھوں نے کہا۔

بابا اپکو ریسٹ کی ضرورت ہے "کبیر نے کہا تو مرتضی اٹھے۔

نین کچھ بنا دو بابا کے لیے "وہ جاتے جاتے بولا تو نین ۔۔ کچن میں اگئ۔ مما بھی روم میں آ گئیں ۔۔۔

نین نے ہلکا پھلکا سا کھانا بنایا ۔۔ اور کمرے میں داخل ہوئ تو وہ تینوں بھائ مرتضی اور مدیحا تھے وہ کچھ گھبرائ اور پھر ا گے بڑھ کر انکے آگے کھانا رکھ دیا ۔۔

مرتضی نے چپ چاپ کھانا شروع کیا ۔۔۔

نین جانے کے لیے پر تولنے لگی ۔۔

ایک منٹ بھئ "سالار کو پھر سے کھلبلی ہوئ ۔۔۔

اب تم نے کوئی نیا شوشہ آدھی رات کو چھوڑا تو اچھا نہیں ہو گا" مرتضی نے بھڑک کر کہا۔

میں کیا کرو میرا نام سالار غلط رکھا ہے شوشہ رکھ دینا چاہیے تھا وہ بھی ڈھیٹ رومنٹک شوشہ "

کبیر اس کے لئے ایک خاص چھتر بنوالو۔۔۔" مرتضی اپنی ہنسی دباتے بولے۔۔سب کے چہروں پر مسکراہٹ تھی

کہنا مجھے یہ ہے۔۔بھابھی نے فرسٹ ٹائم آپکو کچھ کھلایا ہے جیب ہلکی کریں فورا" سالار نین کے پاس اگیا جبکہ نین گھبرا گی۔۔

نہیں اسکی ضرورت نہیں۔۔وہ میرے بھی بابا ہیں" نین نے کچھ جھجھکتے ہوئے کہا پورے گھر میں مرتضی ہی اس سے سب سے کم بولتے تھے۔

ہاں تو۔۔۔" سالار نے شانے آچکائے۔۔

سالار" کبیر نے ٹوکا۔۔۔

مدیحا مسکرادیں۔۔۔۔جبکہ زین بھی سالار کے ساتھ مل گیا۔۔

مجھے پتہ ہے۔۔۔ادھر آؤ بیٹا" مرتضی نے اسکو بلایا انھوں نے محسوس کیا تھا وہ ان سے زرا دور ہی رہتی ہے۔۔

نین نے کبیر کو دیکھا جس نے انکھ سے انکے پاس انے کا اشارہ کیا۔۔

نین انکے پاس آئی اور انھوں نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔۔

یہ لو" نیگ اسکے ہاتھ پر رکھا۔۔

اس کی کیا ضرورت ہے" نین نے کہا۔۔

بیٹا یہ تو محبت ہوتی ہے۔۔ رکھ لو اور سوپ اچھا بنا ہے اپنی ساس کو بھی سیکھا دو" وہ شرارتی لہجے میں بولے تو ایکدم

سب ہنس دیے۔۔

بابا کتنا اچھا لگے اگر میری بیوی کو بھی میرے سامن اپ نیگ دیں" سالار نے ٹھنڈی آہ بھری۔

بیٹا جی نیگ تو اسے مل جائے گا۔۔ مگر تم اور تمھارے سامنے۔۔۔ ایسا تو کبھی نہیں" مرتضی سوپ پیتے سنجیدگی

سے

بولے۔۔۔

ظالم ہے مما آپکا شوہر" سالار نے ماں کو دیکھا۔۔۔

ڈرامے باز" مرتضی اور سالار بیک وقت بولے

اس بات پر تو میں بھی آپ سے خفا ہوں" مدیحا نے کہا تو سالار نے گھیری سانس بھری۔۔۔

کبیر کو گھور کر دیکھا مجال ہو وہ بے وفا آدمی ایک لفظ بھی منہ سے اسکے حق میں جھاڑ لیتا۔۔۔

وہ بائے بائے کرتا وہاں سے نکل گیا جبکہ باہر نکلتے ہی کبیر کو گالیوں سے بھرپور ایک میسیج سینڈ کر دیا۔۔

کچھ دیر بعد مرتضی کے آرام کے احساس سے سب ہی باہر نکل گئے۔۔۔

کبیر کمرے میں داخل ہوا تو نین کمرے میں اس نوٹ کو بیٹھی دیکھ رہی تھی۔۔

کبیر اسکے پاس آیا تو۔۔ وہ اسکی جانب دیکھنے لگی۔۔

خوشی اسکے چہرے سے ایاں تھی۔

کبیر میں بے حد خوش ہوں" وہ ہاتھ کو کھول کر بولی جبکہ کبیر نے اپنی ہنسی روکی۔۔

صرف پانچ ہزار کے نوٹ پر میری بیوی اگر اتنا خوش ہوتی ہے تو دن رات دے دیتا ہوں میں" وہ اسکو اپنی طرف کھینچ کر بولا جبکہ نین نے۔۔اسکے شانے پر تھپڑ مارا کبیر نے اسکو گھورا جس کا اسنے رتی بھی اثر نہیں لیا۔۔

میں اس لیے خوش ہوں کہ میرے ماں باپ نہ صیحی آپکے بابا تو مجھ سے راضی ہو گئے ہیں" ایکدم کہتے ہی اسکی آنکھیں بھیگ سی گئیں

--

کبیر نے اسکے آنسو خود میں چن لیے۔۔۔پر حدت لمس سے۔۔ نین حسب عادت حرکت کر گئ۔۔

اسکے سفید کرتے میں شکنیں ڈال گی کبیر نے گھیری سانس بھری۔۔۔

یاد ہے میں نے تمھیں کہا تھا میرے پاس تمھارے لیے سرپرائز ہے" کبیر بولا۔۔۔تو نین نے اسکی جانب دیکھا۔۔

اور اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

تم نے مجھ سے پوچھا ہی نہیں کہ وہ کیا سرپرائز ہے" کبیر نے کہا۔۔

کیا سرپرائز ہے" نین نے سوال کیا۔۔

آ آ کچھ لو اور کچھ دو کا اصول ہے میری جان۔۔۔اب میں تمھارے پیرنٹس کے بارے میں تمھیں کچھ بتاؤں گا تو اس سے پہلے تمھیں مجھے کچھ دینا ہو گا" کبیر نے اسکے بالوں کو کیچر کی گرفت سے آزاد کیا۔۔

نین نے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔

آپ کیا جانتے ہیں ایسا" نین کچھ خوفزدہ بھی تھی۔۔

میں تمھیں بتاؤں گا تو تمھیں مجھے کچھ دینا پڑے گا" کبیر نے مسکراہٹ روکی۔۔۔

آف ہو کیا چاہیے اپکو ابھی میرے پاس پانچ ہزار آئیں ہیں اور آپکی نظر بھی بیٹھ گئی انپر" نین اسکی پناہوں سے نکلتی بولی۔اور اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

ویسے یہ چیپ جوک تھا" کبیر بالوں میں ہاتھ پھیرتا اٹھا۔۔

نین کھلکھلا کر ہنسی۔۔۔

بتا دیں نہ ایسے ہی میں جانتی ہوں آپ مشکل میں ہی ڈالیں گے مجھے" نین نے کہا۔۔

مائے لو۔۔کچھ پانے کے لیے کچھ مشکل تو اٹھانی پڑتی ہے نہ یہ تو اصول ہے" کبیر نے اسکے گال پر جھک کر پیار کیا۔

اچھا ٹھیک ہے جو آپ کہیں گے میں کروں گی" وہ پلکیں بار بار جھپکاتی بولی۔۔۔

جبکہ کبیر کو اسپر ٹوٹ کر پیار آیا۔۔۔

تم جانتی ہو۔۔دن بدن تم میرے لیے کتنی ضروری ہو گئی ہو" وہ اسے اپنے نزدیک کھینچتا بولا۔۔۔

کتنی" نین نے جاننا چاہا۔۔اس وقت وہ سب کو بھلائے بس اسکے محبت بھرے لمس کو اپنی گردن سے سرکتا محسوس کر رہی تھی۔۔

جتنا۔۔۔پیاسے کے لیے کنواں جتنا محبت لکھنے کے لیے م" وہ کہتے ساتھ اسکی بھاری سانسوں میں اپنی سانسیں الجھائے۔۔بیڈ پر اسکو دھکیلتا چلا گیا۔۔

تادیر اسکے لمس سے ہلکان ہونے کے بعد وہ اپنی مرضی سے جیسے ہی ہٹا۔۔۔اس سے پہلے وہ۔۔اپنی مدہوشی میں بھٹکتا نین نے اسکا چہرہ تھام لیا۔۔

کبیر اسکو مخمار نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔

وہ کیسبات ہے کیا سرپرائز ہے" نین نے بے چینی سے پوچھا۔۔

کل ہم تمھارے پیرنٹس کے ہاں چلیں گے انھوں نے بلایا ہے" کبیر نے اسکے گال کو نرم پوروں سے چھوا۔۔

نین حیران رہ گئ۔۔۔

وا۔۔واقعی" خوشی سے چہرہ چمک اٹھا۔۔

کبیر نے اثبات میں سر ہلایا۔۔

مگر ک۔۔۔کیسے" نین نے سب جاننا چاہا جبکہ اسے دوبارہ۔۔اسکے کام سے ہٹایا تھا کبیر اب کے سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگا۔۔

نین کو غلطی کا احساس ہوا۔۔

یہ باتیں کل کریں گے" وہ بولا۔۔اور اسکی گردن میں سے دوپٹہ جدا کیا۔۔۔

جبکہ ہاتھ مار کر لیمپ بھی بجھا دیا۔۔۔

نین نے حسب عادت اسکا کرتا۔۔۔ سختی سے جکڑا تھا۔۔۔

اب تم اپنی خیر مناؤ" کبیر اسکے کان میں سختی سے بولا۔۔

نین گھبرا اٹھی۔۔

سوری نہ "

مگر اتنے میں ہی کبیر اسپر حاوی ہو گیا۔۔۔

اسے اپنی محبت اور چاہت کی بارش میں بھیگو تا دیوانہ کرنے لگا۔۔۔

زیمل پریشے کا ہاتھ پکڑے سونے کی کوشش کر رہی تھی ابھی وہ نیند میں جاتی ہی کہ۔۔اسے احساس ہوا جیسے اسکے نزدیک کوئی موجود ہے۔۔۔۔اچانک اس احساس کے تحت اسکی آنکھ کھل گئی۔۔۔۔

اور اپنے سامنے ہاتھ پر ہاتھ جمائے سینے پر باندھے۔۔۔۔سالار مرتضی کھڑا تھا چہرے پر بلا کی سنجید گی تھی۔۔۔

اسکی اس سے پہلے چیخ نکلتی سالار نے اسے گھورا۔۔۔

کہ زیمل کی چیخ بھی حلق میں رہ گئی جبکہ اسکا ہاتھ جو پریشے کے ہاتھ میں تھا کانپنے لگا اسے یقین نہیں تھا سالار یہاں آئے گا۔۔۔

پریشے میری بہنا۔۔۔۔بس بہت ڈرامہ ہو گیا۔۔۔

دس منٹ میں اپنی بھابھی کو میرے کمرے میں بھیجو ورنہ وہ سارے پیسے واپس لے لوں گا جو تم نے مجھ سے لیے ہیں" وہ جھڑک کر بولا جبکہ پریشے نے ایک آنکھ کھول کر اسکو دیکھا۔۔

میں نے بھیو آپ سے کہا تھا۔۔ آپکا کام کل کروں گی آپ سے تو انتظار ہی نہیں ہوتا۔۔" پریشے ایکدم اٹھ کر بولی جبکہ زیمل منہ کھولے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی یہ سب کیا تھا۔۔۔

چو نٹی تمھیں نہ میں بتا بھی دوں گا میرے ساتھ بے ایمانی نہیں چلے گی۔۔ آج کی ہی ملی تھی ہم دنوں میں اور۔۔ اج ہی تمھیں یہ کرنا ہوگا ورنہ کل صبح ہونے سے پہلے تم دنیا سے رخصت ہو جاؤ گی" وہ آنکھیں نکالتا غرایا۔۔

اچھا بھئی۔۔ چند پیسے دے کر ہیرو بن رہے ہیں" پریشے منمنائی۔۔

او میڈیم سلار مرتضی ہیرو ہی ہے۔۔۔ گو گل کر لینا۔۔" اسنے۔۔۔ زرا فخر سے کہا۔۔۔

مگر آج کی رات تمھاری بھابھی کے لیے ویلن بننے والا ہے" وہ بنا شرم کے زیمل کیطرف جھک کر مدھم آواز میں بولا گویا پریشے تو سمجھنے کی کوشش میں اپنی سماعتوں کو کھنگالتی رہ گئی۔۔

زیمل جو حونک تھی ایکدم دل تھام گئی۔۔

میں جا رہا ہوں۔۔ اور ہاں دس منٹ" اسنے پھر سے یاد دلایا۔۔

ٹھیک ہے بھیو" پریشے نے وکڑی کا سائین بنایا۔۔

جبکہ سالار وہاں سے چلا گیا

زیمل نے پریشے کی جانب دیکھا۔۔۔۔

جبکہ پریشے نے ایکدم اسکے آگے ہاتھ جوڑ دیے۔۔

دیکھو زیمل۔۔۔ سمجھو مجھے یہ آدمی تمھارے ساتھ پھر بھی رائیٹ برت دے گا مگر مجھے توالٹا لٹکا دے گا۔۔ ہو سکتا ہے جان سے ہی مار دے پلیز پلیز۔۔۔ میری جان اپنی چھوٹی سی نند کی زندگی کی خاطر تم اسکے پاس چلی جاؤ" پریشے کا ڈرامہ بھی سیم ٹو سیم سالار کے جیسا تھا۔۔

تم نے ان سے پیسے لیے ہیں اس کام کے "زیمل حیران تھی

ہاں یار کالج میں ضرورت پڑتی ہے پوکٹ منی تو ختم ہو گئ تھی اور کبیر بھیا سے کون مانگے اتنے سوال کرتے ہیں تبھی میں نے سالار بھیا سے مانگے اور انھوں نے۔۔۔ پھر مجھے۔۔۔ یہ کرنے کو کہا۔۔

وہ معصومیت سے بولی۔۔

زیمل نے اسکا ہاتھ چھوڑا

میں عمل کے پاس سو جاؤ گی بلکل آنٹی مجھے بلکل ٹھیک کہہ رہیں تھیں کہ آیت کے کمرے میں چلی جاؤ میں غلط تمھارے پاس آئ" زیمل برا مناتے اٹھ گئ۔۔

یار زیمل ایک بار جو انھوں نے سوچ لیا وہ کر کے رہیں گے۔۔۔

تم کہیں بھی چلی جاؤ۔۔۔ وہ تمھارے پاس پہنچ جائیں گے انھیں غصہ دلانے سے بہتر ہے انکے پاس چلی جاؤ" پریشے اب سنجیدگی سے بولی۔۔۔

پریشے۔۔۔مجھے بلکل یقین نہیں ارہاتم کیسی باتیں کررہی ہو۔۔۔میں انکے پاس جاناہی نہیں چاہتی۔۔۔اور تم افسوس ہے مجھے میں کیوں تمھارے پاس رکی۔۔"زیمل نے خفگی سے کہااور روم سے نکل گئ۔۔۔

جبکہ پریشے نے سرد سانس کھینچی۔۔۔

اور شانے آچکادیے۔۔

اسن سیل فون اٹھایا۔۔

زیمل بھابھی کافی غصے میں تھیں دوچار باتیں مجھے سناکر جاچکیں ہیں یہ تو آیت کے روم میں یہ عمل کے روم میں گئیں ہیں اور جتنے آپ نے پیسے دیے تھے اتنے میں۔میں اتنی ہی کوشش کرسکتی تھی۔۔گڈ نائیٹ بھیواب میں سو رہی ہوں باقی آپ جانیں یہ آپکی بیوی"اسنے سینڈ کرکے روم لوک کیا۔۔۔

اور سیل پاور آف کرکے وہ۔۔۔سوگئ۔۔۔جبکہ دوسری طرف یہ میسج اسنے سنجیدگی سے پڑھاتھا۔۔۔

نہ جانے نکاح ہونے کے بعد دل کیوں اس بات پر مچل رہاتھا کہ وہ چند لمحے اس سے باتیں کرے۔۔۔

اسکی پہلے سے خوف زدہ آنکھوں کواور ڈرائے۔۔

مگر وہ لڑکی ہر بار اسکی بے عزتی کرکے گزر جاتی تھی اسنے بے حد غصے سے سیل فون سائیڈ پر پھینک دیا۔۔

اور بستر میں لیٹ گیا۔۔

دل جو بلاوجہ مچل رہا تھا اسے خفگی سے ڈپٹ کر وہ لیٹ گیا۔۔۔اگر اسے اس سے اتنی ہی پرو بلم۔ تھی تو سالار مرتضی بھی کوئی مرا نہیں جا رہا تھا۔۔۔ بھلے اسکا دل مر جائے وہ دوبارہ کوئی کوشش نہیں کرے گا۔البتہ اسے ان چیزوں کی سزا ضرور ملے گی۔۔۔

زیمل۔ کو افسوس ہو رہا تھا وہ پریشے سے کیسے بول کر آئی ہے۔۔۔

وہ دکھی دل سے آیت کے روم میں بیٹھی تھی نیند تو اسے بلکل نہیں آرہی تھی اس خوف سے کہیں وہ اہی نہ جائے تبھی۔۔

اسنے روم کی لائٹس اون کی ہوئیں تھیں اور۔۔ خود وہ۔۔۔ بیٹھی تھی۔۔۔

اچانک اسکے کمرے کا لوک کھلا۔۔۔وہ کھڑی ہو گئی۔۔۔

کوئی دروازہ کھول رہا تھا اسے ڈر لگنے لگا وہ آدمی واقعی اتنا خراب تھا۔۔ کہ اسکے ساتھ ایسی حرکت کرنے پر وہ اس حد تک پہنچ جاتا۔۔۔

دروازہ دھڑ سے کھلا۔۔۔اور افشین کو سامنے دیکھ کر زیمل کی روح جیسے فنا ہو گئی۔۔۔

وہ حق ودق اسے دیکھنے لگی۔۔۔

جس کے چہرے پر سنگنی تھی افشین نے دروازہ بند کیا۔۔اور اندر اگئی۔۔۔

زیمل پتے کیطرح کانپنے لگی۔۔

تو تجھے لگتا ہے میں تجھے اس گھر میں ٹکنے دوں گی مہارانی میرے بیٹے کو مار کر تو اچھی زندگی گزارے گی۔۔ تو نے سوچا بھی کیسے "افشین نے بنالحاظ کے اسکے تھپڑ منہ پر مار دیا" زیمل جس کا چہرہ خوف سے پہلے ہی سفید وہ گیا تھا ایکدم نیچے جا گیری۔۔۔۔

میڈیم۔۔۔ میں" وہ کچھ بولتی کے افشین نے اسکے بال مٹھی میں جکڑے۔۔۔

تیرے ٹکڑے کر کے وحشیوں کے آگے ڈال دوں گی تیری اصلیت کیا ہے۔۔۔۔ تو نہیں جانتی۔۔۔ جس جگہ سے تو بچ کر آئی ہے وہی جگہ تیرا مستقل ٹھکانہ بنا دوں گی۔۔۔ میں چڑیل تجھے صرف میرے بیٹے کی ملازمہ رکھا تھا میں نے اور اب تو۔۔ یہاں راج کرے گی جبکہ میرا بیٹا تو مر گیا" وہ لاتوں سے تھپڑوں سے اسے مارتی بولیں۔۔

چپ بلکل چپ" وہ چلائی اواز البتہ نیچی تھی۔۔۔

زیمل جو اسکے مارنے پر تکلیف سے رونے لگی تھی۔۔۔۔

خوف سے اپنی سسکیاں دبانے لگی۔۔۔۔

افشین نے اسکا منہ سختی سے پکڑا جس پر اسکے تھپڑوں کے نشان واضح تھے۔۔

تو اس گھر سے نکلنے کی تیاریاں کرے گی بس۔۔۔ اور اگر تو نے یہ بات کسی کو بتائی۔۔ تو تیرا منہ توڑ دوں گی۔۔ قاتلا۔۔ تجھے جیل پہنچا دوں گی۔۔ یہ مت سمجھ کہ تو سالار کی بیوی بن گئی ہے تو۔۔ بہت کوئی توپ چیز بن گئی ہے وہ مرد ہے تجھ پر اا الزام لگوا کر اسی کے ہاتھوں زلیل کروا دوں گی۔۔۔۔۔

تو میرے بیٹے کی ہی تھی سمجھی۔۔ وہ مر گیا تو تجھے بھی مر جانے کا حق ہے۔۔ اور نہیں مر نا تو اس گھر سے دفع ہو جا ۔۔" وہ آخری تھپڑ مارتیں اپنے دل کی بھڑاس نکالتیں وہاں سے چلیں گئیں۔۔ گویا وہ اپنے پاگل پن کا ثبوت دے کر گئیں تھیں۔۔۔۔

زیمل یوں ہی بیٹھی رہ گئ۔۔۔۔

انکے مارے گئے۔۔۔ زخم تو پہلے بھی اسکے وجود پر موجود تھے جس سے گھبرا کر سالار کو قریب نہیں آنے دیا تھا۔۔

جن زخموں کے ہونے سے وہ ڈر رہی تھی کہ وہ دیکھ کر کیا سوچے گا۔۔۔۔

وہ کانپتی ٹانگوں سے اٹھ گئ۔۔۔

دل تو تھا بھاگ کر اسکے پاس پہنچ جائے اسکی پناہوں میں چھپ جائے۔۔۔

مگر ایسا کچھ نہیں کر سکتی تھی وہ۔۔۔ تبھی وضو کرنے خوداذیتی کا شکار ہوتی وہ۔۔۔ چلی گئ۔۔

۔عارض اسکو غور سے دیکھ رہا تھا جو رات بھر الٹیاں کرتی رہی تھی اور اب رو رہی تھی۔۔

یار رونا تو بند کرو" اسنے اسکی پیشانی پر لب رکھے محبت وچاہت سے۔۔۔۔

یہ سب اپکا قصور ہے" آیت اور بھی رو دی

عارض نے اسکو بازؤں میں بھرا اور روم میں لے آیا۔۔ بیڈ پر بیٹھا کر اسے لٹایا۔۔۔

بہت خوب بیوی سارے قصور میرے نکال لو" وہ خفگی سے بولا۔۔۔۔

تو آپ ہی بدتمیز ہیں میں تو نہیں ہوں" اسنے معصومیت سے کہا۔۔

جبکہ عارض نے اسکی جانب دیکھا۔۔

میں بدتمیز ہوں نہ" اسکے ارادے خونخوار ہوئے۔۔

عارض عارض نہیں آپ بہت اچھے ہیں" آیت جلدی سے خود کو اس سے چھپاتی بولی۔۔۔ جبکہ عارض ہنس دیا۔۔

اسکے ہاتھوں پر پیار کیا۔۔

میں ابھی اچھا سا کھانا آرڈر کرتا ہوں" وہ اسکے بال سنوارتے بولا اسکی شرٹ میں وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی

۔۔

نہیں مجھے آپکے ہاتھ کا بنا کھانا کھانا ہے" وہ فرمائش کرنے لگی۔۔

عارض کا منہ کھل گیا۔۔

مگر مجھے تو بنانا آتا ہی نہیں" وہ شانے آچکا کر بولا۔۔

تو سیکھ لیں۔ لوگ تو چاند تارے لے آتے ہیں محبت میں آپ صرف کھانا نہیں بنا سکتے" وہ خفگی سے بولی۔۔

کیوں نہیں میری جان ملازم ہوں شوہر تو نہیں ہوں تمھارا" وہ چیڑتا بولا۔۔۔

واہ عارض جب بیوی خدمت کرے تو ملازمہ ہوتی ہے" آیت نے گھورا۔۔

میں تمھارے ساتھ لڑنا ہی نہیں چاہتا چالاک لومڑی" عارض نے کہا جبکہ آیت کا تو منہ کھل گیا۔۔

میں لومڑی ہوں" وہ حیران تھی۔۔۔ تکیے کو سختی سے جکڑا۔۔

ہاں" عارض کا قہقہ نکلا۔۔

اب میرے پاس آنا اب لومڑی کے پاس بھی انا آپ" وہ اسپر تکیہ پھینکتی غصے سے بولی جبکہ عارض نے زبردستی اسکے دونوں گالوں پر پیار کیا۔۔

اور اسکو مسکرا کر دیکھنے لگا۔۔۔

میں کیا کروں تمھارے پاس آئے بنا گزارا نہیں" وہ بے بسی سے بولا۔۔۔

جبکہ آیت شرما گئ۔۔

جائیں اب۔۔ کچھ بنائیں میرے لیے "

اوکے مائے لو" اسنے کہا۔۔

میں بھی او" آیت بولی۔۔

اجاؤ" عارض کچن میں سے بولا۔۔۔

آیت اٹھ کر۔۔ روم سے باہر نکلی اور کچن میں اگئ ویسے ہی۔۔۔

عارض نے اسکو بانہوں میں قید کر کے شیلف پر بیٹھا دیا اور اسکے ہاتھ میں ریڈ سٹوبریز دے دیں۔۔

آپ جب تک یہ کھائیں۔۔۔ آپکے لیے کھانا یہ ناچیز بناتا ہے" وہ بولا تو آیت کھلکھلا دی۔۔۔

میں نے کبھی سوچا نہیں تھا آپکو ایسے بھی دیکھوں گی" وہ پاؤں جھلاتی بولی۔۔

اکثر جو ہم سوچتے نہیں وہ ہی ہوتا ہے" وہ بولا۔۔۔ مصروف سا

جبکہ آیت اسکی بات سے سہمت تھی

پورے گھر میں۔۔۔ ہنگامہ مچا ہوا تھا۔۔ صبح سات بجے سالار کی فلائیٹ تھی مدیحا اسے چھ بار اٹھا چکیں تھیں مگر وہ پھر بھی سوتا رہا اور اب اچانک۔۔ جب بس آدھا گھنٹہ رہ گیا۔۔ تو وہ بھاگتا ہوا نیچے آیا تھا۔۔ ٹائی بھی بنا باندھے ہاتھ میں لیے کھڑا تھا۔۔

یار مما مجھے وقت پر اٹھانا تھا نہ۔۔۔" وہ جھنجھلایا۔۔۔

بیٹا جی آپکو چھ بار اٹھا چکیں ہوں جب آپکی نیند ہی نہ پوری ہوتی ہو تو اس میں میرا کوئی قصور نہیں اور ناشتہ آرام سے کرو سالار" مدیحا کو اسکی یہ جلد بازی بری لگی۔۔۔

صبح کے وقت سب ہی ٹیبل پر موجود تھے نین۔۔۔ صوفیہ اور تنزیلہ سب کے آگے ناشتہ لگا رہے تھے۔۔۔ جبکہ کبیر شاداب سے بات کر رہا تھا مرتضی اخبار میں مصروف تھے۔۔۔

اور پریشے عمل اور زین کے پیپرز چل رہے تھے تبھی وہ لوگ بھی ناشتہ کر کے جانے کے لیے تیار تھے۔۔

البتہ اس خاموش ماحول میں سالار نے ا۔ کر واویلا مچا دیا تھا۔۔۔

مما دس منٹ ائیر پورٹ جاتے لگیں گے اور دس منٹ یہاں سے۔۔۔ نکلتے میرا آدھا گھنٹہ ختم۔۔۔" وہ کافی کا گرم گرم کپ لبوں سے لگا گیا۔۔

سالار" مرتضی نے اسکو گھورا۔۔

یار یہ بلیک میلنگ نہ کیا کریں" وہ سر جھٹکتا۔۔ چیئر کھینچ کر بیٹھ گیا۔۔۔

زیمل کہاں ہے۔۔۔اس بچی سے بھی کہیں کے ناشتہ کرے اکر۔۔۔"مرتضی کو ہی اسکا خیال آیا۔۔جبکہ سالار نے کوئ ریسپوں س نہیں دیاالبتہ اسکیطرف سب نے دیکھا ضرور تھا۔۔۔

وہ ٹیکسٹ سینڈ کرتااب بھی عجلت میں تھا۔۔۔

پریشے اٹھی اور۔۔زیمل کو لینے چلی گئ۔۔۔

سالار تم واپس شام کی فلائیٹ سے گھر اوگے۔۔کہیں نہیں رکنااب تم نے۔۔۔کہ مہینہ مہینہ شکل نہ دیکھاو "

بابا بہت مشکل ہے۔۔۔یہاں سے کراچی کا سفر چھ گھنٹے ہے۔۔میں تو مارا جاؤں گا اس آنے جانے میں۔۔۔"وہ بولا

بلکل ٹھیک کہہ رہے ہیں تمھارے بابا۔۔۔بھولو مت کسی سے نکاح کیے بیٹھو ہو۔۔۔۔"مدیھا کو احساس تھا کہ وہ تو اپنے نکاح کو بھی بھول جانے والا انسان ہے۔۔۔تبھی اسے یاد دلایا۔۔

ارے واہ واقعی۔۔۔اور ظالم سماج آپ لوگ۔جیسا۔۔میرے اور میری بیوی کے بیچ حائل ہے۔۔اسکا کیا" وہ جان بوجھ کر اپنے مزاج کے مطابق بولا جبکہ زیمل کو تو اگنور کرنے کی قسم کھالی تھی۔۔

بہت ہی بے شرم ہیں بیٹا جی آپ" مدیھا۔۔نے نفی میں سر ہلایا سب کے لب مسکرا رہے تھے۔۔

تمھیں جو میں نے کہا ہے وہ ہی کرنا" مرتضی نے تنبیھی کی۔۔

اچھا بھئ ٹھیک ہے ہر وقت ہلاکو خان بنے رہتے ہیں "

سالار" مرتضی نے بھڑک کر چیخ اٹھائ جبکہ وہ زبان دانتوں تلے دبا کر کان پکڑ گیا۔۔۔

تھوڑا تو لحاظ کیا کریں میرا۔۔میں دوسرے نمبر پر آتا ہوں اس گھر میں" وہ معصومیت سے بولا۔۔

اپنی زبان کا خیال بھی رکھا کرو" مرتضی نے چائے پیتے ہوئے کہا۔۔

تبھی زیمل اور پریشے بھی اگئیں۔۔۔

زیمل کافی گھبرا رہی تھی ان سب کے سامنے انے سے۔۔۔

اسنے سب کو سلام کیا۔۔ تو سب نے ہی خوش دلی سے جواب دیا۔۔۔ افشین یہاں موجود نہیں تھی زیمل نے ایک نگاہ پوری ٹیبل پر ڈالی اور سکھ کا سانس لیا۔۔۔

سالار نے سیل فون نیچے رکھا اور زیمل کیطرف دیکھا۔۔۔

اسکے خوبصورت معصوم چہرے پر۔۔۔ چمک ہی الگ تھی جبکہ اسکی نگاہ پھسلتی ہوئی اس نشان پر ٹھر گئ جو کے نیلا سا تھا۔۔۔

سالار نے فورا کپ رکھا اور اسکے سامنے سے ٹیبل بجائ۔۔

وہ واقعی بنا شرم ولاحاظ کا انسان تھا۔ کبیر اور نین سب کے سامنے۔۔۔ کافی ڈیسنٹ رہتے تھے۔۔۔ جبکہ سالار صاحب کو روک کون سکتا تھا۔۔

زیمل نے اسکیطرف دیکھا۔۔

کیا ہوا ہے تمھارے چہرے پر" سب کے سامنے اسکا ایسے اسکیطرف متوجہ ہونا زیمل کے چہرے پر اچانک سرخی پھیل گئ۔۔۔

دل جبکہ دھڑکنے لگا۔۔۔۔

وہ گھبرائی ہوئی سی اسکیطرف دیکھ رہی تھی۔۔

ہاں تم سے پوچھ رہا ہوں کیا ہوا ہے تمھارے گال پر" وہ

سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔۔ سب اسکیطرف متوجہ تھے۔۔

وہ میں۔۔ گیر گئی تھی واشروم میں" زیمل انگلیاں چٹخاتی بولی۔

جھوٹ" سالار تیوری چڑھا کر بولا۔۔۔

میں سچ بول رہی ہوں۔۔" زیمل کا سانس خشک ہوا۔۔

سالار چیئر پیچھے کرتا اٹھا۔۔

تم سچ بتا رہی ہو۔۔۔۔ یہ نہیں" وہ بے حد غصے میں لگا۔۔۔ ارد گرد بیٹھے لوگوں کا بھی لحاظ نہیں تھا۔۔

زیمل پریشانی سے اسکو دیکھنے لگی

سالار جب وہ کہہ رہی ہے تو سچ ہی بول رہی ہو گی" مرتضی بیچ میں بولے۔۔۔

اسنے مرتضی کو ایک نظر دیکھا اور دوسری نظر بھرپور ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے۔۔۔ زیمل پر ڈالی۔۔

میں سچ کہہ رہی ہوں" زیمل نے اسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں بے اعتباری تھی۔۔

وہ بنا کچھ بولے اپنا سیل فون اٹھا کر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔

سب اچانک سنجیدہ ہو گئے تھے۔۔

زیمل شرمندہ سی ہو گئی۔۔ جیسے یہ قصور اسکا ہو۔۔ اسنے ان سب کے چہرے کی مسکراہٹ۔۔ ختم کر دی تھی۔۔

وہ بھی آنسو پیتی اٹھی۔۔ مگر۔۔ نین نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

تم بلکل آیت جیسی ہو چھوٹی چھوٹی باتوں پر گھبرا جاتی ہو" وہ۔۔ مسکرا کر بولی۔۔

چلو بیٹھو ناشتہ کرو اب" نین نے کہا۔۔ تو سب مسکرا دیے۔۔۔

بیٹھ جاؤ بیٹا" مرتضی تو آہستہ آہستہ اسکے فیور میں اتر رہے تھے۔۔

اور اسکی فکر مت کرو ما کبھی پانی اور کبھی آگ کیطرح کا مزاج ہے اسکا اپنے آپ ٹھیک ہو جائے گا" مرتضی نے مسکرا کر کہا۔۔۔ تو زیمل بیٹھ گئ۔۔۔

سب کے ساتھ۔۔۔

اور پھر رفتہ رفتہ سب۔۔ اپنے اپنے کام پر نکل گئے۔۔۔

دوپہر کا کھانا اسنے اور زیمل نے بنایا تھا جبکہ صوفیہ تنزیلہ اور مدیھا۔۔ کو زبردستی ریسٹ کا کہا۔۔۔

پریشے اور عمل بھی کالج سے اگئیں جبکہ زین۔۔ کہیں چلا گیا تھا باقی گھر میں افشن اپنے وپرشن میں تھی۔۔وہ صبح سے ہی ادھر نہیں آئ تھی۔۔۔

نین۔۔۔کو گرمی کا شدید احساس ہوا تو۔۔۔اسنے شاور لینے کا سوچا۔۔۔اچانک اسکی نگاہ اپنے ہاتھ میں موجود بریسلیٹ پر گئ۔۔

وہ قیمتی تھا۔۔اسکی شادی کا تحفہ تھا۔۔اسکی گوری کلائی میں جچتا بھی خوب تھا وہ خوش تھی وہ محسوس کر رہی تھی۔۔وہ خوش رہنے لگی ہے۔۔۔

جب سے شادی ہوئ تھی۔۔اسکے بعد سے اب تک۔۔۔اس نے اپنے اندر کبیر کے لیے جزبات میں بے حد تبدیلی محسوس کی تھی۔۔۔

وہ اکثر اب اسکو یاد آنے لگا تھا۔۔۔

اسنے کبھی اسے میسیج یہ کال نہیں کی تھی مگر آج سامنے موبائل دیکھ کر اسکا دل کیا وہ اسے کال کرے اس سے پوچھے وہ کیسا ہے۔۔۔دل میں عجیب سے احساس جنم لے رہے تھے۔۔۔

وہ سر جھٹک گئ۔۔۔

کنٹرول کرو نین" اسنے کہا اور۔۔۔واشروم میں چلی گئ۔۔

پندرہ منٹ بعد وہ واشروم سے باہر نکلی۔۔۔

گیلے بالوں کو ابھی وہ ڈرائیر سے سکھا ہی رہی تھی کہ اسکا اسیل فون بجنے لگا۔۔۔

یہ پہلی کال تھی جس کی تھی وہ جانتی نہیں تھی۔۔

کبیر نے یہ فون دیا تھا۔۔اس میں کس کے نمبر تھے وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔

سیل فون کی سکرین پر کبیر مرتضی جاتانام جگمگا رہا تھا۔۔وہ مسکرا دی اور کال اٹینڈ کی۔۔

سلام کیا۔۔۔اور اسکے بولنے کی منتظر ہوئ۔۔

میں تمھیں مس کر رہا تھا سوچا تم تو مجھے یاد نہیں کروگی میں ہی کرلوں" وہ بولا۔۔۔جبکہ نین کو محسوس ہوا وہ ساتھ ساتھ کوئ کام بھی کر رہا ہے۔۔۔۔

نین کو ایسے شرم آئ جیسے۔۔۔وہ سامنے کھڑا ہوا اپنی گھیری نظروں سے اسے دیکھ رہا ہو۔۔۔۔

آپکو اپنے کام میں دل لگانا چاہیے" وہ اپنی مسکراہٹ دباتی بولی۔۔

آئینے میں اپنے خوش باش عکس کو دیکھا۔۔۔۔

کیا کروں روز۔۔۔یہ سات آٹھ گھنٹے۔۔مجھ پر بھاری ہوتے ہیں" کبیر بے چارگی سے بولا تو نین کھلکھلا دی۔۔

کبیر بھی ہنس دیا۔۔

اچھا۔۔لڑکی زیادہ مت ہنسو تمھیں کام کی بات بتانی ہے "

وہ کچھ دیر بعد بولا۔۔

جی" نین نے پوچھا۔۔۔

تم ریڈی ہو جاؤ دس منٹ میں تمھیں لیتا ہوں میں" وہ بولا اور گھیری سانس لی۔

وہ کیوں "نین کو یاد نہیں رہا۔۔

لگتا تو نہیں تم اتنی بھلکڑ ہو "کبیر نے مسکرا کر طنز کیا۔۔۔

نین خاموش رہی۔۔

ہمیں تمھارے پیرنٹس سے ملنے جانا تھا بیوقوف لڑکی "کبیر نے کہا تو نین ایکدم اچھلی۔۔

اوہ ہاں۔۔۔ ٹھیک ہے ٹھیک ہے ہم کب جائیں گے کیا انھوں نے خود بلایا ہے۔۔۔ جلدی بتائیں آپ کب ارہے ہیں میں ابھی بس ابھی ریڈی ہو جاتی ہوں "وہ ایک سانس میں۔ بولی۔۔ کبیر اسکے خوش ہونے پر مسکرایا۔۔

اوکے میں آتا ہوں "اسنے کہا تو نین سیل کی سکرین کو دیکھنے لگی۔۔۔

کیا واقعی مجھے معاف کر دیا ہے انھوں نے "بھیگی آنکھوں سے وہ سوچنے لگی اور پھر پلٹ کر۔۔ وہ جلدی جلدی تیار ہونے لگی۔۔

لباس جو سادہ سا نکالا تھا اسے بدل کر مختلف نکال لیا۔۔۔

وہ تیار ہو کر باہر آ گئ۔۔

واہ بھابھی کہاں جا رہیں ہیں "پریشے نے اسکو دیکھ کر۔۔ آنکھ ماری۔۔ تو نین سر تھام گئ۔۔ تمھارا کیا بنے گا لڑکی تم شرمندہ کر دیتی ہو سب کو "نین بولی تو وہ ہنسنے لگی۔۔ زیمل۔ نے بھی اسکو دیکھا۔۔ اور مسکرانے لگی وہ بہتر محسوس کر رہی تھی۔۔۔ کیونکہ نہ سالار تھا اور نہ افشین اور باقی سب اسکا بہت خیال رکھ رہے تھے۔۔۔

بتائیں نہ کہاں جا رہی ہیں "عمل بے چینی سے بولی۔۔

میں اپنے پیرنٹس کے گھر" نین نے مسکرا کر بتایا اور مدیحا کیطرف دیکھا۔۔

کیا میں چلی جاؤ۔۔۔ مما" وہ بولی تو مدیحا کو اسپر پیار آیا۔۔اسے اچھا آلگا نین نے اس سے پوچھا۔۔۔

بیٹا تمھارے ماں باپ کا گھر ہے اس میں پوچھنے والی کیا بات ہے" وہ مسکرائیں تو نین بیٹھ گئ۔۔

کبیر لینے آئے گا" صوفیہ نے پوچھا تو وہ سر ہلا گئ۔۔

چلو خیر سے جاؤ" وہ بولیں۔۔۔اور سب ہلکی پھلکی باتیں کرنے لگے۔۔۔ تھوڑی ہی دیر میں گارڈ نے کبیر کے آنے کا بتایا تو وہ۔۔ باہر اگئ۔۔اسے بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔ایسا لگ رہا تھا وہ اپنے ماں باپ سے۔۔ صدیوں بعد ملنے جا رہی ہے۔۔قدم ہواؤں میں تھے۔۔

وہ گاڑی میں بیٹھی۔۔۔ کبھی میرے لیے بھی اتنے دل سے تیار ہو جایا کرو" کبیر اسکو دیکھتا گاگلز اتارتا بولا۔۔

آپ ساری تیاری خراب کر دیتیں ہیں۔۔۔" نین نے بے ساختہ کہا جبکہ کبیر نے اسکو دلکشی سے دیکھا۔۔

اچھا بس بس۔۔۔ فلحال ہم وہاں جا رہے ہیں اور آپ مجھ سے کوئ ڈیمانڈ نہیں کریں گے" نین نے فوراً اسکی آنکھوں۔پر ہاتھ رکھا۔۔

تھوڑی سی چھوٹی سی" کبیر بولا۔۔

تو نین ہنسنے لگی۔

کبیر بچوں والی حرکتیں نہ کریں" نین نے اسکو گھورا۔۔

کبیر نے منہ بنایا اور منہ پھیر لیا۔۔۔

اور گاڑی سٹارٹ کرلی۔۔۔

نین چپ چاپ بیٹھی رہی کبیر نے گلاسز لگا لیے۔۔وہ محسوس کر رہی تھی کبیر ایکدم خاموش ہو گیا تھا۔۔ لیکن وہ کیوں ہوا تھا۔۔ کیا وہ سوچ رہا تھا کہ نین اسکے ساتھ اسی طرح کرتی ہے مگر جب اسنے چاہا کبھی نین نے اسکو روکا نہیں

۔۔۔۔

بھلے اسکے اندر کوئی بھی حالات ہوں مگر یہ بھی حقیقت تھی اسکی بے پناہ محبت اور چاہت کا جواب بھی وہ اس عرصے میں اسے نہیں دے سکی تھی۔۔

نین کو شرمندگی محسوس ہو رہی تھی۔۔

وہ کبھی خود سے اسکے نزدیک نہیں گئی تھی۔۔۔

شاید خیال نہیں رہا۔۔۔

لیکن محبت میں محبوب کا خیال نہ رہے۔۔۔ حیران کن تھا۔۔۔

لیکن اسے محبت بھی نہیں تھی۔۔

کیا اب بھی اسکے دل میں احمد تھا۔۔

کیا اسکی گھٹیا سوچ جانے کے بعد۔۔ بھی وہ کبیر کی محبت سے۔۔ دستبردار ہونا چاہتی تھی وہ اچانک بے ساختہ کئی سوچوں میں الجھ گئی۔۔۔

انکا گھر آیا تو کبیر نے۔۔اس سے بنا بولے ہارن بجا دیا۔۔۔۔

نین ہوش میں آئ۔۔

اور جلدی سے باہر نکلی۔۔

آپ بھی ائیں گے نہ "اسنے پوچھا۔۔۔

اسکی بڑی ساری گاڑی کو محلے کے لوگ۔۔ حیرانگی سے دیکھ رہے تھے جبکہ نین کی قسمت پر۔۔۔رشک کر رہے تھے

۔۔۔

نین پر کئ عورتوں کی نگاہ گئ۔۔ کئ نے کوشش کی اس سے بات کریں۔۔ مگر کبیر کے اترتے ہی سب ہی پیچھے ہٹ گئیں۔۔

وہ گھر میں داخل ہوئے تو۔۔۔امی نے نین کو سینے میں بھینچ لیا۔۔

اور پھوٹ کر رودیں۔۔

جبکہ نین۔کا بھی یہ ہی حال تھا۔۔۔

اسکے والد کبیر سے ملے کبیر آج تک سمجھ نہیں سکا تھا وہ کیوں اس سے ناراض تھے اسنے کبھی نین سے پوچھا بھی نہیں تھا۔

کبیر خاموشی سے کھڑا رہا یہاں تک کے نین اپنے ابو کے گلے لگی اور بری طرح رودی۔۔

ابو پلیز مجھ سے خفا نہ ہوں "وہ بولنے لگی۔۔

نہیں میری بچی میں کیوں خفا ہوں گا بلکہ تم ہمیں معاف کر دو" وہ بولے تو نین نے جلدی سے انکے ہاتھ پکڑے

کبیر اب بھی خاموش کھڑا تھا۔۔۔وہ دو بار یہاں آیا تھا۔۔۔

نین کے پیچھے سے۔۔۔اور اسنے۔۔۔ان سے وجہ جاننی چاہی تھی مگر کسی نے نہیں بتائ تھی اور پھر جب تیسری بار وہ آیا تو انکے انداز بدل گئے تھے وہ اس تبدیلی پر حیران تھا مگر زیادہ نہیں سوچا کیونکہ وہ صرف نین کی خوشی چاہتا تھا۔۔

اور آج۔۔ نین کے چہرے پر وہ خوشی دیکھ کر وہ بھی خوش ہو گیا جو اسنے اپنے گھر میں اسکے چہرے پر نہیں دیکھی تھی

--

کبیر اور اسکے والد تو ایک کمرے میں بیٹھ گئے نین بھی انکے پاس تھیں امی نے کھانے کا انتظام کیا تھا۔۔بہت مزے دار کھانے بنائے تھے۔۔۔

نین وہاں سے اٹھ کر امی کے پاس اگئیں۔۔

میں لگا دیتی نہ کھانا تم کیوں اگئ" وہ بولیں۔

میں آپکی مدد کر دیتی ہوں" نین نے کہا۔۔۔

امی نے نین کیطرف دیکھا۔۔۔

نین تم خوش ہو" وہ پوچھنے لگیں۔۔

جی امی بہت" آج وہ بتا نہیں سکتی تھی کتنی خوش تھی اور کبیر کی قدر اسکی نظروں میں کتنی بڑھ گئ تھی۔۔۔

اور آج اسے محسوس ہوا تھا وہ واجب المحبت تھا۔۔۔

وہ مسکرا دی۔۔۔

نین تیری پھوپھو نے اپنی اصلیت دیکھا دی بیٹا "امی کا لہجہ بھیگ گیا۔۔۔

وہ اور احمد تیرے ابو کے ساتھ اتنی بدتمیزی کر کے گئے جبکہ احمد نے کہا کہ وہ تیری کبیر سے طلاق کرا دے گا

۔۔۔اسکو سچ بتا کر کے تو۔۔۔ "امی رک گئیں۔۔۔

نین کے ہاتھ سے چھری چھوٹ کر زمین پر جا گیری۔۔

ام۔۔امی "اسکی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔

امی میرا کوئ قصور نہیں ہے "نین ہلکی آواز میں بولی۔۔

میں جانتی ہوں میری بچی "امی نے اسے گلے سے لگا دیا۔۔

میں نے تجھے بہت سخت الفاظ کہے مجھے معاف کر دے نین میں ماں ہو کر تیری تکلیف نہیں سمجھ سکی "وہ اسکو سینے سے لگائے بول رہیں تھیں۔۔۔

جبکہ نین کو تو صرف احمد کی فکر تھی۔۔

چل زیادہ نہ سوچ۔۔ ہم دیکھ لیں گے اسے۔۔ تو سٹور میں سے نیا سیٹ نکال لا "امی نے کہا تو نین سر ہلاتی سٹور میں ا گئ۔۔۔

جبکہ اسے محسوس ہوا۔۔ باہر کوئ آیا ہے۔۔۔

احمد اور پھوپھو کی آواز سن کر وہ سن سی ہو گئ۔۔

باہر گاڑی دیکھ کر وہ لوگ اگئے تھے۔۔۔

نین آئ ہے" پھوپھو بولیں۔۔۔۔

آج تو میں بھی ملوں گا نین کے شوہر سے" احمد بولا۔۔۔

نین کا دل بیٹھنے لگا۔۔وہ فوراوہاں سے باہر نکلی۔۔اور اسے احساس بھی نہیں ہوا اسکے ہاتھ سے بریسلیٹ ایکدم کھل کر گیر گیا۔۔۔۔۔

وہ باہر آئ۔۔۔۔اور پھوپھو کو دیکھا۔۔

جو مکرو مسکراہٹ لیے اسے ہی دیکھ رہیں تھیں اسکا دل کیا کہہ دے چلی جائیں یہاں سے مگر کبیر کی وجہ سے کچھ نہیں بولی۔۔

کبیر اور ابو بھی باہر اگئے۔۔

کبیر نے احمد کو چونک کر دیکھا۔۔

اسلام علیکم میں نین کا کزن ہوں" احمد نے کبیر کی جانب ہاتھ بڑھایا۔۔۔

کبیر حیران تھا۔۔۔ مگر تادیر نہیں وہ اسکا ور کر تھا ایک عام معمولی سا۔۔اسنے مسکرا کر اس سے ہاتھ ملالیا۔۔۔ جبکہ احمد اس وقت کبیر کو صرف نین کے شوہر کی حثیت سے ٹریٹ کر رہا تھا۔۔

نین کھڑے کھڑے کانپ رہی تھی۔۔۔

اندر چلتے ہیں کبیر صاحب۔۔" احمد بولا تو کبیر شانے آچکا کر اندر چلا گیا۔۔۔

اور پھوپھو بھی۔۔

نین پیلی پڑ گئ۔۔

امی اگر اسنے کچھ کہہ دیا تو۔۔۔۔" وہ ہول رہی تھی۔۔

جا تو اندر جا۔۔" امی خود پریشان تھیں اور یہ ہی حالت ابو کی بھی تھی۔۔۔۔

کبیر نے نین کو اندر آتے دیکھا۔۔۔اور اسکو اپنے ساتھ بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔

نین اسکے ساتھ بیٹھ گئ۔۔۔۔

بیٹا کیا کرتے ہو" پھوپھو نے پوچھا۔۔۔۔کبیر کو ہنسی آ گئ۔۔۔

آپکے بیٹے کا بوس ہوں۔۔۔" وہ بولا۔۔۔تو نین نے ایکدم اسکو دیکھا۔۔ پھوپھو اور احمد کا منہ اتر گیا جبکہ کبیر کے لبوں پر مسکراہٹ اب بھی تھی۔۔۔

آسکے اگے کسی کے بولنے کی ہمت نہیں ہوئ۔۔ تو امی نے کھانا لگا دیا۔۔۔

کھانا کافی اچھا تھا۔۔ کبیر نے تعریف کر دی۔۔

آنٹی نین بھی آپکے جیسا کھانا بناتی ہے کافی لزیز ہے" وہ بولا۔۔۔

تو پھوپھو ہنسنے لگی۔۔

ارے بیٹا نین نے تو ساری کو کینگ۔ سیکھی ہی احمد کے لیے تھی" وہ بولیں نین کا لقمہ یوں ہی رہ گیا احمد بھی ہنس دیا ۔۔ جبکہ کبیر۔۔۔نے انکی طرف دیکھا۔۔۔

اچھی بات ہے آنٹی۔۔ بہنوں کو بھائیوں کا خیال رکھنا چاہیے۔۔ میری بھی دو بہنیں ہیں۔۔۔اور بلکل ایسی ہی ہیں ۔۔۔۔" اسنے مسکرا کر کہا تو پھو پھو کا ایک بار پھر منہ سا اتر گیا۔۔۔۔

احمد آج تم چھٹی پر تھے "کبیر نے احمد کیطرف دیکھا۔۔

احمد کی ساری ہوا ایکدم نکلی۔۔

س۔۔ سر۔۔۔ وہ طبعیت ٹھیک نہیں تھی" وہ ہکلا گیا۔۔۔۔

یہ سکول والے بچوں والے بھانے نہیں کرنے چاہیے ویسے تمھیں۔۔۔ "کبیر مسکرایا۔۔

احمد کا رنگ پھیکا پڑ گیا اور اسنے اپنی ماں کو چپ رہنے کے لیے کہا۔۔۔۔

اب اسے احساس ہو رہا تھا وہ کبیر مرتضی کے سامنے بیٹھا تھا۔۔ جو بلکل عام انسان نہیں تھا۔۔

کچھ دیر ٹھر کر کبیر اٹھ گیا۔۔

بیٹا اور بیٹھتے۔۔۔ "نین کے والد بولے۔۔

پھر کبھی انکل۔۔۔۔ "کبیر نے سہولت سے کہا۔۔

اگر نین رکنا چاہتی ہے تو رک جائے "کبیر بولا تو نین نے فورا نفی کی۔۔۔

نہیں میں اجاؤ گی دوبارہ" وہ بولی اور کبیر کو دیکھا۔۔۔

کبیر نے سر ہلایا اور ان سب سے مل کر باہر نکل گیا۔۔۔

البتہ احمد کے ساتھ اسکا رویہ کھینچ گیا تھا۔۔۔۔

نین بھی ماں باپ سے مل کر باہر چلی گئ۔۔۔۔

گاڑی میں بیٹھی تو کبیر خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا نین نے دو تین بار اسکو دیکھا۔۔اسنے گاگلز لگائے ہوئے تھے ۔۔اور نین کو لگا وہ اس سے لاتعلق سا ہو گیا ہے اا س وقت نین کو کافی کھل رہی تھی اسکی خاموشی۔۔۔ نین نے خود سے کبیر کا شانہ تھامہ اور تھوڑا سا اچک کر اسکے گال پر پیار کیا۔۔۔۔

یہ حرکت اسنے کافی ہمت کر کے کی تھی۔۔

کبیر نے گاڑی کو چونک کر بریک لگائی۔۔۔۔

تم نے مجھے بیچ راستے میں ہارٹ اٹیک کیوں دیا" وہ آئ برو آچکا آکر اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

نین مسکرا دی۔۔دل کو تسلی ہوئ وہ نارمل ہے

آپ مجھ سے بول نہیں رہے تھے۔۔۔ مجھے فکر ہو رہی تھی" نین نے کہا کبیر ہنس دیا۔۔

تمھیں میری فکر حیرت نہیں ہے" وہ بولا۔ نین کو نہ جانے کیوں یہ طنز لگا۔۔۔وہ سر جھکا گئ۔۔

اے۔۔۔خوش خوش رہو۔۔"کبیر نے اسکا گال سہلایا۔۔۔

کبیر" نین نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔لہجہ بھیگا ہوا تھا

کبیر نے اسکو سینے سے لگایا۔۔اسے لگا جیسے وہ کچھ کہنا چاہتی وہ

بولو" وہ منتظر تھا جیسے۔۔۔

نین نے آنسو حلق میں اتارے۔۔۔

آپ بہت اچھے ہیں" وہ اسکو دیکھنے لگی۔۔

بس۔۔۔" کبیر نے مصنوعی ناراضگی دیکھائی۔۔

مجھے لگا تم کہو گی مجھے آپ سے بے پناہ محبت ہے میری خواہش ہے تمھارے منہ سے یہ الفاظ سنوں" کبیر نے اسکے بال سہلائے۔۔۔

نین اسکو دیکھنے لگی۔۔

ہو سکتا ہے جلد اپکی خواہش پوری ہو جائے" وہ مسکرائ۔۔

اوہ میں منتظر ہوں" کبیر نے اسکی پیشانی پر پیار کیا۔۔۔

نین اس سے الگ ہوئ۔۔۔

اب گھر چلیں" اسنے کہا۔۔۔تو کبیر نے گاڑی سٹارٹ کر لی۔۔۔

اسکے ہاتھ میں ٹائ یوں ہی تھی پی آئے نے باندھنے کے لیے کہا بھی مگر اسنے پورے دن ٹائ مٹھی میں بھینچے رکھی

اول تو اسے ٹائی باندھنی آتی نہیں تھی۔۔۔وہ اتنا بڑا ہو کر بھی مدیھا سے بندھواتا تھا یہ پھر اسکا پی اے باندھتا تھا

۔۔۔۔

اور آج وہ عجیب غصے کا شکار تھا۔۔۔۔

وہ کس قدر فضول لڑکی تھی۔۔۔وہ اسکیطرف مائل ہو رہا تھا جبکہ۔۔۔وہ

۔۔لڑکی اسی سے سب سے زیادہ بدق رہی تھی۔۔۔

مگر سالار سے۔۔اسکے چہرے کا نشان ہضم نہیں ہو رہا تھا۔۔

سر شوٹ ریڈی ہے" ایک لڑکی اکر بولی۔۔

کو پاٹنر کون ہے" اسنے پوچھا۔۔۔اور اٹھا۔۔

ماہم" اسکا پی آئے بولا۔۔۔سالار نے پی آئے کیطرف دیکھا۔۔۔

نہ کر یار" وہ پاؤں پٹخ کر بولا۔۔

سر یہ آپکے ہی کام ہیں" پی آئے سنجید گی سے بولا۔۔

تو میں تو کام ہی الٹے کرتا ہوں تم سدھار تو سکتے ہو" وہ بھڑک کر بولا۔۔

میں نے پوری کوشش کی ماہم کے ساتھ آپکا پیئر نہ بنے مگر۔۔۔شاید یہ ماہم کا فورس تھا کیوں کہ موڈلز کی لسٹ میں

آپ لیڈ کر رہے ہیں اور ماہم بھی" پی آئے سکون سے بولا۔۔۔۔

دل تو کر رہا ہے تیری کھوپڑی اڑا دوں" سالار تپ کر بولا۔۔

پی آئے کو۔۔۔۔تو یہ الفاظ سننے کی عادت تھی چپ رہا۔۔۔

مجھے بہت غصہ ارہا ہے میں سچ کہہ رہا ہوں "وہ پھر سے اسکو دیکھنے لگا۔۔

جی سر جانتا ہوں "پی آئے نے کہا۔۔

سالار مٹھیاں بھینچ کر۔۔اسکے پاس سے ہٹ کر۔۔۔ریمپ پر اگیا۔۔۔

اسنے اپنا کوٹ اتارا۔۔اور پی اے کو دیا۔۔اسکا مظبوط کسرتی جسم واضح ہوا۔۔۔جو کہ سفید شرٹ میں نمایاں تھا

ٹائی ابھی تک اسکی مٹھی میں قید تھی گویا زیمل کا گلہ تو اسنے دبا رکھا تھا۔۔۔۔

اور وہ ایکدم میوزک چلنے پر واک کرتا آگے آیا کہ میوزک رک گیا۔۔اسنے ڈائریکٹر کو۔۔۔ بھڑک کر دیکھا۔۔۔

سوری سر ایکچلی ماہم میم۔اپکے ساتھ واک کرنا چاہتی تھیں "وہ بولا۔۔۔سالار نے گھیرہ سانس بھرا۔۔

ماہم نے اسکے ہاتھ میں ہاتھ ڈالا۔۔۔

ان دونوں کے کئ کلیپس بنے۔۔۔

ہاتھ میں ٹائی پکڑے۔۔۔وہ ایک یونیک سٹائل کو کیری کرتا نظر ارہا تھا۔۔

ماہم نے اسکی ٹائی پکڑ کر پوز بنانا چاہااور۔۔ سالار نے ایکدم ہاتھ اٹھالیا جبکہ۔۔ماہم اس ٹائی کو پکڑنے کے لیے چہرے پر بے بسی سجا چکی تھی۔۔۔اور اسکے ہونٹ سالار کی شرٹ سے مس ہوئے

اور وہیں کلک ہو گیا۔۔۔۔

یہ ہی تصویر فرنٹ میگزین بنے گی "ڈائیریکٹر نے خوش ہو کر کہا۔۔

سالار نے ماہم کو دور کیا۔۔اور ریمپ پر سے اتر گیا۔۔

پی آئے سے پانی کی بوتل لی۔۔

تم مجھے سے غصہ کیوں ہو "ماہم اسکا رویہ سمجھی نہیں۔۔

ایکسکیوز می "سالار نے کہااور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

ٹائ پر گرفت اور سخت ہو گئ۔۔

وہ اگلی فلائیٹ سے گھر پہنچا تھارات زیادہ ہو گئ تھی۔۔وہ اس حرکت سے جھنجھلایا۔۔۔

اسنے سوچ لیا تھا کہ مرتضی سے بات کرلے گا کہ اسے ایک مہینے کا وقت دے وہ ایک ماہ بعد گھر۔۔اجائے گا۔۔۔

وہ تھکا ہوا۔۔گھر میں داخل ہوا تو پورے گھر میں خاموشی تھی دو بج رہے تھے۔۔ہونی ہی تھی وہ چلتا ہوا۔۔اوپر جانے لگا کہ اچانک پریشے کے کمرے کا دروازہ کھلا۔۔

وہ رک گیا۔۔

اگر پریشے جاگ رہی تھی تو۔۔وہ اس سے کچھ کھانے کو کہہ دیتا۔۔

وہ اسکے باہر آنے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔

پریشے کے بجائے زیمل۔کو۔۔دیکھ۔۔کر اسکی نگاہ وہیں ٹھر گئ۔۔۔

زیمل باہر نکلی تو سیدھی نظر اسپر گئ۔۔۔

سالار نے ایک سانس بھرا لمبا۔۔چہرے پر سختی چھا گئی۔۔۔اسنے مظبوط قدم زیمل کی جانب اٹھائے جبکہ زیمل گھبرا کر دوبارہ اس سے پہلے کمرے میں جاتی سالار نے اسکی کلائی جکڑ لی۔۔

کلائی پر گرفت ایسی تھی جیسے اسنے ٹائی کو پکڑا ہوا تھا۔۔۔

اسکا ہاتھ پکڑ کر وہ اسے اپنے پورشن میں لے جانے لگا۔۔۔

مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا" زیمل اپنا ہاتھ چھڑانے لگی۔۔افشین پر بے ساختہ اسکی نگاہ گئی جو آج بھی اسپر ہاتھ صاف کرنے ائی تھی۔۔۔

سالار کے ساتھ زیمل کو دیکھ کر تن بدن میں آگ ہی بھڑک اٹھی۔۔

سالار نے جواب نہیں دیا۔۔زیمل کو افشین نے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا۔۔

سالار اسے سیڑھیوں پر گھسیٹتا اوپر لے آیا۔۔

اوپر آنے کا دروازہ بند کیا دھاڑ کی آواز سے اور اسے اپنے روم میں لے آیا۔۔۔

زیمل کو خاموشی سے بیڈ پر دھکیل دیا

آپکو شرم نہیں آتی" زیمل بولنے لگی۔۔۔۔

چپ رہو" سالار نے غرا کر کہا۔۔

سمجھتی کیا ہو خود کو کوئی بہت بڑی توپ چیز ہو۔۔بس اتنا یاد رکھو۔۔سالار کی بیوی ہو۔۔۔۔۔اور بیوی کے کیا حقوق ہوتے ہے۔۔ڈارلنگ" وہ اسا گال تھپتھپا کر کوٹ اتارنے لگا۔۔۔

آہ نہیں۔۔۔"زیمل نے چیخ مارتے ہوئے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔۔

تمھارا ہی ہوں دیکھ سکتی ہو۔۔"وہ کوٹ اسکے منہ پر مار۔۔کر آئینے کے سامنے آیا۔۔

تو نگاہ۔۔سفید شرٹ پر لگے لیپسٹک کے نشان پر گئ۔۔

اوہ شیٹ"ماہم پر سخت غصہ آیا۔اسنے ریمپ پر ہی یہ حرکت کی تھی۔۔چیپک بھی تو اتنا رہی تھی۔۔اس سے۔۔۔

سالار نے آئینے میں زیمل۔کو دیکھا جس کی نگاہ بھی اسپر اٹھی تھی۔۔

اور زیمل نے دوبارہ نگاہ جھکالی۔۔۔

وہ بیڈ پر سے اٹھی اور۔۔دروازہ کھولنے لگی۔

سالار بے ساختہ اسکے پاس پہنچا۔۔

یہ۔۔۔یہ نشان۔۔۔ریمپ کے دوران

۔۔کو پاٹنر کا لگا ہے"وہ جھنجھلا کر صفائ دینے لگا۔۔

میں نے آپ سے کب پوچھا ہے"زیمل سنجیدگی سے اسکو دیکھنے لگی۔۔۔

مگر میں بتا رہا ہوں"سالار نے دروازے پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔

آپ مجھے جانے دیں"زیمل نے دروازے کیطرف دیکھا۔۔۔

سالار نے اسکی جھکی پلکوں کو غور سے دیکھا۔۔۔۔

اور میں کہوں آج رات میرے ساتھ گزارو گی تو" اسکی جھولتی کان کی بالی پر انگلی رکھتے ہوئے وہ گھمبیر لہجے میں بولا

۔۔ توزیمل ایکدم دور ہوئ۔۔۔

آپ آپ۔ ایسا کچھ نہیں کر سکتے "زیمل نے زرا غصے سے کہا۔۔

میں سب کر سکتا ہوں تمھارے ساتھ "سالار نے شانے آچکا کر کہا۔۔۔

زیمل سانس روکے اسے دیکھنے لگی۔۔۔ چہرے پر گھبراہٹ کے آثار واضح تھے۔۔۔ جبکہ سالار کو ایکطرح سے اسکی شکل کی مسکینیت دیکھ کر ہنسی بھی آرہی تھی جبکہ بیقوقت غصہ بھی کہ وہ اس سے اتنا بھاگتی کس لیے تھی۔۔۔۔

وہ اسکے اور بھی نزدیک ہوا۔۔۔۔ زیمل کی جان پر بن آئی۔۔۔

اسکی اس حرکت کی وجہ سے بے ساختہ زیمل کا ہاتھ اٹھا اور اسکے چوڑے کسرتی سینے پر رکھا گیا۔۔۔۔۔

سالار نے اسکا ہاتھ دیکھا چونک کر اور پھر اسکی شکل دیکھی۔۔ زیمل اپنی بے اختیاری پر شرمندہ نظر آرہی تھی۔

۔۔۔

حقیقت تو یہ ہے تم ہم دونوں کے درمیان رشتے کو سیریس نہیں لیتی ہو۔۔۔ شاید تم واقعی یہ سمجھنے لگ گئ ہو کہ میں نے تم سے زبردستی شادی کی تھی "اپنی دل کی خواہش کے ہاتھوں مجبور ہوتے اسنے اسکے خشک خوف سے سوکھتے لبوں پر اپنا انگوٹھا رکھا۔۔۔

زیمل کانپ سی گئ۔۔۔وہ ایسا کچھ نہیں چاہتی تھی۔۔وہ سالار سے ایسا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔وہ خود بھی نہیں جانتی تھی اپنی مرضی سے نکاح کرنے کے باوجود بھی وہ اس فاصلے کو اسکو مٹانے کیوں نہیں دے رہی۔۔۔۔۔شاید اقشین کا خوف تھا۔۔۔۔۔یہ اپنے اندرونی احساسات سے وہ اتنی غافل ہو چکی تھی کہ صیحی اور غلط کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی ۔۔۔

سالار کے لمس اور حرکت کرتے انگوٹھے نے اسکو جیسے کانٹے کیطرح چھوا۔۔۔وہ ایکدم چہرہ پھیر گئ اور دوسری طرف سے ہٹی۔۔۔خیر اگر سالار نہ ہٹتا تو اسکی جرت نہیں تھی وہ ہٹے۔۔۔

مجھے جانے دیں" زیمل نے پھر سے کہا۔۔اور اسکی جانب دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

میں نے تمھیں قید نہیں کیا تم اپنے شوہر کے کمرے میں ہو" سالار نے سنجیدگی سے اسے یاد دلایا۔۔۔یہ رویہ اسکا سالار کی سمجھ سے باہر تھا۔۔۔۔۔

جب میں شوہر کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی تو۔۔کیوں زبردستی کی جا رہی ہے" وہ ایک دم چیخی اور منہ پر ہاتھ رکھے رونے لگی۔۔۔۔سالار حیران رہ گیا اول تو اسے امید نہیں تھی کہ کبھی بھی زیمل کے منہ سے یہ بات سنے گا۔۔۔دوسرا۔۔۔وہ رودی تھی۔۔۔۔۔

اور مقابل کو۔۔۔۔بلکل پسند نہیں تھا اسکی آنکھ سے آنسو بھی گرے شاید انکی پہلی ملاقات اور سالار کی توجہ کا مرکز اسپر یہ ہی تھا۔۔۔۔۔

وہ بے چین سا ہوتا اسکی بات کو اگنور کرتا اس تک پہنچا۔۔اسکے چہرے پر سے ہاتھ ہٹایا۔۔۔ کہیں سے بھی وہ اس وقت لاپرواہ سالار نہیں لگ رہا تھا۔۔ بلکہ اسکی اس حرکت پر زیمل کو اب حیرت ہوئی تھی۔۔۔

اے اے روکس بات پر رہی ہو۔۔ادھر دیکھو۔۔۔۔۔ تمھیں کوئی پروبلم ہے یہاں کوئی ڈسٹرب کرتا ہے" وہ دوسری بار اس سے۔۔۔یہ سوال کر رہا تھا۔۔۔زیمل کا دل پھٹنے کو ہوا۔۔۔۔جی کیا سب کچھ بتادے سب کچھ۔۔۔ ہاں چوٹوں کے نشان۔۔۔افشین کے دیے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ہاں وہ اس سے دوری افشین کے خوف سے رکھ رہی ہے۔۔۔ مگر زبان پر چپ کی کفل ڈالے وہ کھڑی رہی۔۔۔ سالار نے اسکا چہرہ۔۔۔دونوں ہاتھوں میں بھر لیا۔۔اور نرمی سے اسکے آنسوں کو چنتا۔۔۔۔۔وہ بھکنے لگا۔۔۔۔اسکے لمس سے گھبرا کر زیمل کی ٹانگیں لڑکھڑا سی گئی۔۔۔ سالار نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسکا سارا وزن خود پر لے لیا۔۔۔۔

اور ایک انچ کر فاصلے سے۔۔۔اسکی جھکی پلکوں اور کانپتے لبوں کا حسین منظر دیکھنے لگا۔۔۔۔اسکے چہرے پر سنجید گی تھی۔۔ جبکہ زیمل اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش میں۔۔۔بھاری سانسیں بھر رہی تھی۔۔اسکی دھڑکنوں میں اتنا شور تھا۔۔ کہ سالار کو اس پہلی قربت میں اپنے دل کے مقام پر اسکا دل دھڑکتا محسوس ہوا۔۔۔۔

جس ارادے سے وہ اسکیطرف رفتہ رفتہ بڑھ رہا تھا اسے لگا جیسے سارے کام کی تھکاوٹ دور ہو گئی۔۔۔اور زیمل کانپنے لگی۔۔۔وہ اسے روکنا چاہتی تھی اس عمل سے باز رکھنا چاہتی تھی۔۔۔

مگر سالار کی سانسوں نے ایکدم ہی اسکی سانسوں کو الجھالیا۔۔۔وہ اسکے لمس پر احتجاج سا کرنا چاہا۔۔۔۔

مگر دوسری طرف اس احتجاج کی کوئ سنوائی نہیں تھی۔۔۔ وہ اتنا مگن تھا اپنے عمل میں کہ دوسرے کا احساس ہی نہیں تھا۔۔ کہ اسکی سانسیں رک گئیں تو۔۔۔

زیمل نے خود ہی۔۔۔ چہرے مور کر اس سے خود کو الگ کیا۔۔۔

جبکہ سالار کے ہی شانے پر سر رکھ کر۔۔۔ وہ سانسیں ہموار کرنے لگی۔۔۔۔

سانسوں کی مدھم آواز سالار کے جزبات میں طوفان سا اٹھا گی۔۔

زیمل کی کمر پر پکڑ سخت سے سخت تر ہوتی گئ۔۔۔

نہیں "زیمل اسکے کان کے نزدیک بلکل مدھم آواز میں بھاری سانسوں کے درمیان بولی۔۔۔۔

سالار نے اسکی کمر کو مزید سختی سے پکڑا کہ اسکی آہ نکلی۔۔

جو سالار کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

وہ غصے میں لگا۔۔ برداشت کرنے لگا۔ حالانکہ وہ طبعیت کے لحاظ سے۔۔ برداشت کا عادی نہیں تھا۔۔ مگر یہاں معاملہ۔۔۔ کچھ الگ سا لگ رہا تھا۔۔۔

میں جان سکتا ہوں کیوں "اسنے اسکا چہرہ سامنے نہیں کیا۔۔۔

زیمل نے خود کو اس سے دور کرنے کی کوشش شروع کی۔۔

سالار کو اسکی یہ کوشش اور اسکے سوال کا جواب نہ دینا۔۔۔ بے حد برا لگا۔۔ اسنے کھینچ کر زیمل کو خود سے الگ کیا وہ جو تھی ہی اسکے سہارے پر اسکے چھوڑنے سے نیچے جا گیری۔۔۔۔۔۔

سیدھا اسکے قدموں پر۔۔۔۔

سالار نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔

اور بنا کچھ کہے وہاں سے۔۔۔۔ واشروم میں چلا گیا۔۔۔۔

زیمل نے اپنے آنسو صاف کیے اور جلدی سے اٹھی موقع اچھا تھا۔۔۔ وہاں سے نکل جانے کا یہ جاننے بنا کہ۔۔

افشین اسی کی منتظر ہے وہ۔۔۔ وہاں سے باہر نکلی۔۔۔۔

اور دوسرے کمرے کو کروس کر کے سیڑھیاں جیسے ہی دو پار کی۔۔ افشین کو پیٹھ موڑے کھڑا دیکھ کر۔۔۔ اسکا چہرہ

سفید ہو گیا۔۔۔۔

کل ہوا نیلا چہرہ یاد آیا۔۔ جس پر اسنے سوال کر لیا تھا۔۔۔

اور آج سالار کے کمرے میں اسے دیکھ کر۔۔ شاید۔۔ وہ چھری سے اسکا گال کاٹ دے۔۔۔۔ وہ پریشانی سے بنا کچھ

سوچے دوبارہ اوپر بھاگ آئی۔۔۔۔

کمرے میں آئی تو۔۔۔ کمرے میں شاور کا شور تھا۔۔۔۔

آگے کنوں پیچھے کھائی تھی۔۔۔۔۔ وہ جائے تو جائے کہاں بے بسی سے ناخن کاٹتی وہ الجھی ہوئی تھی۔۔۔

نیچے اس وقت جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا افشین اسکا حال بگاڑ دے گی اور وہ کس کس کو کیا کیا جواب دے گی

۔۔ اور ویسے بھی اسکی مار سے وہ۔۔۔۔ ڈرتی تھی بہت۔۔۔

وہ اندر کھڑی سوچ ہی رہی تھی کہ اب کیا کرنا ہے کہ دروازہ کلک سے کھولا۔۔اور سالار۔۔ٹراوزر میں ٹاول گردن میں ڈالے باہر نکلا۔۔۔زیمل کی نظر اسکی نظروں سے ٹکرائی۔۔۔۔

تو ایکدم اسکی چیخ نکلی۔۔۔۔۔

اوہ ہ ہ "اسنے جلدی سے رخ تبدیل کر دیا۔۔۔۔۔۔

سالار کی تھکاوٹ سے بوجھل آنکھیں ایک بار پھر اسے دیکھ رہیں تھیں مگر غصے سے۔۔۔۔

کیا مسلہ ہے تم جب۔۔۔میرے گھر میں ٹاول میں گھوم سکتی ہو تو میں اپنے کمرے میں شرٹ لیس نہیں داخل ہو سکتا "وہ بگڑے ہوئے لہجے میں بولا۔۔جیسے چڑچڑا ہو گیا ہو۔۔ہر چیز ناگوار گزر رہی تھی جبکہ۔۔اسکی تھکاوٹ زیمل کے وجود کیطرف اسے کھینچ رہی تھی جبکہ سالار خود پر سخت پھیرے لگائے اس سے دور رہنے کی ناکام سی کوشش میں تھا۔۔۔۔

انسان اکیلا ہو تو بھی ایسا کر لیتا ہے۔۔"وہ بولی رخ اب بھی تبدیل کیا ہوا تھا۔۔جبکہ دونوں آنکھوں پر ہاتھ بھی رکھا تھا۔۔۔

تمھارے اور میرے علاوہ تو یہاں کوئی نہیں اور ویسے بھی۔۔۔۔

میری جوب میں مجھے شرٹ لیس ہونا پڑتا ہے۔۔۔۔ "

وہ لاپرواہی سے بولتا اسکو اگنور کرتا۔۔اپنے بال بنانے لگا۔۔۔۔

زیمل نے چور نظروں سے اسکیطرف دیکھا کہ آیا کہ اسنے شرٹ پہن لی ہے۔۔۔۔ مگر سالار مرتضی اب بھی ویسے ہی کھڑا تھا۔۔۔ شاید اسے زیچ کر رہا تھا۔۔۔۔

یہ کیا بدتمیزی ہے" زیمل روہانسی ہوئی۔۔۔

پہلے تو تم مجھے بتاؤ۔۔ کہ جتنے تمھارے نخرے ہیں یہاں کھڑی ہی کیوں ہو۔۔ جاؤ۔۔۔ یہاں سے میں اپنے کمرے میں جیسے مرضی پھیروں تمھیں کیا تکلیف ہے" وہ غصے سے بھڑکا اور اسکی آنکھوں پر سے کھینچ کر ہاتھ ہٹایا۔۔ اور وہیں زیمل نے زور سے آنکھیں بند کر لیں۔۔ سالار کو یہ لڑکی کھڑے کھڑے تپ چڑھا رہی تھی اسنے گلے میں سے بھڑک کر ٹاول نکالا۔۔ اور سائیڈ پر اچھال دیا۔۔۔ زیمل کو محسوس ہو گیا تھا اسنے کیا کیا ہے۔۔

آنکھیں کھولو" وہ بولا۔۔۔۔

زیمل کو محسوس ہوا وہ اسکے قریب آ رہا ہے وہ اپنے آپ ہی پیچھے قدم لیتی۔۔ منمنائی۔۔

ن۔۔۔ نہیں" دھڑکنیں بے ہنگم سی ہو گئیں۔۔۔

کیوں وجہ بتاؤ" وہ اسکے بے حد نزدیک آ گیا۔۔۔۔۔

اسکی بند آنکھوں میں خم کھاتیں۔۔ پلکیں۔۔۔۔ دلکش تھیں۔۔۔۔

نظارہ بھرپور تھا۔۔ تنہائی۔۔۔ غالب تھی۔۔۔ دو دل دھڑک رہے تھے۔۔۔۔۔

م۔۔۔ مجھے آپ آپ پسند نہیں" زیمل نے سر جھکا کر کہا۔۔۔۔۔

سالار کے سارے جزباتوں پر برف آ پڑی تھی۔۔۔ اسنے ایک ہاتھ دیوار پر مارا اور زیمل کا چہرہ پکڑ کر اونچا کیا۔۔

آنکھیں کھولو" وہ غرایا۔۔زیمل بھی جیسے ضدی ہو گئ۔۔ نفی میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔اگر تم نے آنکھیں نہیں کھولیں۔۔۔تو میں تم سے اپنا حق لوں گا۔۔۔اور تم اور تمھاری صحت اس بات کی اجازت نہیں دیتی۔۔۔۔کہ تم مجھے روک سکو" وہ خطرناک لہجے میں اسکو دھمکاتا بولا اور۔۔زیمل نے وہیں پر سے گھبرا کر آنکھیں کھول دیں۔۔۔۔

سالار اسکے بے حد نزدیک تھا۔۔۔۔

غصے میں تھا چہرہ سرخ تھا۔۔بار بار شاید وہ اپنی بے عزتی محسوس کرتا تھا۔۔۔

سالار طنزیہ ہنسا۔۔۔

تو تمھیں عدیل پسند تھا" وہ بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔جبکہ بیڈ پر پڑی اپنی شرٹ بھی پہن لی جبکہ بٹن بند کرنا ضروری نہیں سمجھے۔۔۔۔

زیمل پھر سے نظریں چرانے لگی۔۔۔

جبکہ سالار نے اسکے پاؤں پر پاؤں مارا

آہ" زیمل نے اسکیطرف دیکھا۔۔

اب اگر مجھ سے نظر ہٹی تو۔۔۔۔میں اس وقت کافی خطرناک صورتحال میں ہوں۔۔۔تمھیں زیادہ مشکل کا سامنا ہو جائے گا" وہ مسکرا مسکرا کر۔۔۔۔جیسے اسے دھمکا رہا تھا۔۔زیمل اسکیطرف دیکھنے لگی۔۔۔

جواب دو" وہ پھر سے پوچھنے لگا۔۔

کون کون سی بات کا"زیمل نے حلق میں تھوک نگلا۔۔

تمھیں عدیل پسند ہے"وہ پھر سے وہی سوال پرچھ رہا تھا۔۔

آپ مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں۔۔۔۔"زیمل روہانسی ہوئ۔۔

پھسا کر رکھ دیا تھا اس نے تو۔۔۔۔

سالار نے۔۔اسکے پاؤں میں پاؤں الجھایا۔۔۔۔اور اپنا پاؤں زور سے کھینچا۔۔۔

زیمل ایکدم۔۔۔اسپر ٹوٹی شاخ کیطرح آپڑی۔۔سالار کے بیٹھنے کے انداز میں ایک پرسنٹ بھی فرق نہیں آیا البتہ

۔۔۔۔

زیمل۔کا چہرہ سرخ پڑ گیا۔۔

سالار نے اسکو شانوں سے تھاما اور بیڈ پر دھکیل کر۔۔خود اسکو اپنے ہاتھ پاؤں سے قابو کر گیا۔۔۔

زیمل کے لیے یہ سب بہت سے بھی زیادہ تھا پہلی بار کوئ اسکے ساتھ من مانی کر رہا تھا۔۔۔

ہاں وہ اسکا شوہر تھا مگر۔۔۔وہ تو ایک دوسرے کو جانتے تک نہیں تھے۔۔یہ پھر۔۔۔۔ان دونوں کے بیچ۔۔۔۔

وہ بے چارگی کی انتہا پر ہوتی۔۔۔نکلنے کی اسکے حصار سے کوشش کرنے لگی۔سر پر جما دوپٹہ اتر کر۔۔شانوں پر ڈھلک گیا

۔۔۔۔

سالار اسکا چہرہ نزدیک سے دیکھ رہا تھا۔۔

چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی

آگے سے بٹن کھلے تھے جن پر زیمل کی ہتھیلیاں لگ رہی تھیں کیونکہ وہ اسکے بے حد نزدیک تھا۔۔۔

زیمل بار اگر اپنا ہاتھ بچا رہی تھی کہ اسکے جسم کو نہ چھوے جبکہ سالار نے زبردستی پکڑ کر اسکا ہاتھ اپنے دل پر رکھ دیا

۔۔

اس لیے کیونکہ تم سالار مرتضی کی بیوی ہو۔۔۔ اور میں۔۔۔ اپنی چیزوں میں شراقت کا قائل نہیں۔۔۔۔

نہ مجھے کمپر ومائز کرنا اور دیکھو۔۔ میں جو ہوں وہ سامنے ہوں۔۔۔۔۔ نہ مجھے چھپانے کا خوف نہ میں جھوٹ بولتا

۔۔۔۔

اور تم سے سوال کرنے کا میرا پورا حق ہے۔۔ اور میں ہر کام ڈنکے کی چوٹ پر کرتا ہوں۔۔ تمھیں ایا لگ رہا ہے مجھے دھتکار کر تم مجھے خود سے بد ظن کر لو گی۔۔ تو میڈیم زیمل تمھارے فیگر اور ہائیٹ کیطرح تمھاری عقل بھی بہت چھوٹی ہے۔۔۔ کیونکہ۔۔۔ مجھے جو نہیں بھی پسند وہ تب بھی میرے پاس ہی رہتا ہے۔۔ ادھر دیکھو" وہ آنکھیں نکال کر غراتا اسکے چہرے کو اپنے ہاتھ سے ہی موڑ گیا۔۔ جو کہ جونک تھی۔۔۔

جبکہ ہولے ہولے کانپتا وجود صاف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

زیمل نے سامنے دیکھا ٹیبل پر۔۔۔ ایک مجسمہ رکھا تھا۔۔۔ جس میں بے لباس عورت۔۔۔ تھی۔۔۔

مجھے یہ پسند تھا۔۔۔ پھر ایک دن۔۔۔ بابا نے دیکھ لیا۔۔۔

جوتیوں سے پیٹا۔۔۔ اسکے بعد سے یہ مجھے برا لگنے لگ گیا۔۔ مگر آج تک یہ ضد میں یہاں رکھا ہے

۔۔

جانتی وہ کیوں۔۔۔ کیونکہ میری چیزوں سے نفرت بھی میں ہی کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔ تو تم خود کو دیکھو۔۔اس مجسمے سے کئ زیادہ۔۔اٹریکٹیو ہو۔۔۔۔ ہمم" وہ مدھم آواز میں بولتا۔۔اسے معنی خیز جملوں میں بہت کچھ جتا رہا تھا۔۔۔ مجھے یقین ہے تم یہاں سے چلی گئ تھی۔۔۔۔ تم واپس کیوں آئ۔۔۔وجہ تمھارے منہ سے سننا چاہو گا۔۔ مگر تب جب تمھیں مجھ سے محبت ہو گی۔۔۔

اور سنو۔۔۔ میرا تم پر پورا ااختیار ہے۔۔جو تم ہٹا نہیں سکتی تم نے اپنی مرضی سے نکاح کیا تھا۔۔۔

جب جہاں جیسے۔۔۔جو بھی میں چاہو گا۔۔ تم وہ کرو گی۔۔۔۔

نہ کرنے کی صورت میں میں زبردستی کرالوں گا۔۔۔ کیونکہ میں تمھارے لیے عدیل سے بھی زیادہ برا ثابت ہوں گا۔۔ ویسے میں نے اسکا ذکر کیا ہی کیوں۔۔اس انسان کو بھی دماغ سے نکال دو۔۔اور اب اٹھو۔۔۔اور نکلو یہاں سے ۔۔ کبھی۔۔۔ میرا دل تم پر پھسلے اور صبح اپنی عزت پر رو رہی ہو۔۔۔" وہ سر جھٹکتا بولا۔۔

وہ ہر بات کہہ دیتا تھا۔۔ زیمل کو لگا کانوں میں سے دھواں نکل رہے ہوں۔۔۔۔ وہ اس اجازت پر ایکدم اٹھی۔۔ بنا اسکیطرف دیکھے وہاں سے دوڑ لگا دی۔۔

کوئ فرق نہیں پڑتا تھا افشین اگر اسے مار مار کر برا حال بنا دیتی۔۔ مگر اسنے ٹھیک کہا تھا وہ اسکے لیے بے حد خطرناک تھا ۔۔

چند ہی لمحوں میں اسکی حالت بس اپنی باتوں سے ہی اسنے غیر کر دی تھی

شکر تھا فشین چلی گئی تھی وہ پریشے کے کمرے میں بند ہو گئی۔۔تالا بھی لگا دیا کہ اب کوئی نہ آئے اور نہ آج کے بعد وہ نکلنے کی غلطی کرے گی۔۔۔

اسکا پی آئے انتظار کر رہا تھا۔۔ صبح سب ناشتہ کرنے میں مصروف تھے۔۔۔ جبکہ پی آئے ایکطرف کھڑا تھا۔۔ مدیھا نے اسے کئی بار کہا کہ وہ بھی کچھ کھائے مگر اسنے صاف انکار کیا ایک بار کرنے کے بعد دوبارہ جواب نہیں دیا۔۔

اس ڈھیٹ کو اٹھا دیں۔۔۔ مدیھا۔۔۔ وہ بچہ کب سے انتظار کر رہا ہے" مرتضی آخر کو کلس کر بولے۔۔۔۔

وہ مجھ سے نہیں اٹھے گا۔۔" مدیھا نے جیسے ہار کر کہا۔۔۔

تبھی مرتضی نے خود چیئر چھوڑی۔۔

زین نے فورا۔۔ موبائل نکالا۔۔۔

بھیا موت آ رہی ہے۔۔ اٹھ جاؤ" اسنے لگاتار کئی میسیج کیے۔۔ مگر کوئی اثر نہیں ہوا۔۔۔

یہ آدمی واقعی مرے گا" کبیر نے افسوس سے اخبار بند کیا۔۔۔

مما عارض اور آیت کل تک آجائیں گے رات میری بات ہوئی تھی انھوں نے واپسی کی ٹکٹ بک کرالیں ہیں" کبیر نے اطلاع دی تو۔۔ مدیھا ایکدم خوش ہو گئیں۔۔۔

ماشاءاللہ ماشاءاللہ۔۔۔"سب کے چہروں پر مسکراہٹ پھیل گئی جبکہ۔۔ ایکدم مسکراہٹ روکی۔۔ کیونکہ اوپر سے سالار کی چیخوں کی آوازیں آرہیں تھیں۔

زیمل تو حونک ہی تھی۔۔۔وہ آنکھیں ہٹپٹاتی ہوئی۔۔آوازوں کے تعاقب میں دیکھ رہی تھی جبکہ ناشتہ بھی چھوڑ دیا تھا۔۔

پریشے اور نین دونوں ہی ہنسنے لگیں۔۔

بھابھی فکر نہ کریں۔۔آپکے شوہر کو ڈھیٹوں کا آئی جی کہا جاتا ہے وہ بلکل صیحی سلامت ہوگا البتہ بابا ہانپ جائیں گے وہ اتنا بھاگے گا بابا سے "پریشے نے بتایا تو۔۔۔۔زیمل نے بس سر ہلایا مگر۔۔اب بھی اسکے چیخنے پر۔۔وہ ویسے ہی بیٹھی تھی۔۔۔

تبھی اسکے سامنے افشین چیئر کھینچ کر بیٹھ گئی۔۔

سالار نے اتنا شور مچایا ہے میں اٹھ گئی۔۔تو سوچا آج سب کے ساتھ ناشتہ کرلوں "زیمل کو دیکھتی وہ بولیں۔۔زیمل کا سر جھکتا چلا گیا اتنی بھی ہمت نہیں ہوئی کہ زرا اٹھا کر ہی دیکھ لے۔۔

زیمل۔۔۔۔اٹھ کر مجھے ناشتہ دو "افشین نے حکم دیا۔۔

جبکہ زیمل جو اسکے سامنے سے اٹھ کر بھاگنا چاہتی تھی جلدی سے اٹھی اور کچن میں جانے لگی۔۔

چاچی میں دے دیتی ہوں زیمل تو ابھی آئی ہے ناشتہ کرنے "نین نے کہا۔۔

تم کیوں دوگی یہ کہاں کی مہربانی ہے وہ ہمارے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائے گی۔۔چل اٹھ۔۔جا میرے لیے ناشتہ بنا "افشین بولیں تو زیمل اٹھ گئی۔۔۔جبکہ وہاں موجود سب لوگوں کو یہ بہت بری لگی حرکت لگی تمیز سے بھی کہہ سکتی تھی۔۔

چچی سالار کو آپ کے اس رویے کا علم ہوا تو گھر میں نئے سیرے سے طوفان کھڑا ہو گا۔۔۔ تو پلیز آپ اپنا رویہ درست رکھیں اور وہ انسان ہے آپکی ملازمہ نہیں "

کبیر نے کڑک لہجے میں کہا۔۔

وہ صرف میرے بیٹے کی قاتلہ ہے جس نے سالار کو پھنسالیا ہے تم لوگ جانتے ہی کیا ہو اس کی حقیقت" وہ چلائیں

۔۔۔

زیمل کے ہاتھ پاؤں کانپنے لگے۔۔۔

سکندر نے افشین کا ہاتھ تھامہ

بہت وہ گئی اُٹھو۔۔ جب تمام ے برداشت نہیں ہوتا تو سب کے بیچ مت بیٹھا کرو اور اپنی بیٹی کو بھی اس گھر میں رکھوتا کہ وہ تمھارا یہ عجیب وغریب رویہ دیکھ کر کچھ سیکھے کہ اسکی ماں کیا ہے" سکندر بے حد غصے سے بولے۔۔

آپ مجھے کہہ رہے ہیں یہ باتیں مارا ہے اسنے میرے بیٹے کو میں تو کبھی اپنے بیٹے کی موت نہیں بھولوں گی۔۔۔"

افشین نے مٹھیاں بھینچی۔۔۔

اور وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔۔ جبکہ زیمل کچن میں تھی۔۔۔ اسکے ہاتھ پر گرم گرم کافی گر گئی تھی جس کو۔۔ اسنے ۔۔۔ بنا آواز کے پیا اور دوبارہ کافی بنانے لگی۔۔۔۔

باقی سب نے دور سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔۔۔ ابھی کوئی کچھ کہتا ہی سالار بھاگتا ہوا نیچے اترا۔۔۔

بلیک کوٹ پینٹ میں۔۔ٹائی ہاتھ میں لیے بال ڈیشنگ سٹائل میں سیٹ کیے وہ گاگلز لگا کر واقعی ایک ہیرو لگتا تھا جس پر نظر رکھے تو دوبارہ نہ ہٹے۔۔۔

وہ نیچے آیا تو۔۔لبوں کی تراش میں دلفریب مسکان تھا۔۔

آج آپکے شوہر کا بی پی لو ہو گیا ہے کچھ کھلا پیلا دیں۔۔" وہ ماں کے قریب آ کر بولا۔۔جبکہ مدیحا نے سر تھام لیا۔۔

سالار سدھر جائیں کل کو آپ کے بچے ہو جائیں گے اسی طرح تنگ کریں گے پھر ہم سب کو "

نہیں اکیلی پھر ہم مل کر کریں گے اور سب سن لیں میری پوری ٹیم ہو گی۔۔میں عارض اور کبیر سے زیادہ بچے کروں گا۔۔" وہ سب کو ایسے بتا رہا تھا جیسے۔۔۔یہاں شک ساختہ فیصلہ ہو۔۔۔

یہ پھر زیمل کو سنانا چاہتا ہو مگر ٹیبل پر زیمل تو نہیں تھی۔۔۔

استغفار" کبیر نے توبہ کی۔۔۔

جبکہ سب اپنی ہنسی دبا گئے۔۔۔

اس لڑکے کی تربیت آپ کو چار پانچ بار اور کرنی چاہیے" مرتضی بھی نیچے آ گئے انکے زرا زرا سے سانس پھول رہے تھے۔۔۔

سالار اپنی ہنسی روک رہا تھا۔۔

گھمنڈر آدمی دفع ہو جاؤ یہاں سے اب" مرتضی غصے سے بولے۔۔

حضور۔۔جو حکم اپنی زوجہ کو دیکھ لوں" وہ دانت نکالنے لگا۔۔جبکہ مرتضی نے ضبط سے کبیر کو دیکھا۔۔

سالار" کبیر نے ٹوکا۔۔۔۔

اچھا بھئی۔۔ بابا کو تنگ کررہا ہوں میں اپنی بیوی سے ملنے کے لیے ان سے کیوں پوچھوں گا۔ مجھے پتہ ہے وہ کچن میں ہے۔۔" وہ پھر سے زچ کرنے لگا۔۔ سب اسکی ڈھیٹائی پر۔۔۔ سرد آہ بھر گئے مرتضی بھی کچھ نہیں بولے۔۔

کیونکہ اسنے انھیں ہلکان کیا تھا اور اب واقعی انکی ہمت ختم ہو گئی تھی۔۔

سالار نے کچن کے دروازے میں سے۔۔ زیمل کو دیکھا۔۔

جس نے تو شاید کچھ سنا ہی نہیں تھا۔۔۔

زیمل جب پلٹی نہیں تو سالار خود ہی اس تک پہنچا۔۔۔

اسکے شانے پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ وہ چیخ مار کر۔۔۔ مڑی۔۔۔ جبکہ برتن بھی میس بیلینس ہوا۔۔۔ سالار نے ایکدم اسکو دور کیا اور برتن کو اپنے ہاتھ سے دور کیا۔۔۔ تاکہ اسکے پاؤں پر چائے نہ گیرے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ۔۔ اسکے ہاتھ پر گرم گرم چائے۔۔۔ الٹ گئی۔۔۔

وہ معمولی سا کراہیا اور ہاتھ جھٹکنے لگا چہرے پر تکلیف کے آثار آ گئے۔۔۔۔

زیمل نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا جبکہ۔۔۔۔

مدیھا اور نین بھی اس تک پہنچی۔۔

یہ کیا کرتیں ہیں آپ بچوں کیطرح شرارتیں" مدیھا پریشان ہو گئی۔۔

مما میں ٹھیک ہوں" زیمل کو ایک نگاہ دیکھ کر وہ بولا۔۔

ہاتھ پورا جل گیا ہے سالار آپکا" نین نے جلدی سے۔۔ ٹیوب نکالی۔۔

یار بھابھی۔۔اب میں اسے ہاتھ پر لگا کر اچھا نہیں لگوں گا۔۔۔ آپ رہنے دیں۔۔ میں چلتا ہوں"

تم نے ناشتہ بھی نہیں کیا" مدیحہ بولیں۔۔

اٹس اوکے " وہ سنجیدگی سے کہتا باہر نکل گیا۔۔۔۔

جبکہ مدیحہ بھی ساتھ ہی نکلیں۔۔۔ مگر وہ رو کے بنا نکلا تھا اسکا پی آئے بھی پیچھے بھاگا۔۔اسکا ہاتھ بری طرح سرخ ہو گیا تھا۔۔

میری وجہ سے انکا ہاتھ جل گیا" زیمل نین کو دیکھتی بولی جبکہ۔۔۔اسکی آنکھوں میں بڑے بڑے آنسو تھے۔۔۔۔

تو مرہم بھی تم ہی رکھ دینا۔۔ جہاں تک میں جانتیں ہوں۔۔۔وہ

کافی ایمپریس ہوں گے اگر تم مرہم رکھو گی تو" نین ہنسی۔۔

جبکہ زیمل کو بلکل اچھا نہیں لگ رہا تھا اچھا ریلکس ہو جاؤ۔۔اور ناشتہ کرو باہر جا کر" نین نے اسکا شانہ تھپتھپایا۔۔اور اسکا ہاتھ پکڑ کر باہر لے آئی جبکہ۔۔۔ ملازمہ کی بیٹی سے افشین کی چائے اسکے کمرے میں بھجوادی

--

نین کا فون بہت دیر سے بج رہا تھا۔۔اسے لگا کبیر کا ہے وہ دوڑتی ہوہی اندر آئی۔۔۔ آج بھی وہ اور زیمل ہی کوکینگ کر رہے تھے زیمل اس سے زیادہ اچھی کرتی تھی کوکینگ سب کچھ بنا لیتی تھی۔۔ صوفیہ نے پریشے پر بھی غصہ کیا کہ

وہ۔۔اب تک کچھ نہیں جانتی جبکہ زیمل کو تو سب کچھ آتا ہے۔۔۔۔تو آج کچن میں پریشے بھی تھی۔۔۔اور اسنے ہر چیز گیرہ گیرہ کر کام بڑھایا ہوا تھا۔۔۔

وہ اندر روم میں آئی

۔۔۔اف بہت غصہ کریں گے "نین نے سر پر ہاتھ مارا اگر کبیر کا نمبر نہیں تھا اسنے چونک کر دوبارہ کال اٹینڈ کرلی

۔۔

ہائے لیڈی نین "احمد کی خوش باش آواز سپیکر پر ابھری۔۔۔

نین کو جیسے یقین نہیں آیا اسنے دوبارہ کان پر سے موبائل ہٹا کر نمبر دیا۔۔۔

تمھارے پاس میرا نمبر کیسے آیا" نین حیران تھی۔۔۔

ہاہاہاہا کیا یہ مشکل تھا" احمد ہنسا۔۔۔

خیر میرے پاس تمھاری ایک چیز ہے۔۔کافی قیمتی بھی لگتی ہے "احمد نے بریسلیٹ کو غور سے دیکھا۔۔۔۔

نین کی حیرانگی میں مزید اضافہ ہوا کہ اسکے پاس ایسا کیا ہے۔۔۔

اب تم سوچ رہی ہو گی کہ میرے پاس تمھارا کیا ہے۔۔۔تو اپنی کلائیوں کو تو چیک کرو ہو سکتا ہے کسی کے پیار کی نشانی ہو" وہ پھر سے ہنسا اور نین۔۔۔کے دماغ پر جیسے بلاسٹ ہوا۔۔۔

م۔۔۔میرا بریسلیٹ تمھارے پاس کیسے آیا" وہ چلائی۔۔اور پھر منہ پر ہاتھ رکھ گی کہ جاتی تو کیا ہوتا۔۔۔

آہستہ آہستہ نین۔۔ کوئ سن لے گا۔۔ "احمد نے چالاکی سے کہا۔۔ کیوں کر رہے وہ تم ایسے میرے ساتھ" نین نے بے بسی سے پوچھا۔۔اب تو اسکے دل میں کبیر کے لیے کچھ جذبات پیدا ہوئے تھے اور وہ اسکی بے پناہ محبت کو نفرت میں بدلتے کیسے برداشت کرتی تبھی لاچاری سے بولی۔۔۔

زیادہ کچھ نہیں بس تمھاری طلاق 'وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔۔

نین سکت رہ گئ۔۔۔

تم تم میں" نین ہکلائ۔۔

ہاں ہاں تم تم میں۔۔۔اب تم میرے پاس آرہی وہ مجھ سے ملنے اور یاد رکھنا۔۔۔مجھے ہر حالت میں تم کل اپنے پاس چاہیے ہو کہتے ساتھ اسنے جھٹکے سے فون بند کیا۔۔۔

جبکہ نین فون جو ہاتھ میں تھامے بیڈ پر بیٹھ گئ۔۔۔

یااللہ" بھیگی نظروں سے اسنے اوپر کیطرف مدد طلب نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔

\-

عارض اور آیت ائیر پورٹ پر پہنچے انھوں نے گھر پر کسی کو بھی نہیں بتایا تھا اپنے آنے کا۔۔ وہ پہنچے تو عارض کے ہاتھ میں آیت کا ہاتھ تھا۔۔۔ آیت بیس دن پہلے جب اسی جگہ پر کھڑی تھی تو۔۔ اسکی جان پر بنی ہوئ تھی۔۔۔ اور آج ۔۔۔اسکے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے اس ائیر پورٹ پر اتری۔۔۔ اسنے گزشتہ بیس دن اپنی زندگی کے بہترین دن گزارے

تھے۔۔ جس میں جیسے سارے شکوے دھل گئے تھے اسے عارض سے کوئی شکایت نہیں تھی خوشی اسکے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی۔۔۔۔

وہ ضرورت سے زیادہ ہی موٹی ہو گئی۔۔ تھی شاید اسکے پیار نے بھی اسکو۔۔ صحت مند کر دیا تھااور اسپر یہ عجب نکھار خوب بچ رہا تھا کہ عارض کا اسپر سے نظریں ہٹانا بھی مشکل ہو گیا تھا۔۔۔۔

وہ باہر نکلااور گاڑی کرائی۔۔۔۔ آیت نے تو۔۔ کسی چیز کو بھی ہاتھ نہیں لگایا۔۔ یہاں تک کے اپنا ہینڈ بیگ بھی جب اسنے عارض کیطرف بڑھایا تو عارض نے گاگلز اتار کر اسکیطرف دیکھا۔۔۔۔

آیت کے چہرے پر شریر مسکراہٹ تھی۔۔۔

یہ تمھارے ہاتھ میں بھی کوئی دقت نہیں دے گا" عارض نے گھور کر دیکھا۔۔

مگر میں اسکو پکڑنا نہیں چاہتی۔۔۔۔ یہ آپ پکڑیں گے" آیت نے ناز سے کہا۔۔۔۔اور اسکے ہاتھ میں پکڑا دیا۔۔

جان یہ لیڈیز بیگ ہاتھ میں پکڑے میں۔۔ جورو کا غلام لگوں گا کوئی تو لحاظ کرو" عارض نے۔۔ سامان گاڑی میں رکھا اور بیگ بھی۔۔۔ جو کہ آیت اسکو تھما چکی تھی۔۔۔

میں چاہتی ہوں۔۔۔ کہ پوری دنیا جان جائے۔۔ عارض صرف آیت کے ہیں" وہ مسکرا کر بولی۔۔۔

عارض نے آنکھیں گھمائی

تو اسکے لیے میں۔۔۔ تمھارا بیگ اٹھا کر گھوموں تم جانتی نہیں ہو سالار بھیا کو۔۔۔ وہ مجھے تانے دے دے کر مار دیں گے۔۔ رحم کھاؤ شوہر پر" وہ گاڑی میں بیٹھا۔۔اور گاڑی گھر کی جانب چل دی۔۔

بہت ہی اچھا ہو گا آپکے ساتھ میں تو بہت خوش ہوں گی جب کوئی آپکو۔۔۔ سدھار دے۔۔۔'' آیت۔۔ نے اسکے بازو میں بازو ڈال کر کہا۔۔

یہ بیلی جو شیر سے چیپک بھی رہی ہے اور پنگے بھی لے رہی ہے اسے پتہ ہونا چاہیے وہ شیر کو اکسا رہی ہے۔۔ اور ایک بار۔۔۔ اندر کا رومینس جاگ گیا۔۔۔ تو۔۔۔ پھر میسنی شکل بناؤ گی۔۔ عارض آپکو مجھ پر ترس نہیں آتا'' عارض نے اسکی نکل اتاری آیت نے اسکو آنکھیں پھاڑ کر دیکھا۔۔۔

عارض آپ میری نکل اتار رہے ہیں'' وہ حیران تھی۔۔ عارض نے ہنسی روکی اور رخ موڑ لیا۔۔

آیت نے اسکا رخ اپنی طرف کیا۔۔

آپ کتنے برے ہیں کتنی آرام سے میری نکل اتار رہے ہیں'' آیت نے افسوس سے کہا۔۔۔

عارض نے اپنا قہقہہ حلق میں اتارا اس وقت وہ اسکی مزاہیہ شکل دیکھ کر ہنستا تو وہ جان بوجھ کر اسکو تنگ کرنے کے لیے کوئی نہ کوئی حرکت کرتی اور عارض بلکل افوڈ نہیں کر سکتا تھا اس سے دوری۔۔۔۔

دیکھو۔۔ آیت میں تمھاری نکل نہیں اتار رہا جان۔۔ بس یہ کہہ رہا ہوں۔۔۔۔ کہ اس بیگ کو تو اپنے ہاتھ میں لے سکتی ہو نہ'' عارض نے ہر ممکن کوشش کی خود کو سنجیدہ کرنے کی۔۔

آیت نے غصے سے بیگ اسکے ہاتھ میں تھما دیا۔۔۔

میں بلکل نہیں پکڑوں گی۔۔ جتنا آپ نے مجھے تنگ کیا ہے میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔۔۔۔'' وہ خفگی سے بولی

۔۔

خیر۔۔اتنا بھی نہیں کیا میں نے تمھیں تنگ" عارض منہ میں بڑبڑایا۔۔

اب آپ مجھ سے لڑائی والی بات کر رہے ہیں" آیت خالصتاً بیویوں کیطرح چیڑ رہی تھی۔۔۔

چندا۔۔۔ تمھارا بیگ میں اٹھاؤ گا۔۔۔ بلکہ گلے میں گھنٹی کیطرح سجالوں گا۔۔ بلکہ ایک باجا لے لیتا ہوں۔۔۔اور ماتھے پر ٹیگ لگالیتا ہوں۔۔ میں صرف آیت کا ہوں خبردار جو کسی نے میری طرف دیکھا اب ٹھیک ہے" عارض نے ہار مان کر اسکا بیگ اپنے پاس رکھ لیا۔۔۔

کیا واقعی آپ ایسا کریں گے" وہ جوش سے بولی۔۔۔۔

عارض نے سر پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔۔ گھیری سانس لی۔۔۔

اب آپ چپ کیوں ہیں" وہ چپ ہو گیا تو آیت نے اسکا شانہ ہلایا۔۔۔

آیت تم اتنا کیوں بولتی ہو" عارض شاید ان بیس دنوں میں بھی اسے کئی بار کہہ چکا تھا۔۔۔۔

عارض آپکو میرے بولنے سے بھی مسلہ ہے" آیت۔۔۔ پھر سے۔۔ سیدھی ہوئی۔۔۔۔

عارض۔۔۔۔نے سانس بھرا۔۔۔

نہیں بولتی رہو مجھے کیا مسلہ ہو گا" اسنے جان چھڑائی۔۔

اچھا میں بولتی رہوں۔۔۔ آپ نہیں سنیں گے میں پاگل ہوں کوئی "

آیت" عارض نے غصے سے اسکو دیکھا۔۔۔

میں تو بس" وہ منمنائی۔

بلکل چپ" وہ غرایا۔۔۔

وہ" آیت نے اسکے شانے پر منہ بسور کر سر رکھ لیا۔۔

عجیب بیوقوف لڑکی ہے" عارض نے۔۔۔ باہر کی جانب دیکھنا شروع کر دیا۔۔۔۔

آیت بار بار پلکیں اٹھا کر اسکو دیکھتی۔۔۔ مگر وہ تو اسے دیکھ ہی نہیں رہا تھا۔۔ جبکہ وہ چاہتی تھی وہ ہر وقت بس اسکو دیکھے۔۔۔

برسوں کی محبت۔۔۔ کو جب حقیقی رنگ ملا تو۔۔ وہ اسکی نظر کی تبدیلی بھی برداشت نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اسنے چوتھی بار اسکو۔۔ دیکھا تو عارض نے گھور کر اسکو دیکھا۔۔ تو آیت نے جلدی سے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

عارض مسکرا دیا۔۔۔

اب ایسے کرو گی تو میں ڈرائیور کا لحاظ نہیں کروں گا" وہ اسکے کان میں گھمبیر لہجے میں بولا۔۔۔

آیت ایکدم اس سے دور ہوئ۔۔

وہ تو جیسے ڈرائیور کو بھولی بیٹھی تھی شرمندگی سے اسکا چہرہ سرخ انار کیطرح ہو گیا۔۔ اور وہ دوسرے دروازے سے چیپک گئ جبکہ گاڑی میں عارض کا قہقہہ بلند ہوا۔۔۔

وہ لوگ گھر پہنچے تو شام ہو چکی تھی۔۔

ایکدم انکو ایسے اچانک دیکھ کر۔۔ سب ہی حیران رہ گئے جبکہ بہت گرم جوشی سے ملے۔۔

دونوں کو سینے سے لگا کر سب نے پیار کیا۔۔۔

جبکہ آیت تو شرما رہی تھی مسلسل۔۔۔

گھر میں سب ہی موجود تھے سوائے سالار کہ۔۔۔۔ کبیر مرتضی شہاب سکندر وجاہت زین۔۔ سب مرد حضرات بھی آفس سے گھر لوٹ آئے تھے۔۔۔

زین کا آج آخری پیپر ختم ہو گیا تھا۔۔

وہ تو سالار کا منتظر تھا کہ وہ آتا تو۔۔ وہ دونوں مرتضی کو مانتے کیوں کہ زین نے ٹرینگ کے لیے لاہور جانا تھا چھ ماہ کے لیے اور مرتضی کہاں اسے جانے کی اجازت دیتے اوپر سے اسکی فیلڈ ایسی۔۔

عارض اور آیت کے ساتھ سب لاؤنج میں موجود تھے۔۔ عارض زیمل کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ جبکہ زیمل۔۔ اسکے اسطرح دیکھنے پر گھبرا رہی تھی۔۔

نین اپنی پریشانی میں گم سم تھی۔۔۔ آج اسنے احمد سے ملنے جانا تھا مگر۔۔ نہ اسے وقت ملا اور نہ موقع وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ۔۔ آگے احمد کیا کرے گا۔۔ ضرور وہ اس بریسلیٹ کا ناجائز استعمال کرے گا اور پھر وہ سب کچھ کیسے ہینڈل کرے گی۔۔۔

نین نے چائے کا انتظام کیا اور سب کو چائے اور سنیکس سرو کیے۔۔۔

کبیر نے اسکی جانب دیکھا جس کے چہرے پر مسکراہٹ کا شبہ بھی نہیں تھا۔ وہ خاموشی سے اپنا کپ اٹھا کر۔۔۔ ایکطرف ہو گیا۔۔۔

ایسے کئی سوال تھے اسکے دل میں جو نین کو مشکل میں ڈال سکتے تھے۔۔۔۔۔

دوسری طرف پریشے اور عمل عارض کو غصے سے گھور رہیں تھیں۔۔

آپکو شرم آنی چاہیے۔۔۔ سالار بھیا جب بھی جاتے ہیں ہمارے لیے کچھ نہ کچھ لازمی لاتے ہیں اور آپ خالی ہاتھ آ گئے ہیں۔۔ ویسے کوئی مروت نام کی چیز نہیں آپ میں "پریشے اسپر برسی۔۔۔

دیکھو گڑیا میں تمھارا غریب سا بھائی۔۔ وہ نواب زادے تو امیر ہیں۔۔۔۔ "عارض نے مجبوری بتائی۔۔

بس کریں "پریشے جھلائی۔۔

بس آپکو اپنی بہنیں یاد نہیں رہیں۔ "عمل خفہ ہوئی۔۔

لڑکیوں انکا ایک چھوٹا معصوم بھائی بھی تھا۔۔ جسے بھول گئے۔۔۔۔ ہاں ہاں صیحی جا رہے ہیں آپ۔۔ یہیں سالار بھیا ہوتے تو۔۔ خوب ریکارڈ لگتا آپ کا۔۔ کچھ دل کو تسلی تو ہوتی کہ کوئی ہے آپکو دھونے والا "زین گیم کھیلتے ہوئے مصروف سے انداز میں بولا۔۔۔۔

آیت نے مسکرا کر ان سب کو دیکھا۔۔۔

میں تو تم سب کے لیے گفٹس لائی ہوں "وہ بولی۔۔۔ سب نے اسکے چہرے کی مسکراہٹ دیکھی تو کچھ تسلی ہوئی

۔۔۔۔

بلآخر اسکی زندگی میں بھی سکون آ گیا تھا۔۔

کیا واقعی وہ تینوں چیخے۔۔ تو آیت نے سر ہلایا۔۔

اوہ آیت آئی لو یو" پریشے نے زور سے اسکے گال پر پیار کیا۔۔

آیت شرما گئی۔۔ جبکہ عمل نے اسکے دوسرے گال پر کیا عارض مسکرا کر اسکو دیکھنے لگا۔۔۔

جبکہ زین سب سے پہلے انکے بیگ کیطرف بھاگا۔۔

وہ تینوں بچوں کیطرح لڑنے لگے کہ پہلے میں کھلوں گا۔۔۔۔

عمل بھی جیسے سب بھول گئی تھی۔۔۔ یہ شاید اسے یاد تھا اور اس وقت وہ بھول چکی تھی۔۔۔

عمل نے زین کے ہاتھ سے بیگ کھینچا سب انھیں دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔۔

چوہیا بیگ واپس کر" زین پہلے کیطرح بولا۔۔۔

میں چوہیا ہوں۔۔۔" عمل تملائی۔۔۔

اور یہ مگرمچھ" پریشے نے عمل کا ساتھ دیا تو دونوں ہنسنے لگی۔۔

بچوں دیکھ لوں گا۔۔۔ چونٹیوں کو بھی پر لگ گئے ہیں" زین کبیر کے گھورنے پر مسکین شکل بناتا پیچھے ہٹ گیا

۔۔۔۔۔

تو پریشے عمل نے بیگ کھولا اور سب کو سب کے تحائف خود ہی دینے لگیں۔۔۔۔

بھابھی جی چپ چپ ہیں طبعیت تو ٹھیک ہے" عارض نے نین کو دیکھا۔۔۔ جو ایکطرف بلکل خاموش کھڑی تھی

۔۔

ہوں ہاں۔۔ میں۔ تو ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا ہے" وہ مسکرائے شانے آچکا کر۔۔

پھر خاموش کیوں ہیں" عارض نے پوچھا۔۔۔

تو وہ سر جھکا گئ۔۔

بس طبعیت کچھ نڈھال سی محسوس ہو رہی ہے شاید ریسٹ کروں تو ٹھیک ہو جاؤ" وہ مسکرا دی۔۔۔

جاؤ بیٹا کمرے میں چلی جاؤ" مدیھا نے اسکو پیار سے کہا تو وہ بنا تردد کے کمرے میں چلی گئ۔۔۔

کبیر نے اسکو جاتے دیکھا مگر اٹھا نہیں۔۔نہ اسے اچھا لگا کہ وہ اپنی بیوی کے پیچھے ایسے جائے۔۔

بابا سالار سے بات ہوئ ہے آپکی۔۔مجھے لگتا ہے وہ آج نہیں آئے گا" کبیر کو یاد آیا تو مرتضی سے بولا۔۔۔

فون کرو اسے پتہ کرو کہاں ہے" مرتضی نے چائے کا کپ اٹھاتے ہوے کہا۔۔۔

تو کبیر نے فون اٹھایا۔۔

بھیا آپ رہنے دیں میں کرتا ہوں انھیں فون"

آپ خود پھنس رہے ہیں۔۔۔"زین ہنسا۔۔۔۔

عارض بھی ہنس دیا۔۔۔

اور سیل سپیکر پر ڈال کر اسنے سالار کو کال کی۔۔

زیمل وہیں موجود تھی۔۔۔وہ سب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

دل کی دھڑکنیں بے ترتیب سے ہو جاتی تھیں اسکے زکر پر ہی۔۔۔۔

پھر جب وہ سامنے ہوتا تھا تو۔۔وہ اس سے بے رخی برتی لیتی تھی۔۔۔

وہ خود اپنے اندر سے افشین کا خوف نہیں مٹا پا رہی تھی۔۔۔

اور پھر سب کا خوف بھی تھا کہ سب اسکے بارے میں کیا سوچیں گے جس نے یہ جھوٹ بولا کہ یہ شادی زبردستی کی ہے اور اسنے ایک بار بھی اس بات کی تصیح نہیں کی کہ۔۔۔ یہ جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔اور کیسے وہ اسکے رونے سے بے چین ہو جاتا تھا۔۔۔

زیمل اسکی آواز پر خیالوں سے باہر نکلی۔۔۔

اوہ دولہا میاں واپس لوٹ آئیں ہیں عیاشی کر کے۔۔"سالار نے کہا۔۔تو سب کا قہقہہ ابھرا۔۔

بڑا چالاک آدمی ہے۔۔ سپیکر پر موبائل ڈالا ہوا ہے۔۔۔تاکہ مرتضی صاحب سے ڈر کر میں تو کچھ نہ بولوں"وہ بولا۔۔۔تو۔۔مرتضی نے نفی میں سر ہلایا۔۔

سن رہا ہوں میں سب"وہ زرا کڑک لہجے میں بولے۔۔۔

پتہ تھا میری کھینچی کے لیے تو آپ تیار رہتے ہیں زرا مجھ معصوم کی جان چھوڑ دیں۔۔۔

خیر تم سناؤ میسنے۔۔۔"سالار نے عارض کو پکڑا۔۔۔

خیر سے آ گیا ہوں۔۔اور آپکو مس کر رہا ہوں"عارض نے حقیقت بتائی۔۔۔

رئیل تو۔۔ٹی وی اون کرو۔۔۔"وہ بولا۔۔۔تو سب زرا چونکے۔۔

اوہ بھیو آپ۔۔لائیو ہیں"زین ایکدم چیخا۔۔۔

تو سالار ہنس دیا۔۔

ہاں کچھ دیر میں لائیو آو گا انٹرویو ہے" سالار نے کہا۔۔۔

زین نے جلدی سے ایل سی ڈی اون کر لی۔۔

جبکہ سالار نے فون بند کر دیا۔۔

سب ایل سی ڈی کیطرف متوجہ ہو گئے۔

زیمل کی سالار کو ٹی وی سکرین پر دیکھ کر عجیب سی حالت ہو گئ۔۔

تالیوں کی گونج میں وہ۔۔۔ چلتا ہوا صوفے پر آ بیٹھا جبکہ ایک لڑکی اسکا انٹرویو لے رہی تھی۔۔۔

وہ جینز شرٹ میں۔۔۔ ہاتھ پر سفید پٹی باندھے۔۔۔ بالوں کا ہئیر سٹائل بنائے۔۔ مظبوط قد و قامت اور وجاہت کے ساتھ بے حد حسین لگ رہا تھا۔۔۔۔

جبکہ کسرتی جسم شرٹ میں سے واضح ہو رہا تھا۔۔۔

سب گھر والے دلچسپی سے اسے ٹی وی سکرین پر دیکھ رہے تھے۔۔۔

کیسے ہیں آپ سالار مرتضی "لڑکی نے شو شروع کیا۔۔۔

فائین اینڈ فرسٹ آف آل۔۔۔ ویلکم بیک عارض۔۔۔ سی یو سون برو" وہ کیمرے کیطرف دیکھ کر بولا۔۔۔ تو عارض سمیت سب ہنسنے لگے۔۔۔

سب کی آنکھوں میں سکے لیے بے پناہ چاہت تھی۔۔ جبکہ زیمل کے جسم میں سنسناہٹ سی دوڑ گئ وہ کرنا مشہور اور محبتوں میں گھیرہ شخص تھا۔۔۔۔

جبکہ وہ خود ایک خالی نفرتوں کی مار کھاتی ایک لڑکی۔۔۔۔بس۔۔۔

وہ لڑکی ہنسی۔۔

یہ عارض کون ہے۔۔۔اس لڑکی نے پوچھا۔۔

بھائی ہے میرا چھوٹا" سالار نے بتایا۔۔

اوہ سو نائیس تو سالار مرتضی آپ نے بہت جلد انڈسٹری میں اپنا نام بنالیا۔۔آپکو کیا لگتا ہے کتنے انٹرویو دے چکے ہیں" وہ لڑکی پر مزاحیہ لہجے میں بولی جبکہ سالار ہنس دیا۔

میں نے گنا نہیں۔۔۔" اسنے مختصر جواب دیا۔۔۔

تو ناظرین یہ بات وضاحت دیتی ہے کہ۔۔۔ہمارے آپ سب کے پیارے سالار مرتضی کتنے مشہور و معروف موڈل ہیں۔۔

کیا سچ ہے سر آپکو ہالی وڈ سے آفر ہوئی ہے" وہ لڑکی سوال کر رہی تھی۔۔

یس" وہ مدھم مسکراہت سے بولا۔۔

تو کیا پاکستان چھوڑ کر جائیں گے"

ڈیپینڈ اون سکریپٹ۔۔۔اگر سکریپٹ اچھی ہوئی تو ضرور جاؤں گا" سالاد نے شانے اچکائے۔۔

مگر آپ نے ایک مووی دی جس سے آپکا رومینس کافی مشہور ہوا" وہ لڑکی کھلکھلائی۔۔۔سالار بھی ہنس دیا۔۔

جبکہ اسکو دیکھتے گھر والوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔ ینگ پارٹی تو مسکراہٹ روکنے لگی جبکہ مرتضی کی اب کمینٹری شروع ہو گئی تھی۔۔۔

بہودہ آدمی بلکل شرم لحاظ نہیں ہے کیسے فضول بات پر مسکرا رہا ہے" مرتضی بھڑکے۔۔۔۔

آئی تھینک آئی ایم رومنٹک۔اینڈ ڈینجریس۔۔۔ میسیج فور سم ون" اسنے کیمرے کیطرف دیکھ کر آنکھ ماری۔۔۔۔۔

زیمل تو کھڑے کھڑے کانپ گئی۔۔ جبکہ سب نے چور نظروں سے اسے ہی دیکھا تھا۔۔ عارض اور آیت جانتے نہیں تھے تبھی وہ سمجھ نہیں سکے۔۔۔۔

اوہ رئیل تو آپکی زندگی میں کوئی سم ون ہے"۔وہ لڑکی کافی مایوس ہوئی۔۔۔

مے بی اور مے بی نوٹ" اسنے ڈیپلومیٹک جواب دیا۔۔۔۔ مگر کنفیڈینٹ تھا۔۔۔۔

آپکے ہاتھ پر کیا ہوا" وہ لڑکی اسکا ہاتھ دیکھنے لگی۔۔۔

اپنی پسند سے جلالیا" اسنے پھر۔۔ گھما کر جواب دیا۔۔۔

وہ لڑکی ہنسی۔۔

میں نے سنا تھا آپ کسی بات کا سیدھا جواب نہیں دیتے۔۔۔اور جب آپ نے پہلے درست جواب دیے تو مجھے یقین نہیں آیا تھا کہ لوگ ایسا کیوں کہتے ہیں مگر اب سمجھ گئی ہوں "

سالار ہنس دیا۔۔اور بالوں میں ہاتھ پھیرہ۔۔۔۔۔

آپ نے کبھی کسی کے ساتھ ڈیٹ کی ہے" وہ لڑکی شرارتی لہجے میں بولی۔۔۔۔

میرے بابا بھی دیکھ رہے ہیں شولڑکی مجھے گھر بھی جانا ہے ایسے سوال مت کرو" وہ ہنسا۔۔

جبکہ۔۔۔۔لڑکی پھر سے کھلکھلائی۔۔۔

آپ بہت دلچسپ ہیں" وہ لڑکی گھیری نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔

سالار نے نظریں اٹھائیں۔۔۔۔

اور آپ خوبصورت ہیں" وہ بولا۔۔۔تو کبیر نے سر تھام لیا۔۔۔۔

جبکہ مرتضی کی چپل زین کی گدی پر لگی تھی۔۔بند کرو یہ خرافات۔۔

آنے دو اسکا منہ توڑ کر گھر پر بیٹھاتا ہوں سمجھتا کیا ہے بے ہودہ انسان خود کو" وہ بھڑکتے ہوئے اٹھ کر چلے گئے جبکہ

۔۔۔

سب نے زین کی رونے والی شکل دیکھی اور لاونج میں قہقہے بلند ہوئے۔۔

اوہ میرا چھوٹا بھائی۔۔۔"کبیر نے اسکو پیار کیا۔۔۔

جبکہ۔۔اب کبیر نے ایل سی ڈی اون کی تھی۔۔

زیمل کے چہرے پر اسکے اسطرح کہنے سے کئی گھیرے سائے لہراسے گئے۔۔۔۔

اب وہ لڑکی اس سے پر فیشنل سوال کررہی تھی جس کا وہ جواب دے رہا تھا۔۔۔۔ان سب نے اسکا پورا شو دیکھا

۔۔۔۔۔

آپکی میگزین کا فرنٹ پیج خوبصورت ہے" وہ لڑکی دیکھانے لگی کیمرے میں وہ

وہی پیک تھی جو اسنے ماہم کے ساتھ لی تھی۔۔۔۔

سالار چپ ہو گا یا کچھ نہیں بولا۔۔۔۔

جبکہ زیمل کو نہ جانے کیوں ایسا لگا کہ وہ مزید نہیں دیکھ سکتی وہ نہیں جانتی تھی اسکی آنکھیں کیوں بھیگ گئیں تھیں وہ وہاں سے ہٹ گئی۔۔۔

آج اسکی آنکھیں خوف سے نہیں بھریں تھیں۔۔۔اسے لگا اسکا دل اداس ہو گیا ہو۔۔۔وہ کمرے میں چلی گئی ۔۔۔آیت کے۔۔۔اور دروازہ لوک کر لیا۔۔۔۔

وہ آتا ہے یہ نہیں وہ نہیں جانتی تھی مگر نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اس سے خفا ہو گئی۔۔۔

نین آنکھوں پر ہاتھ رکھے آنسو بھا رہی تھی۔۔۔وہ نہیں سمجھ پا رہی تھی کہ وہ کیا کرے۔۔۔۔

کبیر اندر آیا۔۔۔تو وہ سوتی بن گئی۔۔۔

نین" اسنے اسکو پکارہ مگر وہ نہیں ہلی۔۔۔۔

کبیر کچھ لمحے اسے دیکھتا رہا۔۔اور پھر واشروم میں چلا گیا۔۔۔۔

وہ باہر آیا تو وہ اب بھی ویسے ہی تھی اسے یقین تھا وہ سو نہیں رہی۔۔۔اس سے پہلے وہ بیڈ پر جاتا نین کا سیل فون بجنے لگا دوسری طرف نین کا دل حلق میں آ گیا۔۔۔

کس کا فون تھا۔۔۔ ہو سکتا ہے احمد کا ہو۔۔ وہ ہولے ہولے کانپنے لگی چہرے پر سے ہاتھ بھی نہیں ہٹا سکتی تھی۔ کیسے ہٹاتی ابھی تو وہ سوتی بن رہی تھی۔۔۔

کبیر نے کال پیک کرلی۔۔

ہیلو" اسکی گھمبیر آواز پر دوسری طرف احمد کی سیٹی گم ہو گئ۔۔

وہ کچھ بولا نہیں۔۔۔۔

کبیر۔۔۔ کے ماتھے پر کئ بل ڈل گئے۔۔۔۔

اسنے کال بند کی اور بنا کچھ کہے وہ نمبر۔۔ بلیک لیسٹ پر ڈال دیا۔۔۔۔

اور سیل فون پھینک کر وہ دوسری طرف لیٹ گیا۔۔۔۔

کمرے میں لیمپ جل رہا تھا۔۔۔

نین نے اسکیطرف دیکھا۔۔ کبیر جاگ رہا تھا دیوار کو گھور رہا تھا۔۔۔

نین نے اسکا ہاتھ سیدھا کیا جو سر کے نیچے تھا۔۔۔ اور اسپر سر رکھ لیا۔۔

کبیر اسکطرف متوجہ ہوا۔۔ نین کی مدھم سسکیوں پر وہ جھنجھلا گیا۔۔۔

تمھیں مجھ پر یقین ہوتا تو تم مجھ سے اپنے مسلے شئیر کرتی۔۔ یہ یقین کو بھی دفع کرو۔۔ تمھیں مجھ سے محبت نہیں ہے یہ بات آج مجھے سمجھ آ گئ ہے" کبیر نے اسکا سر اپنے ہاتھ پر سے ہٹایا۔۔۔

ایسا نہیں ہے" نین اٹھ کر بیٹھی۔۔۔

کبیر نے سائیڈ ٹیبل سے۔۔۔ بریسلیٹ نکالا اور نین کیطرف اچھال دیا۔۔۔۔

نین دنگ رہ گئ۔۔۔ شاکڈ کی کیفیت میں اسکو دیکھنے لگی۔۔۔۔

دل جیسے بند ہو گیا۔۔۔

اسکی وجہ سے تمھارے حواس بھال نہیں ہو رہے یہ مجھے احمد کے کبنیٹ سے ملا ہے۔۔۔۔ میں نہیں جانتا یہ اسکے پاس کیسے گیا ہے۔۔۔۔۔ اور نہ ہی اس بارے میں میں تم سے کوئ سوال کر رہا ہوں۔۔۔۔ یہاں تک کے میں نے تم سے تب بھی کوئ سوال نہیں کیا جب تمھارے اوپر کئ سوال اٹھ رہے تھے۔۔۔

تم اگر یہ سمجھ رہی ہو کبیر اندھا ہے تو کبیر اندھا نہیں ہے۔۔۔ میری محبت کی وسط ہے کہ میں۔۔ تمھیں۔۔ سمیٹ

لیں ا چاہتا ہوں

مگر تم میری محبت کی چھاؤں میں آنا ہی نہیں چاہتی۔۔۔" وہ بولا۔۔۔ لہجہ سخت تھا۔۔۔۔ کڑک تھا۔۔۔۔

نین کا دم سا نکل رہا تھا اسکی سانسیں اٹک گئیں۔۔۔ اسنے بریسلیٹ کو ہاتھ میں تھاما۔۔۔۔۔

م۔۔۔ میرے ہاتھوں سے گیر گیا تھا یہ۔۔۔

بس چپ۔۔۔" کبیر نے ہاتھ اٹھا کر۔۔۔ اسے ٹوک دیا۔۔۔

نین شرمندگی کی گہرائ پر تھی۔۔۔۔

میں نے کہانہ میں نے تم سے کوئی سوال نہیں کرنا۔۔۔یعنی میں تم سے کچھ بھی جاننا نہیں چاہتاتب۔۔جب میں نے۔۔ تمھیں کسی غلط اقدام سے بچالیا۔۔۔۔جس کی بناپر تم اپنے حواسوں میں نہیں تھی تب تمھیں یاد آیا ہے کہ تم مجھے کچھ بتاؤ۔۔۔تو مجھے کچھ نہیں جاننا۔۔اب سو جاؤ۔۔مجھے صبح جلدی جانا ہے" کبیر نے کہااور۔۔لیٹ گیا۔

کبیر" نین کی سسکی نکلی۔۔

نین تم چاہتی ہو میں روم چینج کرلوں" وہ غصے سے اسکو دیکھنے لگا۔۔

نین نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

توسو جاؤ" وہ بولااور کروٹ بدل لی۔۔۔

ہم ایسے تو نہیں سوتے" نین۔۔۔اسکی پشت دیکھتی بولی۔۔۔

جبکہ کبیر۔۔شاید بے حد غصے میں تھاوہ وہاں سے اٹھا۔۔اور کمرے سے باہر ہی نکل گیا۔۔

جبکہ نین کی آنکھوں میں بے حد آنسو بھر آئے۔۔۔وہ اسکی پشت دیکھتی رہی۔۔بریسلیٹ اٹھاکر۔۔۔اسنے لبوں سے لگالیا۔ جبکہ پھوٹ پھوٹ کررودی۔۔۔

کیااسے سب کبیر کو بتادینا چاہیے۔۔۔۔۔

وہ اسکی عزت کا محافظ تھا۔۔۔

وہ اسکااحساس کرتا تھا۔۔اور آج اسنے۔۔۔اسکو خفا کردیا۔۔۔

وہ خود بھی کہاں خوش تھی۔۔۔

کبیر باہر آیا۔۔اور لاونج میں صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

اسکا دماغ گھوم رہا تھا۔۔اتنے سوال اپنی ہی زندگی کو لے کر اسکے پاس کبھی نہیں تھے وہ ایک کلئیر انسان تھا اور ہمیشہ کلئیر ہی رہا تھا۔۔اتنی کومپلیکیشنز تھیں جنھیں وہ کب سے اوائیڈ کرتا آرہا تھا۔۔۔

احمد نین کا کزن تھا۔۔یہ اسکے لیے شاکڈ کی بات تھی اور احمد نے خاص طور پر تب جب وہ۔۔سامنے سے گزرا۔۔وہ بریسلیٹ ٹیبل پر رکھ دیا۔۔

تا کہ اسکی نظر پڑے۔۔ایسا کیوں وہ کیوں کر رہا تھا وہ تجزیہ کر رہا تھا۔۔کیا وہ جان بوجھ کر کر رہا تھا کیا وہ نین کو اسکی نظر میں بد کردار ثابت کرنا چاہ رہا تھا مگر کیوں۔۔۔

وہ چاہتا تو عام جاہل مردوں کیطرح اسکو اس بات پر مار پیٹ کر کے بات اگلوا سکتا تھا مگر اسے ان ساری باتوں کے علاوہ جس بات پر سب سے زیادہ غصہ آیا تھا وہ یہ تھا کہ وہ اس پر ٹرسٹ نہیں کرتی تھی۔۔نہ ہی اس کے دل میں اسکے لیے کوئ جزبات تھے۔۔۔

وہ صوفے کی پشت سے۔۔ٹیک لگائے۔۔۔پاؤں جھلا رہا تھا رات گھیری ہو چکی تھی۔۔۔چاروطرف خاموشی تھی تبھی مین دروازے سے سالار اندر داخل ہوا۔۔۔

تھکا ہوا سا ہاتھ پر کوٹ ڈالے۔۔اسکے چہرے پر تھکاوٹ کے واضح آثار تھے۔۔۔۔

وہ اندر آیا۔۔۔تو کبیر کو لاونج میں دیکھ کر ٹھٹھک کر رہ گیا۔۔۔

اسنے اسکے کمرے کیطرف دیکھا۔۔۔

اور اسکے نزدیک آیا۔۔

کیا ہوا۔۔ نکال دیا بھابھی نے کمرے سے لات مار کر باہر

ویسے تم حق دار ہو بورنگ کھڑوس انسان" وہ صوفے پر کوٹ پھینکتا بے ڈھنگے انداز میں تقریبا لیٹ ہی گیا۔۔۔۔

جبکہ کبیر نے چونک کر اسکو دیکھا تھا

تم" وہ بولا۔۔

ہاں میں کیوں تمھیں انتظار تھا بھابھی آئیں گی" سالار نے آنکھ دبائی تو کبیر نے نفی میں سر ہلایا۔۔

اوہ ہو معملہ سیریس ہے" سالار نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

نہیں کچھ خاص نہیں تم بتاؤ۔۔۔ یہ کیا ڈرامہ ہے تم روز بارہ گھنٹے کی فلائیٹ لو گے۔۔۔" کبیر نے کہا۔۔۔

کیا کروں یار مجبوری ہے۔۔آج سوچا تھا وہیں رک جاؤں گا۔۔ مگر۔۔ ہوٹلز میں بوکینگ پوری ہو گی اور جس ہوٹل میں روم مل رہا تھا۔۔ وہ میرے سٹینڈرڈ کا نہیں تھا تبھی میں واپس آگیا" سالار نے کہا۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے تم اپنی کمائی۔۔۔ اسی فلائیٹ کے آنے جانے میں لگا دو گے "

برو میرا کام تمھارے کام جیسا نہیں میرا ایک اوٹو گراف کروڑوں میں بکتا ہے۔۔۔" سالار نے فخر سے کہا۔

ہاں اور گھر میں مرتضی صاحب کے جوتے۔۔ بھی کروڑوں میں لگتے ہیں" کبیر نے مزاق اڑایا۔۔ تعداد میں کہہ رہے ہو" وہ ڈھٹائی سے قہقہہ لگا اٹھا۔۔۔

کبیر کو ہنسی آ گئ۔۔۔

یار بہت تھک گیا ہوں۔۔۔دل کر رہا زبردست کھانا کھاؤ" سالار نے کبیر کیطرف دیکھا۔۔

ہمم مجھے بھی بھوک لگنے لگی ہے" کبیر نے اسکیطرف دیکھا۔۔۔۔

اس وقت مما کو اٹھانا۔۔یعنی مرتضی صاحب کی جوتیوں کی تعداد میں اضافہ ہے۔۔۔۔" سالار نے کہا۔۔۔افسوس سے۔۔

کیوں تمھاری بیوی نہیں ہے" کبیر نے اسے چھیڑا اس سے بات چیت کر کے دماغ زرا بہتر ہوا تھا۔۔۔

لو وہ مجھے منہ ہی کب لگاتی ہے" وہ میسنی سی شکل بنا کر بولا۔۔۔

بھابھی کو اٹھا لیتے ہیں جاگ ہی رہی ہوں گی انکے سیاں تو باہر مر رہے ہیں۔۔" سالار اپنی جگہ سے اٹھا۔۔

نہیں۔۔۔" کبیر نے سختی سے کہا۔۔۔

آف کتنی گھٹیا ہو تم۔۔۔کیسے۔۔۔بیوی کی حمائیت میں بولے ہو" سالار نے منہ بنایا۔۔

مجھے اسکے ہاتھ کا کچھ نہیں کھانا۔۔" کبیر نے کڑک لہجے میں کہا

میرے بھائ یہ انا بعد کے لیے اٹھا کر رکھ۔۔۔۔ابھی بھوک کا کچھ کرو کیا فایدہ ایسی زندگی کا۔۔بیوی بھی ہو بھابھی بھی ہو مگر پیٹ میں کچھ کھانے کے لیے نہ ہو" وہ اپنے ڈراموں پر اتر گیا۔۔

کبیر نے صاف ہری جھنڈی دیکھائی۔۔

تمہیں یاد ہے جب ہم چھوٹے تھے تو۔۔ مما بابا کے سونے کے بعد ہمیں بھوک لگتی تھی تو۔۔ ہم عارض کو۔۔ اسکے بستر سے کھینچ لیتے تھے کیونکہ انڈا صرف اسے ہی بنانا آتا تھا۔۔۔ "

سالار کو ہنسی آ گئی اور اسنے سر ہلایا۔۔

اور میرا زین کے بنانوالا نہیں اترتا تھا اور ہم چار وانڈا پراٹھا آدھی رات کو مزے سے کھاتے تھے" وہ پیچھلی باتیں یاد کرتے ہنسے۔۔۔

اور ایک دوسرے کی شکل دیکھنے لگے۔۔ سالار کی آنکھوں کی شرارت بتا رہی تھی وہ کچھ کر دینے والا ہے۔۔

سالار وہ شادی شدہ ہے" کبیر نے اسکو جھڑکا۔۔۔

سالا سب سے زیادہ مزے میں ہے" سالار نے شرٹ کے بازو فولڈ کیے۔۔

سالار کسی نے دیکھ لیا اسطرح کون۔۔ جھنکتا ہے کسی کے روم میں" کبیر کو سخت شرمندگی ہو رہی تھی۔۔۔ وہ اسکے پیچھے اسکو روکنے کے لیے بڑھا۔۔۔

میری جان۔۔۔ سالار مرتضی" اسنے ونک دی۔۔۔ اور آرام سے۔۔ ڈیوائڈر سے اسکے روم کی چابی نکال کر اسنے روم ان لوک کیا

کبیر کے تو پسینے چھوٹ رہے تھے جبکہ سالار پیٹ پر ہاتھ رکھے ہنسی روک رہا تھا۔۔

گھٹیا انسان بہن ہے ہماری اندر" کبیر نے اسکی کمر میں مکہ مارا۔۔

اللہ کی قسم میں بہن کو نہیں دیکھوں گا" سالار نے۔۔ کہا۔۔۔

سالار میں روک رہا ہوں۔۔۔رک جاؤ" کبیر نے اسکا ہاتھ کھینچا۔۔۔

یار آج ہی بچارے تھکے ہوئے آئیں ہیں سو رہے ہوں گے تم بلاوجہ سب وہ اپنے جیسا نہ سمجھو۔۔ "

کوئ ڈھیٹ زلیل ہی پیدا ہوئے ہو تم" کبیر نے تو پیٹھ ہی موڑلی جبکہ شرمندگی سے ماتھے پر پسینہ آگیا۔۔۔

سالار صاحب جبکہ۔۔ آیک آنکھ کھولے اندر دیکھنے لگے۔۔۔

بس میں نے کہا تھا نہ" وہ ایکدم بولا کہ کبیر کی لات کمر پر لگی۔۔۔

آہ" سالار کراہ اٹھا مگر ہٹا نہیں۔۔

اوے عارض" وہ مدھم آواز میں بولا۔۔۔۔

ڈھیٹ کیسے سو رہا ہے" سالار کو غصہ آیا۔۔۔

اور پیچھے ہٹ گیا۔۔

کبیر کی شکل دیکھ کر اسے ڈبل ہنسی آئ تھی لال سرخ چہرہ ہو رہا تھا۔۔۔۔

کبیر نے غصے سے اسکو گھورا۔۔میں نہ کل ہی گھر میں کیمرے لگاتا ہوں" وہ گھور کر بولا۔۔۔

سالار کا قہقہہ اٹھا۔۔

کبیر نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔

یہ کمرہ جو ہے۔۔نہ "

وہ روکا۔۔

ہلاکو خان کا ہے" سالار نے مصرہ پورا کیا۔۔

چل میرا بھائی میں کھلاتا ہوں تجھے کچھ "اسنے اسکو کھینچا ہر گیز نہیں" سالار نے کہا اور۔۔۔ کبیر کے پاؤں سے زبردستی چپل کھینچی۔

سالار" کبیر کا بس نہیں چلا اسکا قیمہ بنادے۔۔۔

وہ اٹھ کر ہمارے بارے میں کیا سوچے گا" کبیر نے اسکی شرٹ پکڑ کر اسے باہر کھینچا۔۔۔

یہ ہی کہ۔۔ سالار سے بڑا۔۔ ڈیش دنیا میں پیدا نہیں ہوا" اسنے جلدی سے شرٹ چھڑوائی اور۔۔۔ چپل عارض پر پھینک کر ماری۔۔

دوسری طرف عارض ہڑ بڑا گیا۔۔۔

اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔

سالار اور کبیر کو دیکھ کر وہ حونک تھا۔۔۔

وہ ایکدم بیڈ چھوڑ کر اٹھا۔۔۔

سخت شرمندگی ہوئی تھی اسے الٹا غصہ بھی آیا۔۔ جبکہ وہ جانتا تھا یہ صرف ایک ہی شخصیت ہو سکتا ہے۔۔

یہ تو شکر ہے کمرے میں اندھیرہ تھا۔۔۔ کافی

وہ اٹھ کر باہر آیا۔۔۔

جبکہ سالار دانت نکال کر اسکو دیکھ رہا تھا۔۔۔

یار بھیو کوئ شرم کریں آپکی بھی شدہ ہو گی کل کو۔۔ایسے۔۔اپنے کنوارے پن کے پھپھولے کسی نے نہیں

پھوڑے ہو گئے جتنے آپ پھوڑ رہے ہیں۔۔اور بڑے بھیا آپ بھی" عارض کی بات سے۔۔۔کبیر پر تو گڑھو پانی

پڑا۔۔ جبکہ سالار نے ناک پر سے مکھی اڑائ۔۔

اول تو

تمھاری اطلاع کے لیے عرض ہے سالار مرتضی کنوارہ نہیں ہے خیر سے نکاح شدہ ہے "اسنے بم پھوڑا عارض

حیرانگی سے اسکو دیکھنے لگا۔۔

اب کم حیران ہو وہ بے چارہ خوامخواہ شرمندہ ہو رہا ہے۔۔

وہ وہ لڑکی زیمل" عارض نے شوکڈ کی کیفیت میں اسکو دیکھا۔۔۔

سالار نے سنجیدگی سے اسکو دیکھا۔۔۔

کوئ بھی بکواس کونے سے پہلے سوچ لینا۔۔۔میرا مکا تمھاری ناک توڑ دے گا۔۔"

بہت خوب بھیو۔۔۔ بابا نے کچھ نہیں کہا" عارض بولا چہرے پر مسکان تھی۔۔

تجھے کیا بتاؤں میرے۔۔ بھائ کیا سزا ملی مجھے "سالار نے نہ دیکھتے آنسو صاف کیے۔۔۔تو کبیر نے اسکی گردن میں

ہاتھ ڈالا۔۔

اب چلو کچن میں۔ "کبیر بولا۔۔

ہیں ہیں کس لیے" عارض بولا۔۔۔

ہمیں بھوک لگ رہی ہے تم ہمیں کچھ بنا کر کھلاؤ" کبیر نے بتایا۔۔

ویسے بہت ہی افسوس کی بات ہے" عارض نے بے چارگی سے کہا۔۔۔

ہائے میرا چھوٹا بچہ معصوم بھائی۔۔"سالار کو زین یاد آیا۔۔

اتنا ہی بچہ ہے وہ" عارض اور کبیر نے طنزیہ کہا۔۔

زہر کھالو دونوں" سالار نے برا سامنہ بنایا اور زین کے کمرے کو کھول کر۔۔اسکو۔۔۔یوں ہی سوتے میں اٹھالایا۔۔

کبیر اور عارض کا قہقہہ نکلا سوتا ہوا زین جاگنے کی کوشش میں تھا

۔جبکہ اب سالار کے بھی قہقہے اٹھ رہے تھے وہ چاروں آدھی رات کو کچن میں۔۔۔ہنسنے لگے تھے۔۔

بھیو کیا ہے یار" زین نے۔۔۔کہا مگر ہنس وہ خود بھی رہا تھا اسے پتہ ہی نہیں چلا سالار اسے اٹھا کر کچن میں لے آیا

اب وہ چاروں پورے ہوش میں کچن کا حولیہ بگاڑ رہے تھے۔۔۔

جبکہ پوری پوری کوشش تھی کچھ بن جائے۔۔۔سالار کام کم اور۔۔۔ان سب کے ساتھ پنگے زیادہ لے رہا تھا وہ

سٹوبریز زین کو بھی ساتھ ساتھ کھلا رہا تھا۔۔

ہم بھی کچھ لگتے ہیں تمھارے" کبیر نے گھور کر دیکھا۔۔سالار نے باؤل پکڑ لیا۔۔۔

اکیلی مجھے زین سے محبت ہے۔۔۔"سالار بولا۔۔

آئی لو یو ٹو بھیو" زین نے۔۔۔ہری مرچ کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔

جبکہ سالار ہنسا۔۔۔کبیر اور عارض بھی ہنس دیے

البتہ سب سے پراٹھا نہیں بن رہا تھا عارض نے پراٹھے کا لہوی بنا دیا۔۔جبکہ انڈے میں بے حد مرچیں ڈال کر۔۔۔

سالار اب کبیر کے مکوں سے بچ رہا تھا۔۔۔کچن کے قہقہے باہر جانے لگے۔۔۔۔

پیاس کی وجہ سے۔۔وہ اٹھی۔۔۔اور کچھ جھجھکتی ہوئی روم سے باہر نکل گئ۔۔۔

پانی کا جگ ہاتھ میں تھا اسے ایکدم دل پر دھکا لگا۔۔۔کیونکہ کچن کی لائیٹ کھلی تھی اور بری طرح ہنسنے کی آوازیں آ رہیں تھیں۔۔

زیمل کو حیرانگی ہوئی کون تھا وہاں کوئی ایک تو نہیں تھا جو یوں پاگلوں کیطرح ہنس رہا تھا وہ تجسس کے مارے وہاں تک پہنچی تو انڈا اڑتا اڑتا اسکے منہ پر جا کر بجتا کہ وہ چیخ مار کر نیچے بیٹھ گئ۔۔۔

ان چاروں نے اسکیطرف دیکھا۔۔۔۔

جو کے زمین پر بیٹھی تھی۔۔۔

اوہ شیٹ "کبیر نے۔۔اپنے ہاتھ صاف کیے جو کہ اسنے سارے عارض کے منہ پر مل دیے تھے اور یوں ہی۔۔زین اور سالار کے منہ پر بھی اٹا چیپکا ہوا تھا۔۔۔۔

بھیو کیا یہ بابا کو بتا دیں گی "زین نے فورا سالار کے کان میں گھس کر پوچھا۔۔

مجھے نہیں پتہ۔۔ ویسے مرتضی صاحب کافی مہربان ہیں اسپر" سالار نے جواب دیااور اچانک اسے اپنی پرسنلٹی کا خیال آیا۔۔۔ تواسنے۔۔ تولیہ سے منہ صاف کیا۔

زیمل نے ہاتھ ہٹا کر انکو دیکھا۔۔۔

انکی شکلیں کافی مزاحیہ تھیں۔۔۔۔

اسکے چہرے پر بے ساختہ ہنسی آگئ۔۔۔۔

تبھی نین بھی کمرسے باہر نکلی زیمل کو کچن کے آگے کھڑا دیکھ کر ہنستے ہوئے دیکھ۔۔ اسے حیرانگی ہوئ وہ منہ پر ہاتھ رکھے ہنس رہی تھی۔۔۔۔

اسکو پہلی بار ایسے دیکھا۔۔ لاونج میں دیکھا کبیر نہیں تھا۔۔ اسکی آنکھیں رونے سے سوج گئیں تھیں اور وہ ہمت ہارتی باہر آگئ تھی زیمل کق دیکھ کر متوجہ ہوئ

زیمل نے بھی اسکو دیکھ لیا تھا۔۔۔۔

نین بھی کچن کے پاس آئ۔۔ اور کچن کے اندر کا حال دیکھ کر وہ پل بھر کے لیے حیران ہوئی اور انکی سفید شکلوں کو دیکھ کر خود بھی ہنس پڑی۔۔۔۔

اسکے چہرے پر آنے والی ایکدم ہنسی سے۔۔ کبیر کے لب بھی مسکرا گئے اور یاد آگیا وہ اس سے کتنا غصہ ہے۔۔

یہ کون سا اصول ہے کہ آپ دونوں۔۔ یہاں آکر ہم پر ہنسیں" زین نے کہا۔۔ تو نین اندر آگی زیمل بھی۔۔

وہ اس لیے کیونکہ تم بے حد مزاحیہ لگ رہے ہو۔۔ یہ اللہ اف اف یہ کیا حال کیا ہے آپ لوگوں نے" نین نے چیزوں کو دیکھا۔۔

آپکو اس سے مطلب نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ جائیں چین کی نیند سوئیں" کبیر نے روکھے لہجے میں کہا جبکہ نین کا ایکدم چہرہ اتر گیا۔۔ سالار نے اسکے پاؤں پر پاؤں زور سے مارا۔۔۔

اوہ ہو بھابھی یہ دیکھیں ہم نے ایک دوسرے کو انڈے مارے ہیں اور عارض کے پراٹھوں کو منہ پر مل لیا جس پر ان لوگوں کی ہنسی ہی نہیں رک رہی" اسنے زیمل پر ایک طنزیہ نظر ڈالی۔۔۔

کیوں ہنسنے کی بات تھی یہ۔۔۔ افکورس شکل سے ہی اتنے عجیب لگو گے تو لوگ ہنسے گے ہی کیوں گڑیا" کبیر زیمل کی سائیڈ پر ہو گیا۔۔۔۔۔

زیمل ایکدم چونک کر اسکو دیکھنے لگی۔۔

عارض اور زین کبھی ایک کیطرف دیکھتے تو کبھی دوسرے کیطرف۔۔

ویسے یہ شو مزے دار ہے میری موٹی سو رہی ہے ہائے" اسنے آہ بھری۔۔

بس بس۔۔۔۔ جتنی عیاشی کی ہے نہ۔۔۔ تم نے۔۔ تم ٹکے رہو۔۔۔ یہاں ہم۔۔۔۔ لوگوں کے رویے بے تکے وہ بھی برداشت کر رہے ہیں" اسنے زیمل کو پھر سے دیکھا۔۔

ہم جانتے ہیں تم کتنی عیاشی کرتے ہو۔۔ ٹاک شو میں کیسے اس لڑکی کی تعریفیں کر رہے تھے" کبیر نے جان بوجھ کر آڑے ہاتھوں لیا۔۔۔۔

لو بھئی۔۔ خوبصورت لوگون مس کی تعریف ہم نہیں کریں گے تو کون کرے گا۔۔۔انکا دل دل نہیں ہے" سالار نے آنکھیں نکالیں۔۔۔

سارے پاکستان کی لڑکیوں کی تعریفیں آپ نے ہی کرنی ہیں کہیں کسی کے دل کو کچھ ہو نہ جائے" زیمل کے منہ سے بے ساختہ نکلا جبکہ سب نے اسکیطرف دیکھا۔۔۔۔

وہ تو شرمندہ سی ہو گئی۔۔ سر جھکا گئی۔۔۔

سالار نے اپنی ہنسی روکی۔۔۔۔

بہت زبان نکل رہی ہے۔۔۔ کیا خیال ہے۔۔۔ علاج کروں تمھارا" وہ ڈائریکٹ اس سے بولا۔۔۔

جبکہ زیمل نے ایکدم خفیف ہو کر کبیر کو دیکھا۔۔

فضول کتنا بولتے ہو تم

۔۔۔اپنے کام سے کام رکھو بابا کو بتا دوں گا میں۔۔ "

بھابھی یار وہ کیسے ٹیم بنا کر پٹاپٹ بولے جا رہے ہیں آپ کیسے خاموش کھڑیں ہیں سالار کو ہارنے کی عادت نہیں ہے ویسے دل تو کر رہا ہے۔۔اپنی بیوی کو اٹھا کر لے جاؤں زرا اچھے سے انکی زبان کے جوہر دیکھو" وہ گھیری نظر اسپر ڈالتا بولا۔۔۔۔

آف کتنے بدلحاظ ہیں" زیمل کا چہرہ سرخ ہو گیا۔۔

کچھ بولنے قابل ہوں گی محترمہ تو بولیں گی" کبیر نے سر جھٹکا۔۔ نین کو پھر سے رونا آنے لگا۔۔ وہ بے ساختہ رودی ۔۔ عارض زین اور سالار تو بے چین ہو اٹھے۔۔ کبیر بھی اسے دیکھنے لگا۔۔

زیمل بھی نین کے پاس آگئی۔۔۔

کبیر البتہ یوں ہی کھڑا رہا۔۔۔

سالار نے گھور کر کبیر کو دیکھا۔۔۔

کبیر غصے سے آگے بڑھا۔۔۔اور نین کا ہاتھ پکڑ کر۔۔اندر کمرے میں لے گیا۔۔

معملہ سیریس لگتا ہے" عارض نے سالار کیطرف دیکھا۔۔

ہمم" اسنے ہنکارہ بھرا۔۔۔ بھوک تو ختم ہی ہو گئی تھی۔

میں بھی چلا۔۔زین اور عارض بھی وہاں سے چلے گئے جبکہ زیمل سامان سمیٹنے لگی

سلاار نے مڑ کر زیمل کیطرف دیکھا اور وہاں سے چپ چاپ جانے لگا۔۔

آپ آپ کو بھوک لگی ہے تو کچھ بنادوں" زیمل ہمت کرتی اسکیطرف دیکھنے کی کوشش کرنے لگی

جو میں کہوں گا وہ دو گی" سالار نے۔۔۔ بالوں میں ہاتھ پھیر کر آٹا جھاڑا۔۔۔اور کچن کا دروازہ بند کیا۔

یہ یہ آپ کیا کر رہے ہیں" زیمل پریشان ہوئی۔۔۔

تم نے ہی کہا ہے تم کچھ دینے والی ہو وہ لینے آیا ہوں" وہ گھیری نظر اسپر ڈالتا بولا۔۔جبکہ زیمل کا دھیان اسکے ہاتھ پر چلا گیا۔۔

کیا یہ ٹھیک ہے اب" وہ اسکی قربت کو نظر انداز کرتی پوچھنے لگی۔۔۔

ہو سکتا ہے۔۔۔۔ ٹھیک کر کے دیکھ لو" اسنے اپنی عادت کے مطابق گھوما کر جواب دیا۔۔۔

آپ ہر وقت اس موڈ میں کیوں رہتے ہیں" زیمل جھنجھلائی

بیوی کے ساتھ اور کون سا موڈ اون کیا جاتا ہے" سالار نے کانٹا اٹھایا۔۔۔۔

زیمل کانٹے کو دیکھنے لگی۔۔۔

سالار نے کانٹے کو اسکی گردن پر رکھ دیا۔۔۔۔

جبکہ زیمل نے کانٹا ہٹانا چاہا مگر سالار نے اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ میں جکڑ لیا۔۔۔۔

زیمل بڑی بڑی خوف زدہ آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

مجھے یہ کھانا ہے" سالار کے الفاظ زیمل کے وجود کو کپکپا گئے اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ اسنے ایسا کیوں کہا۔۔ خود بھی چلی جاتی

سالار نے کانٹے پر زور دیا۔۔۔

زیمل کی سی نکلی۔۔۔۔ اور اسنے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔

سالار جبکہ۔۔ کانٹے کے نشان پر جو اسکی گردن پر بن گیا تھا۔۔۔ اسپر جھکا۔۔۔۔

وہ پوری شدت سے۔۔۔۔ زیمل کو بھکلا گیا۔۔۔

وہ ہڑ بڑا گئی۔۔۔۔

جبکہ سالار بے تاب سا لگ رہا تھا۔۔۔

زیمل اسکو روکنا چاہتی تھی مگر روک نہیں پا رہی تھی۔۔اسنے اسکی ر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

جبکہ سالار کے دانت اسے کبھتے ہوئے محسوس ہوئے۔۔۔۔

یعنی اگر وہ اسے دور کرنے کی کوشش کرے گی تو وہ اسے تکلیف دے گا۔۔۔۔۔

وہ ہینڈسم۔۔۔دلکش مرد اسکے بے حد نزدیک تھا۔۔۔اسپر اپنے لمس کی چھاپ چھوڑتا جا رہا تھا۔۔۔

زیمل کے حواس معطل وہ رہے تھے۔۔۔۔

اور اچانک دروازے پر افشین کو دیکھ کر زیمل کی آنکھیں کھل گئیں۔۔۔افشین کی تو حالات ایسی تھی کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔۔۔

زیمل نے زبردستی سالار کو دور کرنا چاہا۔۔۔

سالار پہلے پہلے تو ہٹا نہیں۔۔جبکہ۔۔جب زیمل نے گھبرا کر مزید اسے دھکیل سالار نے اسکی گردن میں ہی دانت گاڑھ دیے۔۔۔

یہ غصہ تھا۔۔یہ ہمیشہ کیطرح بے عزتی کا احساس کے وہ اسے دھتکار دیتی تھی۔۔۔

زیمل کی چیخ نکلی جسے سالار کے ہاتھ نے دبا دیا۔۔۔

وہ دور ہو کر اسکو دیکھنے لگا جبکہ انگوٹھا زخم پر تھا۔۔۔

حقیقت تو یہ ہے۔۔ کہ مجھ سے۔۔۔ تمھارے بنا کسی ہوٹل میں رہا نہیں جا رہا۔۔۔۔ تمھیں دیکھنے کی آرزو۔۔۔۔

مجھے بارہ گھنٹے کے سفر پر مجبور کرتی ہے" وہ نرمی سے۔۔۔ سکاٹ کھڑی زیمل کی سانسوں میں اتھل پتھل مچا گیا۔۔

مگر کچھ ہی دیر میں دور ہوا۔۔

مسکرا دیا جیسے آج وہ مطمئین ہو۔۔اسکی گردن پر۔۔ محبت کی موہر لگائ تھی بھلے مقابل کو تکلیف اٹھانی پڑی تھی

۔ مگر یہ سٹیمپ تھا جو سالار کو پسند آیا تھا۔۔۔

وہ اسکے بال تھپتھپا کر مڑا۔۔

افشین بھی پیچھے چھپ گئ۔

سہارا کوٹ اٹھا کر اوپر چلا گیا۔۔

زیمل کے وجود نے حرکت کی خود کو بچانے کے لیے وہ وہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی مگر زیمل کا ہاتھ افشین نے جکڑ لیا۔۔۔اور اسے گھسیٹتی ہوئ وہ اپنے پورشن میں لے جانے لگی۔۔

زیمل کا بس نہیں چلا چیخ چیخ کر اسے بات دے کہ وہ اسے بچالے۔۔ مگر وہ پشت پھیرے سڑھیاں چڑھ رہا تھا جبکہ زیمل کو افشین نے گھسیٹ کر دوبارہ اسی اندھیرے والے کمرے میں لے آئ جہاں عدیل رہتا تھا۔۔

اسے زمین پر پھینک کر وہ زیمل کو دیکھنے لگی۔۔۔

واہ۔۔۔(گالیاں) اسنے اسے گھٹیا گھٹیا گالیوں دیں۔۔۔۔

بازارو عورت" افشین نے اسکے منہ پر تھپڑ کھینچ مارا۔۔

میڈیم مجھے مت مارو" زیمل رونے لگی۔۔

تجھے تو زمین میں گڑھ دوں گی۔۔تو یہاں سے۔۔دفع ہو جا" افشین نے اسکے بال کھینچے۔۔۔

زیمل اسکا زرا سا دھیان ہٹتے ہی وہاں سے بھاگ اٹھی جبکہ افشین نے نفرت سے اسکی پشت کو دیکھا تھا۔۔

تیرے لیے تو میں یہاں جینا مشکل کر دوں گی۔۔میرے بیٹے کو مار کر تو عیاشی کرتی پھیرے گی۔۔۔منحوس" وہ تڑپ کر بولیں۔۔۔۔اور وہاں سے باہر نکلیں۔۔تا کہ اسے ہمیشہ کے لیے یہی دفن کر دیں۔۔وہ اسکے پیچھے نکلیں

جبکہ دوسری طرف زیمل

۔۔بھاگتی ہوئی۔۔۔۔سیدھا سالار کے پورشن تک پہنچی تھی۔۔اپنے پیچھے انھیں آتا دیکھ۔۔اسکا دل خوف سے کانپ

اٹھا۔۔۔

اور افشین اسے سالار کے پورشن میں جاتا دیکھ وہیں رک گئ۔۔۔

جبکہ سالار

نے اپنے پیچھے سے اوپر آنے والا دروازہ بند کر لیا

وہاں مکمل خاموشی تھی۔۔۔

زیمل اس دروازے سے لگا کر وہیں بیٹھتی چلی گئ۔۔۔۔

اسے اتنا تو پتہ تھا وہ یہاں کبھی نہیں آئیں گی۔۔۔

یہاں اندھیرہ تھا جب کہ دوسرے کمرے کی لائیٹ جل رہی تھی۔۔۔

اسکی نگاہ سیدھی بیڈ پر گئی۔۔

وہ یوں ہی انھیں کپڑوں میں جوتوں سمیت بیڈ پر اندھا لیٹا ہوا تھا شاید سو گیا تھا۔۔۔

جو کسی کا آنا اور دروازے کا بند ہونا محسوس نہیں کر سکا۔۔۔

زیمل نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی سسکی کو روکا تھا

آنسو بہنے لگے۔۔۔۔

ایک دل کیا اسکو جھنجھوڑ کر سب بتادے۔۔اور التجا کرے کہ وہ اسے خود میں چھپالے۔۔۔

مگر اس میں اتنی ہمت بلکل نہیں تھی۔۔۔۔

وہ دور سے اسکو دیکھتی رہی اور اچانک اسے سیڑھیوں پر قدموں کی آہٹ محسوس ہوئی۔۔۔۔

وہ ایکدم دروازے سے دور ہوئی۔۔

دروازے کو اسنے لوک کر دیا تھا۔۔ مگر پھر بھی وہ زرد ہو چکی تھی پتے کیطرح کانپنے لگی۔۔دروازے پر دباؤ ڈال کر باہر سے کسی نے کھولنے کی کوشش کی مگر چونکہ اندر سے لوک تھا تبھی کامیاب نہیں ہو سکا۔۔۔۔

اور زیمل کو کچھ دیر بعد قدموں کے لوٹنے کی آواز آئی۔

جیسے اسکی رو کی وہی سانس بحال ہوئی۔۔۔

وہ۔۔۔کانپتی ہوئی اٹھی۔۔۔۔

اور اسکے کمرے کے دروازے میں کھڑی سسکنے لگی۔۔۔

وہ اسکے بنا بتائے سن لے اسکی آنکھوں میں پڑھ لے۔۔ کہ وہ کتنی خوف زدہ ہے یہاں۔۔۔۔

وہ جانتی تھی بس ایک بار وہ اسے بتادے گی تو دوبارہ شاید افشین کو اسکے پاس بھی نہ بھٹکنے مگر اس میں جرت نہیں تھی۔۔

اگر اسنے گھر میں ہنگامہ کھڑا کر دیا تو۔۔۔۔

اسکی وجہ سے اگر

۔۔ان کے گھر کا شیرازہ بکھر گیا تو

اور انھیں سوچوں کے تحت وہ یوں ہی رہ جاتی۔۔۔

وہ اب بھی اسکو دیکھ رہی تھی کچھ دیر بعد اسکا دل سنبھلا۔۔ تو اسنے غور سے سالار دیکھا۔۔

وہ اندھا لیٹا تھا۔۔۔۔ جبکہ جوتے بھی پاؤں میں تھے۔۔

وہ اسکے نزدیک گی ٔاور اسکے جوتے اسکے پاؤں سے نکالے۔۔۔ احتیاط سے کہیں وہ جاگ ہی نہ آئے مگر اسے شاید علم نہیں تھا وہ تو گھوڑے بیچ کر سوتا ہے۔۔۔

وہ سوتا ہوا کافی معصوم لگ رہا تھا جبکہ آنکھیں کھول کے۔۔ تو کھڑے کھڑے شرمندہ کر دے۔۔ اسکے چہرے پر آٹا لگا تھا۔۔

سالار کو دیکھنے سے ہی افشین جیسے کافی پیچھے رہ گیٔ۔۔ وہ اسکو بھلائے سالار کی جانب متوجہ تھی۔۔۔

اسکے چہرے پر آٹا لگا تھا

۔زیمل نے کانپتے ہاتھوں سے۔۔اسکا چہرہ چھوا اور ایکدم پیچھے ہٹ گئ۔۔۔۔۔

اپنی حرکت پر اسکا چہرہ سرخ ہو گیا۔۔۔ شرمندگی الگ ہوئ۔۔

اسنے اسکے ہاتھ سے کوٹ نکالا۔۔۔

اور اسکو سیدھا کرنے کی کوشش کی مگر وہ تورتی بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلا تھا۔۔۔۔

اتنا بھاری تھا زیمل کی نازک جان۔۔ ہلکان سی ہو گئ۔۔۔

جبکہ اسے۔۔ کچن میں کی گئی سالار کی حرکت یاد آئ۔۔ تو خود بخود چہرے پر خون چھلک آیا اسے محسوس ہوا۔۔۔

وہ یہاں پناہ نہیں پاسکتی وہ خود باخود شرمندہ ہو ہو کر مر جائے گی۔۔

وہ اسکے پاس سے ہٹ گئ۔۔۔اور دوسرے روم میں صوفے پر ٹانگیں سکیڑ کر بیٹھ گئ۔۔۔۔

جبکہ آہستہ آہستہ اسے نیند نے اپنی آغوش میں لے لیا۔۔۔

عارض "آیت نے اسکیطرف منہ بسور کر دیکھا۔۔۔۔

عارض کی جان آفس نہ جاو۔۔ بس یوں ہی تمھارے ساتھ چپکا رہو" وہ ہنسا اور آنکھوں کو دلفریب جنبش دی۔۔

میں نے یہ تو نہیں کہا آپ چپکے رہیں میرے ساتھ "آیت شرمندہ سی ہوئ۔۔

پھر تم نے کیا کہا ہے" عارض اسکے پاس آیا۔۔۔۔

اور اسکے خوبصورت چہرہ تھام لیا۔۔

میں نے یہ کہا ہے کہ میں ناشتہ آپکے ہاتھوں سے کروں گی" وہ نخرہ کرتی بولی۔۔

تم نہ نیچے چلو جو سب تمھیں معصوم سمجھتے ہیں ان سب کے سامنے ہی تمھیں ناشتہ کراتا ہوں اچھے سے" وہ اسکو گھور کر بولا۔۔۔

مجھے لگتا ہے ہماری بیبی کو بھی بابا کے ہاتھ سے ناشتہ کرنا ہے" وہ بولی جبکہ مسکراہٹ چھپاتی۔۔

واہ صدقے عرصے بعد تمھیں ہماری بیبی یاد آ گئی۔۔۔

وہ بال بنانے لگا۔۔۔

میں تو نہیں بھولی تھی" آیت نے منہ بنالیا۔۔

یار کوئی خوف خدا کرو" عارض اسکے نخرے دیکھانے سے چیڑ گیا۔۔

ٹھیک ہے جائیں آپ اس جینی پہنی سے شادی کر لیتے تو ہاتھوں سے کھلاتے بس مجھے ہی کھلاتے ہوئے مسلہ ہے آپکو "وہ دوبارہ بلنکیٹ سر پر تان گئی۔۔

صیحی تمھیں ایک بار بات مل گئی کھینچ کھینچ کر مارو تانے" اسنے بلنکیٹ ہٹایا آیت۔۔ مسکراہٹ دبا رہی تھی۔۔

چالاک لڑکی" عارض کو بھی ہنسی آ گئی۔۔۔

چلو اٹھو اب۔۔ میں دیکھتا ہوں ناشتہ ہکون بنا رہا ہے پھر اوپر لے کر اتا ہوں۔۔ بلا وجہ تم میری کلاس لگواو گی" وہ جھنجھلا کر بولا۔۔

گڈ لک" آیت نے کہا۔۔اور اپنی ہنسی دبائی۔۔

عارض اسے گھور کر باہر نکل گیا۔۔۔

باہر حیرت کی بات تھی اب تک کوئ بھی نہیں نکلا تھا۔اسے نے حیرانگی سے خالی کچن کو دیکھا۔۔اور بریڈ جیم اور دودھ ٹرے میں رکھ لیا۔۔

اور شانے آچکا کر اپنے کمرے کی جانب آگیا۔۔۔

پاؤں سے دروازہ کھول کر وہ اندر آیا۔۔تو آیت۔۔اب بھی بستر میں ہی تھی۔۔

محترمہ حاضر ہے آپکا ناشتہ" عارض نے اسکے آگے ٹرے رکھی۔۔

عارض۔۔۔باہر ہوئ نہیں تھا" آیت وہ بھی حیران ہوئ وہ تو بہت جلدی آگیا تھا اسکا ارادہ تھا کہ زرا سالار سے اسکا سامنہ ہو۔۔جبکہ وہ جانتی نہیں تھی اسکا بھائ کیا کر چکا تھا رات کو۔۔اگر جان جاتی تو شاید ہی نظریں ملاتی۔۔۔

عارض آیت کو اپنے ہاتھ سے ناشتہ کرانے لگا۔۔۔

جسے آیت مزے سے کھا رہی تھی۔

ہم اپنی بیبی کی شاپینگ کب کریں گے" آیت نے اچانک پوچھا۔۔۔جب تم کہو" عارض نے اسکے گال پر پیار کیا جو کے پھولے پھولے۔۔۔بہت پیارے لگ رہے تھے۔۔

آیت شرماسی گئ۔۔

آپ جلدی آیئے گا پھر ہم دونوں چلیں گے بلکہ سب کو ساتھ لے چلیں گے" وہ ایکسائٹیڈ ہوئ۔۔

میری جان پوری قوم پاکستان تمھارے بچے کے کپڑے خریدے گی" عارض نے اسکو گھورا۔۔

مگر عارض سب کے اپنے اپنے ارمان ہیں" وہ بولی عارض نے اسکو دودھ کا گلاس دیا۔۔۔

جسے وہ لبوں سے لگا گئ۔۔

ہاں تو پہلے ماں باپ کر لیں پھر باقی سب بھی کر لیں گے" عارض نے ٹشو سے ہاتھ صاف کیا۔۔

آپ بہت مین ہیں" آیت نے گلاس اسکے ہاتھ میں تھما دیا۔۔ جس سے دودھ اسکے ہاتھ پر لگ گیا اور ہاتھ پھر سے خراب ہو گیا۔۔

عارض بہت دیر سے اسکی حرکتیں برداشت کر رہا تھا۔۔

ایکدم اسی ہاتھ سے اسکا منہ پکڑا اور اپنے نزدیک کھینچ کر اسنے۔۔۔ اسکی آتی جاتی سانسوں کی روانی میں دقت ڈال دی۔۔

آیت۔۔ بھکلا سی گئ یہ اچانک تھا جبکہ عارض۔۔۔ بھک سا گیا۔۔۔ آیت کی جانب مکمل جھکتا چلا گیا یہاں تک کے۔۔ وہ اگلی سانس بھی نہیں لے پا رہی تھی۔۔

عارض کا تو جیسے من ہی راضی نہیں ہو رہا تھا۔۔ آیت کے دونوں ہاتھ اپنی گردن میں ڈالے وہ مگن تھا۔۔

آیت نے خود ہی کوشش کر کے خود کو اس سے جدا کیا۔۔

شرم سے چہرہ لال سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

آپ بہت بد تمیز ہیں" آیت پلکیں جھپکتی بولی۔

اور تم ضرورت سے زیادہ بولتی ہو" عارض نے اسکے گال کھینچے۔۔۔

مجھے اچھا لگتا ہے آپ سے بلاوجہ بے فضول باتیں کرنا۔۔۔ میرا دل کرتا ہے آپ سے باتیں کرتی رہو" وہ مسکرائ

عارض نے اسکی پیشانی پر پیار کیا۔۔۔

اور میں ساری زندگی تمھیں سنوں گا۔۔۔۔" عارض نے اسکو اور اپنے سینے سے لگا لیا۔۔۔

اور اسکے بالوں میں تادیر ہاتھ چلاتا رہا۔۔

اچانک میسیج بلینک ہوا۔۔۔

تو عارض کی نظر اپنے موبائل پر گئ۔۔

ایک پل وہ چہرے کے رنگ سے اڑے اسنے آیت کو جھک کر دیکھا۔۔ جس کی آنکھیں بند تھیں لب مسکرا رہے تھے

۔۔

اسنے احتیاط سے اسکو الگ کیا۔۔۔۔

اب تم ریسٹ کرو۔۔۔ میں چلتا ہوں اوکے" وہ اسکے بال تھپتھپاتا کر بولا تو آیت نے سر ہلا یا۔۔۔۔

اور پیچھے ہو گئ۔۔ عارض نے اسکے دیکھنے سے پہلے موبائل اچک لیا۔۔۔۔ اور اسکو پیار سے دیکھا۔۔۔۔

ریڈی رہنا ہم دونوں شاپینگ پر چلیں گے" اسنے کہا۔۔

نہیں مجھے سب کے ساتھ جانا ہے" آیت نے جلدی سے کہا۔۔۔

اب تم مجھے کھوزرا کے مجھے کہیں لے جائیں" وہ مصنوعی ناراضگی سے بولتا وہاں سے باہر نکل گیا جبکہ آیت۔۔بے حد خوشی سے مسکرائ

رات گزر گئ تھی۔۔۔دن نکل آیا تھا۔۔۔

نین یوں ہی صوفے پر بیٹھی تھی رات بھی وہ اسکا ہاتھ چھوڑ کر خود سٹڈی میں چلا گیا تھا رو رو کر اسنے اپنی آنکھیں سجا لیں تھیں سر درد سے پھٹنے لگا تھا۔۔کبیر اسکے لیے کتنا اہم تھا یہ بات تو اسے اب سمجھ آئ تھی۔۔۔

کبیر باہر آیا اور نین کو ایک نگاہ دیکھ کر واشروم میں چلا گیا۔۔۔

گویا اب بھی وہ اس سے نہیں بول رہا تھا۔۔ نین یوں ہی بیٹھی رہی یہاں تک کے وہ باہر نکلا ۔اور نین جلدی سے اٹھی۔۔۔اور کبیر تک پہنچتی کہ اسکو چکر سا آیا اور وہ ایکدم فرش پر گیری۔۔

کبیر جلدی سے اس تک پہنچا۔۔۔

نین" اسنے نین کا زرد پڑتا چہرہ ہاتھوں میں تھام لیا۔۔۔

جبکہ نین اسکے سینے میں چہرہ چھپا کر رو دی۔۔۔

کبیر میرے ساتھ ایسا مت کریں" وہ بولی۔۔۔

کیا کیا ہے میں نے تمھارے ساتھ" کبیر نے غصے سے اسکو دیکھا۔۔ مگر اسے نین کا بی پی لو سا لگ رہا تھا۔۔وہ بلکل ڈھیلی ہو گئ تھی۔۔اسنے اسے بانہوں میں اٹھایا اور۔۔۔بیڈ پر لیٹایا۔۔۔

نین نے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

اس میں چلنے کی ہمت نہیں تھی۔۔

کبیر اسے حیرانگی سے دیکھ رہا تھا۔۔

ہم ڈاکٹر کے پاس چلیں گے ریڈی ہو جاؤ" کبیر نے کرک لہجے میں کہا۔۔۔

مجھے نہیں جانا" نین بولی۔۔۔ کبیر نے اسکیطرف دیکھا۔۔۔

اگر تمھیں ایسا لگتا ہے میں تمھیں منالوں گا تو۔۔ تمھاری بھول ہے۔۔" وہ گھور کر بولا۔۔

تو مجھے منانے کو موقع دیں میری بات تو سن لیں" نین کا لہجہ بھیگ گیا

مجھے کچھ نہیں جاننا" وہ دانت پیس کر بولا۔۔۔

جبکہ نین نے پھر سے سر تھام لیا۔۔۔

کبیر تشویش سے اسکو دیکھنے لگا۔۔

اٹھو" اسنے نین کا ہاتھ پکڑا۔۔

نین روتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔ کبیر نے اسکو سہارا دیا اور باہر نکل آیا۔۔۔

جبکہ۔۔ مدیھا نین کیطرف بڑھی اسکی طبعیت خراب دیکھ کر۔۔۔

کیا ہوا ہے" وہ کبیر کی طرف دیکھ کر پوچھنے لگی۔۔۔

جبکہ کبیر نے نین کے ہاتھ سے ہاتھ نکال لیا۔۔

پتہ نہیں صبح سے چکرا رہی ہے۔۔ میں ڈاکٹر کے پاس لے جا رہا ہوں" کبیر کچھ بھی نہ سمجھتے ہوئے بولا۔۔۔

ہاں ہاں بیٹا لے جاؤ۔۔ دیکھو کیسے زرد ہو رہی ہے" مدیحا فکر مند تھی۔۔۔۔

مجھے کچھ اور لگتا ہے معملہ بھابھی" صوفیہ آگے بڑھی اور نین کے چہرے کو چھوا۔

مدیحا ایکدم سب سمجھتے ہوئے مسکرائی۔۔۔۔

اور کبیر کیطرف خوشی اور حیرانگی سے دیکھا۔۔ جبکہ کبیر کہاں کچھ سمجھا تھا۔۔

آپ کیوں مسکرا رہی ہیں" کبیر انکی معنی خیز ہنسی پر۔۔۔ انکی طرف دیکھنے لگا۔۔۔

کچھ نہیں تم آفس جاؤ۔۔ اور میں صوفیہ کے ساتھ نین کو ہوسپیٹل لے جاؤں گی" مدیحا نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا

مما آپ بتائیں گی۔۔۔ کچھ" وہ جھنجھلا گیا پہلے ہی کل سے موڈ خراب تھا۔۔

مجھے لگتا ہے میرا بیٹا بابا بننے والا ہے" خوشی سے انکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا جبکہ نین نے ایکدم نگاہ اٹھا کر انکی طرف دیکھا کبیر تو سکاٹ کھڑا تھا۔۔ حیرانگی اسکے چہرے سے واضح تھی شاید اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔۔

واقعی مما" لبوں میں مسکراہٹ دبائے اسنے نین کو دیکھا۔۔۔

جی ہاں مگر ابھی مجھے ایسا لگتا ہے ڈاکٹر کے پاس جاؤں گی تو ٹھیک سے پتہ چلے گا۔۔" وہ کہہ کر نین کو چیئر پر بیٹھنے لگی جس کا چہرہ شرم سے خود سرخ ہو گیا تھا۔۔۔

تو آپ ابھی چلی جائیں نہ" کبیر بے تابی سے بولا۔۔ لہجے میں خوشی کا عنصر تھا۔۔۔

مدیحا صوفیہ تنزیلہ تینوں ہنسنے لگیں۔۔

ابھی کوئی ڈاکٹر نہیں بیٹھی ہو گی۔۔۔۔" تنزیلہ نے کہا اسکی بے تابی پر۔۔ جبکہ کبیر کچھ خفیف سا ہوا۔۔۔۔

نین کو نظروں میں بھر سا لیا۔۔۔ جبکہ نین اس سے نگاہ چرانے لگی۔۔۔

کبیر نے ان تینوں کی وجہ سے نگاہ زبردستی پھیر لی ورنہ دل تو بلکل نہیں تھا۔۔۔ اسکی دلی خواہش تھی کہ یہ ہی وجہ ہو

وہ پھر سے مسکرا دیا۔۔ اور اخبار چہرے کے آگے لگا لیا۔۔۔۔۔

تبھی عارض اور آیت بھی نیچے آ گئے

آو آیت بیٹھو ناشتہ کرو" مدیحا نے اسکو کہا۔۔

نہیں امی میں نے تو ناشتہ کر لیا" آیت نے بتایا تو مدیحا نے پھر بھی زبردستی اسے بیٹھا لیا جبکہ عارض۔۔ چیئر کھینچ کر

بیٹھا۔۔۔ چہرہ سنجیدہ تھا جیسے دھیان بھٹکا ہوا ہو۔۔۔۔۔

تمھیں اسلم صاحب فائل دیں گے۔۔۔ اسکو اچھے سے پڑھ لینا کیونکہ ڈیڈ اس پروجیکٹ پر تمھیں اکیلے کو لگانا چاہتے

ہیں اور ہو سکتا ہے کچھ دنوں تک تم پنڈی جاؤ۔۔۔۔" کبیر نے اخبار سائیڈ پر رکھا اور عارض کیطرف دیکھا۔۔

جی بھائی عارض نے فوراً کہا۔۔ اور اچانک پھر سے اسکا سیل فون بجنے لگا۔۔۔

اسنے سیل فون نکالا۔۔۔ اور سکرین دیکھ کر۔۔۔ اسنے۔۔۔ ایک لمبا سانس لیا دانت پیس کر۔۔۔۔

جبکہ ارد گرد بھی کن انکھیوں سے دیکھا کہ کوئی دیکھ نہ لے مگر کوئی اسکیطرف متوجہ نہیں تھا۔۔آیت نین سے بات کر رہی تھیں اور اب ایکدم وہ کافی ایکسائیٹیڈ لگ رہی تھی نہ جانے کیوں۔۔۔عارض کو آواز سنائی دے کر بھی کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کبیر بھی ہنس رہا تھا اسکا سیل فون پھر سے بجا تو۔۔۔اسنے کال پیک کرلی۔۔۔اور وہاں سے اٹھا ۔۔۔سب باتوں میں مصروف تھے تبھی وہ وہاں سے اٹھ کر لون میں آگیا۔۔۔

تقریباً بیس منٹ اسنے فون میں گفتگو کی تھی کسی سے۔۔اور جب اندر سے شور کی آواز بڑھی تو اسنے سیل فون آف کر دیا۔۔۔

جبکہ پیشانی پر تفکر سے بھری لکیریں تھیں جنھیں وہ ہٹاتا اندر داخل ہوا۔۔اور مسکراتا ہوا چیئر پر بیٹھ گیا۔۔۔

آرام سے بیٹھو "آیت ایکدم اٹھی تھی جوش سے عارض نے۔۔اسکو گھورا کر ٹوکا۔۔۔اس لڑکی کو اپنی حالت کا احساس تو بلکل نہیں تھا۔۔

اتنی بڑی خوشی کی خبر ہے میں کیسے آرام سے بیٹھوں "آیت نے کہا۔۔تو عارض نے سب کیطرف دیکھا۔۔

ٹھیک کہہ رہی ہے آیت اگر یہ خوشی کی خبر پکی ہوئی تو تایا ابو ہم۔۔ فنکشن کریں گے ہم نے تو۔۔۔پہلے آیت کی باری بھی نہیں کیا تھا "پریشے بولی تو مرتضی مسکرا دیے۔۔

جبکہ نین کا تو سر ہی نہیں اٹھ رہا تھا کبیر نین کو محبت کو نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔

عارض نے سب سمجھتے ہوئے کبیر کیطرف دیکھا۔۔

اور ایکدم اسکے گلے لگ گیا۔۔۔

واؤ بھیا" وہ خوشی سے بولا۔۔

لکھ کر رکھ لیں آج سالار بھیو۔۔۔ کی جان نکلے گی اصل" وہ مزے سے بولا تو سب کا ایکدم قہقہہ نکلا تھا۔۔۔

مدیھا" مرتضی کی آواز پر بھی جب انھوں نے جواب نہیں دیا تو۔۔ وہ۔۔ جھنجھلا کر خود ہی اٹھے۔۔۔ انھوں نے کچھ پروپرٹی کی فائلز مدیھا کو نکالنے کے لیے کہا تھا مگر وہ تو بیٹوں کی خوشی میں شوہر کو بھول چکیں تھیں۔۔ انھوں نے محسوس کیا کہ نیچے ہونے والے شور ہنگامے میں انکی آواز نہیں جائے گی۔۔۔

تبھی انھوں نے۔۔۔ الماری کھولی۔۔ اور فائلز کا ڈرا کھول کر ان میں وہ فائنل تلاشنے لگے۔۔۔

فائیلز کو الٹ پلٹ کرتے ہوئے

انھیں ہوسپیٹل کی فائیل نظر آئی جس پر آیت کا نام درج تھا۔۔ انکی پیشانی پر لکیریں پڑی

یہ کیا ہے" وہ بڑبڑائے اور اس فائل کو نکال لیا۔۔۔

فائلز ہاتھ میں لے کر وہ آیت کے نام کو غور سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

یہ کس چیز کی فائلز ہے" تفخر کی لکیریں نمایا ہوئیں۔۔۔ اور جیسے ہی انھوں نے فائنل کھولی۔۔۔ تو ڈیٹ پر نگاہ گئی

پانچ مہینے پہلے کی ڈیٹ تھی۔۔ وہ نیچے دیکھتے ہی کہ کیا لکھا ہے کہ مدیھا۔۔ پیچھے آ گئیں۔۔۔

اور انکے ہاتھ میں آیت کی پریگننسی کی فائلز دیکھ کر۔۔۔ انکا چہرہ بلکل سفید پڑ گیا۔۔۔

مرتضی نے مدیھا کو دیکھا۔۔

آپ نے یہ کیوں اٹھالی میں کہہ تو رہی تھی ابھی نکال دیتی ہوں فائلز" وہ ایک پل میں ان تک پہنچی اور انکے ہاتھ سے فائلز جھپٹ لی۔۔

مرتضی نے سانس کھینچا انکا رویہ عجیب تو لگا مگر۔۔ وہ نظر انداز کر گئے۔۔۔ آپ کی بیٹوں کے ساتھ مصروف تھیں ۔۔۔ تو میں نے سوچا خود ہی نکال لوں" مرتضی پھر سے بیڈ پر بیٹھ گے مدیھا کے ہاتھ کانپ سے رہے تھے انھوں نے فائنل کو دراز میں پھر سے رکھا اور مرتضی کی مانگی گی ٔفائل انکے ہاتھ میں دی۔۔

آپ کی طبعیت ٹھیک ہے" مرتضی نے تشویش سے دیکھا۔۔

جی" مدیھا پھیکا سا ہنسی۔۔

اچھا ٹھیک ہے چلتا ہوں۔۔ عارض تو خراب تھا ہی۔۔ کبیر بھی ساتھ بیٹھا ہے اسکے کیا بنے گا ان لڑکوں کا" وہ نفی میں سر ہلاتے باہر نکل گئے۔۔

مدیھا نے اس دراز کی جانب دیکھا۔۔۔

وہ فیصلہ کر چکیں تھیں اس فائلز کو وہ اپنے ہاتھوں سے جلا کر راخ کر دیں گی تا کہ یہ۔۔۔ بات یوں ہی دب جائے ۔۔ وہ اگر دیکھ لیتے تو شاید قیامت آجاتی"

مرتضی کے پکارنے پر وہ دراز کو لوک کرتیں باہر آگئیں۔۔۔ جہاں وہ سب اسکا انتظار کر رہے تھے جبکہ زین۔۔۔ بھی کسی کام کے لیے صبح صبح نکل گیا تھا اور دوسری طرف پریشے اور عمل

۔۔کچھ کلاسز لینے گئیں تھیں۔۔۔

نین کیطرف مدیھا نے دیکھا تو۔۔اسکے پاس آ گئ۔بیٹا تم تھوڑی دیر آرام کرلو پھر ہم ڈاکٹر کے پاس چلیں گے" انھوں نے پیار سے کہا۔۔جبکہ نین بھی۔۔لیٹنا چاہتی تھی تبھی وہاں سے اٹھ گئ۔۔۔۔

مدیھا نے آیت کیطرف دیکھا جو ایک بار پھر کھانے کے لیے چیزیں اٹھا رہی تھی شاید وہ کہیں اور بیٹھنے والی تھی وہ مسکرا دیں۔۔

وہ بلکل نہیں چاہتیں تھیں جو بات وہ بھول گئ ہے اسے اسکو یاد دلایا جائے۔مشکل سے اس بچی کے چہرے کی خوشیاں لوٹیں تھیں اور اگر مرتضی کو کہیں سے بھی یہ علم ہو جاتا کہ شادی سے پہلے۔۔عارض۔۔۔نے ایت کے ساتھ یہ سب کیا تھا تو۔۔۔لازمی وہ ایسا کچھ کر جاتے کہ ان سب کے چہروں کی خوشیاں چھن جاتیں تبھی انھوں نے۔۔دوبارہ کمرے میں جا کر اس فائلز کو وہاں۔۔۔سے گم کرنے کی کوشش کی مگر تنزیلہ کے پکارنے پر وہ نا چاہتے ہوئے بھی وہاں انکے پاس آ گئیں۔۔۔۔

زیملکی آنکھ کھلی۔۔۔تو ایکدم وہ ہڑ بڑا کر اٹھی۔۔۔۔۔

ادھر ادھر دیکھا یہاں اب بھی دن نکلنے کے بعد بھی ایسا خواب ناک ماحول تھا کہ دل ہی نہیں کرتا تھا وہ اٹھے۔۔۔مگر وہ یہاں نہیں رک سکتی وہ جلدی سے۔۔وہاں سے باہر نکلی۔۔۔

اور جیسے ہی اسنے دروازہ کھولا دوسری طرف سالار کی بھی آنکھ کھولی اسنے مندی مندی آنکھوں سے۔۔۔اس سرخ آنچل کو اپنے کمرے سے بھاگتے دیکھا تھا۔۔۔

اور وہ دوبارہ تکیوں کو۔۔۔۔ سینے میں بھینچے لیٹ گیا۔۔

کون تھا یہ" وہ بڑبڑایا۔۔۔اور ایکدم۔۔۔۔ جیسے ہوش میں لا کر کسی نے اسے پٹخ دیا۔۔۔

وہ تیر کی تیزی سے اٹھا مگر بے سود۔۔ وہ جا چکی تھی۔۔

کیا واقعی یہاں زیمل تھی" بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ۔۔ منہ پر دوسرا ہاتھ رکھے۔۔ سوچ رہا تھا۔۔۔

آف۔۔۔اور سو تم سالار مرتضی نیندیں پوری کرو۔۔ عورتوں کو بھی کم نیند آتی ہوگی جتنی تمھیں آتی ہے۔" وہ خود کو کوستا۔۔ سر جھٹک کر شاور لینے چلا گیا۔۔ جبکہ زیمل سیڑھیوں سے نیچے اتری تو نیچے تو سب تھے۔۔۔اسکو رونا آیا بے عزتی ہوگی اسکی۔۔۔اگر سب نے دیکھ لیا تو وہ کیا سوچتے اسکے بارے میں۔۔

مگر سب کی اسکی جانب سے پیٹھ تھی تبھی وہ موقع پاتی آیت کے روم میں جلدی سے گھس گئ۔۔۔

شکر تھا کسی کی نظر اسپر نہیں گئ تھی۔۔۔

وہ خود بھی شاور لینے چلی گئ۔۔۔۔ یہاں آیت کے کپڑے موجود تھے وہ آیت کے ہی کپڑے۔۔۔تب سے استعمال کر رہی تھی۔

کیسے ہیں آپ" سمیر نے مسکرا کر انکی جانب ہاتھ بڑھایا۔ جس پر مرتضی نے اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔

مجھے لگتا ہے بلکل ٹھیک ٹھاک ہوں گے۔۔ایکچلی میں یہ پوچھنے آیا تھا۔۔کہ۔۔کیوں آپ انکار کر رہے ہیں بار بار ۔۔۔اس رشتے پر" سمیر خوش اخلاقی سے بول رہا تھا۔۔ مگر چہرہ پر مکروہ پن صاف دیکھائی دے رہا تھا۔۔

میرے بیٹے نہیں راضی بیٹا۔۔۔اور ویسے بھی۔۔۔خاندان سے باہر شادی کرنے پر میرا ابھی دل نہیں مانتا" مرتضی نے سہولت سے کہا۔۔۔

خیر دل تو آپکا راز چھپانے پر بھی ماننا نہیں چاہیے تھا مگر پھر بھی آپ۔۔۔اپنے بیٹوں میں سے۔۔ایک کی حقیقت کو چھپائے بیٹھے ہیں جبکہ وہ تو بے چارہ خود بھی نہیں جانتا اسکا اصل کیا ہے" سمیر کی بات پر مرتضی کے ہاتھ میں موجود پین ایکدم نیچے گیرہ۔۔۔

سمیر نے مسکرا کر انکا بھکلانا دیکھا تھا۔۔۔۔

شاید اب جان گئے ہیں میں کس کی بات کر رہا ہوں" سمیر ہنس دیا۔۔۔۔

کیا بکواس ہے یہ۔۔ کیا بھونکے جا رہے ہو" وہ ایکدم دھاڑے۔۔۔

ہاہاہا" مجھے لگتا ہے تمھارے بیٹے تم پر ہی گئے ہیں۔۔۔۔ مگر۔۔ تمھارے تو تین بیٹے ہیں بس" سمیر نے آنکھوں کو جنبش دی۔۔۔

چوتھا بیٹا۔۔" وہ رک گیا جبکہ مرتضی نے ایکدم اٹھ کر۔۔اسکا گریبان پکڑ لیا۔۔۔

منہ بند کرو اپنا۔۔۔اور نکلو یہاں سے اب مجھے سمجھ آیا۔۔کبیر۔۔۔ تم نے میرے لاکھ کہنے پر بھی ہر بار صرف انکار کیوں کیا "

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کر غرا رہے تھے۔۔۔۔

یہی تو مسلہ ہے تمھیں اپنے بیٹوں پر بڑا یقین ہے۔۔ تم انکے سارے عیب خود میں چھپا لینا چاہتے ہو جبکہ وہ سب بھی ایک دوسرے میں ایک دوسرے کو چھپانے کی صلاحیت رکھتے ہیں تمھاری تربیت۔۔۔بیت اچھی ہے مگر۔۔جب یہ بات کھلے گی۔۔تو تمھارا گھر۔۔۔ مٹھی بھری ریت کیطرح ڈھے جائے گا۔۔۔۔" سمیر نے انھیں دور جھٹکا اور اپنا گریبان انکے ہاتھ سے چھڑایا۔۔۔۔

دفع ہو یہاں سے "مرتضی چلائے۔۔

آآآ چلانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔ تم بس اس رشتے پر ہامی بھر دو۔۔۔" وہ ہنسا۔۔۔۔

جبکہ مرتضی نے گارڈ کو بلانے کے لیے منہ کھولا۔۔ جبکہ سمیر اس سے پہلے ہی وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔ جاتے جاتے انپر جتاتی نظریں بھی گاڑھ گیا تھا۔۔۔۔

مرتضی کی سانسیں پھولنے لگیں۔۔۔۔

وہ سر تھام گئے۔۔۔۔

کبیر اپنے کیبن سے نکلا تو۔۔اسنے باہر کیطرف سمیر کو جاتے ہوئے دیکھا۔۔اسے حیرانگی ہوئی۔۔۔۔ یہ یہاں کیوں آیا تھا یعنی اب یہ خود مرتضی کو فورس کرنے آیا تھا۔۔اسکا دماغ گھوم گیا اسکو سبق سیکھنا ہی ہوگا۔۔۔

وہ سوچتے ہوئے اسکے پیچھے بھاگا۔۔ مگر افسوس وہ وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔۔

وہ دوبارہ اندر کیطرف دوڑا اور مرتضی کے روم میں آیا۔۔۔

جہاں مرتضی صوفے پر بیٹھے تھے

کبیر انکی طرف بڑھا۔

بابا آپ ٹھیک ہیں'' وہ سرخ چہرے سے غصے سے۔۔ بھنتا سوال کرنے لگا جس پر۔۔ مرتضی نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا۔۔۔

اور اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔

میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ ''وہ بولے۔۔

وہ سمیر کیا کرنے آیا تھا'' کبیر کو انکی بات پر یقین نہیں آیا انکا ہاتھ تھام کر بولا۔۔

کچھ نہیں۔۔ اسی بات پر زور دینے آیا تھا مگر میں نے صاف انکار کر دیا'' وہ کبیر کا شانہ سہلاتے بولنے لگے۔

میں اس آدمی کا منہ توڑ دوں گا دوبارہ اسنے یہاں قدم رکھا تو'' وہ غصے سے بولا۔۔۔

تو مرتضی نے اسکا کندھا تھپکا وہ جا چکا ہے تم بھی اپنے روم میں جاو۔۔ کام پر دھیان دو'' مرتضی بولے تو۔۔۔ کبیر انکو دیکھتا رہا۔۔۔۔

بابا آپ واقعی ٹھیک ہیں'' وہ پھر سے پوچھنے لگا جس پر مرتض لے سر ہلا دیا۔۔۔

تو کبیر کو کچھ تسلی ہوئ اور وہ وہاں سے اٹھا۔۔۔ اسے سالار سے اس بارے میں ڈسکس کرنا چاہیے تھا۔ وہ سوچتا ہوا باہر نکل گیا۔۔ جبکہ پیچھے مرتضی نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔۔

اور انکی ہتھیلی بھیگ گئ۔۔۔

سالار کے چہرے کے تاثرات کو سخت سے سخت تر ہوتے ہی جا رہے تھے۔۔

اگر بابا کو کچھ ہوا تو گردن اتار دوں گا" وہ ٹیبل پر ہاتھ مارتا چیخا۔۔۔

مجھے بھی یہ ہی لگتا ہے۔۔اس سمیر کو سبق سیکھایا جائے گا تبھی یہ باز آئے گا" کبیر خود بھڑکا ہوا تھا۔۔

صوفیہ اور مدیھا نین کو لے کر ڈاکٹر کے پاس گئیں تھیں جبکہ تنزیلہ اپنے کمرے میں تھی۔۔۔اور آیت بھی۔۔۔

صرف زیمل تھی وہاں۔۔۔ جبکہ سالار کا دھیان اسکیطرف بلکل نہیں تھا وہ تو کسی بات پر غصے سے آگ بگولہ ہو رہا تھا

--

زیمل اسکا سرخ ہوتا چہرہ دیکھنے لگی۔۔اور اسکے آگے جھجھکتے ہوئے کافی کا کپ رکھ دیا۔۔اسکا آپی آئے بھی ایک طرف کھڑا تھا

آپکو دوں" زیمل نے اس سے پوچھا۔

اس وقت مجھ سے بات مت کریں" وہ سالار کی جانب دیکھتا بولا۔۔۔

تو زیمل ایکدم اس سے دور ہو گئی۔۔۔

ٹھیک ہے فلحال چار پانچ دن بعد آؤں گا۔۔ڈیڈ کو۔۔ابھی مت بتانا کل صبح بتانا کے میں یہاں نہیں ہوں" سالار بولا

اور یہ دوبارہ آے تو بس ایک کال کر دینا۔۔۔اسکو اٹھوا کر ایسی جگہ غائب کراؤں گا دوبارہ دیکھے گا نہیں کسی کو"

بھڑک کر بولا اور فون بند کر دیا۔۔فون کو ٹیبل پر پھینکا۔۔

تمھارے پاس

۔۔۔قاسم کا نمبر ہے۔۔"اسنے پی آئے کیطرف دیکھا

جی سر ہے"پی آئے نے کہا تو اسنے سر ہلا دیا۔

اور نیچے سر کر کے ناشتہ کرنے لگا۔۔زیمل ایکطرف کھڑی تھی۔۔

تم کیوں یوں کھڑی ہو"اسنے گھور کر زیمل کو دیکھا غصے سے شاید دماغ پھیر گیا تھا۔۔۔زیمل جھجک کر ادھر ادھر دیکھنے لگی جیسے یہ بات اسکو نہیں کسی اور کو کہی گئ ہو۔۔۔

سالار نے ضبط سے اسکو دیکھا۔۔۔

میرے سامنے بیٹھ جاؤ"وہ بولا۔۔۔

نہیں مجھے ناشتہ نہیں کرنا"زیمل گھبرا کر انکار کرنے لگی۔۔

سالار نے کانٹا اٹھا کر پلیٹ میں مارا۔۔۔۔

جو اور جتنا کہا ہے اتنا کرو"وہ دھاڑا۔۔۔۔

تو۔۔زیمل کو شرمندگی ہوئ جبکہ آنکھیں بھی بھیگ گئیں وہ اسکے سامنے آ کر بیٹھ گئ۔۔۔

کب کی فلائٹ ہے "زیمل کیطرف اپنا جھوٹا کانٹا بڑھاتے ہوئے وہ اپنے پی آئے سے سوال کر رہا تھا۔۔۔ جبکہ زیمل کا چہرہ شرم سے لال ہونے لگا۔۔۔ بلکل لحاظ نہیں تھا اسے کسی کا بھی۔۔

سر اب سے چالیس منٹ بعد "پی آئے نے جواب دیا تو اسنے۔۔ اثبات میں سر ہلایا اور زیمل نے جب اسکے منہ کھولنے پر بھی کانٹا نہیں ہٹایا تو بائٹ لے لی جبکہ دل الگ دھڑک رہا تھا۔۔۔

سالار چپ چاپ سے ناشتہ کرا رہا تھا۔۔۔

تم نے آیت کے کپڑے کیوں پہنں ہیں "سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔۔

زیمل چونک گئ۔۔

سالار نے چڑ کر کانٹا پٹخا۔۔

ہر بات پر گھبرا جانا انکار کرنا یہ چونکا یہ ڈرنا ضروری ہے تمھارا۔۔ "وہ کہیں کا غصہ کہیں نکال رہا تھا۔۔

زیمل سر جھکا گی آنکھیں بھیگ گئیں وہ کتنا روڈ ہو رہا تھا۔۔ اسکا یہ انداز تو جیسے۔۔ پہچان میں ہی نہیں آ رہا تھا۔۔۔

تم رات میرے روم میں تھی "اگلا سوال ہوا۔۔۔

زیمل کا ضبط جواب دے گیا آنکھوں پر ہاتھ رکھے وہ رونے لگی۔۔۔

سالار نے دانت پیسے۔۔۔

چپ بلکل چپ۔۔۔ جان نکال لوں گا تمھاری اگر رونے کی زرا بھی کوشش کی تو "وہ کانٹا اسکی جانب کرتا بولا۔۔۔

زیمل نے سانس روک لیا۔۔

اوپر دیکھو" وہ حکم دینے لگا۔۔۔

زیمل نے نہیں دیکھا۔۔

مجھ سے ضد لگاؤ گی_ سالار چیئر چھوڑ کر اٹھنے لگا۔۔

جبکہ زیمل نے فوراً اسکیطرف دیکھا آنکھوں میں شکوہ تھا۔۔۔

سالار ان گھیری آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔

یہ پیسے لو چار پانچ دن میں یہاں نہیں ہوں گا۔۔۔تو سکون سے گزار لینا اور پریشے آیت یہ بھابھی کے ساتھ شاپینگ پر چلی جانا اب میں نہ دیکھو تم کسی کی اترن پہن رہی ہو۔۔اور جب میں واپس آؤ۔۔تو بلکل انسانوں والا بیہیو کرنا یہ جو تم ہر وقت بکری کا بچہ بنی رہتی ہو میرے دو تھپڑ ہی تمھیں درست کر دیں گے" وہ بولا اور اٹھا۔۔۔

اور یہ ناشتہ پورا کروا گر میرے ساتھ کھانا ہے تو" وہ رک گیا۔۔

زیمل اسی کیطرف دیکھنے لگی اسکے پاس آیا۔۔اور اسکے ہاتھ میں کریڈیٹ تھما کر وہ پی آئے کیطرف پیٹھ کیے اسکی گردن کے قریب جھکا۔۔

غلام حاضر ہے میڈیم۔۔رومینس کے لیے تو میں غصے میں بھی تیار ہوں ویسے۔۔مجھے لگتا ہے غصے میں ویل رومینس ہوتا ہے" وہ آئی برو آچکا کر جیسے اس سے اس بارے میں رائے جاننے لگا۔۔۔

زیمل اس سے دور ہونے لگی۔

اگلی بار میرے روم میں آنا۔۔تو زرا میرے جاگتے میں آنا۔۔۔

مجھے بہت برا لگا ایک رات ہم دونوں ایک کمرے میں گزار چلیں ہیں اور میں اپنی بے ہودہ نیند کے ہاتھوں اب تک تمھارے ہوش ٹھکانے نہیں لگا سکا" اسکا گال تھپتھپا کر۔۔وہ مسکرایا۔۔۔

زیمل کا چہرہ ٹماٹر کیطرح سرخ ہو گیا۔۔۔

سالار نے معمولی سا اسکی گردن پر لمس چھوڑا۔۔زیمل نے کریڈیٹ کارڈ پر گرفت سخت کر لی۔۔۔

وہ وہ دیکھ رہا ہے" وہ شرم سے دھری ہونے لگی۔۔۔

جبکہ سالار تو ان بھیگی پلکوں میں ہی کھو گیا۔۔

وہ بھی بے حیا ہے میری طرح" وہ بتانے لگا۔۔۔۔

زیمل اس سے دور ہو گئ۔۔۔

اوکے تو تمھیں میری ساری بات سمجھ آ گئ" وہ اٹھ کر بلند آواز میں بولا جبکہ۔۔پی آئے کیطرف اب بھی پشت تھی

۔

زیمل میں تو اتنی بھی ہمت نہیں تھی سر اٹھا سکتی۔۔۔

سالار نے اسکے ایک نظر دیکھنے پر ہی آنکھ دبائے اور یوں ہی باہر نکل گیا۔۔۔۔

جبکہ پی آئے نے دل میں ہی اسے ٹھرکی کا خطاب دیا تھا۔۔۔

زیمل کا دل نہ جانے۔۔کیوں تتلیوں کو اڑتا محسوس کر رہا تھا۔۔آج لبوں پر اسکی قربت سے مسکراہٹ سی آ گئ۔۔

مگر اسکے مڑتے ہی مسکراہٹ ختم ہو گئ۔۔

افشین اسی کے پاس آ رہی تھی۔۔اسکا بس نہیں چلا وہ ار وہاں سے کہی دورر چلی جائے۔۔۔

افشین نے بنا کچھ کہے اسکے ہاتھ سے۔۔۔وہ کریڈیٹ کارڈ کھینچا۔۔۔

تیری اوقات اس گھر کی ملازمہ سے بھی کم تر ہے۔۔تو صرف میری اترن پہنے گی۔۔تو تو ہماری آیت کا بھی اترن پہنے لائق نہیں" وہ اسکو گھورتیں بولیں۔۔۔۔

اور وہاں سے ملازمہ کو آواز دی۔۔۔

جو اسکے ایک حکم پر آ گئی۔۔۔

میرے کمرے میں میرے پرانے کپڑے ہیں۔۔آیت بی بی کے کپڑے نکال کر میرے کپڑے اس منحوس کے لیے

الماری میں

سجادو"

کہہ کر وہ بنا مزید اسکو کچھ کہے وہاں سے چلی گئیں جبکہ۔۔زیمل وہیں کھڑی رہ گئی۔۔

سمیر کا دباؤ مرتضی پر بڑھنے لگا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بیمار پڑ گئے

انکی خراب طبعیت پر سب پریشان ہو گئے جبکہ۔۔مرتضی کسی کو یہ بات بتا نہیں سکتے تھے۔۔۔۔

انھیں اس بات کے کھلنے پر اپنے دل پر تیر چلتے محسوس ہو رہے تھے بلکل خاموش سے ہو کر وہ کمرے کی حد تک رہ گئے تھے۔ سالار کو گئے ہوئے تین دن گزر چکے تھے جبکہ وہ پانچ دن کا کہہ کر گیا تھا کہ اپنا کام پورا کر کے ایک بار ہی واپس لوٹے۔۔۔

مگر ایک بار بھی مرتضی نے اسے فون نہیں کیا تھا۔۔۔

جیسی انکی عادت اور طبعیت تھی دوسری طرف کبیر۔۔۔ کے ہاں خوشخبری کا کنفرم سن کر بھی وہ بس مسکرا کر اسکے شانے پر ہاتھ رکھ گئے۔۔ جبکہ کبیر زرا مایوس سا ہو گیا۔۔۔

اسکے دماغ میں یہ چل رہا تھا کہ ابھی تک اسکے باپ نے نین کو قبول نہیں کیا تھا۔۔۔

عارض زیادہ تر باہر رہنے لگا تھا۔۔ آیت اس بات پر۔۔ غصہ کرتی تو وہ اسے پیار سے منع لیتا۔۔ مگر حیران عارض بھی تھا کہ اسکے باپ نے اب تک اس چیز پر ہنگامہ نہیں مچایا۔۔

جبکہ زین اپنی سوچوں میں گم تھا کہ وہ کیسے مرتضی کو کیے کہ وہ ٹرینگ کے لیے جانا چاہتا ہے۔۔ سب ہی مرتضی کی خاموشی کو محسوس کر رہے تھے مدیھا نے بارہا پوچھا کہ وہ انکو تو بتائیں آخر مسلہ کیا ہے۔۔

سالار نے مدیھا کے پاس فون بھی کیا تھا کہ بابا کا فون کیوں نہیں لگ رہا۔۔۔ تو مدیھا نے اسکو انکی طبعیت کی خرابی کا بتایا جس پر وہ بے چین ہو گیا اور جلد واپس لوٹنے کا کہا۔۔

کبیر غمزدہ سا ہو گیا تھا۔۔۔ کہ اسکا باپ اسکی خوشی میں خوش نہیں۔۔ اور رشتوں میں کندے لوگ یار شتوں سے محبت اور امیر دیکھنے والوں کے لیے اپنے رشتوں کی خوشی سب سے اہم ہوتی ہے۔۔ جب آپکی خوشی میں وہ شخص

خوش نہ ہو جس کو اپنے آئیڈیل سمجھتے ہیں۔۔۔ تو آپ کے لئے اپنے سے جڑی ہر خوشی بے معنی ہو جاتی ہے اور یہ ہی حال کبیر کا تھا۔۔ وہ خود بھی ان تین دنوں میں بے حد خاموش ہو گیا تھا جبکہ نین سوچ رہی تھی۔۔ کہ وہ اب بھی اس سے بد ظن بد گمان ہے اسے اپنی اولاد کا سن کر کوئی خوشی نہیں ہوئی۔۔۔

اور یہ ہی بات اسے اندر اندر ٹیشن کر رہی تھی وہ اس سے بات بھی کرتی تو اتنا نارمل اور ٹھنڈے لہجے میں جواب دیتا کہ۔۔ نین چپ سی رہ جاتی۔۔ اکثر اسنے کبیر سے معافی مانگنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر وہ آج کل کام میں زیادہ مصروف تھا یہ مصروف ظاہر ہونے کی اداکاری کر رہا تھا جو بھی تھا نین ان کچھ دنوں میں بے حد تکلیف محسوس کر رہی تھی کبیر کے رویے سے۔۔

عارض بابا سے ملا انکی طبعیت پوچھیں اور کن انکھیوں سے انکی طرف دیکھا۔۔ وہ کل رات گھر نہیں آیا تھا جس کا انھیں علم تھا مگر وہ کچھ نہیں بولے تھے کوئی سوال نہیں کیا تھا۔۔

عارض کو سمجھ نہیں آئی مدیحا نے عارض کیطرف دیکھا اور عارض نے ماں کیطرف دونوں کی آنکھوں میں ایک جیسا سوال تھا جواب دونوں کے پاس ہی نہیں تھا عارض کچھ دیر بیٹھا رہا کہ وہ کچھ بولیں مگر مرتضی کچھ نہیں بولے تو تشویش بڑھنے لگی۔۔۔

عارض ماں کو ایک نظر دیکھ کر انکے پاس سے اٹھ گیا۔۔

پریشانی کی لکیریں اسکے ماتھے پر سجی تھیں۔۔۔ وہ اپنے کمرے میں آیا۔۔۔ تو آیت کو صوفے پر بیٹھے دیکھا شاید وہ نماز پڑھ کر بیٹھی تھی کیونکہ اسکے خوبصورت چہرے پر نماز کے انداز میں دوپٹہ بندھا تھا۔۔ وہ کافی ہیلدی بھی ہو گئ تھی۔۔

اٹھتی بیٹھتی بھی اب زرا۔۔ سہارے سے تھی۔۔

عارض کو وہ دنیا کی سب سے خوبصورت لڑکی لگی۔۔ وہ مسکرا دیا۔۔

کہاں تھے آپ "آیت نے دوپٹہ کھول کر اسکیطرف دیکھا۔۔۔

عارض اسکے نزدیک آ گیا۔۔

میں تو تمھارے ساتھ ہی ہوں۔۔ بھلے تم سے دور کیوں نہ ہوں" اسنے جیسا جواب دیا۔۔ آیت نے ایک دم اسکیطرف دیکھا۔۔

آپ مجھ سے دور نہیں جاسکتے۔۔۔ تو ایسا مت کہیں" وہ سنجیدگی سے بولی۔۔ اور اسکے ہاتھ تھام لیے۔۔

افکورس یار میں تمھارے پاس پاس ہی ہوں کہاں جاؤ گا تمھیں چھوڑ کر" اسنے پیار سے اسکا گال تھپتھپایا۔۔

بات مت ٹالیں کہاں تھے آپ رات بھر آپ جانتے ہیں میں کتنا پریشان تھی میں ایک پل کو نہیں سوئی عارض "آیت اسکے پاس بیڈ پر بیٹھ گئ جو جھک کر اپنے شوز اتار رہا تھا۔۔۔

ایک دوست کیطرف تھا" عارض نے کہا۔۔۔

۔مجھے کھانا دے دو۔۔۔ بابا کی فکر الگ ہو رہی ہے نہ جانے کیا ہو گیا ہے انکو" وہ پیچھے گر گیا۔۔ پیٹ پر ہاتھ پھیلا کر

کچھ اسطرح کے ٹانگیں اسکی بیڈ سے نیچے تھیں جبکہ باقی وجود بیڈ پر تھا۔۔۔

آیت نے سکیطرف دیکھاوہ اس بات کو اہمیت ہی نہیں دے رہا تھا کہ وہ کل رات اسکے لیے کتنا پریشان رہی تھی

۔۔اور اتنے آرام سے بس دوست کیطرف کہہ کر۔۔۔وہ آنکھیں بند کر گیا تھا۔۔۔

عارض "آیت نے اسکے سینے پر ہاتھ رکھا اور ایسے بولی۔۔کہ عارض نے لمبا سانس کھینچا تھا مگر آنکھیں نہیں کھولیں

۔۔۔۔

آیت خود ہی اسکے سینے پر جھک گئ۔۔قریب سے غور سے اسکا چہرہ تکنے لگی۔۔۔

مجھے آپ پر یقین ہے۔۔۔بس میں پریشان تھی آپ لیے۔۔میں آپ پر پابندیاں نہیں لگا رہی کہ آپ کہیں نہ جائیں

۔۔بس بتادیا کریں تاکہ فکر۔۔۔نہ ہو۔۔۔پلیز "وہ پیار سے اسکے چہرے پر انگلی سے۔۔سطر کھینچتی بول رہی تھی۔۔

عارض نے آنکھیں کھول کر اسکو دیکھا۔۔۔

اور سختی سے دوبارہ آنکھیں بند کر لیں۔۔

آیت اسے دیکھتی رہی۔۔لبوں پر مسکراہٹ تھی۔۔

عارض نے پھر سے آنکھیں کھولیں۔۔

آپ جب جب آنکھیں کھولیں گے۔۔مجھے ہی پائیں گے اپنے سامنے "وہ ہنس دی۔۔۔

اب کھانا دو گی "وہ بولا

۔۔تو آیت کا چہرہ ایکدم اتر سا گیا۔۔۔جبکہ چہرے پر سرخی چھا گئ۔۔۔

وہ میں بس "اسکی تلخ کلامی پر وہ رو دینے کو تھی۔۔۔

جاؤ آیت مجھے کھانا لا دو پلیز۔۔ "عارض جھنجھلا کر بولا۔۔

روایت جلدی اٹھ گئ۔۔

دھیان سے "اچانک وہ بولا۔۔اور سر اٹھا کر اسکیطرف دیکھا۔۔

آیت نے عارض کی جانب دیکھا۔۔اس وقت اسکا دل کر رہا تھا۔۔رو دے مگر
۔سر ہلاتی وہ وہاں سے چلی گئ جیسے وہ بری طرح کنفیوز وہ سمجھ نہیں آرہی تھی یہ کیا ہوا عارض کو
مگر جلد ہی اسکی تھکاوٹ کا سوچ کر اسنے خود کو فریش کیا عارض کے لیے کھانا نکالنے لگی۔۔ تبھی نین کچن میں آ گئ

۔۔۔

بھابھی۔۔آپ نے زیمل بھابھی کو دیکھا ہے "آیت نے اسکیطرف دیکھا جو اپنے لیے چائے بنانے لگی تھی۔

نہیں میری بھی طبعیت ٹھیک نہیں تھی۔۔میں تو کمرے میں تھی صبح سے ہی۔۔"نین کپ میں چائے انڈیلتی
بولی۔۔

دیکھیں زرا جب سے سالار بھائ گئے ہیں غائب ہی ہو گئیں ہیں مجھے تو سمجھ نہیں آتی وہ اتنا ڈرتی کیوں ہیں "آیت
نے نفی میں سر ہلایا۔۔جبکہ نین نے بھی سر ہلایا۔۔۔

ویسے آپ رات میں چائے پیے گئی تو جاگتی رہیں گی "آیت نے مسکرا کر اسکیطرف دیکھا نین نے بھی اسکیطرف نگاہ
اٹھائ۔۔

کیا بتاتی اسکو۔۔جو وہ محسوس کر رہی تھی۔۔اسکی راتوں کی نیندیں ہی اڑ گئیں تھیں۔۔

اسکا گال تھپتھپا کر نین وہاں سے۔۔۔باہر نکل کر کمرے میں آ گئ جبکہ۔۔۔آیت بھی ٹرے میں کھانا لگا کر۔۔۔وہاں سے نکلی اور اوپر روم میں آئ تو دروازے کے باہر سے ہی اسے عارض کی آواز آ رہی تھی

وہ شاید کسی سے بات کر رہا تھا مگر اتنے غصے میں کیوں تھا۔۔وہ لفظوں پر توجہ دیے بنا اندر داخل ہوئ تو عارض نے ایکدم اسکیطرف دیکھا۔۔۔عارض کا چہرہ بری طرح سرخ ہو رہا تھا آیت اسکو دیکھ کر گھبرا گئ۔۔

عارض۔۔"وہ اسکیطرف بڑھی۔۔

عارض نے سیل فون آف کر دیا

اور ضبط سے اسکو دیکھا۔۔

آیت اگر میں فون پر بات کر رہا ہوں تو تمھارا بولنا بیچ میں ضروری ہے"وہ سپاٹ لہجے میں غصے سے بولا۔۔۔

آیت جو اسکیطرف بے تابی سے بڑھ رہی تھی وہیں رک گئ۔۔

اسکا سخت لہجہ بلکل ویسا ہی تھا جیسے پہلے ہوتا تھا۔۔آیت کے چہرے پر تکلیف کے آثار سے ابھرے۔۔اور وہ انھیں قدموں سے کمرے سے باہر نکل گئ۔۔۔

جبکہ عارض۔۔۔۔نے اپنا سر تھام لیا۔۔

اور پاؤں سے ٹیبل پر زور سے لات ماری۔۔۔۔

جیسے سارا غصہ ٹیبل پر نکال دینا چاہتا ہو۔۔۔۔ٹیبل پر سے سامان گر گیا تھا۔۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آیت ڈبڈ باتی آنکھوں سے۔۔۔۔اپنے کمرے میں آ گئ۔۔۔اسے لگا یہاں زیمل ہو گی مگر کمرے کو خالی دیکھ کر وہ حیران ہوئ یہاں زیمل نہیں تھی۔۔۔ مگر وہ تادیر نہیں سوچ سکی کیونکہ۔۔۔اسکا دل ٹوٹ گیا تھا۔۔عارض کا رویہ اسکے ساتھ دوبارہ سے پہلے جیسے ہو رہا تھا۔۔۔اور آیت کا دل بیٹھ رہا تھا یہ سوچ سوچ کر۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھ کر رو دی۔۔۔۔

جبکہ کمرے کو تالا بھی لگا دی۔۔ کچھ دیر بعد اسے۔۔۔ محسوس ہوا دروازے پر کوئ ہے۔۔آیت "عارض کی آواز ائ۔۔۔

مجھے آپ سے بات نہیں کرنی جائیں یہاں سے "آیت نے کہا۔ جبکہ آنسو صاف کیے۔۔۔۔

بھولو مت میڈیم۔۔۔ تمھارے

کمرے میں تالے لگے ہوتے تھے پھر بھی میں گھس جاتا تھا تمھارے روم میں یاد ہے تمھیں وہ رات "وہ اسے یاد دلانے لگا۔۔ جس رات کے بارے میں آیت سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی کیونکہ اس رات کی ازیت وہ بیان نہیں کر سکتی تھی۔۔

اس رات آپ نے گناہ کیا تھا" آیت نے اسے یاد دلانہ چاہی۔۔ تم میری بیوی تھی اور میں نے کوئ گناہ نہیں کیا تھا فلحال دروزی کھولو میرا کوئ محنت کا موڈ نہیں "عارض نے پھر سے بجایا۔۔

نہیں کھولوں گی۔۔۔اپکا رویہ کیوں بدل گیا ہے میں کچھ دنوں سے محسوس کر رہی ہوں۔۔آپ پہلے کیطرح جھٹکنے لگ گئے ہیں" آیت بھیگے لہجے میں شکوہ کرنے لگی۔۔۔

میں تھکا ہوا ہوں آیت آئی نیڈ ریسٹ وڈیو۔۔۔باہر آؤ۔۔۔" عارض جھنجھلایا۔۔۔

آیت کو وہ اس وقت سخت مطلبی لگا۔۔

یعنی اسے اپنے لہجے کا کوئی احساس نہیں تھا بس اسے اسکی طلب تھی۔۔ تبھی وہ اسکے دروازے پر کھڑا تھا۔۔

آیت نے بھی ضد باندھ لی آج تو بلکل نہیں جائے گی۔۔۔۔

میں نہیں آرہی میں بھی تھکی ہوئی ہوں اور مجھے آپ نہیں چاہیے ہو" وہ بولی۔۔لہجہ ضدی تھا۔۔

سوچ لو" عوارض خراب تیوروں میں بولا۔۔۔

س۔۔سوچ لیا" آیت گھبرا کر دروازے تک آئی مگر لبوں سے پھر بھی ضد نکلی تھی۔۔

میں کہہ رہا ہوں ایک بار پھر سوچ لو" عارض نے ضبط سے کہا۔۔

میں نہیں اوگی" وہ اداسی سے بولی۔۔۔

وہ کیسے بدل گیا تھا بس چار دن پیار کرنا تھا اسنے اسکو۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے" عارض نے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔۔آیت کو محسوس ہوا وہ جا چکا ہے اسنے فورا دروازہ کھولا۔۔تو باہر عارض نہیں تھا۔۔۔اسنے ادھر ادھر دیکھا شاید وہ چلا گیا تھا۔۔

دل اداس ہو گیا۔۔اسنے اسے نہیں منایا تھا۔۔۔

آیت بجھے بجھے دل سے

۔۔ کمرے سے نکلی اور سیدھا بھاگتی ہوئی عارض کے پاس آ گئ۔۔

وہ لائٹ بند کیے بیڈ پر لیٹا تھا جبکہ ٹیبل کا واس اور کچھ چیزیں کارپیٹ پر تھیں اسنے وہ سامان اٹھایا۔۔۔

اور عارضکے پاس آ گئ۔۔۔

عارض" وہ بولی۔۔۔

آیت جبکہ یوں ہی اسکو دیکھتی رہی۔۔اداسی سے اسکے کوئ جواب نہ دینے پر وہ۔۔ پلٹنے لگی کہ عارض نے بڑھ کر اسکی کلائی تھامی اور اسے پیچھے بستر پر کھینچ لیا۔۔۔

آیت کی چیخ سے نکلی۔۔

عارض کو پرواہ نہیں ہوئ۔۔۔۔

عارض نے اسکا منہ سختی سے جکڑ لیا۔۔۔

عا۔۔عارض مجھے ڈر لگ۔۔لگ رہا ہے" وہ رو دینے کو تھی۔۔

میں تمھیں آخری بار بتا رہا ہوں۔۔۔۔ مجھ سے دوبارہ بحث مت کرنا۔۔" سختی سے اسکا منہ جھٹک کر وہ بولا۔۔

آیت کچھ نہیں بولی۔۔۔

جبکہ وہ تا دیر اسکو دیکھتا رہا اور ایکدم اسکا چہرہ اوپر کر کے وہاں اسکے چہرے پر جھکا

۔۔۔اسکی سانسوں کو قیدی بنا گیا۔۔۔

آیت نے کوئ مزاحمت نہیں کی۔۔۔

مگر وہ اسکو ریسپوں س بھی نہیں کر رہی تھی۔۔

عارض اسکے دونوں ہاتھ گردن میں حائل کیا

۔۔اور۔۔۔اپنا جادو اسکے چار وسو۔۔۔بکھرنے لگا۔۔کچھ ایسے کے آیت بھک گئ۔۔۔

جیسے اسکا دماغ اور وجود عارض کا غلام ہونے لگا۔۔۔

اور وہ خود با خود نہ چاہتے ہوئے بھی اسکی پسند کے کام کرنے لگی۔۔۔۔

نین کبیر کو کام کرتا دیکھتی رہی۔۔۔۔

اور جب

۔اسکا حوصلہ ٹوٹ گیا تو اسنے چہرہ اپنے ہاتھ میں چھپایا اور ٹانگیں سمیٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

وہ یہ بوجھ مزید برداشت نہیں کر سکتی تھی وہ اسکی بے رخی نہیں سہہ پا رہی تھی۔۔۔۔

کبیر اسکے رونے پر متوجہ ہوا۔۔پیچھے موڑ کر دیکھا۔۔اور پین چھوڑ کر وہ اسکے پاس ایا۔۔اسکے سامنے بیٹھ گیا۔۔

اب کیا ہو گیا ہے۔۔"کبیر نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔۔۔

جبکہ نین اسکا ہاتھ پکڑ کر اٹھتی ہوئ اچانک اسکے گلے لگ گئ۔۔

کبیر اسکا وجود دیکھ رہا تھا جو اسکے سینے سے لگا تھا۔۔جبکہ اسکی گردن میں چہرہ چھپائے وہ رو رہی تھی۔۔۔

کبیر اسطرح مت کریں میرے ساتھ "

اس دن سے لے کر آج تک تم یہ ہی بات کہہ رہی ہو میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں میں نے تمھارے ساتھ کیا کیا ہے "کبیر نے اسکو خود سے دور کیا۔۔

نین کی نگاہیں جھک گئیں۔۔

تم نے مجھ پر ٹرسٹ نہیں کیا نین۔۔ تم مجھے اب بھی اصل وجہ نہیں بتاؤ گی میں جانتا ہوں اور جب میں نے سوال شروع کیے تو

۔شاید کسی سوال کا جواب بھی نہ دے سکو "وہ اسکو جتاتا اٹھنے لگا۔۔۔

احمد۔۔۔م۔۔ میرا اینگیجڈ رہ۔۔ رہ چکا ہے۔۔۔ "نین نے بہت ہمت کر کے بتایا۔۔۔

کبیر کو لگا اسکے دل میں کسی نے چٹکی سی بھری ہو مگر وہ سر نفی میں ہلا گیا۔۔

مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔ کیونکہ میں میری نظر میں منگنیوں اور منگیتروں کی کوئی اہمیت نہیں جو رشتہ میں نے تم سے بنایا ہے۔۔۔۔ وہ حقیقت ہے۔۔۔۔ اور میں اسی کو جانتا ہوں "

کبیر نے مظبوط لہجے میں کہا اپنا ہر احساس چھپا گیا۔۔۔

نین نے حلق میں گٹھلی اتاری۔۔۔۔

بس بس یہ ہی بات تھی "وہ ہر بات چھپاتی۔۔۔ جلدی سے اسکا ہاتھ تھام گئی۔۔

مجھے ڈر تھا کہ آپ اس بات کو مائینڈ نہ کریں۔۔۔ اور وہ اسی وجہ سے اسنے میرے ہاتھ سے گیرہ بریسلیٹ اٹھالیا۔۔۔

شاید وہ" نین کچھ کہتے کہتے رک گئی۔۔

کبیر اسکی جانب دیکھنے لگا۔۔۔

وہ پیچھے ہٹ کر دوبارہ بیٹھ گیا۔۔۔

آر یو شیور بس اتنی ہی وجہ ہے" اسنے سوال کیا نین کچھ حواس بختہ سی ہوئی جی بس یہ ہی وجہ ہے" اسنے نظریں چرا کر کہا جبکہ کبیر

۔ مسکرا دیا ہر اندیشہ جو اسکے دل میں وسوسے ڈال رہا تھا۔۔۔ وہ دور ہو گیا وہ ایسا ہی تھا کسی کو زیادہ ٹیز نہیں کرتا تھا۔۔

نین کو اپنے سینے سے لگا لیا۔۔

نین کو لگا وہ ایکدم صحرا سے چھاؤں میں آ گئی ہو۔۔۔

کانپتے ہاتھوں سے اسکی شرٹ تھام لیا۔۔

کبیر نے جھنجھلا کر اپنے شرٹ پر موجود شکنوں کو دیکھا نین۔۔ کا ہاتھ ہٹتا چلا گیا۔۔۔

سزا بنتی ہے اس بات پر" وہ زرا تپ کر بولا۔۔۔

سوری" نین سر جھکا گئی۔۔

نوٹ ایکسپیکٹیڈ" اسکو پیچھے دھکیل کر ایکدم وہ اسپر حاوی ہوا تھا۔۔

نین اسکی حرکت پر ایکدم ہنسنے لگی۔۔

ہنس رہی ہو۔۔ ابھی بتاتا ہوں" وہ اسکے چہرے پر جھکا۔۔۔

ایسا لگا تھا جیسے برسوں بعد وہ وہی پیار کرنے والا کبیر ہو۔۔۔۔

اسکا لمس جا با جا بکھرتا۔۔ نین کو۔۔۔ دیوانہ کرنے لگا۔۔

آئی لو یو" وہ جزبات چور لہجے میں بولا۔۔۔

آواز دھیمی تھی۔۔۔۔۔

نین جھک سی گئی۔۔۔ آئی وانٹ انسر" کبیر نے اسکی جانب سنجیدگی سے دیکھا۔۔

چہرہ اسکی گردن سے نکالا۔۔۔۔

نین نے اپنا ہاتھ اس سے چھڑایا اور اسکا چہرہ تھام لیا۔۔۔

آئی لو یو" آہستگی سے بلکل مدھم لہجے میں وہ کبیر کو شاید دنیا کی سب سے بڑی خوشی دے گئی تھی۔۔

واقعی" وہ سوال کرنے لگا۔۔ نین نے سر ہلایا۔۔

آنکھوں میں محبتوں کا جہان تھا۔۔۔

یعنی میرا اچھے خوش نصیب ہے میرے لیے" وہ ہنسا۔۔۔

جبکہ نین بھی مسکرائی۔۔۔۔

اور کبیر نے اسکی مسکراہٹ کو ہی چن لیا۔۔۔

وہ عدیل کے کمرے میں تھی۔۔۔۔

کل رات سے

۔۔۔اسنے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔۔ یہاں اسے افشین نے بند کر دیا تھا جان بوجھ کر پہلے اس سے پورے کمرے کی صفائ کرائ اور پھر اسکو بند کر دیا۔۔۔

وہ جانتی تھی ایک اور دن چڑھ گیا ہے۔۔

آج پانچواں دن تھا۔ وہ اسکی بے تابیاں اسکی منتظر تھی۔۔۔اس کمرے میں بے حد اندھیرہ تھا جبکہ بھوک سے جان سو کھ رہی تھی۔۔۔۔

ایک لفظ بھی منہ سے نہیں نکالا تھا۔۔۔

بس وہ آج کے دن کی شام کی منتظر تھی جب شام ہو گی۔۔اور اسکی آمد قریب ہو گی۔۔

وہ نہیں جانتی تھی زیمل کے بارے میں کوئ وہاں پوچھ رہا ہو گا یہ نہیں اگر کسی کو پرواہ ہوتی تو شاید اس تک پہنچاتا

۔۔۔

آج اسکے دل نے محسوس کر لیا تھا۔۔

جس کے حقوق وہ اس عورت کے خوف سے نہیں دے پا رہی وہ۔۔ہی شخص صرف اسکا ہے دنیا میں۔۔اسے ہی صرف اسکی پرواہے اور اسکی کتنی اتھارٹی ہوتی ہے جب وہ یہاں تھا تب افشین اسکے پاس بھی نہیں پھٹکتی تھی۔۔

وہ بری طرح رو دی تھی بچوں جیسے۔۔

جیسے کوئی بچہ خوف سے۔۔۔۔روپڑے جیسے کسی اپنے کی تلاش میں ہو۔۔بہت سارے لوگوں میں جیسے کسی مانوس ہو ڈھونڈ رہا ہو۔۔

وہ مسلسل دعا کر رہی تھی کہ وہ آجائے۔۔۔۔

آج اسنے گانا سینگ کیا تھا۔۔ یہ پہلی بار تھا جو اسے نے اپنی آواز کا جادو بکھیرا تھا۔۔اور ڈائریکٹر کا کہنا تھا۔۔اسکا گانا

--

ٹوپ ہٹ سونگز میں شامل ہوگا اسکی پاٹنر بھی بہت خوبصورت تھی۔۔۔ مگر سالار نے محسوس کیا تھا اسکے اندر کے فلرٹ سے بھرپور جراثیم۔۔اب صرف زیمل کے لیے رہ گئے ہیں۔۔ مگر شانزے کافی فرینک تھی۔۔اور اسکو آزآ فرینڈز ٹریٹ کرتی تھی۔۔ تبھی وہ بھی اس سے بہت جلد کھل گیا۔۔

اس وقت بھی شانزے۔۔ سکون سے اسے۔۔اپنی چوپ سٹک سے۔۔

چاومنگ کھا رہی تھی جبکہ وہ گیم کھیلنے میں مصروف تھا۔۔۔

دونوں کو ہی گویا اس بات سے فرق نہیں پڑتا تھا جبکہ۔۔ چپکے سے انکی تصاویر کھینچ لیں گئیں یہ بات دونوں ہی نہیں جانتے تھے اب دونوں ہی کسی بات پر کھل کر ہنسے۔۔۔

تب بھی فلیش پڑا مگر انھیں اندازا نہیں ہو سکا

رات کا نہ جانے کون سا پہر تھا اسکی آنکھ کھلی تو ایکدم اٹھ کر بیٹھ گئ۔۔۔

دل کیا کہ وہ آنکھ کھولتی تو وہ اسکے سامنے ہوتا مگر وہ نہیں آیا تھا

وہ سسکیوں سے رو دی لبوں سے بے آواز سالار کو پکارہ تھا۔۔۔

دل کی دھڑکنوں نے اسکو بلایا تھا بس ایک بار وہ اسکے آپس آجائے وہ دیکھ لے کیسی حالت کر دی تھی۔۔۔اسکی

۔۔۔۔

اسنے اپنے آنسو صاف کیے۔۔۔

عدیل کے کمرے میں آج اسے تیسرا دن تھا اور وہاں سب اپنی دنیا میں اتنا مگن تھے کے سالار نہیں تھا تو اس سے

جڑے رشتے کو کسی نے یاد بھی نہیں کیا۔۔۔

زیمل میں اٹھنے کی بھی ہمت نہیں تھی۔۔۔

اور اچانک اسکی آنکھوں کے آگے اندھیرہ چھا گیا۔۔۔اب وہ مزید اذیت برداشت نہیں کر سکتی تھی تبھی وہ ایکطرف

لڑھک گئ

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ گھر میں داخل ہوا تو۔۔۔ تھک گیا تھا چھ گھنٹے کی فلائٹ نے اسے تھکا دیا تھا۔۔۔وہ جلدی سے اپنے پورشن میں جانا

چاہتا تھا تب

بس یہ چاہتا تھا بستر پر مونڈھا ہو کر سو جائے۔۔۔

مگر گھر میں داخل ہوتے ہی پہلا خیال رگ وجاں میں چھوا تھا وہ اسکو دیکھنے کی خواہش کا تھا۔۔سالار کی نظروں نے ڈھونڈنا چاہا جبکہ وہ دیکھ چکا تھا گھر والے سو رہے ہیں اور رات دو بجے بھلا کیسے کوئی اٹھا ہو سکتا تھا۔۔۔

وہ اپنے پورشن میں آگیا۔۔فریش ہو کر اسنے۔۔بستر پر لیٹنا چاہا اور کسی کو سوچ سونے کی کوشش کی مگر نیند اسپر مہربان نہیں ہوئی ایک ہی خیال بار بار آرہا تھا جیسے نشہ سا ٹوٹ رہا تھا اسکو دیکھنے کا وہ۔۔غصے سے اٹھا۔۔۔

آج اس لڑکی کو۔۔ایک رومنٹک سزا دے گا تا کہ اسکے خیالوں پر سوار نہ ہو وہ نیچے اترا اور آیت کے روم کا دروازہ کھولا تو وہ کھلتا چلا گیا۔۔

کسے میرے سواگت کے لیے کھول رکھا تھا۔۔اسکے دماغ میں سوال آیا اور خود ہی مسکرا دیا۔۔وہ اندر آیا تو اندر کوئی بھی نہیں تھا۔۔واشروم کا دروازہ کھلا تو وہاں بھی کوئی نہیں تھا وہ پریشے کے روم کا دروازہ نوک کرنے لگا۔۔

کچھ دیر بجانے کے بعد اسکا صبر جواب دے گیا تو اسنے زور سے دروازہ بجایا۔۔تو نیند میں ڈوبی پریشے اٹھ کر سامنے آئی

بھیو آپ " وہ حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

زیمل کہاں ہے " سالار نے اندر جھانکا وہ یہاں بھی نہیں تھی۔۔اب اسے پریشانی ہوئی وہ یہیں ہوتی تھی ان دونوں کمروں میں اسکے علاؤہ وہ کہیں نہیں جاتی تھی۔۔

بھیو میں تو بھابھی سے تین دن سے نہیں ملی " پریشے نے ہواسی روکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کیا مطلب ہے اس بات کا۔۔وہ بھڑکا " تو پریشے کی نیند اڑی۔۔

میرا مطلب بھیو۔۔ بھابھی سے میں تین دن سے نہیں ملی وہ اب خود پر بھی حیران ہوئی کہ اسنے تو واقعی زیمل کو تین دن سے نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔

تمھارا دماغ ٹھیک ہے کیا بکواس کر رہی ہو تم تین دن سے نہیں ملی تو کہاں ہے زیمل "وہ چلایا اسے۔۔۔۔ کہ ابھی پھاڑ کھائے گا۔۔۔۔ پریشے کی شکل رونے والی تھی اور۔۔۔ اچانک جیسے وہ حواسوں میں آیا تھا۔۔۔۔ وہ پیچھے بھاگا ۔۔۔۔۔ تو پریشے پریشانی سے نکلی۔۔۔

بھیو کہاں جا رہے ہیں ایسے بھابھی گھر میں ہی کہیں ہوں گی "پریشے نے اسکو تسلی دینا چاہی مگر سالار بنا سنے وہاں سے ۔۔۔ باہر نکل گیا۔۔

پریشے کو پریشانی کا احساس ہوا پہلے تو وہ سوچتی رہی کہ کیا کرے اور پھر اسنے جھجھکتے ہوئے کبیر کے کمرے کا دروازہ بجایا۔۔

صرف کچھ منٹوں میں ہی کبیر دروازے پر تھا۔۔

پریشے "ایکدم اسے اپنے دروازے پر دیکھ کر وہ۔۔ پوری طرح الرٹ ہوا تھا۔۔۔

پریشے نے بھیگی پلکوں سے کبیر کو دیکھا۔۔

وہ سالار بھیو "وہ بس اتنا کہہ کر رو دی سالار نے پہلی بار سے ڈانٹا تھا۔۔ آج سے پہلے اسنے اونچی آواز میں بھی اس سے بات نہیں کی تھی

کبیر باہر نکلا کیا ہوا سالار کو

وہ بولا۔۔۔اور پریشے نے باہر کیطرف اشارہ کر دیا۔۔

کبیر باہر بھاگا تو نین جو نیندوں میں سن رہی تھی وہ بھی اٹھ گئی۔۔پریشے کے پاس آگئی۔۔پریشے اور نین بھی وہاں سے باہر نکلے تو۔۔سالار۔۔۔عدیل والے پورشن کیطرف بھاگا۔۔ تھا وہ عدیل کے کمرے کیطرف نہیں گیا جو اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔۔

سالار کہاں جا رہے ہو تم اس وقت "کبیر کی آواز اسے اپنی پشت سے آئی۔۔۔

وہ رک گیا

۔۔۔

زیمل۔کہاں ہے "اسنے بنا کسی لچک کے رک کر سوال کیا کبیر اسکے نزدیک پہنچ گیا

۔جبکہ سوچ میں پڑ گیا کہ زیمل کو تو اسنے بھی کئی دنوں سے نہیں دیکھا۔۔

گھر میں ہی ہو گی۔۔

وہ گھر میں نہیں ہے "سالار ضبط سے بولا۔۔۔۔

تو تم اسے یہاں کہاں ڈھونڈنے آئے ہو "کبیر نے پوچھا۔۔

جو میرا شک ہے کبیر اگر وہ سچ نکلا یقین مانو اس گھر کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا "انگلی اٹھا کر۔۔وہ سرخ آنکھوں سے کبیر کو ایسے بولا کہ۔۔۔پریشے اور نین تو خوفزدہ ہی ہو گئیں۔۔۔سالار کو کہاں کبھی دیکھا تھا ایسے۔۔۔

سالار کچھ بولنے سے پہلے اسکے وہاں سے آگے افشین کے کمرے میں کیطرف آگیا۔۔۔۔

سالار یہ غیر اخلاقی حرکت مت کرو اگر زیمل نہ ہوئی یہاں تو واقعی ایک ہنگامہ اٹھ جائے گا" کبیر نے غصے سے کہا

سالار نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا اسے کسی کی پرواہ نہیں تھی کسی کی مطلب کسی کی بھی نہیں وہ افشین کے روم کے باہر آیا اور دروازہ دھڑ سے کھولا۔۔۔۔

یہ پورشن بلکل الگ تھا خاص کر افشین کا تبھی لوک وغیرہ کا کچھ خاص خیال کہیں رکھتی تھی وہ۔۔اور یہاں کوئی آتا بھی نہیں تھا۔۔۔

دروازہ ایکدم کھولنے سے۔۔۔ سکندر کی آنکھ سب سے پہلے کھلی سالار کو دیکھ کر۔۔اسکو حیرانگی ہوئی مگر غصہ ایکدم بھڑک اٹھا۔۔

یہ کیا بیہودگی ہے" وہ چلائے۔۔انکے چلانے سے افشین بھی اٹھ گئ۔۔

اپنی بیوی سے پوچھو میری بیوی کہاں ہے" سالار ضبط کا مظاہرہ کرتا پوچھنے لگا۔۔

کیا بولا سالار اور کبیر تم بھی اسکے ساتھ آ گئے ہمیں کیا پتہ تمھاری بیوی کہاں ہے" سکندر بستر چھوڑ کر اٹھے تو چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔۔سالار پل میں افشین تک پہنچ گیا جبکہ کبیر اسکو روکنا چاہتا تھا نین اور پریشے بھی پیچھے کھڑیں تھیں اسکا پاگل پن دیکھ رہیں تھیں۔

میں پوچھ رہا ہوں زیمل کہاں ہے" وہ ایک ایک لفظ کو چبا تا بول رہا تھا۔۔۔

جبکہ جنون ایسا تھا کہ سب کچھ تہس نہس کر دے گا۔۔۔

سکندر کا میٹر گھوما۔۔

سالار دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔

جب تک یہ نہیں بتائے گی زیمل کہاں ہے میں یہاں سے نہیں جاؤں گا" سالار نے آنکھیں نکال کر کہا۔۔

مجھے کیا پتہ وہ منحوس کہاں ہے" افشین نے صاف انکار کیا۔۔

جبکہ سالار آپے سے باہر ہو گیا۔۔

نہیں بتاو گی۔۔ ٹھیک ہے" اسنے ادھر ادھر سے سارا سامان اٹھا کر زمین بوس کرنا شروع کر دیا۔۔ واس اٹھا اٹھا کر دیوار پر دے مارے۔۔ جبکہ افشین نین اور پریشے کی چیخیں نکل گئیں تھیں۔۔

سالار" کبیر نے اسکو۔۔۔ پیچھے کھینچا۔۔

میری بیوی کہاں ہے۔۔ یہاں میں کس کے پاس چھوڑ کر گیا تھا اسے۔۔ سالار مرتضی کی یہ اوقات ہے کہ تین دن سے اسکی بیوی کو کسی نے نہیں دیکھا" وہ اسکا ہاتھ جھٹکتا۔۔ مار دینے کے در پر تھا۔

کبیر کو شرمندگی ہوئی تھی۔

مگر اس بات کا یہ مطلب نہیں کہ تم افشین چچی کے ساتھ اسطرح رویہ کرو" کبیر نے اسے احساس دلایا۔۔

یہ عورت بتائے گی میری بیوی کہاں ہے۔۔۔۔ "وہ۔۔۔ واس توڑ۔۔ کر۔۔۔ اسکا ایک ٹکڑا۔۔۔۔ لے کر افشین پر۔۔ اس سے پہلے چڑھتا۔۔ صرف ڈرانے کے لئے کہ افشین چیخنے لگی۔۔

عدیل کے کمرے

میں عد۔۔۔ عدیل کے کمرے میں" وہ چلائی۔۔ سب حیران رہ گئے۔

جبکہ سالار۔۔۔وہیں وہ واس پھینک کر

۔۔۔ باہر بھاگا تھا اندھیرے میں ڈوبا وہ کمرہ۔۔اسکی حالت ایسی تھی کہ۔۔۔اسکا وجود کے ایک ایک حصے میں کسی نے اگ بھر دی ہو

لات مارتا اسنے دروازہ کھولا تھا۔۔۔

کمرے میں قبر کا سا اندھیرہ تھا۔۔۔۔

اسنے۔۔۔لائٹس جلانا چاہی تو اندازا ہوا یہاں کی بجلی بند کی گئی ہے۔۔اسنے سب چیزیں پھینک کر اسے پکارہ تو آواز میں تڑپ تھی۔۔زیمل" وہ بے چینی سے بولا مگر جواب نہیں ملا۔۔اسنے موبائل کی ٹارچ ماری وہ فرش پر پڑی تھی جبکہ اسکے جسم پر افشین کے پرانے کپڑے تھے۔۔۔۔

سالار۔۔دیوانوں کی سی طرح اس تک پہنچا زیمل اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرتے وہ اسکو پکارنے لگا۔۔

زیمل" وہ رک گیا۔۔اسکی دھڑکنوں کو محسوس کرنے لگا۔۔۔اور اسکو اس منحوس جگہ سے اچک کر وہ لے کر بنا کسی کو دیکھے باہر دوڑا تھا۔۔جب وہ گھر کیطرف داخل ہوا۔۔تو۔۔اسکے بھاگنے سے مدیھا بھی اٹھ چلی تھیں۔۔اسکو آتا دیکھ۔۔وہ پریشان ہو گئیں۔۔۔جبکہ اسکے پیچھے کبیر روتی ہوئی نین اور پریشے سمیت پریشان سے سکندر بھی تھے

۔۔۔

جبکہ سالار سیدھا اپنے پورشن میں چلا گیا تھا۔۔

کیا ہوا ہے" مدیھا نے کبیر کا بازو پکڑا۔۔

وہ جو نہیں ہونا چاہیے تھا" کبیر شرمندگی کی انتہا پر تھا۔۔

اتنے شور میں مرتضی بھی اٹھ گئے۔۔

جبکہ پریشے نے عارض زین اور عمل کو بھی اٹھا دیا۔۔ عارض نے سر تھام لیا تھا اتنی بڑی غلطی ان سب سے کیسے ہو سکتی ہے۔۔

مما آپکو تو خیال رکھنا چاہیے تھا" عارض نے ماں کیطرف دیکھا۔

بیٹا میری غلطی ہے" مدیحا۔۔۔ کو محسوس ہو رہا تھا اس وقت انکا بیٹا کس قدر بدگمان ہو گیا تھا اور وہ سب کیسے یہ کوتاہی برت گئے تھے۔۔ وہ بھی اس سے ریلیٹیڈ رشتے کے ساتھ۔۔

وہ سب اوپر آئے تو۔۔ زیمل بیڈ پر لیٹی تھی ہوش سے بے گانہ۔۔ جبکہ سالار فون پر کسی پر دھاڑ رہا تھا۔۔

میں نے تمھیں کہا۔۔۔ تم بھلے پورا ہسپتال لے کر میرے پاس پہنچو مجھے پانچ منٹ میں تم یہاں چاہیے ہو" وہ دھاڑا۔۔۔

جی سر" اگلی طرف سے جواب ملا اور اسنے سیل فون۔۔۔ اتنی شدت تھی غصے کی کے بند کرنے بجائے دیوار پر مار کر ہمیشہ کے لیے بند کر دیا۔۔۔

وہ زیمل کیطرف مڑا۔۔ صاف نظر آ رہا تھا سب گھر والے اوپر آ چکے ہیں مگر کسی میں اس سے بات کرنے کی جرت نہیں ہوئ۔۔ سالار نے زیمل کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔۔

ایم۔ سوری" وہ ایک ہی لفظ بار بار بولے جا رہا تھا۔۔

ایم رئیل سوری" اسنے پھر سے کہا۔۔ تبھی اسکا پی اے بھی آ گیا۔۔۔ڈاکٹرز کی ایسا لگ رہا تھا پوری فوج آ گئی ہے سب گھر والے ایکطرف ہو گئے۔۔ سالار بھی اٹھ گیا۔۔۔

ڈاکٹرز زیمل کو چیک کرنے لگے۔۔اور جلد ہی انھوں نے سالار کے کمرے کو ہوسپیٹل بنا دیا۔۔۔

زیمل کے ڈریپس لگ رہیں تھی جبکہ کچھ اور بھی انجیکشن لگے۔۔

ذہنی شدید دباؤ کا شکار ہیں یہ اور دو دن سے کچھ نہ کھانے کے باعث بے ہوش ہو گئیں ہیں۔۔"ڈاکٹر نے ڈاکٹر کیطرف دیکھا جو چپ چاپ کھڑا تھا۔۔۔

ٹھیک ہو جائے گی" اسنے بس یہ سوال کیا۔۔

افکورس سالار بٹ انکو خوش رکھیں آپکی وائف کمزور ہیں کافی۔۔ دل کی بھی۔۔۔اور جسم کی بھی۔۔اندر ویکنیس ہے اور۔۔اسکے علاوہ کسی خوف کا شکار بھی لگتیں ہیں۔۔۔

آپ کسی سائیکائیٹرس سے بھی کنسرٹ کریں" وہ ڈاکٹر بریفنگ بولا۔۔۔

سالار پھر بھی چپ رہا جبکہ پی آئے نے دوائیوں کا پرچہ پکڑ لیا۔۔

گھنٹہ بھر ڈاکٹر اسکا علاج کرتے رہے تھے حالانکہ۔۔ وہ تو پندرہ منٹ میں نارمل ہو گئی تھی۔۔ مگر سالار نے گھنٹہ پورا ان سب وہ اس پر رکھا تھا۔۔۔

اور گھنٹے بعد ڈاکٹرز چلے گئے۔۔ گھر والوں کے شرم دہ چہرے مزید شرمندگی سے جھک گئے۔۔

مرتضی نے مدیحا کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا جبکہ وہ تو رونے لگیں تھیں۔۔ صوفیہ اور تنزیلہ کا بھی یہ ہی حال تھا جبکہ شہاب اور وجاہت نے بھی ان دونوں پر غصہ کیا تھا۔۔۔

سب ہی اپنی اپنی جگہ شرمندہ تھے کہ وہ کیسے تین دن تک زیمل کو بھول گئے۔۔۔

مرتضی کمرے میں آئے

۔۔سالار اپنے پی آئے وہ کچھ ہدایت دے رہا تھا۔۔۔

شاید کہیں جانے کی بات کر رہا تھا۔۔۔۔

پی آئے سر ہلا کر باہر نکل گیا جبکہ مرتضی نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔ جسے اسنے جھٹک دیا۔۔

مرتضی مسکرا دیے۔۔اور اسکے شانے پر پھر سے ہاتھ رکھا۔۔۔

جسے سالار نے پھر سے جھٹک دیا اور چلتا ہوا زیمل پاس آگیا۔۔۔

زیمل کے وجود پر افشین کے کپڑے آگ لگا رہے تھے بس نہیں چل رہا تھا کسی کا لحاظ کیے بنا سارے کپڑے پھاڑ کر آگ لگا دے۔۔اور وہی آگ افشین میں بھی لگا دے۔۔ مگر وہ ضبط کیے چپ تھا۔۔ ورنہ سب ہی جانتے تھے سالار صرف ہنگامہ کرنا جانتا ہے

یار نارض ہے" اسکے پاس آکر وہ زیمل سے ذرا دور بیڈ پر بیٹھ گئے۔۔۔۔

سالار کچھ نہیں بولا چپ چاپ بیٹھا رہا۔۔۔۔

ہے ہماری غلطی چل غصہ تھوک دے" وہ اسکے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر۔۔اسے پیار سے سمجھانے لگے

۔۔۔۔

سالار پھر بھی کچھ نہیں بولا۔۔ نظر جھکائے۔۔۔وہ دانت پر دانت چڑھائے بیٹھا تھا۔۔۔۔

میرا شہزادہ اتنے غصے میں ہے" وہ ہنس دیے۔۔۔

اچھا بھئی تمھاری رخصتی کرتے ہیں ٹھیک ہے۔۔۔۔اب تو خوش ہو جاؤ" وہ اسکے لاڈ اٹھانے لگے۔۔۔۔

سالار پھر بھی چپ رہا۔۔۔۔

کبیر آگے بڑھا اور اسکے شانے پر ہاتھ رکھنا چاہا جبکہ سالار نے اسکا ہاتھ جھٹکا۔۔

اگر مجھ سے بکواس کی تو گردن اتار دوں گا" وہ دھاڑا۔۔۔کبیر پر۔۔

یار میں جانتا ہوں بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے۔۔۔آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔" کبیر نے زبردستی اسکے شانے پر ہاتھ رکھا

۔۔۔۔

سوتیلا ہوں میں" وہ مرتضی کو دیکھتا چلایا۔۔۔

مرتضی کے رنگ اڑے تھے بیٹھے بیٹھے۔۔

بتادیں مجھے میں آپکی اولاد نہیں ہوں" وہ دھاڑا۔۔ جبکہ مرتضی نے پہلی بار اپنے ہاتھ پاؤں کانپتے محسوس کیے

یہ بکواس تمھیں کس نے کہی ہے" وہ خود پر کنٹرول کرتے بولے۔۔

نظر آرہا ہے مجھے۔۔ سالار مرتضی کی بیوی ہے یہ بابا۔۔ سالار کی۔۔۔۔۔ جس کے تین دن یہاں نہ ہونے سے آپ میں سے کسی نے ایک بار بھی نہیں سوچا کہ وہ گی کہاں" وہ بیڈ پر مکہ مارتا بولا۔۔

بیٹا پلیز ہمیں معاف کر دو "

مدیحا روتی ہوئی بولی

سالار نے ماں کیطرف دیکھا۔۔۔

میری مما ہیں آپ۔۔ اور آپ میری زندگی سے غافل ہو گئیں۔۔۔ پیار کرتا ہے آپکا بیٹا۔۔۔ اس سے ۔۔ اور اتنا کہ اگر افشین کا قتل کر دوں تب بھی افسوس نہیں ہو گا مجھے۔۔۔ اور میں یہ بات واضح سب کو بتا رہا ہوں

۔۔۔۔۔

زیمل کے اٹھنے کے بعد۔۔ میں اس سے سب اگلوالوں گا۔۔۔

اور جتنی بار افشین نے میری بیوی کو ڈرایا ہو گا۔۔ میں اتنی بار

اسکو اذیت دوں گا۔۔" وہ غرا کر بولتا۔۔ سب کو گویا چپ کرا گیا تھا آج اسنے محسوس کیا تھا وہ زیمل کے لئے لاپرواہ بلکل نہیں تھا اور شاید پسند آج واضح اظہار محبت میں بدل گی تھی۔۔۔

اسنے سب کو چپ چاپ اور شرمندہ دیکھا اور خود بھی۔۔۔ چپ ہو گیا۔۔ اسے تو نین پریشے آیت عمل سب پر غصہ تھا۔۔ کتنی محبت تھی اسے سب سے اور اسکے معاملے میں اتنی لاپرواہی برتی تھی بس نہیں چل رہا تھا کیا کر ڈالے

۔۔۔

بھیو۔۔۔پلیز یار آپ معاف کردیں" زین اسکے پاس آکر بیٹھ گیا۔۔اسنے زین کو پر شکوہ نگاہ سے دیکھا۔۔

اچھا چاہیں تو تھپڑ لگا دیں" زین نے کہا وہ شرمندہ تھا بہت۔۔

عارض بھی آگے آیا۔۔۔

بھیو نیکسٹ ٹائم ایسا نہیں ہو گا ہم بھابھی کا خود سے بھی زیادہ خیال رکھیں گے پلیز غصہ تھوک دیں" عارض نے کہا

۔۔۔۔

سالار چپ ہو گیا۔۔۔اسکے لیے سب اہم تھے مگر زیمل سب سے زیادہ تھی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے زیمل بیٹا ہوش میں آئے گی تو ہم سب خود اس سے معافی مانگے گے اور میں خاص کر مانگو گا کیونکہ میں ہی اسے گھر میں لایا تھا" مرتضی کی بات پر سالار نے تلملا کر اسنکیطرف دیکھا۔۔۔

اور ایکدم انکے ہاتھ پکڑ لیے

مرتضی صاحب۔۔۔اس دنیا میں کسی کی اتنی اہمیت نہیں ہے جتنی آپ کی اور مما کی ہے اور آپ معافی مانگے گے۔۔

بے ضمیر اور بے غیرت نہیں ہوں۔۔" وہ تپ کر بولا۔۔

اور مجھے ایسی باتیں کر کے ٹیز کرنا بند کریں" وہ انکی چالاکی سمجھ رہا تھا وہ ہنس دیے۔۔

چل میرا بیٹا مسکرا دے اب" انھوں نے کہا۔۔۔تو وہ ایکدم غصے سے انھیں دیکھنے لگا۔۔

میں بچہ نہیں ہو ڈیڈ جیسے آپ مجھے ٹریٹ کر رہے ہیں" پاؤں پٹخ کر وہ بولا۔۔۔۔

میرا تو بچہ ہے نہ۔۔۔۔ ہم بہت شرمندہ ہیں۔۔۔ آئندہ ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ یہ سچ ہے" مرتضی بولے تو کبیر نے بی ہاں میں ہاں ملائی بلکہ سب نے ہی۔۔۔

سوچوں گا۔۔ وہ اترا کر بولا۔۔۔ اور ہنس دیا۔۔۔۔

جبکہ اسکے ہنسنے پر سب ریلکس ہوئے تھے

مگر سوچنے کی صورت یہ ہے کہ افشین میری بیوی سے۔ معافی مانگے گی۔۔۔ "وہ سپاٹ لہجے میں سنجیدگی سے بولا۔۔ میں منگواں گا بیٹا اپنے پاگل پن میں اسنے گھٹیا حرکت کی ہے" سکندر آگے آئے۔۔۔۔

ہاتھ جوڑ کر" سالار نے ضدی لہجے میں انکیطرف گھور کر دیکھا۔۔

ہاتھ جوڑ کر" سکندر نے مدھم آواز میں اسکی بات مانی تھی۔۔

سالار چپ ہو گیا۔۔ اور گھیرہ سانس بھرا۔۔۔ چاروں لڑکیاں۔۔۔ شرمندہ سی تھیں۔۔۔

سالار نے ان سب کیطرف نہیں دیکھا۔۔۔

آپ نے کچھ دیر پہلے رخصتی کی بات کی ہے اسپر قائم رہیں گے آپ" سالار نے جلدی سے اس وقت بات منوانے کی ٹھان لی۔۔۔

موقع پرست ہے۔۔۔ سالار" مرتضی نفی میں سر ہلاتے اٹھے۔۔

یہ غلط ہے جو آپ نے کہا ہے وہ پورا کریں" سالار نے انکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔ جبکہ انھوں نے۔۔ اسکا شانہ تھپتھپایا۔۔۔۔

جو تم چاہو وہی ہو گا۔۔۔۔ تم چارو میرا اسکون ہو۔۔ "اسکے چہرے کو پیار سے چھو کر وہ بولے۔۔

سالار مطمئین ہوا۔۔

میں اپنے ساتھ رکھوں گا زیمل کو" اسنے کہا۔۔اور کن انکھیوں سے انھیں دیکھا۔۔

زیادہ نہیں پھیل رہے ہو اب" مرتضی نے گھورا اسے عزت راس ہی نہیں تھی۔۔۔

یار بابا نکاح میں ہے وہ میرے" سالار نے کہا جب کے سب دیکھ رہے تھے کیا چیز تھا وہ۔۔واقعی کبھی دھوپ کبھی چھاو ساتھ۔۔۔

بے حیا بے ہودہ۔۔۔زلیل آوارہ انسان" مرتضی اسکا ہاتھ جھٹک کر چلے گئے۔۔۔

جبکہ سالار انکی پشت دیکھتا رہ گیا۔۔وہ مڑا تو مدیھا کو روتا دیکھ دل کو کچھ ہوا تھا۔۔وہ انکے پاس آگیا۔۔۔

اب آپ کیوں رو رہیں ہیں" اسنے پوچھا۔۔

مجھے سمجھ نہیں آرہا یہ غلطی کیسے ہو گی مجھ سے یہ غلطی نہیں گناہ ہے میں زیمل سے ہاتھ جوڑ کر معافی۔۔۔

مما" وہ سختی سے بولا۔۔۔۔

زیمل کا تعلق صرف مجھ سے ہے۔۔اور یقین مانیں اس بات کا احساس مجھے ہو گیا ہے میں آپ سب لوگوں پر اسکے نام کا پریشر اب ڈالوں گا بھی نہیں میرے لیے ایک بار کی کوتاہی ہی بہت بڑا سبق ہے اور آپ سب کا تعلق مجھ سے ہے اور میرے لیے میرا ہر رشتہ ہیرے کے لیے قیمتی ہے۔۔۔" اسنے انکے آنسو صاف کیے۔۔

جبکہ مدیھا۔۔کو اسکی بات پر اور رونا آیا۔۔۔۔

سالار چپ ہو گیا۔۔۔

اسکی آنکھ کھلی تو۔۔۔آنکھوں پر تھکاوٹ کے آثار تھے ایسا لگ رہا تھا بہت دنوں بعد اٹھی ہے۔۔۔۔

اسنے نکا یہت سے ارد گرد دیکھا۔۔۔۔

اور پھر نظر پیٹھ موڑے۔۔۔ کھڑے اس شخص پر گئی۔۔وہ خاموش نظروں سے اسکو دیکھنے لگی در حقیقت اب تک اسکا دماغ جاگا نہیں تھا اور نہ ہی پک کر پا رہا تھا کہ وہ کون ہے۔۔۔

وہ شرٹ لیس تھا۔۔زیمل خاموشی سے دیکھ رہی تھی۔۔

اسنے نیوی بلو کلر کی شرٹ اٹھائی۔اور ساتھ ہی کانوں میں بلوٹوتھ لگالی۔۔

ہاں آج کی شوٹینگ کینسل کر دو۔۔۔آج اور کل میں فری نہیں ہوں۔۔۔۔"وہ بولنے لگا۔۔زیمل۔کا دماغ جاگنے لگا اسکی آنکھیں پہلے تو حیرت سے پھلیں۔۔۔

سر ضروری ہے یہ شوٹینگ اس کی ڈیٹ ڈیلے نہیں کر سکتے"دوسری طرف سے جواب آیا۔۔

یار ابھی میرا موڈ نہییں ڈائریکٹر سے میں خود بات کر لوں گا۔۔۔۔ریلکس کرو تم بھی"اسنے اچھے موڈ میں کہا۔۔اور شرٹ اپنے بدن پر چڑھالی جبکہ شرٹ کے آگے سے بٹن بند نہیں کیے تھے۔۔زیمل ایکدم اٹھ بیٹھی اسے سمجھ اگئی تھی وہ کہاں ہے۔۔۔۔۔

اسنے ایک منٹ میں وہاں اس بستر سے اٹھنا چاہا۔۔۔مگر۔۔۔اسکے ہاتھوں میں ڈریپس لگی تھی۔۔وہ بے بسی سے انھیں دیکھتی رہ گئی۔۔۔

پیچھے سے حرکت کے احساس سے سالار مڑا تو۔۔۔وہ اپنی پینٹ میں بیلٹ ڈال رہا تھا۔۔۔وہ یوں ہی موڑا اور ایک ہوک میں بیلٹ ڈال کر فلیکس کی جبکہ شرٹ کے بٹن کھلے چھوڑے وہ زیمل کو دیکھنے لگا۔۔جو اسکو دیکھ کر آنکھیں زور سے بھینچ گئی تھی۔۔

سالار کے چہرے پر سنجید گی چھا گئی۔۔

دو چار چماٹ کھانے کی حقدار یہ لڑکی بھی تھی نہ جانے کل رات سب کو

۔۔وہاں محسوس کر کے

۔کیسے اسنے اسکے تن پر افشین کے پرانے کپڑے برداشت کیے تھے بس نہیں چلا اٹھا کر پٹخ پٹخ کر۔۔۔افشین کو مارے اور زیمل کے بھی کان سرخ کر دے۔۔کہ کوئی اتنا ڈر پھوک ہو سکتا تھا۔۔۔

خیر وہ اسکی زمہ داری تھی جس کا خیال اسنے خود ہی رکھنا تھا جبکہ زیمل نے اپنے لباس پر اب تک توجہ نہیں دی تھی کہ وہ کس کے ٹراؤزر شرٹ میں ہے شاید دے لیتی تو وہیں بے ہوش ہو جاتی

سالار اسکے سامنے ا۔کر بیٹھ گیا اور گھور کر اسکو دیکھنے لگا۔۔

اسنے گھڑی میں وقت دیکھا۔۔۔

ابھی دس منٹ میں سارے گھر والے اوپر ہوں گے۔۔۔ کیونکہ نہ ہی میرے گھر والوں کو اپنے بیٹے پر یقین ہے اور نہ ہی مجھے خود پر اور کل رات کے بعد تو بلکل خود پر یقین نہیں رہا تو بہتر ہے اٹھ کر۔۔اپنا لباس پہنو وہاں اس کیری میں تمھارے نیو کپڑے ہیں۔۔ باقی حساب کسی اچھی جگہ پر ہو گا۔۔۔

میں کچھ دیر کے لیے۔۔۔ باہر جا رہا ہوں ضروری کام کرنے۔۔اوں گا تو اپنے ساتھ تمھیں لے جاؤ گا۔۔ یہ مت سمجھنا میں زیادہ دیر کے لیے اب تمھیں کہیں چھوڑوں گا۔۔۔ ٹھیک ہے" وہ اسکے کان کے قریب جھکا اسکے شانے پر موجود تل کو گھورتے ہوئے ایک ایک لفظ بول رہا تھا۔۔

زیمل کی نگاہ اپنے لباس پر گئی۔اور اچانک اسکی چیخ نکلی۔۔۔

سالار البتہ اپنی مسکراہٹ کا گلہ گھونٹتا اسکے پاس سے اٹھ گیا اگر وہ بیٹھا رہتا تو زیمل واقعی گزر جاتی اور وہ ایسا نہیں چاہتا تھا۔۔

زیمل پتے کیطرح کانپنے لگی حونک نظروں سے اسکی پشت دیکھنے لگی۔۔۔

ی۔۔۔ یہ آپ نے" وہ کچھ بولنے قابل نہیں تھی۔۔ جبکہ چہرہ لال ٹماٹر کیطرح سرخ ہو چکا تھا۔۔۔

ہاں میں نے کیا ہے تم نے اس ڈائین کے کپڑے پہنے بھی تو کیسے۔۔ میں تمھارا منہ توڑ دوں گا۔۔۔ تم دیکھنا تو صیحی" وہ پھاڑ کھانے کو دوڑا۔۔۔

یہ آپ نے اچھا نہیں کیا" وہ رونے لگی۔۔۔

دل تو کر رہا ہے سب سے زیادہ برا تمھارے ساتھ کروں مگر کیا ہے نہ۔۔ میں مزاج کے لحاظ سے زرا مختلف سا بندہ ہوں۔۔ تو میں تمھاری جان سولی پر لٹکا کر سکون محسوس کروں گا فلحال اٹھ جاؤ یوں ہی بیٹھی رہی تو۔ میرا باپ میری گردن اتار دے گا کہ شادی سے پہلے ہی میں نے تمھارے ساتھ" وہ رک گیا معنی خیزی سے زیمل کو دیکھنے لگا۔ جبکہ ہڑبڑا کر اٹھی اور بھاگتی ہوئی۔ واش روم میں بند ہونے لگی کہ دروازے سے زور سے ٹکرائی۔۔

آہ" سالار ایکدم اسکیطرف بڑھتا کہ زیمل۔۔نے خوف زدہ ہو کر دروازہ کھولا اور اندر گئ۔۔۔ جبکہ اندر جاتے ہی وہ اتنی بھکالئ ہوئ تھی کہ ایکدم گیر گئ

اچھا کام یہ کیا تھا کہ اسنے دروازہ لوک کر لیا تھا۔۔۔۔۔

زیمل ٹھیک ہو تم" سالار حیرانگی سے۔۔۔ پوچھنے لگا

۔۔۔

ہنسی الگ ا رہی تھے۔۔۔

پہلے ہنس لیں آپ" وہ بھڑک کر بولی۔۔

بتاتا ہوں تمھیں باہر تو نکلو تم میرے سامنے زبان فر فر ا رہی ہے اور وہاں مرنے کے پلین بنا لیے تھے" سالار بھڑکا جبکہ اندر سے آواز نہیں آئ۔۔ وہ پلٹا تو فرش پر خون کے قطرے دیکھ کر۔۔ ایکدم ماتھے پر بل ڈلے اپنی گھبراہٹ میں اسنے احساس نہیں کیا تھا کہ اسکے ہاتھ میں ڈریپ لگی ہے اور وہ یوں ہی بھاگ اٹھی تھی۔۔ سالار نے ڈریپ بند کی۔۔۔

اور خود باہر نکل گیا۔۔تا کہ نہ وہ گیرے نہ ہی کسی چیز سے ٹکرا کر بھکلا کر خود کو ہی نقصان دے۔۔۔

ارے واہ میرا بیٹا اتنی جلدی اٹھ گیا" مدیھا نے اسکو پیار سے دیکھا وہ شرمندہ بھی تھی اس سے۔۔۔۔

سالار نے شانے آچکائے۔۔۔

ایکچلی بابا نے میری شادی کا پلین بنا ہی لیا ہے تو میں زرا اچھے بچوں کیطرح بیہیو کرنا چاہتا ہوں۔۔آئی شو یو ڈیڈ۔۔آئی ایم پرفیکٹ مین" وہ اترا کر بولتا چیئر کھینچ کر بیٹھ گیا

صبح جلدی اٹھنا پر فیکشن ہے یقین نہیں ارہا" کبیر نے کہا اور اخبار منہ کے سامنے سے ہٹایا۔۔

دوبارہ لگا لو۔۔پلیز اس اخبار کو" سالار نے گھور کر کہا۔۔۔

بھیا بھابھی اٹھ گئی ہیں میں لے آؤں انھیں" پریشے زرا ہچکچا کر بولی سالار نے اسکی ہچکچاہٹ محسوس کی۔۔اسے بلکل اچھا نہیں لگا سب اسے اوور پوزیسیو بیہیو دیں وہ تو سب کے ساتھ ویسا ہی رہنا چاہتا تھا جیسے پہلا تھا۔۔

بس اس حادثے سے اسنے خود کو سبق سیکھایا تھا کہ زیمل۔اسکی زمہ داری ہے جسے وہ اگنور نہیں کر سکتا تھا

ریلکس ہو کر ناشتہ کرو خود ہی اجائے گی۔۔۔" سالار نے لاپرواہی سے کہا۔۔۔

لے آتی ہے نہ پریشے" مدیھا بھی بولیں۔۔

مما لنگڑی نہیں ہے چل سکتی ہے وہ" سالار ہنسنے لگا۔۔۔جبکہ پیچھے سے آتی زیمل۔یہ سن چکی تھی اسے بھوک کا شدید احساس ہوا تھا۔تبھی وہ نیچے اگئی تھی اور اب کنفیوز ہو رہی تھی اور سالار کی بات سن کر اسنے خفگی سے اسکو دیکھنا چاہا مگر۔۔دیکھ نہ سکی۔۔۔

بہت بری بات ہے سالار" مدیھا نے زیمل۔ کو اسکے ساتھ بیٹھاتے ہوئے غصے سے کہا۔۔۔

وہ تو مجھے پتہ ہے بری بات ہے۔۔۔ ایسے کسی کی مدہوشی کا فائدہ اٹھانا" آدھا فقرہ سب کے سامنے جبکہ آدھا زیمل۔ کیطرف جھک کر بولتا وہ۔۔ اسکو مزید گھبرانے پر مجبور کر گیا جبکہ خود جیم سلائس پر لگا کر کھانے لگا۔۔۔

بس اسے تنگ مت کرو"

لو میں نے کب کیا ہے" وہ چیڑا۔۔۔۔

سالار اپنا ٹیپ ریکارڈر بند کرو" مرتضی نے اسکو گھور کر دیکھا۔۔

آپ تو بس مجھے آنکھیں دیکھاتے ہیں" وہ نارضگی سے بولا اور ٹیبل کے نیچے سے زیمل کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب کھینچ لیا زیمل بلکل اسکیطرف ہو گئ۔۔۔

اسنے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا۔۔۔ سالار۔۔۔ مسلسل بریڈ جیم مزے سے کھا رہا تھا جبکہ مدیھا نے زیمل کے آگے کھانا لگا دیا۔۔ اسنے پراٹھا رکھا تھا وہ۔

کمزور سی ہو گئ تھی تبھی اسنے ہیلدی فوڈر کھا یہ جانے بنا کے اسکا بیٹا کر کیا رہا ہے۔۔

زیمل کا سیدھا ہاتھ اسکی قید میں تھا۔ جبکہ وہ۔ زین کیطرف متوجہ تھا جو موبائل پر کچھ سرچ کر رہا تھا۔۔۔۔

زیمل چندہ آپکو اچھا نہیں لگتا پراٹھا تو کچھ اور بنا دوں" مدیھا بولی۔ اس سے شرمندہ بھی تھی سب نے زیمل کیطرف دیکھا جس کے رنگ ہی اڑ گئے۔۔۔۔

نہیں۔۔ اچھا لگتا ہے" وہ بولی اور سالار کی قید سے ہاتھ آزاد کرانے کی تگ ودو کرنے لگی۔۔۔۔

مگر وہ کہاں چھوڑنے والا تھا۔۔۔

پھر کھا نہیں رہی ہو ناراض ہو مجھ سے۔۔ میں جانتی ہوں بیٹا مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوئ ہے۔۔ میں بہت شرمندہ ہوں ہو سکتا تو معاف۔۔

مما'' سالار ایکدم چیخا تھا۔۔۔

زیمل کا ہاتھ چھوڑ دیا زیمل خود بھی۔۔۔ پریشان ہو گئ تھی۔

وہ چیئر چھوڑ کر اٹھ گیا۔۔۔

میں نے کہا تھا۔۔ زیمل صرف میرا مسلہ ہے اسکے ساتھ جو بھی ہوا ہے وہ میرا قصور ہے۔۔۔ آپ کیسے اس سے معافی مانگ سکتی ہیں ماں ہیں آپ میری۔۔۔ ''وہ بھڑکا تھا۔۔۔

سالار ہم سب کو ہی زیمل۔ سے معافی مانگنی چاہیے۔۔۔۔ غلطی ہم سب سے ہوئ ہے ''کبیر بولا۔۔

تم سب مانگو مجھے پرواہ نہیں مگر مما بابا اب دوبارہ ایسا مت ہو پلیز۔۔ یار مجھے غصہ مت دلائیں ''وہ خفگی سے بولا جبکہ مدیھا نے اسکی پیشانی چوم لی۔۔

میں واقعی بہت شرمندہ ہوں ''اسنے پھر سے کہا۔ جبکہ سالار نے اب کہ سانس بھرا۔۔۔

مرتضی ہنسنے لگے۔۔۔۔

سالار نے انکے ہاتھوں پر پیار کیا۔۔

میں جانتا ہوں مجھ سمیت آپ زیمل سے بھی بہت پیار کرتی ہیں بس اپنے ظالم شوہر سے کہیں رخصتی جلدی کرے پلیز "وہ دانت نکال کر بولا۔۔۔

مرتضی صاحب بس میں نے اپنے بیٹے کی شادی کرنی ہے۔۔۔ آپ جلد از جلد انتظامات کریں" مدیھا نے تو فورا کہہ ڈالا زیمل سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔

واہ مما" سالار نے مسکراتے ہوئے۔۔۔ماں کے شانے پر ہاتھ رکھا اور باپ کو دیکھنے لگا۔۔

مرتضی صاحب کچھ سوچ میں پڑ گئے۔۔

ابھی رک جاؤ

زیمل۔ کو ٹھیک ہونے دو" وہ کہہ کر وہاں سے اٹھ گئے۔۔۔

سب انھیں حیرانگی سے دیکھنے لگے۔۔۔

عارض اپنے ہاتھ میں موجود پاسپورٹ کو غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اسنے لمبی سانس بھری تھی کوئ نہیں جانتا تھا اس سانس نے اسکے اندر کیا حشر برپا کیا تھا۔۔

اسنے وہ پاسپورٹ دوبارہ رکھ دیا۔۔۔اور الماری ابھی بند ہی کی تھی کہ آیت۔۔۔ دروازہ کھول کر اندر راگئ۔۔اج وہ جلدی افس سے اگیا تھا کچھ کام بھی تھا۔۔ تبھی وہ تھکی ہوئی لگ رہی تھی عارض اسی کیطرف دیکھ رہا تھا کہ وہ۔۔بستر پر بیٹھنے کے بجائے لیٹتی چلی گئ۔۔

عارض اسکے نزدیک آیا۔۔۔

تم ٹھیک ہو" اسنے تشویش سے اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔۔اسکی پیشانی ٹھنڈی ہو رہی تھی یعنی اسکا بی پی لو ہو رہا تھا

۔۔۔

عرض نے اسکو گھور کر دیکھا۔کیا ضرورت ہے تمھیں سب کے ساتھ بیٹھ کر اتنی لمبی چوڑی باتیں کرنے کی" وہ غصہ کرنے لگا۔۔

میں آفس سے آیا تھا تب بھی تم ہی بول رہی تھی جب میں اپنے کام سے باہر گیا تب بھی گھر میں تمھارا شور تھا اور حد تو یہ ہے جب واپس آیا تب بھی تم نے ہی بکر بکر لگائی ہوئی تھی۔۔زبان ہے یہ کچھ اور" وہ خفگی اور سختی سے بولا۔۔۔

میں میرے بولنے پر بھی کوئ مسلہ ہے۔۔"وہ منہ بسور کر گھیرے سانس بھرنے لگی۔۔

ہاں مجھے مسلہ ہے زبان کو تالو سے لگا لیا کرو تمھارے حق میں بہتر ہے" وہ اٹھا اور فریزر سے اسکی پسند کی چاکلیٹ اٹھا کر لایا جو کل رات ہی وہ لایا تھا۔۔

عارض پلیز کوک بھی" وہ جلدی سے بولی۔۔عادض نے پھر سے اسے گھورا اب تو اسکی گھوری میں آتی ہی نہیں تھی

۔۔۔

بلکل سر پر چڑھ گئ تھی اسکے۔۔۔

ابھی پرسوں رات کو جو تم نے پیزا اور کوک اپنے اندر اتاری تھی نہ وہ میرے اوپر نکلی تھی۔۔۔

اور میرا بس نہیں چل رہا تھا تمھاری گردن اتار دوں تمھیں کوک ڈائجیسٹ نہیں ہوتی شاباش چلو یہ انرجی دے گی تمھیں" اسنے چاکلیٹ کا ریپر ہٹایا اور اسکے ہاتھ میں دی۔۔

تھینکیو" آیت نے جلدی سے پکڑلی کبھی اس سے بھی جاتی نہ رہے۔۔

ویسے آپ آج کل مجھے زیادہ ہی ڈانٹتے ہیں" آیت نے کہا۔۔

عارض نے اسکیطرف دیکھا۔۔

تم نے اپنی حرکتیں دیکھیں ہیں۔۔۔ تین دن پہلے تم سیڑھیوں پر سے پھسلی وہ آیت تم جانتی ہو میری جان نکل۔گئی تھی جب صبح صبح تمھاری چیخ کی آواز سنی تھی۔۔۔" عارض نے اسکا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔

مگر آپ نے بچا لیا تھا" آیت نے مسکرا کر اسکیطرف دیکھا۔۔

عارض نے اسکو احتیاط سے اپنی طرف کھینچا اور آیت خود کو سنبھالتی اسکے سینے سے لگ گئی۔۔

میں تم تک۔کسی بری تکلیف کو پہنچنے نہیں دوں گا میرا وعدہ ہے تم سے" وہ اسکے بال درست کرتا بولا۔۔۔

آیت چاکلیٹ کھاتے میں مسکرا دی۔۔۔

اکچلی وہ ایسے ہوا تھا کہ۔۔نہ وہ جگہ گیلی تھی۔۔تو میرا ایکدم پاؤں پھیسل جاتا تو مجھے لگا میں پھسل جاؤ گی۔۔۔ تبھی میں چیخی تھی" آیت اسے تفصیل بتانے لگی۔۔

مطلب تم پھیسلی نہیں تھی" عارض حیران ہوا۔۔۔

نہ" آیت نے مزے سے کہا۔۔

میں نے کہا مجھے لگا میں پھسل جاؤ گی" وہ منہ پر ہاتھ رکھتی ہنسی روکنے لگی۔۔عارض نے لمبا سانس کھینچ کر۔۔غصہ ضبط کیا تو ایسے رہی تھی جیسے نا جانے کیا ہو گیا تھا اور اتنی بھاری ہو چکی تھی مگر پھر بھی عارض کو اسے۔۔اٹھانا پڑا تھا کہ وہ اسکے لیے قیمتی تھی بہت "

مجھے اندازا بھی نہیں تھا۔۔دبو سی آیت میں۔۔چڑیلیں بسی ہیں جو صرف میرے ارد گرد ہی منڈلاتیں ہیں" وہ اسکی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹکرا کر بولا۔۔۔

کوئی نہیں ایسی کوئی بات نہیں میں تو ایسی ہی تھی۔۔اپ ہی نہیں دیکھتے تھے میری طرف" وہ کہنے لگی جبکہ وہ تقریبا چاکلیٹ کھا چکی تھی اور اب اسے احساس ہوا تھا عارض کو بھی کھلانی چاہیے۔۔۔

اسنے عارض کے منہ میں ڈالی۔۔جسے عارض نے لے لی۔۔

اب ایسا نہیں کرو دیکھتا تو تھا تمھاری طرف تبھی" وہ معنی خیزی سے بات روک گیا جبکہ آیت نے مڑ کر اسکے سینے پر دو مکے برسائے۔۔

میں بار بار کہتی ہوں۔اس دن آپ نے مجھے حد سے زیادہ تکلیف دی تھی" وہ منہ بسور کر دور ہوئی۔۔عارض نے اسکو نزدیک کھینچ لیا۔۔۔

پھر بھی میں تھارے دل سے نہیں نکلا تھا" وہ بولا۔۔

کیونکہ میں پاگل تھی" آیت نے نخرہ دیکھایا۔۔

مجھے اپنے دل سے کبھی مت نکالنا۔۔۔ ہر پل ہر لمحہ اپنے دل میں میرے لیے وسعت رکھنا" وہ نرمی سے اسے سمجھانے لگا۔۔ آیت نے۔۔ چاکلیٹ اسکے منہ میں دی۔۔ اور اسکی گردن میں بازو حائل کر لیے۔۔

میں جانتی ہوں اب آپ کہیں نہیں جائیں گے۔ اب عارض صرف ایت کے ہیں۔۔۔ اور آیت کے دل میں عارض کے لیے محبت نہیں عشق ہے اور یہ عشق کبھی ختم نہیں ہو گا" وہ بولی تو اظہار محبت کرتی اتنی معصوم لگ رہی تھی کہ عارض نے اسکے لفظوں کو ہی شدت سے چن لیا۔۔

آیت اسکی شدت پر کچھ پریشان سی ہوئ۔۔

اور اسکو دور ہٹانا چاہا مگر عارض نے اسکے دونوں ہاتھ سختی سے جکڑ لیے۔۔۔

آیت اسکی شدت سے بھکلائ تھی۔۔۔۔

ششششش" عارض نے اسکو مزاہمت کرتے دیکھا تو۔۔ آنکھیں نکال کر گھورا۔۔۔

اٹس ہرٹنگ" آیت سانس حلق میں اترتی بولی۔۔۔

برداشت کر لو" عارض لاپرواہی سے بولتا پھر سے جھک گیا۔۔۔

جبکہ اس بار آیت واقعی برداشت کر رہی تھی۔۔۔۔

آج کبیر کو افس سے آنے میں لیٹ ہو گئ تھی جبکہ۔۔ عارض تو کافی پہلے اگیا۔۔ تھا پھر وہ باہر چلا گیا اور ابھی کچھ دیر پہلے ہی واپس ایا تھا۔۔

نین کو گول گپے کھانے تھے سب چیز پس پشت ڈالے وہ لاونج میں چکر لگاتی کبیر کا انتظار کر رہی تھی۔۔

بھابھی محترم۔۔۔یہ مارشلاٹ کیوں لگا رکھی ہے" سالار اچانک ہی اندر داخل ہوا۔۔۔

نین نے اسکیطرف دیکھا۔۔اور اسکو گھورا۔۔وہ ان دونوں سے ہی معافی مانگ چکی تھی جس پر سالار تو کچھ نہیں بولا تھا البتہ زیمل نے۔۔ان سب کی محبت کے تحت ان سب کو معاف کر دیا تھا۔۔۔

پہلے آپ بتائیں۔۔۔صبح کہہ کر گئے تھے۔۔کچھ دیر میں ارہا ہوں۔اور اب ارہے ہیں نو بجے" نین نے۔۔اسکو گھورا

۔۔۔۔

واہ یار۔۔۔اپ بھی ٹھیک ہیں اس چوہیا کی حمایت کر رہیں ہیں بلکہ یوں کہوں شیر کے منہ میں آپ اپنی دیورانی کو خود دھکیلنا چاہ رہی ہیں" وہ اسکے پاس ہی کھڑا ہو گیا۔۔۔

آپ بھائیوں کا بھی عجیب ہے کبھی جو باہر لے کر جائیں۔۔" نین اس وقت چیڑ رہی تھی۔ تبھی کبیر بھی تھکا ہارا اندر را گیا۔۔

سالار نے اسکو دیکھا

یار تم بھابھی کو ہنی مون پر کیوں نہیں لے گئے" سالار نے غصے سے پوچھا۔۔۔

نین کا تو منہ ہی کھل گیا۔۔

یہ میں نے آپ سے کب کہا۔۔۔" نین شرمندہ رہ گئ۔۔۔

اٹس اوکے مائے سوئیٹ بھابھی۔۔چیل۔ماریں آپ کا بھی دل ہے۔۔سالے بھابھی کو لے جا کہیں" وہ آنکھ مارتا کبیر کو وہاں سے واک آؤٹ کر گیا۔۔

میں نے سچی ایسا کچھ نہیں کہا۔۔" نین جلدی سے بولی۔۔

پتہ ہے۔۔یہ ہی گھٹیا ہے" کبیر نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا اور کمرے میں جانے لگا۔۔

مگر مجھے گول گپے کھانے ہیں" نین نے کہا۔۔

لو یہ کیا بات ہوئی بچی ہو تم" کبیر نے بے زاری سے کہا۔۔

کبیر میں بچی ہی ہوں" نین نے احساس دلایا۔۔

واقعی۔" وہ معنی خیزی سے ہنسا۔۔۔

پلیز نہ مجھے جانا ہے" وہ ضد کرنے لگی۔۔

آہ میں تھکا ہارا معصوم شوہر" اسنے بیگ اسکے ہاتھ میں دیا

۔اور کف موڑتا اسے آنے کا کہہ کر وہاں سے چلا گیا نین نے جلدی سے بیگ روم میں رکھا اور بھاگ کر اسکے پیچھے آئی۔۔۔

تمھیں خیال ہے کوئی" کبیر نے گھورا۔

سوری" نین نے کہا۔۔

ہماری یہ ڈیٹ بار بار میری شرٹ میں تمھیں شکن ڈالنے پر مجبور کر دے گی" وہ اسکے کان میں سر سراتے لہجے میں بولتا گاڑی میں بیٹھا۔۔

نین کا چہرہ گلابی سا ہو گیا۔۔

سالار روم میں آیا تو وہ روم میں نہیں تھا وہ جانتا بھی تھا کہ وہ نہیں ہو گی۔۔

تبھی وہ فریش ہو کر۔۔ڈنر ڈریس پہن کر آیت کے روم۔میں اگیا۔۔۔

بابا مما۔۔تو آج کسی دوست کے گھر گئے تھے اسکے پاس موقع اچھا تھا اپنا رومینس جھاڑنے کا اور وہ یہ ہی انتظامات کرنے گیا تھا۔ تھوڑا بہت اسکو احساس تو دلائے کہ وہ سالار مرتضی کی بیوی ہے۔۔۔اور اسے افشین جیسی عورت سے ڈرنے کی ضرورت نہیں

تبھی اسکو باہر لے جانے کا پلین بنا تھا۔۔اسکا وہ روم میں آیا تو وہ نماز پڑھ رہی تھی اسکی بیوی کتنی اچھی تھ اسکو خوشی ہوئی۔۔۔

مولانی صاحبہ۔۔۔اٹھو۔۔۔وقت آگیا ہے حساب کتاب کا" وہ اسکے پاس۔آکر کھڑا ہو گیا جبکہ وہ ڈر گئی۔۔

لو میں موت کا فرشتہ نہیں ہوں۔۔۔" سالار نے گھور کر دیکھا۔۔

آپ یہاں" وہ بس اتنا بولی۔

تمھیں۔۔۔۔لینے۔۔۔۔

ایا۔۔

ہوں

۔۔۔ہم ڈیٹ پر۔۔۔

جا رہے ہیں۔" وہ اسکی نقل اتارتا ایک ایک لفظ اٹک اٹک کر بولا۔۔

زیمل۔اسکو حیرانگی سے دیکھنے لگی۔۔۔

اب چلیں۔۔۔۔

گی" وہ پھر سے اٹک کر بولا۔۔نہ چاہتے ہوئے بھی زیمل۔کو ہنسی آ گئ۔۔

واہ میرے مولا تیری شان۔۔۔" سالار نے خوب اداکاری کی زیمل۔نے مسکراہٹ سمیٹ لی۔۔۔۔

اچھی لگ رہی تھی مسکراتی رہو۔۔۔" وہ حکم۔دینے لگا۔۔

زیمل نے جائے نماز رکھا اور۔۔۔بیڈ پر بیٹھنے لگی۔۔

آئے فارسی میں بولتا میں اٹھو اب" وہ اسکا ہاتھ کھینچتا بولا۔۔

مگر یہ کپڑے اچھے نہیں۔۔رو کو میں تو گفٹ بھول آیا"

وہ سر پر ہاتھ مارتا بولا اور جلدی سے روم سے نکل۔گیا۔۔زیمل۔پریشانی سے۔۔سب کچھ دیکھ رہی تھی چند منٹوں میں واپس آیا۔اور۔۔اسکے ہاتھ میں۔۔ایک میکسی دی۔۔جو نفیس سی تھی۔۔۔ریڈ کلر کی اسکے گلے پر گولڈن کام۔تھا جبکہ بازؤں پر بھی مگر وہ کافی فیٹیڈ تھی۔۔"

میں یہ پہنوں گی" زیمل۔نے حیرت سے پوچھا۔۔

ہاں یہ۔۔بہت۔۔سیک۔۔۔۔

سالار آپ کتنے منہ پھٹ ہیں" زیمل پہلی بار چیخی تھی۔۔سالار کا بری طرح قہقہ ابھرا۔۔

تمھارے منہ میں زبان ہے تم گونگی نہیں ہو" وہ اپنی ہی بات سے لطف اندوز ہو رہا تھا

میں بلکل نہیں پہنوں گی" زیمل نے صاف لفظوں میں کہا۔۔اور بیڈ پر رکھ دی وہ میکسی۔۔۔

جبکہ سالار نے وہ میکسی اٹھائ۔۔

پہنواسے ورنہ مجھے زہمت ہو گی پھر تمھاری عزت کی گارنٹی نہیں ہے میرے پاس" وہ اسکے ہاتھ میں دوبارہ تھماتا بولا۔

جب میں ایسا لباس نہیں پہنتی تو" وہ بولی۔۔

جب میں چاہتا ہوں کہ تم پہنو تو" وہ گھورنے لگا۔۔

جبکہ زیمل نے اسکو دور دھکیلا کیوں کہ وہ اسپر چڑھ رہا تھا۔۔

مجھ پر تو سب اپنی مرضی کرتے ہیں۔اپ بھی کرلیں۔۔میں پیدا ہی دوسروں کی ماننے کے لیے ہوئ ہوں غلام ہوں میں سب کی" وہ رونے لگی

سالار چپ چاپ اسکو دیکھتا رہا۔۔

تمھیں یہ لگتا ہے کہ تم مجھ سے زیادہ اچھی ایکٹر ہو۔" وہ پوچھنے لگا۔۔

زیمل کی آنکھوں میں حیرانگی آئ۔۔اور اسکا دل کیا اس انسان سے بات کرنے سے بہتر ہے کہ وہ۔۔۔یہ بے ہودہ لباس پہن لے۔۔۔اسنے زچ ہو کر اسکے ہاتھ سے کھینچا۔۔

تم واقعی پہن رہی ہو" وہ اسے ٹیز کرنے لگا۔۔ مسکرا کر لفنگو کی طرح دیکھنے لگا۔۔۔

زیمل کو پہلی بار اتنا غصہ آیا تھا ڈریس اسکے منہ پر دے مارا۔۔سالار کا چھت پھاڑ قہقہ نکلا جبکہ زیمل بیڈ پر بیٹھ کر چہرہ چھپا کر رونے لگی۔۔۔

سالار ہنستا ہوا اسکے پاس آیا۔۔۔

اور اسکے سامنے بیٹھ گیا۔۔

دیکھو میں یہاں نہیں جہاں تمھیں لے جا رہا ہوں وہیں رومنٹک ہونا چاہتا ہوں میں جا رہا ہوں رونا بند کرو ہر بات پر نہیں روتے لگتا ہے انسوں کا سٹاک ہے تمھارے پاس۔۔ریڈی ہو جاؤ اس میں گاؤن بھی ہے وہ پہن لینا میں اور صرف میں ہی تمھیں اس لباس میں دیکھوں گا۔۔۔

مگر سب کیا سوچیں گے میں آپکے ساتھ ایسے۔۔۔" زیمل۔ فکر سے بولی۔۔

مطلب تم جانا چاہتی ہو وہ دانت نکال کر پھر ٹیز کرنے لگا زیمل سنجیدگی سے اسکو دیکھنے لگی۔۔

اچھا یار سوری۔۔" سالار اسکے سنجیدہ ہونے پر۔۔ جلدی سے بولا۔۔

بابا مما ہیں نہیں یہاں کبیر نین بھابھی کو لے کر باہر گیا ہے اور آیت عارض اپنے رومینس میں مگن ہیں کسی کو پتہ بھی نہیں ہم دونوں کہاں گئے ہیں" وہ اسے پلین سمجھانے لگا۔۔۔

زیمل نفی میں سر ہلانے لگی۔۔

مجھے یقین نہیں ارہا" وہ بولی۔۔

میری سمارٹنیس پر" وہ مسکرایا۔۔

اپنی قسمت پر۔۔۔ میری زندگی میں کوئی نارمل انسان نہیں" وہ افسوس سے بولتی اٹھ گئی جبکہ سالار نے گھور کر اسکو دیکھا۔۔

مجھے اس پاگل سے ملانے کی ضرورت نہیں۔۔

بھئی میں شوق ہوں۔۔۔۔ خوش مزاج ہوں۔۔۔۔"کیو

مرتضی اور مدیھا گھر واپس لوٹے تو۔۔۔ دونوں کے چہروں پر مسکان تھی۔۔ در حقیقت مرتضی اپنے دوستوں سے مل کر بہتر محسوس کر رہے تھے طبعیت بھی اچھی ہو گئی تھی اور یہ ہی بات مدیھا کو پر سکون کر رہی تھی۔۔۔ وہ دونوں اندر روم میں آگئے۔۔ تو پورے گھر میں خاموشی تھی

رات کے دو بج رہے تھے افکورس سب نے اپنے کمروں میں ہی ہونا تھا۔۔۔ مرتضی فریش ہو کر بیڈ پر لیٹے اور مدیھا کیطرف دیکھا۔۔۔

بس مجھے چائے دے دیں آپ" وہ کچھ کچھ تھکے تھکے لگے "

اس وقت چائے لیں گے نیند کیسے آئے گی" مدیھا بولی وہ خود بھی فریش ہو چکی تھیں۔۔۔

نہیں چائے لے لوں گا تو سکون سے نیند آئے گی" انھوں نے ضد کی تو مدیھا مسکرا کر باہر نکل گئی۔۔

مرتضی کے دماغ میں ایک بار پھر سے سمیر اتر آیا۔۔ تو چہرے کے تاثرات بدل گئے۔۔

وہ انھیں ٹیز کر رہا تھا اور وہ اپنی خاطر بلکل بھی۔۔۔ پریشے کی زندگی کو مشکل میں نہیں ڈال سکتے تھے انھیں اندازا ہو گیا تھا آج تک کبیر سمیر سے چیڑتا کیوں رہا۔۔۔۔

اچانک انھیں اسکی پرسوں کی بات یاد آئی جس میں اسنے فون پر انکا۔۔۔ ایک پلاٹ تھا ڈیفینس میں۔۔۔ جو سالار اور کبیر کو کافی پسند تھا۔۔۔

اور ان دونوں کو ہی انھوں نے تحفہ لے کر دیا تھا۔۔۔

مگر خود سے الگ وہ کسی کو نہیں ہونے دیتے تھے تبھی سارے بھائی بھی آج انکے ساتھ تھے۔۔۔۔

وہ پلاٹ سمیر نے۔۔۔ مانگا تھا۔۔۔ کہ وہ پریشے کے لیے اس پلاٹ پر گھر بنوانا چاہتا ہے۔۔۔

وہ پلاٹ انھیں اپنے بچوں سے زیادہ قیمتی نہیں تھا مگر پھر بھی۔۔۔ اس پلاٹ کو اسکے حوالے کرتے سوچنا انھیں بلکل اچھا نہیں لگ رہا تھا دماغ میں صرف اتنا تھا کہ ہو سکتا ہے وہ اپنا منہ بند رکھے۔۔۔ پیسہ ملتے رہنے سے تبھی وہ اٹھے اور جلدی سے الماری کھول کر کبرڈ چیک کی۔۔۔ سیو میں تالا لگا تھا۔۔۔

وہ جانتے تھے مدیھا چابیاں کہاں رکھتی ہے۔۔ تبھی انھوں نے وہ چابی نکال کر۔۔ دراز کھول لیا وہاں کئی ضروری پیپرز تھے اور وہ کبھی خود سے ان چیزوں کو چھوتے نہیں تھے بس مدیھا کو کہہ دیتے وہ سب کچھ جو وہ چاہتے تھے نکال کر دے دیتی۔۔

انھوں نے وہاں پڑے کاغزات کو باہر نکال لیا اور چیک کرنے لگے۔۔ اس پلاٹ کے پیپر زپر نظر پڑی۔۔ تو انھوں نے۔۔۔ وہ پیپر ز اندر رکھنا چاہے بنا دیکھے تو۔۔ ان میں سے کچھ پیپر ز نیچے گیر گئے۔

مرتضی نے جھک کر۔۔ وہ نیچے گیرے پیپر ز اٹھانے چاہے تو۔۔۔ زمین پر ہوسپیٹل کے پیپر ز بکھرے دیکھ انکے ماتھے پر اچانک بل ڈلے اور انھیں وہ دن یاد آیا جب آج سے پہلے بھی یہ پیپر ز انکی نظروں کے سامنے آئے تھے

۔۔۔

پیپر زپر آیت کا نام لکھا تھا وہ تعجب سے ان پیپر ز کو اکٹھا کر کے۔۔۔۔ رپورٹس دیکھنے لگے جو پوزیٹیو تھیں۔۔

بنا ڈیٹ دیکھے وہ اس سوچ میں آ گئے کہ۔۔ عارض نے

یہ پیپر ز اپنے کمرے میں کیوں نہیں رکھے وہ سر جھٹک کر دوبارہ پیپر ز اندر رکھتے کہ نظر ڈیٹ پر چلی گئ۔۔۔

اور انھیں لگا انکے قدموں تلے زمین کھسک گئ ہو۔۔۔۔

وہ ڈیٹ آیت اور عارض کی شادی سے۔۔ تین ماہ پہلے کی تھی۔۔ انھوں نے اپنے ہاتھ میں موجود فائلز کو تو۔۔ وہیں چھوڑ دیا۔۔ فائلز زمین پر جا گیری۔۔ پیپر ز ار کر ادھر ادھر بکھر گئے جبکہ وہ۔۔ دو پیپر ز کو ہاتھ میں رکھے۔۔۔ توجہ سے ان کو پڑھ رہے تھے جس میں آیت کے ماں بننے کی خبر تھی اور یہ خبر شادی سے پہلے کی تھی۔۔۔۔۔

انکے لیے یہ شاکڈ تھا اتنا بڑا کے۔۔۔ وہ بیڈ پر بیٹھتے چلے گئے۔۔

مدیھا یہ سب جانتی تھی اور انھیں کچھ نہیں بتایا۔۔ یعنی انکے بیٹے نے کسی لڑکی کی عزت برباد کر دی۔۔۔ تھی اور اسکے بعد سکون سے اس سے شادی کر لی کہ اسکا یہ گناہ چھپ جائے۔۔۔

یعنی عارض نے آیت سے اس لیے شادی کی۔۔۔۔ تھی۔۔۔

دھچکے انکے ذہن پر مسلسل لگ رہے تھے اور اس کھیل میں انکی بیوی شامل تھی وہ جانتی تھی عارض کی اس حرکت کو۔۔

انکا گلا سوکھنے لگا۔۔ مدیحا چائے کی ٹرے لے کر اندر داخل ہوئی مگر مرتضی کو سٹل بیٹھے دیکھ۔۔۔ وہ کچھ سمجھ نہیں سکیں نہ ہی نیند کے باعث انکی توجہ ان پیپرز پر گئی جس کو مرتضی بیٹھے گھور رہے تھے۔۔۔۔

انھوں نے چائے کا کپ سائیڈ پر رکھا۔۔ اور انکے پاس آئیں تو نظر پیپرز پر گئی اور انکے قدم مرتضی سے تین قدموں کے فاصلے پر ہی رک گئے۔۔

انکو اپنے وجود میں واضح لرزش محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

مرتضی نے سر اٹھا کر مدیحا کیطرف دیکھا آنکھوں میں بے یقینی تھی جن کا سر جھک گیا تھا۔۔

وہ بنا کچھ کہے اٹھے اور کمرے سے باہر نکل گے قدموں میں تیزی تھی۔۔

مدیحا کی جان سوکھنے لگی۔۔ انھونی کا احساس جاگا۔۔ کیا ہونے والا تھا وہ انکے پیچھے بھاگیں۔۔

مرتضی بات سنیں اب اس بات کا کوئی فایدہ نہیں وہ دونوں شادی شدہ ہیں" مدیحا نے انھیں احساس دلانا چاہا جبکہ وہ مدیحا سے مخاطب نہیں ہوئے۔۔

سیڑھیاں چڑھ کر وہ دوسری منزل پر عارض کے روم کے باہر آگئے۔۔

مرتضی پلیز بات سنیں اس بات کو یہیں ختم کر دیں آیت کی عزت کا سوال ہے" مدیحا انکا ہاتھ پکڑنے لگی جبکہ۔۔۔

انھوں نے مدیھا کا ہاتھ جھٹک دیا۔۔

عارض" وہ دروازہ بجاتے دھاڑے۔۔۔۔۔۔

انکی آواز کی للکار سے۔۔ مدیھا کو خوف محسوس ہونے لگا۔۔ وہ جلدی سے نیچے بھاگی تھی۔۔۔۔۔

کبیر کے کمرے کیطرف۔۔۔

نہیں انھیں سالار کے پاس جانا چاہیے تھا پہلے۔۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ انھیں ہینڈل کر سکتا تھا

وہ اوپر جاتی یہ نیچے وہ۔۔اوپر بھاگی۔۔۔۔

تو سالار اپنے پورشن میں نہیں تھا۔۔۔

وہ وہیں سے نیچے دوڑیں۔۔ تب تک مرتضی جیسے دوبارہ دروازہ توڑ دینے کا ارادہ رکھتے تھے۔۔۔۔

عارض" وہ چلائے۔۔۔۔۔

مدیھا کبیر کے کمرے کیطرف بھاگی۔۔۔۔

اور اسکا دروازہ پیٹنے لگی۔۔

ک۔۔۔۔ کب۔۔ کبیر" بھیگتے خوف زدہ لہجے میں۔۔۔ وہ اسے پکارنا چاہ رہی تھیں

دوسری طرف عارض ہڑبڑا کر اٹھا اسے بابا کی آواز آرہی تھی آیت بھی اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔

دونوں نے ایک دوسرے کیطرف دیکھا اور عارض بابا کی آواز پہچان کر جلدی سے اپنی شرٹ پہن کر۔۔اپنے حلیے کو ٹھیک کرتا دروازے کیطرف بڑھا اور۔۔۔آیت نے بھی جلدی سے خود کو سمبھالا تھا جب تک وہ ٹھیک نہیں ہوئ عارض نے دروازہ نہیں کھولا۔۔۔۔۔

اور جیسے ہی عارض نے دروازہ کھولا۔۔ مدیھا سوکھے پتے کیطرح کانپنے لگی کیونکہ مرتضی کا تھپڑ عارض کے منہ پر دروازہ کھلتے ہی لگا تھا اور ایسا تھپڑ جس سے۔۔عارض ایکدم پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔ لڑکھڑا کر۔۔۔۔

اچانک پورے گھر میں دو عورتوں کی چیخ ابھری مدیحا اور آیت کی۔۔۔

کبیر نے بھی دروازہ کھولا۔۔۔

مما "

وہ پریشانی سے ماں کو دیکھنے لگا۔۔

کبیر تمھارے بابا" وہ رونے لگی۔۔

کیا ہوا ہے بابا کو" وہ جلدی سے باہر نکلا پیچھے نین بھی نکلی۔۔

مگر باہر کا منظر قدرے مختلف تھا۔۔۔

عارض اس تھپڑ کو سمجھ نہیں سکا اسنے بے یقینی سے باپ کیطرف دیکھا جس نے اسکے منہ پر وہ پیپرز مار دیے

۔۔

اسکی نگاہ زمین پر پھیلے پیپرز پر گئ۔۔۔۔

اتنے گھٹیا ہو تم" انھوں نے چلاتے ہوئے عارض کا گریبان پکڑ کر باہر پھینکا۔۔

تم نے اپنے گھر میں نقب لگائی" عارض ایک لفظ نہیں بولا تھا جس کے باعث مرتضی نے اسکو کھینچ کر لات ماری غصے سے انکا چہرہ پھٹنے کو تھا۔۔۔

آیت ایکدم چلائ وہ اسکے آگے آنا چاہتی تھی پیپرز دیکھ چکی تھی خوف سے وہ بھی لرز گئ۔۔

جبکہ کبیر یہ منظر دیکھ کر اوپر بھاگا تھا۔۔

بابا" وہ آیا اور عارض کو مارتے مرتضی کو اس سے دور کیا۔۔ عارض بلکل خاموش تھا۔۔

کیا کر رہے ہیں آپ" کبیر نے انکو دور کیا۔۔۔

بس چپ" وہ انگلی اٹھا کر آنکھیں نکالتے کبیر کو بولے سرخ آنکھوں میں نمی دیکھ کر کبیر چونک گیا اسکا باپ ایک مظبوط آدمی تھا۔۔۔ وہ جانتا تھا پھر ایسا کیا ہو گیا کہ انکی آنکھیں بھیگ گئیں وہ بے تاب ہو گیا تھا دل میں انکی آنکھوں میں نمی دیکھ کر چبھن سی ہوئ تھی جبکہ مرتضی نے عارض کا گریبان پکڑا اور اسے زمین سے اٹھایا۔۔

ایسی تو تربیت نہیں کی کبھی تمھاری" عارض کا منہ جکڑ کر وہ بولا۔۔ انکے تھڑوں سے عارض کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا

۔۔۔

وہ انکی آنکھوں میں نہیں دیکھ رہا۔۔ تھا۔۔

جواب دو" وہ چلائے۔۔۔

جبکہ کبیر سے مزید کچھ برداشت نہیں ہو رہا تھا

کیا مجھے بتائیں گے ہوا کیا ہے" وہ ان دونوں کو الگ کرتا بولا۔۔۔

تمھاری بہن شادی سے پہلے ہی ماں بننے والی تھی اس بیچ کے بچے کی" مرتضی غرائے۔۔۔

نین نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔۔ حیرت شاکڈ سے۔۔ جبکہ۔۔ آیت کو لگا وہ زمین میں گڑ جائے گی۔۔

اور اس گھٹیا کھیل میں یہ عورت بھی شامل تھی" وہ مدیھا کو دیکھ کر۔۔۔ غصے سے

پھٹنے کو تھے۔۔ جبکہ مدیھا خود کچھ بولنے قابل نہیں رہی تھی ایسا لگ رہا تھا ساری دلیلیں ختم ہو گئی ہیں۔۔۔

کبیر حیرت بھری نظروں سے عارض کو دیکھنے لگا جس کی نظر ایک پل کے لیے بھی اوپر نہیں ہوئی تھی۔۔۔

مرتضی نفی میں سر ہلاتے وہاں سے نیچے اترنے لگے۔۔۔

جبکہ اچانک عارض کی آواز گونجی۔۔۔

میں آیت کو پسند نہیں کرتا۔۔ اور نہ ہی اسکے ساتھ کبھی رہنا چاہتا تھا۔۔۔ اور نہ ہی اب رہنا چاہتا ہوں۔۔ بہت

اچھا ہو گیا۔۔ جو یہ بات کھل گئی۔۔۔ اتنے عرصے سے بس انھیں پلوں کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

میں پاکستان سے باہر جانا چاہتا ہوں۔۔ اور جب یہ گھڑی آ گئی ہے۔۔۔ تو آپ لوگوں کو بتا دوں۔۔۔ کل رات کی

میری فلائیٹ ہے اگر یہ بات نہ بھی کھلتی تو میں یہاں سے چپ چاپ نکل جاتا۔۔۔

لیکن جبکہ سب پر بات کھل گئی ہے۔۔ تو میرا فیصلہ بھی سنتے جائیں۔۔۔۔

ہو سکے تو آخری بار دیکھ لیں مجھے" مرتضی کیطرف سرخ نظروں سے دیکھتا وہ بولا۔۔۔

مرتضی کی آنکھوں میں۔۔ جنونیت نظر آ رہی تھی جیسے ابھی وہ ابل کر باہر نکل آئیں گی۔۔۔

عارض انکی نظروں میں دیکھ کر جان ہی نہیں سکا کہ یہ بات انپر کس طرح اثر انداز ہوئ ہے۔۔۔

جبکہ یہ بات بولتے ہوئے تو اسے یہ بھی نہیں پتہ چلا کہ وہ جو اسپر دل و جان ہاری بیٹھی ہے۔۔۔۔اسکی کیا حالت ہو گی

۔۔۔

سب کو گویا سانپ سونگھ گیا۔۔۔

کوئ ایک لفظ بھی منہ سے نہیں نکال سکا تھا۔۔۔۔

عارض مرتضی کیطرف دیکھتا رہا جیسے جی بھر کر آج ہی دیکھ لینا چاہتا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

مرتضی چپ کھڑے تھی۔۔۔۔ایکدم شور تھم گیا تھا۔۔۔۔۔

عارض نے قدم پیچھے لیے۔۔۔۔

نہ جانے کسی نے دیکھے تھے یہ نہیں۔۔۔۔۔۔ یہ جو مرتضی اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے وہ سچ تھا

۔۔۔عارض کمرے میں گیا۔۔

دروازے میں زمین پر ڈھیر ہوئ آیت کو اسنے دیکھا۔۔

قدم اسکے ہاتھوں کے پاس رک گئے۔۔۔۔

اتنی گھیری خاموشی تھی۔۔۔۔۔ کہ صرف دل کی مدھم مدھم پڑتی دھک دھک کی آواز رہ گئ تھی۔۔۔۔

عارض نے حلق میں جیسے اپنا ہی خون اتارا تھا اور اندر چلا گیا۔۔۔۔دماغ کی رگیں پھولیں ہوئیں تھیں۔۔

نظر اس بستر پر گئی جہاں اب سے کچھ دیر پہلے وہ اسکی بانہوں میں قید تھی۔۔ اسنے ہر سوچ کو پس پشت ڈالا اور وہاں سے نکلا۔۔۔۔

بیگ اور اسکا سامان سب پیک ہی تو تھا

۔۔۔بس وہ سب لوگ کچھ نہیں جانتے تھے۔۔۔

عارض باپ کے پاس سے گزر گیا جو سیڑھیوں میں کھڑا تھا

۔۔۔۔

سب اسکیطرف دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔ جو رفتہ رفتہ۔۔۔ وہاں سے نکلتا جا رہا تھا۔۔۔

اچانک آیت اٹھی اسنے اپنے سوکھے گلے کو تر کیا اور اپنی طبعیت کا لحاظ کیے بنا وہ عارض کے پیچھے بھاگی تھی۔۔

عارض" اسکی پکار پر۔۔۔ شاید وہاں کھڑے سب لوگ کا دل پھٹ جاتا۔۔ وہ رکا نہیں۔۔

کبیر نے۔۔ دو لمحوں میں اسکا ہاتھ جکڑ لیا تھا۔۔ اسے آگے جانے نہیں دیا۔۔

عارض میں آپکے بنا کیسے رہوں گی۔۔۔

عارض

۔۔۔ میں تایا ابو کو منا لوں۔۔۔ گی۔۔۔۔ عارض رک جائیں۔۔۔۔ میرے ساتھ اتنا بڑا ظلم نہ کریں عارض" اسکی چیخوں سے۔۔۔۔ نین کی ہچکیاں بندھ گئیں

۔۔ عارض وہاں سے نکل گیا تھا۔

جبکہ۔۔۔۔مدیھا۔۔۔۔ایکدم زمین بوس ہوئیں

۔۔وہ بے ہوش ہو گئیں تھیں۔۔

کبیر ماں کو دیکھتا یہ بہن کو۔۔۔

شدت طلب سے سالار کے پورشن کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

اسنے ایک بوٹ ریڈی کرائی تھی جس میں اسکا زیمل کے ساتھ ڈنر کرنے کا پلین تھا وائٹ بوٹ پر ریڈ روز یز اور رات میں چلتی دلکش تیز ہوا۔۔۔پانی کا شور۔۔۔۔اور بس سالار اور زیمل

۔

زیمل نے آج سے پہلے ایسا منظر کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔

پورا چاند انکی کشتی پر جیسے کھل آیا تھا۔۔وہ تو ٹھر کر چاند کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

سالار نے مسکرا کر اسکیطرف دیکھا۔۔

مگر کیا مسلہ تھا بار بار اسکا دل موڑ کر گھر کیطرف کریں جا رہا تھا۔۔

یہاں آنے سے پہلے تو ایسا کچھ نہیں ہو رہا تھا۔۔

وہ خوش تھا

۔۔زیمل کے لیے یہ سب کر کے

ایکطرح وہ اپنی لاپرواہی پر لی جانے والی غلطی کی تلافی کر رہا تھا اور وہ۔۔۔ بھی جیسے سب بھول کر اس ماحول میں مگن ہو گئ تھی۔۔

وہ ایک حسین رات

۔۔

جس میں اس سے باتیں کر کے وہ اسکے ساتھ گزارنا چاہتا تھا۔۔ مگر

۔۔ کیوں اسکا دل اس ماحول میں خود کو اڈجیسٹ نہیں کر رہا تھا دو ایک بار اسنے کوشش کی وہ فاصلے پر کھڑی زیمل کے پاس جائے۔۔۔ اسکا ہاتھ تھامے۔۔۔ مگر نہ وہ ایسا کر سکا۔۔۔ اور نہ ہی اسکا دماغ گھر پر سے ہٹ رہا تھا۔۔

دل میں عجیب دھڑکا سا لگ رہا تھا۔۔۔

وہ بلآخر زیمل کے پاس آ گیا۔۔

وہ تیز ہوا میں سر پر گاؤن کی ہالف شال رکھے۔۔۔ اڑتے بالوں کی لٹوں سے بے پرواہ۔۔۔ مسکرا کر۔۔۔۔ چاند کو دیکھ رہی تھی

۔

تمھیں ڈر نہیں لگا۔۔ میرے ساتھ آنے پر" سالار کا سنجیدگی میں لپیٹا سوال سن کر زیمل نے چونک کر اسکیطرف دیکھا۔۔۔

نہیں" بس ایک لفظ میں بات ختم کر دی۔۔۔

کیوں" سالار نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

معلوم نہیں" وہ بس اتنا ہی کہہ سکی۔۔۔۔

مجھے ڈر لگ رہا ہے" سالار کے منہ سے نکلنے والے لفظوں پر زیمل نے چونک کر اسکیطرف دیکھا۔۔۔۔

اسکی آنکھوں میں عجیب سی بات تھی جتنی بار وہ اس آدمی سے ملی تھی اسنے اسے نڈر بے خوف پایا تھا۔۔ یعنی جو وہ کر رہا ہو۔۔ وہ سب سنبھالنے کی طاقت رکھتا ہو

کیسا خوف" زیمل خود نہیں جانتی تھی وہ اس سے اتنا نارمل کیسے بات کر رہی ہے۔۔ اور اسکے پریشان ہونے پر سالار کے ہاتھ پر اسکی پکڑ اپنے آپ مظبوط ہو گئ۔۔۔

گھر چلیں" سالار نے اسکیطرف دیکھا۔۔

اسنے بنا کسی تردد کے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔۔۔

سالار نے بھی سر ہلایا اسکے گال پر ہاتھ رکھا۔ اور بوٹ کو دوبارہ موڑ لی۔۔ یہ ایک چھوٹی سی جھیل تھی جو بہت خوبصورت تھی۔۔ زیمل اسکے پاس ہی کھڑی ہو گئ۔۔۔

سالار چپ تھا۔۔۔ وہ نہیں جانتی تھی کیا ہوا ہے۔۔۔

سالار اور وہ بوٹ سے نکلے تو سالار کا فون بجنے لگا۔۔۔

اسنے زیمل کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ دونوں گاڑی میں سوار ہونے والے تھے۔۔

کہاں ہیں بھیا" زین کی روتی آواز پر۔۔۔ اسکا دل جو پہلے سے بیٹھا جا رہا تھا۔۔ ایکدم ڈوبا۔۔

تم ٹھیک ہو روکیوں رہے ہو" سالار بے چینی سے پوچھنے لگا۔۔اسکے لیے تو وہ اپنی جان بھی دے دیتا اسکی آنکھ میں ایک بھی آنسو کہاں برداشت تھا۔۔۔

بھیا مما گیر گئیں ہیں۔۔۔۔پلیز آپ ہاسپٹل پہنچیں "زین نے بس اتنا کہا۔۔۔۔

سب خیریت ہے "زیمل نے پہلی بار اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔۔۔

معلوم نہیں کہہ رہا ہے مما کو چوٹ لگ گئ ہے "وہ بے حد کتنگفکر تھا۔۔زیمل نے اسکی حالت ایسی پہلے نہیں دیکھی تھی۔۔۔

یہ تو اسے غصہ آتا تھا۔۔یہ بس وہ اپنے رشتوں کے لیے جزباتی ہو جاتا تھا۔۔۔۔

اسنے یہ دو جزبے اس میں بے حد پائے تھے۔۔

زیمل نے درود پڑھنا شروع کر دیا۔۔دل میں۔۔وہ اسکی پریشانی دیکھ نہیں پارہی تھی۔۔۔۔

دونوں گھر بیس منٹ میں پہنچے تھے۔۔

زیمل جھجھک رہی تھی۔۔مگر سالار کو پرواہ نہیں تھی۔۔۔

اسنے۔۔۔زیمل کا اہاتھ پکڑا اور دوڑتا ہوا گھر کے اندر داخل وہا۔۔وہاں سب گھر والے موجود تھے۔۔۔زیمل نے جلدی سے اس سے ہاتھ آزاد کرالیا وہ اسی ڈر میں تھی کہ سب کیا سوچیں گے جبکہ۔۔باقی سب۔۔۔۔تو بلکتی آیت کیطرف متوجہ تھی۔۔ہاں البتہ افشین نے نفرت سے اسکیطرف دیکھا تھا جس سے وہ نظریں چرا گئ۔۔۔

وہ خود بھی پریشان سی سالار کے پیچھے ہوئ تھی۔۔۔

کیا ہوا ہے" سالار آیت کے نزدیک پہنچا۔۔

بھیو بھیو عارض۔۔۔عارض کو لے آئیں میں کیسے رہوں گی انکے بنا میرے پاس تو کوئ نہیں ہے انکے سوا بھیا انھیں لے آئیں۔۔ان سے کہیں میں انکی بچی نہیں سمبھال سکتی اکیلے انھیں لے ائیں۔۔۔" وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی سالار کے سینے سے لگ گئ۔۔۔

جبکہ نین پریشے عمل۔۔۔بھی مسلسل رو رہیں تھیں۔۔سالار نے آیت کو۔۔ پکڑا ہوا تھا۔۔۔

اسنے نین کیطرف دیکھا۔۔شہاب چاچو کیطرف دیکھا۔۔جو کہ صوفیہ کو کچھ بنانے کا کہہ رہے تھے۔۔۔۔

ہوا کیا ہے" بلاخر اسکا ضبط جواب دے گیا۔۔۔

مگر آیت کی وہی رٹ تھی جبکہ سب منہ پر قفل لگائے ہوئے تھے۔۔

بھاگ گیا تمھارا بھائ اس معصوم بچی کو چھوڑ کر جس کے ساتھ تو کبھی کسی نے اچھا نہیں کیا۔۔نہ باپ ساتھ رہا اور اب تو شوہر بھی چلا گیا" افشین نے ہی جواب دیا۔۔۔سالار کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔

جبکہ آیت بے ہوش ہو گئ یہ الفاظ اسکا دل چیرنے کے لیے کافی تھے۔۔

آیت" سالار نے اسکے گال تھپتھپائے۔جبک زیمل پلٹ کر۔۔کچن کیطرف بھاگی وہ اب بھی گاؤں میں ہی تھی ۔۔۔

آیت" نین پریشے عمل تنزیلہ سب آیت کے گرد تھیں جبکہ زیمل جو پانی کا گلاس لائ تھی۔۔وہ بھی۔۔۔

وہ پیچھے ہٹا کچھ اسکی کنڈیشن کی وجہ سے بھی

اسے محسوس ہوا بابا کمرے میں ہیں کیونکہ چاچو وغیرہ باہر تو کوئ نہیں تھا۔۔وہ جلدی سے روم میں داخل ہوا تو بابا خاموش بیٹھے تھے۔۔۔

بابا" وہ انکے نزدیک آیا۔۔۔۔

میں اکیلا رہنا چاہتا ہوں" انھوں نے سب سے کہا جبکہ سالار سے بولے بھی نہیں ساری بھائ اٹھ کر باہر چلے گئے جبکہ اسنے کون سا اٹھ کر جانا تھا۔۔

اپنی ماں کے پاس جاؤ پہلے اسے ضرورت ہے تمھاری" مرتضی مظبوط لہجے میں بولے۔۔۔

مما کو کیا ہوا ہے" سالار پوچھنے لگا۔۔۔

وہیں جا کر دیکھ لینا وہ اٹھ کر سٹڈی میں چلے گئے۔۔

جبکہ سالار گھن چکر بن گیا تھا کوئ اسے کچھ بتانے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔اسنے باہر کیطرف قدم اٹھائے اب اسے کبیر ہی کچھ نہ کچھ بتا سکتا تھا۔۔ تبھی وہ گاڑی لے کر زین کو نمبر ملاتا ہوسپٹل کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ جبکہ آیت کی پھر سے چیخیں اور رونے کی آوازیں سن کر وہ اگنور کر کے آگے بڑھا تھا۔۔۔

وہ ہوسپٹل کے کوریڈور میں بھاگتا ہوا داخل ہوا۔۔بلیک شرٹ جس کے اوپری بٹن کھولے تھے جبکہ۔۔ کف چڑھے ہوئے تھے بلیک ہی پینٹ اور بوٹ میں وہ ایکدم وہ سب کی توجہ کھینچ گیا۔۔۔۔

افکورس وہ ایک ایکٹر موڈل تھا۔۔۔ مگر اس سے پہلے لوگ اسکیطرف بڑھتے اسکے پی آئے اور گارڈز نے اسے پروٹیکشن دی تھی۔۔

اور وہ کبیر اور زین کیطرف بڑھا۔۔۔

دونوں چپ کھڑے تھے اسکی سانسیں پھول رہیں تھیں۔۔۔

کہاں ہیں مما" وہ پھلتے سانسوں میں پریشانی سے پوچھنے لگا۔۔

سٹیچیز لگ رہے ہیں۔۔ سر پھٹ گیا ہے انکا" کبیر نے بتایا جبکہ اس نے اندر جانا چاہا۔۔

رہنے دو۔۔۔" کبیر نے روک لیا۔۔

ہوا کیا ہے یہ سب" سالار کی شکل بتا رہی تھی کہ اب اگر اسے نئ پہیلی ملی تو وہ پھٹ مڑے گا۔۔۔

آیت پریگنینٹ تھی۔۔۔ شادی سے پہلے سے" کبیر نے سب سے بڑی خبر دی تھی۔۔۔ سانسیں پھولنی بند ہو گئیں تھیں ایکدم ہی۔۔۔

عارض کے بچے کی ماں وہ شادی سے پہلے ہی بننے والی تھی اور اس بات کا علم مما کو بھی تھا اور بابا کو آج پتہ چلا رپورٹس دیکھ کر۔۔ بابا نے عارض پر ہاتھ اٹھا دیا۔۔ اور کافی مارا ہے اسکو۔۔۔۔ اور عارض نے کہا کہ وہ آیت سے۔۔ صرف شادی کا ڈھنگ کر رہا تھا وہ آیت کے ساتھ نہیں رہنا چاہتا نہ وہ آیت کو پسند کرتا۔۔۔ وہ یہ ملک چھوڑ کر جانا چاہتا ہے اور کل رات کی اسکی فلائیٹ ہے۔۔۔ اچھا ہوا اسکے بقول کے یہ بات کھل گئ۔۔۔

اور وہ روتی ہوئی آیت کو چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔

جبکہ مماایکدم گیریں تو ٹیبل سے سر ٹکرا گیا" ایک سانسیں کبیر اسے سب کچھ بتا گیا۔۔

ایک کے بعد ایک شوکڈ لگ رہا تھا۔۔اسے۔۔۔وہ حیرانگی سے کبیر کو دیکھ رہا تھا۔۔

دماغ ٹھیک ہے یہ کیا فلم ہے " وہ ایکدم ہائیپر ہوا۔۔۔

یہ ہی حقیقت ہے" کبیر نے کہا۔۔۔ تبھی ڈاکٹر نے آ کر بتایا کہ سٹیچیز لگ گئے ہیں وہ تینوں بے تابیاں سے اندر بڑھے

۔

مدیھاان تینوں کو دیکھنے لگیں۔۔۔۔

اور اچانک وہ پھوٹ پھوٹ کر رودیں" چہرے پر ہاتھ رکھے وہ بری طرح سسک رہیں تھیں۔۔۔

عارض نے بہت تکلیف دے دی سب کو۔۔"وہ سسکنے لگیں۔۔۔

زین نے مدیھا کو پیار کیا اور انھیں اپنے ساتھ لگالیا۔۔ کبیر اور سالار یوں ہی کھڑے تھے۔۔۔

ناراض ہونہ تم دونوں بھی مجھ سے" مدیھا انکیطرف دیکھنے لگی جبکہ زین کی شرٹ کو سختی سے جکڑ رکھا تھا۔۔

سب سے پہلے وہاں سے کبیر نکلا تھا۔۔اور اسکے پیچھے سالار بھی نکل گیا۔۔۔۔

پیچھے مدیھا مزید شدت سے رودیں کہ زین نے انھیں سختی سے سینے میں جکڑ لیا تھا۔۔۔

وہ دونوں باہر نکل کر ایک دوسرے سے بھی نہیں بولے تھے نہ جانے یہ بات ایسی تھی کہ کوئی کچھ بولنے قابل نہیں رہا تھا۔۔۔

دونوں الگ الگ گاڑیوں میں سوار ہو گئے۔۔۔ جبکہ کبیر تو وہاں سے نکل گیا سالار البتہ زین کا ویٹ کر رہا تھا کہ مما کو گھر لے کر جانا۔۔۔ زین مدیھا کو لے کر آیا۔۔ تو مدیھا گاڑی میں بھی سارے راستے روتی رہیں زین انھیں چپ کرا رہا تھا۔۔

پوچھو زین اس سے یہ کیوں چپ ہے۔۔۔ مت کرو میرے ساتھ ایسا میں صرف آیت کی عزت کی وجہ سے کسی کو نہیں بتا سکتی" مدیھا نے اپنا مدہ بیان کیا مگر سالار پھر بھی کچھ نہیں بولا تھا یہاں تک کے گھر پہنچ گئے۔۔۔۔۔

سالار آتے ساتھ اپنے پورشن میں چلا گیا تھا۔۔ جبکہ کبیر اپنے روم میں۔۔ مدیھا کو زین انکے کمرے میں لے جانے لگا کہ۔۔ دروازہ کو ک دیکھ کر۔۔ مدیھا شرمندہ سی رہ گئ۔۔۔

مما آپ میرے روم میں چلیں۔۔۔۔ نین زیمل بھی یہ منظر دیکھ چکیں تھیں۔۔ زیمل اپنا لباس بھی تبدیل کر چکی تھی۔۔۔

نین اور زیمل مدیھا کو زین کے روم میں لے گئے۔۔۔ وہ تینوں پریشے عمل بھی وہیں تھے جبکہ باقی سب بھی کچھ کچھ دیر بعد۔۔۔ بیٹھ کر اٹھ گئے۔۔ البتہ آیت کو نیند کی گولیاں دے دیں تھیں کیونکہ اسکی حالت سمبھل ہی نہیں رہی تھی

گھر کا ماحول بے حد اداس تھا۔۔۔ دن نکل آیا۔۔۔ مگر کوئ اپنے کمرے سے نہیں نکلا تھا۔۔۔ کام پر بھی کوئ نہیں گیا تھا۔۔۔

نین اور زیمل نے ساری رات آنکھوں میں کٹ دی تھی کیونکہ مدیھا کو بخار چڑھ گیا تھا۔۔اور وہ ہر کچھ دیر بعد غنودگی میں ہی رونے لگتی تو وہ دونوں ایکدم اٹھ جاتیں۔۔۔

اب بھی ان دونوں نے ہی سب کے لیے ناشتہ بنایا اور پریشے عمل زین اور مدیھا کو زبردستی سب سے پہلے ناشتہ کرایا

۔۔۔

نین کبیر کے لیے ناشتہ بنا کر روم میں لے گئ۔۔۔ مگر کبیر۔۔اب تک بستر پر تھا۔۔۔پیشانی پر بازو رکھے وہ۔۔ چھت کو گھور رہا تھا۔۔

نین اسکے نزدیک آکر بیٹھ گئ۔۔۔۔

کچھ کھالیں کبیر "اسنے مدھم لہجے میں کہا۔۔ ہر گزرتے دن کے ساتھ اس شخص کی قدر میں نین کے دل میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔۔۔اور ہر دن وہ اپنے دل میں اسکے لیے نئے سرے سے محبت محسوس کرتی تھی۔۔۔۔ یہاں آنے کے بعد اسے احساس ہوا تھا رشتے کیا ہیں رشتوں کی ایک دوسرے کے لیے قدر کیا ہے۔۔۔۔۔جو زندگی اسنے گزاری تھی۔۔۔ وہاں رشتے بس رشتے تھے۔۔۔ جبکہ یہاں آنے کے بعد اندازا ہوا۔۔ کہ رشتے صرف منہ سے کہہ دینے سے رشتے نہیں بنتے۔۔

محبت کی ڈوری میں بندھ کر رشتے پروان چڑھتے ہیں اور اسنے اس گھر میں آکر یہ جان لیا کہ تھا کہ۔۔رشتے محبت کا نام ہیں یہاں سب کو ایک دوسرے کی کتنی قدر تھی۔۔ کوئ کسی کا ساتھ چھوڑ دینے پر سکون میں نہیں تھا۔۔

کبیر کچھ نہیں بولا تو نین نے اسکے چہرے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔۔۔

کبیر کی آنکھوں کی پتلیوں میں حرکت ہوئی اسنے نین کو دیکھا۔۔ نین ایکدم تڑپی اسکی آنکھیں سرخ تھیں۔۔۔بے حد۔۔۔ جبکہ آنکھوں کے پردے پھولے ہوئے تھے۔۔۔۔

کبیر" نین نے ٹرے سائیڈ پر رکھی۔۔۔۔

ایسا لگ رہا ہے نین جیسے جسم کا کوئی حصہ ٹوٹ گیا ہے" گہرے مایوس لہجے میں۔۔ وہ بولا۔۔۔ نین کو بس نہیں چلا اسے خود میں سمالے۔۔۔ اسنے کبیر کے دونوں ہاتھ تھام کر اسکو۔۔اٹھایا۔۔اور۔۔۔ حالانکہ کے وہ نین کے مقابلے بہت بڑا تھا پھر بھی اسے خود میں سمیٹنے کی کوشش کی۔۔۔

میں نہیں جانتی آپ لوگ کیا سوچ رہے ہیں یہ نہیں مگر مجھے لگتا ہے کوئی مسلہ ہے۔۔۔ کوئی بات ہے" وہ کبیر کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی اسکو اپنے دل کی بات بتانے لگی۔۔۔

کبیر نے آنکھیں ایکدم کھولیں اور اسکی گود سے ایکدم دور ہوا۔۔۔

میرے سامنے اس قسم کی آئندہ بکواس مت کرنا" وہ چلایا۔۔۔

اچانک ہی۔۔ نین کا رنگ پھیکا پڑ گیا۔۔۔۔

وہ بیچ انسان اب دوبارہ ہماری زندگیوں میں کبھی شامل نہیں ہو گا اور اگر ہوا تو۔۔ میں خود اپنے ہاتھوں سے اسکا خون کر دوں گا" وہ بولا۔۔ اور بستر چھوڑ کر اٹھ گیا۔۔۔۔۔

یہ غلط ہے" نین نے کچھ کہنا چاہا۔۔

نین" کبیر آنکھیں نکال کر غرایا۔۔۔

نین سر جھکا گئ۔۔۔۔۔

وہ جانتا تھا اسکا گھورنا ہی کافی ہے تبھی وہ واشروم میں چلا گیا۔۔ جبکہ نین۔۔۔ بند دروازے کی جناب دیکھ رہی تھی

۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زین مدیھا کے پاؤں دبا رہا تھا جبکہ زیمل نے اسکے سر پر پٹی رکھی۔۔ مدیھا کا بخار اب کچھ اتر گیا تھا۔۔۔

پریشے اور عمل بھی آ چکیں تھیں ادھر ہی۔۔۔

مدیھا نے زیمل کیطرف دیکھا۔۔۔

جاؤ بیٹا سالار کو بھی ناشتہ دے دو۔۔" مدیھا نے کہا۔۔۔

زیمل کچھ ہچکچا گئ۔۔

اگر میری طبعیت ٹھیک ہوتی تو تمھیں نہیں کہتی میں" مدیھا نے کہا تو زیمل اپنے ایکشن دینے پر کچھ شرمندہ سی ہوئ

۔۔

نہیں آنٹی آپ ریسٹ کریں میں دے دیتی ہوں" وہ بولی۔۔اور اٹھ گئ۔۔۔

زین مجھے اپنے بابا کے پاس لے جاؤ" مدیھا بولیں۔۔۔

مما سالار بھیا یہ کبیر بھیا ہی دروازہ بجائیں گے مجھ میں نہیں ہے بابا کے زلزلے سہنے کی ہمت" وہ جلدی سے بولا۔۔ تو مدیھا مسکرا دی۔۔۔۔

جبکہ سب اسکی مسکراہٹ دیکھ کر۔۔۔ایکدم کچھ پر سکون ہوئے۔۔۔

جبکہ مدیھا نے زین کے چہرے پر پیار کیا۔۔۔۔

آیت کو دیکھ لیتی صوفیہ تم۔۔۔۔" مدیھا نے کہا تو۔۔۔ صوفیہ نے سر ہلایا۔۔اور تنزیلہ صوفیہ اور پریشے عمل چاروں آیت کے پاس چلی گئیں۔۔۔

بیٹا اگر تم نہیں جانا چاہتی تو میں نین سے کہہ دیتی ہوں وہ کچھ کھالے۔۔۔۔ پتہ نہیں کچھ کھایا بھی تھا یہ نہیں" وہ پریشان ہی ہو گئیں۔۔۔

زیمل شرمندگی سے سر نفی میں ہلا کر جلدی سے باہر نکلی اور۔۔وہ تو جانتی بھی نہیں تھی کہ اسے کیا پسند ہے۔۔ ناشتے میں۔۔۔اسنے اپنے دماغ کے مطابق کافی کا کپ بنالیا۔۔اکثر افشین کو بھی وہ دیتی تھی کافی بنا کر تبھی کافی تو اسے بنانی آتی تھی اسنے بس کافی بنالی۔۔۔ جبکہ اسکی سمیل سے اسے ہمیشہ سے کوفت ہوتی تھی آخر کوئی اتنا کڑوا اور کالا سیاہ پانی کیسے پی سکتا ہے۔۔۔۔۔

اسنے منہ بنا کر اسپر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔

پھر بد تہذیبی کا احساس ہوا تو۔۔۔ٹرے میں کپ رکھ کر وہ اوپر والے پورشن کیطرف چل دی۔۔۔

اسنے افسوس سے آیت کے کمرے کیطرف دیکھا تھا۔۔ جس کی ایک بار پھر سے رونے کی آوازیں آرہیں تھیں۔۔۔ وہ اوپر آ گئی۔۔۔

مگر یہاں اسے احساس ہوا کہ۔۔۔ یہاں تو ابھی رات باقی ہے۔۔اسنے۔۔۔ کمرے میں داخل ہو کر دیکھا تو وہ۔۔۔

سر تک کمبل تانے شاید سو رہا تھا جبکہ ارد گرد گرے بلیک اور وائٹ تکیوں کا انبار لگا ہوا تھا۔۔۔

جبکہ بیڈ کی بیڈ شیٹ بلکل سکڑ چکی تھی۔۔ کافی بے ترتیب سا مرد تھا وہ۔۔۔اسنے۔۔ کافی کا کپ سائیڈ پر رکھ کر۔۔۔

گلاس وال سے۔۔ پردے ہٹائے تو روشنی کمرے میں بکھر گئ۔۔ مگر اتنی نہیں۔۔ کیونکہ موسم آج کل تقریبا

خوشگوار ہی تھا۔۔ تبھی بادلوں کی اوٹ سے نکلتی روشنی گلاس وال سے چھن کر۔۔۔ کمرے میں اتر آئ اور کمرے

میں موجود ملگجہ سا اندھیرہ ختم ہو گیا۔۔۔

زیمل نے پلٹ کر بیڈ کیطرف دیکھا وہاں تو رتی بھی فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔

وہ اٹھ سکتا تھا خود سے۔۔اسطرح تو وہ اس سے بلکل فرینک نہیں تھی کہ اسپر سے کمبل ہٹا کر۔۔ وہ۔۔۔اسے اٹھاتی

۔۔ تبھی ارد گرد کوئ چیز دیکھنے لگی کہ شاید وہ شور سے اٹھ جائے۔۔

اسنے سائیڈ ٹیبل کو زرا سا بجایا۔۔

سالار" مدھم لہجے میں بولی مگر دوسری طرف اثر بی نہیں پڑا۔۔

تھوڑی دیر اور کوشش کرنے کے باوجود اور اونچی آواز میں بولنے کے باوجود بھی جب وہ نہیں اٹھا تو۔۔۔زیمل نے

کچھ جھجھکتے ہوئے اسکا شانہ ہلایا۔۔

اور آہستگی سے اسکے چہرے پر سے کمبل ہٹا دیا۔۔۔

کمبل کی زراسی گرمی سے اسکے چہرے پر سرخی سی پھیلی ہوئ تھی۔۔ جبکہ چہرے کے نقوش بے حد دلکش تھے وہ پہلی بار اسے غور سے دیکھ رہی تھی۔۔ اسکے گھنے بال پیشانی پر بکھر گئے تھے۔۔ جبکہ بریڈز اور ایک دوسرے میں پیوست پب۔۔۔ وہ سانس تھامے اسکیطرف دیکھ رہی تھی۔۔ اسنے اتنا خوبصورت مرد آج سے پہلے نہیں دیکھا تھا

۔۔۔۔

اور ایکدم اسے اپنی حرکت کا احساس ہوا۔۔

دھڑکتے دل کا شور کانوں میں سن کر وہ گھبرا کر دور ہوئ۔۔۔

سوچا نیچے چلی جائے کیونکہ وہ تو اٹھ نہیں رہا تھا۔۔۔

اور پھر اسنے آخری کوشش کی۔۔۔ وہاں سے ایک کوشن اٹھا کر اسنے سالار کے منہ پر دے مارا۔۔

آہ" وہ جھنجھلا کر۔۔۔ آنکھیں کھول گیا جبکہ زیمل اس کامیابی پر ایکدم خوش ہوئ۔۔۔

یہ آسان تھا طریقہ تھا۔۔ وہ مطمئین ہوئ۔۔۔

کیا مسلہ ہے" سالار تو پھاڑ کھانے کو دوڑا۔۔۔

کافی دیر ہو گئ تھی آپ اٹھے نہیں آنٹی نے بھیجا تھا آپکو ناشتہ کرادوں" زیمل جلد بازی میں بول گئ جبکہ بیڈ سے دور بھی ہو گئ۔۔۔

جبکہ سالار تو مکمل بیدار ہو گیا۔۔۔

یہ کون سا طریقہ ہے اٹھانے کا۔۔۔ تمھیں تو رومینس کی الف بے بھی نہیں آتی ٹھیک سے۔۔ کھینچ کر مار دیا منہ پر۔۔

لڑکی میرے منہ کو کچھ ہوتا تو۔۔۔ دنیا تمھیں چھیت دیتی۔۔۔ بہت قدر ہے اس چہرے کی" وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا

۔۔ اٹھ گیا۔۔۔ اسکی شرٹ کے اوپری بٹن کھلے تھے جن سے زیمل نے نگاہ چرائی تھی۔۔

تو تم مجھے ناشتہ کرانے آئی ہو۔۔۔ واؤ مما ہو میرا کتنا خیال ہے" وہ خوش مزاجی سے بولا۔۔۔

زیمل اسکی صورت دیکھنے لگی۔۔

گھر بھر کے حالات کیا تھے اور اسکو کیسے شگوفے سوج رہے تھے۔۔۔۔

کل تو آپ اتنا غصے میں تھے آج آپ مسکرا رہیں ہیں۔۔۔" وہ کافی کا کپ اسے اٹھا کر دیتی سیدھا سیدھا طنز کرنے لگی

۔۔

نہ ہی کل آنٹی کے پاس آپ آئے" زیمل کو برا لگا تھا۔۔۔۔

زیمل نے اسکے آگے کپ کیا۔۔

مجھے تم سے زیادہ اپنی فیملی کا احساس ہے خیال ہے۔۔" وہ اسکے طنز کا جواب دینے لگا۔۔

ہاں وہ تو کل دیکھا ہے مجھے۔۔۔" زیمل نے بھی اسے چڑانے کا اردہ بنالیا تھا۔۔ سالار اسے گھورنے لگا۔۔۔

میں چلتی ہوں آپ۔۔۔۔ نیچے آجایئے گا شاید آپکو مسکراتا دیکھ سب کچھ بہتر محسوس کریں" زیمل نے سنجیدگی سے

کہا اسے احساس ہو گیا تھا وہ شخص اتنی صلاحیت رکھتا ہے کہ اپنے موڈ سے دوسروں کو خوش کر سکے۔۔۔۔

ویٹ ویٹ۔۔۔۔یہ کون ساطریقہ ہے مما نے تمھیں میرے پاس خود بھیجا ہے اور تم یہ سنجیدہ باتیں میرے منہ پر مار کر جارہی ہو موقع جب ہو تو فائدہ اٹھانا چاہیے کل کی ساری ڈیٹ فلاپ ہو گئ میری" وہ جلدی سے اٹھ کر اسکا ہاتھ پکڑتا بولا۔۔ جبکہ دوسرے ہاتھ سے کافی کا گھونٹ بھر کر اسنے برا سا منہ بنایا۔۔

میرا اپی آئے ہی تم سے زیادہ اچھی کافی بنالیتا ہے" وہ

سر جھٹک کر وہ بولا۔۔۔

اور زیمل کو زبردستی بیڈ پر اپنے سامنے بیٹھالیا۔۔۔

زیمل نے اٹھنا چاہا۔۔۔

اوکے جب تک یہ کافی ختم نہیں ہوتی۔۔بس تب تک" سالار بولا۔۔۔۔تو زیمل ایک نظر اسکی جانب دیکھ کر بیٹھ گئ ۔۔ جبکہ سر جھکالیا تھا۔۔سالار اسکو غور سے دیکھنے لگا۔۔۔

پنک دوپٹہ سرپر رکھے۔۔وہ خاموشی سے۔۔بیٹھی تھی۔۔۔

جبکہ انگلیوں کو اچھی طرح موڑ توڑ رہی تھی۔۔سالار نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور گرم مگر کڑوی ترین کافی کا گھونٹ بھر لیا

۔۔۔

مجھے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔۔۔یہ سب کیسے ٹھیک ہو گا۔۔۔آیت کو دیکھ کر رونا آرہا ہے عارض بھائ نے ایسا کیوں کیا۔۔انھوں نے کتنا بڑا چیٹ کیا ہے آیت کو وہ کیسے برداشت کرے گی۔۔یہ سب کچھ۔۔۔۔"بلآخر زیمل بولی۔۔اور رونے لگی۔۔

سالار نے کافی کا کپ گھیرہ سانس بھر کر۔۔۔ سائیڈ پر رکھا۔۔اور وہ اسکے نزدیک ہوا۔۔۔اور پہلی بار سالار نے اسکو اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔ جبکہ زیمل بھی بنا احتجاج کے لگ گئ تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے زیمل کی جانب دیکھا جو دونوں ہاتھ منہ پر رکھے۔۔۔رونے میں مصروف تھی۔۔۔۔

میرا پروبلم یہ ہے کہ میں تمھیں روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔۔۔ شروع دن سے۔۔۔جب میں نے تمھیں روتے ہوئے دیکھا۔۔۔ تو اس دن سے میں نے سوچ لیا تھا۔۔ تمھارے آنسوں کو خود چن لوں گا۔۔۔"اسنے گھمبیر لہجے میں کہا۔۔۔اور اسکے آنسو صاف کیے۔۔۔۔

زیمل کو اپنی پوزیشن کا فورا احساس ہوا۔۔ تو جلدی سے دور ہونا چاہا۔۔ جبکہ سالار کی پکڑ اسکے شولڈرز پر مظبوط تھی وہ ہچکچا گئ۔۔۔۔

بہت جلد سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔ مجھے لگتا ہے اس بیچ میں کوئ راز ہے۔۔۔ جسے وہ ہم سب سے چھپا کر گیا ہے ۔۔۔ایسا نا ممکن نہیں لگتا تمھیں کہ۔۔۔ بیس تیس دن وہ ہنی مون پر عیاشی مار کر آیا وہ بھی اس لڑکی کے ساتھ جو

اسے پسند نہیں اور جب آیا تو اسکی بتیسی اتنی باہر تھی جتنی میں نے کبھی نہیں دیکھی" وہ سمجھنے لگا زیمل اسکی شکل دیکھنے لگی۔۔

اس سے زیادہ کوئی گھیری اور خاص بات پکڑ لیتے" وہ افسوس کرتی اس سے دور ہوئی۔۔ جبکہ سالار ہنس دیا۔۔۔

آئی پرومس سب ٹھیک وہ جائے گا اور میرے بھائی کو برا مت سمجھنا۔۔۔ وہ میری طرح ہیڈسم اور رومنٹک پلس عقلمند نہیں۔۔۔ ہے مگر پھر بھی۔۔۔ بہت اچھا ہے" زیمل دروازے کی جانب بڑھ رہی تھی جبکہ سالار بیڈ پر لیٹا ۔۔۔ اسکی طرف دیکھتا بولا۔۔۔

آپکے بھائی نے آیت کو جو تکلیف دی ہے اسکے بعد شاید اس گھر میں کوئی اسے اچھا سمجھ سکتا ہے" اسنے سنجیدگی سے کہا۔۔ سالار بھی اسے سنجیدگی سے دیکھنے لگا۔۔۔

اور اگر میں ثابت کردوں" وہ اپنی جگہ سے اٹھا چہرے پر ناگواری چھا گئی تھی۔۔۔

جو حقیقت نہیں اسے آپ ثابت نہیں کر سکتے سالار۔۔۔ وہ انسان شاید آیت کے لائق ہی نہیں"

انف" سالار بھڑکا۔۔۔

مجھے بلکل پسند نہیں۔۔ تم میرے گھر والوں میں سے کسی کی برائی اپنے منہ سے نکالو" وہ دبے لہجے میں غصے سے بھڑکا

۔۔

مجھے ایسا لگتا ہے کہ پھر آپ بھی انھیں لوگوں میں شمار ہیں جو برائی کو ڈھانپ کر رکھتے ہیں جن کی کوشش ہوتی ہے اپنوں کے عیبوں پر پردے ڈالنے کی جبکہ وہ چاہے کچھ بھی کرتے پھیرے۔۔ لڑکی کا دل سالار کا نچ کیطرح

نازک ہوتا ہے وہ اتنے ستم نہیں سہہ سکتا۔۔جتنے مرد ستم عورت کو دے دیتا ہے۔۔اور یہ حقیقت ہے کہا آپ کا۔۔

بھائی آیت کو ڈیزروہی نہیں کرتا تھا" وہ پہلی بار بھڑکی تھی رات سے یہ ہی بات اسے تکلیف دے رہی تھی۔۔۔۔۔

تم اپنی زبان بندر کھو" سالار ضبط سے ایک قدم اسکیطرف بھڑکتا بولا۔۔۔۔

جبکہ زیمل پیچھے ہٹی تھی۔۔۔۔دونوں کے ہی دماغ میں ایسا کچھ نہیں تھا کہ دونوں کے درمیاں گفتگو اس نتیجے پر پہنچے گی۔۔۔۔

زیمل اسکی جانب دیکھ کر وہاں سے نیچے اتر گئی جبکہ سالار نے غصے سے بھڑک کر۔۔دیوار پر ہاتھ مارا تھا۔۔۔

اسے امید نہیں تھی زیمل سے ایسی کسی بھی بات کی۔۔۔

وہ فریش ہو کر نیچے آیا۔۔۔جبکہ فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

وٹ داہیل تم ایک چیز کل رات ہی میں تمھیں کہہ چکا ہوں پتہ نہیں کر سکے۔۔۔"وہ ایکدم کسی پر چلایا تھا۔۔۔کبیر کو اسنے ہاتھ کے اشارے سے روکا جو کہ آفس جارہا تھا شاید۔۔

مجھے آدھے گھنٹے کے اندر اندر رپورٹ دو" اسنے آخری بات کہہ کر فون بند کیا۔۔۔۔

نین ایکطرف کھڑی تھی جبکہ نیچے لاونج میں صرف کبیر تھا باقی کوئی نہیں تھا۔۔۔

کبیر مجھے تم سے بات کرنی ہے" وہ بولا۔۔

ہاں بولو آفس میں میٹینگ ہے تم مجھے جلدی بتادو۔۔"کبیر عجلت میں تھا۔۔

یار کینسل کر دو۔۔۔بات ضروری ہے "

بولو تم میں سن رہا ہوں" وہ بلکل سپاٹ لہجے میں بولا۔۔

کبیر مجھے لگتا ہے عارض کے ساتھ کوئی پروبلم۔۔۔۔"

سالار اس سے پہلے بات پوری کرتا کبیر نے ناگواری سے سانس بھرا۔۔

تمھیں آواز سنائی دے رہی ہے کوئی" اسنے ہاتھ اٹھا کر اس رخ نظروں سے جیسے اس آواز کیطرف اسکی توجہ دلائی جو آیت کے روم سے آرہی تھی مسلسل رونے کی۔۔

سالار نے ضبط سے اپنے ہونٹ بھینچے۔۔۔۔یہ ہی تو۔۔تکلیف تھی۔۔اصل۔۔۔

میں اسی کا حل چاہتا ہوں" سالار نے بتایا۔۔

مگر میں نہیں چاہتا سیدھی طرح تمھیں بتا رہا ہوں۔۔۔جو تمھارا دل کرتا تم کرو۔۔۔مجھ سے کسی بھی بات کی امید مت کرنا۔۔وہ آدمی میرے سامنے آئے یہ نہیں۔۔۔میں آیت کی ڈیورس کراؤں گا تاکہ وہ ایک بار ہی ساری تکلیفوں سے گزر جائے یہ ہر کچھ مہینوں بعد اسکو۔۔لوگ۔۔۔نئے سرے سے اذیت نہ پہنچائے" کبیر کڑک لہجے میں کہتا۔۔۔سالار اور نین کو حیران کر گیا۔۔

پاگل ہوگئے وہ تم کیا بکواس ہر رہے ہو" سالار تپ کر بولا۔۔

میں فیصلہ کر چکا ہوں اور میرے فیصلے کے بیچ کوئی نہیں آئے گا" وہ زہر خند لہجے میں بولتا سالار کو بھی جتاتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔جبکہ سالار۔۔۔حیرانگی سے اسکی پشت گھورتا رہا گیا۔۔۔۔

اسنے نین کیطرف دیکھا۔۔

میں بھی کبیر کو یہ ہی سمجھانا چاہ رہی ہوں کوئی مسلہ ضرور ہے۔۔" نین نے۔۔اپنے دل کی بات بتائی تو سالار سر تھم گیا

ایک طرف اسکی بیوی دوسری طرف اسکا بھائی۔۔۔

سالار کے چہرے پر واضح پریشانی کے آثار تھے۔۔

نین اسکے قریب ہوئی۔۔۔۔

میں آپکے ساتھ ہوں آیت کو اس اذیت سے نکلنے کا حل یہ نہیں جو کبیر سوچ رہے ہیں بلکہ یہ ہے۔۔کہ عارض جہاں بھی ہیں وہ واپس آجائیں۔۔۔" نین اسکو کہنے لگی جس پر سالار نے سر ہلایا۔۔

مگر متفکر دونوں ہی تھے۔۔۔

بابا کہاں ہیں" وہ پوچھنے لگا۔۔

جی انھوں نے ڈور نہیں کھولا۔۔۔زین نے کوشش کی تھی بلکہ چاچو وغیرہ تو کافی دیر سے کوشش کر کے آفس چلے گئے ہیں" نین نے تفصیلی جواب دیا۔۔اور سالار۔۔۔وہاں سے ہٹ کر جلدی سے باپ کے کمرے کی جانب بڑھا

۔۔۔۔

بجانے کو کوئی فائدہ نہیں تھا تبھی اسنے ڈیوڈز سے چابی نکال کر دروازہ کھولا۔۔۔۔

تو کمرے میں اندھیرہ تھا نین باہر ہی رک گئی۔۔۔

اور سالار اندر چلا گیا جبکہ دروازہ بھی بند کر لیا۔۔

اندر کمرے میں اندھیرہ تھا سالار نے لائٹ اون کی۔۔۔

تو مرتضی سٹڈی ٹیبل پر بیٹھے تھے جبکہ انکے آگے۔۔۔ان چاروں بھائیوں کی تصویر رکھی تھی جو انھوں نے۔۔۔
ناران کاغان کے ٹور پر کھنچوائی تھی زندگی میں ایک بار ہی ان چاروں کو اسطرح جانے کی اجازت ملی تھی۔۔۔اور یہ تصویر مرتضی کو بے حد پسند تھی۔۔۔

سالار کو باپ کی پریشانی کا احساس ہوا تو اسنے پیچھے سے انکو گلے سے لگا لیا۔۔۔

وہ کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔

مجھے سخت غصہ ہے تم سب پر" مرتضی بولے اور تصویر کو ٹیبل پر پٹخ دیا۔۔

سالار کے لب مسکرا دیے یعنی یہاں اتنی سختی نہیں تھی۔۔۔۔

ہاں جانتا ہوں۔۔۔" سالار نے اس تصویر کو اٹھا کر دیکھا۔۔۔

وہ چاروں ایک دوسرے کے شانوں پر بازو رکھے۔۔۔ کھڑے ہنس رہے تھے۔۔۔

تم لوگ سمجھتے ہو کہ بہت بڑے ہو چکے ہو۔۔ یہاں تک کے تمھاری ماں کو بھی لگتا ہے کہ مرتضی کی ضرورت اب کسی کو نہیں رہی اسکو تو مر جانا چاہیے" مرتضی نے غصے سے سالار کیطرف دیکھا۔۔

سالار نے انکیطرف دیکھا۔۔

آپکو عارض پر غصہ نہیں" سالار نے الگ ہی سوال کیا۔۔۔

وہ یہیں ہے ابھی امریکہ نہیں گیا۔۔۔۔" مرتضی نے بھی الگ جواب دیا۔ سالار چوکنا ہوا۔ یہ ہی کھوج نکالنے کے لیے تورات سے اپنے پی آئے کو بھاگا رکھا تھا اسنے۔۔۔

واقعی" سالار نے جلدی سے سیل فون نکالا۔۔۔

پھر تو آسانی سے پکڑا جائے گا۔۔اوہ تھینک ڈیڈ" وہ جلدی سے بولا۔۔اور ایکدم وہاں سے باہر نکل گیا۔۔۔

جبکہ مرتضی اسی کے منتظر تھے کہ وہ کب اسکے پاس آئے گا اور کب وہ اسے یہ بتائیں گے۔۔وہ جانتے تھے عارض نے جن نظروں سے انھیں دیکھا تھا وہ کسی مشکل میں ہے۔۔۔ماں باپ کی نگاہ سے اولاد کی تکلیف چھپتی نہیں بھلے اولاد ماں باپ کو کتنی ہی تکلیف دے دے مگر یہ طے تھا۔۔کہ وہ سب کو سیدھا کر دینے کا ارادہ رکھتے تھے۔۔

یہ گھر باندھ کر ہی وہ چلا رہے تھے۔۔اور ان چاروں میں سے۔۔ایک کو بھی وہ اپنے تن سے جدا نہیں کرنا چاہتے تھے

مگر سزا کے حقدار سب ہی تھے تبھی۔۔وہ گہری سانس بھر کر اٹھ گئے اور فریش ہونے کے لیے واشروم چلے گئے

سالار نے افان کو کال کی اور اسے ساری بات بتائی۔۔

یہ کیا بکواس ہے یار تم لوگوں نے ہمیں بتانے کی ضرورت بھی نہیں سمجھی" افان الٹا غصہ کرنے لگا۔۔

یار مجھے فلحال عارض کی لوکیشن کا پتہ چل گیا ہے۔۔ تم میرے پاس پہنچ سکتے ہو۔ کبیر تو میرا فون اٹھانے کے لیے تیار نہیں ہے" سالار جھنجھلا کر بولا۔۔۔ وہ گاڑی خود ڈرائیو کر رہا تھا جبکہ اسکا پی آئے ساتھ بیٹھا تھا اسی نے عارض کی لوکیشن نکالی تھی جو کہ بہت مشکل سے ملی تھی۔۔

یہ لوکیشن ائیر پورٹ سے کچھ دور تھی۔۔۔

اور وہ کافی تیزی سے اس لوکیشن تک پہنچنا چاہ رہا تھا جبکہ افان۔۔ بھی دوسری طرف اسکے کہنے پر آفس سے نکلا تھا

سب اسکے پاس موجود تھے۔ مگر انکی نظروں میں ہمدردی دیکھ کر۔۔۔ اسکو اپنا آپ جیسے بے مول سا لگا جیسے اسکی تو کوئ وقت ہی نہیں تھی۔۔۔۔

کبھی باپ نے پلٹ کر اسکی صورت نہیں دیکھی اور وہ۔۔ ہمیشہ سے۔ انھیں لوگوں کے ٹکڑوں پر پلی۔۔۔۔ ماں کے وجود کو محسوس کرنے کی عمر آئ تو وہ لمس آس پاس نہیں تھا۔۔۔ کوئ بہن بھائ کوئ ہمدرد کوئ ایسا بھی نہیں تھا جس سے اپنی تکلیف باٹتی۔۔۔ کہ وہ کیا محسوس کرتی ہے۔۔۔ وہ کس قرب سے گزرتی ہے جب وہ تنہا رہ جاتی ہے ۔۔ خاموش نظروں نے ایک نظر میں ہی سب کے جھکے سر۔۔۔ اور ترس بھری آنکھوں کو غور سے دیکھا۔۔ تھا۔۔ عارض اسکی زندگی کا وہ شخص تھا۔۔۔۔ جس کے لئے وہ اندھے کنوئیں میں بھی چھلانگ لگا لیتی اور آف نہ کرتی۔۔۔۔

اسکا ہر جزبہ عارض کے لیے اتنا سچا اور گھیرہ تھا کہ اگر وہ جان جاتا تو رشک کرتا کہ آیا کہ وہ اس قابل تھا۔۔۔۔؟؟

اسکے اندر سے اٹھتی عارض کے لیے محبت آنکھوں سے چمکتا جنون کیا کبھی اسے نظر نہیں آیا۔۔۔

شاید وہ اپنی رہتی زندگی میں۔۔ گزشتہ رات وہ کبھی بھول پاتی جو اسکی زندگی میں اکر گزر چکی تھی جس کا کوئی حساب کتاب نہیں تھا جس کے بارے میں اس سے پوچھنے والا کوئی نہیں تھا کیونکہ وہاں سب آسکے اپنے تھے

آیت کا کون تھا۔۔۔۔

کوئی تھا کیا۔۔ اگر آواز لگاتی۔۔۔۔ کسی اپنے کے لیے

تو وہ جانتی تھی دور دور تک بھی کسی اپنے کی آواز سنائی نہیں دیتی۔۔ اب اسکے انسو یہ بے بسی۔۔۔ سہتے سہتے تھک گئے تھے۔۔۔

وہ چپ ہو گئ تھی۔۔۔

یہ بچہ اسکا گناہ تھا۔۔ اور اگر اس کی قسمت میں اسکے باپ کا لمس نہیں تھا تو نہیں تھا۔۔ کیا ہو گیا۔۔ وہ تو نہیں مری زندہ باپ کے ہونے کے باوجود اس حالت میں رہ کر۔۔

تو اسکی بیٹی بھی نہیں مرے گی

کس بات کی فکر تھی

۔اس دنیا میں جب وہ جی لی تو۔۔ اسکی بیٹی بھی جی لے گی۔۔۔

صوفیہ کھانے کا انتظام کرلو۔۔دیکھو شام ڈھل آئ ہے اب۔" تنزیلہ نے اسکیطرف دیکھ کر۔۔ کہا تو نین اور زیمل کو شرمندگی سی ہوئ

ہم بنا لیتے ہیں آپ لوگ آیت کے پاس بیٹھیں۔" نین نے کہا۔۔۔۔اور جلدی اسے اٹھنے لگی زیمل بھی سر ہلا کر ساتھ اٹھی تھی صوفیہ تنزیلہ نے تینوں کو غور سے دیکھا تھا۔۔۔

ہر ایک اپنی جگہ پر نگینہ تھی۔۔۔۔۔مدیحا کی تینوں بہوئیں۔۔۔

جیسے موتیوں کیطرح تھیں۔۔۔

حسن سے چمکتی ہوئیں مالا مال

--

ان دونوں نے اپنی نگاہ پھیر لی۔۔۔

میرے پاس کیوں بیٹھنا ہے میں بیمار نہیں ہوں۔۔۔اور ویسے بھی بھوک مجھے بھی لگی ہے۔۔۔" آیت اپنی جگہ سے کہتی اٹھی

۔۔سب ایکدم حیران کن نظروں سے اسکو دیکھنے لگے۔۔۔

جو اپنے بے داغ شفاف پاوں میں چپل پہن رہی تھی

۔چپل پہن کر وہ بنا کسی کی جانب دیکھے۔۔اپنے کمرے سے باہر نکل گئ پیچھے ان سب نے ایک دوسرے کو دیکھا

زیمل کے چہرے پر ایک مسکراہٹ ابھری۔۔۔

اگر آیت۔۔ہمت کر چکی تھی تو کتنا اچھا تھا نہ کہ وہ اسکیطرح بے بس نہیں ہوئی۔۔۔

ہاں اگر اسنے۔۔کچھ سوچ لیا تھا تو۔۔بہت اچھا سوچا تھا۔۔۔

مرد کے ہونے سے معاشرہ کیا صرف عورت کو قبول کرے گا بھلے وہ مرد خود اس عورت کو تنہا کر دے۔۔۔زلیل کر دے۔۔

نہیں ایسا کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔۔

عورت کی اپنی ایک الگ حثیت بھی ہے۔۔۔

اسکی اپنی شخصیت بھی ہے جو۔۔۔بعض مردوں کے گھٹیا پن سے۔۔مسک ہو جاتی ہے۔۔وہ اپنی سوچوں میں غلتان سب سے پہلے آیت کے پیچھے نکلی تھی جبکہ نین نے دکھ سے عارض کے بارے میں سوچا تھا۔۔۔

نہ جانے وہ کس مصیبت میں اتنی بڑی بے وقوفی کر گیا تھا۔۔۔

اور آگے جا کر اسے کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا۔۔اسے دکھ ہوا تھا تبھی وہ افسردہ سی۔۔۔خود بھی انکے پیچھے اگئ جب کہ سب سے پیچھے صوفیہ اور تنزیلہ اتریں تھیں دونوں ہی خاموش تھیں۔۔

آیت کچن میں اگئ۔۔۔زیمل اور نین کی جیسے زبان پر تھا۔۔۔کہ اس سے کہیں کہ تم باہر چلی جاؤ ہم کھانا بنا لیتے ہیں وہ کچن میں بھی بہت کم آتی تھی۔۔۔۔اور۔۔سالار اور کبیر کی تو لاڈلی تھی۔۔اور شاید گھر میں باقی لوگوں کی بھی کہ سب اسکی تکلیف کو اسکے درد کو محسوس کرتے تھے۔۔اسے کبھی ٔکسی کام کے لیے نہیں کہا۔۔اور نین اور زیمل کو

بھی کوئ مسلہ نہیں تھا۔۔وہ دونوں خود ہی بنا لیتیں مگر آیت نے بنا کسی کا آسرا تکے۔۔اپنے لیے کھانا بنانا شروع کر دیا۔۔ا

ورانداز ایسا تھا کہ ان دونوں کی ہمت ہی نہ پڑی۔۔ کہ اسے کچھ کہہ سکیں۔۔۔

ا

وہ دونوں بھی بنا کچھ بولے۔۔سب کے لیے کھانا بنانے لگی۔۔ جبکہ تنزیلہ صوفیہ بھی ساتھ مدد کر رہی تھیں۔۔۔

کہ پیچھے سے افشین بھی اگئ۔اور ایکدم آیت تک پہنچ کر اسنے آیت کے ہاتھ سے سامان کھینچا تھا۔۔۔

یہ تم کیوں کر رہی ہو۔۔ یہ دونوں کیا اس گھر میں مفت کی روٹیاں توڑنے آئیں ہیں یہ دونوں بنائیں گی۔میری بچی تم باہر چلو۔۔ تم بھلا ان کاموں کو کیوں ہاتھ لگاؤ گی" افشین اسے پیار کرتی بولیں زیمل کو تو عادت تھی۔۔۔اس بے عزتی کی۔۔ یہ شاید اسکا دماغ اب ان باتوں کو ایکسیپٹ کر چکا تھا اں البتہ نین کا چہرہ پل میں سرخ ہو گیا تھا۔۔زیمل کیطرف اسنے غصے سے دیکھا جو بے حس بنی۔یہ بکواس سن کر بھی اپنے کام میں۔مگن تھی۔

نین نے تلملا کر۔افشین کیطرف دیکھا آیت بھی افشین کیطرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

چچی۔آپ بھی تو اصولا اسی کام کے لیے آئ تھیں مفت کی روٹیاں توڑنے تو آپ بھی نہیں آئیں تھیں" نین نے چھری شیلف پر پٹختے ہوئے۔ بڑے ضبط سے افشین کیطرف دیکھا۔۔

افشین تو اسکے منہ پھٹ ہونے پر۔۔۔ بھڑک ہی گئ۔۔زیمل نے نین کو حیرانگی سے دیکھا تھا وہ کیسے بول اٹھی تھی

اور نہ ہی زیمل یہاں مفت کی روٹیاں توڑ رہی ہے۔۔۔۔

خیر

زیمل تو ان خوش نصیب لوگوں میں سے ہے جن کے شوہر انھیں پلکوں پر بیٹھاتے ہیں۔۔۔آپ کو نہ جانے ہم کیوں اتنا چبھتے ہیں۔۔"

لگام ڈالع اپنی زبان کو بدلحاظ لڑکی "افشین پھاڑ کھانے کو دوڑی۔۔

بلکل درست کہہ رہیں ہیں چچی نین بھابھی۔۔۔۔۔

آپکو سرٹیفکیٹ نہیں مل گیا۔۔۔۔واسطہ بلواسطہ۔۔۔زیمل بھابھی یہ کسی دوسرے پر اٹیک کرنے کا۔۔۔۔

اور آپکی مہربانی ہو گی مجھ سے ہمدردیاں نہ کریں۔۔۔۔"

یہ آیت کے الفاظ تھے۔۔ششدر ہونا تو سب کا بنتا تھا۔۔ساکت نظروں سے سب آیت کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

گویا جیسے دنیا کا آٹھواں عجوبہ دیکھ رہے ہوں۔۔۔۔

آیت دوابارہ سے اپنے کام کو لگ گئ۔۔۔

افشین کی آج سے پہلے اتنی بے عزتی کبھی نہیں ہوئ تھی جتنی اسنے آج محسوس کی تھی۔۔۔۔

گویا کہ اسکے پاس کچھ الفاظ نہیں بچے تھے

۔۔زیمل افشین کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔اسکی نظروں میں کوئ تاثر نہیں تھا گویا وہ اسکی اس بے عزتی پر خوش ہوئ تھی یہ کچھ اور نہ اسکی ایسی عادت تھی۔البتہ آج بھی افشین کو دیکھ کر دل کا خوف ختم نہیں ہوا تھا۔۔۔

جبکہ افشین کو اسکی نظریں سراسر مزاق اڑاتیں لگیں۔۔۔۔

اور اپنے اندر اس آگ کو سموئے۔۔۔۔وہ خاموشی سے اس وقت یہاں سے نکل گئ تھی۔۔۔۔

ایت۔۔ سینڈویچیز بناکر باہر ٹیبل پر بیٹھ گئ۔۔۔۔

اصل آیت کو دیکھ کر سب حیران تھے۔۔۔۔

نین اور زیمل نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔پھر بولنے کی کچھ ہمت نہیں ہوئ۔۔۔۔۔تو وہ دونوں جلدی جلدی کھانا بنانے لگیں

--

مرتضی صاحب کمرے سے نکلے۔۔۔۔طبعیت بوجھل تھی تبھی افس جانے کا ارادہ ملتوی کر دیا تھا۔۔۔۔

مگر باہر نکلتے ہی سیدھا نظر آیت پر گئ جو۔۔ٹیبل پر بیٹھی۔۔سینڈویچ کھا رہی تھی۔۔۔۔

جبکہ۔۔صوفیہ نے اسکے آگے فروٹس بھی رکھے۔۔۔۔

تھنکیو" اسنے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔ہاں یہ حیران کن تھا۔۔۔

مگر اتنا بھی عجیب نہیں اگر حالات اس رخ جا رہے تھے تو یہ سب بہترین تھا۔۔وہ چہرے پر نرم مسکان لیے اسکے نزدیک اگئے۔۔۔۔

اور اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

کیسا ہے میرا بچہ "وہ بولے اور چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گئے۔۔۔

ایت انکیطرف دیکھ کر مسکرائ۔۔

میں ٹھیک ہوں تایاابو "آیت نے کہا۔۔۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔۔۔۔۔ "وہ مدھم سا ہنسے۔۔۔

میں بھی شئیر کرلوں۔۔ سیریسلی بہت بھوک ہے "مرتضی بولے تو آیت اپنی ہنسی دبا گئ۔اور انکے سامنے رکھی پلیٹ پر۔۔۔ سینڈوچ رکھا جبکہ نین اور زیمل کو سخت شرمندگی ہوئ۔۔

بابا میں کھانا لگا دیتیں ہوں۔۔ کھانا بلکل ریڈی ہے "نین نے کہا تو مرتضی نے سر ہلایا۔۔

یہ حقیقت تھی انکی تینوں بہوئیں۔خوبصورت ہونے کے ساتھ خوب سیرت بھی تھیں البتہ بیٹوں کے بارے میں انکی کوئ خاص اچھی رائے نہیں تھی۔۔۔

زیمل چونکہ جھجھکتی تھی تبھی اسنے چپ چاپ انکے آگے کھانا لگانا شروع کردیا۔۔

پریشئے اور عمل نے نین کو ٹیبل پر دیکھا تو دوڑتیں ہوئیں اس تک آئیں اور دونوں نے پیچھے سے اسے بانہوں میں بھر لیا۔۔۔۔

آیت ایکدم چونک سی گئ۔۔۔

اور مسکرادی۔۔ مرتضی بھی مسکرائے۔۔ایسا لگ رہا تھا رفتہ رفتہ گھر پر پڑے اندھیرے سائے ختم ہوتے جارہے ہیں

۔۔۔۔

دونوں نے آیت کے گال پر پیار کیا تو وہ شرما سی گئ۔۔۔

اب مجھ پر مکھن لگانا بند کرو" آیت نے نفی میں سر ہلایا۔۔

تھینک گاڈ تم۔۔۔ ٹھیک ہو۔۔"

ہاں میں ٹھیک ہوں" وہ بولی آنکھوں میں عجیب تاثر سا آ گیا۔۔۔

سب نے اسکیطرف دیکھا تھا۔۔۔

پریشے نے جلدی سے۔۔ بات بدل لی۔۔

بھابیز لگتا تھا آج تو بھوکا ماردیں گی آپ دونوں" پریشے دھڑک سے چیئر پر گیری اور اب احساس ہوا تایا ابو سامنے بیٹھیں ہیں اور اسکی حرکتوں پر ہنس رہے ہیں

وہ شرمندہ ہوا ٹھی۔۔۔۔

ریلکس رہو بیٹا۔۔ آج میرا ویسے بھی اپنی بیٹیوں کے ساتھ رہنے کا ارادہ ہے۔۔ سارے بچے جلدی سے اجاو۔۔۔

کھانا کھانے" انھوں نے نین اور زیمل کو بھی کہا۔۔۔

تو۔۔۔ عجیب سی خوشی کی لہر سی دوڑ گئی۔۔ سب میں

صوفیہ تنزیلہ نے جلدی جلدی کھانا لگا دیا۔۔۔

شام تو ہو ہی چکی تھی۔ بس مغرب تک سب ہی گھر کے مرد گھر لوٹ آتے۔۔۔

وہ سب ٹیبل پر بیٹھ گئیں۔۔۔

خوش ایکسائیٹڈ سی۔۔۔

اور سب نے کھانا کھانا شروع کیا۔ صوفیہ اور تنزیلہ بھی ساتھ بیٹھ گئیں مغرب ہونے کو آئی تھی کھانا تو کسی نے نہیں کھایا تھا۔۔

تبھی بھوک بھی بہت لگی تھی۔۔۔ جبکہ مدیحا اور زین ابھی زین کے روم میں تھے

تایا ابو۔۔" ایت کی آواز پر سب نے اسکیطرف دیکھا

وہ آیت جو ییقوقت دو لوگوں کے دیکھنے سے گھبرا اٹھے وہ آج ان سب کی نظروں کے سامنے جمی بیٹھی تھی۔۔

وہ ایکچلی" وہ گھبرا نہیں رہی تھی۔۔۔ بس الفاظ تلاش رہی تھی۔

نہ جانے اپنے لفظ کم حثیت سے کیوں لگ رہے تھے۔۔۔۔

اسکا یوں لفظ تلاش کرنا سب کو۔۔۔ دوبارہ سے۔۔۔ افسردہ کر گیا۔۔۔ کتنا خوش رہنے لگی تھی وہ۔۔۔

مرتضی نے کھانا چھوڑ کر اسکی جانب دیکھا۔۔۔

بولو۔۔۔۔" انھوں نے کہا۔۔۔۔

آیت نے اپنے آنسوں کو حلق میں ہی بے دردی سے اتار لیا۔ وہ ایک انسو بھی ضائع نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

میں چاہتی ہوں۔۔ کہ میں۔۔۔ آفس میں جاب کروں۔۔۔" اسنے آہستگی سے یہ الفاظ کہے تھے۔۔

وہ جانتی تھی مرتضی کو یہ بات بلکل نہیں پسند۔۔۔۔

سب کی اگلی نظریں مرتضی پر تھیں۔۔۔

اچھا فیصلہ ہے۔۔۔۔ میری جان۔۔۔۔ تم جو چاہو وہ کرو مگر اسکو جاب کا نام مت دینا وہ تمھارا اپنا افس ہے۔۔۔۔

کل سے تم میرے ساتھ چلو گی اوکے " یہ کبیر کی آواز تھی۔۔۔۔۔

سب نے۔۔ کبیر کی جانب دیکھا تھا۔۔ایت نے مرتضی اور پھر کبیر کو دیکھا۔۔۔ مرتضی کچھ نہیں بولے تھے چہرے پر۔۔۔زرا ناگواری کا تاثر تھا

کبیر نے اسکے سر پر پیار کیا تھا۔۔۔

آیت کی آنکھوں میں پھر سے پانی بھرنے لگا۔۔۔ نہیں وہ رونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔ کبیر نے اسکی دونوں آنکھیں صاف کی۔۔

اور نین نے جلدی سے اسکے لیے چیئر چھوڑ دی۔۔۔

کبیر اس چیئر پر بیٹھ گیا۔۔۔

اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام کر۔۔اسنے اسکی آنکھوں سے نکلتے خاموش آنسوں کو اپنے انگوٹھے سے صاف کیا مگر آنسو تھے کہ۔۔۔۔بے تابی سے بند توڑتے جارہے تھے۔۔۔

جو ہوا اسے ایک بھیانک خواب سمجھ کر بھول جاو۔۔۔۔۔

زندگی ہمیشہ ایک ڈگر پر نہیں چلتی۔۔۔۔۔

اور تم ان فضولیات کے لیے پیدا نہیں ہوئ ہو۔۔۔

میرے نزدیک تمھارے ہر فیصلے کی اہمیت ہے۔۔۔۔۔

میں چاہتا ہوں تم خوش رہو۔۔اور اگر آفس جوائن کرنے سے تمھیں خوشی ملتی ہے تو تمھاری خوشی کے لیے۔۔۔

مرتضی ہاؤس کے اصول بھی توڑ دیے جائیں گے۔۔۔۔

اور میرے نزدیک یہ اچھا اپشن ہے۔۔ تمھاری ڈگری۔۔۔

کسی گدھے پر ضائع ہونے کے لیے نہیں۔۔۔

مزید مت رونا۔۔۔۔نہ تم اکیلی تھی پہلے نہ ہو۔۔۔۔

جب تک کبیر زندہ ہے تمھارے سامنے کھڑا ہے اگر تمھیں یقین ہو تو۔۔۔"وہ معمولی سا شکواہ بھی کر گیا۔۔۔آیت

اسکے دونوں ہاتھ تھام کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔

وہاں کھڑے سب لوگوں۔کی آنکھوں میں لاتعداد آنسو بھر ائے۔۔۔۔۔

وہ کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔

بس بے بس سا ایک لفظ نکلا تھا۔۔۔۔

میرے ساتھ ایسا کیوں بھیا" کبیر نے اسکو سینے میں جکڑ لیا گویا اپنے مظبوط بازؤں کا احساس دلا یا تھا۔۔۔۔

ریلکس آیت۔۔۔۔بھول جاؤ۔۔۔سب۔۔۔۔"وہ اسے بچوں کی طرح سمبھال رہا تھا۔۔۔۔۔

نین اسپر اور کس کس طرح فدا ہوتی۔۔۔۔

اپنے آنسو صاف کرتے۔۔اسکا دل اسکی محبت سے لبریز ہونے لگا۔۔۔۔

وہ دونوں اس ہوٹل کے نزدیک پہنچے۔۔۔

تو اسکا پی آے اس سے پہلے اترا تھا۔ جبکہ سالار نے پینٹ میں گن چھپا کر۔۔۔ شرٹ اوپر ڈال لی۔۔۔

یہ ایک تھکا دینے والا عمل تھا مگر سوال اسکے بھائ کا تھا۔۔۔

اگر تو وہ غلط نکلا تو۔۔ لازمی عارض پشتائے گا۔۔۔

مگر تب بھی وہ اسکی جان نہیں چھوڑے گا اور اگر ویسا ہی ہوا جیسا۔۔ وہ سوچ کر یہاں تک آیا ہے۔۔۔ تب بھی وہ عارض کو بخشنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

البتہ صورتیں الگ تھیں بس۔۔۔

کان میں بلوٹوتھ لگائے وہ۔۔۔ افان سے رابطے میں تھا جو نزدیک ہی تھا۔۔۔

ان دونوں نے وہاں کھڑے ہو کر افان کا انتظار کرنا مناسب سمجھا۔۔۔

کچھ دیر بعد اسکی گاڑی ایک جھٹکے سے رکی۔۔۔

ان تینوں کے چہروں پر بلا کی سنجیدگی۔۔ اور کرختگی تھی۔۔۔

وہ

ہوٹل ریسپشن پر۔۔۔ انھوں نے روم نمبر معلوم کیا مگر وہ اسے روم نمبر دینے کے لیے تیار نہیں تھے۔۔۔۔

سالار کی لاکھ کوشش کی باوجود دوسری طرف صاف انکار تھا۔

۔ سر اپ سمجھیں ہم اس طرح کسی روم کی انفارمیشن نہیں دے سکتے۔۔

اوہ یو باسٹرڈ۔۔" وہ ایکدم بھڑکا اور اس سے پہلے اسکا گریبان پکڑ لیتا افان نے اسے پیچھے کھینچا اس آدمی کا ٹیمپر اتنا لوز تھا کہ کچھ نہیں کیا جا سکتا تھا۔۔

افان نے سالار کو پیچھے کیا اور خود ریسیپشن بوائے سے بات کرنے لگا۔۔۔ اور اسنے۔۔ لاکھ روپے اسکی ٹیبل پر رکھ کر اسپر ہاتھ رکھ دیا۔۔

وہ لڑکا۔۔ اچانک گھگھیا سا گیا۔۔۔ اور تمام رومز کی انفارمیشن انکے سامنے رکھ دی۔۔

سالار جبکہ اسے آنکھوں سے گھور گھور کر ختم کر دینا چاہتا تھا۔۔۔

ہوٹل زیادہ بڑا نہیں تھا تبھی انھیں عارض کی انفرمیشن اندازے سے ملی تھی کیونکہ پورے ہوٹل میں صرف ایک ہی لڑکی تھی جس کا نام انگریزی تھا۔۔

اور اسی بات پر انھوں نے اس لڑکے سے کیز لی آگے وہ اندر وہی نکلتی یہ نہیں وہ نہیں جانتے تھے وہ تینوں فورا۔۔ روم نمبر 89 کیطرف دوڑے جو کہ فیفتھ فلور پر تھا۔۔۔۔

لفٹ پر سوار ہو کر۔۔ وہ فورا اوپر پہنچ جانا چاہتے تھے۔۔۔ اور جیسے ہی وہ تینوں فیفتھ فلور پر پہنچے اور انھوں نے روم نمبر 89 کو تلاشہ۔۔۔

روم نمبر 89 کے باہر کھڑے ہو کر۔۔۔ وہ اس روم م

کو تینوں ہی گھور رہے تھے۔۔۔

مگر انھیں تھمنا پڑا اندر سے آوازیں ارہیں تھیں سالار اور افان نے ایک دوسرے کیطرف دیکھا۔۔۔۔۔

اور تینوں نے کان۔۔۔دروازے سے لگا دیے۔۔۔

آواز بے حد ہلکی ار ہی تھی جیسے اندر کوئ چیخ رہا ہو۔۔۔۔۔

تو تمھیں یہ لگا کہ میں تمھاری جان بخش دوں گی۔۔ابھی تو تم یہاں تک پہنچے ہو وہ بیچ اسکی گردن اتار دوں گی میں" انگلیش میں جینی۔۔۔۔غصے سے بھڑکتی بولی تھی۔۔عارض کو تین دیو ہیکل گارڈز نے جکڑا ہوا تھا اور جینی کے حکم پر ۔۔وہ اسکے جسم کے کسی بھی حصے پر مارنا شروع ہو جاتے۔۔عارض نے لہو رنگ آنکھوں سے اسکو دیکھا۔۔

یہ اسکی غلطی تھی جو آج اسی کے سامنے آئ ہوئ۔۔ تھی۔اور اس کا سامنا وہ اپنے گھر کے ایک فرد سے بھی نہیں کرانا چاہتا تھا۔۔۔۔

جینی عارض کے نزدیک آئ۔۔۔اور اسکے بال جکڑ کر پیچھے جھٹکا دیا۔۔۔۔

تمھاری آیت کو ان کتوں کے سامنے پھینک دوں گی۔۔۔میں اگر تم نے۔۔۔مجھے تیس کروڑ نہ دیے تو" وہ آنکھیں نکالتی بولی۔۔۔

جبکہ عارض۔۔۔بپھر گیا۔۔۔

تم (گالی) اگر آیت کا نام بھی اپنے منہ سے نکالا تو جان سے مار دوں گا" وہ دھاڑا۔۔۔

بڑی آگ ہے تمھارے دل میں اسکے لیے" جینی نے اسکے چلانے پر کھینچ کر اسکے منہ پر تھپڑ مارا اگر وہ۔۔ان گارڈز میں جکڑا نہیں ہوتا تو جینی کا قیمہ بنا دیتا۔۔۔۔

اسنے بمشکل یہ تھپڑ سہا تھا جبکہ باہر کھڑے۔۔۔لوگں کے تن بدن میں آگ لگ گئ سالار نے بنا کچھ دیکھے

دروازے میں چابی گھمائ۔۔اور دروازہ دھاڑ سے کھول کر۔۔وہ اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔۔۔

جینی ایکدم پلٹی۔۔جبکہ عارض کی حالت دیکھ کر

۔۔جیسے سالار آپے سے باہر ہو گیا اسنے بنا کچھ سوچے سمجھے۔۔جینی کے منہ پر کھینچ کھینچ کر کئ تھپڑ مارے۔۔جیسے

کسی کے بھی حرکت سے پہلے۔۔اور اسکی گردن اپنے سخت ہاتھ کی گرفت میں بھر کر دبادی گرفت اتنی سخت اور

طاقت اتنی تھی کہ جینی کی انکھیں ابل آئیں۔۔۔

تیری اتنی ہمت" وہ دانت کچکا کر بولا

دوسری طرف اسکے تین گارڈز عارض کو چھوڑ کر۔۔۔جیسے ہی سالار پر جھپٹنے لگے پیچھے سے افان اور سالار کے پی

آئے نے۔۔انھیں۔۔۔اپنی طاقت کے مطابق روکنا چاہا۔۔۔جبکہ عارض۔۔۔ایکدم

زمین پر گیرہ تھا اسکے سر پر سے خون نکل رہا تھا جبکہ ناک میں سے بھی۔۔۔اور چہرے پر کئ نیلے نشان تھے۔۔۔

افان اور سالار کا پی آئے ان دیو ہیکل گارڈز سے لڑنے سے قاصر تھے تبھی عارض نے۔۔۔روم سروس یوز کرتے

ہوئے۔۔

نیچے سے سکیورٹی بولالی۔۔۔

افان عارض ایک پل کے لیے جینی کا سرخ چہرہ اور ساکت آنکھیں دیکھ رہا تھا جبکہ۔۔۔سالار کے ہاتھ کی سخت پھولی

ہوئ رگیں اور چہرے پر بلا کی کرختگی۔۔۔اور غراہٹ۔۔۔دیکھ کر۔۔۔وہ دنگ تھا اسکی سوچ میں بھی نہیں تھا کہ

کوئی اس تک پہنچے گا مگر یہ اسکے سوچنے کا وقت نہیں تھا وہ۔۔۔ جیسے ہی ان گارڈز کیطرف بڑھا۔۔ گارڈز نے گن نکال لی۔۔ مگر فائر نہیں کر سکے۔۔ کیونکہ۔ نیچے سے سکیورٹی بھی پہنچ گئی تھی اور عارض نے۔۔ اسکی گن پر لات مار کر گن ہاتھ میں لے لی۔۔

نہ جانے کس نے اس ہنگامے کو دیکھ کر۔۔ پولیس کو کال کر لی تھی۔۔ وہ تینوں گارڈز مار رہے تھے افان کو۔۔۔

پولیس کے آنے سے پہلے سالار نے جینی کو دور جھٹکا اور خود بھی۔۔

بیچ میں کود پڑا اور جیسے چاروں نے مل کر ان گارڈز کا بھرکس بنا دیا۔۔

پولیس بھی پہنچ چکی تھی۔۔۔

اور اسنے سب کو اریسٹ کر لیا۔۔۔۔

ان چاروں کے بھی چوٹیں لگیں ہوئیں تھیں جبکہ۔۔۔ گارڈز کے بھی جینی وہاں۔ سے فرار ہونا چاہتی تھی مگر۔۔۔ سالار کی نگاہ سے بچ نہیں سکی۔۔ اور پولیس نے جینی کو بھی اریسٹ کر لیا۔۔۔

مگر اصل مصیبت سالار کے لیے تھی لوگ اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے کون تھا جو اسے نہیں جانتا تھا۔۔۔

یہ سکینڈل اسکو بھاری پڑنے والے تھا۔۔ جبکہ سرخیوں میں آنا کہاں مشکل تھا۔۔

ایک لائن ہی تو بننی تھی۔۔

مشہور موڈل ایکٹر۔۔۔ اور ابھی سنگینگ کی دنیا میں قدم رکھنے والے سالار مرتضی پولیس حراست میں۔۔۔ ایک لڑکی کے سبب۔۔۔"

اگر وہ عارض کا خون بھی پی جاتا تو۔۔۔ بھی کم تھا۔۔

وہ چار و گارڈز اور جینی سمیت سب۔۔ پولیس کے ساتھ پولیس موبائل میں سوار ہو گئے۔۔۔

رات ڈھل آئ تھی۔۔ سالار واپس نہیں لوٹا تھا۔۔۔ زیمل کو بے چینی ہو رہی تھی وہ۔۔۔ باہر لون میں نکل آئ

اب اسکی یاد بھی آنے لگی تھی۔۔ آج جب۔۔۔ نین نے۔۔۔ اسکے بارے میں کہا۔۔ کہ وہ ان خوش نصیب لوگوں میں سے ہے جن کے شوہر انھیں آنکھوں پر بیٹھا کر رکھتے ہیں تو وہ ایک گھیری سوچ میں اتر گئ تھی۔۔

اس کا ماضی قابل زکر بلکل نہیں تھا۔۔۔۔

اسکا باپ آج بھی اسے بیچ دیتا اگر وہ۔۔ اسے کہیں مل جاتی۔۔۔

سالار وہ شخص تھا جس نے اسے۔۔۔۔ تحفظ دیا تھا۔۔۔

نہ وہ اس سے پیار کرتا تھا۔۔۔ اور نہ شاید وہ اتنی خوبصورت تھی۔۔ اور سب سے بری عادت وہ کتنا ڈرتی تھی لوگوں سے۔۔۔

اور اسکے برعکس جب وہ سالار پر نگاہ ڈالتی تو شاید وہ واقعی خوشقسمت تھی۔۔

ایک دنیا جس کو چاہتی تھی وہ اسکا تھا۔۔۔

آنکھ بھر کر اسکو دیکھ سکتی تھی حق سے اسکو چھو سکتی تھی۔۔۔۔

مگر وہ اسکے قابل نہیں تھی۔۔۔۔۔

اسکا ماضی افشین تھی۔۔۔اور یہ ہی حقیقت تھی۔۔۔وہ کبھی اسکو وہ ماضی بھولنے نہیں دے گی۔۔۔زیمل جانتی تھی۔۔۔

اسنے گہیرہ سانس بھرا۔۔اج دل اسے پکار رہا تھا خود سے کے وہ سامنے ا جائے اچانک۔۔اسی طرح صبح اس سے بحث ہو گئ۔۔۔

اور وہ کیسے پٹ پٹ سب بول گئ تھی اسے دکھ ہوا

وہ کبھی اتنی بد تمیز نہیں تھی۔پھر وہ۔سالار کے ساتھ کیسے بد تمیزی کر گئ۔۔جبکہ وہ غصے میں اگیا تھا۔۔اسکے لیے اسے گھر والے بھی بہت اہم تھے۔۔

پھر سب گھر والے اسے۔۔۔کیسے۔۔۔سر پر اٹھائے پھیرتے تھے۔۔۔

وہ بہترین انسان تھا۔۔جبکہ خود وہ ادھوری۔۔کئ ٹکروں میں بٹی۔۔۔

خود کو سنبھالتی گرتی سنبھلتی بس ایک عام سی لڑکی۔۔

وہ انھیں سوچوں میں گم تھی کہ اچانک اسے احساس ہوا کوئ اسکے پیچھے کھڑا ہے۔۔۔۔

زیمل مڑی۔۔۔اور اپنے پیچھے افشین کو دیکھ کر۔۔ایکدم اسکا سانس رکا تھا۔۔۔۔اور سر جھکتا چلا گیا۔۔۔۔

بہت خوشی ملی ہے آج تجھے" افشین نے اسپر جھپٹنا چاہا۔۔کہ زیمل چلا کر اس سے دور ہوئ۔۔۔

میڈیم۔۔۔دور دور رہیں۔۔۔م۔۔۔میں سالار سے۔۔۔کہ۔۔۔کہہ دوں گی" وہ اٹکتے ہوئے ہمت بناتی بولی

۔۔۔۔

افشین اس دھمکی پر اسکی شکل تکنے لگی۔۔۔۔

تیرے جسم پر اتنے نشان ہیں کہ وہ تجھے دیکھ کر تھوکے گا۔۔ سمجھی تو۔۔۔اگر تجھے لگتا ہے تو حور پری ہے اور وہ تیرے ساتھ ساری زندگی گزارے گا۔۔تو بہت بڑی بیوقوف ہے تو۔۔۔

وہ تجھے۔۔۔۔اپنی زندگی سے۔۔۔نکال باہر پھیکے گا۔۔زرا گور سے کبھی خود کو تو دیکھ۔۔۔

میرے بیٹے نے بھی تیرے جسم پر

۔۔۔اچھے نقشے بنائے ہیں۔۔۔۔ہاہاہاہاہاہاہا۔۔

تو گندی نالی کا بس ایک کیڑہ ہے تو سالار مرتضی کے خواب دیکھنا بند کر دے۔۔۔کیونکہ جلد تو اس محل سے دھکے دے کر نکلنے والی ہے" افشین اسکے نزدیک تو نہیں آئی تھی مگر اسکی خوف سے پھٹی پھٹی آنکھوں میں اپنے الفاظوں سے اٹھتا ڈر اور کانپتا وجود دیکھ کر اسکے دل کو تسکین ملی تھی۔۔سر جھٹک کر وہ اسکے پاس سے چلی گئی جبکہ

زیمل نیچے بیٹھتی چلی گئی۔۔۔۔

واقعی کبھی اسنے خود پر گور نہیں کیا۔۔۔تھا۔۔۔۔

تیز ہوا نے اسکے بال بکھیر دیے۔۔۔اور سفید چمکتے چہرے سے اڑتیں بالوں کی لٹیں۔لبعں کے بلکل نزدیک چمکتا مگر بے بس تل کو اسکے حسن کو روشن کر دے اور بھی۔۔۔ سرخ ناک۔۔۔۔ کانپتے ہونٹ۔۔۔ڈرا سہما وجود جو خود میں ہی سمیٹنا چاہ رہا تھا۔۔۔وہ آنکھوں کو چھپا کر رو دی۔۔۔

لبوں پر بس ایک نام سدا کیطرح تھا۔۔

سالار۔۔۔"

اس وقت وہ سب جیل میں بند تھے۔۔۔سالار کا شدید موڈ بگڑ چکا تھا جبکہ۔۔۔۔اسکے خوبصورت چہرے پر پڑنے والا نیلا نشان اور باہر تلملاتا میڈیا۔۔۔ کہ آخر کس بنا پر سالار مرتضی جیل میں ہے۔۔سب جاننے کے لیے بے تاب تھے۔۔۔

اسنے ایک پولیس کانسٹیبل کو بلایا۔۔۔اور اسے کچھ پیسے دینے کی رشوت لگائ۔۔وہ صرف کبیر کو کال کرنا چاہتا تھا۔۔ یہ ایس ایچ او کوئ نیا تھا ورنہ پورانے کے تو وہ جانتا تھا تبھی ایسی ٹھڑی حرکت کی تھی کہ اسے اٹھا کر جیل میں بند کر دیا تھا۔۔غارض اسکا پی آئے افان۔۔تینوں اس سے دور ہی کھڑے تھے۔۔

کانسٹیبل نے۔۔۔ادھر ادھر دیکھتے اسکے ہاتھ میں اپنا چھوٹا سا موبائل پکڑا دیا۔۔۔

اور خود سالار کے آگے کھڑا ہو گیا۔ موبائل کے ملتے ہی سالار نے فورا۔ کبیر کا نمبر ڈائل کیا تو وہ تینوں بھی قریب انے لگے مگر اسکی گھوری پر دوبارہ وہیں رک گئے۔۔

عارض تو ایک لفظ بھی لبوں سے آزاد نہیں کر سکا تھا۔۔۔ وہ تینوں گارڈز اور جینی الگ سیل میں بند تھے ابھی تک کوئ تشویش نہیں کی گئ تھی۔۔۔

کبیر کی آواز پر سالار نے گھیرہ سانس بھرا وہ ہیلو ہیلو کہہ رہا تھا۔۔ نمبر نہیں جانتا تھا۔ تبھی اس سے پہلے وہ فون بند کرتا۔۔۔

میں جیل میں ہوں۔۔۔۔ فورا میرے پاس پہنچو۔۔" اسنے لوکیشن بتا کر۔۔۔ کال کاٹ دی۔۔۔ دوسری طرف کبیر پر بجلی کی طرح یہ خبر گیری تھی اور وہ ایکدم بیڈ پر سے اٹھا تھا سالار کی آواز وہ لاکھوں میں بھی پہچان سکتا تھا ۔۔۔

نین اسکے اتنی عجلت میں بھاگنے پر پریشان ہو گئ۔۔۔

جبکہ کبیر اسکیطرف دیکھے بنا باہر نکلا۔۔ البتہ ایک پل وہ رکا تھا۔۔۔

میں باہر جا رہا ہوں کسی کو۔۔۔ مت بتانا" اسنے اسے کہا اور وہاں سے باہر نکل گیا۔۔ البتہ نین جاننا چاہتی تھی کہ ہوا کیا ہے مگر اسکے تیزی سے نکلنے پر وہ زیادہ سوال نہیں کر سکی اور کبیر باہر بھاگ کر نکل گیا۔۔۔۔

اسی دوران۔۔۔ زین کی بھی نگاہ کبیر پر پڑی تھی وہ پریشانی سے اسکے دوڑنے پر کبیر کے پیچھے ہوا تھا۔۔

بڑے بھیا کہاں جا رہے ہیں ایسے" زین کی پکار پر کبیر نے۔۔۔ سرد سانس کھینچی تھی۔۔

بیٹھو گاڑی میں" اسنے بس اتنا کہا زین گاڑی میں سوار ہو گیا۔اور کبیر۔۔سالار کے بتائے گئے تھانے کی طرف گاڑی موڑ چکا تھا وہ پل کی چو تھائی میں سالار تک پہنچ جانا چاہتا تھا۔۔سالار جلے پاؤں کی بلی کیطرح کھڑا تھا دو گھنٹے سے وہ شخص کھڑا تھا۔۔۔

سالار بیٹھ جاؤ اب کبیر کو فون کر چکے ہو پھر بھی یوں کھڑے ہو" افان بولا تو۔۔۔سالار ایڑیوں کے بل مڑا اور اسکا گریبان جکڑ لیا۔۔

باہر سے تمھیں کچھ شور سنائی دے رہا ہے۔۔

یہاں میری ریپوٹیشن کی ماں بہن ہو گئی ہے اور تم بکواس کر رہے ہو کہ تم لوگوں۔کیطرح سکون سے بیٹھ جاؤ" وہ دھاڑا۔۔۔

تھا دھاڑ میں اتنی گرج تھی کہ تھانے دار انکے سیل تک پہنچ گیا۔۔۔

آوے چلا کیوں رہا ہے" وہ سالار کو دیکھے بنا بولا۔۔۔۔

تھا۔۔

عارض ایکدم اٹھا۔۔۔

سوری سر" اسنے کہا سالار البتہ مڑا نہیں تھا افان کے پاس اسکی بات کا کوئی جواب نہیں تھا۔۔۔

بھیا" عارض نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔جبکہ سلاار نے وہی ہاتھ۔۔ کھینچ کر اس سے دور کیا اور ایک زوردار تھپڑ عارض کے منہ پر دے مارا۔۔۔

عارض۔۔ایک پل کو وہیں تھم گیا۔۔۔

مجھ سے بکواس مت کرنا۔۔۔۔۔" وہ اپنے کام کو لے کر۔۔۔بے حد سیریس ہو چکا تھا پی آئے تو ایک لفظ بھی نہیں بولا۔۔۔کیونکہ وہ دونوں اسکے بھائی تھے شاہد رایت برت چکا تھا اسکا تو شاید مار مار کر بھر کس نکال دیتا۔۔سالار ان تینوں کو وہیں چھوڑ کر پھر سے سلاخوں۔ کو اپنے ہاتھوں میں جکڑ کر کھڑا ہو گیا جیسے انھیں توڑ کر نکل جانا چاہتا ہو۔۔

پندرہ منٹ کے بامشقت انتظار کے بعد۔۔۔

کبیر اور زین کو اندر آتے دیکھ۔۔۔

اسکے کے اندر لگی آگ۔۔اور بھڑ بھڑاتے غصے میں جیسے معمولی سافرق آیا تھا۔۔۔

کبیر سالار کو سلاخوں کے پیچھے دیکھ کر۔۔۔ایس ایچ او پر برس ہی اٹھا۔۔اسکا بھائی۔۔۔۔

تھاوہ۔۔۔اور عارض بھی تھا۔۔۔وہیں۔افان بھی تھا۔

مگر سالار شاید اسکی بات الگ تھی۔۔

کبیر کو ایس ایچ او پہچان چکا تھا آخر کو وہ بہت بڑی کمپنی کا سی ای او تھا اور اس سے پہلے بھی ان دونوں کی ملاقات ہو چکی تھی۔۔

سوری سر۔۔" ایس ایچ او نے باقائدہ خود سے معافی مانگی اور۔۔سالار سمیت سب کو باہر نکال لیا۔۔۔

باہر میڈیا۔۔اب بھی موجود تھا۔۔

ان تینوں کو بھی چھوڑ دو" پی آئے کی جیکٹ میں سے چیک بک نکال کر ایک بڑی اماونٹ اسپر درج کر کے سالار بے حد سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔

عارض سالار کے پیچھے ہی کھڑا تھا کبیر نے بس اچٹتی ہوئی نگاہ اسپر ڈالی تھی۔۔ مگر سالار پر اسکی پوری توجہ تھی

ایس ایچ او نے مسکرا کر وہ چیک لے لیا اور ان سب کو آزاد کر دیا۔۔۔

سالار نے پی آئے کیطرف دیکھا۔۔۔

سر ائی ویل ہینڈل" وہ جلدی سے باہر بھاگا اور میڈیا۔۔۔

کو اپنی باتوں میں پھنسایا کہ اسی دوران سالار۔۔۔ سر پر کیپ رکھے وہاں سے فورا نکلا تھا۔۔ کیمرے کی آنکھ نے اسکا معمولی سا عکس لیا تھا جبکہ عارض کبیر افان زین مکمل آئے تھے۔۔۔

سالار جلدی سے سیاہ گاڑی میں سوار ہو گیا اور اس سے پہلے۔ میڈیا اس تک پہنچتا وہ بنا کسی کی جانب دیکھے وہاں سے نو دو گیارہ ہو گیا۔۔۔

جبکہ کبیر نے عارض کو بنا کچھ کہے افان اور۔۔۔ زین کو دوسری گاڑی جو۔۔ کہ اسنے کچھ دیر پہلے ڈرائیور کو لانے کو کہا تھا اس میں سوار ہونے کو کہا۔۔۔

خود بھی وہ گاڑی میں بیٹھ گیا البتہ عارض وہیں کھڑا تھا۔۔

بیٹھو گاڑی میں" افان نے اسکا شانہ ہلایا البتہ سنجیدہ وہ خود بھی تھا۔۔

عارض نے افان کی جانب دیکھا افان نے نگاہ گھما لی۔۔۔

زین اور کبیر چپ چاپ شاید اسکے منتظر تھے وہ۔۔۔

گاڑی میں بیٹھا تو گاڑی سپیڈ سے ڈرائیور نے گھر کے راستے پر ڈال لی۔۔۔

سالار گھر پہلے پہنچا تھا۔غصے سے۔۔۔بند گیٹ پر ہی گاڑی دے ماری۔۔۔ایک زوردار آواز پورے گھر میں پھیلی تھی گویا سب کو اندازا ہو گیا سالار و پاس اچکا ہے۔۔۔

اور دوسری طرف زیمل جو وہیں لون میں ہی روتے روتے اور اسکا انتظار کرتے کرتے اسکی آنکھ لگ گئ تھی ہڑ بڑا کر اٹھی۔۔۔

اور کھڑی ہو گئ۔۔۔

بہرے ہو سنائ نہیں دے رہا۔۔۔دروازہ کب سے بجا رہا ہوں۔۔نیندیں پوری ہو رہیں ہیں نواب زادے کی "وہ گاڑی کا شیشہ نیچے کر کے چلایا۔۔۔

زیمل اسکی اواز پہچان گئ تھی اسکے غصے سے گھبرا سی گئ۔۔

تھوڑا قریب اگئ۔۔لون کے چوکیدار نے جلدی سے دروازہ کھول دیا۔۔اسکطرح گاڑی زن سے اندر اگئ۔۔

سب کے سب۔۔۔بھرے ہیں "وہ بھڑکتا ہوا گاڑی سے باہر نکلا۔۔کیپ سر پر سے اتار کر زمین پر دے ماری

اور بنا ادھر ادھر دیکھے اندر چلا گیا۔

زیمل کو دکھ سا ہوا۔۔وہ نزدیک ہی تھا چاہتا تو۔۔اسے دیکھ سکتا تھا۔۔اسنے جھک کر اسکی کیپ کو اٹھا لیا۔۔اور شرمندگی سے چوکیدار کو دیکھا جس کا چہرہ اتر گیا تھا۔۔۔

اپ برامت منایئے گا بابا" زیمل نے کہا تو۔۔۔وہ ہلکا سا مسکرا دیا۔۔

جانتا ہوں بیٹی۔سالار باؤ تو کبھی ایسے نہیں بولتا لگتا ہے آج کچھ ہو گیا ہے" اسنے کہا اور دوسری گاڑی کے لیے دروازہ کھلنے لگا۔۔جبکہ زیمل سر ہلاتی اندر جا چکی تھی۔۔

سالار سڑھیاں چڑھ رہا تھا۔اسکے قدموں میں بھی غصہ تھا۔۔۔

زیمل نیچے سے اسکو دیکھ رہی تھی تبھی کبیر کی آواز اسے اپنے پیچھے سے آتی محسوس ہوئی۔۔۔

سالار رک جاؤ"

بکواس مت کرو مجھ سے" وہ پھاڑ کھانے کو دوڑا۔۔۔۔

تمھیں کس نے کہا تھا جاو۔۔کسی کے پیچھے وہ بھی ایسے بزدل شخص کے پیچھے" کبیر نے بنا عارض کی جانب دیکھ کر کہا

۔۔

چلو میں گدھا ہوں۔۔ سرٹیفیکیٹ دے دیا تم نے اب خوش ہو جاؤ" وہ وہیں سے۔دوبادو ہوا۔۔

زیمل نے محسوس کیا تھا وہ بلکل کبیر کی عزت نہیں کرتا تھا جبکہ کبیر اسپر جان چھڑکتا تھا وہ ایکطرف کھڑی اسکا غیض و غضب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

چلو تم نے مان لیا آئندہ کے لیے نصحیت ہو گی

انف کبیر میرا کریر داو پر لگ گیا ہے۔۔۔ آج تک مجھ پر ایک سکینڈل نہیں بنا۔اور تم جلتی پر تیل لگا رہے ہو" وہ پاس پڑا واس آٹھا کر زمین پر پھیکتا دھاڑا۔۔۔۔

زیمل کی چیخ ہی نکل گئ۔۔۔ سب کی نظروں کا زاویہ اسکیطرف مڑ گیا۔۔۔ جبکہ۔۔۔۔ سالار نے اسکی چیخ کو کوفت سے سنا اور دیکھا تھا۔۔۔ اس لڑکی کے بھی دو چار چماٹ لگا کر ایک بار ہی سارا ڈر نکال دینا چاہتا تھا وہ۔۔۔

مرتضی اس شور شرابے کو سن کر۔۔

باہر اگئے۔۔۔۔

مدیھا کو سخت بخار تھا مگر وہ بھی باہر اگئییں اور رفتہ رفتہ سب ہی باہر اگئے۔۔ عارض کو دیکھ کر۔۔ پورا گھر اپنی جگہ جم گیا تھا۔۔ آیت نے بس ایک سرسری نگاہ اٹھائ تھا اور دوبارہ اپنے کمرے میں چلی گئ یہ منظر عارض کے لیے تکلیف دہ تھا۔۔ تمام منظر پر۔۔۔۔۔

اس ڈرامے بازی کو بند کرو۔۔۔۔ اور چاروں میرے کمرے میں آؤ" مرتضی لگا ایک بار پھر سے پہلے جیسے ہو گئے۔۔ چاروں پر کڑک نگاہ ڈال کر۔۔ وہ دوبارہ کمرے میں جانے لگے کہ سالار انکی بات نہ مانتے ہوئے۔۔۔ دوبارہ اپنے کمرے میں جانے لگا

سالار" مرتضی کی آواز میں تنبیہ تھی۔۔۔ وہ خون کا گھونٹ بھر کر رہ گیا۔۔۔

اور سب سے پہلے تن فن کرتا مرتضی کے کمرے میں چلا گیا تھا۔۔۔

عارض زین اور کبیر بھی مرتضی کے کمرے میں اگئے جبکہ۔۔افان اپنے گھر کو نکل گیا۔۔مدیہا نے شدت سے یہ بات محسوس کی تھی۔۔۔

انکی ضرورت نہیں رہی تھی کیا اب۔۔۔

زیمل انکے پاس ا۔گئ۔۔۔

مما آپکی طبعیت نہیں ٹھیک آپ ریسٹ کریں" انکو پکڑ کر دوبارہ زین کے کمرے میں لے جاتے وہ بولی تھی نین نے بھی وہاں جانا ضروری سمجھا۔جبکہ باقی سب رفتہ رفتہ اپنے کمروں میں چلے گئے۔۔۔

وہ چاروں الگ الگ صوفوں پر بیٹھے تھے۔۔۔۔

جبکہ مرتضی رولنگ چیئر پر۔۔۔۔

چاروں کے سر جھکے ہوئے نہیں تھے۔۔۔وہ جانتے تھے۔۔۔کہ چاروں ہی ایسا کام نہیں کریں گے جن سے انکے سر جھکے۔۔

مگر شاید جانے انجانے میں وہ ایسا کرتے جارہے تھے۔۔۔

مجھے بیٹی کی خواہش تھی۔۔۔کہ میری بیٹی ہو۔۔مگر اللہ نے مجھے چار بیٹے دیے۔۔۔پھر خوشی ہوئ کے یہ چار و میرا بازوں ہیں۔۔ہمیشہ ایک مٹھی۔۔کیطرح جوڑ کر تم چاروں کو رکھا میں نے۔۔۔۔مگر شاید اب۔۔۔زندگیوں میں

من مانیاں اتر گئیں ہیں تمھاری سب کی۔۔۔ یہ شاید تم چاہتے ہو مرتضی مر جائے تو۔۔ تم چار وسکون کی زندگی گزاریں۔۔ "انکی سخت آواز پر۔۔ان چاروں نے پہلو بدلا تھا۔۔۔۔

تمھارے ساتھ جو بھی مسلہ تھا اس ڈرامے بازی کے بجائے تم اسے بتا سکتے تھے "وہ اب ڈائریکٹ عارض سے مخاطب ہوئے۔۔

آیت کو داؤ پر نہیں لگا سکتا تھا" وہ مظبوط لہجے میں بولا۔۔۔

بکواس بند کرو دوبارہ آیت کا نام لبوں پر بھی مت لانا" کبیر غصے سے اسے وارن کرنے لگا۔۔ عارض کچھ نہیں بولا ۔۔۔۔

اب تمھیں لگتا ہے آیت۔۔۔ کیا خوش ہے۔۔۔ "مرتضی نے کبیر کو روکا۔۔ اور عارض کی طرف دیکھا انکا لہجہ بے لچک تھا۔۔۔۔

کم از کم اس تکلیف میں نہیں ہے۔۔ جس کی ہوا بھی اسکو چھو جاتی تو۔۔۔ شاید خود کو معاف نہ کر پاتا۔۔۔۔ "عارض نے پھر سے جواب دیا۔۔۔۔

کیا چاہتی ہے وہ لڑکی "مرتضی بولے۔۔

بیس کروڑ "

عارض نے باپ کی جانب دیکھا۔۔۔ جیسے پوچھ رہا ہو۔۔ اب بتا دیں۔۔۔۔

کبیر زین دونوں نے اس کیطرف دیکھا تھا۔۔۔۔ جبکہ سالار تو پہلے سے ہی جانتا تھا۔

اور اب کہاں ہے لڑکی" مرتضی نے سالار کیطرف دیکھا۔۔

مجھے نہیں پتہ۔۔۔ مجھ سے کچھ مت پوچھیں جہاں بھی ہو گئ۔۔۔اس کی موت بن کر اسی کے پاس آئے گی اور اچھا ہے۔۔۔۔ جینا حرام کر دے سالے کا" وہ نخوت سے بولا تھا بس نہیں چل رہا تھا عارض کا منہ تھپڑا دے۔۔۔۔

سالار جو پوچھا ہے جواب دو" مرتضی اسکے ڈھیٹرے پن سے واقف تھے تبھی ضبط سے بولے وہ کچھ دیر کچھ نہیں بولا

۔۔۔۔

اور پھر اہستگی سے بتایا۔۔

فیروز فلحال اسے ٹھکانے لگا چکا ہو گا باقی بھی میں دیکھ لوں گا۔۔وہ چھپکلی اور کتنی جرت رکھتی ہے" وہ سر جھٹک کر بولا

۔۔۔۔

آزاد کر دو اسکو۔۔" مرتضی نے حکم دیا۔۔۔

چاروں نے انکیطرف دیکھا۔۔۔۔

اگر اتنا ہی آیت کا خیال ہے اسکو اور جو اسنے کیا۔۔ایت کے لیے۔۔ کیا تو۔۔اسکے ساتھ رہ کر اسکی حفاظت کرے گا یہ ۔" وہ جیسے عارض کو سزا سنانے لگے۔۔

بابا آیت کی جان کو خطرہ ہے اس نیچ سے" عارض بھڑکا۔۔

کبیر نے بھی بھڑک کر عارض کو دیکھا۔۔۔

مرتضی البتہ نارمل تھے۔۔۔

توتم کس لیے ہو۔۔بس اسے تکلیفیں دینے کے لیے۔۔۔۔"مرتضی نے غصے سے۔۔۔کہا۔۔۔۔

اگر آیت اتنی ہی اہم ہے تو بچاؤ اسکی جان بھلا اپنی جان لگا دینا داؤ پر۔۔۔۔ویسے خیر تمھارا معملہ آیت کے فیصلے پر

ڈیپینڈ کرتا ہے کہ وہ کیا چاہتی ہے۔"

آیت وہ چاہے گی جو میں چاہو گا۔۔اور میں مزید زیادتی ایت کے ساتھ برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔طلاق دے گا یہ

آیت کو"کبیر کی بات پر سب کی زبان تالو سے لگ گئ۔۔۔

عارض پر تو گویا پہاڑ ٹوٹا تھا۔۔۔

بھیا "

بکواس بند کرو اپنی جس قابل ہو تمھیں اسی جگہ پر رکھا جا رہا ہے۔۔۔اتنا ہی ہیرو بننے کا شوق تھا تو۔اپنی بیوی کو ایک

نظر دیکھ لیتے اسے اعتماد میں بھی لے سکتے تھے۔۔۔۔

مگر تم نے وہ کیا جو تمھارا دل کر رہا تھا اب آیت وہ کرے گی۔۔جو اسکا دل کرے گا۔۔۔طلاق تو ہو گی"یہ سالار

تھا۔۔

عارض ڈھے ہی گیا۔۔۔۔

طلاق کا فیصلہ۔۔۔آیت پر ہے۔۔۔اگر وہ چاہتی ہے تو یہ دے گا اسے طلاق۔۔۔"یہ مرتضی تھے۔۔۔۔۔۔

کم از کم آیت ساری عمر کی تکلیف سے آزاد ہو جائے گی۔۔۔۔

اور سکون کی زندگی گزارے گی بھیا آپکے بنا"یہ زین تھا۔۔عارض۔۔۔چاروطرف سے گھیر گیا تھا۔۔

کیا ہو گیا ہے آپ سب کو" وہ بولا۔۔۔۔

وہ جینی یہاں اس گھر تک پہنچ گئ تھی آیت کو ابزرو کر رہی تھی۔۔۔۔اگر وہ آیت کو یہ میرے بچے کو کچھ کر دیتی

۔۔۔

میرے پاس نہیں ہیں بیس کروڑ۔۔نہ میں اسے دے سکتا۔۔۔

وہ میرا گناہ تھی۔۔اسکے پاس جاکر کم از کم آیت کو اور اپنے بچے کو تو پروٹیکٹ کر سکتا تھا میں۔۔۔"

عارض نے اصل مدعا بیان کیا۔۔۔

ایک بات یاد رکھنا۔۔۔ فلوپ فلم کے ہیرو۔۔۔۔

ہیرو۔۔۔اپنی محبت کو بچانے کے لیے تکلیف دے تو بکواس ہیرو ہے وہ۔۔۔۔۔

اپنی محبت کے لیے دنیا کو آگ لگا دے پرواہ نہ کرے۔۔ کون ہے سامنے کون نہیں۔۔۔۔ جڑ سے کاھاڑ کر پھینک دے۔۔۔۔۔ اصل مردانگی یہ ہے۔۔۔اور یہ جو بھوکس جملے پھینک رہے ہو۔۔۔اپنے منہ میں رکھو" سالار نے اسے بری طرح گھورا۔۔۔

اور اپنی جگہ سے اٹھا

جتنا میرا نقصان تم نے کیا ہے جی تو کر رہا ہے۔۔الٹا لٹکا دوں" وہ ناگواری سے بولا۔۔۔۔

کبیر بھی اٹھ گیا مرتضی بھی اٹھے عارض جبکہ یوں ہی بیٹھا رہ گیا۔۔۔۔

آیت مجھ سے کبھی الگ نہیں ہو گی۔۔۔۔" وہ جیسے تسلی دینے لگا تھا۔۔۔

ان چاروں نے کوئی جواب نہیں دیا اور زین کبیر سالار وہاں سے باہر نکل گئے۔۔

بابا" عارض نے باپ کیطرف دیکھا۔۔ مدد طلب نظریں تھیں

جاؤ یہاں سے۔" وہ سختی سے بولے اور۔۔ سٹڈی میں چلے گئے۔۔۔۔

جبکہ۔۔۔ عارض یوں ہی کھڑا رہ گیا۔۔۔

کبیر اپنے روم میں چلا گیا۔۔۔ جبکہ۔۔۔ سالار اپنے پورشن میں جانے لگا۔۔ کہ اسے ماں کے سسکنے کی آواز آئی

۔۔۔

اسکے قدم زین کے روم کیطرف مڑ گئے۔۔۔۔

نین اور زیمل کے گلے سے لگیں وہ رو رہی۔ تھیں۔۔۔

مما" سالار کی آواز پر سر اٹھایا۔۔۔ تو سالار انکی پھولی ہوئی آنکھوں کو دیکھتا رہ گیا۔۔۔

انکے نزدیک آیا۔۔۔۔

اور مدیحا اسکے سینے سے لگ گئی۔۔۔

آج تم لوگوں۔ کو میری ضرورت محسوس نہیں ہوئی اتنی ہی بری ہوں نہ میں" مدیحا بولیں۔۔۔ اور رونے لگیں۔۔

ایسی کی تیسی۔۔ سب کی۔ دوبارہ۔۔ پنچائیت لگوادوں گا۔۔ کیسی باتیں کر رہیں ہیں آپ۔۔۔ اور یہ آپکا شوہر زیادہ نہیں نکھرے دیکھا رہا دیکھتا ہوں زرا میں" وہ بولا۔۔

مت جاؤ سالار میں معافی کے قابل واقعی نہیں" مدیھا بے بسی سے بولی۔۔عارض بھی وہیں کھڑا تھا مدیھا نے عارض سے رخ موڑ لیا۔۔عارض جیسے۔۔۔۔بے چین ہو گیا۔۔وہ ابھی ایک دن پہلے انکی آنکھوں کی بے بسی کو اگنور کر کے نکلا تھا اور آج۔۔۔وہ انکے پاس آنا چاہتا تھا۔۔کہ زین نے روکا۔۔۔۔

بھیا مما کی طبعیت واقعی ٹھیک نہیں ابھی رک جائیں۔۔۔۔"زین نے سنجیدگی سے کہا۔۔

عارض زین کو حیرانگی سے دیکھنے لگا۔۔۔۔

اور سالار مدیھا کو لے کر کمرے سے۔۔۔۔باہر نکلا۔۔۔

اور سید حامر تضی صاحب کے دروازے تک پہنچا اور دھڑ سے کھول دیا۔۔

یہ بد تہذیبہ سالار ہی تھا مرتضی جانتے تھے مدیھا کو ایک نظر دیکھ کر۔۔۔چہرہ موڑ لیا۔۔۔

مسٹر مرتضی میری مما یہاں ہی رہتی ہیں۔۔۔اب یہاں سے کہیں نہ جائیں۔۔۔اور نہ ہی روئیں" وہ باپ کے قریب آیا۔۔

تھپڑ لگا کر منہ سجادوں گا۔باپ ہوں تمھارا تمیز نہ بھولا کرو۔۔"

ایک تو آپکو رومینس کا موقع دے رہا ہوں پھر بھڑک بھی مجھ سے رہیں ہیں" وہ مدھم آواز میں مسکراہٹ روکتا باپ کو گھورنے لگا۔۔۔

کتنے کمینے مرے ہیں جو تو ایک ہو گیا" مرتضی اسکی آنکھوں کی شرارت پر تپ کھا گئے۔۔۔یہ کوئی ورق تھا اس سب بکواس کا

بائے ڈیڈ۔ ہیوا گڈ نائٹ "آنکھ مار کر وہ وہاں سے باہر نکلا۔۔۔

جبکہ مرتضی دانت پیسنے لگے اسکی معنی خیزی پر بھلا انکی عمر تھی یہ شو شے سہنے کی۔۔۔

مدیھا۔۔۔رونے لگیں وہ مدیھا سے سخت خفا تھے تبھی اسے اگنور کر کے وہاں سے دوبارہ سٹڈی میں چلے گئے۔۔۔

نین بھی اپنے روم میں جا چکی تھی۔ آیت اپنے روم میں تھی عارض ایک بار پھر سے اسی روم میں۔ آگیا۔ جہاں وہ اسے تنہا چھوڑ گیا تھا۔

جبکہ زین اپنے روم میں چلا گیا۔

سالار بھی اپنے پورشن میں جا چکا تھا۔۔ یہ جانے بنا کہ اسکے ساتھ جڑی زندگی کے لیے اب کوئی کمرہ نہیں بچا تھا آیت کا روم تھا جس میں ہے وہ رہ رہی تھی۔۔

زیمل یوں ہی خالی ہال کو دیکھتی رہی۔۔

تبھی اسے احساس ہوا۔۔۔افشین کا۔۔۔ جیسے۔۔۔ وہ اسکے ارد گرد ہو۔۔اور جیسے ابھی اسے جکڑ کر پھر سے عدیل کے کمرے میں بند کر دے گی۔۔ خوف سے رنگ زرد پڑ گیا۔۔۔۔

یعنی اتنا اسکے ذہن پر سوار ہو چکی تھی کہ۔۔۔ وہ اپنے آپ ہی اسکا تصور کر کے گھبرا گئ تھی۔۔

وہ نہیں جانتی تھی کیسے۔ مگر اسکے پاؤں نے بھاگ کر سالار کے کمرے تک کا سفر طے کیا تھا۔۔۔

گھیری سانسوں کی آواز پر۔۔۔ وہ چونکا تھا اتنا تھک چکا تھا کہ اب۔۔ کسی کو دیکھنے کی ہمت نہیں تھی۔۔ اسنے۔۔ ٹاول گردن سے نکالا اور اسے۔۔ صوفے پر اچھال دیا۔۔۔

کوئی ہے وہاں" وہ آئینے کے سامنے کھڑا پوچھنے لگا۔۔۔

جبکہ ایک ہاتھ سے پورے کمرے میں۔۔ کرٹنز کھول دیے تھے۔۔

کمرے کی روشنی بھی کم کردی تھی۔۔

خواب ناک سے ماحول میں چھوٹی چھوٹی سانسوں کی آوازوں نے اسے پھر اسے متوجہ کیا۔۔۔

اور اسکے قدم دوسرے روم کیطرف گئے۔۔۔۔

پنک لباس میں لمبے ریشمی آبشار کی مانند بالوں کو یوں ہی بکھیرے۔۔۔ دونوں ہاتھوں کو سینے سے لگائے۔۔۔

خوف سے پسینے کی چمکتی بوندوں اور سانسوں کے شور سے ہلکان ہوتی وہ سالار۔ کے اعصابوں۔۔ پر جیسے۔ ایکدم بجلی کیطرح گیری تھی۔۔۔۔

گھیری نظروں میں طلب کی شدت لیے وہ اسے دیکھتا رہا۔۔

زیمل کی آنسوؤں سے لبریز نظریں اسپر اٹھیں۔۔۔

وہ۔۔ کوئی روم فری۔۔ فری نہیں تھا۔۔۔ مجھے اکیلے۔۔ ہال ہال میں ڈر۔۔۔

ششششششش" اچانک اپنی جانب اسے کھینچ کر اسنے اپنی انگلی کو۔۔ زیمل کے لبوں پر رکھ کر جیسے۔۔۔ اسکی ٹوٹی پھوٹی بات کو وہیں روک دیا۔۔۔

زیمل کے وجود میں سرد لہر سی دوڑی۔۔۔۔

گھبرا ہی اٹھی وہ۔۔اس انوکھے لمس پر جو آج سے پہلے اسنے سالار کے چھونے پر محسوس نہیں کیا تھا۔۔۔

سالار کی انگلیاں اسکے گھنے بالوں میں پھسلنے لگیں۔۔۔۔

زیمل پریشانی سے اسکو دیکھ رہی تھی آنکھوں میں بلا کی معصومیت چھپی تھی۔۔۔

اپنے سارے ڈر مجھے دے دو" سالار نے اسکی دونوں ہتھیلیوں کو۔۔۔۔ چھو لیا اپنے حرارت سے بھرپور لمس سے ۔۔۔۔ بھیگو دیا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زیمل نے حلق میں تھوک نگلا تھا۔۔۔ سالار نے تھکاوٹ سے بھرپور۔۔۔۔اور شدت طلب سے چمکتی نظروں سے اسکی گردن کیطرف غور سے دیکھا۔۔۔۔اور اپنی انگلی اسکی گردن پر رکھ دی۔۔۔

زیمل سے کوئ بات نہ بن پڑی اسکے تصور میں بھی نہیں تھا سالار اس طرح اسکو ٹریٹ کرے گا۔۔۔اسکے لمس کی حرارت۔۔۔اسکی سانسوں کو بھاری کر رہی تھی۔۔۔

سالار نے اسکا ہاتھ تھامہ اور بنا کچھ دیکھے اسے گھسیٹ کر بیڈ تک لے آیا

ی۔۔۔یہ کیا کر رہے ہیں آپ" زیمل اسکے دھکا دینے سے نرم بیڈ میں دھنستی۔۔۔۔پریشان سی کانپتی ہوئ پوچھنے لگی مگر سالار کی آنکھوں میں عجیب گھیرائ تھی۔۔

زیمل کے شانے کو پیچھے دھکیلتے ہوئے۔۔۔۔وہ اسپر جھکا۔۔۔۔

اسکے ایک ایک نقش اور لبوں کے پاس چھپ کر بیٹھے تل کو دیکھ کر۔۔اسے اپنے دل کی دھڑکن میں بے ترتیبی سی محسوس ہوئی۔۔اور بس اسکو پا لینے کی خواہش نے شدت سے انگڑائی لی تھی۔۔اسنے بڑی چاہتے۔۔سے اسکے پریشان چہرے پر بکھری بالوں کی شرارتی لٹوں کو انگلی کے پور سے۔۔۔پیچھے کیا۔۔۔اور اسکے کان کے پیچھے۔۔۔۔کر کے وہ اسکے کان پر جھکا۔۔۔۔۔

زیمل کے وجود میں جیسے طوفان سا اٹھ گیا۔۔۔۔۔

اسکی رگ رگ میں۔۔۔۔سنسناہٹ سی دوڑی۔۔۔۔اور وہ سالار کی شرٹ کو۔۔۔اپنی مٹھیوں میں جکڑ گئی۔۔۔اسکا تھکا تھکا لمس وہ اپنے کان پر محسوس کر رہی تھی۔۔گویا شدت تھی۔۔جیسے آج ساری تھکاوٹ اتار دینا چاہتا ہو۔۔۔۔۔۔

اوہ یور ٹیسٹ از ٹو گڈ" مدھم مگر بھاری آواز میں وہ۔۔۔اسکے گال پر۔۔۔پیار کرتا بولا۔۔۔زیمل کا سرخ چہرہ اسے مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔۔۔

احساس غالب تھا اسوقت سارے بند توڑ دینے کے درپر تھا۔۔۔

اسکے گلے میں موجود دوپٹے۔۔کو سرکا کر دور کیا۔۔

زیمل جیسے بکھرتی جارہی تھی۔۔۔۔

وہ اسکے چھونے پر۔۔۔۔ہاں بکھر رہی تھی۔۔۔عجیب احساس تھا۔۔

جو چھا رہا تھا اسپر۔۔۔۔۔

سالار نے زیمل کی بند آنکھوں کو۔۔۔دیکھا تو۔۔۔وہ مزید۔۔۔۔

بے تاب سا ہو گیا جیسے۔۔۔اس سے پہلے۔۔۔وہ اسکے حسین دلکش تل کو۔۔۔۔دقت میں ڈالتا

اسپر ظلم ڈھاتا۔۔۔۔۔۔

اسکو ہلکان کرتا۔۔۔اسکی دھڑکنوں میں شور مچا دیتا کہ زیمل ہوش میں آئ تھی زور سے اسکو دور دھکیل کر۔۔وہ اپنے

کانوں پر۔۔ہاتھ رکھ کر۔۔۔۔بیٹھ گئ۔۔

نہیں'' وہ بولی تھی مدھم آواز میں۔۔جبکہ سالار کا اس اچانک جھٹکے پر۔۔۔بے عزتی کے احساس سے۔۔۔۔چہرہ

بری طرح سرخ ہو گیا۔۔

زیمل کا ہاتھ جھٹک کر۔۔زور سے اسکا رخ اپنی جانب کیا۔

۔وٹ دا ہیل از دس'' وہ پاگل سا ہوتا غرایا۔۔۔۔

سالار کے ہاتھ کی گرفت بے حد تنگ تھی کہ زیمل کو تکلیف ہوئ۔۔۔آنکھوں میں آنسو تو پہلے سے ہی موجود

تھے۔۔۔۔

کیا سمجھتی ہو خود کو بار بار مجھے خود سے دور دھکیل کر اور۔۔زلیل کر کے تمھیں ملتا کیا ہے'' وہ اچانک اسکا منہ مٹھی

میں جکڑ گیا۔۔۔۔۔

میں

۔۔میں یہ سب نہیں چاہتی۔۔۔۔آپ آپ مجھ سے دور رہیں" وہ آنسوؤں سے تر لہجے میں بولی۔۔۔۔۔۔

سالار نے دانت پیس کر اپنے ہاتھ کی گرفت میں سختی بڑھادی۔۔۔۔

کون تمھیں میرے نزدیک آنے سے روکتا ہے" وہ اسکا چہرہ اپنے چہرے کے بلکل قریب کرتا۔۔۔۔بولا۔۔۔۔

اسکی آنکھیں سرخ تھیں۔۔میٹھی نرم نظریں سخت۔۔۔۔غضب ناک نظروں میں تبدیل ہوچکیں تھیں۔۔۔۔۔

ک۔۔۔کوئ۔۔۔کوئ نہیں۔۔۔میں۔۔۔میں خود ایسا کچھ نہیں چاہتی" وہ گھبرا کر جلدی سے بولی جبکہ اسکا ہاتھ اپنے چہرے پر سے ہٹانے کی پوری پوری کوشش کی مگر سالار کی گرفت بے حد سخت تھی جبکہ غصہ اس سے زیادہ اسے۔۔۔خوف زدہ کر رہا تھا۔۔۔

سالار کو زیمل کی بات بری طرح چبھی تھی۔۔۔

یہ آخر کیا ڈرامہ تھا۔۔وہ کیوں اسکے ساتھ اسطرح رویہ رکھ رہی تھی۔۔

وہ کوئ گیرہ پڑا تھا۔۔۔۔۔

اسنے ایک جھٹکے سے اسے خود سے دور کیا۔۔۔

زیمل پیچھے بیڈ پر گیر گئ۔۔

اسنے بمشکل اپنے آنسو روکے تھے۔۔۔۔

مگر ایک آنسو۔۔۔نکل کر۔۔۔اسکے گال پر بہہ اٹھا۔۔۔

اسنے بنا پیچھے دیکھے اٹھنا چاہا مگر۔۔۔۔اسے احساس ہوا۔۔۔سالار کے ہاتھ کی گرفت اسکے پاؤں پر کڑی تھی

وہ ایک جھٹکے سے مڑی۔۔۔۔

منظر مکمل تھا

۔۔۔وہ غصے میں بھرا اسکا پاؤں پکڑے ہوئے تھا۔ جبکہ زیمل۔۔۔۔ جیسے ہی مڑی لمبے بال

۔۔ارد گرد۔۔۔ پھیل گئے۔۔۔۔اسکی سانسوں میں ناہمواری تھی۔۔۔۔

چھوڑ۔۔دیں مجھے "وہ سر جھکائے بولی۔۔۔۔

سالار نے وہی پاؤں اسکا۔۔۔۔۔اپنی طرف کھینچا۔۔توزیمل اسکے نزدیک آگئ۔۔۔۔

یہ تو تم بھول جاو۔۔۔۔۔ کہ میں تمھیں چھوڑوں گا۔۔

اور بکواس سنو میری۔۔۔۔۔

کہیں نہیں جارہی ہو تم

۔۔یہیں میرے ساتھ سو۔۔۔ گی اینڈ اٹس مائے آرڈر۔۔۔۔۔۔

اور اگر تم نے مجھے ڈیس اوبے کرنے کی مزید کوشش کی۔۔۔

تو تمھاری پنیشمنٹ۔۔۔۔۔۔بے حد بری ہو گی میں بلکل لحاظ نہیں کروں گا تم میری بیوی ہو۔۔۔ "

وہ اسے سختی سے وارن کرتا۔۔۔۔بیڈ پر سے اٹھا۔۔زیمل نے جھکی نظریں اوپر اٹھائیں۔۔وہ اے سی کی کولینگ تیز کر رہا تھا اسکے ساتھ رہنا اوپر سے سونا مطلب وہ چاہتا تھا بہت جلد ہی زیمل پاگل ہو جائے

۔۔وہ اپنے جزبات نہیں سمبھال سکتی تھی۔۔۔۔۔

اور اوپر سے۔۔۔اسکے لمس نے اسکے وجود میں طوفان اٹھا دیے تھے۔۔جو سالار کے ہو جانے کے تھے۔۔ جیسے وہ بھی ایسی زندگی سے تھک گئی ہو۔۔ہاں وہ اس میں چھپ جانا چاہتی تھی۔۔کوئی اسے نہ دیکھے صرف وہ دیکھے اگر وہ کہتا ساری زندگی اس کمرے میں بند رہو۔۔۔اور میرے ساتھ گزار دو تو وہ یہ بھی کرنے کے لیے تیار تھی۔۔۔۔

اور اسی بات کے تحت۔۔اسے شے ملی اور وہ حدیں پار کرنے پر اترا۔۔۔۔

تو اچانک سے زیمل کے کانوں میں افشین کی آواز گونجنے لگی۔۔۔

وہ کیا ہے اسکے وجود پر۔۔۔نشان۔۔۔اگر سالار سوال کر لیتا۔۔۔

وہ کیا سوچتا۔۔۔اور عدیل اور افشین کی دھمکیاں ان سب نے اسے۔۔ان حسین خوابوں اور لمس سے باہر نکل کھینچا اور وہ۔۔۔

اسکو دور دھکیل گئی۔۔۔

وہ خود کتنی مشکل میں تھی وہ کیسے کسی کو بتاتی۔۔۔

وہ کس قدر ڈر چکی ہے خود سے۔۔اپنے ارد گرد کے لوگوں سے وہ کیسے اسے سمجھاتی۔۔۔۔۔

اپنے آنسوں کو حلق سے نیچے اتار کر۔۔۔وہ جلدی سے اس نرم ملائم بستر سے اتر کر بھاگی۔۔جو اسکے پاؤں جکڑ رہا تھا ۔۔۔

سالار نے جلدی سے۔۔اسے دروازے کے نزدیک جاتے دیکھا۔۔۔ماتھے پر کئی بل ڈلے۔۔۔

زیمل دروازے سے باہر نکلتی کہ اسنے اسے پیچھے پھینک کر۔۔۔۔

دروازے کو لوک کر دیا جو دو کمروں کو آپس میں ملاتا تھا۔۔۔

زیمل دوبارہ سے بیڈ پر گیری تھی۔۔

کیوں کر رہے ہیں آپ اسطرح۔۔۔۔۔ کسی نے دیکھ لیا پھر۔۔۔

کوئی آگیا تو۔۔۔ کسی نے کوئی سوال کر لیا۔۔۔ "وہ اب باقاعدہ رونے لگی تھی۔۔۔

سالار اسکے نزدیک آگیا۔۔ وہ اسکی نظروں سے۔۔ سٹپٹا ہی گئی جیسے وہ گھبرائی سے اسے دیکھ رہا ہو۔۔۔۔

پاؤں اوپر کرو" اسنے سنجیدگی سے حکم دیا تھا۔۔ اور زیمل کو اپنا آپ اتنا کمزور لگ رہا تھا۔۔ گویا اس میں ہلنے کی بھی ہمت نہیں تھی۔۔۔

سالار جھک کر اسکے پاؤں اس سے پہلے اٹھاتا زیمل چلا کر پاؤں اوپر کر گئی۔۔۔

پلیز مجھے جانے دیں" وہ رودی آج یہاں آنا اسکی سب سے بڑی غلطی تھی۔۔۔

سالار کچھ نہیں بولا۔۔۔

اس تکیے پر لیٹو" وہ وہیں کھڑا اسے آرڈر دینے لگا۔۔۔

ن۔۔ نہیں" زیمل ضد کرنے لگی سالار نے سر ہلایا۔۔ اور اپنی شرٹ کے بٹن کھولے دوسری طرف وہ گھبرا کر دھڑکتے دل کے شور سے ہلکان ہوتی۔۔۔ آنکھوں پر ہاتھ رکھ گئی۔۔۔

سالار نے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔ وہ ضرور محظوظ ہوتا اگر کچھ لمحوں پہلے کی بے عزتی بھول جاتی تو۔۔۔ شرٹ اتار کر اسنے۔۔۔ وہیں پھینک دی۔۔۔ اور دوسری طرف سے۔۔ پورے روم کی لائٹس آف کر کے بلکل اندھیرہ کر دیا

۔۔

کہ زیمل نے آنکھوں پر سے ہاتھ ہٹایا۔۔۔

تو پورا کمرہ۔۔۔۔ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔

اسے اندھیروں سے سخت نفرت تھی۔۔ اندھیرے اسے مزید تاریکی میں اتار دیتے تھے۔۔ اسکی یاداشت سے عدیل کے ساتھ گزرے دنوں میں پہنچا دیتے تھے۔۔۔

وہ ہزیانی سی ہو کر۔۔ سالار کو تلاشنے لگی۔۔

س۔۔۔ سس۔ سالار" ڈری سہمی سی آواز پر وہ جو۔۔ بستر کے دوسری طرف لیٹ رہا۔۔۔ تھا۔۔ ایکدم۔۔۔ اسنے زیمل کو اپنی طرف کھینچا تھا۔۔۔

درحقیقت وہ اب۔۔۔ پریشانی محسوس کر رہا تھا۔۔ زیمل کے ساتھ کیا مسلہ تھا وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔۔ کبھی وہ کچھ تھی تو کبھی کچھ۔۔۔۔

میں ادھر ہی ہوں" سالار نے۔۔ اسے بلکل اپنے نزدیک کھینچ لیا اور اسکے کان۔ میں بولا وہ کسی چھوٹے بچے کیطرح اس سے لگ گی تھی۔۔

م۔۔۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے لائٹ کھول دیں" وہ سسکی۔۔۔۔

لائٹ تو نہیں کھلے گی۔۔۔ہاں تمھیں ڈر لگ رہا ہے تو میں یہاں ہوں۔۔۔ مجھ میں چھپ جاؤ" وہ اپنے دونوں ہاتھ اسپر سے ہٹا گیا۔۔۔

آپ بہت ظالم ہیں" زیمل واقعی اس میں چھپنے لگی۔۔۔۔

ساتھ ساتھ۔۔۔۔ کہہ بھی دیا۔ جبکہ رونا تو شاید اسکا مشغلہ تھا۔۔۔۔

سالار کو ہنسی آگئی جو اسنے روک لی۔۔

تم ظالم ہو ایک تو حسن اوپر سے لاپرواہی۔۔۔اتنی روڈنیس" وہ سر جھٹک کر بولا۔۔۔۔۔۔

جان بوجھ کر کر رہے ہیں آپ یہ سب۔۔۔۔تاکہ میں مر جاؤں" وہ۔۔۔۔روتی۔۔۔احتجاج کرتی بولی۔۔۔۔

ہاں میں تو آدم خور ہوں سالم بندے نگل جاتا ہوں۔۔۔پاگل" وہ اندھیرے میں بھی اسے گھور کر بولا۔۔۔اور اسکا سر اٹھا کر اپنے بازوں پر رکھ لیا۔۔۔۔۔اور خود سے بے حد نزدیک کر لیا۔۔۔

زیمل کو اسکی اتنی نزدیکی محسوس ہوئی۔۔تو اسکی کیفیت عجیب ہونے لگی۔۔وہ خود کو اس سے ذرا فاصلے پر کرنے لگی ۔۔۔۔

مگر سالار مزید نزدیک ہوتا چلا گیا۔۔۔

اسکے دونوں بندھے ہاتھوں کو کھول کر اسنے اپنی کمر کے ارد گرد باندھ لیے۔۔۔

زیمل کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔۔۔

ایک اندھیرہ جان نکال رہا تھا۔۔۔اوپر سے۔۔۔یہ آدمی

سالار نے اسکا چہرہ اپنی گردن کے نزدیک کر لیا۔۔۔

زیمل اسکے اندر سے اٹھتی کلون کی خوشبو سے گھبرا کر آنکھیں بند کر گئ۔۔ حقیقت تھی اسکے تصور میں بھی یہ سب کچھ نہیں تھا۔۔۔

البتہ سالار کو محسوس ہو رہا تھا۔۔ اسکی ساری تھکاوٹ اسکے اتنے نزدیک آنے سے۔۔ ختم ہوتی جا رہی ہو۔۔اور گھیری

نینداسے اپنی بانہوں میں بھرنے لگی ہو۔۔۔

اسنے زیمل کی کمر میں ہاتھ باندھ کر اسے خود سے لگا لیا۔۔اور آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔

اسکی بھاری ہوتی سانسیں زیمل محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

اور نہ جانے وہ خود کیسے نارمل ہوئ۔۔۔۔

وہ آنکھیں بند کر گئ۔۔۔۔

دماغ کی تمام سوچیں اسکی قربت میں الجھ گئیں تھیں۔۔

گھیری نیند نے اسے بھی لپیٹے میں لے لیا۔۔۔۔

تیز رنگینگ ٹون سے۔۔۔ سالار نے ناگواری سے ایک آنکھ کھولی۔۔۔اسکے چہرے پر ایک ہاتھ تھا۔۔۔ جبکہ اسکا سر کسی کے سینے پر تھا اسنے۔۔۔ رنگینگ ٹون کی اس مداخلت اور اپنی پوزیشن پر افسوس کیا۔۔

وہ بلکل اس پوزیشن کو تبدیل نہیں کرنا چاہتا تھا مگر اگر زیمل جاگ جاتی تو شاید۔۔۔وہ یہیں مر جاتی۔۔۔ تبھی اسنے ہاتھ پیچھے کر کے سائیڈ ٹیبل تک ہاتھ پہنچایا اور احتیاط سے۔۔ سر اٹھا کر۔۔زیمل سے اوپر ہو گیا۔۔

خیر وہ تو بے ڈھنگے پن سے سوتا تھا تبھی انکی پوزیشن ایسی ہو گئ تھی۔۔ جبکہ وہ تو اب بھی اسی پوزیشن میں تھی۔۔۔۔سالار کو وہ اپنے بستر میں اپنے اتنے نزدیک بے حد پیاری لگی اسکے دل کی دھڑکنوں میں یہ معصوم چہرہ اتر سا گیا تھا۔۔۔

رات والی بے عزتی بھولے وہ۔۔اس منحوس فون کو اٹھا گیا۔۔۔

کیا مصیبت ہے" وہ چلانا چاہتا تھا مگر چلا نہیں سکا۔۔۔

مصیبت

تیرے سے بڑی دنیا میں مصیبت پیدا نہیں ہوئ تجھے ایک بات بتانی ہے کب سے ٹرائے کر رہا ہوں دوپہر کے دو بجے فون اٹھانے کی زحمت ہوئ ہے" افان چلایا۔۔۔

آہستہ بولو" سالار نے مسکرا کر زیمل کو دیکھا۔۔

اگر اسے پتہ چل جاتا وہ دن کے دو بجے تک اسکے بستر میں ہے تو کیا حالت ہوتی اسکی۔۔وہ محظوظ ہوا تھا اور بے ساختہ اسکی انگلیوں کے پوروں نے۔۔زیمل کے چہرے پر کھیلنا شروع کر دیا تھا۔۔۔

کیوں تو کہاں ہے۔۔۔کام پر ہے" افان کو زرا خیال آیا۔۔۔

آخر کو وہ کیا تھا سب جانتے تھے۔۔۔

دنیا کا سب سے دلچسپ منظر دیکھ رہا ہوں۔۔اور سب سے اہم کام کر رہا ہوں" وہ بولا۔۔۔لہجہ مسکراتا تھا

۔جبکہ اب اسکی انگلیوں نے زیمل کے ہونٹوں کے نزدیک تل پر فوکس کر لیا تھا۔۔۔

ہیں" افان پریشان ہو گیا۔۔

مجھے لگتا ہے کوئی رومنٹک شوٹ کر رہا" اسکی گھمبیر آواز سے وہ اتنا ہی اندازا لگا سکا۔۔

مجھے اندازا ہو گیا ہے بیوی اور گرل فرینڈز میں کیا فرق ہے"

سالار کی شدت سے خواہش ہوئی اس چمچماتے تل کو سبق سیکھائے کہ آخر کس طرح اترا رہا ہے۔۔۔

مگر وہ جاگ جاتی اور یہ منظر خواب کیطرح ٹوٹ جاتا جو کہ ابھی وہ چاہتا نہیں تھا۔۔

تو بھابھی کے ساتھ ہے" افان چلایا تھا سب آفس ورکرز نے۔۔اسکو۔۔آنکھیں نکال کر دیکھا تو وہ معزرت کرتا اٹھ کر باہر آ گیا۔۔

سالار دل کھول کر ہنسا۔۔۔

آف۔۔۔وقت دیکھ۔۔گھر والے تیرا منہ توڑ دیں گے اوپر سے تیرا باپ۔۔۔" افان نے احساس دلایا۔۔۔

آج دل نہیں۔۔۔کہ وہ جاگے اور میری آنکھوں سے دور ہو"

افان اسکی سنجیدگی پر چونکا۔۔۔

کیوں

۔۔۔محبت ہو گئی کیا"

افان نے چھیڑا۔۔۔جانتا تھا اسے زیمل سے محبت نہیں تھی۔۔۔۔

معلوم نہیں۔۔۔۔مگر دو چیزیں اب برداشت سے باہر لگتی ہیں۔۔اس سے دوری۔۔۔اور اسکی آنکھوں میں آنسو

۔۔۔

مگر ایک بات نہیں سمجھ پا رہا میں" سالار کنفیوز تھا اور افان اور وہ آپس میں سب کچھ ہی شئیر کرتے تھے۔۔۔

خیریت" افان نے پوچھا۔۔۔۔

وہ خوف زدہ ہے کسی سے۔۔۔۔" اسنے پھر سے زیمل کی طرف دیکھا اسکے پریشان کرنے پر اب وہ۔۔۔چہرے کا رخ موڑ گئی تھی۔۔۔

اسکی گردن اب اسکے سامنے تھے۔۔۔

پشت پر تل اور بھی ظالم تھا۔۔۔

وہ کیا اتنی پوشیدگی میں حسن رکھتی تھی۔۔

سالار نے گھیرہ سانس کھینچ کر نگاہ گھمالی۔۔۔۔

تیرے جیسے دیو سے ہی ہو گی مجھے پتہ ہے تو کتنا بڑا ز لیل ہے۔۔" افان کا رخ کہاں تھا وہ جانتا تھا۔۔۔

باسٹرڈ" سالار نے کہا اور بات کا رخ بدل لیا۔۔۔

اپنی شرٹ اٹھائی۔۔۔۔

حالات تو ایسے ہیں کمرے کے جیسے۔۔۔۔سب پار لگ گیا۔۔۔۔

جبکہ۔۔ ہوا کچھ نہیں" وہ افسوس کرتا۔۔ ہوا۔ چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

اچھا میری سن آج امی پریشے کا رشتہ لا رہی ہیں۔۔۔" وہ بولا۔۔ سالار ایکدم سنجیدہ ہو گیا۔۔۔

ایک دن سکون سے جینے دے گا۔۔۔ کل عارض کے معاملے سے نمٹیں ہیں آج تو نئی کہانی لے آ"

سالار" افان خفگی سے بولا۔۔۔

سالار کو احساس ہوا۔۔

میرے بھائی۔۔۔ تو دو تین دن رک جا۔۔۔ اسکے بعد۔۔۔" وہ سمجھانے لگا۔۔۔

جبکہ افان نے فون بند کر دیا۔۔۔

سالار نے سر تھام لیا۔۔۔

ایک نمبر کا اوور انسان" وہ آئینے میں خود کو دیکھتا افان کے بارے میں سوچتا بولا۔۔۔

جب اسنے نکاح کرنا تھا ارد گرد ایک انسان کو بھی نہیں دیکھا اسنے اور افان ہر دم ہر گھڑی اسکے ساتھ تھا۔۔۔

اسے خود پر غصہ آنے لگا۔۔ اور۔۔۔ شاور لینے واشروم میں چلا گیا۔۔۔

زیمل کی آنکھ کھلی۔۔۔ تو بے ساختہ انگڑائی لے گئی۔۔۔ اور جیسے ہی ارد گرد دیکھا۔۔۔

اسکا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔۔۔

وقت دیکھا۔۔ تو اسکی حالت ایسی تھی کاٹو تو بدن میں لہو نہیں شرمندگی سے چہرہ پسینہ پسینہ ہو گیا تھا۔۔۔۔

نیچے سب جاگ گئے ہوں گے اسکے بارے میں کیا سوچیں گے۔۔۔۔ کیسی نظروں سے دیکھیں گے اسے وہ سالار کے ساتھ سوئی تھی۔۔۔

یااللہ۔۔۔ اتنے سوالات اور اتنی ہی شرمندگی نے۔۔ اسکے سکون دہ چہرے کو پریشان کر دیا تھا اچانک دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ ڈر گئی۔۔۔

اور اس سے پہلے وہ باہر آتا وہ ہوا کے جھونکے پر۔۔ وہاں سے۔۔ نکلی تھی۔۔

سالار نے بیڈ کیطرف دیکھا۔۔ بیڈ خالی تھا۔۔

مطلب محترمہ کو ہارٹ اٹیک آچکا ہے" وہ مسکرایا۔۔ اسکا دوپٹہ۔۔۔۔ بستر پر تھا۔۔ بستر کی سلوٹوں میں وہ نزدیک گیا اور اسکا۔

دوپٹے کو۔۔۔۔ اٹھا کر اسنے ہاتھ پر باندھ لیا۔۔۔۔

اور خود تیار ہونے لگا۔۔۔۔

زیمل۔۔ نیچے آئی۔۔۔ تو نیچے کچن سے سب کی آوازیں آرہیں تھیں اسے نیچے آکر احساس ہوا اسپر دوپٹہ نہیں۔۔ آگے کنواں پیچھے کھائی تھی۔۔۔ وہ ہلکان ہو گئی تھی بس اتنے میں ہی۔۔ پریشانی سے ارد گرد دیکھنے لگی۔۔

تبھی پیچھے سے آیت کی آواز آئی۔۔

بھابھی" وہ گویا کسی کو منہ دیکھانے قابل نہیں تھی اسکی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔۔

جبکہ آیت۔۔کے لبوں پر اپنے آپ مسکان آگئی۔۔

اور اسنے۔۔زیمل

کا ہاتھ پکڑ کر اپنے روم میں کھینچ لیا اس سے پہلے کوئی دیکھتا

۔

زیمل یہ سب نہ برداشت کرتے ہوئے رونے لگی۔۔

آیت البتہ ہنس رہی تھی۔۔۔

تمھارے ساتھ ی سب ہوتا میں تب دیکھتی تمھیں" وہ شکواہ کر گئی۔۔۔

آپکا دوپٹہ کہاں ہے" آیت نے اسے چھیڑا۔۔۔

زیمل نے اسے گھورنے کی کوشش کی۔۔۔

اچھا۔۔۔اچھا سوری۔۔۔ایکچلی میں خود بہت شرمندہ ہوں بڑے بھیا کیا سوچتے ہوں گے میرے بارے میں" وہ

افسردہ سی ہو گئی۔۔۔

کیوں" زیمل نے اسکیطرف دیکھا۔۔

وہ ایکچلی۔۔میں نے اتنی دیر کر دی آج مجھے انکے ساتھ جانا تھا" آیت نے کہا۔۔

اوہاں تو تم سالار کے ساتھ چلی جاؤ" زیمل نے مشورہ دیا۔۔

اتنا فرینڈلی اسکے منہ سے سالار کا نام سن کر آیت اپنی مسکراہٹ چھپانے لگی زیمل شرمندہ ہو گی اس بے اختیاری پر

آیت نے جبکہ مسکان دبالی۔۔

اوکے آپ فریش ہو جائیں۔۔۔" وہ بولی۔۔۔اور خود روم سے باہر آگئ۔۔

زیمل جبکہ۔۔۔ سر تھام گئ

آیت جیسے ہی باہر نکلی۔۔۔دوسری طرف سے عارض بھی اپنے روم سے نکلا۔۔۔

آیت نے نگاہ ایک لمحے میں پھیری تھی۔۔

آیت" عارض کی پکار پر۔۔وہ۔۔۔ سٹپٹا گئ۔۔

کتنی مظبوط بننے کا ناٹک کرتی تھی تو وہ وہی آیت۔۔۔

تبھی سالار نیچے اترا۔۔۔

اور آیت کو دیکھ کر مسکرایا۔۔۔

کیسی ہو" وہ پوچھنے لگا۔۔آیت نے سر ہلایا۔۔سالار نے عارض کی طرف دیکھ لیا تھا۔۔۔ تبھی

آیت کیطرف دیکھا جس نے سر جھکالیا۔۔۔

بھیا آپ مجھے آفس چھوڑ دیں گے" وہ بولی۔۔۔

عارض کے ماتھے پر کئی بل ڈلے

آفس" سالار بھی حیران ہوا۔۔۔

آیت آہستگی سے اسے بتا گئی۔

واؤ نائیس یار۔۔ آئی ایم ایمپریس"

مگر میں نہیں ہوں" عارض نے بیچ میں ٹوکا۔۔۔

دونوں نے عارض کیطرف دیکھا عارض واضح اسکی نظروں میں دیکھ رہا تھا۔۔ آیت نے نگاہ پھیر لی سالار جان بوجھ کر کچھ پل خاموش رہا۔۔۔

تم ایسا کچھ نہیں کرو گی"

وہ اسکو حکم دیتا بولا۔۔۔

آیت اسکے اسطرح بولنے پر آنسو نہیں روک سکی۔۔ جبکہ۔۔ سالار نے بھڑک کر عارض کو دیکھا۔۔

مائینڈ یور اون بیزنیس مین" وہ بولا اور آیت کو لے کر اترنے لگا۔۔ عارض نے دانت پیسے تھے۔۔۔۔ آیت کے اس فیصلے پر۔۔۔۔

جبکہ سالار آیت کو لے کر۔۔۔ ڈائینینگ پر آگیا۔۔۔

آیت کو افس چھوڑ کر۔۔اسنے اپنے پی آئے سے کنٹیکٹ کیا تھا سب سے پہلے

دوسری طرف فیروز نے فون اٹھا کر اسے جینی کے بارے میں سب کچھ بتایا۔۔۔کہ وہ انھیں اسکے فلیٹ کی بیسمنٹ میں۔۔بند کر چکا ہے۔۔۔۔

جس پر سالار نے اسے انکے پاسپورٹ پیسے اور پاکستان اور امریکہ میں بینک بیلنس کی رپیورٹ نکالنے کے آرڈرز دیے۔۔۔۔اور خود کو پیک کرنے کے لیے کہا۔۔

اسنے فیروز کو دو گھنٹے بعد کا وقت دیا تھا۔۔

دو گھنٹے میں اسے ایک ڈائریکٹر سے ملنا تھا۔۔۔

جو کہ ہولی وڈ کا ڈائریکٹر تھا۔۔۔اور وہ کافی ایکسائٹیڈ تھا اس سے ملنے کے لیے۔۔ مگر اس سے پہلے۔۔اسے سب سے اہم کام کرنا تھا۔۔۔

وہ گاڑی ہاسپٹل کی جانب گھما چکا تھا۔۔۔

جبکہ فون پر کسی سے رابطے میں تھا۔۔

ایسا کرو تم چلے جاؤ

میں نے انھیں انفارم کر دیا ہے۔۔۔"لڑکی کے آواز پر اسنے سر ہلایا۔۔۔

اور گاڑی تیزی سے اس سفر پر چل دی۔۔جہاں وہ جانا چاہتا تھا۔۔۔

آیت ایسا کیسے کر سکتی تھی کوئی بھی سوال جانے سمجھے بنا ہی وہ۔۔۔ اتنا بڑا فیصلہ لے چلی تھی۔۔۔ وہ اسے سنتی تو صیحی ہاں ٹھیک ہے وہ مانتا ہے۔۔ اسنے جو کیا جلد بازی میں کیا اور اسنے کسی کو اعتماد میں نہیں لیا جس سے۔۔۔ یہ نقصان ہوا کہ۔ سب اس سے خفا ہو گئے۔۔۔

مگر وہ تو سمجھتی کوئی تو سوال کرتی۔۔

اور اب بھی وہ اسی کیطرف سے پیش قدمی کا خواہش مند تھا۔۔

اوپر سے یہ طلاق والی بات تو گویا تلوار کیطرح لٹک گئی تھی اسکے سر پر۔۔۔

اسنے مدیھا کے کمرے کا رخ کیا۔۔۔ تاکہ ان سے بات کر سکے۔۔

مدیھا کی طبعیت بھی کچھ خاص اچھی نہیں تھی دروازہ بجا کر وہ اندر داخل ہوا تو وہ شاور لے کر آئیں تھیں۔۔ اور اپنی چوٹ پر خود ہی۔۔۔ پٹی کر رہیں تھیں۔۔

اسے شرمندگی ہوئی اسنے اپنی ماں کو کیسے تکلیف دے دی اتنی بڑی۔۔

مدیھا اسکو کمرے میں دیکھ کر۔۔۔ نظر کا رخ پھیر گئیں۔۔۔

کس لیے آئیں ہیں آپ" مدیھا نے بنا توقف کے پوچھا

عارض انکے نزدیک آیا۔۔۔ اور سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔۔

سوری مما" وہ بس اتنا ہی بول سکا۔۔۔

مدیھا کا دل پسیج ہی اٹھا۔۔۔

مگر اسکی وجہ سے انھیں بہت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا تھا شروع سے اب تک۔۔ وہ ایسے کام کر گزرتا تھا جس کا خمیازہ وہ ساتھ ساتھ بھگتی تھیں۔۔۔ وہ باشعور خوبصورت مرد تھا اب تو ایک بچے کا باپ بننے والا تھا مگر۔۔ جلد بازی اتنی تھی

گویا ہر کام ہی سوچے سمجھے بنا کرتا تھا۔۔

اور اسکے ساتھ ساتھ وہ خود کو بھی آیت کا مجرم سمجھتیں تھیں۔۔

دو دن سے وہ۔۔ باہر نہیں نکلیں تھیں کمرے سے صوفیہ تنزیلہ نے اسے بار بار کہا مگر۔۔۔

کچھ اثر نہیں پڑا جب تک کبیر اور مرتضی نہ مان جاتے۔۔۔

عارض آپ جائیں۔۔ میرے سر میں درد ہو رہا ہے" وہ بول کر سائیڈ پر ہو گئیں۔۔ جبکہ وہ ہمیشہ کیطرح۔۔۔

انکے بیڈ پر بیٹھ کر۔۔ انکے قدموں میں بیٹھ گیا جبکہ۔۔۔ انکی گود میں زبردستی سر رکھ لیا۔۔۔

مدیھا نے گھیرہ سانس بھرا۔۔۔

مما یہ سب میں نے اسے تکلیف دینے کے لیے نہیں کیا۔۔۔ میں اسے سیف کرنا چاہتا تھا۔۔۔ میرے پاس اتنے پیسے نہیں تھے میں جینی کو دے کر۔۔۔۔ اسکا خود سے پیچھا چھڑاتا۔۔۔ میں نے بہت وقت اس بات کو سنبھالنا چاہا اور

جب وہ پاکستان آ گئی تو مجھے۔۔۔۔ مجھے آیت کی محبت نے کمزور کر دیا۔۔۔

میں اپنی غلطی پر شرمندہ ہوں۔۔۔

میں مرد تھا۔۔۔ یہ سب قابو میں کر سکتا تھا۔۔۔ مگر میں آیت کی وجہ سے کمزور ہو گیا۔۔

اسے بچانے کے لیے اسے چھوڑ دینے کا سوچ لیا۔۔۔۔" وہ ان سے اپنے دل کی بات کر رہا تھا۔۔۔ مدیھا خاموش بیٹھیں رہیں البتہ۔۔ انکا ہاتھ عارض کے گھنے بالوں میں چلنے لگا تھا۔۔

اسکی اداسی دیکھی کہاں جاتی تھیں ان سے۔۔۔ وہ اپنے ایک ایک بچے سے محبت کرتی تھیں۔۔۔

اور۔۔ ماں باپ کا دل کس طرح نرم سا ہوتا ہے کہ اولاد کتنا ہی کیوں نہ۔۔۔ انکا دل دکھائے۔۔۔ وہ اولاد کے ایک لفظ سے بھی راضی ہو جاتی ہیں اسکی آنکھوں میں اداسی اور اپنی بات کا یقین دلانے والا انداز انکے دل پر لگا تھا۔۔۔

میں آپ کو تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔" اسنے ماں کے ہاتھ پکڑ لیے۔۔۔

میں سب پہلے کیطرح ٹھیک کر دوں گا۔۔۔" وہ انھیں یقین دلانے لگا۔۔۔۔

واقعی آپ کر سکتے ہیں" وہ پوچھنے لگی۔۔۔ چہرے پر غم و غصہ تھا۔۔۔

کیا اس لڑکی کے ٹوٹے ہوئے دل کو دوبارہ جوڑ سکتے ہیں۔۔

جب وہ مجھے سنے گی تو سمجھے گی۔۔۔۔" عارض نے یقین سے کہا۔۔۔۔

مدیھا نے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرہ۔۔۔

شیر کیطرح تربیت کی ہے مرتضی نے آپ چاروں کی۔۔۔ اسطرح خود سے کمزور مخلوق کا دل دکھا کر۔۔ آپ انکی تربیت۔۔۔ کو رائیگاں نہ جانے دیں۔۔۔۔ میری تربیت تو ویسے بھی "

وہ سر جھکا گئیں آنکھوں میں انسو بھر آئے۔۔ عارض نے جلدی سے انھیں سینے سے لگا لیا۔۔

میں جانتا ہوں آپکو میری وجہ سے۔۔ کیا کیا سننے کو ملا ہے۔۔۔ مگر میرا یقین کریں میں سب ٹھیک کر دوں گا" وہ کہنے لگا تو مدیھا نے سر ہلایا۔۔۔۔

اور اسکے شانے پر ہاتھ رکھ کر تھپتھپایا۔۔

آپ ناراض تو نہیں مجھ سے اب" وہ پوچھنے لگا۔۔ مدیھا نے اسکیطرف دیکھا۔۔

جب تک آیت نہیں مانے گی تب تک تو ہوں میں آپ سے ناراض" مدیھا نے صاف انکار کر دیا۔۔

عارض نے نفی میں سر ہلا کر گھیرہ سانس بھرا۔۔

آپ کے دونوں بیٹے نہ جانے خود کو کیا سمجھتے ہیں۔۔۔

طلاق کی باتیں کر رہے ہیں واہ دیکھ لیں۔۔۔ مجھے سولی پر لٹکانے کا کون سا طریقہ سوچا ہے" وہ غصے سے انھیں شکایت لگانے لگا۔۔۔

مدیھا۔۔ تو حیران ہی رہ گئیں۔۔۔۔

جبکہ عارض سالار اور کبیر کی بات یاد کر کے غصے سے باہر نکل گیا۔۔۔

کبیر آیت کو دیکھ کر مسکرانے لگا وہ فیصلہ تو کر چکی تھی مگر اسکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اور وہ بری طرح شرما رہی تھی

کیا ہوا۔۔۔ نہیں کرنا چاہتی" کبیر نے پوچھا۔۔۔

چہرہ سنجیدہ تھا مگر آنکھوں میں جیسے مسکراہٹ تھی۔۔

نہیں بھیا میں کرنا چاہتی ہوں مگر مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیسے کروں گی کام" وہ کنفیوز تھی۔۔۔

آئی تھینک میرے پاس تمھارے لیے بیسٹ کام ہے" کبیر کچھ سوچتے ہوئے بولا۔۔

واقعی" آیت ایکدم جوش سے بولی۔۔۔

بلکل اسطرح۔۔۔اس کام سے۔۔۔ تمھیں ایکسپیرینس بھی آئے گا اور۔۔تم ریسٹ بھی کرلو گی۔۔انڈرسٹینگ ورک فوریو" اسکی طبعیت کو بھی مدنظر رکھا تھا آیت۔۔زرا جھجھک سی گئ۔۔۔

کبیر نے اسکا ہاتھ تھاما اور پورے افس میں اسکو انٹرڈیوز کرایا۔۔

سب اسکو مسکرا کر دیکھ رہے تھے۔۔۔

مس آیت نے آج ہمیں جوائن کیا ہے۔۔اور مجھے امید ہے آپ سب لوگ مس آیت کے ورک میں ہیلپ کریں گے۔۔اٹس آریکویسٹ اور آرڈر۔۔۔"

وہ بولا۔۔۔۔توسب نے یس سر کہا تھا۔۔۔

اور اسکے خوبصورت چہرے پر سب کی نگاہ تھی۔جبکہ وہ کنفیوز سی سر جھکاتی کہ۔۔کبیر نے اسے سر اٹھانے کا کہا ۔۔۔۔

اس طرح دنیا کو فیس نہیں کرو گی۔۔۔یہ سب یہاں تمھارے ور کر ہیں۔۔۔تم اونر ہو اوکے یہ مت بھولنا جس سے جیسے بھی تمھیں کام کرانا ہے تم کراؤ۔۔۔جب تمھیں ہیلپ چاہیے ہو۔۔ مس عائشہ تمھاری ہیلپ کریں گی اوکے "اسنے عائشہ کیطرف دیکھا۔۔

جی سر بہتر "اور آیت کو لے کر وہ۔۔۔۔

ایک کیبن کیطرف چل پڑا۔۔۔۔

یہ کس کا کیبن ہے بھیا۔۔"آیت کیبن کو گھوم کر دیکھتی پوچھنے لگی۔۔۔۔

وائیٹ اور بلیو کو ہینیشن کا کیبن کافی خوبصورت تھا۔۔۔۔

سمجھو تمھارا ہے۔۔"کبیر اسکے مسکرانے پر مسکرایا۔۔

مگر مجھے تو کچھ بھی نہیں آتا پھر میں کیبن میں کیا کروں گی "وہ حیران ہوئ۔۔

اس کیبن کا مالک تمھاری ہیلپ کرے گا ڈونٹ وری "وہ اپنی آنکھوں میں آنے والے وقت کا سوچ کر۔۔۔گویا۔۔ مطمئین ہو گیا۔۔۔تھا۔۔۔۔

وہ جانتا تھا۔۔۔اس کا مالک۔۔۔۔۔ور کرز کا کتنا عادی تھا۔۔اسے یہاں تک کے فائنل اٹھانے کے لیے بھی سیکٹری کی ضرورت تھی صرف انگلیوں پر کی بورڈ چلانے کو ہی وہ بہت کچھ سمجھتا تھا۔اور اس آفس کا۔۔۔وہ پہلا فرد تھا جس کے انڈر ایک پوری ٹیم آفس سے ہٹ کر کام کر رہی تھیں اور۔۔اب۔۔۔اصل اس شخص کی بینڈ بجنے والی تھی۔۔۔۔

کبیر کے دل کو جیسے ٹھنڈ سی پڑ گئ۔۔۔

اس آفس کے مالک کون ہیں "آیت نے پھر سے پوچھا۔۔

میں نے کہا نہ تم ہو" کبیر نے اسکا گال کھینچا وہ بہت خوش لگ رہی تھی۔۔

اوکے "آیت نے کہا۔۔۔

اور کبیر اسے مرتضی شہاب شاداب۔۔۔ سکندر کے رومز دیکھنے لگا وہ سب سے ملی بھی سب اسکو دیکھ کر کافی خوش لگ رہے تھے۔۔۔۔

اتنا مزے دار دن ہو گا اسنے سوچا بھی نہیں تھا وہ بلکل کنفیوز نہیں تھی اب۔۔۔۔۔

سارا دن اسنے کبیر کے ساتھ گزرا تھا انھوں نے لنچ بھی ساتھ کیا۔۔۔

اور کبیر نے اسے ہلکا پھلکا کام بھی سمجھایا جسے کرنے کے لیے وہ کافی سے زیادہ ایکسائیٹڈ تھی۔۔

جبکہ۔۔۔ کبیر بھی آنے والی کل کے لیے ایکسائیٹڈ تھا۔۔۔

شام ہوتے ہی آفس۔۔۔ کی چھٹی ہوئی تو۔۔ کبیر اسے۔۔ گھر لے آنے کے بجائے باہر لے گیا۔۔۔

اس دوران ایک پل کے لیے بھی اسے نین کی یاد نہیں آئی تھی کہ وہ کیسی ہے۔۔ نہ ہی اسنے اسے کوئی فون کیا تھا۔۔ آیت کو آئسکریم پالر میں لے جاتے۔۔ اور اسکے چہرے پر خوشی دیکھ کر۔۔ کبیر کافی خوش تھا اور اپنی سنگین غلطی کو بھول گیا تھا۔۔۔

بھیا۔۔۔ مجھے لگتا ہے۔۔ اب مجھے نیو شاپنگ کرنی چاہے "آیت نے جیسے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔۔

افکورس میری جان۔۔۔ تمھیں نیو شاپنگ کرنی چاہیے۔۔ اینڈ یو ٹرائے ٹو چینج یور سٹائل" وہ خود کافی پی رہا تھا۔۔۔

مسکرا کر بولا۔۔۔

آیت معصومیت سے آنکھیں جھپکنے لگی۔۔۔

مگر میں کیسے چینج کروں گی سٹائل اور۔۔۔ کیا میں اچھی نہیں دیکھتی" وہ افسردہ ہو گئ۔۔۔

کبیر کا بے ساختہ قہقہہ نکلا۔۔۔

ویٹ ق سیکنڈ" اسنے موبائل نکالا اور سالار کا نمبر ڈائل کیا۔۔۔

جو نیکسٹ کال پر اٹینڈ کر لیا گیا دوسری طرف بھی کافی پرجوشی تھی

واؤ برو میں کسی سے ابھی اپنی نیو اگریمنٹ ڈسکس کرنا چاہتا تھا اور تمھارا فون آگیا" سالار پرجوش سا بولا۔۔

وائے نوٹ برو۔۔۔ میں اور آیت تمھارا۔۔ کیفے میں ویٹ کر رہیں ہیں آجاؤ" وہ بولا تو سالار نے اسے لوکیشن سینڈ کرنے کے لیے کہا۔۔ آیت تو پہلی بار اس طرح باہر نکلی تھی وہ بھی اپنے بھائیوں کے ساتھ۔۔ کچھ عرصے پہلے جو اس میں اداسی مایوسی کے جزبات ابھر رہے تھے سب جاتے رہے تھے آدھے گھنٹے کے انتظار کے بعد سالار کیفے میں داخل ہوا تو سب لوگ ایکدم اسکیطرف متوجہ ہوئے

اور جلد ہی بہت سے لوگوں نے اسے گھیر لیا۔۔۔

اسنے ایزیلی سب کے ساتھ پکس کھینچوائی اور۔۔۔

آٹو گراف دیا۔۔۔ اور کچھ دیر بعد وہ۔۔ وہاں سے ہٹ گیا۔۔ لوگ اب بھی اسکی پکس کھینچ رہے تھے آیت نے یہ سب پہلی بار دیکھا تھا آج سالار پر اسے بہت فخر محسوس ہو رہا تھا۔۔

ہیلو ڈول" وہ جھکا اور آیت کا گال کھینچا۔۔ آیت مسکرا دی۔۔۔۔

اور چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔۔

بھیا میں بہت بہت خوش ہوں" آیت ایکدم بولی تو وہ دونوں ہنسنے لگے۔۔۔

رئیل یہ سب تم نے پہلی بار دیکھا ہے" سالار نے لوگوں کیطرف اشارہ کیا اس کے گارڈ لوگوں کو اس تک پہنچنے سے روک رہے تھے۔

ہمم" آیت نے جوش سے سر ہلایا۔۔۔

تو سالار نے اسکا ایک بار پھر گال کھینچا اور ایزی ہو کر چیئر پر بیٹھ گیا۔۔۔

اسنے کبیر کو دیکھا۔۔۔۔

بتاو کیا شئیر کرنا تھا۔۔ کبیر پوچھنے لگا سالار۔۔ کو نہ جانے کیوں آج ڈرنک کرنے کا موڈ بن گیا۔۔ مگر کبیر کے ساتھ

۔۔

مطلب بھری جوانی میں۔۔۔ مرجانے کے مترادف تھا خیر وہ سالار کی اس حرکت سے واقف بھی کہاں تھا۔۔۔

سالار نے ریگولر ڈرنک پر اکتفا کیا۔۔۔۔

ہولی وڈ سے آفر ہوئی ہے

۔۔ اینڈ آئی ایکسیپٹ اٹ" وہ مزے سے بولا۔۔۔

کبیر اور آیت حیرانگی سے اسے دیکھنے لگے۔۔۔

واقعی"آیت کی تو باقاعدہ چیخ نکلی تھی۔۔

" Yeah وہ فخر سے بولا تھا۔۔۔

واؤ بھیا۔۔۔"آیت نے اپنی آئسکریم کا سپون اسکے منہ میں خوشی کے اظہار کے طور پر دیا۔۔۔

جسے اسنے لے لیا۔۔

تم کچھ بولو گے یہ بت بن گئے ہو "سالار نے گھورا۔۔۔

یہ سوچ رہا ہوں تمھارا باپ کیا کرے گا تمھارے ساتھ "کبیر نے کہا۔۔۔تو۔۔سالار نے آنکھیں نکالیں۔۔۔

میری بات سے پہلے اگر تم نے کچھ پھوڑنے کی کوشش کی تو

دیکھنا کیا حشر کرتا ہوں"وہ غصے سے بولا۔۔۔

اوکے اوکے "کبیر نے کہا۔۔۔اور تینوں مسکرا دیے۔۔

تینوں تادیر باتیں کرتے رہے آیت کے لیے یہ لمحے زندگی کے حسین لمحوں میں شامل ہو گئے تھے۔۔

سالار اور کبیر نے اسے۔۔جیسے پھولوں کیطرح ٹریٹ کیا تھا کہ ہلکی سی بھی چوٹ نہ لگ جائے اور سالار کو ملنے والی

وی آئی پی پروٹوکول دیکھ کر

وہ مزید پرجوش ہوتی جارہی تھی۔۔۔

انھوں نے کافی شاپنگ کی تھی اور سالار نے وہ وہ چیزیں دلائیں۔۔۔جو اسنے کبھی نہیں پہنیں تھی۔کافی سٹائلش

کپڑے تھے۔۔۔

میکپ تھا۔۔شوز تھے۔۔۔جیولری تھی۔۔یہ نیا سفر اسکی زندگی میں۔۔۔واقعی کافی خوبصورت تبدیلی لایا تھا۔۔

سالار کی ضد پر وہ۔۔۔اسے پالر لے آیا جبکہ کبیر تو بلکل آیت کے بال کٹنے کے حق میں نہیں تھا۔۔

میں اب لگادوں گا تمھارے تھپڑ اچھے بھلے بال ہیں اسکے "کبیر نے غصے سے اسکو گھورا۔۔۔

تم پورانی صدی کے آدمی چپ رہو "سالار نے کہا اور۔۔وہ اسے لیڈیز پالر میں ل آیا۔۔کبیر تو اندر نہیں گیا تھا جبکہ

آیت حیران تھی سالار پالر میں آگیا تھا۔۔۔

اسکی ساری کٹینگ اور سب چیز ڈیسائیڈ کر کے وہ۔۔۔خود کبیر کے پاس آگیا۔۔۔۔

عارض کو ہارٹ اٹیک آئے گا۔۔لکھ کر رکھ لو "سالار پر مزہ انداز میں بولا۔۔

یہ ہی چاہتا ہوں میں "کبیر نے کہا۔۔۔

بروآئی نیواٹ "اسنے ہنس کر کہا۔۔۔

ابھی تو تم زرا اپنے مصروف وقت میں سے کسی دن وقت نکال کر۔۔شہزادے پر ہوا ظلم دیکھنے آنا "کبیر ہنسا۔۔۔

سالار مطمئین ہوا تھا تھوڑا۔۔۔۔

کیا کیا ہے تم نے "وہ پوچھنے لگا۔۔اور کبیر اسے اپنی ساری چالا کی بتا گیا۔۔

اوہ شیٹ "یہ بات تو سالار بھی جانتا تھا وہ۔۔کس طرح اپنے ارد گرد کام کے لیے لوگ رکھتا تھا۔۔۔۔۔

یار "سالار کا ہنس ہنس کر برا حال تھا

کبیر بھی انجوائے کر رہا تھا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد سالار نے اسکیطرف دیکھا۔۔

تمھیں مما سے بات کرنی چاہیے ماں ہیں وہ ہماری

۔۔اور تمھارا یہ رویہ انھیں ہرٹ کر رہا ہے" وہ بولا۔۔

میں مما سے ناراض نہیں ہوں۔۔۔ مگر وہ بتا تو سکتی تھیں" کبیر نے کہا اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔۔۔

آیت کی عزت کا سوال تھا اور پھر وہ جانتی ہیں۔۔ ہم سب کو۔۔۔" سالار سنجیدگی سے بولا۔۔۔ کبیر خاموش ہو گیا

۔۔۔۔

کچھ دیر مزید دونوں نے سونگز سنے تھے اور کبیر کے لاکھ انکار کے بعد سالار نے اسے اپنا گانا سنایا تھا۔۔ دونوں ٹین ایجرز کی طرح ایک دوسرے کی کھینچائ میں لگے ہوئے تھے۔۔۔

اور کچھ دیر بعد آیت باہر آگئ۔۔

وہ بے حد شرما رہی تھی۔۔

جبکہ وہ دونوں ساکت سے آیت کو دیکھنے لگے۔۔۔

آیت شرمندہ ہو گئ۔۔

اسکے بال ایک حسین کٹینگ میں بدل چکے تھے اسنے کبھی کٹینگ نہیں کرائ تھی۔۔۔ اور انکے دلائے گئے ڈریس میں۔۔ وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی کہ۔۔۔۔ وہ دونوں بت بن گئے تھے آیت دروازہ کھول کر خود ہی بیٹھ گئ۔۔

ایکسیلینٹ" وہ دونوں بیک وقت بولے۔۔

آیت کو کچھ حوصلہ ہوا۔۔

بھیا میرے زیادہ بال کٹ گئے ہیں" آیت افسردہ سی بولی۔۔۔

تمھارے ہی بال ہیں پھر آجائیں گے ٹینشن کیا ہے" اسنے مزے سے کہا۔۔ جبکہ کبیر نے گھورا۔۔

وہ ٹھیک کہہ رہی ہے۔۔ زیمل کے کٹوانا پھر مانو گا" کبیر نے کہا۔۔ تو سالار نے سرد سانس کھینچی۔۔

ایک بار چڑھ تو جائے میرے ہتے۔۔۔" وہ دماغ میں اسکو سوچتا۔۔۔۔

بولا۔۔۔

کبھی اچھا بی سوچ لیتے ہیں" کبیر نے آیت کا لحاظ کرتے ہوئے۔۔۔ اسکیطرف دیکھا اور دونوں کا ایک دم قہقہہ نکلا

۔۔۔ اور۔۔ تقریبا۔۔۔ وہ بارہ بجے گھر پہنچے تھے تینوں۔۔۔۔

ان دونوں نے آیت کے شاپنگ بیگ اٹھائے ہوئے تھے۔۔ جبکہ آیت نے سر پر دوپٹہ لے لیا اسے شرمندگی ہو رہی تھی مگر اچھا بھی لگ رہا تھا۔۔۔

مرتضی وہیں لاونج میں تھے جبکہ عارض جلے پاؤں کی بلی بنا انتظار کر رہا تھا

۔ دوسری طرف نین بھی وہیں۔۔ بیٹھی تھی۔۔ اور زیمل وہ بھی تو منتظر تھی۔۔

ان سب نے ان تینوں کیطرف دیکھا۔۔۔

اور سب سے پہلے نین اٹھ کر کمرے میں چلی گئ۔۔۔

آج اسکی کتنی طبعیت خراب ہوئ تھی۔۔

اور اسنے کبیر کو کتنے فون کیے۔۔۔۔۔تھے۔۔۔

کم از کم۔ وہ بتا تو سکتا تھا وہ کہاں پر ہے۔۔۔اسک دل ٹوٹ سا گیا اور وہ اٹھ کر کمرے میں چلی گئ۔۔

زیمل کو کہاں اپنی ولیو محسوس ہوتی تھی۔۔۔۔وہ بھی۔۔۔آیت کے روم میں چلی گئ۔۔۔ جبکہ آنکھوں میں انتظار کی شدت سے پانی بھر گیا تھا۔۔۔

عارض آیت کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

وہ ستم گر بن گئ تھی آیت نے ایک منٹ کے لیے بھی اسکیطرف نہیں دیکھا تھا۔۔وہ کتنی مشکل میں تھانہ جانے اسکی طبعیت کیسی ہو گی۔۔۔کچھ کھایا ہو گا یہ نہیں۔۔۔۔ کتنی سوچیں تھیں دماغ میں جب کہ وہ ظالم اسکو ایک پل کے لیے دیکھنے کو تیار نہیں تھی۔۔۔۔

بتا دیتے ہیں گھر میں۔۔۔ تم دونوں کی بیویاں بھی ہیں اسی گھر میں" مرتضی نے بس اتنا ہی کہا تھا۔۔سالار اور کبیر نے ایک دوسرے کیطرف دیکھا۔۔

مرتضی اپنے کمرے میں جانے لگے۔۔

بابا مجھے مما سے بات کرنی ہے" اچانک کبیر بولا تو وہ سر ہلا گئے گویا پیچھے آنے کی اجازت دی تھی۔۔۔

۔۔آیت زیمل اور نین سے کافی شرمندہ سی ہو گئ تھی۔۔۔

بھیا بھابھی اب ناراض تو نہیں ہوں گی دونوں مجھ سے" وہ پوچھنے لگی۔۔۔۔

میری والی تو بلکل نہیں ہو سکتی۔۔۔وہ فکر نہ کرو اور نین بھابھی بھی نہیں ہوں گی۔۔البتہ کبیر آج رات باہر سوئے گا۔۔مزہ آئے گا" وہ قہقہہ لگا کر ہنسا۔۔۔

عارض یوں ہی کھڑا تھا۔۔جبکہ آیت اپنے روم میں جانے لگی

ویٹ میں بھی آتا ہوں" دونوں اسے اگنور کر کے۔۔۔آیت کے روم میں چل دیے۔۔۔خیر سالار کو تو اپنی پسند کی چیز چاہیے تھی۔۔

جس کی ناک پر غصہ سا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

دوسرا عارض کا چہرہ غصے کی شدت سے تپ اٹھا۔۔۔آیت کے کٹے ہوئے بال دیکھ کر۔۔۔۔

وہ لڑکی۔۔۔اب اس کو اکسا رہی تھی۔۔۔

آیت اپنے روم میں آئی۔۔تو زیمل وہاں بیٹھی تھی آیت کو دیکھ کر بھی بیٹھی رہی۔۔۔

آیت نے مڑ کر سالار کو دیکھا۔۔۔

محترمہ شوہر گھر آئے تو کھانے پینے کے بارے میں پوچھ لیتے ہیں" وہ وہیں دروازے میں کھڑا کھڑا ہی بولا۔۔۔۔

جبکہ زیمل نے کوشن پٹخا اور بنا کچھ کہے۔۔اسکے لیے کھانا نکالنے کچن میں چلی گئی۔۔

سالار نے اسکی اس ادا اپنی ہنسی روکی تھی۔۔بالوں کی ڈھیلی سی چوٹیاں کو اسنے دوپٹے سے ڈھانپ لیا تھا۔۔۔پاس سے گزرتے ہوئے۔۔

سالار کے دل نے۔۔بیٹ مس کی۔۔

اس چوٹیاں کو کھول کر۔۔ان لمبے بالوں کی ریشم سے نرمی کو محسوس کرنے کا خواہش مند تھا وہ۔۔۔

عارض پر گزرتا دکھ اب اسے محسوس ہوا۔۔مگر۔۔یہ مزہ ہی الگ تھا۔۔۔

وہ آیت کے سر پر ہاتھ رکھ کر مسکراتا ہوا۔۔۔

وہاں سے چلا گیا۔۔

روم لوک کر لینا" آیت کو کہہ بھی گیا آیت نے سر ہلا کر روم لوک کر لیا۔۔۔

زیمل کو خود سمجھ نہیں آ رہی تھی اسکی آنکھوں سے آنسو مسلسل بہہ رہے ہیں جبکہ وہ شدید غصے میں تھی۔۔ صبح سے لے کر اب تک ایک جھلک بھی نہیں دیکھی تھی اسکی۔۔اسے بلکل خیال نہیں تھا اسکس۔۔اپنی مرضی سے خیال رکھتا تھا اپنی مرضی سے پھینک دیتا تھا۔۔۔

جب دل چاہتا تھا پاس بولا لیتا تھا اور اسکے دل کی پرواہ کیے بنا اسے۔۔۔ایسے بھول جاتا تھا۔۔کہ جیسے وہ اسکی زندگی کا حصہ ہی نہ ہو۔۔۔

وہ

۔۔ٹرے میں کھانا رکھتی سوچتی ہوئ غصے سے روتی بھی جا رہی تھی۔۔ تبھی نین بھی کچن میں داخل وہی غصے سے چہرہ سرخ تھا۔۔۔

بھابھی۔۔۔یہ میں نے گرم کر دیا ہے۔۔"زیمل نے اپنی سرخ آنکھیں رگڑ کر صاف کیں۔۔

تھپڑ کھاؤ گی مجھ سے اگر تم مزید روئی تو" نین تو غصے سے پھٹ پڑی۔۔ زیمل نے اسکی جانب دیکھا۔۔

سمجھتے کیا ہیں یہ دونوں ہمیں اپنی بہن کے ساتھ تھے تو کم از کم ایک فون کال کر سکتے تھے۔۔۔ نہیں۔۔۔ انتظار کی سولی پر لٹکا دیا۔۔۔ اوپر سے تم رونے بیٹھ گئی ہو۔۔۔۔ میں تمھیں بتا رہیں ہوں زیمل۔۔۔۔ اب تم روئی۔۔ تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔" نین نے کہا تو زیمل نے بھی تھک کر اپنے آنسو صاف کیے اور سر ہلا یا۔۔

زہر ملا کر دے دو اس کھانے میں اسے" نین نے تپ کر کہا۔۔۔

ایسا تو مت کہیں" زیمل جلدی سے گھبرا کر بولی۔۔۔

زیادہ نہیں محبت امڈ رہی اور ان نواب کو دیکھو۔۔۔ میری پرواہ نہیں" وہ اب کبیر کیطرف آ گئی۔۔۔

آپ کی تو طبعیت بھی خراب تھی" زیمل کو یاد آیا کہ اسے سارے دن چکر آتے رہیں ہیں۔۔۔

وہ شاید بھول گیا ہے کہ اسی نے مجھے اس مصیبت میں ڈالا ہے۔۔ مگر میں بلکل آیت یہ زیمل نہیں ہوں ہوش ٹھکانے لگا دوں گی اور ایسا ہی تم کرو گی سمجھ رہی ہو نہ میری بات" نین نے اسے جھنجھوڑا۔۔۔

میں میں کیا کروں" نین نے سر پیٹ لیا

عجیب لڑکی تھی یہ بھی

تم کھری کھری سناؤ گی اسے۔۔۔" نین نے کہا۔۔۔

کیسے" زیمل نے بھی آج پوچھ ہی لیا۔۔۔

میرا سر زیمل۔۔" نین تو غصے سے جھنجھلا ہی گئی۔۔

بھابھی مجھے لڑنا نہیں آتا" وہ اپنی مجبوری بیان کرنے لگی۔۔

یہ کھانا یہیں چھوڑو ٹھونس کر آئے ہیں وہ دونوں۔۔ کھایا تو ہم دونوں نے نہیں۔۔۔۔ تم۔۔۔ تم اس سے کھانا منگواو۔۔۔ جاو۔۔اور خود لے کر آئے گا وہ۔۔۔ یہ یاد رکھنا "

مگر ابھی تو وہ تھکے ہوئے آئے ہیں" زیمل کو گویا احساس ہو گیا۔۔

تھکا ہوا۔۔۔ کہاں سے لگ رہا تھا تھکا ہوا ہے تمھارا شوہر اور میرے والے کی تھکاوٹ تو دیکھو ادھے گھنٹے سے۔۔ بیٹھا ہے۔۔۔۔ بابا کو چاہیے تھا دونوں کو جوتیاں لگاتے بس میں آیت کی وجہ سے چپ ہوں۔۔ کہ چلو کئی دونوں بعد ہی صیحی اسکے چہرے پر مسکراہٹ تو تھی۔۔

ہمم آیت خوش تھی اور اسنے کتنے پیارے بال کٹوائے ہیں" زیمل نے کہا۔۔

ہم بہت پیاری لگ رہی تھی اچھا خیر تم جاؤ اور جو میں نے کہا ہے وہی کرنا بات بات پر لڑنا ہے تم نے اس سے "

اسنے کھانے کی ٹرے رکھ لی۔۔

مگر انھوں نے کھانا کھانا ہے"

کہہ دو میرے پاس نہیں ہے۔۔۔اور اتنی دیر سے آئیں ہیں تو نواب زادے کھا کر بھی میں آئے۔۔" نین نے فل زیمل کو تیار کر دیا تھا۔۔۔

جبکہ خود تو کبیر کو آنکھوں سے نگلنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

کبیر روم سے نکلا تو مرتضی اور مدیحا کی صلح کرا کر نکلا تھا

۔جبکہ خود بھی۔۔مدیحا سے بات کی تھی اسکے آنسو صاف کیے تھے۔۔وہ اپنی ماں کو تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا

بس۔۔اسے تکلیف ہوئ تھی کہ انھوں نے اس سے چھپایا۔۔۔

وہ روم سے نکلا تو کافی مطمئین تھا۔۔اور اسنے دروازہ کھولا۔۔۔تھکاوٹ بھی ہو رہی تھی جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا۔۔

ویسے ہی کوشن اسکے منہ پر آ لگا۔۔۔

اسنے غصے سے نین کو دیکھا جو۔۔۔۔آنکھیں سرخ کیے منہ پھولے۔۔بیڈ پر بیٹھی تھی کبیر کو اسپر بہت پیار آیا۔۔۔

اوہ تو نین صاحبہ میں جنگلی بیلی گھس گئ ہے "

شیٹ آپ۔۔۔۔مجھے آپ اپنے کمرے میں بلکل نہیں چاہیے ہو۔۔جاو یہاں سے "وہ چہرہ موڑتی بولی۔۔۔

کہاں جاؤ گا "کبیر اسکے پاس بیٹھ گیا نین بیڈ پر سے اٹھ گئ۔۔

کبیر نے ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

چھوڑیں ہاتھ میرا مجھے غصہ آرہا ہے "

یار آیت سے جیلسی کا کیا تک ہے بہن ہے وہ میری "

میں کب کر رہی ہو آیت سے جیلسی۔۔مجھے بتا سکتے تھے آپ کہ آپ آج لیٹ آئیں گے آیت کے ساتھ ہیں۔۔۔یہ

کچھ اور کھانا کھا کر آئیں گے

آپکے بچے نے میرا خون خشک کر دیا ہے مجھے ٹھیک سے دیکھائی بھی کچھ نہیں دے رہا میں نے کچھ کھایا ہے یہ نہیں

اپکو پتہ بھی ہے ان تین دنوں میں" وہ تو غصے سے چیخی۔۔ کبیر نے اپنی ہنسی روکی۔۔

اور اٹھ کر اسکے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔۔

آہستہ بولو۔۔ سب سن لیں گے گھر کے بڑے بیٹے کی بیوی نے اسے سنا کر رکھ دی ہے"

وہ اسکے منہ پر ہاتھ رکھتا اسکی آنکھوں پر پیار کرتا بولا۔۔

نین نے اسے دور جھٹکنا چاہا۔۔

اچھا سوری۔۔۔ میں آئندہ سے خیال رکھو گا۔۔ میں تو بھول ہی گیا تھا۔۔ ہمارے بےبی کو

کیا"

اوہ شیٹ" کبیر نے زبان دانتوں تلے دبائے یہ وہ کیا بول رہا تھا

آپ آپ ہمارے بچے کو بھول گئے" نین تو حیران رہ گئ۔۔

نہیں میری جان میرا مطلب تھا۔۔۔ کہ۔۔۔ میں آئندہ خیال رکھوں گا نہ" وہ سٹپٹا ہی گیا۔۔

نہیں آپ نے کہا میں بھول گیا تھا۔۔۔" نین نے اسکا ہاتھ ہٹایا۔۔ جبکہ کبیر نے اسے احتیاط سے بیڈ پر دھکیل دیا

اور خود جھک کر اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔

اسنے غصے سے آنکھیں پھیر لیں تھیں مگر مزاحمت ختم کر دی تھی۔۔۔

کبیر مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔۔

سوری" اسنے اسکے گال پر پیار کیا۔۔۔

نین ایکدم خفیف سی ہوئی۔۔

مجھے بھوک لگی ہے" وہ اسکو خود پر سے ہٹانے لگی۔۔۔

او کے بتاؤ کیا کھاؤ گی" کبیر نے اسے اٹھایا۔۔اور۔۔اسکا چہرہ تھام لیا۔۔۔

اسکے شکوہ کرنے کا انداز

۔۔دل کو نئی امنگ دے گیا تھا۔۔۔

امم مم ایکچلی مجھے۔۔۔۔مجھے اوہ ہاں۔۔مجھے جانا ہے کہیں۔۔"

باہر جا کر کھانا ہے" کبیر سمجھا نہیں۔۔

نہیں جی میں تھکی ہوئی ہوں اور کھانا تو میں کھا چکی" وہ ایکدم زبان دانتوں میں دبا گئی۔۔

جھوٹی چالاک لڑکی" کبیر نے افسوس سے اسکو دیکھا جبکہ نین کا قہقہہ ابھرا۔۔۔

اور کبیر نے اسکو قابو میں کر لیا۔۔اسکی ہنسی کو۔۔۔قید کر لیا۔۔

لمحے تھم سے گئے

۔۔۔نین نے اپنی محبت کا اظہار اسکے پیار کے جواب میں پیار کر کے دیا تھا۔۔

کبیر تو جیسے دیوانہ سا ہو گیا۔۔یہ پہلی بار تھا۔۔جو اسکے کسی عمل پر وہ آگے سے ایکشن دے رہی تھی۔۔

نین شرما سی گئ۔۔۔

کبیر کی دیوانگی پر جو اسکی سانسوں کو بھاری کر چکیں تھیں

۔

ایک ایک منٹ "اسے گویا کچھ یاد آیا۔۔۔

کبیر نے خمار بھری نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔

میں نے اپکو ایک شرط پر معاف کرنا ہے "وہ بولی۔۔

حکم کریں۔۔"کبیر نے اسکے پھولے پھولے گالوں پر پھر سے پیار کیا۔۔

ہم کہیں گھومنے نہیں گئے مجھے بھی جانا ہے "وہ بولی تو کبیر ہنس دیا۔۔

ہنی مون پر "وہ آنکھوں سے اشارے کرتا بولا۔۔

نین نے گھورا۔۔۔۔

کسی خوبصورت جگہ قدرت کے نظارے دیکھنے "وہ بولی۔۔۔۔

ہاں تم نظارے دیکھنا میں تمھیں "وہ اسکی زبان پھر سے بند کرتا بولا۔۔

نین نے احتجاج کیا۔۔

پہلے بتائیں۔۔۔لے چلیں گے "

حکم سر آنکھوں پر میری جان جہاں کہو گی وہیں" وہ مسکرایا۔۔ نین بھی مسکرادی

زیمل کے لیے یہ سب کرنا بے حد مشکل تھا جو کہ نین اسے پڑھا کر اوپر بھیج چکی تھی۔۔۔۔

وہ بار بار سیڑھیوں پر سے اتر جاتی۔۔۔ مگر پھر اسنے اپنی مٹھیاں بند کر لیں۔۔۔

نیچے رہی تو۔۔افشین آجائے گی۔۔ تبھی بہتر تھا وہ اوپر ہی چلی جاتیں ہاں ٹھیک ہے وہ اسے سنا کر آیت کے روم میں چلی جائے گی۔۔

اسے خیال کرنا چاہیے تھا۔۔ کوئی اسکا منتظر ہے۔۔ وہ ایسے کیسے آوارہ پھر سکتا ہے۔۔ بد تمیز انسان۔۔

زیمل سوچنے لگی۔۔۔

وہ سیڑھیوں سے اوپر دیکھ رہی تھی۔۔

افشین نے اسے لاونج سے دیکھا اس سے پہلے وہ اسکی طرف بڑھتی زیمل اپنے کمرے میں چلی گئ۔۔۔۔

افشین کے چنگاریاں لگ گئیں تھیں۔۔۔

اور اسکے دماغ میں۔۔ زبردست ترکیب ایکدم آئ۔۔۔۔

چپکے سے وہ۔۔ بھی سیڑھیاں چڑھ گئ ہاتھ میں موجود موبائل کو اسنے سختی سے پکڑ لیا۔

زیمل نے پیچھے سے دروازہ بند نہیں کیا تھا۔

سالار دوسرے روم میں تھا۔۔۔ جبکہ زیمل دوسرے روم میں کھڑی تھی۔۔۔

افشین نے زیمل کی پشت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے۔۔ موبائل کی وڈیو اون کر کے۔۔۔

اسے آہستگی سے۔۔ صوفے کے نزدیک رکھ دیا ایسے کہ

دونوں کی نگاہ اسپر نہیں جاتی اور کمرے میں ہونے والا سارا منظر صاف دیکھائی دیتا۔۔۔

وہ پیچھے نکل گئ۔۔

میں تمھیں رسوا کر کے نکالوں گی اس گھر سے۔۔ زلیل لڑکی" سا زیمل کے بارے میں نفرت سے سوچ کر وہ چپ چاپ اپنے کمرے میں آگئ۔۔ جبکہ زیمل۔۔۔ نے اپنے اندر پوری طاقت جمع کر لی تھی آج۔۔۔

وہ کھانا نہیں لائ تھی۔۔ سالار شاور لے کر نکلا تو بال گیلے تھے۔۔۔

اسنے زیمل کی جانب دیکھا۔۔ بلیک ڈریس میں۔۔ وہ منہ پھولائے بنا ہاتھ میں کچھ بھی تھامے۔۔۔ کھڑی تھی

بس ایک نگاہ میں ہی وہ سامنے والے کو شرمندہ کر سکتا تھا۔۔

اوپر سے نیچے تک اسے اچھے سے دیکھا تھا یہ ڈریس وہ اسکے لیے لایا تھا۔۔

اور وہ جانتا تھا اس ڈریس کے تمام راز۔۔

مطلب بکری زبح ہونے آگئ خود ہی" وہ۔۔ مزے سے سوچتا۔۔۔

سپرے خود پر کرتا۔۔ اسکیطرف بڑھا۔۔

ایک ایک منٹ آپ شرٹ ڈالیں مجھے آپ سے بات کرنی ہے" زیمل جھجھک کر دور ہوتی جلدی سے بولی۔۔

اسکے سامنے ساری۔۔۔ ہوا سرک گئ تھی۔۔

میرا چھوٹا سا بچہ۔۔۔اندر آکر بات کرے گا۔۔یہ میں باہر آؤ۔۔۔اور رہی شرٹ کی بات وہ تو۔۔۔میرا کمرہ ہے میرا موڈ نہیں" وہ سکون سے اسے فلرٹی انداز میں دیکھتا بولا۔۔۔

دونوں ہی نہیں جانتے تھے یہ سارے منظر کیمرے کی آنکھ محفوظ کر رہی ہے۔۔۔۔

آپ آپ کتنے بد تمیز ہیں" زیمل کی سانسیں اسے دیکھنے سے ہی بھاری ہو گئیں۔۔۔۔

میں بد تمیز بد تہذیب رومنٹک سیک"

سالار" زیمل چیخی۔۔

۔حکم جان سالار" وہ لبوں میں ہنسی دبائے اسکو گھیری نظروں سے دیکھنے لگا۔۔

کھانا تو لائی نہیں۔۔تم" سالار نے ٹیبل خالی دیکھی۔۔

ان لوگوں نے صرف آئسکریم کھائی تھی تینوں نے ہی کھانا نہیں کھایا تھا۔۔

اچھا تو کھانا کھا کر نہیں آئے آپ" وہ طنز کرتی بولی۔۔

سلاار پل بھر کو حیران ہوا۔۔

اور جیسے ہوش میں آتا۔۔وہ زیمل کو اپنی طرف کھینچ گیا۔۔

زیمل کی چھوٹی سی چیخ نکلی اور وہ کانپتی اسکے سینے سے لگ گئی۔۔۔

مجھ جیسے ڈھیٹ پر کوئی بھی طنز کرنے ہیں تو بے حد نزدیک آکر کرنے ہوں گے" اسکے تل کو انگوٹھے سے چھوتا وہ بولا

۔۔

سیاہ لباس میں آفت لگ رہی تھی اور۔۔اسپر غصہ۔۔

سالار فدا نہ ہوتا تو کیا ہوتا۔۔

دو بار ہارٹ اٹیک آج زیمل کو بھی دے دینا چاہتا تھا۔۔۔

تم میرا انتظار کر رہی تھی" وہ نرمی سے اس تل پر لمس رکھ گیا۔۔

زیمل کا دل۔۔دھڑک اٹھا۔۔۔

اسنے سالار کو شولڈرز سے جکڑ لیا۔۔

جبکہ سالار نے اسکی کمر پر گرفت سخت کر لی۔۔

وہ بتا نہیں سکتا تھا اس وقت اسے کتنا سکون ملا تھا۔۔۔

اپنی من پسند چیز کو قریب سے چھو کر۔۔۔

۔بتاؤنہ تمھاری آنکھوں نے میرا انتظار کیا تھا" وہ اگلا لمس اسکی آنکھوں پر چھوڑنے لگا۔۔زیمل کا سر جھکتا چلا گیا۔۔۔

وہ کچھ کہہ نہیں سکی۔۔اسکی قربت اتنی پر اثر تھی اسکے لفظ کھو گئے تھے۔۔بس دل کی دھڑکنوں کا شور سن رہی تھی

۔۔

سالار نے اسکے چہرے کو اونچا کیا۔۔۔اور اسکی گردن پر جیسے ہی وار کیا۔۔

زیمل سٹپٹا گئی۔۔اس سے دور ہونا چاہا مگر اسے سالار کے دانت گردن میں گڑھتے محسوس ہوئے۔۔۔

سالار" وہ تکلیف سے کراہ اٹھی۔۔

مجھ سے دور جانے کا اب سوچنے بھی مت۔" اسکے بالوں کو مٹھی میں جکڑتا وہ ایکدم غصے سے بولا۔۔۔

غصہ تو زیمل نے کرنا تھا۔۔۔۔

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔

سالار نے گھما کر اسے صوفے پر دھکیلا تھا۔۔۔۔

سالار پلیز۔۔۔" زیمل اسکے ارادوں سے پریشان ہو گئ۔۔۔

کیا پلیز۔۔۔اور کتنا برداشت کروں میں تم سے دوری" وہ صوفے پر غصے سے ہاتھ مارتا بولا جھنجھلا گیا تھا۔ بیوی ہاتھ نہیں لگ رہی تھی اور اندر کی خواہش سر توڑ کر اٹھ رہی تھی۔۔۔۔

زیمل سہمی سہمی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔

آپ مجھ پر غصہ نہیں کر سکتے میں نے کرنا تھا آپ پر" وہ رو دینے کو ہوئ۔۔

سالار تیوری چڑھائے اسے گھورنے لگا۔۔

کس بات پر غصہ کرنا تھا تمکو مجھ پر" وہ اسپر بلکل جھکا پوچھنے لگا۔۔ نظر پھر اس مسکراتے تل پر چلی جاتی ۔۔جو اسے اپنی جانب کھینچتا تھا۔۔۔

سالار کا بے ساختہ پھر سے انگوٹھا اس تل پر ٹھہر گیا اور کھیلنے لگا۔۔۔۔

آپ میں۔۔۔وہ" زیمل میں کہاں ہمت تھی۔۔۔۔

بس کرو بس کرو۔۔۔۔ کیا پاگل کر رہی ہو مجھے" وہ ضبط کرتا بولا۔۔ زیمل

اسکی آنکھوں میں دیکھ سکتی تھی۔

ضبط۔۔وہ سر جھکا گئ۔۔۔

اور سالار نے۔۔ جیسے سب چیز پس پشت ڈال دی مزید اس سے براداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔

زیمل کے بال مٹھی میں جکڑ کر اسکا چہرہ اونچا کیا اور شدت۔۔سے بھرپور۔۔اٹیک اسپر کیا۔۔زیمل پھڑ پھڑا ہی گئ

۔۔

سالار البتہ اپنی جیت پر خوش تھا۔۔۔

زیمل کے سر کو اسنے جھٹکا دیا۔۔۔

گویا احتجاج بند کرنے کا آرڈر دیا تھا۔۔۔۔

فوراہا تھا اسکی گردن میں پھنسا لیا۔۔۔

سالار کے لیے یہ لمحے یادگار جبکہ۔۔۔زیمل کے لیے زرا تکلیف دہ تھے۔۔۔۔

وہ اپنی من مانی کرتا رہا تا دیر۔۔۔۔بلکے اتنی دیر کے زیمل کی سانس بھی اب مشکل سے آ رہی تھی۔۔ جبکہ سالار کو محسوس ہوا تو اس سے دور ہوا۔۔۔

زیمل نے آنکھیں سختی سے بھینچ رکھیں تھیں۔۔

سالار نے اسکے ماتھے پر پیار کیا۔۔

کل میرے ساتھ چلو گی تم۔۔۔ ہم نے کہیں جانا ہے۔۔اوکے۔۔" وہ اسکے زخمی لبوں کو دیکھتا

۔۔فخر سے مسکراتا۔۔گال تھپتھپا کر بولا۔۔

زیمل نے سرخ آنکھیں کھولیں۔۔۔

اور مجھ سے دور جاؤ۔۔ساری نرمی بھول جاؤ گا۔۔"وہ اس میں بھی اسکا قصور نکالنے لگا۔۔

زیمل سر جھکا گئ۔۔سالار نے ٹشو۔۔اسکے اداس تل پر رکھ دیا۔۔۔ہنسی بھی آئ۔۔زیادہ اترا رہا تھا۔۔

یہ جانے بنا کہ وہ ہے کس کا۔۔

اور مجھ سے لڑنے مت آیا کرو۔۔۔"وہ مسکرا کر کہنے لگا۔۔

پھر انجام تو تم دیکھ ہی رہی ہو"وہ اسکو پیار سے پچکارتے بولا۔۔۔

کیا ہو کومے میں چلی گئ ہو"سالار کا قہقہہ نکلا۔۔

ہٹے یہاں سے۔۔جانا ہے مجھے "

وہ بولی خفا خفا سی۔۔

کہا ہے نہ میرے پاس سوگی۔۔"وہ گھور کر بولا۔۔

زیمل نے اس زبردستی پر پاؤں پٹخا۔۔

سالار نے ہنسی روکی

مووی دیکھو گی"

وہ پوچھنے لگا

نہیں" وہ آنسو بھری آنکھوں کو صاف کرتی بولی۔۔۔

رومنٹک ہے" سالار آنکھ مارتا بولا۔۔۔

میں کیسے رہوں گی اس آدمی کے ساتھ" زیمل کو اب خود پر افسوس ہونے لگا تھا۔۔۔

وہ جب اسکے پاس سوتی تھی۔۔تو دنیا بھول جاتی تھی۔۔

اب بھی اسکی بانہوں میں۔۔۔وہ سب بھول بھال کر سو رہی تھی۔۔

سالار کی ہی آنکھ پہلے کھلی تھی۔۔

اوہ شیٹ" وہ ایکدم اٹھا۔۔زیمل کا سر بھی اسکے بازو سے ہٹا۔۔وہ بھی سٹپٹا کر اٹھی۔۔

سوری میری جان۔۔۔ایک بار رخصتی ہو جائے۔۔اسکے بعد ساری نیندیں پوری کرنا۔۔۔

فلحال بھاگو۔۔۔" وہ اسکو بھی پریشان کر گیا۔۔

زیمل حونک سی اٹھی۔۔۔اور دوپٹہ بھی اٹھالیا۔۔اسے اس حرکت سے مزید شرمندگی ہو رہی تھی سالار نے بھی محسوس کرلیا

۔

جبکہ وہ اسکے پاس آیا

۔۔

اسکے تل کے نزدیک زخم اب بھی تھا۔۔۔

بہت جلد۔۔۔"اسکے ماتھے پر پیار کر کے اسنے۔۔جیسے اسے کہا تھا۔۔۔

زیمل باہر نکلی سالار پیچھے سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔اچانک اسکی نظر۔۔صوفے کے پاؤں میں گئ۔۔

روکو۔۔۔"زیمل کو اسنے روکا۔۔۔

جی"زیمل بے دھیانی میں اسے دیکھنے لگی۔

سالار مسکرا دیا۔۔

جی کی بچی اتنی پیاری کیوں ہو تم"وہ اسکے گال کھینچ کر بولا

۔

زیمل نے سر نفی میں ہلایا اور جانے لگی۔۔

سالار ہنس دیا اور صوفے کے نیچے ہاتھ مارا۔۔اور موبائل باہر نکل لیا۔۔

زیمل کے رنگ فق ہوئے تھے

۔۔جبکہ۔۔سالار کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں تھیں۔۔۔۔

اور پیچھے کیا تو وہ ویڈیو چل رہی تھی کل رات کی انکی ساری ویڈیو سیو تھی اس میں۔۔۔

اسکے لہو میں انگارے اٹھ گئے یہ دیکھ کر یہ افشین کا موبائل ہے۔۔۔۔

اسنے زیمل کیطرف دیکھا جو۔۔پتے کیطرح کانپ رہی تھی۔۔

س۔۔سالار" وہ سسک اٹھی وہ رات اسے زلیل کرنے کا کوئ موقع ہاتھ سے جانے نہیں دے رہی تھی

سالار نے مٹھی میں موبائل جکڑا اور زیمل کا ہاتھ تھام لیا

سالار ہاتھ چھوڑیں میرا" زیمل خوف سے اس سے اپنا ہاتھ چھڑانے لگی۔۔۔

اسے ایک بار پھر اپنی نااہلی پر تپ چڑھی تھی یہ وجوہات تھیں جو زیمل اور اسکے بیچ کی دیوار نہیں گیر پا رہی تھی جب کہ وہ سمجھ رہا تھا کہ زیمل کے ساتھ کوئ سائیکو پروبلم ہے اور اسنے سائکیٹریسٹ سے آج ٹائم بھی لیا تھا مگر وجہ تو یہ تھی یہ منحوس عورت جس کے آج وہ ٹکڑے کر دے گا اسنے سوچ لیا تھا۔۔

انف" وہ دھاڑا۔۔۔

زیمل کے آنسو تھمے۔۔

آئ سیڈ شٹ یور ماوتھ۔۔۔۔ایک ایک لفظ بھی مزید تمھارے منہ سے نکلا تو زبان گدی سے الگ کر دوں گا۔۔اور تم سے تو میں اچھے سے بعد میں پوچھوں گا" وہ اتنی سختی سے بولا۔۔

اور زیمل کو اپنے ساتھ گھسیٹتا وہاں وہ نیچے لے آیا۔۔۔

سب موجود تھے۔۔مرتضی آیت کبیر اور عارض۔۔۔باقی سب بھائ بھی۔۔۔آفس جانے کے لیے نکلنے لگے تھے

سالار کو اسطرح آتے دیکھا مرتضی نے بھڑک کر اسکو دیکھا تھا اسکی شرٹ کے بٹن بند نہیں تھے اور کس جرت سے وہ۔۔زیمل کا ہاتھ پکڑ کر ماں بہنوں کے سامنے پہنچا تھا۔۔۔

سمجھتی کیا ہے آپکی بیوی خود کو" وہ زیمل کا ہاتھ جھٹک کر سکندر تک پہنچا۔۔اور اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دھاڑا"

سکندر نے سب کیطرف دیکھا سب ہی حیران تھے۔۔۔اسکی بات پر۔۔

میں پوچھتا ہوں اسکا حق کیا بنتا ہے میری بیوی کو ڈرانے کا یہ پھر میری پرائیویسی میں اپنی ٹانگیں اڑانے کا" وہ چیخا۔۔۔

کیا ہوا ہے" مرتضی کو اسکے چیخنے کی وجہ سمجھ آرہی تھی

وہ گھٹیا عورت میری ویڈیو بنا کر میری بیوی کو زلیل کرنا چاہتی تھی میں نے بابا اپکی وجہ سے پہلے بھی اس بات کو اگنور کیا ہے مگر گھر میں اس بات کو کسی نے اہمیت نہیں دی مگر اب یہ۔۔۔اسنے موبائل افشین کا زمین پر کھینچ کر مارا۔۔ غصے سے۔۔۔اسکا چہرہ پھٹنے کو تھا۔۔

سب سن لیں میں یہ گھر چھوڑ کر جا رہا ہوں اس افشین کو اپنی گود میں سجا کر رکھیں۔۔۔میں ایک لمحے کے لیے مزید اس عورت کو برداشت نہیں کروں گا۔۔" وہ غرایا۔۔۔

سالار" مرتضی نے اسے روکا۔۔۔

بس بابا" وہ تو ہتھے سے اکھڑ گیا تھا۔۔

سکندر افشین کو بلاؤ" مرتضی غصے سے بولے۔۔۔

سالار مٹھیاں بھینچتا کھڑا ہو گیا۔۔۔

جبکہ سکندر کی شرمندگی کی انتہا نہیں تھی۔۔افشین اپنے پورشن سے جھانک کر یہ سب دیکھ رہی تھی۔۔ سکندر کی نظر اسپر پڑی تو۔۔افشین کو کھینچ کر باہر نکالا۔۔۔

غصے سے سالار نے اس عورت کو دیکھا تھا اور پھر اپنی روتی ہوئی بیوی کو۔۔

اگر تمھاری آنکھ سے ایک آنسو بھی نکلا تو سب کے سامنے مار مار کر تمہارا حشر بگاڑ دوں آگے روتی رہنا پھر" وہ زیمل کو جھٹک کر دھاڑا سب خاموش اپنی جگہ کھڑے رہ گئے۔۔۔

افشین کی اس حرکت سے سب ہی شرمندہ ہو گئے تھے۔۔۔

کیا کیا ہے یہ تم نے" سکندر نے افشین سے پوچھا۔۔

میں اس لڑکی کو جان سے مار دینا چاہتی ہوں" افشین چلائی تھی اور چیختی چیختی زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔۔ جبکہ سکندر نے کھینچ کر اسکے منہ پر تھپڑ دے مارا۔۔

مجھے سمجھ آ گئی۔۔

کہ تم یہاں رہنے قابل نہیں ہو" سکندر کے پاس کوئی جواب نہیں تھا اسکے علاوہ۔۔۔

نہیں یہ جائے گی اس گھر سے" وہ اٹھ کر زیمل پر جھپٹتی کے سالار نے اس پاگل عورت کو دور دھکا دیا۔۔اور سکندر نے افشین کو تھام لیا

تم نے زرا تو میری عزت کا خیال کیا ہوتا افشین میری بیٹی بھی اسی وجہ سے اس گھر میں نھیں رھتی"

وہ بولے سالار کھا جانے والی نظروں سے افشین کو دیکھ رہا تھا اسکا بس نہیں چل رہا تھا مار مار کر اس عورت کا اور اس سے ڈرنے والی اپنی بیوی کا حشر ھی بگڑ دے وہ اسے لیے کیا کیا سوچ رہا تھا اور جب کھلی تو اندر کھانی ھی الگ تھی اس سے بڑا احمق بھی کوئ دنیا میں موجود تھا کیا

وہ سرخ چھرے سے باپ کیطرف دیکھ رہا تھا افشین زیمل کو گھور رہی تھی جو رونے میں مصروف تھی

سکندر اب یہ حقیقت بن گئ ھے کہ تمھاری بیوئ یھاں رھنے قابل نھیں

انکی بات پر سکندر نے شرمندگی سے سر ہلایا جبکہ افشین چلانے لگی

میں یھاں سے کھیں نھیں جاوگی کوئ جائے گا تو یہ جسم فروش میرے بیٹے کی اترن"

بس "اس سے پہلے وہ بات مکمل کرتی سالار کی دھاڑ سے ایکدم رک گئ سب افشین کو نفرت سے دیکھ رھے تھے

سب کی زبانوں پر بنے پانے ایمیج اور اپنی عزت کو آج اسنے داو پر لگا دیا تھا

بابا میں بنا لحاظ کے اس عورت کی زبان کھینچ لوں گا"

سالار کا غصے سے جیسے دماغ پھٹنے کو تھا سکندر نے مرتضیٰ کے دیکھنے پر شرمندگی سے افشین کو کھینچا تھا

کوئ اس کی اصلیت نہیں جانتا

سوائے میرے اس کا باپ اسے بیچ چکا تھا ایک رات کسی غیر مرد کے ساتھ گزاری تھی اس. منحوس نے میرا بیٹا تو ٹھیک ھے پاگل تھل سالار بیٹا تم تو پاگل نھیں ھو یہ لڑکی کھیں سے بھی تمھارے ساتھ. رہنے قابل نھیں

افشین نے سارا سچ کھول کر سب کے سامنے رکھ دیا وہ سچ جس سے زیمل اپنی جان چھڑانا چاہتی تھی مگر افسوس کہ اسکی قسمت میں صرف رسوائی تھی اسنے حیران حونک کھڑے سب کے چھرے دیکھے مقام ایسا تھا کہ زمین کھلے تو وہ اس میں سما جائے. سالار سرخ نظروں سے اب بھی افشین کو دیکھ رہا تھا اسنے اگے بڑھ کر زیمل کا ھاتھ تھاما اور بنا کسی کیطرف دیکھے سالار مرتضیٰ مرتضیٰ ھاوس کی جان بنا کسی کا دوسرا لفظ سنے وھاں سے نکلتا چلا گیا وہ تینوں بھائی پل میں ھوش میں ائے تھے سالار کے پیچھے دوڑے جو روتی ھوئی زیمل کو گاڑی میں دھکیل کر خود بھی سوار ھو گیا تھا

پاگل ھو گئے ھو

کبیر بولا

اگر زیمل کی جگہ بھابھی ھوتی تب بھی یہ کھنے اتے تم یہ یہ ھی سوچ رکھتا. میں بھی کہ پاگل ھو گئے ھو تم تو

وہ غصے سے بولا اور کبیر کا ھاتھ جھڑک کر گاڑی سٹارٹ کر لی

جانے دو مجھے ابھی روکا تو اس افشین کا قتل کر دوں گا

وہ نفرت سے بولا عارض نے کبیر کا ھاتھ پکڑ کر پیچھے کیا تھا بلکل جائز بات تھی اگر وہ اسکی جگہ ھوتا تو ایسا ھی کرتا سوال اس کی بیوی کا تھا اور جو جو باتیں اسنے کہیں تھیں کسی بھی غیرت مند مرد کی برداشت سے باہر تھی اسنے گاڑی موڑ لی اور وھاں سے چلا گیا تینوں بھائی بھڑک کر اندر ائے اور باپ کے انصاف کا انتظار کرنے لگے افشین بنا شرم کیے کھڑی تھی گویا اسنے تو سچ بیان کیا تھا سکندر شرمندگی سے سر جھکا گیا

بابا کچھ بولیں گے بھی

زین مچلا "

جاو اپنی اپنی جگاہوں پر سب

مگر سالار اس گھر میں نھیں ھے

کبیر نے باپ کو احساس دلایا وہ اجائے گا

بابا یہ احتجاج عارض کیطرف سے تھا

لے جاو اپنی بیوی کو یھاں سے سکندر مرتضیٰ نے کھا تو سکندر افشین کو وھاں سے گھسیٹ کر لے گیا پورے گھر میں

سالار کے جانے پر احتجاجی نظریں مرتضیٰ پر تھیں

مجھ سے زیادہ یہ کسی کو عزیز نھیں ھے اسکا غصہ اترنے دو

اور جو افشین چچی بولیں ھیں بھابھی کے متعلق "

وہ دوبارہ یھاں اب کبھی نھیں ائے گی اور کوئ اس گھر کا فرد دوبارہ اس موضع پر بات نھیں کرے گا

اور سب کے بیچ بتا رھا ھوں اج ان دونوں کی رخصتی ھو گئی ہے جب غصہ اتر لے گا لوٹ ائے گا

انھوں نے کھا اور وہاں سے چلے گئے

باقی پیچھے سب ایک دوسرے کو دیکھتے رہ گئے

....

گاڑی میں صرف زیمل کے رونے کی اواز تھی

سالار اب تک کچھ نھیں بولا تھا

جیسے ھی وہ فلیٹ کے نزدیک پھنچے سالار نے اپنے پیچھے اتی گاڑی میں اپنی گاڑی کی چابی پھینکی اور زیمل کا ہاتھ کھینچ کر وہ اسے باہر گھسیٹ کر لیفٹ تک لے ایا زیمل اج اس سے خوب ڈر رھی تھی

سالار نے فلیٹ کھولا اور اسے اندر دھکا دیا بلکل بھی نرمی نھیں تھی اس کے انداز میں کیا وہ ان سیب باتوں پر یقین لے ایا ھے کیا وہ اس سے کچھ سوال نھیں کرے گا اور اگر کرے گا تو کیا اور اس کے پاس کیا جواب ھو گا وہ کیا کھے گی ان سب باتوں کے اس کے پاس کوئ جواب نھیں تھا اسکی دعا تھی سالار اس سے کچھ نہ پوچھے سالار نے دروازہ بند کیا اور اپنے پیچھے حونک کھڑی زیمل کو دیکھا اج انداز اھوا تھا اسے اسکا زیمل سے کیا تعلق تھا

وہ زیمل کے قریب ایا

تم نے مجھے پھلے کیوں نھیں بتایا

زیمل کو لگا وہ اج ڈہ گئ

اب اسکے پاس کوئ جواب نھیں تھاہ تو اسکی محبت میں چور ھو گئ تھی اب اسے اپنے ماضی کا حساب دینا پڑے گا

میں یہ سب باتیں اپ کو پھلے بتا دیتی مگر مگر مجھے ڈر لگتا تھا میرے وجود سے نفرت کر کے پ مجہ سے الگ ھو جائیں گے

کیا بکواس ھے میں افشین کے بارے میں پوچھ رھا ھوں وہ تمھیں حراساں کرتی تھی اور تم نے مجھے نھیں بتایا تمھیں مارتی بھی تھی وہ

نھیں میں اپکو سچ بتانا چاہتی ھوں سالار اسنے جو بھی کھاھے سب سب کچھ

ششششش

بس چپ

نھیں خدا کے لیے سن لیں سب مجہ سے میں اپنی زندگی کے اس بوجہ کو اتارنا چاھتی ھوں وہ پھوٹ پھوٹ کر رودی

جبکہ

سالار نے اگے بڑہ کر اسے بانھوں میں سمیٹ لیا اور وہ اسے لیے صوفے پر بیٹھ گیا اج اسنے کوئ احتجاج نھیں کیا تھا وہ اسکے حصار سے نکلنے کی

سالار کی گرفت اسپر سخت تھی

....

وہ شخص جس کو میں بیچی گئ اسکا نام سعیر تھا ابو نے پیسوں کے لیے مجھے بیچ دیا میری کوئ ماں نھیں تھی مجھے پتہ بھی نھیں کون ھے وہ لگتا ھے اج تک میرا تو باپ بھی سگا نھیں وہ رونے لگی انھوں نے مجھے بیچ دیا میں قسم کھاتی ھوں میری عزت محفوظ ھے

انف زیمل سخت اریٹیٹ کرتی ھے مجھے تمھارا یہ رونا میں کچہ نھیں جاننا چاھتا

میں جانتا ھوں تم بلکل صاف ھو تمھارا کردار صاف ھے تمھاری عزت پر کوئ حرف نھیں اور جو بھی بات ہے اسے بتا کر منہ ٹوٹواو گی اپنا

زیمل اسکی طرف حیران نظروں سے دیکھنے لگی

میں نے ایک رات حقیقت ہے اسکے ساتھ گزاری تھی زیمل بولی سالار نے اسکی جانب دیکھا اور اچانک اسکے بال مٹھی میں جکڑ کر اسنے پیچھے کھینچا زیمل کی اہ نکلی

جب میں تمھیں کہہ رہا ھوں مجھے کچہ نہیں جاننا پھر کیوں مجھے ٹیز کر رہی ھو

اسنے غصے سے کہا

اپکو واقعی مجہ پر یقین ہے" وہ سوال کرنے لگی

ہاں

آپکو واقعی مجھ پر یقین ہے۔۔" وہ سوال کرنے لگی

نہیں مجھے اپنے پڑوسیوں پر یقین ہے تمھارے ساتھ بیٹھا ہوں تمھیں بانہوں میں قید کیے تو مطلب یقین بھی تم پر ہی ہے" وہ بولا تو زیمل ایکدم اس سے دور ہوئ سالار اسکو دیکھنے لگا۔۔اسکے سر سے دوپٹہ اتر چکا تھا ۔۔لہراتے بال ادھر ادھر ڈھل گئے۔۔جو چھوٹے سے کیچر میں قید تھے اور ہالف اونچے تھے۔۔

ہر بات پر کیوں چیڑتے ہیں آپ کوئ بات آپکے لیے بڑی نہیں ہے" وہ زرا خفگی سے بولی۔۔۔

سالار کو لگا ایکدم جیسے ساری تھکاوٹ ختم ہو گئ افشین کے کیے گئے عمل کو بھی جیسے وہ فراموش کر گیا۔۔

وہ کتنی پیاری تھی۔۔۔آنکھیں۔۔۔اٹھا کر اسکو دیکھتی تھی تو۔۔مرد ہونے کے باوجود اسکا دل ہارٹ بیٹ مس کر رہا تھا

مگراسی لیول کی بیوقوف لڑکی تھی افشین جیسی فالتو عورت سے ڈرتی رہی تھی۔۔۔

ہاں وہ ایک نام پر اس سارے قصے میں چونکہ تھا اور وہ نام سعیر کا تھا۔۔۔

پل بھر کے لیا۔۔۔اسنے زیمل کو دیکھا بھی تھا۔۔۔

مگر شاید وہ محسوس نہیں کر سکی۔۔

اسے اسپر یقین تھا

۔۔ہر لحاظ سے۔۔۔اور وہ بلکل ایسا نہیں چاہتا تھا زیمل اپنے کردار کی صفائیاں دے۔۔۔

تمھیں بڑی بات بتاتا ہوں چلو جس سے مجھے فرق پڑا ہے۔۔اور لگ رہا ہے بہت زوروں شور سے فرق پڑا ہے"

اسنے اسکے شانے پر سے نرم لٹوں کو دور کیا۔۔

زیمل کی نگاہ اسکے ہاتھ کی حرکت پر تھی

۔۔وہ کچھ فاصلہ بنا گئی۔۔

سالار نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔

صوفے پر ہاتھ پھیلا لیا۔۔۔اور اسے اپنی نزدیک آنے کا اشارہ کیا۔۔

زیمل نے سانس حلق میں اتارا۔۔۔اور لاشعوری طور پر نیچلے ہونٹ کو دانتوں میں دبا گئی۔۔

سالار پر یہ حرکت کافی بھاری پڑی

وہ۔۔دم سادھے اس مڑے ہونٹ کو دیکھنے لگا۔۔

زیمل کو احساس ہوا تو

جلدی سے چہرہ موڑ لیا۔۔

نظروں میں ہی اتنی تپش رکھتا تھا کہ۔۔۔ سامنے والا اپنے آپ بچائے بھی تو کیسے

۔۔۔

بات سنو میری یہ اٹیٹیوڈ کسی اور کو جا کر دیکھاو۔۔۔" اچانک اسکا ہاتھ کھینچ کر وہ بولا۔۔۔

زیمل نے اسکی جانب دیکھا آنکھوں میں حیرانگی اتر آئی

میں نے کب اٹیٹیوڈ دیکھایا ہے" وہ منمنائی۔۔ اسکے بازؤں کے حصار میں قید ہو چکی تھی۔۔ بھلہ اب یہاں سے نکل سکتی تھی۔۔ دور بھی نہیں ہو سکتی تھی جہاں تک کہ

سالار کے تیز کلون کی خوشبو اسکے ارد گرد پھیلنے لگی۔۔

پوچھو اب۔۔۔۔ کون سی بڑی بات ہے" وہ اسکو سختی سے اپنی گرفت میں قید کر کے پوچھنے لگا۔۔

میں میں ایسے کیسے پوچھو آپ تھوڑا دور ہوں" زیمل نے اس سے خود کو دور کرنا چاہا۔۔

جبکہ سالار نے اب کہ اسکا سر۔۔۔ تھوڑی سے پکڑ کر اونچا کیا۔۔۔ اور اپنے بازؤں پر رکھ لیا جو کہ صوفے کی پشت پر پھیلا ہوا تھا۔۔۔

اس طرح زیمل کی گردن اسکے سامنے تھی جبکہ سالار کی نظریں اسکی سہمی نظروں سے ہوتی چہرے کا ایک ایک نقش چھوتی۔۔۔۔

اب نیچے اسکی گردن اور گردن کی اوٹ میں موجود تل پر تھی اسنے اس تل سے کھیلنا شروع کردیا۔۔

زیمل کے لیے یہ سب بہت تھا۔۔

وہ کانپ اٹھی تھی۔۔

کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔پوچھو کیا بڑی خبر ہے" وہ آنکھیں نکالتا۔۔اسکی گردن پر چٹکی کاٹتا بولا۔۔

زیمل کی سی نکلی اور اسنے۔۔ جھٹکے سے سالار کو دور کیا۔۔۔

سالار کا قہقہہ ابھرا۔۔۔

جبکہ زیمل اپنی بے ترتیب دھڑکنوں کو سنبھالنے لگی۔۔۔

بتادیں ایسی کون سی خبر ہے آپکے پاس"

وہ ماتھے پر بل ڈالے پوچھنے لگی۔۔۔

بڑی بات ہے۔۔۔ تمھیں اسکے لیے کچھ کرنا پڑے گا" وہ اتراتا بولا۔۔

زیمل چند پل کے لیے اسے دیکھتی رہ گئ اور اسکے بعد اپنا دوپٹہ درست کرتی وہ وہاں سے اٹھ گئ۔۔

نہ بتائیں چلیں۔۔۔" اسنے عام سے لہجے میں کہا دل خوش تھا۔۔۔

اتنی بڑی بات کو اسنے عام اور بے ضرر کردیا تھا۔۔

یہ شاید محسوس کیا تھا تو محسوس ہونے نہیں دیا۔۔۔

مگر اسے لگ رہا تھا آج سارے بوجھ دل پر سے اتر گئے۔۔

ہاں وہ کبھی اس سے اظہار نہیں کر پائے گی

مگر آج وہ مان گئی تھی اور۔۔دل میں اسے تصور کر کے اسے کہہ دیا تھا۔۔سالار مرتضی مجھے تمھارے خود پر یقین

سے محبت ہے۔۔

تمھارے محافظ ان بازؤں سے محبت ہے۔۔۔

تمھاری دی گئی عزت سے محبت ہے۔۔ہاں مجھے تمھارے اس لاپرواہ۔۔۔

عجیب سے

مگر سب سے یونیک دل سے محبت ہے۔۔

مجھے تمھارے چہرے کی ہینڈسم نقوش سے محبت ہے

۔

تمھاری آنکھوں کا اپنی طرف اٹھنا اور نظر بھر کر دیکھنا

مجھے ہر اس لمحے سے محبت ہے جو میں نے تمھارے ساتھ گزارہ وہ کچن تک چلتی مسکراتی ہوئی سوچ رہی تھی۔۔

وہ اتنی آزاد زندگی میں کبھی خود کو محسوس نہیں کر پائی تھی جتنا اس وقت کر رہی تھی

اچانک اسکی نگاہ سالار پر اٹھی وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہا تھا

۔

نہ جانے کیسے مگر بے ساختہ وہ ہنس پڑی۔۔

کھلکھلا کر۔۔۔۔

یہ جو تمھاری حرکتیں ہیں نہ مجھے اگنور کرنے کی بس ایک منٹ میں چٹکی بجا کر تمھیں سیدھا کر دوں گا سمجھتی کیا ہو

خود کو" وہ غصے میں بھرتا اٹھا۔

مگر صاف دیکھ رہا تھا یہ غصہ مصنوعی ہے

وہ اسکے پاس آنے لگا زیمل کو صاف خطرہ دیکھائی دے رہا تھا۔۔ وہ جلدی سے گھبرا کر۔۔ کمرے کی جانب بھاگی

سالار چونکہ اس سے دور تھا تبھی ایکدم اسے بھاگ کر پکڑ نہیں سکا اور اسطرح زیمل تو کمرے میں بند ہو گئی اور سالار

باہر کھڑا رہ گیا مگر گلاس وال ہونے کی وجہ سے۔۔ سب آر پار نظر آ رہا تھا۔۔

زیمل مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتی رہی

سالار بھی مسکراہٹ روکے اسکی مسکراتی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔

بڑی بات میرے نزدیک یہ ہے۔۔۔" اسنے شیشے کے اس پار سے۔۔۔ زیمل کے چہرے کو چھوا تھا۔۔

زیمل ہمہ تن گوش تھی نگاہیں جیسے ایک پل وہ بھی اسے دور نہیں ہو رہی تھی۔۔

سالار نے شیشے پر ہی اپنا لمس چھوڑا۔۔ حالانکہ وہ اس سے دور تھی۔۔ شیشہ بیچ میں حائل تھا پھر بھی وہ شرما گئی۔۔۔

مجھے تم سے محبت ہے" وہ بولا۔۔۔ لہجہ مدھم تھا مگر پر سوز تھا۔۔

ایک سرسراتی لہر زیمل کے وجود میں دوڑی اور پلکیں جھکتی چلیں گئیں۔۔۔

تمھاری آنکھوں سے۔۔

تمھارے ہونٹوں سے۔۔وہ خمار آلودہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔

تمھارے سرخ آنچل سے۔۔"وہ مسکرایا۔۔

زیمل بھی مسکرادی۔۔۔۔۔

اور تم پر فرض ہے تم بھی اس قدر نو۔۔آئی مین پاکستان میں سب سے ہینڈسم بندے سے۔۔محبت کرو"وہ بولا ۔لہجہ اترائہٹ سے بھرپور تھا۔۔

زیمل ہنس دی۔۔

بس پاکستان"وہ اسکے شیشے پر رکھے۔۔ہاتھ۔پر دوسری طرف سے خود بھی اپنا ہاتھ اسی جگہ پر شیشے پر رکھتی بولی

۔۔۔۔

سالار نے آئی برو اچکائی۔۔۔

تم یہ دروازہ تو کھولو تمھیں اچھے سے بتاتا ہوں سب۔۔۔"وہ ہینڈل ہلانے لگا۔۔۔

ب۔۔بھوک لگی ہے مجھے"اسنے واضح لفظوں میں کہا

حکم سر آنکھوں پر بیبی شوگر"وہ آنکھ مارتا بولا۔۔۔۔اور خود ہی اپنی بات سے محظوظ ہوا۔۔خیر۔۔بیبی شوگر کا مطلب۔۔۔

کم از کم سامنے کھڑی لڑکی نہیں جانتی تھی۔۔

زیمل شرماسی گئی وہ مزید محظوظ ہوا۔۔

مگر۔۔۔ یہاں پر کوئ بھی چیشا پکو بنا محنت کے نہیں ملے گی۔۔ میرے ساتھ رہنا ہے تو ہر پل۔۔۔ ہارڈ ورک میں مشغول رہنا ہو گا۔۔ ایسے ہی تمھارا شوہر اتنا امیر نہیں ہے۔۔ دو دو منٹ میں اپنے باپ کو گھر چھوڑنے کی دھمکیاں دیتا ہے" وہ بولا۔۔۔

زیمل اسے سمجھ نہیں سکی وہ اسکی آنکھوں کی الجھن سے اندازا لگا گیا۔۔۔

کھانا تمھیں ایک شرط پر ملے گا جب تم میری خوراک بنو گی۔۔ بکری" وہ پھر سے ایک آنکھ دبا گیا۔۔۔

زیمل کے ماتھے پر چھوٹے چھوٹے بل پڑے۔۔۔۔

آپ بہت خطرناک ہے کھانے کے لیے بھی آپکی منتیں کرنی پڑیں گی "

وہ بولی منہ پھول سا گیا۔۔

یس بیبی۔۔۔ میں شاور لینے جا رہا ہوں۔۔ شرافت سے باہر نکلو" وہ تیوری چڑھا کر بولتا۔۔۔

اور خود دوسرے روم میں چلا گیا۔۔۔

زیمل کو ایک پرسنٹ بھی اس آدمی پر یقین نہیں تھا تبھی۔۔ تھوڑی دیر یوں ہی کھڑی رہی اور جب پانچ منٹ گزر گئے اسنے ہینڈل گھمایا اور وہ باہر آ گئ۔۔

باہر آتے ہی وہ سوچ رہی تھی کھانا کیا کھانا ہے۔۔ کیونکہ ناشتے کا وقت تو نکل گیا تھا۔۔ ابھی وہ یہ ہی سوچ رہی تھی ۔۔ اچانک دروازہ کھول کر وہ اسکے نزدیک آیا تھا۔۔ اور اسکے گال پر۔۔۔

پر شدت بھرا لمس رکھا۔۔اپنے دونوں بازوں سے اسکا احتجاج کرتا وجود جکڑا۔۔اور وہ اسکے گال پر۔۔زور سے کاٹ کر۔۔۔۔دوبارہ۔۔۔روم میں بھاگ گیا۔۔۔۔

زیمل کو جھٹکا لگا تھا اور گال پر اتنی شدت تکلیف ہوئی تھی کہ اسکے آنسو آ گئے۔۔۔

اسنے دانت نکالتے سالار کو دیکھا۔۔۔۔

زیمل کا بس نہیں چلا پاس پڑا واس اٹھا کر اسکے سر پر مار دے۔۔

تمھیں کیا لگ رہا ہے تم بچ جاؤ گی اب مجھ سے۔۔۔

وہ فلائنگ کس اچھالتا بولا۔۔۔۔

آپ چلے جائیں یہاں سے" وہ آنسو روکتی بولی گال پر بہت زور کا درد تھا۔۔۔

یہ نشان تمھارے منہ پر بہت جچھ رہا ہے ابھی مزید نشانوں کی منتظر رہو" وہ مزے سے کہتا۔۔ڈور کلوز کر کے۔۔اندر بند ہو گیا۔۔جبکہ زیمل۔۔گال رگڑنے لگی۔۔۔

کیا اس جیسی لڑکی کا اسکے ساتھ گزرا ہے جو پل میں آندھی طوفان بن جاتا ہے اور۔۔اسکی جان پر بنا دیتا ہے

بے شرم" اسنے بس اتنا ہی سوچا۔۔۔۔اور صوفے پر بیٹھ گئ۔

نین کے سر میں بہت درد تھا۔۔۔وہ مدیحا سے کہہ کر

واپس کمرے میں آ گئ اُسے آج عجیب سا احساس ہو رہا تھا۔۔۔

نہ جانے کیوں۔۔ جیسے دل بجھ سا رہا تھا اسنے سوچا کیوں نہ۔۔۔

اپنے گھر چلی جائے۔۔ وہ اٹھ کر باہر ائ۔۔۔اور۔۔۔

مدیھا سے پوچھا۔۔۔

مدیھا مسکرادی

میں نے پہلے بھی کہا ہے میری اجازت کی ضرورت نہیں تمھیں" وہ بولی اور۔۔۔ نین نے سر ہلا یا اور۔۔۔

وہ روم میں آکر ریڈی ہونے لگی۔۔

حالانکہ کے اس کو چند ماہ ہوئے تھے وہ تو تھک گئ تھی بہت زیادہ

نہ جانے آیت اپنے آخری منتھس میں یہ جوب کا مشغلہ کیسے انجام دے رہی تھی۔۔۔

وہ تیار ہو کر ڈرائیور کے ساتھ گھر کے لیے نکل گئ۔۔

ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔۔

بہت دنوں بعد اپنے گھر جا رہی تھی وہ۔۔

جیسے ہی وہ گھر کے دروازے پر پہنچی۔۔

تو محلے کے سب لوگوں نے اسکی بڑی ساری گاڑی ڈرائیور کو دیکھا تھا۔۔ وہ گاڑی میں سے اتر کر اندر چلی گئ۔۔

دروازہ امی نے کھولا تھا۔۔ سب اسے دیکھ کر خوش ہوئے۔۔ مگر وہ پھو پھو اور احمد کو دیکھ کر

بلکل نہیں ہوئ۔

اسنے بے زاریت سے سب کو دیکھا

احمد سے تو نفرت ہی ہو گئ تھی

کس طرح اسنے اسے بلیک میل کرنے کی کوشش کی تھی وہ بن اسلام دعا کے بیٹھ گئ

بیٹی اتنی بڑے لوگوں میں جاکر سلام دعا تہذیب سب بھول گئ ہو" پوپھو نے طنز مارا۔۔

پوپھو۔۔جب احمد کی نوکری میرے شوہر کے آفس میں لگی تھی تو احمد نے بھی ابا سے سلام کرنا چھوڑ دیا تھا بہت دکھ ہوتا تھا کہ پیسہ کیا اتنی اہمیت رکھتا ہے۔۔ مگر پھر بات تربیت کی بھی آجاتی ہے۔۔اور سب سے اہم بات چند پیسے کچھ لوگوں کے پاس آجائیں تو وہ اسے سما نہیں پاتے

اور میری نہ تربیت ایسی ہے۔۔اور نہ پیسے کا گھمنڈ ہے مجھے

اللہ نے مجھے بہتر۔۔سے بہترین اور اگر اس سے بھی کچھ زیادہ کہو تو۔۔وہ دیا ہے آپ نہ کہتی میں بھی سلام ہی کرنے لگی تھی۔۔

خیر کیسی ہیں آپ" یہ کونفیڈینس۔۔احمد پھوپھو یہاں تک کے اسکے اپنے ماں باپ بھی دیکھ کر حیران رہ گئے

وہ بنا جھجھکے پھوپھو کیطرف دیکھنے لگی۔۔

ہاں میں ٹھیک ہوں" پھوپھو چند لمحوں بعد بولی۔۔

امی مجھے بھوک لگ رہی ہے۔۔کچھ کھانے میں ہے" اسنے اب ماں کیطرف دیکھا تھا ان دونوں کو سیرے سے اگنور کر دیا۔۔۔

جبکہ امی نے سر ہلایا پلاؤ بنایا ہے لاتی ہوں میں" وہ مسکرا کر بولی۔۔ تو نین خوش ہو گئ۔۔

اسکا بڑا سارا موبائل ہاتھوں میں سونے کی انگوٹھیاں۔۔۔

کانوں میں سونے کے ائیرینگ ہاتھوں میں مہنگے کڑے جو سونے کے ہی تھے

گلے میں k ایلفابیٹ کی چین

۔۔اور دوسرے ہاتھ میں وہی بریسلیٹ جو احمد نے اٹھایا تھا وہ سر تا پیر بدل چکی تھی۔۔ وہ ابا سے بات کر رہی تھی جبکہ دونوں ماں بیٹے اسے گھور رہے تھے۔۔۔

بیٹا کبیر کو بھی لاتی کتنے دنوں بعد آئ ہو" انھوں نے کہا۔۔۔

تو نین مسکرا دی۔۔

بابا آج کل تو وہ بہت بیزی ہیں اس وقت بھی آفس میں ہیں۔۔۔ اور دیکھیں میں بتا کر بھی نہیں آئ۔۔۔" وہ مسکرا دی۔۔ تو اسکے والد بھی اسکو خوش دیکھ کر مسکرائے۔۔ اور سکون کی سانس لی۔۔۔

چلو اس سے کہو رات کا کھانا ہمارے ساتھ کھا لے۔۔۔" وہ بضد ہوئے۔

ہاں ہاں بیٹی ہم بھی مل لیں گے" پھوپھو نے کہا۔۔۔۔

کہہ ہی ماری

۔ نین اور اسے۔۔ اتنا خوبصورت نوجوان کیسے مل سکتا تھا وہ بی اتنا امیر۔۔۔

پھوپھو کی جلتی کم ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

نین نے ایک نظر پھوپھو کو دیکھا

وہ کبیر اور احمد کو آمنے سامنے نہیں کرنا چاہتی تھی مگر ابا کی ضد پر وہ اٹھی اور باہر چلی گئی۔۔۔۔

کبیر کو کال ملائی۔۔۔۔

جی فرمائیے۔۔۔ طبعیت صحت ٹھیک ہے "کبیر خوش مزاجی سے بولا۔۔۔

جی میں ٹھیک ہوں۔۔اپ کیسے ہیں۔۔۔آپ نے صبح ناشتہ بھی نہیں کیا تھا کچھ کھایا ہے "وہ فکر کرنے لگی۔۔

تم آجاؤ سامنے تمھیں کھا جاؤ گا "کبیر موڈ میں تھا بولا۔۔

لگتا ہے

۔۔کام شام نہیں ہے کوئی "نین ہنس دی۔۔۔

کہاں یار بہت کام ہے۔۔فرصت نہیں تھی۔۔۔ یہ تو اس تپتے ماحول میں تمھاری کال ٹھنڈی ہوا کیطرح لگی ہے "

بس ڈائیلوگ مارنا بند کریں

۔سالار بھائی کے بارے میں کچھ پتہ چلا "نین نے پوچھا۔

ہاں وہ اپنے فلیٹ میں ہے۔۔۔ "کبیر بولا۔۔

پھر وہ کب آئیں گے "

جب اسکا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا اور ویسے بھی وہ اپنی جان میں رخصتی کر گیا۔۔ یہاں بابا نے کہہ دیا اب تمھیں کیا لگتا ہے کسی کو انھیں ڈسٹرب کرنا چاہیے "کبیر بولا تو نین ہنس دی

شرم کریں آپ دونوں تو کسی بات کا لحاظ نہیں رکھتے زیمل۔ پر ترس آرہا ہے مجھے تو" نین نے کہا۔۔۔

تم خود پر کھاؤ ترس۔۔" وہ بولا۔۔۔

اچھا بات سنیں۔۔ میں یہاں امی کے گھر آئی ہوں بہت دن ہو گئے تھے مجھے انکی یاد آرہی تھی" وہ بتا گئی۔۔ کچھ ڈر بھی لگا ہو سکتا ہے اسے اچھا نہ لگے۔۔

اوکے پھر۔۔" وہ نارملی بولا

۔ نین مسکرائی

تو آپ بھی آجائیں۔۔۔" اسنے جلدی سے کہا۔۔

فلحال تو بلکل نہیں میری جان۔۔ میں رات تمھیں پیک کر لوں گا" وہ بولا۔۔

اوکے" نین کا دل جوش سا مارنے لگا وہ کتنا۔۔ اچھا تھا

۔۔

اوکے" بائے کہہ کر دونوں نے فون بند کیا وہ مڑی تو احمد پیچھے کھڑا تھا

۔

وہ اسکی شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتی تھی

وہ اگنور کر کے جانے لگی

کیسی ہو "

بہت خوش ہوں تم کیوں پوچھ رہے ہو" نین نے ٹکا سا جواب دیا۔۔

یہ بریسلیٹ "احمد اسکے بریسلیٹ کیطرف دیکھنے لگا۔۔

چوری ہو گیا تھا کسی نے۔۔اپنے گندے ارادوں کے لیے استعمال کرنے کی کوشش کی تھی مگر قسمت تو دیکھو میری کتنی اچھی ہے۔۔۔یہ میرا تھا میرے پاس ہی اگیا"

اسنے کہا احمد نے غصے سے اسکیطرف دیکھا وہ سب سمجھتا تھا یہ طنز و نز

انتامت اتراو تمھاری محبت کی داستان منظر عام پر لا کر یہ شان و شوکت سب چھین لوں گا" احمد مسکرایا۔۔

نین کا چہرہ پھیکا سا پڑ گیا۔۔

وہ صرف بھول تھی" وہ جیسے غصے سے بولی۔۔

خیر۔۔۔بھول تو مت کھاؤ تم میری محبت میں پاگل تھی یہاں تک کہ کبیر سے تو تم نے پیسے کے لیے۔۔شادی کی تھی۔۔۔مجھے نیچا دیکھنے کے لیے۔۔یہاں محبت یہ شیری لہجے۔۔اور یہ تمھارا ابھرا وجود۔۔یہ سب بتا رہا ہے یہ اس آدمی کی زبردستی ہے" احمد اسکے نزدیک ہوا

نین کا اسکی بکواس سے دم سا گھٹنے لگا۔۔۔

یہ یہ سب جھوٹ ہے۔۔میں صرف اپنے شوہر سے محبت کرتی ہوں۔۔اور تم۔۔مجھے فضول بلیک میل کرنا بند کرو" وہ زرا خود پر قابو پاتی غصہ ہوئی۔۔۔

جبکہ احمد کچھ دیکھ کر۔۔مسکرا رہا تھا۔۔

سوچ لو۔۔اب تو تمھارے پاس پیسہ بھی آگیا بہت کچھ دیا ہے اسنے واپس لوٹ آو۔۔میں آج بھی تم سے محبت کرتا ہوں ہاں میں بہک گیا تھا مگر محبت ختم نہیں ہوئ تھی

بکواس بند کرو" وہ چیخی۔۔۔

جبکہ احمد نے اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

اسکے جس ہاتھ میں سیل فون تھا وہ ہاتھ اسکی آنکھوں کے آگے کیا۔۔۔

اور نین کو لگا اسکے قدموں تلے زمین کھسک گئ ہوئ۔۔

کال چل رہی تھی کبیر کال پر تھا۔۔۔اسکے ہاتھ کانپ اٹھے۔۔۔

آنکھوں سے آنسوؤں کی روانگی بندھ گئ۔۔۔

وہ پتے کیطرح کانپنے لگی۔۔

جبکہ احمد اسکا گال تھپتھپا کر جان بوجھ کر آئ لو یو۔۔بیبی کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔۔

کال اب بھی چل رہی تھی۔۔۔

نین نے خشک حلق میں تھوک نگلا۔

کب۔۔۔یر" لفظ ٹوٹ گیا۔۔۔۔

وہ بمشکل بولی تھی دوسری رف سے کال ڈراپ ہو گئ۔۔۔

نین وہیں بیٹھتی چلی گئ۔۔۔

عارض کے سر پر بم بن کر گیری تھی یہ بات کہ اسکی سیکرٹری آج سے۔۔آیت ہے۔۔

بڑے بھیا کی اس حرکت پر وہ۔۔خون کے آنسو رو دیا تھا۔۔آیت۔۔آیت اسکی سیکرٹری۔

یہ کیسے ممکن تھا۔۔۔جبکہ آیت خود سن تھی۔۔اسنے کبیر کو صاف انکار کر دیا اس کام سے

--

میں تم دونوں کو بتا چکا ہوں یہاں تم دونوں پر فیشنل ہو۔۔

وہ تمھاری سیکرٹری اور۔۔۔وہ تمھارا بوس۔۔

مگر بوس کا مطلب۔۔کام کی حد تک بس۔۔۔کیونکہ تم جانتے وہ۔۔اس آفس کا بوس کون ہے" کبیر نے عارض کو آنکھیں دیکھائی۔۔۔۔

مگر بھیا۔۔۔میرا کام۔۔۔کیسے کرے گی وہ" عارض نے جھنجھلا کر کہا۔۔

اسے ورکرز چاہیے تھے اپنے لیے۔۔وہ بلکل عادی نہیں تھا۔۔۔

خود سے کام کرنے کا۔۔

آپکے لیے مسٹر عارض ایک ورکر بھی کافی ہے پورے آفس میں سب بوسز ہے آپکے پاس سیکرٹری ہے۔۔آپکی ٹیم اب کسی اور کام میں ہے۔۔مس آیت آپکے ساتھ ہیں"

بھیا" آیت نے رونی صورت بنائی۔

میری جان۔۔۔کام تو کام ہوتا ہے۔۔" وہ بولا لبوں پر مسکراہٹ آ گئ۔۔۔

بلکل اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں" اسکے کان کے قریب کہہ کر وہ باہر نکل گیا جبکہ آیت نے عارض کیطرف دیکھا ہی نہیں وہ اپنی ٹیبل پر جا کر بیٹھ گئ۔۔

جبکہ عارض۔۔۔واقعی رونے والا ہو گیا تھا۔۔۔

اسے تو یہ بھی نہیں پتہ تھا اسکے پروجیکٹ کی فائلز کہاں ہیں۔۔۔

وہ اپنی چیئر چھوڑ کر اٹھا۔۔۔

اور آیت کے پاس آ گیا۔۔۔

بہت مزہ آ رہا ہے نہ تمھیں "

عارض غصے سے بولا۔۔۔

سر مجھے کس بات پر مزہ آنا ہے" آیت نے سرد مہری سے کہا۔۔

یہ سب کر کے۔۔۔اپنی حالت دیکھی ہے تم نے۔۔۔۔آخری منتھ چل رہا ہے تمھارا" عارض بولا تو۔آیت نے اسکی جانب دیکھا۔۔

واقعی۔۔۔۔اچھا مجھے نہیں پتہ تھا۔۔اب تک صرف اتنا پتہ چلا ہے مجھے کہ میں دوسروں کے ٹکڑوں پر پلی بڑھی ہوں تو میرا بچہ بھی دوسروں کے ٹکڑوں پر پلے گا۔۔۔نہیں ایسا میں نہیں چاہتی۔۔ "

واٹ۔۔کیا بکواس ہے یہ۔۔مر گیا ہوں کیا میں" وہ جل کر بولا۔۔۔۔

آیت نے اسکی جانب دیکھا آنکھوں میں ویرانی سی اتر آئ۔۔

نہیں آیت مر گئ ہے" وہ بس اتنا ہی بولی۔۔

عارض کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔وہ

چئیر گھسیٹ کے اسکے پاس بیٹھ گیا۔۔

آیت وہ سب جو میں نے کیا

میں بڑے بھیا کے پاس چلی جاتی ہوں اگر آپ کے پاس میرے لیے کوئ کام نہیں" وہ غصے سے بولی۔۔

آیت مجھے ایک بار سن لو۔۔۔شاید تمھاری بدگمانی چلی جائے "

عارض نے اسکا ہاتھ پکڑا۔۔جسے آیت نے جھٹکے سے چھڑایا۔۔

میں مر جاؤ گی مگر آپ کے بارے میں دوبارہ اچھا کبھی نہیں سوچوں گی۔۔۔تو بدگمانی کیسی" وہ سر جھٹک کر اپنے آنسو اندر اتارتی بولی۔۔۔

آیت۔۔کوئ مجھے نہیں سمجھ رہا پلیز تم تو سمجھو۔۔"

عارض میرا ابھی کوئ نہیں تھا یہاں" لہجہ بھیگ گیا۔۔

وہ ٹوٹ سی گئ۔۔۔

دور دور تک میرا کوئ نہیں تھا عارض۔۔۔۔" اچانک وہ چیخی۔۔۔

عارض اسکا چہرہ تھام گیا۔۔

دور ہو جائیں مجھ سے "آیت نے اسکا ہاتھ دور کیا اور چیئر چھوڑ کر اٹھی۔۔

تم پینک مت کرو طبعیت خراب ہو جائے گی "وہ بولا لہجے میں محبت ہی محبت تھی۔۔۔

انف عارض انف۔۔ "وہ چیخی۔۔۔

ہزیانی سی کیفیت میں اس سے دور ہوئی۔۔۔۔

میں نے سوچا اگر عارض کسی اور کے ہو گئے تو میں مر جاؤ گی۔۔ مگر نہیں میں اتنی ڈھیٹ جان تھی میں نہیں ماری جبکہ عارض تو میرے تھے ہی نہیں۔۔ پھر سوچا عارض میرا عشق ہیں

یہ بچہ

۔۔وہ حسین دن۔۔۔۔ وہ راتیں۔۔۔ عارض کے بنا کیسے رہوں گی۔۔۔

مگر نہیں عارض نے مجھے اپنے غرور اپنے گھمنڈ میں صرف ٹھوکر پر رکھ "اچانک وہ اپنا پیٹ پکڑ کر چلا اٹھی۔۔

آیت "عارض چیخا اور گیرتی وہی آیت کو سنبھال لیا انکی آواز سے۔۔۔ کبیر فورا کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔

کیا ہوا ہے آیت کو "کبیر نے کھا جانے والی نظروں سے عارض کو دیکھا تھا۔۔۔

جبکہ آیت چیخ رہی تھی۔۔ عارض کی شرٹ مٹھیوں میں جکڑے۔۔ وہ درد سے دوہری ہونے لگی۔۔ چہرہ سرخ ہو گیا

۔۔

بھیا "عارض نے کبیر کیطرف دیکھا۔۔

میں گاڑی نکالتا ہوں لے کر آؤ باہر "وہ سمجھ گئے تھے فورا۔۔۔

کبیر باہر بھاگا جبکہ ۔۔عارض آیت کو

۔

عارض "آیت کے منہ پر بس ایک ہی پکار تھی ۔۔

میری جان "عارض نے اسے خود میں بھینچا ہوا تھا۔۔۔

وہ دوڑتا ہوا باہر نکلا تھا

۔

مجھے بہت درد ہو رہا ہے "وہ ۔۔اسکی گردن میں چہرہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی ۔۔ "

عارض نے اسے گاڑی میں بیٹھایا اور کبیر نے ہاسپیٹل کی جانب گاڑی موڑ لی ۔۔ جبکہ آیت اسی کے سینے سے لگی ہوئی تھی جس ۔۔سے نفرت کا اظہار کر رہی تھی ۔۔ جبکہ عارض اسکے کانوں پر جھکا ۔۔ صرف دو لفظ بول رہا تھا

ایم سوری ایم سوری "

پورے گھر میں ایکدم ہنگامہ مچ گیا تھا نیا ۔۔۔

سب کے چہروں کی خوشی۔۔۔اور پر جوشی دیکھنے لائق تھی۔۔بس ان میں ایک چہرہ تھا جو مرجھایا ہوا تھا اور وہ تھا۔۔ نین کا جو فوراً واپس لوٹ آئے تھی خوف کے سبب کے کہیں وہ اسکو اپنی زندگی سے نکال نہ دے نہیں نہیں وہ اس سے الگ کیسے ہو گی۔۔اسکی جان نہ نکل جائے۔۔

مگر وہ نین کے لیے خوش بھی تھی۔۔

شاید انکی زندگی میں آنے والا ایسا مہمان اپنی ماں کے مسائل کو حل کر دے۔۔ تبھی وہ خوش بھی تھی۔۔

مدیھا کے پاؤں تو زمین پر نہیں ٹک رہے تھے۔۔۔وہ فوراً۔۔صوفیہ تنزیلہ اور نین کے ساتھ ہسپیٹل پہنچی تھی ۔۔جبکہ پریشے اور۔۔ عمل نے بھی جانے کی ضد لگائی ہوئی تھی۔۔۔جس پر۔۔۔سب نے انھیں کچھ دیر بعد کا کہہ کر ٹال دیا تھا۔۔۔

وہ سب ہسپیٹل پہنچے آیت۔۔۔اندر روم میں تھی سب بچے اور اسکی ماں کے لیے دعا گو تھے۔۔اور بمشکل انتظار کے بعد۔۔۔ایک پیاری سی روئی کے گالے جیسی بچی نرس نے انکے ہاتھ میں لا کر تھما دی۔۔۔

جبکہ مدیھا نے خوشی سے اسے چوم لیا۔۔

سب کے چہرے خوشی سے تمتما رہے تھے۔۔جبکہ عراض کو تو یقین ہی نہیں ارہا تھا وہ اسکی بیٹی تھی بلکل آیت جیسی تھی۔۔

گھر کے مردوں کو بھی اطلاع ملی تو وہ سب پہنچ گئے۔۔

مدیھا عارض کو مسلسل پیار کر رہی تھی جبکہ عارض کی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔

واقعی یہ صرف ایت کی محنت تھی۔۔

اسنے آیت کو بہت تکلیف دی تھی اس بچے پر اس سے زیادہ آیت کا حق تھا۔۔۔

اسنے بچی کے گال پر پیار کیا تو بچی رونے لگی۔اور کبیر نے اسے تھپڑ لگا کر الگ کردیا

تمیز تو تم میں نام کی بھی نہیں ہے" اسنے کہا اور مسکرا کر بچی کو لے لیا نین کی نظریں بس کبیر پر تھیں

کبیر نے بھی نین کی جانب دیکھا خاموش نظریں تھیں۔۔ کوئی تاثر نہیں تھا نین کو لگا اسکا دم گھٹ جائے گا اس سرد مہری سے۔۔

اسنے اپنے آنسو چھپا لیے۔۔اور اس جشن میں اچانک کبیر کو یاد آیا۔۔ کہ سالار کو اطلاع نہیں دی۔۔۔

مرتضی اور باقی سب بھی اگئے سب بچی کو۔۔۔لے رہے تھے دیکھ رہے تھے پیار کر رہے تھے۔کبیر نے سالار کو فون کیا مگر وہ فون اٹھا نہیں رہا تھا۔۔

وہ جانتا تھا وہ کتنا ضدی ہے۔۔ مگر یہ خبر بھی تو بہت اہم ہے۔۔وہ بار بار ٹرائے کرتا رہا مگر

۔سالار نے فون کال نہیں اٹھائی۔

بھیا نے کال نہیں اٹھائی" عارض بولا تو کبیر نے نفی کی

یار آیت کو دکھائیں۔۔" کبیر نے باپ سے بچی کو لے لیا

اوہ ہاں ہاں" سب ہنسنے لگے اور آیت کو جیسے ہی روم میں شفٹ کیا گیا۔۔روم میں لے گئے۔۔۔

وہ سب بھی بچی کو لے کر روم میں اگئے

عارض پیچھے ہو گیا جبکہ مدیھا نے آیت کے ماتھے پر پیار کیا اور اچانک وہ رونے لگی۔

عارض میری بچی اس قابل نہیں ہے کہ تم مزید اسکو کوئی دکھ دو" وہ بولیں تو عارض کا چہرہ شرمندگی سے جھک گیا

نین نے بھیگی پلکیں کھولیں عارض کا بس نہیں چلا ان پلکوں کی ساری نمی۔۔خود میں جزب کر لے۔۔

۔۔اسنے سب کو دیکھا اور پھر اس بچی پر نظر گئی جو مدیھا کے ہاتھ میں تھی۔۔

اسنے آنکھیں دوبارہ بند کر لیں

آج شدت سے اسے اپنے ماں باپ کی یاد آ رہی تھی

اسنے گھیرہ گھونٹ حلق میں اتارا سب نے اسکی جانب دیکھا تھا سب اسکی کیفیت سمجھ سکتے تھے۔۔

عارض چاہ کر بھی اسکے نزدیک نہیں جا سکتا تھا۔

مدیھا نے پھر سے اسکو پیار کیا

تائی امی" آیت نے انکا ہاتھ پکڑ لیا

وہ جانتی تھی یہ اسکا رب کس طرح اسنے اس بچے کو خود میں رکھا تھا

اور کسی طرح اسکے وجود نے اسے ماں کا رتبہ دیا تھا

میری بچی بس اب مزید مت رو۔۔اب تمھارے رونے کے دن نہیں دیکھو کتنی پیاری ہے" وہ بولیں جبکہ آیت نے آنکھیں نہیں کھولیں

پلیز بابا کو بلا لیں۔۔بس ایک بار" وہ بے بسی سے بولی

تو وہاں کھڑے ایک ایک فرد کی آنکھوں میں آنسو بھر گئے

کبیر ماں کو ہٹاتا آگے بڑھا

گڑیا۔۔ کیسی باتیں کر رہی ہو۔۔۔۔

تمھیں بلکل ضرورت نہیں اس آدمی کی وہ تو شاید جانتا تک نہیں تم زندہ ہو یہ مر گئے۔۔۔اور تم اپنی خوشی کو اس کے بارے میں سوچ کر برباد نہیں کرو گی۔۔ چلو شاباش آنکھیں کھولو" کبیر نے اسکو پچکارہ عارض سے بھی مزید برداشت نہ ہوا۔۔۔اور جیسے ہی اسنے آگے بڑھ کر آیت کا ہاتھ تھامہ۔۔۔ آیت نے آنکھیں کھول لیں۔۔

سیدھی نظر آیت پر گئی۔

جس نے سب کے سامنے اسکی ہتھیلیوں کو چوما تھا۔۔

بہت خاص ہو تم میرے لیے" وہ جزبات سے چور لہجے میں بولا جیسے بھول گیا ہو سارا خاندان کھڑا ہے اسکے ارد گرد میں مانتا ہوں میں نے جو کیا غلط کیا اور اگر میں یہ کہوں کے میں نے تمھیں بچانے کے لیے یہ سب کیا تھا۔۔ تو شاید تم مانو گی نہیں۔۔ تو میں اپنا قصور مانتا ہوں۔۔۔اور آج آخری بار بس مجھے ایک موقع اور دے دو۔۔۔

میں تمھارے بنا نہیں رہ سکتا۔۔۔۔اور میں اپنے بچے کے بنا بھی نہیں رہ سکتا"۔۔ عارض کے الفاظ پر آیت اور بھی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔

تبھی نین بھی آگے بڑھی۔

آیت تمھاری زندگی کی نئی شروعات ہے تم ایک موقع دو عارض کو۔۔۔۔" نین نے اسکو پیار سے کہا۔۔۔

تو آیت خاموش ہو گئ وہ کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔

اسنے اٹھنے کی کوشش کی اور اپنی بچی کو بازؤں میں بھر لیا

اسکے صبر کا پھل تھا یہ جس طرح وہ اپنی بچی کو چوم رہی تھی سب ہی اشک بار نظروں سے اسے دیکھتے رہے عارض بھی وہیں کھڑا تھا آیت نے اسکی جانب دیکھا

نہیں معاف کروں گی میں آپکو اور یہ بلکل آپکی بیٹی نہیں ہے صرف میری ہے" وہ جیسے آنکھیں نکال کر بولی

ایکدم سب ہنس پڑے

باقی کا منانا۔۔۔اب تم پر ہے" نین نے شرارتی نظروں سے عارض کو دیکھا

جو مسکرا دیا تھا

اوہ سالار کو بہت مس کر رہا ہوں میں" کبیر نے کہا

تو مرتضی جو کب سے یہ محسوس کر رہے تھے۔۔۔

سر ہلا گئے۔۔۔

وہ ڈھیٹ کبھی نہیں اٹھائے گا فون" انھوں نے زرا غصے سے کہا

سب مسکرا دیے

سکندر اور افشین دونوں ہی نہیں تھے۔۔ یہاں

زین گھر لوٹا۔۔۔ تو اسے خبر ملی۔۔ تو فوراً اسنے بھاگنے والی کی تھی کبیر نے افان کو بھی اطلاع دے دی تھی۔۔۔

اور آج اسکی ماں اور وہ دونوں ارہے تھے افان تو اکثر آتا رہتا تھا مگر۔۔۔اسکی والدہ۔۔ عرصے بعد ارہیں تھیں۔۔۔

سب گھر والے خوش تھے

تم ہمیں لے جاؤ" پریشے نے زین کو دیکھا

کس خوشی میں میرا ارادہ نہیں اتنے وزن کو لے جانے کا۔۔۔

تم لوگ کسی اور کے ساتھ جانا" زین نے ہری جھنڈی دیکھائی۔۔۔

کتنا بدتمیز ہے یہ انسان" پریشے نے اسکی جانب دیکھا جبکہ عمل تو اس واقعے کے بعد زین کی بات نہ سنتی تھی اور نہ ہی کرتی تھی۔۔۔

زین نے دونوں کو اگنور کیا اور تیزی سے باہر بھاگا کہ۔۔ کسیؔ سے زوردار ٹکرایا۔۔۔

کہ جس سے وہ ٹکرایا تھا وہ تو دور جا گیری

زین حیران رہ گیا اس دھان پان سے وجود پر جو۔۔ سر تھامے زمین پر بیٹھا تھا۔۔۔۔

اسنے جھک کر دیکھا

اور رمشہ کو دیکھ کر وہ۔۔ شاکڈ کی سی کیفیت میں رہ گیا

پریشے اور عمل فوراً رمشہ تک پہنچیں تھیں

تم ٹھیک ہو۔۔ اس ہاتھی کو تو چلنے کی تمیز ہی نہیں" پریشے نے کہا۔۔

جبکہ عمل نے بھی زین کو گھورا

مجھے کیا پتہ تھا آگے سے مولی ارہی ہے "زین نے۔۔ جیسے برسوں بعد اسی نام سے اسے چھیڑا تھا۔۔

افشین وہاں اگئ تھی اور رمشہ شاید دنیا کی پہلی لڑکی تھی وہ اپنی ماں کو پسند نہیں کرتی تھی اور جب وہ نانو کے گھر آئیں تو

اسنے بابا سے ضد کی کے وہ۔۔ یہاں اناچاہتی ہے

افشین اسے گالیاں دیتی رہی کوسنے دیتی رہی اور وہ۔۔

یہاں اگئ۔۔۔

اسنے زین کیطرف دیکھا تھا۔۔

زین بڑی بڑی آنکھوں کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

جن میں معمولی سی نمی تھی۔۔

رمشہ کو پریشے اور عمل نے اٹھایا۔۔

اور اسے اندر لے گئیں۔ جبکہ۔۔

زین اس نازک مزاجی پر مسکرادیا۔۔۔۔

اور اچانک اسے یاد آیا وہ چاچو بن چکا ہے۔۔ وہ دوڑ کر نکلا تھا گھر سے

سالار ضروری کال آنے پر جا چکا تھا۔۔۔

زیمل اپنا چہرہ دیکھ رہی تھی جس پر ایک نیلا نشان تھا۔۔وہ شرما سی گئ۔۔

کیسا انسان تھا وہ۔۔لاپرواہ۔۔ہر جزبے میں بے دھڑک۔

ہر اظہار میں بے دھڑک

اسنے۔۔۔بال سنوارے۔۔۔اور اچانک بیل بجنے لگی

وہ جلدی سے باہر بھاگی سالار واپس لوٹ آیا تھا

وہ بھاگی۔۔۔دروازہ کھولا۔۔تو وہ پیٹھ موڑے کھڑا تھا۔۔۔

اور اسکی پشت پر پھولوں کا بکے تھے

کون ہیں آپ "زیمل شرارت سے بولی۔۔۔

آپکی جان" وہ ادا سے مڑا۔۔۔اور اسکے آگے پھول کیے۔۔۔

زیمل پیچھے ہو گئ۔۔۔اور اندر آ گئ۔۔۔

یہ آپکو کس نے بتایا" اسنے زرا خفگی سے کہا گال پر بڑا واضح نشان جو تھا خفگی بنتی تھی

ویسے میں تمھیں کہہ رہا ہوں۔۔۔ تم میرے حسین لمہوں کو ضائع کر رہی ہو" سالار سنجیدگی سے بولا۔۔

زیمل اسکے سنجیدہ ہونے پر۔۔۔خود بھی سنجیدہ ہو گئ۔

جبکہ سر بھی جھک گیا

آنکھیں پٹپٹانے لگی

سالار اسکی معصومیت پر فدا ہوتا چپکے سے اسکے نزدیک ہوا۔۔

اور اسے بانہوں میں بھر لیا۔۔۔

لگتا ہے لڑکی راضی ہے "وہ بولا۔۔۔۔

ن۔۔۔ نہیں میں نے ایسا کچھ نہیں کہا "زیمل تو گھبرا اٹھی۔۔۔

کسی دن میرے دماغ پر جن چھڑے نہ تو۔۔ تمھاری ایسی کی تیسی "وہ گھور کر بولا۔

زیمل اسکے بازؤں سے نکلی تھی

۔جبکہ سالار نے نفی کی۔۔

پلیز چھوڑیں "وہ جھجھکتی بولی

پکڑا کب ہے۔ تم ہی چپک رہی ہو "سالار نے آڑے ہاتھوں لیا۔۔زیمل اسکے شانے پر مقرہ مار گئ

آپ کتنا تنگ کرتے ہیں "

لو میں نے تنگ کیا ہی کب ہے۔۔۔ "اسنے سر جھٹکا اور۔۔۔زیمل کے احتجاج کرتے۔۔۔وجود کو خود میں قید کرتا

ایکدم اسکے چہرے پر جھکا

زیمل۔کی آنکھیں پھٹ سی گئیں

اسکے لمس سے دل تیزی سے دھڑکا

سالار نے ایک ہاتھ سے اسکی آنکھیں بند کر دیں

جبکہ دوسراہاتھ۔اسکی گردن میں حائل کر کے وہ۔۔موم کیطرح پگھلتی زیمل کو مزید پگھلانے لگا

زیمل خود میں اتنی ہمت نہیں پاتی تھی اسے دور کر سکے

وہ اپنی خواہش کو بڑی محبت سے پورا کر رہا تھا

لمحے سرک رہے تھے

ماحول میں خمار بڑھ رہا تھا

محبت کرتے دل ایک دوسرے کے سنگ۔تھے

اور اس ماحول کی سحر انگیزی۔۔

موبائل کی وائبریشن نے توڑی

سالار تو پیچھے نہیں ہٹا البتہ زیمل نے جھٹکا دیا

کوئ ڈیش چیز ہو تم" وہ غصے سے چلایا

زیمل جبکہ کمرے میں بھاگ گئ

سالار نے فون دیکھا اور کبیر کی کال غصے سے اٹینڈ کر لی

کبیر نے سالار کو اطلاع دی۔۔

پہلے تو۔۔۔وہ کافی غصے میں تھا مگر جب عارض کی بیٹی کی خبر سنی تو ایکدم جوش سا بھرا۔۔۔اور اسنے آنے کا کہہ کر کال کٹ کردی

اسنے زیمل کیطرف دیکھا۔۔۔جو اسکے لیے کھانا لگا رہی تھی۔۔وہ اسکیطرف بڑھا۔۔۔زیمل کو اس سے پہلے پکڑتا کہ زیمل جلدی سے بولی۔۔۔

فلحال کھانا کھالیں "

اچھا کھانا تو فلحال کھالوں

اور فلحال کے علاوہ جو وقت ہوتا ہے اس میں کیا کروں" وہ چیئر پر منہ بنا کر بیٹھتا بولا۔۔۔۔

آپکے پاس کوئی کام نہیں ڈھنگ کا" زیمل نے دوسری چیئر کھینچی۔۔اور اسپر بیٹھ گئی سالار نے وہ چیئر بلکل اپنے نزدیک کھینچ لی زیمل کا چہرہ سرخ سا ہو گیا۔۔اور دل کی دھڑکنیں بھی منتشر ہو گئیں۔۔۔۔۔

میں بہت مصروف انسان ہوں۔۔تم کیا جانو میں کیا کیا چھوڑ کر تمھیں وقت دے رہا ہوں" اسنے اسکی ناشکری پر ٹونٹ کیا

اور اگر آپ بیزی ہوں گے تو مجھے وقت نہیں دیں گے" وہ اسکی جانب دیکھنے لگی۔۔

بہت قریب بیٹھی وہ سنجیدہ چہرے سے آنکھیں جھپکتی بولی۔۔

سالار نے اسکے منہ میں لقمہ دیا۔۔کوئی کیا جانتا تھا۔۔اس وقت اسکی معصومیت پر اسے کتنا پیار آیا تھا

زیمل جھجھک سی گئ مگر دوسری طرف تو شرم بھی نہیں آئ تھی۔۔۔۔۔ خیر آتی بھی کیوں پاگل زیمل تھی وہ تو نہیں تھا۔۔۔۔

وقت تو سارا کا سارا تمھارے لیے ہے۔۔۔۔ کہو تو کام دھندا چھوڑ کر گھر بیٹھ جاؤ" وہ آنکھ دبا کر بولا۔۔۔

میں نے ایسا تو نہیں کہا۔۔۔۔۔

یہ کیا بات ہوئ آپ کسی بات کا سیریس جواب نہیں دیتے "

ساری باتوں کے سیریس جواب وہاں ملیں گے تمھیں۔۔۔ اگر لینا چاہتی ہو تو تھوڑی محنت کرو" اسنے بیڈروم کی گلاس وال سے دیکھتے بیڈ کیطرف اشارہ کیا۔۔۔

زیمل کا چہرہ پل دو پل میں سرخ ہوا تھا۔۔

سالار محظوظ ہوا۔۔۔۔

اور اسکا گال کھینچا۔۔۔۔ دونوں نے کھانا کھایا۔۔۔ جسے سالار ہی اپنے ہاتھوں سے اسے کھلا رہا تھا اور مسلسل باتیں بھی کر رہا تھا۔۔۔ اور زیمل کو اسکو سننا اچھا لگ رہا تھا وہ بنا پلکیں جھپکائے اسکے۔۔۔۔ چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ جو ہر بات کا مزہ لے رہا تھا۔۔ ہر بات پر مسکرا رہا تھا۔۔۔

وہ کافی پوزیٹیو اور خوش باش انسان تھا مگر غصے میں آتا تو۔۔۔ بنا دیکھے۔۔۔۔ جیسے تباہی مچاتا تھا۔۔۔ جیسے افشین کو اسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ۔۔۔ تھپڑ کھینچ مارے جبکہ اسنے اسے دھکا بھی سب کے سامنے دے دیا تھا۔۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی وہ اس سے کبھی روٹھے۔۔۔

ہاں وہ بہت بے شرم تھا۔ مگر وہ۔۔۔اسے پسند تھا۔۔۔اور وہ چاہتی تھی وہ اپنی عمر اسکے ساتھ یوں ہی گزار دے ۔۔۔۔

پھر میں گھر سے بھاگ گیا" زیمل ان لفظوں پر ایکدم ہوش میں آئ منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔۔

مطلب" وہ حیرانگی سے دیکھ رہی تھی۔۔

تم سن بھی رہی ہو بیوقوف لڑکی" اسنے زیمل کی ناک کھینچی

نہیں وہ میں" زیمل کنفیوز سی ہوئ۔۔

مجھے دیکھ رہی تھی" اسنے آنکھ ماری۔۔

زیمل نے سر جھکا لیا۔۔۔۔

جبکہ سالار نے ٹشو سے ہاتھ صاف کیے اور مسکرا کر اسکو دیکھا۔۔۔

کل اسے ضروری ایک میٹینگ اٹینڈ کرنی تھی اور چند دنوں بعد۔۔۔ہالی ووڈ فلم کی شوٹینگ کے لیے بھی نکلنا تھا۔۔

وہ تو خیر مہینے مہینے ہی غائب رہتا تھا

اور زیمل کو کہیں بھی اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔۔۔۔

فلحال ساری باتوں کو پیچھے ڈال کر اسکا فوکس زیمل کی جانب تھا۔۔۔۔

آگے بتائیں آپ کیوں گھر سے بھاگے" یہ خاموشی اسے۔۔۔پریشان کر رہی تھی اسکی نظریں اسے تنگ کر رہیں تھیں

تبھی وہ بولی۔۔۔

توسالار کو بھی محسوس ہو گیا۔۔۔اسنے زیمل کا ہاتھ پکڑا اور اسے لے کر۔۔۔لاونج میں صوفے پر آ گیا۔۔اسے اپنے ساتھ بیٹھا لیا۔۔

زیمل کی نظریں جھکتی جا رہیں تھیں اور یہ نظریں سالار کو اسکی جانب بڑھنے پر مجبور کر رہیں تھیں اسنے بمشکل خود کو روکا تھا زیمل ابھی۔وہ جانتا تھا مینٹلی اسے افوڈ نہیں کر سکتی۔۔۔

سالار نے اسے کمفرٹیبل کرنے کے لیے۔۔۔ایل سی ڈی اون کر لی۔۔

آپ بتا نہیں رہے آپ کس لیے بھاگے "زیمل نے پھر سے پوچھا۔۔۔

وہی دیکھا رہا ہوں۔۔۔مائے لو۔۔۔۔میری بکری تھوڑا سا انتظار کرو گی۔۔۔"وہ بولا تو۔۔زیمل نے منہ بنایا۔۔اب پیار سے کون کس کو بکری کہتا ہے۔۔۔

اسکی ساری منتق ہی الگ تھی

اسنے نیٹ پر۔۔۔ایک ریمپ شو اون کر دیا۔۔۔۔

زیمل دلچسپی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔وہ سکرین پر اور ریجنل سے زیادہ ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔زیمل نے ایک نظر مسکراتی نظر اسپر ڈالی سالار اسکی ایکسائٹمنٹ پر۔۔۔ہنسنے لگا۔۔۔

زیمل دیکھ رہی تھی۔۔

باباکافورس تھا۔۔۔بیزنیس کیطرف جاؤ۔۔۔ جبکہ۔۔۔مجھے تو بلکل نہیں جانا تھامیں۔۔پورے گھر کے آگے انھیں دھمکی دے کر چلا گیا تھا کہ میں بھاگ رہا ہوں گھر سے اور انھوں نے بھی کہہ دیا۔۔۔

دوبارہ شکل نہ دیکھنا "

میرے تو آگ لگ گئ۔۔میں نے۔۔۔سامان اٹھایااور نکل گیا۔۔

ہاں مما کو نوٹ لکھا تھا انکی یاد مجھے بہت آتی ہے۔۔۔

انکے کھانے بھی۔۔۔۔۔

جب میں بھاگا تو۔۔۔میرا یہ ریمپ شوٹ تھا۔۔۔

اسکے لیے۔۔۔بابا مجھے جانے نہیں دے رہے تھے اور میں جانتا تھا ہفتے بعد آجاؤ گا جوتیوں سے ماریں گے کچھ نہیں ہوتا مار کھالوں گا۔۔"وہ لاپرواہی سے بولا۔۔

پھر انکل نے مارا آپکو واپسی پر۔۔ "

ایساویسا"سالار نے نفی میں سر ہلایا۔۔

کیوں۔۔آپکو یہ پسند تھا تو آپ نے چوز کر لیا۔۔۔انھیں سپورٹ کرنا چاہیے تھے "

زیمل بولی تو سالار ہنس دیا۔۔

میری بکری تم سکرین پر فوکس کرو تمھیں اندازا ہو گا۔ کس لیے انھوں نے مجھے مارا کہ۔۔میں دو مہینے گھر میں منہ چھپا کر پڑا رہا۔۔۔کیوں کہ میرا منہ نیلا ہو گیا تھا۔۔۔

زیمل حیرانگی سے سنتی سکرین پر دیکھنے لگی۔

سالار شرٹ لیس ایک لڑکی کی کمر میں ہاتھ ڈالے۔۔۔۔ ریمپ پر چلتا۔۔۔۔ آنے لگا۔۔۔۔

اور لڑکی کی کمر پر۔۔۔ ہاتھ رکھا ہوا تھا جیسے ہی وہ سامنے آیا اسنے لڑکی کو اٹھا کر۔۔۔۔ گھمایا۔۔۔۔ اور تالیوں کی گونج ۔۔۔۔ بھی۔۔۔۔۔

فلیش لائٹس جگمگا سی گئیں۔۔۔۔۔

وہ اتنا ہینڈ سم لگ رہا تھا۔۔ کہ کوئی بھی اسپر مر مٹ جاتا اور لڑکی نے جس جرت سے اسکے گال۔۔ پر پیار کیا۔۔ زیمل کو تو پتنگے لگ گئے اب احساس ہوا۔

دو کیا چھ مہینے منہ سجا دینے چاہیے تھا۔۔ اسنے ایل سی ڈی بند کی اور اٹھ گئ۔۔۔

پورے گھر میں سالار کے قہقہے گونج اٹھے تھے۔۔۔۔

اب کیا رائے ہے تمھاری۔۔ وہ مزے سے پوچھنے لگا اور روم میں جاتی زیمل کا ہاتھ پکڑ لیا

آپ مجھ سے دور رہیں یہ تو پہلی چیز ہے نہ جانے اور کیا کیا کیا ہوا ہے آپ نے "

وہ خفگی سے بولی۔۔۔۔

دیکھو یہ میرا پروفیشن ہے "

بہت ہی گندا پرفیشن ہے آپکا۔ انکل ٹھیک کہتے ہیں آپکو بیزنیس کرنا چاہیے۔۔۔" زیمل نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔

آہ۔" اسنے سرد سانس کھینچی۔۔۔

یہ تو خیر ممکن نہیں۔۔۔" وہ بولا زیمل نے خفگی سے ہاتھ چھڑا لیا۔۔

صرف محبت کی بات تھی۔۔اسکا ماضی جان کر کیسے۔۔۔ سالار نے۔۔۔ اسکو پروٹیکٹ کیا تھا جبکہ وہ کیسے چیڑ گئی تھی اسکا ماضی دیکھ کر۔۔

خیر یہ تو اسکا حال بھی تھا۔۔۔ زیمل مسلسل سالار کو گھور رہی تھی جو خوش تھا۔۔۔

اچھا یہ بعد کی بات ہے اٹھو۔۔ ہسپیٹل چلنا ہے عارض کی بیٹی ہوئی ہے "

وہ بولا زیمل اچھل ہی اٹھی

کیا اور آپ اب بتا رہے ہیں "

وہ اسکو گھور بھی نہ سکی خوشی میں جلدی سے۔۔ کمرے کیطرف بھاگی۔۔ یہاں بھی اسکے کئی کپڑے تھے بلکہ کچھ تو ایسے تھے جو پہنے ہی نہیں تھے۔۔۔

اسنے جلدی سے

اپنے لیے وائٹ سوٹ نکالا۔۔۔

رکھ دو یہ رنگ نہیں پہننا" سالار پیچھے سے آگیا۔۔۔

مگر یہ مجھے پسند ہے" وہ منمنائی وہ اتنا پیارا وائٹ ڈریس تھا۔۔

تمھاری پسند فضول ہے۔۔ یہ پہنو" اسنے۔۔ ریڈ کلر کا ڈریس اسکے ہاتھ میں تھما دیا۔۔

یہ شارٹ شرٹ اور کیپری تھا۔۔

سالار "زیمل نے نفی کرنا چاہی سالار نے کبرڈ بند کر دی۔۔

تم چاہتی ہو میں تمھیں اس سے بھی خوبصورت ڈریس پہناؤں یہ سارے بند توڑ کر۔۔"وہ گھیری نظروں سے دیکھتا ۔۔ کہ زیمل اسے دور دھکیل کر بھاگ گئ۔۔۔

خدا ہی بچائے مجھے آپ سے سالار" وہ مدھم آواز میں بولی۔۔۔۔

خدا نے ہی حق دیا ہے۔۔۔"وہ مسکرایا۔۔

مگر وہ جو لڑکی اور جو۔۔۔آپ کے کرتوت ہیں میں آپ سے پوچھو گی "

اچھے سے پوچھنا یاد ہے نہ ایک بار بھابھی کے بھڑکنے پر پوچھنے آئ تھی"وہ بیڈ پر لیٹ گیا۔۔

زیمل کی بولتی بند ہو گئ۔۔سالار کا پھر سے قہقہہ اٹھا اور اسنے۔۔۔ سیل فون نکال لیا۔۔

اسکے فون پر۔۔فیروز کے میسیجز تھے اور اسنے بتایا تھا کہ انھیں دو دن تک۔۔نکلنا ہے لندن کے لیے۔۔۔۔

اسنے گیری سانس بھری۔۔۔

اگر زیمل کو اپنے ساتھ لے جاتا ہے تو۔۔۔۔تب بھی وہ زیمل کو ٹائم نہیں دے سکے گا۔۔۔

کام ایسا تھا پورا پورا دن سیٹ پر لگ جاتا ہے۔۔
کرنا کیا ہے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی

وہ دونوں ہسپیٹل پہنچے۔۔۔اور اندر داخل ہونے لگے۔۔کہ کسی سے۔۔۔سالار کا زوردار تصادم ہوا۔

سالار نے تو پلٹ کر اسکو دیکھا نہیں البتہ زیمل کی نظر اس پر پڑی اور وہ تھم گئی جبکہ سعیر نے سالار کو دیکھ لیا تھا اور ساتھ اس لڑکی کو بھی۔۔۔۔

وہ ایک دم رک گیا آنکھیں گھما کر زیمل کو دیکھنے لگا۔۔

زیمل کے چہرے پر خوف سا پھیلا

ہاں وہ سب بتا چکی تھی۔۔ مگر پھر بھی اسے اسکو دیکھ کر ڈر لگ گیا۔۔

وہ جلدی سے سالار کے نزدیک ہو گئی۔

کیا ہوا" سالار نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا

ک۔۔کچھ بھی نہیں" وہ مصنوعی مسکرانے کی کوشش کرنے لگی۔۔

سالار نے گھورا۔۔

سخت زہر لگتی ہو مجھے تم جب۔۔ منمناتی ہو" وہیں رک کر غصہ کرنے لگا۔۔زیمل کا سر جھک گیا۔۔۔

چلو۔۔۔بعد میں بات کروں گا" ہاتھ پکڑ کر وہ اسے اندر لے گیا۔۔

سعیر سے زیادہ اب سالار کی فکر تھی اسے۔۔۔

\-------------------------

وہ دونوں روم میں داخل ہوئے۔۔۔تو وہاں افان اور پھوپھو کو عرصے بعد دیکھ کر۔۔وہ ایکدم انکے آگے جھکا۔۔

افان تو خیر ناراض تھا اس سے۔۔

جبکہ زیمل نے بھی کچھ جھجھک کر سلام کیا

سب نے اسے بہت محبت اور چاہت سے ٹریٹ کیا۔۔

اسنے۔۔آیت کی بیٹی کو پکڑ لیا۔۔۔

روئی کے گولے جیسی بچی بے حد خوبصورت تھی وہ اسے صوفے پر لے کر بیٹھ گئی۔۔سالار نے بھی جھک کر بچی کو دیکھا۔۔اور مسکرادیا

لگتا ہے خوبصورتی میں اپنے تایا پر گئی ہے۔۔۔دیکھ لیں بابا کتنی سی عمر میں میں تایا بنا ہوں جبکہ میرے آپ اپنے بچوں کی سوچ بھی نہیں دنیامیں "اسنے مرتضی صاحب کیطرف دیکھا۔۔۔

جو مسکرا رہے تھے۔۔۔

آپ نے اتنی دیر سے میری شادی کے بارے میں سوچا" وہ منہ پھلا گیا۔۔۔

میں جانتا ہوں تمھارے بچوں کی پوری ٹیم ہو گی۔۔ان سب سے زیادہ ہی کرو گے ضد میں آکر۔۔تو زیادہ ڈرامے نہ کرو"

زیمل تو شرم سے سرخ انار ہو گئی۔۔۔جبکہ سالار نے باپ کو گلے لگا یا۔۔

یہ وہی نہ بات۔۔۔"سب اسی حرکت پر ہنس دیے۔۔۔

آیت تم نے نیم کیا سوچا ہے "زیمل نے آیت کیطرف دیکھا۔۔۔۔

ابھی تو کچھ بھی نہیں سوچا بھابھی۔۔۔۔"آیت نے کنفیوز ہو کر کہا وہ۔۔کافی دیر سے سوچ رہی تھی۔۔۔

اچھا۔۔۔تو پھر جلدی سے سوچو "زیمل نے کہا۔۔۔

ایسا کریں بھابھی آپ رکھ دیں لگتا ہے آپکے پاس کوئی نام ہے" عارض بیچ میں بولا۔۔

میں میں کیسے۔۔۔۔ یہ تو آیت کا حق ہے" زیمل نے گھبرا کر جلدی سے کہا۔۔

اتنی عزت کے وہ کہاں قابل تھی جتنی عزت وہ سب اسے دے رہے تھے

بھابھی۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہے بلکہ میرے لیے بھی آسانی ہو جائے گی" آیت نے عارض کیطرف دیکھے بنا مسکرا کر کہا

۔۔

زیمل نے کنفیوز ہو کر سالار کو دیکھا جو اسے مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔۔

وہ ایکچلی مجھے لگتا ہے۔۔اسکے چہرے پر نور نام بہت اچھا لگے گا۔۔اور آیت کا نور۔۔۔ ہے یہ "زیمل لوجیک کے ساتھ بولی تو سب کو ہی یہ نام بہت پسند آیا۔۔۔وہ تو سرخ ہو رہی تھی جبکہ بچی کا نام ڈسائیڈ ہو گیا مدیھا نے آگے بڑھ کر اسکو پیار کیا

اللہ تمھاری بھی گود جلد بھرے" انھوں نے دعا دی۔۔

زیمل جھجھک گئی۔۔

آمین آمین" یہ آواز سالار کی تھی۔۔

جلنے کڑھنے کے بجائے آمین کہو" اسنے افان کو دیکھا

بات مت کرو مجھ سے" افان نے بھڑک کر کہا

مجھے اکساو مت میں ابھی یہاں بات کردوں گا بابا سے "

میرا تم سے کوئی واسطہ نہیں اپنے کام سے کام رکھو" افان نے روڈ ہو کر اسکیطرف دیکھا۔۔

بابا"

سالار" افان نے اسکو چٹکی کاٹی

مرتضی نے اسکیطرف دیکھا۔۔۔

بابا میرے ولیمے اور پریشے کی شادی کے بارے میں بھی کچھ سوچ لیں "

بیٹے ایک کام ٹھیک سے ہوتا نہیں دوسرے کی فرمائش شروع صبر کرو "

بابا تمھیں کہہ رہے ہیں صبر کرو۔۔۔ میں تو ساری عمر ولیمے کے لیے صبر کرلوں گا" وہ منہ پھٹ دھاڑ دھاڑ باتیں مار کر۔۔۔ افان کی جان نکال رہا تھا۔۔

کیا مطلب "سب نے ان دونوں کیطرف دیکھا

میں چلتا ہوں" افان بولا۔۔۔ اور باہر نکل گیا جبکہ۔۔۔

سب ہی کنفیوز تھے تو پیچھے سے۔۔۔ افان کی والدہ نے انکے بیٹے کی پسند کا اظہار کیا۔۔۔

کبیر تو ایکدم خوش ہو گیا۔۔

بیسٹ تھا۔۔۔ افان۔۔۔

جبکہ مرتضی نے شہاب کیطرف دیکھا۔۔

یہ فیصلہ تو شہاب کرے گا" وہ بولے تو۔۔ شہاب مسکرا دیے۔۔

گھر جا کر اس موضوع پر ضرور بات کریں گے۔۔ افان اپنا بچہ ہے اس سے بڑھ کر اور کون ہو سکتا ہے ہمارے لیے "

نیم رضامندی کا اظہار دے دیا۔۔ وہ دونوں۔۔۔ کان لگائے دروازے پر کھڑے تھے۔۔

اووو و" سالار ایکدم چہکتا اسکے گلے لگا افان کو بھی اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا۔۔۔ مرتضی البتہ خاموش تھے

۔۔۔۔

کبیر بھی بے حد خوش تھا۔۔۔

جبکہ تنزیلہ بھی۔۔۔

تو تو مجھے سے کہہ رہے تھے تو نے میرے لیے کیا کیا ہے" افان نے اسے دور کیا

یہ میں نے ہی تو کیا ہے" سالار نے آنکھیں نکالیں۔۔۔

لو سن لو۔۔۔" افان نے منہ پھیر لیا۔۔

اچھا اب تو زیمل نہ بن وہ بھی ناراض ہے۔۔

تیری شکل ہی ایسی ہے وہ چند گھنٹے میں تجھ سے۔۔۔ نارض ہو گئ "

اس نے سر ہلایا۔۔۔

سالار نے اسکی گردن دبوچ لی۔۔

لوگ ان دونوں کو دیکھ رہے تھے سالار کی پشت تھی تبھی اسے نہیں پہنچانا تھا۔۔۔ جبکہ افان اسکے مکے کہار ہا تھا ۔۔اور وہ دونوں ہنس بھی رہے تھے

واپسی پر انھوں نے اسے فورس نہیں کیا گھر چلنے کے لیے مدیھا نے بات بھی کی تو۔۔سالار نے نفی کر دی۔۔۔

فلحال نہیں میں لندن جار ہاہوں ابھی۔۔۔۔

شوٹ ہے میرا۔۔۔اسکے بعد آپکے پاس آؤ گا۔۔۔بس دو دن میں ہی فلائیٹ ہے اور جب تک وہ سائیکو عورت اس گھر میں ہے میں نہیں آؤں گا"

وہ جا چکی ہے سالار" مدیھا نے بے چینی سے کہا۔۔۔۔

میں لندن سے واپسی پر گھر آؤ گا۔۔ میں زیمل کو گھر پر نہیں چھوڑ سکتا "

اسنے کہا اور اپنی ہی ماں سے نظریں چرائیں۔۔۔۔

مدیھا چپ ہو گئ سالار کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔وہ انھیں شرمندہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔ مگر بار بار آزمانے کے بعد بھی اسے۔۔کچھ ایسا نہیں دیکھا تھا کہ ان میں سے کسی کو زیمل کی پرواہ ہو تب ہی وہ سینسیٹیو ہو رہا تھا

وہ دونوں گھر کے لیے لوٹے زیمل خاموش تھی سالار نے بار بار اسکو دیکھا۔۔۔۔

کیا ہوا" اسنے پوچھا

کچھ بھی نہیں" زیمل مسکرائی

نور بہت پیاری ہے

مجھے تو اسکا نام اور نام کی لوجک اور نام رکھنے والی بہت پیاری لگتی ہے

ویسے تمھارے پاس نام کے لیے لوجک بھی ہے ایمپریسیو۔۔ ہے یہ تو۔۔ تو دن رات شام دوپہر چونا مٹی پتھر ڈنڈا کباب شامی۔۔

میرے بچوں کے نام ہیں انکے پیچھے کی لوجک ڈھونڈ لینا قسم سے اتنے میرے بچے ہوں کیا ہی بات ہے۔۔۔ دیکھنا سب ارٹیسٹ بنے گے اور۔۔۔

سالار" زیمل اسکو حیرانگی سے دیکھ رہی تھی۔

کیوں تمھیں کم لگ رہے ہیں۔۔ تو گلو بنٹی پانڈے اور

زیمل نے اسکے شانے پر زور زور سے مکے برسا دیے

جبکہ اسے ہنسی الگ ارہی تھی

۔۔ یہ کیسے نام ہیں سالار" وہ منہ پر ہاتھ رکھے بری طرح ہنس دی۔۔۔

جبکہ سالار مسکرا دیا۔۔۔

وہ اسے خاموش اور اداس نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔

سعیر مرتضی کو کال کر رہا تھا مسلسل۔۔ وہ اسے آخری بار وارن کرنا چاہتا تھا۔۔ مگر مرتضی کی طرف سے کوئ جواب نہیں تھا۔۔۔

تبھی اسنے ایک آدمی کو کال کی۔۔۔

کتنا پیسہ چاہیے تمھیں "

دس کروڑ "

دس کروڑ میں تم پروف کے ساتھ سارا سچ بول دے گے "

وہ بولا۔۔۔ تو اس آدمی نے فوراہامی بھر لی۔۔۔

سعیر خباثت سے مسکرایا۔۔ زیادہ دیر نہیں۔۔ مرتضی کبیر سالار

آیت پیاس کے سبب اٹھی۔۔ تو اسے زرا درد کا احساس ہوا۔۔ عارض اسکے پاس ہی تھا اسے عارض کو نہیں پکارنا تھا۔۔ تبھی اسنے خود پانی لینا چاہا تو گلاس گر گیا

عارض ایکدم اٹھ گیا۔۔

تمھیں پانی چاہیے تھا مجھ سے مانگتی" وہ بولا۔۔۔ اور اسے پانی دیا۔۔۔

نہیں پینا پیاس نہیں ہے" نین بھابھی یہ تائ امی بھی نہیں روکیں" وہ خود سے ہی بولنے لگی۔۔

اتنا ناگوار ہوں میں تمھارے لیے" عارض نے اسکیطرف دیکھا۔۔۔

نہیں آپ ناگوار نہیں ہیں۔۔۔میں ہوں جو بھی ہوں آپ تو بلکل ٹھیک ہیں جو آپ نے کیا وہ بھی میرے لیے کیا تو آپ غلط کیسے ہو سکتے ہیں اگر کوئ غلط ہے تو وہ آیت ہے "آیت نے اسکی جانب دیکھا سپاٹ نظروں سے کہا۔۔۔ اور انکھیں بند کر لیں۔۔۔

عارض کچھ بول نہیں سکا۔۔اپنی بات کا یقین دلانا کتنا مشکل لگا تھا آج اسے احساس ہوا تھا۔۔

آیت کیسے کیسے اسے اپنی محبت کا یقین دلاتی رہی تھی اور وہ کس طرح اسے جھٹک دیتا

آیت کو گھر لے جایا گیا عارض نے اسکو اپنے روم میں شفٹ کرایا تھا۔۔آیت کچھ نہیں بولی وہ اپنی بیٹی کو دیکھ رہی تھی صرف۔۔۔اسکے رونے پر وہ ایکدم گھبرائی جبکہ مدیحا اور باقی سب ہنس دیے۔۔۔

تم پریشان نہ ہو یہ ہمارے پاس رہے گی "

نہیں تائ امی۔۔یہ میرے ساتھ رہے گی آپ بس مجھے بتادیں چپ کیسے کرانا ہے" وہ بولی اور مدیحا سے جلدی سے اپنی بیٹی کو لے لیا

مدیحا اسکے جزبات سمجھ سکتی تھی۔۔جبکہ عارض چپ تھا پیچھے سے اسکی بے تابیاں دیکھ رہا تھا۔۔

آیت کے ساتھ جو اسنے کیا وہ ایک ایک لمحے پچھتا رہا تھا مگر وہ محسوس بھی تو کرتی اسنے اسکے لیے یہ سب کیا وہ کیوں اسے چھوڑ کر جاتا۔۔۔

مگر آیت اسکی کوئی بات سننے کے لیے تیار نہیں تھی باہر گھر والوں کے سامنے اسنے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔ جبکہ اسکو معاف کرنے کا ارادہ نہیں تھا شاید

مدیھا اسے سمجھا کر نیچے چلی گئی۔۔ پریشے اور عمل۔۔۔ تو کب سے۔۔ چپکی بیٹھیں تھیں اور نور کو پیار کر رہیں تھیں رمشہ بھی جھجھکتی ہوئی وہاں آ گئی۔۔۔

وہ تینوں ہی نور کو گود میں لیے اسے پیار کر رہیں تھیں آیت انھیں مسکرا کر دیکھ رہی تھی جبکہ عارض بھی وہیں کھڑا تھا آیت کی ایک نظر اس پر گئی تو اسنے نظر پھیر لی یہ نظر کا پھیر عارض کے دل پر لگا تھا۔۔ وہ روم سے باہر نکل گیا۔۔۔ یہ بے اعتنائی سلگانے لگی تھی۔۔۔

کبیر روم میں آیا نین بھی اسکے پیچھے گئی اب تک اسنے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔۔

نین بے حد کنفیوز تھی۔۔ یہاں تک کے۔۔۔ کبیر فریش ہو کر آیا اور اسنے اسے معمول کیطرح ٹاول دیا چہرہ صاف کرنے کے لیے جسے کبیر نے لے لیا۔۔

نین جیسے اسکا چہرہ پڑھنا چاہ رہی تھی کہ وہ۔۔ کیا سوچ رہا ہے مگر کبیر بلکل نارمل تھا۔۔۔۔

ایسے کیوں دیکھ رہی ہو" بلاآخر کبیر نے ہی اسکی جانب دیکھ کر پوچھ لیا۔۔

نین ہوش میں آئی۔۔۔۔

کیا ہم تھوڑی دیر بات کر لیں" اسنے کبیر کا کانپتے ہاتھوں سے ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔۔

کبیر اسکی کیفیت دیکھ کر۔۔اسکے ساتھ بیڈ پر بیٹھ گیا

۔۔

نین کی آنکھیں سرخ ہونے لگیں اسکی خاموشی اسکا نارمل رویہ۔۔سب اسے شرمندگی کی گہرائیوں پر پہنچا رہا تھا

کبیر البتہ خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

اور دوسری نظر اسکے بھرے بھرے وجود پر بھی جاری۔۔جس میں اسکی محبت کی نشانی تھی۔

نین سختی سے اسکا ہاتھ پکڑ گئ۔۔اور پھر اسی ہاتھ پر ماتھا ٹکا کر وہ بری طرح رو دی۔۔

معاف کر دیں مجھے" وہ سسکی کبیر کے ہاتھ اسکے آنسوں سے بھیگنے لگے۔۔۔

کبیر کچھ نہیں بولا۔۔۔۔

نین نے سر اٹھا کر اسکیطرف دیکھا اور اسکا چہرہ۔۔ہاتھ سے پکڑ لیا۔۔۔۔یہ سب سچ ہے۔۔۔۔ہاں سچ ہے میں۔۔۔۔

میں نے۔۔۔۔آپ سے شادی۔۔ "

پیسوں کے لیے کی" کبیر نے بات مکمل کی۔

نہیں ایسا نہیں ہے میرے دل میں لالچ نہیں تھا کبیر۔۔۔۔میں بس ہار گئ تھی۔۔۔۔کیونکہ میں نے کسی سیراب کو

چاہنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔وہ وہ سیراب جیسے بھر بھری ریت کیطرح میرے ہاتھ سے نکل گیا۔۔۔۔

اور میں وہیں کھڑی رہ گئ۔۔مجھ میں ضد بھر گئ تھی۔۔۔لاکھ اپنے دل کو سمجھایا ہے میں نے مگر دل ہی تھا۔۔۔۔

مگر خدا کی قسم۔۔۔ جیسے جیسے میں نے آپ کے ساتھ آپکی فیملی کے ساتھ وقت گزار روز مجھے اپنے ارادے پر۔۔ شرمندگی ہوتی تھی پھر میں سب بھولنے لگ گئ۔۔ کیونکہ مجھے آپ سے محبت ہو گئ۔۔ مجھے پتہ۔۔ پتہ ہے آپ مجھ پر یقین نہیں کریں گے میں تو جھوٹی لگ رہی ہوں گی آپ کو۔۔ میں نے کتنے جھوٹ بولے آپ سے۔۔۔ ہر بات پر ہی جھوٹ بولا مگر میری محبت سچی ہے مجھے جس دن آپ سے محبت ہوئ میں نے اعتراف کیا۔۔ میں نہیں جانتی میرے حق میں کیا فیصلہ کریں گے کبیر۔۔۔ مگر میں سچ میں آپ سے۔۔۔

آپکے بچے سے بہت محبت کرتی ہوں" ٹپ ٹپ آنسو گیر رہے تھے سرخ آنکھیں اس بھری نظروں سے اسے دیکھ رہیں تھیں۔۔

کبیر نے اسکیطرف دیکھا۔۔۔

اسنے بڑا گھیرہ سانس بھرا تھا۔۔۔۔

پلیز کبیر۔۔۔ مجھے خود سے الگ مت کیجیے گا" وہ اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام کر بولی۔۔۔

تم جانتی ہو مجھے اپنے لباس پر شکن کیوں نہیں پسند" وہ اسکی آنکھوں میں جھانکتا بولا۔۔

اب وہ بول رہا تھا اب نین کے سننے کی باری تھی۔۔ نین اسکی آنکھوں میں نہیں دیکھ سکی۔۔۔

کیونکہ مجھے سلوٹ لباس پر نہیں پسند۔۔ مجھے کردار میں کسی قسم کی سلوٹ نہیں پسند

داغ تو دور کی بات ہے۔۔۔ عورت کا کردار پتھر کی طرح مظبوط ہونا چاہیے۔۔۔ کہ پتھر میں بھی دراڑ پڑ جائے مگر۔۔ عورت کے کردار میں نہیں۔۔۔۔

میں تمھیں بد کردار نہیں کہہ رہا۔۔۔۔

کیونکہ وہ تمھارا کزن تھا تمھارا منگیتر تھا شاید ہر عام لڑکی کیطرح تم نے اس سے محبت کی۔۔۔ مگر شادی کی رات

۔۔۔۔

تم نے۔۔۔ میری بانہوں میں کیسے گزاری۔۔۔ میں جانتا تھا تمھیں مجھ سے محبت نہیں مگر تمھیں حق نہیں پہنچتا تھا تم میری قربت میں کسی اور کو سوچتی۔۔۔

یہ تو۔۔ میرے لباس پر کیچڑ اچھل گئ اور مجھے پتہ نہیں چلا۔۔

میں تم سے ناراض نہیں ہوں نین۔۔۔ میں نے احمد کو بھی آفس سے نکال دیا ہے۔۔ میں اس شخص کی شکل نہیں دیکھنا چاہتا جو تمھیں ٹیز کرے۔۔۔۔

میں نے تم سے والہانہ محبت کی ہے جس طرح ہو سکا اس طرح محبت کی ہے۔۔۔ اور تم میرے بنا رہتی وہ یہ نہیں میں نہیں جانتا مگر میں تمھارے بنا نہیں رہ سکتا۔۔ میں تمھیں خود سے دور کیسے کروں گا پھر۔۔۔۔

"وہ اسکے چہرے پر ہاتھ پھیرتا مسکرا دیا۔۔۔

مگر یہاں۔۔۔۔ "اسنے اسکا ہاتھ دل کے مقام پر رکھا۔۔۔

یہ بہت تکلیف ہوئ ہے۔۔۔۔ بات شرافت داری کی آجائے۔۔۔ تو کبیر۔۔ وہ چیزیں توڑ دیتا ہے۔۔۔۔

اور تم نے میرے لیے میری محبت کی رات کو۔۔۔۔

میرے دل میں پھانس بنا دیا۔۔۔ "وہ کہہ کر اٹھنے لگا۔۔۔

کبیر میں جوڑ دوں گی اس دل کو۔۔۔آپ کہیں تو اس کمرے سے کہیں بھی نہ جاؤں۔۔آپ جیسا کہیں گے ویسا کروں گی۔۔۔میں کبھی امی کے گھر نہیں جاؤں گی۔۔۔۔"وہ جلدی سے بولتی اسکے آگے آ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

نہیں مجھے تمھیں قید نہیں کرنا۔۔۔مجھے وقت چاہیے۔۔۔۔اور مجھ سے کچھ فاصلے پر رہو شاہد میں خود کو سمجھالوں کہ تمھاری محبت میرے لیے سچی ہے"وہ اسکی آنکھوں سے بہتے آنسوں کو دیکھتا باہر نکل گیا آرام بھی نہیں کیا جبکہ نین۔۔۔پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی۔۔

مرتضی نے موبائل پر سعیر کی کی کالز دیکھیں۔۔۔۔

اور ابھی وہ فون کرتا کہ شہاب روم میں آگیا۔۔

میں افان کے لیے ہاں کر رہا ہوں"اسنے مرتضی کو بتایا۔

اچھا فیصلہ ہے مرتضی مصروف سے بولے۔۔

چلیں پھر سالار کے ولیمے کے ساتھ ساتھ۔۔پریشے کی شادی کی تیاریاں بھی شروع کر لیتے ہیں "

شہاب نے مسکرا کر کہا۔۔

ہاں ٹھیک ہے"وہ بولے اور کال ملائی مگر سعیر فون نہیں اٹھا رہا تھا

اچھامیں آپ سے پھر بات کرتاہوں۔۔۔"شہاب انکی مصروفیت سمجھ گیااور اٹھ گیا جبکہ انکادل انھونی کے احساس سے۔۔ بری طرح دھڑک رہاتھا۔۔۔

سعیر گھر کے اندر داخل ہوا۔۔۔ توسب سے پہلی نظر اسکی زین پر گئ جو کہ۔۔ رمشہ کو دیکھ رہاتھا۔۔ جو نور کو گود میں اٹھائے ہوئے تھی پریشے اور عمل بھی اسکے ساتھ ہی تھیں۔۔۔

اچانک اسکی نظر اس اجنبی پر پڑی جو اندر آرہاتھازین اسکے بارے میں کچھ جانتا نہیں تھا تبھی اسنے۔۔۔ آگے بڑھ کر سعیر سے ہاتھ ملایااور تینوں لڑکیوں کواشارہ کیا کہ اندر جاؤوہ تینوں اندر چلی گئیں۔۔۔

توزین کے سعیر کے پیچھے کھڑے ایک آدمی کو دیکھا۔۔۔

مرتضی کبیر سالار سے ملناہے" سعیر بولا

توزین نے سر ہلایا۔

سالار بھیاتو نہیں ہیں یہاں وہ کچھ دنوں کے لیے فلیٹ پر گئے ہوئے ہیں" وہ اس سے پہلے کسی کو بلاتاتو۔۔ سعیر کو بتانے لگا جبکہ سعیر چونکا

اصل مدعاتو وہ تھا۔۔۔ تبھی اسنے زین کو مسکرا کر کہا

کہ اسے فون کر کے بولا لیا جائے۔۔

زین نے بھی پوری عقل مندی کا ثبوت دیتے ہوئے سالار کو کال کرلی۔

بھیو آپ سے کوئی ملنے آیا ہے آپ آسکتے ہیں" زین بولا۔۔

تو دوسری طرف سے سالار نے بتایا

کہ وہ اور زیمل پہلے ہی نور سے ملنے آرہے ہیں اور راستے میں ہیں

زین مسکرادیا گھر تو اسکے بنا ادھورا لگتا تھا۔۔

بھیا آرہے ہیں آپ بیٹھیں" زین نے بیٹھایا وہ دونوں بیٹھ گئے۔۔ تبھی ایک اور مرد بھی اندر داخل ہوا زین نے کبیر کو بلانا مناسب سمجھا وہ مڑتا کہ۔۔ سعیر کے والد نے ایکدم اسے روکا

بیٹا ابھی نہیں۔۔۔ سالار آجائے پھر بولا لینا

تم بتاؤ تم کیسے ہو۔۔ مجھے نہیں پہچانا۔۔ میں تمھارے والد کے ساتھ کام کرتا رہا ہوں۔۔۔ بس کچھ ضروری باتیں تھیں انھیں کی وجہ سے آج یہاں آنا پڑا "

وہ ایسے بولے لہجے میں چاشنی بھرلی

زین سمجھ گیا

بیزنیس سے ریلیٹیڈ لوگ ہیں۔۔ مگر سالار کا کیا کام تھا

خیر۔۔۔ باہر سالار کی گاڑی کا ہارن بجا۔۔۔

سعیر مسکرا کر اٹھا تبھی کبیر۔۔۔ بھی باہر نکلا تھا۔۔ اور سامنے سعیر اور اسکے باپ کے ساتھ ایک اجنبی کو دیکھ کر وہ غصے سے کھولتا ہوا ان تک پہنچا

کیا کرنے آئے ہو یہاں۔۔" وہ سعیر کا گریبان پکڑتا بولا۔۔

بھای" زین نے اسکا ہاتھ ہٹانا چاہا۔۔

ہٹ جاؤ" کبیر نے گھورا وہ پیچھے ہٹ گیا تبھی سالار بھی اندر داخل ہوا۔۔اور مرتضی جو گھبرا رہے تھے مدیھا کو پکارنے کے لیے باہر نکلے مگر باہر کا منظر دیکھ کر انھیں وجہ سمجھ آ گئ اُنکا دل کیوں گھبرا رہا تھا۔۔

وہ دل تھام کر دیوار پکڑ گئے۔۔۔

یہ کیسز دن انکی زندگی میں آ گیا تھا۔۔۔۔۔

کبیر کو سعیر کا گریبان پکڑے دیکھ سالار نے زیمل کو اندر جانے کا کہا اور۔۔ بھڑک کر خود بھی سعیر کا گریبان جکڑ گیا

کیا کرنے آیا ہے سالے یہاں" وہ بدلحاظی سے بولا بس کچھ دیر تھی تھپڑ ہی جڑ دیتا۔۔۔

سعیر کی مسکراہٹ میں کمی نہ آئ۔۔سب لڑکیاں۔۔۔ کمرے میں سے باہر جھنکنے لگیں جبکہ عورتیں کچن میں تھی باہر صرف مرد تھے عارض بھی نیچے آ گیا اور دوڑ کر اپنے بھائیوں تک پہنچا تھا۔۔۔

مرتضی وہیں کھڑے تھے سکندر تو وہاں تھے نہیں تبھی شہاب اور وجاہت دونوں بھی وہیں آ گئے۔۔۔۔

سعیر نے ایک نظر مرتضی کو دیکھا۔۔۔

اور خباثت سے ہنسا۔۔

سالار اور کبیر۔۔ تو اسکے دانت ہی توڑ دینا چاہتے تھے۔۔ وہ دونوں آگے بڑھتے کہ سعیر نے روکا

رک جاؤ۔۔اتنی بھی کیا جلدی ہے۔۔میری آنے کی وجہ تو جان لو" سعیر نے کہا

نہیں جاننی ہمیں جاؤ یہاں سے۔" عارض نے۔۔۔اسکو گھور کر دیکھا۔۔۔

جبکہ اسنے عراض کے شانے پر ہاتھ رکھنے کی کوشش کی جسے عارض نے جھٹک دیا وہ باخوبی اس منافق انسان کو جانتا تھا

۔۔۔

اچھا چلو سب چھوڑو سسپنس ختم کرتے ہیں" سعیر نے مرتضی کے پیلے پڑتے چہرے کو دیکھ کر کہا

رک جاؤ" مرتضی بے تابی سے بولے۔۔

چلے جاؤ یہاں سے" وہ غصے سے بھڑکے۔۔۔

ارے مرتضی صاحب کیا جلدی ہے جانا تو ہے ہم نے" سعیر نے کندھے سے پکڑا تو عارض نے باپ کے کندھے پر

سے جھٹک کر اسکا ہاتھ ہٹایا۔۔۔

ہاتھ توڑ دوں گا بابا سے دور رہنا۔۔" عارض چیخا

کیا ڈرامہ ہے یہ نکلو یہاں سے سارے" سالار غصے سے بھڑکا

چلو ان دونوں کا تو سمجھ آتا ہے یہ چیخ سکتے ہیں ان سب گھر والوں کے لیے تم کس حق سے چیخ رہے وہ سالار مرتضیٰ"

سعیر نے اسکی آنکھوں میں دیکھا

مرتضی تڑپ گئے

سالار سالار میرے بچے انھیں نکالو یہاں سے۔۔۔" وہ رو دینے کو تھے سالار کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔ یہ ہی حال چھپ کر سننے والوں اور اسکے بھائیوں کا تھا۔۔

یہ کیا بکواس ہے" سالار نے سعیر کا گریبان سخت گرفت میں جکڑا۔

ابھی بتا دیتا ہوں یہ کیا بکواس ہے" سعیر نے اسکے ہاتھ سے گریبان چھڑایا۔۔۔

میں نے کہا نکلو یہاں سے" مرتضی نے اسے دھکا دیا۔۔

اس سے پہلے وہ مرتضی پر ہاتھ اٹھاتا چاروں بیٹوں نے اسکو جکڑ لیا تھا۔۔

اوکے اوکے میں کچھ نہیں کرتا۔۔" سعیر بولا۔

وہ چاروں اسے کھا جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔۔۔

کہنا کیا چاہتے ہو تم" کبیر نے اسکو گھور کر دیکھا اور اسکو دور دھکیلا۔۔۔

میں تو نہیں یہ بولیں گے مرتضی صاحب۔۔۔ یہ مرتضی صاحب" سعیر نے مسکراہٹ روکی۔۔۔۔

مرتضی کو لگا وہ گر جائیں گے یہیں وہ چاروں نہ سمجھ آنے والی نظروں سے باپ کو دیکھنے لگے۔۔

ہاں بولو۔۔" سعیر نے اس آدمی کو کہا جس نے سالار کی آنکھوں میں دیکھا۔۔

سالار بلکل نہیں سمجھ پایا۔۔ اسکا اپنی طرف دیکھنا

میں نے مرتضی کو آج سے ستائیس سال پہلے اپنا ایک بیٹا بیچا تھا۔۔۔ مرتضی کا قرضہ تھا میں اور میرے پاس اسکے علاؤہ کوئ راستہ نہیں تھا کہ میں مرتضی کے پاس کوئ چیز گیروی رکھوادوں۔۔۔ یہ بیچ دوں سوائے۔۔ایک بیٹے کے

۔۔۔۔

اور۔۔۔ میں نے سالار کو ستائیس سال پہلے اپنا قرضہ اتارنے کے لیے مرتضی کو بیچ دیا تھا۔۔۔۔۔

اس شرط پر کہ دوبارہ کبھی نہیں لوٹوں گا۔۔۔ مگر

وہ رک گیا۔۔۔۔

تمام آوازیں بند ہو گئیں۔۔۔۔۔

مرتضی ہاؤس کا ایک ایک فرد پتھر ہو گیا تھا۔۔ جبکہ سالار۔۔۔ کی آنکھ کی پُتلی میں بھی حرکت نہیں تھی۔۔۔۔

یہاں تک کہ اسنے پلک بھی نہیں جھپکی تھی۔۔۔

یہ پروو ہے۔۔۔ یہ سالار ہے یہ اسکی ماں ہے اور یہ میں

اور یہ اسکا برتھ سرٹیفکیٹ اور یہ رہی ولدیت" اسنے تمام چیزیں ان سب کی آنکھوں کے آگے رکھ دی۔۔۔

ہار کر رو دینے کی آواز مکمل خاموشی میں مرتضی کی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چاروطرف سکوت چھا گیا تھا۔۔ کبیر سب سے پہلے ہوش میں آیا اور اسکے ساتھ ہی زین اور عارض تینوں نے اس آدمی کا گریبان جکڑ کر اسکے منہ پر کبیر نے مکہ کھینچ کر مار دیا۔۔ جبکہ عارض نے سعیر کے کھینچ کر تھپڑ مارا اور اسی طرح زین بھی تینوں ان دونوں پر ایکدم ایسے پڑے۔۔۔۔ کہ وہ اپنا بچاؤ کرنے لگے۔۔

یہ جھوٹ نہیں ہے یہ سچ ہے۔۔۔۔۔" وہ آدمی چیخا۔۔۔۔۔

جبکہ کبیر نے تھپڑوں سے اسکا منہ سرخ کر دیا

۔سب گھر والے باہر نکل آئے تھے۔۔۔ اس جھوٹ پر تو وہ سامنے والے کی جان لے لیتے۔۔ مدیحا بھی وہاں بھاگ کر آئی تھی۔۔ مرتضی اتنے مظبوط مرد تھے۔۔۔ کبھی انھوں نے انھیں روتے نہیں دیکھا تھا زندگی میں جتنی بھی پریشانیاں آئیں تھیں انھوں نے وہ ہمت سے فیس کی تھی اور آج اس جھوٹ پر وہ کیسے رو رہے تھے۔۔۔

مدیحا نے مرتضی کا ہاتھ تھاما کیا ہو گیا ہے مرتضی آپ۔۔۔ ایسے کیوں رو رہے ہیں بکواس کر رہا ہے یہ آدمی ہمارا بیٹا ہے۔۔۔ وہ" مدیحا بولی۔۔ جبکہ سب بھائیوں نے۔۔ کبیر عارض اور زین کو ان دونوں سے دور کیا۔۔۔۔

سالار آگے بڑھا اور اس آدمی کے ہاتھ سے۔۔ اسنے وہ پیپر لے لیا۔۔۔ جو پروو تھا۔۔۔۔

وہ غور سے اس پیپر کو دیکھتا رہا۔۔

پاگل ہو گئے ہو کیا بکواس دیکھ رہے ہو" کبیر نے اسکے ہاتھوں سے پیپر چھینا۔۔۔

ایک منٹ" اسنے کبیر کیطرف سرد نظروں سے دیکھا اور مرتضی کیطرف بڑھا۔۔۔۔

مرتضی سالار کو اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ رہے تھے انکا بس نہیں چل رہا تھا وہ کہیں بھاگ جائے۔۔ مگر وہ انکے سامنے آگیا۔۔۔

وہ انکو دیکھنے لگا۔۔ مرتضی کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔

تم میرے بیٹے ہو سالار" وہ جلدی سے بولے اور اٹھ کر اسکا چہرہ تھام لیا۔۔۔

سچ کیا ہے" وہ انھیں دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

یہ یہ ہی سچ ہے۔۔ "مرتضی بولے۔۔۔ انکا بس نہیں چل رہا تھا سالار کو چھپا لیں سب سے۔۔۔

سالار نے انکے آگے برتھ سرٹیفیکیٹ کیا جس میں سالار کی ولدیت۔۔ مختلف تھی۔۔۔

یہ سب جھوٹ ہے تم صرف میری بات کا یقین کرو۔۔۔۔ سالار میں ہی تمھارا باپ ہوں اور تم سے بے حد محبت کرتا ہوں۔۔۔ " وہ بولے۔۔

جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔ جھوٹ بول رہے ہو۔سچ بتاؤ تمھارا بیٹا مر گیا تھا جبکہ تم

بس چپ" مرتضی چیخے

تم سچ کیوں نہیں بتاتے" وہ آدمی بھی چیخا۔۔۔

تم نے کسی سے کسی کی اولاد چھینی تھی مرتضی "

آج تمھیں اولاد کا احساس ہوا جبکہ تم

۔۔نے ہی یہ آفر کی پھر میرے کہنے پر ہی مان لیا تھا کہ ہاں تم اپنا بیٹا بیچو گے" وہ دھاڑے۔۔۔۔

جبکہ سب سن ہو گئے۔۔۔

مرتضی نے اچانک اپنے لفظوں پر گور کیا۔۔۔۔ سارا گھر انکیطرف۔ دیکھ رہا تھا۔۔ جبکہ سعیر مسکرا دیا۔۔۔

وہ آدمی بھی مطمئن سا دیکھ رہا تھا۔۔

سالار کے ہاتھ سے پیپر چھٹا۔۔۔ تھا پیپر ہوا میں اڑ گیا۔۔

وہ لالچی آدمی نزدیک آیا۔۔۔اور سالار کا ہاتھ تھام لیا تم میرے بیٹے ہو سالار۔ تم میرے اور تمھاری ماں وہ بہت یاد کرتی ہے تمھیں" وہ سعیر کے پلین سے ہٹ کر اب بول رہا تھا یعنی سالار اتنا امیر تھا۔۔ آ گر وہ انکے ساتھ رہنے لگا ۔۔ تو کیا ہی بات ہے۔۔۔۔

سالار نے ناگواری سے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے چھڑالیا۔۔۔

مدیھا نے مرتضی کیطرف دیکھا۔۔

مرتضی کیا ہے یہ سب" وہ بے چینی سے بولیں انکا دل بری طرح دھڑک رہا تھا

بابا یہ تو آپ سچ بتادیں ورنہ میں ان سب کو پولیس اریسٹ کرادوں گا" کبیر چلایا تھا پورے گھر میں اسکی دھاڑ۔۔۔ اٹھی تھی

سب ہی تو منتظر تھے مرتضی کے بولنے کے

کبیر کے بعد مدیھا کی طبعیت بہت خراب رہنے لگی تھی اور۔۔ جبکہ ہمارے گھر ایک اور خوشی بھی آنے والی تھی

۔۔

میں بے حد خوش تھا۔۔۔۔اور جس دن وہ ہمارے ہاتھ میں آتا۔۔ڈاکٹرز نے میرے آگے پیپر کر دیا

۔۔ کیس کومپلیکیٹیڈ تھا۔۔۔

یہ تو بچہ بچتا یہ بیوی۔۔۔۔

میں ڈاکٹر کی شکل دیکھنے لگا۔۔۔ڈاکٹر سے دونوں کو بچانے کے لیے فورس کیا مگر انھوں نے کہہ دیا پھر آپ کہیں اور لے جائیں۔۔ میں جانتا تھا مدیھا۔۔ کتنی حساس ہے بچوں کے لیے اور میں ایک پل کے لیے اسکی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔ میں نے اپنی بیوی کو بچانا تھا میں نے سائین کر دیے۔۔۔

جب وہ ہوش میں آئی تو بار بار اپنے بچے کا پوچھنے لگی میں نے بہت ٹالنا چاہا مگر سچ بتانے کی ہمت نہیں ہو سکی۔۔

اس دن میں مرضا میرے پاس آیا۔۔۔

میں کچھ سوچ سمجھ نہیں پا رہا تھا میں نے غصے میں اسے فورا اپنے پیسے۔۔۔لینے کی ڈیمانڈ کی

اسی ہوسپیٹل میں مجھے پتہ چلا مرضا کے ہاں بیٹا ہوا ہے۔۔ جبکہ مرضا میں جانتا ہوں کتنا گھٹیا اور لالچی آدمی ہے

۔۔۔۔

اسنے میرے فورس کرنے پر۔۔۔بس اتنا ہی کہا کہ میرا بیٹا ہے اسے لے لو اور میری جان چھوڑو۔۔۔

اس بات پر میں ایکدم متوجہ ہوا۔۔۔

مدیھا کی طبعیت۔۔ڈاکٹرز کا فورس کہ وہ کافی زہنی برڈن کا شکار ہو جائیں گی۔۔۔

میں نے حامی بھر لی جبکہ اس لالچی آدمی نے ایک پل بھی نہیں لگایا الٹا مجھ سے قرضہ معاف کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی بیوی نے بچہ دینے سے پہلے۔۔۔ مجھ سے مزید پیسے مانگے۔۔۔ جسے میں نے دے دیے۔۔ یہ دونوں گھٹیا ہیں ۔۔۔۔

سانپ ہیں اپنی ہی اولاد بیچی تھی انھوں نے مجھے۔۔۔۔

انکی زندگی میری دی رقم سے۔۔ سکون سے گزرتی شاید بچہ تو انھیں چاہیے بھی نہیں تھا۔۔ جبکہ میں نے مدیھا کے سامنے سالار کو کر دیا۔۔۔

میں جانتا تھا ہم اسے بہت محبت کریں گے۔۔۔۔اور مجھے

وہ چپ ہو گئے انکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔۔

میں نے یہ بات سب سے چھپائی تھی۔۔اس بات کو کوئ نہیں جانتا تھا سوائے میرے۔۔۔

زندگی میں ایک لمحہ بھی ایسا نہیں گزرا جب میں نے تم میں اور باقی سب میں فرق کیا ہو۔۔۔

الٹا جان بستی تھی تم میں۔۔۔ کہیں تمھیں کبھی پتہ نہ چل جائے۔۔۔۔۔

ساکت نظروں سے شاکڈ کی کیفیت میں سب مرتضی کو سن رہے تھے۔۔۔

مرتضی چپ ہو گئے جبکہ سب نے سن کھڑے سالار کیطرف دیکھا۔۔۔۔۔

یہ سچ ہے سالار تم میرے بیٹے نہیں بس اس حد تک کہ تمھیں تمھاری ماں نے نہیں ایک لالچی اور پیسوں کی حیرص بھری عورت نے جنم دیا۔۔۔ مگر تم میری اولاد ہو تمھیں میں نے پالا ہے تمھاری ماں نے پالا ہے۔۔۔

وہ اسکے سامنے ا۔گئے۔۔

سالار کو لگ رہا تھا اگر وہ اگلا سانس بھی لے گا۔۔ تو وہ سانس بھی اسے بتادے گا کہ وہ تو اسکا ہے ہی نہیں ایسی دغا دے گا۔۔۔۔

سالار نے مرتضی سے نظریں پھیر لیں۔۔۔۔ یہ نظروں کا پھیر مرتضی کی جان پر بن گیا

اور اس بھیڑ میں سرخ نظروں سے کھڑی۔۔۔ زیمل کیطرف دیکھا۔۔۔

شاید کوئ تھا تو اب بس وہ تھی اسکی۔۔۔

وہ مرتضی کے پاس سے ہٹ کر۔۔۔ زیمل کے سامنے آگیا۔۔ گھیری سانس ایسی کھینچی کے خاموشی میں بس اسکی سانس گونجی تھی۔۔۔

چلو" اسنے زیمل کا ہاتھ پکڑا۔۔

زیمل نے سب کیطرف دیکھا۔۔۔۔

وہاں کھڑے سب لوگوں کی نظروں میں آنسو تھے اسے کھودینے کا ڈر تھا اسے۔۔۔ بتانے کے لیے زبانیں بے تاب تھیں کے وہ سب اس سے کتنی محبت کرتے ہیں اور کیسے یہ مرتضی ہاؤس اسکے بنا ویران ہے مگر زبانوں پر قفل۔۔۔۔ تھا

سعیر اور اسکا باپ نکل چکے تھے چپکے سے جبکہ وہ آدمی زرا فاصلے پر کھڑا تھا یہ سب ٹوپی ڈرامہ ضبط سے دیکھ رہا تھا جبکہ سالار تو اسے اے ٹی ایم لگ رہا تھا۔۔۔

اتنا امیر تھا وہ۔۔۔۔

سعیر سے پیسے لینے کے بجائے پیسے بنانے والی مشین ہی کیوں نہ بلیک میل کر کے ساتھ لے جائے

۔۔۔

زیمل نے سالار کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکال لیا۔۔۔

سالار نے چونک کر اسکیطرف دیکھا۔۔۔

ہم یہیں رہیں گے سالار۔۔۔اکھٹے اپنوں کے ساتھ۔۔۔۔

یہی ہمارے اپنے ہیں" زیمل نے بمشکل اپنی بات پوری کی تھی۔۔

سالار اپنے خالی ہاتھ کو دیکھتا گیا۔۔۔

ایک نظر غور سے اسکو دیکھا۔۔۔۔

اور پھر پیچھے پلٹ گیا۔۔۔۔

سالار۔۔۔۔۔" وہاں کتنوں نے اسے آواز دی تھی جبکہ سالار مرتضی ہاؤس سے بنا کچھ سنے بنا کچھ دیکھے

۔۔۔۔

نکل گیا وہ آدمی اسکے پیچھے بھاگا تھا سالار اپنی گاڑی میں بیٹھا۔۔

پورا گھرا اسے پورچ میں نظر آیا تھا دوڑ کر آتا ہوا۔۔۔جس میں سب سے آگے گھبرائے ہوئے پریشان سی زیمل تھی جبکہ مرتضی زمین بوس ہو گئے تھے۔۔اور سالار نے گاڑی آگے بڑھالی۔۔۔شاید ان سب نے اسے آخری بار دیکھا تھا۔۔۔

اس رات بہت پی تھی اسنے بے حد۔۔پی اتنی پی کہ۔۔۔ صبح ہو گئ۔۔۔ شراب پی کر وہ اپنے زہن سے سب کچھ نکال دینا چاہتا تھا۔۔وہ اپنے فلیٹ نہیں گیا تھا جانتا تھا وہاں سب اجائیں گے۔۔۔

شراب پی پی کر اب تو اسک انکھیں بھی نہیں کھل رہیں تھیں۔فیروز نے اسکی جانب۔۔بڑی ازیت سے دیکھا تھا جس نے آنکھیں بند کر کے سر پیچھے ڈال دیا۔۔۔

اور اسکی بند آنکھوں میں سے گالوں پر۔۔۔آنسو گیرنے لگے۔۔

فیروز نے پہلی بار دیکھا تھا یہ پانی اسکی آنکھوں سے نکلتے ہوئے۔۔وہ بے حد ضدی تھا۔۔اپنی ضد کا پکا۔۔۔

اور وہ سب کچھ جان چکا تھا۔۔۔

فیروز کے لیے یہ جان کاری اتنی مشکل تھی تو جس پر یہ بیتی تھی اسکی حالت ایسی بنتی تھی

سالار نے سر تین بار جھٹکا اور گلاس سے سارا پانی اپنے اندر اتار لیا۔۔۔

سر فلائٹ کا ٹائم ہو گیا ہے" فیروز نے اچانک کہا۔۔۔

تو اسنے اسکیطرف دیکھا۔۔۔

جاؤ کچھ دیر کے لیے یہاں سے" سالار بھاری آواز میں بولا اسکا گلا خراب ہو چکا تھی شراب کی زیادتی سے۔۔۔

فیروز چپ چاپ اس کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔

یہ ایک مہنگے بار کا کمرہ تھا۔۔۔۔

فیروز باہر ایسے نکلا کے۔۔وہیں کھڑا ہو گیا۔۔۔

وہ اسے چھوڑ کر جا بھی کیسے سکتا تھا۔۔۔

سالار نے اپنا سر ٹیبل پر ڈال دیا۔۔اور کانچ کے گلاس کو دیکھنے لگا۔۔۔

گھیری خاموشی تھی چاروطرف۔۔۔

بے حد گھیری۔۔۔۔۔

اچانک گلاس اسکی نظروں کے آگے دھندلا سا گیا۔۔۔

آنکھوں میں پانی بھرنے کی وجہ سے گلاس دھندلا گیا تھا۔۔۔

وہ ہنس دیا۔۔تکلیف سے ہنسنے لگا۔۔۔

اور اچانک پیچھے صوفے پر سر ڈال کر زور زور سے ہنسنے لگا۔۔۔

سالار۔۔" اسنے بات ادھوری چھوڑ دی۔۔۔

نہ آگے کوئی نہ پیچھے کوئی۔۔۔

وہ سوچتا رہ گیا۔۔۔

کون سانام لگنا چاہیے میرے ساتھ۔۔ "وہ اب سوچنے لگا۔۔

مرضایہ مرتضی۔۔۔۔

اچانک اسکی ہنسی سمٹ گئ۔۔۔۔۔۔

یار فیروز "اسنے فیروز کو پکارہ وہ پل میں اندر اگیا۔۔

یار پتہ تو کرو کتنے میں ہوا تھا میرا سودہ۔۔ "وہ پر سوچ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

سر پلیز۔۔اپ اس بارے میں نہ سوچیں "فیروز کو وہ خود اذیتی کا شکار ہی لگا۔۔۔۔۔

سالار اسکی جانب دیکھتا رہا اور اچانک اسنے ٹیبل پر ایک ہاتھ مارا تھا۔۔۔ سارے گلاس اور تقریبا دس شراب کی بوتلیں زمین بوس ہو گئیں۔۔۔۔

سالار نے ہاتھ جھاڑے۔۔

چلو "بس اتنا ہی کہا۔۔اور سیاہ ماکس لگا کر سر پر کیپ رکھ کر۔۔ بلیک گاگلز لگائے وہ۔۔۔۔ میڈیا سے بچ کر۔۔۔ چلا گیا

۔۔۔

بہت دور سب سے دور۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک سال بعد۔۔۔

ایک سال گزرنے کے بعد بھی سب ویسا ہی تھا۔۔ مرتضی ہاوس ایس امنظر دیتا جیسے بڑا سنگین حادثہ ہوا ہو۔۔۔

اور در حقیقت وہ سب کے لیے یہ سنگین حادثہ ہی تھا۔۔۔

ایک سال سے کبیر عارض زین افان سب اپنی اپنی کوششوں میں تھے کہ کسی طرح سالار تک پہنچ جائیں۔۔۔۔

دو چار بار لندن بھی گئے تھے وہ ایک سال میں ہی۔۔۔

مگر نہ سالار نے کسی سے ملنا تھا اور نہ ہی وہ ملا تھا۔۔۔اسکے نمبر کھلے تھے مگر کال۔ایک سال میں ایک بار بھی اٹینڈ۔ نہیں ہوئی۔۔۔۔

وہ اسے ٹی وی پر دیکھتے تھے

اسکی موڈلینگ اسکی ہالی ووڈ فلم جس نے اسے اور بھی فیمس کر دیا تھا۔۔۔اسکے انٹرویو۔۔۔۔

اسکی پرسنلٹی میں مزید چار چاند ہر گزرتے دن کے ساتھ لگتے جا رہے تھے۔۔۔اسکے سونگز۔۔۔اسکے کونسرٹس۔۔۔۔

سب گھر والے دیکھتے تھے مگر۔۔۔ٹی وی میں سے اسے چھوا نہیں جا سکتا تھا۔۔۔

وہ چھپا نہیں تھا۔۔۔وہ خاموش ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

ان لوگوں سے بلکل خاموش۔۔۔۔۔۔

اور یہ خاموشی ہر فرد کے دل کو چیر رہی تھی۔۔۔

جو اسپر گزری۔۔۔۔کسی پر گزرے تو آدمی ایک بار سوچے۔۔۔۔

وہ مرتضی کا بیٹا نہیں تھا۔۔۔یہ غم اسکے لیے بہت بڑا ہو گا۔۔۔یہ سب جانتے ہیں۔۔۔مگر غم پر ازیت یہ کہ۔۔۔۔وہ تو دریا اور بیچا گیا تھا۔۔۔۔

سب جانتے تھے کتنی آنا تھی اس میں اسکا مان توٹوٹا تھا۔۔اسکی محبت بھی چکنا چور ہوئی تھی۔۔۔

سب سے زیادہ باغی زیمل سے زین وہ گیا تھا۔۔۔

وہ جہاں کہیں بھی اسکو دیکھتا اسپر طنز ضرور مارتا۔۔۔

کبیر کے ہاں۔۔ایک پیاری سی بیٹی ہوئی تھی منہا جو کہ اب چھ ماہ کی وہ گئی تھی جبکہ۔۔عارض اور آیت کی نور تواب دو سلا کی وہنے ولایت تھی پورے گھر میں چہچہاتی پھیرتی۔۔۔

اور اگر کسی کے چہرے پر غلطی سے مسکراہٹ ابھی جاتی تو وہ نور اور منہا کی وجہ سے آتی تھی۔۔اور جسیے اس مسکراہٹ میں پھر سب کو وہ یاد آنے لگتا۔۔

گھر خالی وہ گیا تھا جیسے بے وزن تھا سب درہم برہم ہو گیا تھا۔۔۔

مدیھا ہارٹ کی مریضہ ہو گئیں تھیں۔۔اور پورا ایک سال گزر گیا تھا مرتضی سے ایک لفظ بھی وہ نہیں بولیں تھیں ۔۔جبکہ مرتضی صاحب تو اسطرح خاموش ہوئے جیسے انکے لب سلے گئے ہوں۔۔۔

جیسے وہ مزید خود میں بولنے کی سکت نہیں پاتے

۔نہ ہی وہ اپنے کمرے سے باہر نکلتے تھے۔۔

کبیر نے جان توڑ محنت کرلی تھی کہ دونوں ماں باپ ایک دوسرے سے بات کرلیں۔۔۔عارض گھنٹوں ان سے بیٹھ کر باتیں کرتا۔۔مگر۔۔کوئی اثر نہیں نکلا تھا۔۔زین البتہ اس حد تک باغی ہو گیا تھا کہ ماں باپ کے آپس بھی نہیں بیٹھتا تھا خاص کر مرتضی کے آپس مدیھا کے پاس پھر بھی چلا جاتا۔۔۔

کسی کو بنا بتائے ہی اسنے پولیس میں اپلائے کیا تھا اور۔۔۔ اکثر وہ پوسٹینگ جب ہوتی تو شہر سے کچھ عرصے باہر ہی رہا اور پھر کبیر نے بھڑک کر اپنے سورسز استعمال کر کے۔۔ اسکو اپنے شہر شیفٹ کرا لیا تھا۔۔ زین کبیر کو بھی گھاس نہیں ڈالتا تھا۔۔ سگ سے بدتمیزی سے بات کرنا اسکے لیے عام وہ گیا تھا۔۔ جبکہ زیمل کے لیے وہ دوسری افشین ثابت وہ رہی تھی۔۔

وہ کھاتی پیتی جہاں کہیں بھی ہوتی اگر زین اسے دیکھ لیتا تو۔۔ اسپر طنز کے تیر مارنا شروع کر دیتا۔۔۔

جس سے زیمل بری طرح ہرٹ ہوتی تھی مگر جائز سمجھ کر سب سن لیتی۔

کبیر اور نین کے بیچ سب ٹھیک وہ گیا تھا مزید کبیر اپنے حق میں نقصان نہیں چاہتا تھا سب بھلائے اپنی بچی کی پیدائش پر اسنے نین کے ہر آنسو کو خود میں سمیٹ لیا تھا اسے خود بھی سمٹنے کی ضرورت تھی اور نین اسکا ہر جگہ بے حد ساتھ دیتی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ دوسری طرف آیت بھی عارض سے اب۔۔۔ نارمل ہونے لگی تھی عارض نے اسکا کسی پھول کی مانند خیال رکھا تھا۔۔۔۔

اسکی ہر خواہش پر ہر حکم پر سر خم کیا تھا ہر وہ کام کیا تھا جس سے۔۔ ایت خوش ہو جائے۔۔۔

اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ۔۔ اور اپنی بچی کی باپ سے اٹیچمنٹ دیکھ کر اور اسکی کیئر اور اسکی آنکھوں کی سچائی دیکھ کر۔۔ ایت۔۔۔ کے زخم بھی بھرنے لگے تھے۔ مگر اب بھی اکثر جب وہ کام کے سلسلے میں کہیں جانے کا کہتا تو

وہ

۔صاف انکار کر دیتی ایک لمحے کے لیے بھی اسے خود سے دور نہیں آنے دیتی تھی۔۔

ایت نور اور عارض کا لاڈ پیار اکثر بھری ہوئی آنکھوں سے دیکھتی رہتی۔۔ہمیشہ اپنے والد کو اسنے۔۔ مس کیا تھا

۔۔۔

بچوں کیطرح اکثر عارض نے اسے روتے بھی دیکھا تھا۔۔اسنے آفتاب کی لاکھ منتیں کر لیں تھیں مگر اس شخص کے پا

س وقت نہیں تھا اپنی بیٹی سے ایک لمحے بھی ملنے کا۔۔۔ وہ ہر ممکن کوشش کرتا۔۔آیت کو کسی کی یاد نہ آئے مگر۔۔۔

وہ جانتا تھا یہ غم وہ اپنے سینے میں چھپائے ہوئے ہے۔۔

آیت نے عارض۔۔۔ کو معاف کر دیا۔۔تو عارض۔۔۔ جیسے نئے سرے سے کی اٹھا تھا

۔وہ سوچ چکا تھا مزید وہ آیت کی آنکھوں میں آنسوں مہینا نے دے گا۔۔اسکی آنکھ کا ہر غم سمیٹ لے گا خود میں اور

ایسا تا ابر بھی ہوا تھا۔۔۔

کہ اسنے آیت کو گزشتہ سال بھر میں۔۔۔ تمام خوشیاں اسکے قدموں میں ڈھیر کر دیں تھیں۔۔۔

اسکے چہرے کی ایک مسکراہٹ کے لیے وہ۔۔۔ ساری رات نور۔۔ کو گود میں لیے کھڑا رہتا کہ ۔وہ۔۔نور کو

۔۔۔عارض کے پاس دیکھ کر سب سے زیادہ خوش ہوتی تھی۔۔اور عارض کو جتنی اپنی اولاد سے محبت تھی اس سے کئی

گناہ بھڑ کر اپنی بیوی سے تھی۔۔۔

اکثر وہ زین کو ڈانٹ دیتا جب وہ زیمل کے ساتھ بد تمیزی سے پیش آتا

۔۔اسکی انسلٹ کرتا بار بار اسے احساس دلاتا کہ وہ کسییس بیوی ہے جس نے اپنے شوہر کا ہاتھ برے وقت میں چھوڑا

۔۔۔۔

مگر زین پر کسی کی ڈانٹ کا کوئ اثر نہیں ہوتا تھا۔۔۔۔

وہ اپنی مرضی پر اتر آیا تھا۔۔۔

جوب لگنے کے بعد اسنے کبیر سے ایک دن تھپڑ بھی کھایا تھا۔۔ کیونکہ اس دن اسنے زیمل کو بری طرح رولا دیا تھا

۔۔اور پھر سلبھیا سے سکون نہیں ملا تھا عارض کا خود بس نہیں چل راہ تاب اسکا منہ توڑ دے۔۔۔۔۔

وہ امانت تھی سالار کی انکے پاس۔۔۔ جس کا کبیر اور عارض خوب خیال رکھتے تھے مگر زین نے قسم کھالی تھیا سے

مشکل میں ڈالنے کی۔۔

اور زین پر اس تھپڑ کا بھی کوئ اثر نہیں ہوا۔۔

اور اوہ زین جو بڑے بھیا کے نام سے ہی کانپ جاتا تھا۔۔اسنے دوسرا گال آگے کر دیا کہ وہ۔۔جو کرنا چاہتا ہے کرے

گا۔۔۔

اسکا باغی ہم توسب کو نظر آرہا تھا۔ سگ جانتے تھے سالار کی جان تھا وہ اور اسے عادت تھی ہر جگہ سالار وک پکارنے

کی اور اب جب زندگی کے اتنے بڑے بڑے فیصلے کرنے تھے تب سالار نہیں تھا۔۔اور یہ بات اسکے زین کو منتشر کر

چکی تھی۔۔

افان اور پریشے کا راستہ طے کر دیا گیا جبکہ انکی شادی کی ڈیٹ بھی رکھ دی۔۔ جبکہ دوسری طرف عمل کا بھی ایک اچھے گھرانے سے رشتہ آیا تھا۔۔اور پریشے کے ساتھ ساتھ عمل کے لیے بھی ہاں کر دی گئ تھی کبیر نے زین اور رمشہ ہے بارے میں بھی سب وک سوچنے کا کہا۔۔زین تو ہتھے سے اکھڑ گیا۔۔ ٹھا مگر آج بھی کبیر کے فیصلے کے آگے۔۔ اسکی جرت نہیں تھی۔۔۔ مگر جس طرح وہ بد تمیزی پر اترا ہوا تھا۔۔ کبیر بس خون کھولا کر رہ جاتا کبیر کا خیال تھا شاید گھر کا ماحول اس شادی سے کچھ تبدیل ہو جائے۔۔۔ تبھی پریشے عمل کی شادیاں ور زین کا نکاح طے کیا تھا شاید سب کے دماغ بٹ جائیں مگر افسوس سب ویسا ہی تھا۔۔

زین نے ور الٹا دھم اٹھا دیا تھا۔ کہ کس مقصد میں یہ شادی وہ رہی ہے جب اسکا بھائ ہی نہیں ہے۔۔ مگر کبیر نے فیصلہ سنا دیا تھا۔۔ جس کے ایوزیہ کام ہو رہا تھا اور شہاب بھی اپنے فرضوں سے فارغ ہونا چاہتے تھے سالار آگے کب تک نہیں آتا وہ اپنی دونوں بھنوں کو ساری زندگی کے لیے لٹکانا نہیں چاہتا تھا۔۔ جبکہ اکسے بھائ کو بھی کسی سہارے کی ضرورت تھی شاید اس نکاح میں بندھ کر وہ پہلے جیسا زین وہ جاتا

صوفیہ تنزیلہ کے ساتھ شادی کی تیاریاں مدیھا بھی کرا رہی تھی مگر چہرہ سپاٹ اور سنجیدہ ہی رہتا۔۔۔

مگر پھر بھی وہ اپنی بیٹیاں سمجھ کر ہر کام میں مدد کرتی رہی تھیں۔۔۔ جبکہ زین کا بھی احساس تھا جو بلکل اس نکاح پر راضی نہیں تھا

شادی سادگی سے ہوئ تھی کسی نے سوچا نہیں تھا اسکی شادی۔۔۔ پر جب اسکی محبت اسے ملے گی۔۔۔ تب۔۔۔ سالار نہیں ہو گا۔۔۔ وہ اسکے ساتھ نہیں ہو گا جو راز دار تھا اسکا۔۔ بے حد مس کیا تھا اسنے سالار کو۔۔۔ جبکہ پریشے اور

عمل نے بھی رخصتی سے پہلے بھی اور بعد میں بھی وہ بہت زیادہ روئ تھیں۔۔۔ جبکہ زین اک جب نکاح ہوا تو۔۔ قبول ہے رمشہ کے منہ پر پتھر کیطرح مار کر وہ اسی رات۔۔ دو دن کے لیے وہاں سے چلا گیا تھا۔۔ رمشہ البتہ اس نکاح اس شادی پر حیران و پریشان تھی مگر باپ کے سمجھانے سے کہ سب ٹھیک وہ جائے گا۔۔۔ وہ بس سر ہلا گئ۔۔ کہ شاید ایسا ہی ہو۔

افان نے پریشے کو اپنی محبت کی برش میں بھگو دیا۔۔ اسے اپنی بے پناہ چاہت اپنے گزرے ہر دن کی تڑپ سنائ تھی ۔۔ پریشے جو اس سے چیڑ کھاتی تھی رشتہ بدلتے ہی احساس بھی بدل گئے تھے۔۔۔ جبکہ عمل بھی اپنے گھر میں بہت خوش تھی ان دونوں کے جانے سے۔ مرتضی ہاؤس اور بھی خالی خالی لگتا۔۔۔

زیمل کا ایک لمحہ بھی ایسا نہیں تھا جو اسکی آید سے خالی گزرتا۔۔۔ وہ اسے ایک ایک لمحے میں میسیج کرتی تھی۔۔۔ اسے کال کرتی تھی مگر وہ اٹھاتا نہیں تھا ہمیشہ کال بیزی رہتی تھی شروع شروع میں تو اسے۔۔۔ یہ سب۔۔۔ جیسے ضائع لگا کیونکہ وہ اسکا کوئ میسیج نہیں دیکھاتا تھا اور پھر ایک دن جیسے۔۔ وہ اچھل پڑی سالار نے اسکے سارے میسیج

سین کیے تھے۔۔اور اسکے بعد سے وہ اسکا ہر میسیج دیکھتا ضرور تھا۔۔سنتا ضرور تھا مگر گزر گیا تھا سلا ایک بار بھی پلٹ کر جوبا نہیں دیا تھا۔۔۔

زیمل اسے ٹی وی سکرین پر دیکھتی رہتی تھی۔۔مگر اسکی آنکھیں زیمل پر نہیں ٹھرتیں تھیں۔۔وہ ان محبت چاہت سے لبریز بھری نظروں سے اسے نہیں دیکھتا تھا۔۔

اسے ہمیشہ زین حق پر لگا جب وہ اسے باتیں سناتا۔۔وہ اسے جائز لگا۔۔اسنے اس وقت میں اسکا ہاتھ کیسے چھوڑ دیا ۔۔اسکی آنکھوں میں کرنی بے یقینی تھی زیمل اسکی آنکھوں کی بے یقینی سوچ سوچ کر۔۔اکثر۔۔۔جیسے مرنے وک ہوتی تھی۔۔کہاں کہاں مہیناسنے اسکی بات کا یقین کیا ناکھیں بند کر کے اسکی آیت بات کا یقین کیا۔۔۔اسک اساتھ ایک مظبوط چٹان کیطرح دیا جو تمام مصیبتیں اپنیے سینے پر سہہ لے اور اپنے پیچھے چھپے اوس وجود پر ناچ بھی نہ آنے دے۔۔مگر۔۔۔جب زیمل کی ابدی آئی اسنے وہ ہاتھ پی چھوڑ دیا۔۔

کاش اسے دوبارہ وہ ہاتھ تھامنے کا موقع ملتا مگر اب کیسے ممکن تھا وہ لوٹ کر نہیں ارہا تھا۔وہ اسے روز لوٹ آنے کا کہتی ۔۔وہ روز سنتا مگر۔۔نہ وہ اتانہ وہ جواب دیتا۔۔۔

زیمل خود میں خود کو ہی کوستی رہتی تھی۔۔۔

جبکہ یاک مرتضی تھے اس گھر میں جن کا وقت تھا۔۔۔جن کی طاقت تھی انکے چار بیٹے۔۔جن کی دھاڑ پر چاروں سیدھے وہ جاتے۔۔۔آج وہ بس۔۔۔سالار کی ایک تصویر وک سینے پر رکھے آنکھیں بند کیے لیٹے رہتے انھیں کسی کی ہوش نہیں تھی وہ کسی سے بات نہیں کرتے تھے کبیر عارضکیطرف دیکھتے نہیں تھے زین انسے ملتا نہیں تھا۔۔۔

اگروہ کبیر عارضکیطرف دیکھتے تو شاید بچوں کیطرح رو دیتے انھیں اپنے چاروں بیٹے پورے چاہیے تھے۔۔۔

وہ ان دونوں کو تبھی دیکھتے جب وہ اپنی شرارتی آنکھوں سے انکی طرف دیکھتا ہوا بیچ میں کھڑا نظر آتا۔۔یوں ادھورے وہ اچھے نہیں لگتے تھے۔۔۔۔۔ایک رمشہ بھی تھی اس گھر میں۔۔۔جس کو زین نے کبھی نظر بھر کر دیکھا تھا مگر اب ۔۔اسکی جانب دیکھنا تو کیا۔۔۔بات کرنا بھی گوارا نہیں کرتا تھا۔۔جب کہ جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا۔۔رمشہ کے دل میں زین کے لیے جزبات بدلتے جا رہے تھے۔۔وہ کوشش کرتی زین سے مخاطب ہونے کی مگر زین پر بات پر جھڑک دیتا۔۔نکاح کے بندھن میں بندھ کر وہ اسکے لیے نرم جزبات رکھنے لگی تھا۔۔اسکے حساس جزبوں کی زین کے نزدیک کوئ ویلیو نہیں تھی

روز کی طرح یہ دن بھی بلکل ویسا ہی تھا خالی اکیلا۔۔۔۔ویران سا۔۔۔

اور زیادہ موسم نے ستمگری کر دی تھی۔۔۔گرمیوں کے طویل دن سردیوں کے چھوٹے چھوٹے۔۔۔سرد بلکل اسکے دل پر جمی اوس کیطرح بدلنے لگے تھے۔۔۔

ماحول میں ویرانی سی پھیلنے لگی۔۔ تھی اور سردیوں تو ویسے۔۔۔آمد سے پہلے اداس کر دیتی ہیں۔۔اور یہاں تو پھر معملہ ہی الگ تھا۔۔۔۔

زیمل نے سیل فون دیکھا۔۔۔۔کچھ شو نہیں ہوتا تھا وہ اون لائن ہے یہ نہیں۔۔۔۔

کال وہ پیک نہیں کرتا تھا میسیجز کا جواب نہیں دیتا تھا۔۔

بس بہت تھا یہ ایک سال۔۔۔اسکی سزا کی لیے کافی تھے اسنے۔۔۔365دن نہیں گزرے تھے کیونکہ۔۔۔یہ تعداد میں بہت کم تھے اسنے اسکے بنا ایک ایک لمحہ گزارا تھا۔۔ایک ایک لمحے کی تکلیف سہی تھی ہاں سب اسکا بہت خیال رکھتے تھے سوائے زین کے جو۔۔۔کافی بد تمیزی کر جاتا تھا۔۔۔مگر زیمل نے پہلے کسی کو کچھ کہا تھا جواب کسی کو کچھ کہتی۔۔۔وہ چپ چاپ سنتی رہتی تھی۔۔۔

کھانے پینے میں حد سے زیادہ چور ہو گئ تھی۔۔۔ تبھی وہ مزید سمارٹ ہو گئ تھی۔۔۔

اب بھی فجر کی نماز پڑھ کر اسے بھوک کا احساس ہوا۔۔اور وہ نیچے آ گئ۔۔۔

تو دیکھا رمشہ بھی جاگ رہی تھی زیمل کو دیکھ کر وہ مسکرائی۔۔۔

آپ کے لیے کچھ بنادوں" اسنے پوچھا۔۔۔

نہیں شکریہ۔۔۔"زیمل بنا مسکرائے نرمی سے کہتی کچن میں آ گئ۔۔۔۔اور بریڈ نکال کر بس اسپر جیم لگانے لگی

آپ نے کل رات بھی کچھ نہیں کھایا تھا۔۔اور۔۔۔اب بھی بس بریڈ جیم کھا رہی ہیں میں آپکو۔۔۔پراٹھا بنا دیتی ہوں۔۔"رمشہ اسکے پیچھے ہی آ گئ۔۔۔

ارے نہیں۔۔اتنی بھوک نہیں ہے"زیمل جلدی سے بولی۔۔۔

ہو گی بھی تو آپ کھائیں گی نہیں"رمشہ اسکی طرف دیکھنے لگی وہ بہت خوبصورت تھی سب سے خوبصورت اسکی آنکھیں۔۔جن میں سالار تھا۔۔۔پوشیدہ۔۔۔

اور پھر اسکا۔۔۔بے داغ چمکتا۔۔۔ نکھرا نکھرا چہرہ اور سر سے پاؤں تک ایک رنگت۔۔اس پر اسکا بیوقوفانہ مزاج

۔۔۔۔کسی کو بھی اپنی طرف متوجہ کر سکتا تھا۔۔۔۔

رمشہ اپنی سوچ پر ہنس پڑی وہ اسکے بارے میں کیا کسی سوچ رہی تھی

زیمل نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔کہ وہ کیوں ہنس رہی ہے۔۔۔۔

نظروں میں سوال تھا

ایکچلی آپ بہت پیاری ہیں میں سوچ رہی ہوں سب کہتے ہیں سالار بھیا کو آپ سے بہت پیار تھا۔۔آئ مین ہو گا

ہی۔۔۔۔

۔۔تو کس چیز سے پیار ہوا ہو گا۔۔انھیں۔۔آپکی آنکھوں سے۔۔۔

یہ آپکی رنگت سے۔۔۔زرا بھی آپکی رنگت میں مختلف رنگ نہیں۔۔۔۔۔

یہ پھر آپکے بیوقوف مزاج سے" وہ منہ پر ہاتھ رکھتی ہنسنے لگی

بہت تیز ہو" زیمل مسکرادی اسکی باتوں پر۔۔۔جو بھی اس سے سالار کی بات کرتا وہ شوق سے سنتی تھی

مجھے خود نہیں معلوم۔۔۔۔مگر لگتا ہے۔۔۔اب نہیں کرتے۔۔دیکھو۔۔کتنا وقت گزر گیا۔۔۔پلٹ کر میری

طرف دیکھا بھی نہیں۔۔۔۔۔جبکہ تم جانتی ہو۔۔۔۔سب سے پہلے شاید انکی نظروں میں میرے آنسوں کی قدر

بڑھی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ میری آنکھ میں آنسو نہیں دیکھ سکتے تھے اور اب سب کی آنکھوں میں آنسوں دیے کر خود منہ موڑ گئے ہیں" وہ اداس ہو گئ

رمشہ اسے اداس نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

بھابھی۔۔۔ آپ اداس نہ ہوں وہ لازمی آئیں گے۔۔۔۔ تائ امی اتنی انکے لیے دعائیں مانگتی ہیں انکے لوٹ آنے کی ۔۔ تایا ابو مانگتے ہیں ہم سب مانگتے ہیں وہ واپس آجائیں گے" رمشہ نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔

ایسے ہی کوئ منہ اٹھا کر واپس نہیں آجاتا۔۔۔۔ جب کسی بہت اپنے کو۔۔۔ کسی کی قدر نہ ہو۔۔۔ " کچن کے دروازے میں دونوں نے دیکھا زین کھڑا تھا۔۔۔

پولیس یونیفارم میں وہ کافی ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔ زیمل کی تو نظریں جھک گئیں۔۔۔ رمشہ البتہ احتجاج کرنا چاہتی تھی وہ ہر وقت زیمل کو ٹیز نہیں کر سکتا تھا ایک ہی بات لے کر۔۔۔۔

جنھیں محبت ہوتی ہے۔۔۔ وہ اپنی محبت کی تمام غلطیوں کو سب سے پہلے بھلا دیتے ہیں" رمشہ نے اسکیطرف دیکھا

اوہ ریئلی" وہ اندر آ کر چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گیا

محبت بھلا سر پر ناچتی رہے۔۔ ساتھ دینے کے وقت میں ہاتھ چھوڑ دے۔۔۔ اکیلا کر دے۔۔۔۔

اور پھر۔۔۔ کھائے پیے خوش رہے موج میں رہے" اسنے زیمل کے ہاتھ میں موجود بریڈ جیم پر ٹونٹ کیا۔۔۔ جبکہ ایک بائٹ بھی اسنے نہیں لی تھی۔۔۔

زیمل نے دوبارہ وہ شیلف پر رکھ دیا۔۔۔

آنکھیں بھیگنے لگیں۔۔۔

آپ ایسا نہیں کہہ سکتے۔۔۔۔۔۔۔"رمشہ کو غصہ آیا تھا

میں سب کہہ سکتا ہوں۔۔۔جب تک میرا بھائی نہیں آتا۔۔۔۔

اور تم یہاں کیوں کھڑی ہو سونا نہیں ہے۔۔۔وقت ضائع کرنے سے بہتر ہے کچھ ڈھنگ کا کام کر لو چلو جاؤ اپنے روم میں" وہ بولا۔۔۔۔

رمشہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی رمشہ نے زیمل کیطرف دیکھا۔۔۔ابھی بس ایک پل کے لیے تو وہ مسکرائی تھی اور اب دوبارہ آنکھوں میں پانی بھر چکا تھا سرخی پھیل گئی تھی۔۔۔۔

زیمل نے رمشہ کی جانب دیکھا اور اسکا گال تھپتھپایا۔۔۔۔

وہ ٹھیک کہہ رہا ہے وقت ضائع مت کرو۔۔۔جاؤ شاباش" وہ پھیکا سا ہنس کر۔۔۔کچن سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

جبکہ رمشہ ضبط کیے وہیں کھڑی رہی۔۔۔۔

آپکو کوئی لحاظ نہیں ہے وہ آپکی بھابھی ہیں آپکے ہی بھائی کی محبت۔۔۔اسطرح آپ انکے پیچھے انکا خیال رکھیں گے"

رمشہ غصے سے بھنتی اسکے پاس آئی جو چیئر پر بیٹھا۔۔اسکا سرخ چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔

تم کیوں اتنا اچھل رہی ہو۔۔۔۔"اسنے۔۔۔آنکھوں کو جنبش دی

میں کوئی نہیں اچھل رہی۔۔مگر آپ ضرورت سے زیادہ بدتمیزی پر اتر چکے ہیں "

زین نے شانے آچکا دیے۔۔۔۔

زین کسی کا دل دکھانا سخت گناہ ہے "رمشہ نے کہا۔۔۔۔

تو سب سے پہلے۔۔۔۔ تو میرا دل دکھا ہے۔۔ میرے باپ نے۔۔ ہمارا دل دکھایا ہے تو سارا گناہ میرے باپ کو ملنا چاہیے۔۔ اس عورت نے میرا دل دکھایا ہے۔۔ میرا بھائ ہمیں چھوڑ کر چلا گیا۔۔ یہ اسکے ساتھ جا سکتی تھی اسکی تکلیف کم کر سکتی تھی۔۔ مگر یہاں رہ کر نہ جانے اسکو کیا

زین "رمشہ اسکے انداز پر فق تھی۔۔۔۔۔

میرے خیال میں اس گھر میں سب سے۔۔۔ فالتوں چیز بیویاں ہیں "وہ بھڑک کر بولی۔۔۔۔۔

نہیں تم فالتوں نہیں ہو "اسنے زرا گھیری نظریں اسپر ڈالی۔۔ انداز میں پل دو پل میں تبدیلی آئ تھی۔۔

رمشہ نے اسکی جانب دیکھا۔۔ یہ انکی پہلی کنور سیشن تھی۔۔۔

مجھے اندازا ہے میں کیا ہوں۔۔۔۔۔ "اسنے اسکے گزشتہ رویے پر ٹونٹ کیا۔۔۔۔

زین کچھ دیر اسکی جانب خاموشی سے دیکھتا رہا۔۔۔

کچھ نہیں بولا۔۔ رمشہ اسکے پاس سے جانے لگی۔۔۔ کیونکہ۔۔۔۔ کوئ فائدہ نہیں دیکھ رہا تھا وہ زرا بھی اپنی بات سے پیچھے نہیں ہٹا تھا وہ جانے لگی کہ زین کے ہاتھ کی گرفت میں اسکی کلائی آ گئ۔۔۔۔

رمشہ نے مڑ کر اسکیطرف دیکھا۔۔۔۔

سکون چاہتا ہوں میں کچھ دیر۔۔۔ "وہ تھکی تھکی نظروں سے اسکو دیکھنے لگا۔۔۔۔

رمشہ اس سے اپنا ہاتھ چھڑانے لگی۔۔۔اسکا ہاتھ پکڑ لینے سے۔۔دل کی حالت کیا تھی یہ تو وہ ہی جانتی تھی۔۔

اس گھر میں کسی کو سکون نہیں ہے اور آپ جب دوسروں کو سکون نہیں لینے دیتے تو آپ کو کیسے ملے گا "

رمشہ نے غصے سے کہا۔۔۔ بریڈ جیم وہیں پڑا دیکھ کر اسے مزید تپ چڑھ رہی تھی

زین نے ایکدم اسکو اپنی جانب کھینچا کہ وہ اسکے بلکل نزدیک سامنے آ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

رمشہ سٹپٹای تھی۔۔۔دل کی رفتار پر سے بڑھنے لگی تھی۔۔۔

زین نے ایک لمحے کے لیے سر اٹھا کر اسکیطرف دیکھا۔۔۔۔

وہ چیئر پر بیٹھا تھا رمشہ اسکے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

اور زین نے۔۔پہلی بار اپنا حق استعمال کرتے ہوئے۔۔۔اسے خود سے لگا لیا۔۔۔

رمشہ حق ودق رہ گئ۔۔۔

اسکی کمر میں دونوں ہاتھ ڈالے وہ۔۔۔۔۔آنکھیں موند گیا

رمشہ کے ہاتھ پاؤں کانپ اٹھے تھے۔۔۔

البتہ زین کی سرخ نظریں جن کی جلن ختم ہوتی ہی نہیں تھی بند تھیں

ز۔۔۔زین "رمشہ نے کچھ الگ ہونا چاہا۔۔۔

تمھیں کیا پتہ میں کس حالت میں ہوں۔۔۔

میری خوشیوں میں۔۔۔میری کامیابی میں میری ترقی میں۔۔۔۔جب وقت آیا تو۔۔۔میرا بھائی ہی نہیں۔۔۔۔

جانتی ہو میرے ہر کام میں وہ ایسے ہوتے تھے۔۔

یار تو کرلینا باقی میں دیکھ لوں گا۔۔۔

میں کیسے برداشت کروں اس عورت کو۔۔۔ تم خود بتاؤ۔۔۔

میرا بھائی اسے پھولوں کیطرح رکھ رہا تھا اور یہ لڑکی کانٹا بن گئی۔۔

بس ہاتھ ہی تو تھامنا تھا۔۔۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے ہاتھ چھڑا لیا۔۔

ایسا کون کرتا ہے محبت سب کا نہیں سوچتی محبت تو خود غرض ہوتی ہے محبوب کے آگے تو کوئی نہیں دیکھتا پھر کیسے رشتے۔۔۔

ہم لگتے ہی کیا تھا انکے۔۔ جو یہ یہاں رکیں۔۔۔

تم نہیں سمجھ سکتی شاید تم نے محبت نہیں کی" وہ آنکھیں بند کیے آہستہ آہستہ بولتا جا رہا تھا۔۔۔

رمشہ نے اسکے سر کیطرف دیکھا۔۔۔

اسکا چہرہ اسے نظر نہیں آرہا تھا۔۔ مگر کمر پر گرفت کی مظبوطی دیکھ رہی تھی۔۔

میں تو سب سے چھوٹا ہوں گھر میں۔۔۔ میری بات کوئی نہیں سنتا۔۔۔ سب بدتمیز بدتمیز کہنے لگ گئے ہیں یقینا۔۔

انکے سامنے ایسا ہوتا تو دو چھتر لگا دیتے مگر بدتمیز نہ کہتے" وہ ہنس دیا۔۔

رمشہ کو احساس ہوا وہ کس طرح اپنے بھائی سے محبت کرتا ہے

شاید وہ حق پر بھی ہو مگر زیمل بھی تکلیف میں تھی اسے لحاظ کرنا چاہیے تھا۔۔۔

آج جو سب۔۔۔مجھے مارنے کو دوڑتے ہیں کسی کا ہاتھ بھی نہیں اٹھنے دیتے تھے وہ۔۔ بڑے بھیا کا بھی نہیں بس ایک بار" وہ رک گیا

رمشہ جانتی تھی اس ایک بار کے بارے میں۔۔۔۔

زین نے اسکیطرف دیکھا۔۔۔۔

اور بت بنی کھڑی رمشہ کو ایکدم کھینچ لیا

وہ اب مزید پریشانی کا شکار ہو گئ تھی کیونہ زین نے اسے اپنی ٹانگوں پر بیٹھا لیا تھا۔۔ پیچھے ٹیبل تھی اور اسکی کمر ٹیبل سے ٹکرا رہی تھی۔۔۔

رمشہ کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ جبکہ زین اسکے بکھرے بال سنوارنے لگا۔۔۔۔

مگر یہاں مجھے کوئ نہیں سمجھ رہا۔۔۔" وہ شکوہ کرنے لگا۔۔۔

آپ کی ساری باتیں جائز ہیں مگر پھر بھی بھابھی یہ رویہ ڈیزرو نہیں کرتیں" رمشہ اپنے جزبات پر قابو پاتی بولی۔

وہ اس سے بھی برے کی حق دار ہیں اور جب تک میرا بھائ نہیں لوٹے گا۔۔۔ میں ایسا ہی رہو گا" اسنے حتمی لہجے میں کہا۔۔۔۔

اور رمشہ کا چہرہ غور سے دیکھنے لگا۔۔۔

جو بہت پیاری تھی۔۔۔۔

غصہ بھی کرتی تھی۔۔۔۔

اسے وہ اس دن کیطرح اچھی لگی۔۔ بات کر کے اور بھی اچھی لگی۔۔۔۔۔

رمشہ خاموشی سے جیسے کچھ سوچنے لگی۔۔۔۔

زین کے لبوں پر مسکراہٹ تھی مگر رمشہ اپنی ہی سوچ میں مگن تھی تبھی اسے اپنی پوزیشن کا خیال نہیں آیا۔۔۔۔

تمھیں اچھا لگ رہا ہے "زین ایکدم بولا۔۔۔آنکھیں اسکے معصوم چہرے کو دیکھ رہیں تھیں۔۔۔۔

رمشہ نے چونک کر اسکیطرف دیکھا۔۔۔

مطلب "وہ کچھ سمجھ نہیں۔۔۔

مطلب یہ کہ۔۔ میری بیوی کو میرے پاس بیٹھنا کچھ زیادہ اچھا لگ رہا ہے تبھی اپنے یہ بھاری وجود کے ساتھ مجھ پر چڑھی بیٹھی ہے "وہ اسکے کان کے قریب بولا۔۔۔

رمشہ تو بری طرح سٹپٹا گئ۔۔۔

وہ تو بلکل بھول گئ تھی احساس تک نہیں رہا تھا کیا

وہ ایکدم اٹھی زین نے اپنی ہنسی دبائ

رمشہ نے گھور کر اسکیطرف دیکھا

میں بلکل بھاری نہیں ہوں۔۔۔ "وہ منہ بنا کر بولی جبکہ۔۔۔

زین اٹھا۔۔۔

میری ٹانگوں سے پوچھو یہ تو تم "وہ بے چارگی سے بولا۔۔۔

رمشہ اسے گھور کر رہ گئی۔۔۔

وہ بھرے ہوئے جسم کی تھی جس کا مطلب بلکل یہ نہیں ہوتا کہ وہ بھاری ہے۔۔

وہ پاؤں پٹختی وہاں سے چلی گئی جبکہ زین خود کو کافی دنوں بعد ہلکا پھلکا محسوس کر رہا تھا اور اسے شرمندگی ہوئی کہ وہ اتنے دن اس سے لاپرواہ رہا۔۔۔

اور اب ارادہ کر چکا تھا کہ وہ۔۔۔ بلکل ایسا کچھ نہیں کرے گا اسکے ساتھ۔۔۔

بالوں میں ہاتھ پھیرتے وہ اپنے روم کی جانب چل دیا۔۔۔۔ جبکہ اوپر سے۔۔اسے رونے کی آواز آرہی تھی اسنے ۔۔۔ایک نظر اوپر دیکھا وہ جانتا تھا یہ زیمل ہے۔۔۔

اکثر اسنے اسے روتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔

مگر بات وہیں کی وہیں تھی۔۔۔۔

اسے سالار کا ہاتھ نہیں چھوڑنا چاہیے تھا

وہ بری طرح تڑپ تڑپ کر رو دی تھی۔۔ہاں اسے چاہیے تھا سالار آج۔۔۔ضبط جواب دے گیا تھا بس ہو گئی تھی مزید وہ اپنی زندگی میں یہ سب برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

کیا اسکی قسمت میں بس دو دن کی خوشی لکھی تھی کہ وہ۔۔۔دو دن سوکھ کا سانس لے کر ایک بار پھر۔۔ مسلسل ملنے والی تکلیف میں پھنس گئی

اسنے سالار کو پاگلوں کیطرح کالز کی میسیجز کیے مگر ایک ایک کا بھی جواب نہیں دیا تھا

اسنے سین بھی نہیں کیا تھا۔۔۔

وہ تڑپ رہی تھی آج اسے دیکھنے کے لیے۔۔۔۔

وہ جانتی تھی وہ اسے نیٹ پر اور ٹی وی پر سرچ کر سکتی ہے مگر اسنے سالار کو چھونا تھا۔۔۔۔

اسکی آنکھوں میں براہِ راست دیکھنا تھا۔۔۔

یوں ہی روتے روتے اسکی آنکھ لگ گئ۔۔۔۔

دوبارہ جب آنکھ کھلی تو۔۔۔۔ سر میں بے حد درد تھا بھوک سے نڈھال ہو رہا تھا اسکا وجود اور دن بھی نکل آیا تھا

۔۔اسنے وقت دیکھا۔۔ گیارہ بج رہے تھے صبح کے۔۔۔۔

وہ یوں ہی۔۔ منہ ہاتھ دھو کر بنا لباس تبدیل کیے نیچے آ گئ

آج اسکی حالت بہت بری تھی پہلے دنوں کی نسبت

نین ایکدم منہا کو۔۔۔ آیت کے ہاتھ میں دے کر زیمل کی جانب بڑھی

زیمل تم ٹھیک اور یہ کیا حالت بنا رکھی ہے۔۔۔۔ادھر دیکھو" نین پریشانی سے بولی

صوفیہ تنزیلہ نے بھی اسکو بیٹھایا۔۔وہ گیری گیری جا رہی تھی۔۔۔

آنکھیں بند ہو رہیں تھیں۔

بھابھی نے تو کل صبح کے بعد اب تک کچھ نہیں کھایا تبھی انکی حالت ایسی ہو رہی ہے" رمشہ پریشانی سے بولی جبکہ آیت دونوں بچوں کی وجہ سے اس تک نہیں پہنچ سکی تھی۔۔۔

نین نے جلدی سے اسکے لیے دودھ گرم کیا اور اسکے لبوں سے لگا دیا

زیمل کو لگا وہ کچھ کھا پی نہیں سکتی۔۔۔

زین بھی اٹھ گیا تھا اسنے کمشنر سے ملنے جانا تھا۔۔عارض اور کبیر تو صبح ہی آفس کے لیے نکل گئے تھے۔۔۔۔

زیمل کو دیکھ کر اسنے لاپرواہی سے سر جھٹکا

اور باہر نکلنے لگا۔۔۔

کہ اچانک کچھ یاد آیا۔۔۔

اوہ یار آج بھیا کا انٹرویو ہے" وہ ایکدم چیخا اور صوفے پر سے جمپ کرتا۔۔جلدی سے ایل سی ڈی کا ریموٹ لے کر ایل سی ڈی اون کر گیا

گھر میں کیا ہو رہا تھا۔۔اسے بلکل انٹرسٹ نہیں تھا ہاں زیمل کی جگہ کوئ اور ہوتا تو شاید وہ۔۔۔۔تو جہ دیتا۔۔یہ ڈاکٹر کو بلاتا مگر فلحال اسے اپنے بھائ کا انٹرویو عزیز تھا سب نے اسکی اس حرکت کو افسوس سے دیکھا تھا۔۔۔

بھابھی میں ڈاکٹر کو فون کرو" رمشہ نے اسکو غصیلی نظروں سے دیکھ کر۔۔۔۔نین سے پوچھا۔۔۔

ہاں مجھے لگتا ہے اسکو بخار سا ہے۔۔۔" نین اسکی گردن پر ہاتھ رکھتی بولی۔۔۔

جاؤ بچی کے لیے کچھ ہلکا سا بنا لاؤ دودھ تو پی ہی نہیں رہی" صوفیہ پریشانی سے بولی۔۔۔۔

اور زیمل نے زین کی بات پر آنکھیں کھول لیں۔۔ایل سی ڈی بلکل سامنے چل رہی تھی جس پر وہ لندن میں ہونے والے سالار کے انٹرویو کو سرچ کر رہا تھا

لائیو انٹرویو۔۔اسکی بولی وڈ ہٹ گئی مووی کے بارے میں تھا۔۔۔۔

وہ معمولی سی مسکراہٹ کے ساتھ۔۔۔مووی کے متعلق سارے جواب دے رہا تھا

۔

زیمل ڈبڈبائی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

۔

انٹرویو پر سب کا دھیان چلا گیا تھا

اسکو اکثر سب یوں ہی کھڑے دیکھتے رہتے تھے وہ سب کے دلوں میں اپنی ایک الگ جگہ رکھتا تھا کسی کی وجہ سے

۔۔کوئی اسے عزت نہیں دیتا تھا خود سے اسنے سب کے ساتھ جو رویہ رکھا سب اسکی وجہ سے

۔اپنی آنکھیں نم لیے ہوئے تھے۔۔

تو سر شادی کا کیا پلین ہے "لڑکی نے انگلش میں پوچھا۔۔۔

سالار نے اس لڑکی کیطرف دیکھا۔۔۔۔

کرلوں گا۔۔۔"اسنے سرسری سا جواب دیا۔۔

زیمل ایکدم ایکٹیو ہوئی۔۔۔۔

پیچھے سے روم میں سے مدیحا بھی بے تابی سے اسکی آواز سن کر نکل آئیں تھیں اسکی ہر مووی ہر انٹر ویو۔۔۔وہ۔۔دن میں نہ جانے کتنی بار دیکھ لیتیں تھیں۔۔۔

اور آج تو نہ جانے سب ہی تڑپ سے گئے تھے۔۔اور جب مرتضی کمرے سے نکلے تو۔۔۔۔ایکدم سب شاکڈ ہو گئے

وہ سال بعد اپنے کمرے میں سے نکلے تھے

۔

بوڑھے نحیف سے لگ رہے تھے۔۔۔۔

مطلب کب کر لیں گے" وہ لڑکی ہنسی۔۔۔۔

جب دل کرے گا" سالار نے کہا۔۔۔۔

او کے آپ لندن میں کسی امریکن کی تلاش میں ہیں" وہ لڑکی مسکرا کر گھیری نظریں اسپر ڈالتی بولی۔۔۔زیمل ایکدم اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

ام م ہاں شاید مجھے لگتا ہے مجھے سیٹل ہو جانا چاہیے۔۔۔۔" سالار کا یہ جواب تھا۔۔۔

یہ انگارے جو اسپر گیرے تھے وہ ایکدم نیچے بیٹھتی چلی گئ۔۔زین نے طنزیہ نظروں سے اسے دیکھا جو۔۔آج سب کے سامنے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔ تھی

زین بند کردو اسکو۔۔۔"نین کی اپنی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔جبکہ زین نے بند نہیں کیا تو آیت نے غصے سے اسکے

ہاتھ سے ریموٹ لے لیا۔۔۔

تم اور کتنا بد تمیز ہونا چاہتے ہو

۔۔۔"آیت بھڑکی۔۔۔

یہ ڈیزرو کرتی ہیں یہ سب "زین نے سر جھٹک کر کہا۔۔۔

م۔۔۔مجھے۔۔۔مجھے جانا ہے سالار کے پاس بھابھی مجھے جانا ہے۔۔میں ان سے معافی مانگوں گی وہ میرے ساتھ ایسا

نہیں کر سکتے یہ بہت طویل سزا ہے "وہ بولی۔۔۔۔

نین اسکے انسو صاف کرنے لگی۔۔۔۔

زیمل کی بات پر زین ایکدم چونکا تھا۔۔۔

پلیز کسی طرح مجھے انکے پاس پہنچادیں ورنہ میں گھٹ گھٹ کر مر جاؤں گی "وہ بولی۔۔اور چہرے پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔

مدیھا مرتضی دونوں چپ کھڑے تھے۔۔باقی سب کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں۔۔۔۔

زین نے زیمل کیطرف دیکھا۔۔۔۔

میں پہنچاؤ گا آپکو وہاں۔۔۔۔۔۔مگر شرط یہ ہے۔۔۔۔میرے بھائی کو آپ واپس لائیں گی ہمارے پاس۔۔۔۔۔۔

ہم سب کے پاس بلکل ویسے ہی جیسے وہ تھے۔۔۔۔"وہ ایکدم بولا

تو آواز اونچی اور مظبوط تھی۔۔۔۔

مرتضی دوبارہ کمرے میں چلے گئے تھے۔۔ جبکہ مدیھا نے زین کی جانب دیکھا۔۔۔

سب اسے حیرانگی سے دیکھ رہے تھے تھے

زیمل نے ایکدم اٹھ کر اسکے نزدیک آئی۔۔

زین میں قسم کھاتی ہوں جو تمھاری شرط ہے میں سب مانوں گی بس مجھے انکے پاس پہنچادو "زیمل بولی تو۔۔ زین نے سر ہلایا۔۔۔۔

آپ بھولیں گی نہیں اس وعدے کو۔۔۔ "وہ جیسے پکا کرنے لگا۔۔ میں قسم کھاتی ہوں "زیمل کو جیسے۔۔ اسکی بات ڈوبتے کو تنکے کے سہارے جیسی لگی۔۔۔

زین کو شاید اسکی بات پر یقین آگیا تھا۔۔

وہ سر ہال کر باہر نکلا۔۔ زیمل اسے۔۔ اس بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔۔

نین اور آیت نے اسکو گلے سے لگالیا۔۔۔

وہ اسکی تکلیف سمجھ سکتی تھیں۔۔

جبکہ رمشہ۔۔۔ کو محسوس ہوا۔۔۔ کہ وہ۔۔۔ چیڑ چیڑا شاید حالت کی وجہ سے ہو گیا تھا ورنہ اتنا بھی پتھر دل نہیں تھا جتنا۔۔ زیمل کے ساتھ ہو جاتا تھا۔۔۔

وہ پھر سب بھولائے

انتظار کی آنکھیں سجائے۔۔۔ زین کے انتظار میں بیٹھ گئی تھی

زین آفس میں داخل ہوا اور سیدھا عارض کے پاس گیا

بھیا بڑے بھیا کے پاس آجائیں بات کرنی ہے کچھ "

عارض ایک ضروری فائلز ریڈ کر رہا تھا چونک کر اسکو دیکھنے لگا

ابھی ضروری ہے "

وہ بولا

جی ضروری ہے زیمل بھابھی کے متعلق ہے "زین دروازے میں ہی کھڑا بول رہا تھا

کیا ہوا ہے انھیں ٹھیک تو ہیں" عارض جلدی سے اٹھا

بڑے بھیا کے روم میں آجائیں "زین نے کہا اور دونوں نکل کر کبیر کے پاس آگئے۔۔۔

جو ایک چھوٹی سی میٹینگ کر رہا تھا مینیجر سے۔۔

ان دونوں کو گھور کر دیکھا۔۔

بھیا ضروری ہے "زین نے کہا تو اسنے مینیجر سے ایکسکیوز کیا اور مینیجر اٹھ کر چلا گیا۔۔۔

جبکہ۔۔زین نے بات شروع کی۔۔

زیمل بھابھی بھیا کے پاس جانا چاہتی ہیں اور میں بھی چاہتا ہوں کہ وہ چلی جائیں تاکہ سالار بھیا واپس لوٹ آئیں "

اسنے بڑی تمہید باندھنے کے بجائے بات سمیٹ دی

کبیر اور عارض ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۔۔

کافی دیر سے سوچا بھابھی نے یہ" عارض بولا۔۔

ٹھیک ہے انکے جانے کے انتظامات کر دو۔۔۔ تم ساتھ جاؤ گے" کبیر نے اسکیطرف دیکھا

اتنی بار جا چکا ہوں کوئی فائدہ نہیں ہوا۔۔ انکی لوکیشن تک کبھی نہیں پہنچ پایا۔۔" زین نے بتایا۔۔۔

تو زیمل کیسے جائے گی" کبیر پریشانی سے اسکو دیکھنے لگا

وہ چلی جائیں گی۔۔۔" زین نے جتاتی نظروں سے دیکھا۔۔ جیسے کہہ رہا ہو وہ بیوی ہے۔۔ اسکی

کبیر اور عارض نے سر ہلایا اور اسطرح زیمل کے جانے کا پلین فائنل ہو گیا۔۔۔

جیسے ایک نئی زندگی اس لڑکی کے وجود میں بھرنے لگی تھی

شام میں سب گھر لوٹ آئے۔۔۔ زیمل کا۔۔۔ کام زیادہ تھا ویزا پاسپورٹ۔۔۔ اور یہ سب۔۔۔ تبھی زین۔۔۔

پورا دن گھل کر گھر لوٹا تھا اسکے چہرے پر۔۔ خوشی تھی۔۔

اسنے زیمل کے ڈاکومنٹس نکلوا کر انپر سارے کام کرا دیے تھے۔۔ جبکہ نکاح نامہ جس کی کاپی افان کے پاس تھی اس

سے اسے بہت فائدہ ملا تھا۔۔۔

وہ جب گھر لوٹا تو جیسے پہلے والا زین لگنے لگا۔۔۔

ٹکٹ اسنے ہوا میں لہرائے تھے اور چہرے پر جاندار مسکان تھی۔۔

بھابھی کہاں ہیں" وہ نین ایت رمشہ کو دیکھنے لگا۔۔

وہ تو اسے دیکھ کر حیران تھیں کبیر بھی مسکرا دیا۔۔

کتنا اچھا ہو جب سب پہلے جیسے ہو جائے۔۔

عارض آیت کے ساتھ بیٹھ کر نور کو گود میں بھر کر پیار کرنے لگا آیت اسے۔۔۔خوشی سے دیکھنے لگی۔۔۔

جبکہ کبیر نے بھی منہا کو پیار کیا تھا اور اسے گود میں لے لیا۔۔

ماں باپ کے کمرے کیطرف اداسی سے دیکھا

وہ لوٹ آتا تو۔۔شاید یہ کمرے دو نہیں ہوتے کبھی۔۔۔

اور جب وہ لوٹ آئے گا ایک پل لگائے گا۔۔اب بس اسی کا منتظر تھا وہ۔۔۔

زیمل اوپر سے نماز پڑھ کر نیچے آئی۔۔تو زین ایکدم اسکے پاس پہنچا

یہ دیکھیں کل کی ٹکٹ لے آیا ہوں آپکی۔۔۔" وہ بولا بہت ایکسائیٹڈ تھا سب اسے دیکھ کر خوش دیکھائی دے رہے تھے۔۔۔

زیمل اسے تشکر بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔

لیں پکڑیں" زین نے اسکے ہاتھ میں ٹکٹ دی

مجھے یقین ہے اب بھیا واپس آجائیں گے بس آپ جایئے گا اور لے آیئے گا۔۔۔" زین نے کہا زیمل نے سر ہلا دیا آنکھوں میں نمی تیر گئ۔۔۔

زین ہٹ گیا۔۔ جبکہ وہ سب کی نظروں کو دیکھنے لگا

ایسے کیوں دیکھ رہیں ہیں سب جیسے میں عجوبہ لگ رہا ہوں" وہ پوچھنے لگا۔۔۔

اتنے دانت نکلتے ہم نے تو کبھی نہیں دیکھے آپ کے "رمشہ کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔اور جیسے وہ سرخ پر گئ اپنی اس کوتاہی ہر۔۔ایکدم وہ۔۔۔دانتوں تلے زبان دبا گئ جبکہ عارض اور کبیر کا قہقہہ بلند ہوا تھا زین البتہ۔۔

اس جرت پر حیران تھا

میرے بھیا لوٹ آئیں پھر بتائے گا زین کیا شے ہے۔۔ تمھیں تو" وہ بولا۔۔ تھا بے دھڑک۔

اوہیرو "کبیر نے گھورا۔۔۔

تو زین ہنس دیا۔

زیمل البتہ ٹکٹ دیکھ رہی تھی

کیا وہ اسکا آنا قبول کرے گا

پوری رات نہیں سوئ تھی وہ۔۔ جبکہ جب اسکی فلائٹ کا ٹائم ہوا تو عارض اور زین اسے چھوڑنے جا رہے تھے۔۔

زیمل سب سے ملی سب نے۔۔اسے۔۔۔ بامراد لوٹنے کی دعا دی وہ گھبرائ ہوئے بھی تھی پہلے اسے لگا شاید زین ۔۔ساتھ جائے گا مگر وہ اکیلی جا رہی تھی پہلی بار۔۔اسنے تو کبھی شہر سے باہر قدم نہیں رکھا تھا۔۔

وہ ڈر رہی تھی مگر اب جنون سوار تھا اس تک پہنچ جانے کا وہ۔۔

وہ مدیھا کے کمرے میں آئی۔۔

مدیھا۔۔۔ وضو کر رہیں تھیں

زیمل انکی جانب دیکھنے لگی۔۔

جا رہی ہو" مدیھا نے اس سے پوچھا۔۔۔۔

اسنے سر ہلایا۔۔

مدیھا کی آنکھیں بھیگ گئیں

میرے بیٹے کو لے آنا۔۔ اس سے کہنا بھلے میں نے اسے جنم نہیں دیا مگر۔۔۔۔ مجھے سب سے پیارا وہ ہے۔۔۔ واپس آجائے وہ۔۔۔۔ پلیز درخواست۔۔۔ کرنا" وہ بے بسی سے رو دیں جبکہ

۔۔ کبیر عارض اور زین تڑپ کر ماں تک پہنچے تھے۔۔۔

مما اب سب ٹھیک ہو جائے گا زین نے انکا چہرہ پکڑا۔۔۔۔

نہیں زین۔۔ وہ حساس ہے اپنے اندر۔۔ کہ جانے کتنی آگ دبائے بیٹھا ہے۔۔ وہ مجھ سے نہیں ہوا مگر میں نے اسے ان ہاتھوں سے پالا ہے۔۔۔ وہ۔۔۔ رشتوں کا بھوکا ہے۔۔۔ وہ ہمارے بنا سال بھر سے۔۔ کیسے رہا ہے۔۔۔ وہ ۔۔۔ وہ کتنا تنہا ہو گیا میرا بچہ۔۔۔" وہ مسلسل رو رہیں تھیں۔۔۔

سب کی ہی آنکھیں نم تھیں۔۔

اب بھابھی لے آئیں گی مما۔۔ آپ دیکھیے گا" عارض نے مسکرا کر کہا۔۔۔

اور ہم انتظار کریں گے زیمل جلد لوٹ آئے گی" کبیر نے کہا۔۔ تو مدیھا نے آگے بڑھ کر زیمل کو پیار کیا وہ خود بھی سہمی سہمی سی ان میں چھپنے لگی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر وہاں رک کر۔۔ وہ مرتضی کے پاس آئی جو بستر پر لیٹے ہوئے تھے

نظریں سپاٹ تھیں۔۔۔

زیمل ان کے پاس بیٹھ گئ۔۔۔

بابا جا رہی ہوں میں" مرتضی جب کچھ نہیں بولے تو زیمل خود سے بولی۔۔

زین البتہ اندر نہیں آیا تھا باقی سب تھے۔۔۔

وہ نہیں آئے گا" مرتضی نے بس اتنا ہی کہا۔۔۔۔

سب چپ رہ گئے۔۔۔۔۔

دھیان رکھنا اپنا" اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر وہ اٹھ کر۔۔ واشروم میں چلے گئے۔۔۔

جہاز میں بیٹھ کر آج۔۔۔ دل کانپ رہا تھا وہ تنہا۔۔۔ تھی۔۔۔۔ جیسے ہی جہاز اڑا اسنے سیٹ کو کس کے پکڑ لیا۔۔۔

ڈر سے دل کانپ رہا تھا۔۔۔

زین نے اسے سب سمجھایا تھا عارض نے بھی تسلی دی تھی۔۔۔ کہ فیروز کو ای میل کر دی ہے

اسنے زور سے سیٹ پکڑ لی۔۔

ساتھ بیٹھی لڑکی نے مسکرا کر دیکھا

پہلی بار بیٹھیں ہیں آپ جہاز میں" وہ پوچھنے لگی

زیمل آیت الکرسی پڑھتی زور سے سر ہلا گئ۔۔۔

ریلکس ہو جائیں۔۔۔جہاز فلائے کر چکا ہے"

لڑکی نے کہا اور ہاتھ تھپتھپایا۔۔۔

زیمل شرمندہ سی ہو گئ

جہاز لندن ائیر پورٹ پر اترا۔۔۔زیمل نے جلدی سے فون نکال کر۔۔۔زین کو کال ملالی وہ اسے گائیڈ کر رہا تھا وہ نروس سی ہوتی سب کرتی جا رہی تھی۔۔۔۔

اور اچانک اسے۔۔بھاگ کر ائیر پورٹ میں داخل ہوتا فیروز نظر آیا۔۔۔

زیمل کی تو جیسے مشکل آسان ہو گئ

آپ یہاں کیوں آئ ہیں" وہ زرا غصے سے میں لگا۔۔۔

زیمل چپ سی رہ گئ۔۔۔۔

فیروز نے۔۔۔۔اسکے ہاتھ سے غصے سے سامان لیا

میں آپکو بس وہاں تک پہنچاؤ گا۔۔جہاں سر ہیں۔۔اسکے بعد میں آپکو نہیں جانتا" وہ سرد مہری سے بولا

زیمل کی آنکھیں نہیں اٹھ رہیں تھیں وہ بھی۔۔۔اس سے خفا تھا۔۔۔

صاف واضح تھا

وہ اسے لے کر۔۔۔اس جگہ تک پہنچا تھا جہاں سالار موجود تھا زین کا میسیج اسنے اگنور کر دیا تھا کیونکہ اس دوران زین نے اس سے ہزار بار رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی مگر سالار کیطرف سے۔۔۔ہر چیز پر پابندی تھی تبھی اسنے نہ چاہ کر بھی کوئ جواب دیا تھا نہ ہی کچھ کہا تھا مگر جب عارض کی بھی وہی میل آئ تو اسے سنجیدہ لگی تھی یہ بات اور وہ بس چیک کرنے کے لیے یہاں پہنچا تھا کہ آیا وہ دونوں سچ کہہ رہے ہیں اور جب سامنے زیمل کو دیکھا تو اسے غصہ آیا کہ وہ یہاں اکیلی کیوں آگئ

لیں یہ اسکا معملہ نہیں تھا تبھی اسنے بس اتنی فیور کر دی تھی کہ جہاں سالار موجود تھا انجان بن کر وہاں چھوڑ دیتا اور اسپر واضح ہی نہ کرتا کہ وہ پہلے سے جانتا ہے

زیمل اتنے بڑے شہر کی رنگینیوں کو دیکھنے کے بجائے اپنی انگلیاں چٹخا رہی تھی جبکہ۔۔فیروز کچھ کچھ دیر بعد اسکے کنفیوز چہرے پر نگاہ ڈال لیتا۔۔۔اور گاڑی کی سپیڈ بڑھا کر وہ وہاں تک پہنچنا چاہتا تھا

جبکہ اسے سالار نے اپنے ارد گرد اتنا گھیر الیا تھا کہ اسے سر جھکانے کی فرصت نہیں ملتی تھی۔۔۔

اب بھی چار دن بعد اسکا کنسرٹ تھا جبکہ اس وقت وہ۔۔ایک ہوٹل میں تھا۔۔جہاں اسکی ضروری میٹینگ تھی ۔۔۔اور اسکے بعد کچھ دیر ہینگ آؤٹ کرنے کے بعد وہ۔۔واپسی۔۔اپنے گھر جاتا۔۔۔جو کہ اسنے یہاں سال پہلے ہی خریدا تھا۔۔۔اور بے حد خوبصورت منشن تھا۔۔۔

فیروز نے سارے راستے میں ایک منٹ کے لیے اس سے بات نہیں کی تھی سال بعد اسے اس بات کا خیال آیا تھا ۔۔۔وہ بیوقوف تھی بزدل تھی۔۔ڈر پھوک تھی یہ اور بھی جو جو خطاب اسے دیے جا سکتے تھے وہ سب تھی اسے محبت کرنے کا ڈھنگ نہیں آتا تھا۔۔۔اور فیروز کے لیے سب سے اہم سالار تھا۔۔اور اسکے بعد اس سے ریلیٹ کرتے رشتے تبھی اسنے گاڑی ایک ہوٹل کے آگے روکی۔۔

زیمل لوگوں کا رش دیکھ کر گھبرا گئ۔۔

آپ اتر سکتی ہیں گاڑی سے۔۔یہاں۔۔۔سے سر۔۔اب سے گھنٹے بعد گزریں گے۔۔۔باقی آپ جانتی ہیں کہ آپ یہاں کیا کرنے آئ ہیں" وہ سرد لہجے میں بولا اور۔۔۔دروازہ کھولنے لگا

مگر یہاں بہت لوگ ہیں وہ میری طرف کیسے دیکھیں گے۔۔۔"زیمل گھبرا رہی تھی اور گھبراہٹ کے مارے اب اسکی آنکھوں میں نمی سی بھرنے لگی تھی۔۔ تھی۔۔۔

میم میں نہیں جانتا کچھ۔۔۔آپ بہتر جانتی ہیں آپ خود آئ ہیں یہاں" اسنے دوبارہ کہا

پلیز آپ ایسا نہ کریں آپ نے ہمیشہ بھائیوں والا انداز رکھا ہے میری بہت غلطیاں ہیں مگر۔۔۔۔ایسا مت کریں ۔۔۔میری مدد کریں۔۔۔سالار تک پہنچنے میں کیا آپ نہیں چاہتے کہ وہ ایک بار پھر خوشیوں کیطرف لوٹیں یہ وہ

سب رشتے جو انکے منتظر ہیں جن کے بنا وہ نہیں رہ سکتے یہ وہ لوگ انکے بنا نہیں رہ سکتے" زیمل بھیگے لہجے میں آہستہ آہستہ بولتی رہی۔۔۔

فیروز اسکو سن رہا تھا۔۔۔۔

آپ پلیز میری مدد کریں" زیمل نے بلآخر آنسو صاف کر کے بے بسی سے کہا کہ وہ۔۔ یہاں۔ کیسے۔۔۔ سامان کے ساتھ اڈجیسٹ کرے گی۔۔۔۔

فیروز جانتا تھا یہاں مدد کر کے وہاں اپنی موت بلائے گا مگر حقیقت تو یہ تھی وہ خود چاہتا تھا کہ سالار اپنے زندگی اور اپنوں میں لوٹے۔۔۔۔۔

اسنے گھیری سانس بھری

میں آپکا سامان لے جاؤں گا۔۔۔ مگر آپ کو اترنا یہیں پر ہے۔۔" وہ بولا۔۔۔

زیمل اس فیور پر۔۔۔۔ شکریہ بھی نہ ادا کر سکی اسے۔۔۔ تو اسنے پھر مشکل میں ڈال دیا تھا مگر ہر جگہ حلوا تو نہیں ملتا اور اسے اندازا ہو گیا تھا سالار اسکے لیے سب کچھ کر سکتا تھا مگر سب سب کچھ نہیں اور وہ دکھے دل سے سوچ چکی تھی آپ

یک بار وہ مان جائے وہ سب کی شکایتیں لگائے گی اسے۔۔۔۔۔

فیروز یوں ہی سپاٹ چہرے سے بیٹھا رہا تو وہ۔۔ جھجھکتی گھبراتی۔۔۔ گاڑی سے باہر نکلی اور اسنے۔۔ فیروز کی جانب ابھی پلٹ کر بھی نہیں دیکھا تھا کہ فیروز گاڑی زن سے بھگا لے گیا

زیمل کی آنکھ سے آنسو گیرہ۔۔۔ جسے اسنے ہمت کر کے صاف کیا۔۔زیمل تمھیں مظبوط بننا ہے" دل میں خود کو کہا۔۔۔

اور پھر بھی وہ ڈر رہی تھی

ہاں لوگ بہت مختلف تھے۔۔۔

اسنے۔۔۔ بالوں کی لٹوں کو کانوں کے پیچھے کیا اور ان لوگوں کے رش میں میں کھڑی اسکا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔ وہ نہیں جانتی تھی اسکی نظر اسپر پڑی گی یہ نہیں۔۔پڑ گی تو۔۔شاید منہ موڑ کر چلا جائے مگر نہیں ایسا تو نہیں تھا یہ شاید وہ بہت۔۔۔ منتشر ہو چکی تھی آگے کیا ہونا تھا وہ نہیں جانتی تھی

ایک ڈیڈ گھنٹے کے طویل انتظار کے بعد لوگوں کا شور ایک دم چیئر فل چیخوں میں بدل گیا۔۔۔۔

وہ باہر اگیا تھا۔۔۔

ریڈ جیکٹ وائٹ شرٹ اور بلیک پینٹ میں۔۔اسنے باہر نکلتے ہی اپنے سر کو ہڈی سے کور کیا۔۔۔۔

جبکہ لوگوں کے چیختے چلاتے جوش دیکھاتی تعداد پر ایک نگاہ بس گھمائ تھی اور اسکے بعد اسنے اپنا چہرہ ماکس سے چھپا لیا

اور وہ اپنے گینز کو ہاتھ ہلانے لگا۔۔ تبھی فیروز اس بھیڑ کو چیرتا۔اندر داخل ہوا۔۔۔

فلیش لائٹس اسپر پر رہیں تھیں۔۔۔زیمل بہت دور کھڑی تھی۔۔نگاہ سکت رہ گئ۔

وہ قیمتی تھا۔۔۔۔۔پہلے بھی مگراب تو جیسے۔۔۔۔

اسکی کامیابی کو پر لگ گئے تھے۔۔۔۔۔۔

بے پناہ خوبصورت وجاہت سے بھرپور کہ لوگ سارے بھیڑ تور کر اس تک پہنچ جانے کو بے چین تھے۔۔۔۔

اور پھر وہ ان لوگوں کو ہاتھ ویو کر رہا تھا۔۔

فیروز کے آنے پر وہ آگے چلنے لگا اور۔۔فیروز اسکے پیچھے پیچھے

اسکی گاڑی تک کے راستے میں چیئر لگے تھے اسکے گارڈز۔۔۔اسکے مینجرز کی تعداد بڑھ گئ تھی۔۔سب اسے پروٹیکٹ کر رہے تھے۔۔۔گاڑی تک پہنچا رہے تھے۔۔

جبکہ وہ راستے میں سے گزر کر گاڑی کی جانب جانے لگا۔۔

زیمل۔۔۔کے وجود میں حرکت آئ تھی۔

سالار" لب پھر پھڑ پھڑائے

مگر اتنا کافی نہیں تھا وہ اتنا قریب نہیں تھا کہ بے آواز آہٹ بھی سن لیتا بلکہ اتنا دور تھا وہ۔۔چلاتی بھی تب بھی آواز اس تک نہ پہنچتی۔۔۔

سالار" زیمل نے بلند آواز میں پکارہ اور بھگتی ہوئ۔۔۔اسکی گاڑی کے راستے میں کھڑے لوگوں کے پیچھے سے ہاتھ ہلانے لگی

شاید وہ اسے دیکھ لے

سالار" وہ پھر سے بولی تھی مگر وہ گاڑی کا دروازہ کھلنے پر اس سے پہلے اندر بیٹھتا زیمل نے پوری طاقت لگا کر۔۔۔۔

اسکا نام لیا تھا۔۔۔ باقی سب سر پلیز آٹو گراف پلیز پیپر یہ سب کہہ رہے تھے وہ بھی انگلش میں اور اس بیچ میں ایک چیخ نما آواز اسکے نام کی پکار پر اٹھی۔۔۔

وہ جو ایک قدم اندر رکھ چکا تھا۔۔۔ اسنے گاڑی کی اوٹ سے۔۔۔

سر نکال کر باہر لوگوں کیطرف دیکھا

سالار" وہ پھر سے چیخی ہاتھ ہلانے لگی۔۔۔

لوگوں کو اسنے دور ہٹایا تھا اور آگے آگئ۔۔

سالار سامنے مشقت میں کھڑی۔۔ چیختی ہاتھ ہلاتی زیمل کو دیکھ چکا تھا۔۔۔

اسنے جھٹکا کھا کر فیروز کیطرف دیکھا جو سر جھکا گیا۔۔۔

اسکی ماتھیں کی رگیں تن گئ۔۔۔

وہ جیسے رک گیا تھا۔۔۔ زیمل دیکھ نہیں سکی تھی وہ اسے دیکھ چکا ہے۔۔

وہ اب بھی اسکی نظروں میں آنے کی تگ ودو میں تھی۔

سالار نے فیروز کی جانب دیکھا انداز ایسا تھا کہ کاٹ کر ابھی کھا جائے گا۔۔۔۔

فیروز کچھ نہیں بول سکا۔۔۔

صیحی سلامت واپس پہنچا تو دو" اسنے فیروز کو آرڈر زدیے اور۔۔ خود گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔

سالار" ایک بار پھر سے اسکی چیخ نما آواز آئ تھی۔۔ وہ جیسے الجھن میں آگیا۔۔۔

فیروز گاڑی میں سوار ہوتا۔۔ کہ سالار نے بھڑک کر اسکیطرف دیکھا۔۔

جسٹ گیٹ آؤٹ پروٹیکٹ ہر فرسٹ" وہ پانی کی بوتل اسپر پھینکتا بولا۔۔۔ فیروز نے سر ہلایا۔۔۔ سالار نے ضبط اور غصے سے مٹھیاں بند کر لیں۔۔۔۔۔

جبکہ فیروز باہر بھاگا۔۔۔ اور سالار نے ڈرائیور کو گاڑی چلانے کا حکم دیا

وہ چلا گیا تھا وہ ان لاکھوں لوگوں کی آوازوں میں اسکی پکار نہیں سن سکا تھا وہ واقعی بہت قیمتی اور بڑا ہو گیا تھا اس تک رسائی کتنی مشکل ہو گئ تھی

وہ آنکھوں میں آنسو بھرے اسکو دیکھنے لگی تبھی فیروز نے اسے پکارہ۔۔۔

چلیں آپکو واپسی کی ٹکٹ کرا دیتا ہوں" فیروز نے کہا۔۔

زیمل کا گلا خشک ہو رہا تھا اور اچانک جیسے غصے سے اسکا دماغ بھن گیا۔۔۔

دماغ ٹھیک ہے تمھارا۔۔۔ میں یہاں تک آکر انھیں لیے بنا واپس جاؤں گی۔۔۔۔" وہ جس طرح بولی تھی فیروز شاکڈ اسکیطرف دیکھنے لگا۔۔۔

میں بیوی ہوں انکی اور میں آرڈر دیتی ہوں آپکو۔۔۔۔مجھے ان تک پہنچائیں ورنہ۔۔۔ورنہ میں۔۔۔۔میں اسی شہر میں پھیرتی رہو گی واپس نہیں جاوگی" وہ سرخ ناک سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتی بولی

میم۔۔۔۔سر بے حد غصہ ہوں گے "فیروز نے کہا

ٹھیک ہے۔۔۔۔میں یہی روڈ پر بیٹھ جاتی ہوں" وہ بولی اور۔۔۔چلتی ٹریفک کیطرف جاتی کہ۔۔۔فیروز نے اسے روک لیا۔۔۔۔

چلیں" وہ بولا۔۔زیمل خوشی سے پھٹنے والی ہو گی جلدی سے اسکے ساتھ گاڑی میں سوار ہو گی۔۔۔۔

جیکٹ اتار کر اسنے۔۔۔۔صوفے پر پھینکی پورا منشن جگمگا رہا تھا۔۔۔اور شرٹ کے اوپری دو بٹن کھول لیے

اسنے فیروز کو کال ملائی۔۔۔۔

جس نے پہلی بیل پر پیک کی۔۔۔۔

کہاں ہو تم" وہ پوچھنے لگا۔۔۔

جی سر وہیں جہاں آپ نے بھیجا تھا" وہ بولا۔۔۔تو سالار کو لگا کہ جیسا اسنے کہا تھا وہ اسے واپسی۔۔۔فلائیٹ میں بیٹھا رہا ہو گا۔۔ایک تلخ مسکراہٹ نے لبوں کو چھوا اور وہ۔۔اٹھ کر روم میں آگیا۔۔۔

اسنے اپنا ڈریس چینج کیا۔۔۔جینز پر سفید شرٹ ڈالی۔۔۔

اور اسپر۔۔۔ سوفٹ جرسی پہن کر اسنے منشن میں لگے ہیٹر زاون کر لیے منشن میں ایک بھی ملازم نہیں تھا۔۔۔ وہ خاموشی سے اپنے لیے کافی بنانے لگا۔۔۔۔

اور ساتھ ساتھ کچھ کھانے کے لیے بھی اسنے چیزیں نکال لیں۔۔۔

وہ یہاں اکیلا ہوتا تھا شاید خود پر ثابت کرنے کے لیے کہ وہ کتنا اکیلا ہے۔۔۔

سال گزر گیا تھا اسے اپنوں سے دور ہوئے۔۔۔ خیر اب تو یہ اپنے لفظ بھی کافی انجان سا لگتا ہے

کون اپنا ہے کون پرایا۔۔ معلوم نہیں تکلیف تو یہ تھی اس پختہ شعور کی عمر میں اسے یہ زخم پتہ چلا تھا کہ وہ کس قدر غیر ضروری تھا۔۔۔۔

کسی نے بیچ دیا کسی نے خرید لیا کسی نے اپنا سوچا کسی نے پیسے کا سوچا۔۔۔۔

ایک بار پھر ساری تلخ یادیں جن سے وہ روز بھاگنے کی کوشش کرتا تھا اسکے ارد گرد آ کھڑی ہوئیں تھیں۔۔۔۔

اسے مرتضی سے بے حد محبت تھی اپنی ماں سے۔۔ اپنے بھائیوں سے ان سے جڑے ہر رشتے سے۔۔۔

مگر جو محبت دماغ پر جنون بن کر سوار ہونے لگی تھی وہ زیمل کی تھی۔۔۔۔

اسکے چہرے سے تھی۔۔۔ آج وہ پھر سال پیچھے جا کھڑا ہوا تھا اسکا چہرہ دیکھ کر۔۔۔۔۔

سال بعد اسے خیال آیا اسکے پاس آنے کا۔۔۔۔ اور وہ جا بھی چکی ہو گی۔۔۔۔

اسنے سر جھٹکا خود کو بہت مشکل سے رہائی دی تھی۔۔ اسکا سیل فون بجنے لگا۔۔۔ اسنے کال پیک کی

یس" وہ بولا۔۔۔۔۔

ایک بات بتادو بس کب اناونس کرو گے شادی کے بارے میں" وہ غصے سے اب تو پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

سون "بس اتنا کہ اور کافی کا مگ لے کر وہ پیچھے لون کیطرف آ گیا۔۔۔ ٹھنڈ ایسی تھی کہ ٹھیٹر ادے۔۔۔ اسنے اوور کوٹ پہننا مناسب سمجھا جس میں وہ اور بھی وجاہیہ لگ رہا تھا۔۔۔ اسکے گارڈز باہر تھے۔۔۔۔ ایک طرف آگ کا الاؤ جلایا ہوا تھا۔۔ وہ اس آگ کی لٹوں کو دیکھتا اسکی بات سن رہا تھا۔۔۔

سالار اگر تمھیں پروبلم تھی تو تم میری آفر ایکسیپٹ نہیں کرتے "لڑکی سنجیدگی سے بولی۔۔۔

اپنی شادی کا ذکر اسنے کہیں نہیں کیا تھا۔۔۔ اور اولیویا جورڈن اسکی لیڈ ہیروئن رہی تھی اس مووی میں جو سارے ریکارڈ توڑ گئی تھی اور اسے سالار بہت پسند آ گیا تھا۔۔۔ اسنے تین مہینے پہلے اسے خود پرپوز کیا جو خوبصورت تھی ۔۔ سالار نے بنا کچھ کہے وہ پرپوزل ایکسیپٹ کر لیا تھا۔۔۔۔

اور اب وہ دنیا کے سامنے اس بات کو واضح کروانا چاہتی تھی۔۔۔ اکثر وہ راتوں میں سالار کے بے حد نزدیک آئی

اسے بہکانے کی کوشش کی خیر یہ سب انکے لیے عام تھا

وہ بھی کوئی لحاظ نہیں رکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔ ان سوچوں سے بھاگ جانا چاہتا تھا جو اسکے دماغ پر ہر پل اذیت کی طرح سوار رہتی تھی۔۔ مگر جب اسنے اسکیطرف ہاتھ بڑھایا۔۔۔ اسکے چہرے میں زیمل کا چہرہ دیکھائی دینے لگا۔۔۔ اور وہ ۔۔ کچھ بھی نہیں کر پاتا۔۔ بس سرخ نظروں سے اسے دیکھتا رہ جاتا۔۔۔

اولیویا کو اسکی یہ ہی ادا پسند آئی تھی اب تک اسنے اسے چھوا نہیں تھا۔۔۔۔

میں بعد میں بات کرتا ہوں" سالار نے فون بند کر دیا۔۔

اور آنکھیں موند کر سر چیئر کے پیچھے ڈال دیا۔۔

کافی تکلیف دہ ہے خود کو خود ہی سنبھلنا۔۔

مگر حقیقت ہے آپ کو خود سے زیادہ کوئی سنبھال نہیں سکتا۔۔۔۔

فیروز اسے فرنٹ ڈور سے نہیں لایا تھا وہ بیک ڈور سے گھر میں داخل وہی گھر کو حیرانگی سے دیکھنے لگی یہ بے حد خوبصورت اور قیمتی تھا بلکل اسکیطرح

اب میں چلتا ہوں" فیروز جلدی فرار ہونا چاہتا تھا۔۔

وہ انکا روم کہاں ہے" اسنے پوچھا۔ فیروز نے اوپر اشارہ کر دیا۔۔

زیمل نے مسکرا کر سر ہلایا۔۔اور فیروز باہر نکل گیا

باہر کی نسبت یہاں بہت اچھا موسم تھا وہ تو باہر کلفی ہی بن جاتی۔۔۔ گھر دیکھنے میں اسے احساس ہوا سالار کہاں ہے۔۔۔

اسنے سوچا شاید روم میں ہو۔۔۔اب کڑا وقت تھا۔ دل سنبھالتی۔۔۔ وہ اوپر فیروز کے بتائے گئے کمرے میں آگئی

دروازہ کو کھولا تو کمرہ خالی تھا کچھ سانس بحال ہوئی پہلے بھی وہ اسکی موجودگی سے گھبرا اٹھتی تھی اب تو۔۔۔

وہ کانپ رہی تھی وہ جلدی سے اسی کمرے میں آ گئی وہاں سالار ہی سالار تھا۔۔۔ جدھر نظر اٹھتی وہاں وہ تھا۔۔ کہیں مسکراتا کہیں سنجیدہ کہیں رنگوں میں کہیں بلیک اور وائٹ کہیں کسی لڑکی کے ساتھ کہیں آوارڈ لیتے ہوئے۔۔ کہیں کسی کو آوارڈ دیتے ہوئے کہیں سپیچ کرتے ہوئے

کہیں گانا گاتے ہوئے۔۔۔ کہیں کنسرٹ میں۔۔۔ اچھلتے ہوئے۔۔۔

ہر طرف تھا وہ۔۔۔۔

زیمل خود کو بے حد کمزور محسوس کر رہی تھی ساری طاقتیں جواب دے گئیں تھیں۔۔۔

اچانک اسے باہر آہٹ محسوس ہوئی کیا وہ سالار ہو گا

وہ اسے دیکھنے کے لیے بے تاب تھی مگر اسطرح ڈر رہی تھی جیسے۔۔ غلط ٹیسٹ کر کے بچہ اپنی ٹیچر سے خوفزدہ ہوتا ہے۔۔۔

دروازے کے ناب گھومی۔۔۔ وہ اندر داخل ہوا۔۔ سر جھکا ہوا تھا۔۔۔ اور ہاتھ میں کافی کا بھانپ اڑاتا کپ تھا۔۔ پوری توجہ موبائل پر تھی وہ اندر آ گیا۔۔۔ یہ جانے بنا کہ اسکے کمرے میں کوئی اور وجود بھی ہے۔۔۔ اسنے کافی کا کپ ٹیبل پر رکھا اور نگاہ سیدھا زیمل سے جا ملی۔۔۔

وہ وہیں کھڑا رہ گیا۔۔۔۔ زیمل بھی ساکت ہو گئی۔۔۔۔۔

سال بعد

۔۔۔ کتنے دن کتنے گھنٹے کتنے لمحے کتنے منٹ بعد اسے دیکھا تھا۔۔۔

جیسے صدیوں بعد اس سے نگاہ ملی تھی اور اسکی نگاہ نے زیمل کو دیکھا تھا۔۔

زیمل کی آنکھ سے مسلسل آنسو گر رہے تھے جسے وہ کنفیوز سی ہوتی۔۔۔ بار بار صاف کرتی۔۔ ہاتھ پاؤں اسکے کانپ رہے تھے۔۔ سالار نے۔۔۔ ٹیبل پر رکھنے کے بجائے کپ زمین میں پھینک دیا۔۔

چھناکے کی آواز سے کپ۔۔ ٹوٹ گیا فرش صاف ستھرا جو چمک رہا تھا۔۔ گندا ہو گیا۔۔

فیروز" وہ دھاڑا تھا۔۔۔

س۔۔۔الا" زیمل اسکا نام بھی پورا نہیں لے سکی اسقدر سہم گئ تھی وہ

۔۔۔ جبکہ سالار اسے اگنور کرتا

۔۔۔ باہر نکلا۔۔ فیروز کو پکارہ مگر فیروز ہوتا تو اسکے سامنے آتا۔۔۔

وہ دو بار گالیاں دے کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اندر داخل ہوا۔۔

سالار" بھیگے بھیگے لہجے میں زیمل پکارتی اسکے نزدیک جانے لگی۔۔۔

وہی رک جاؤ وہیں۔۔ وہیں رکو۔" وہ اتنے دنوں بعد بولا تھا اس سے بولنے کا انداز ہی بدل گیا تھا۔۔۔

زیمل رک گئ۔۔۔

جسٹ گیٹ آؤٹ" اسنے وہی سے اسے باہر نکلنے کا اشارہ کیا

زیمل نفی میں سر ہلانے لگی۔۔۔

آئ سیڈ گیٹ آؤٹ" وہ واس اٹھا کر زمین پر پٹختے چیخا

وہ واس شکل سے ہی کافی مہنگا لگ رہا تھا۔۔۔

سالار اپنے آپے میں دیکھائی نہیں دے رہا تھا

زیمل نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا اسکا یہ رخ بھی ہے جو اسے دیکھنا ہے ہمیشہ۔۔۔اسے شرارتی انداز میں ہی دیکھا تھا

۔۔۔۔۔

زیمل نے آنسو صاف کیے۔۔۔۔

میں۔۔ نہیں جاوں گی" وہ بولی۔۔۔اور اسکے نزدیک جانے لگی۔۔۔ سالار آگ اگلتی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا

۔۔۔

زیمل یہاں تک کے اس کے بے حد نزدیک آ گئ۔۔۔۔

اور اسکے چہرے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

نہ جانے کیسے۔۔۔وہ ایسا کرنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

مگر پھر بھی زیمل کا ہاتھ اپنے چہرے پر سے جھٹک کر۔۔۔اسنے اسکے منہ پر کھینچ کر تھپڑ دے مارا۔۔۔۔۔

زیمل ایکدم زمین پر جا گیری۔۔۔۔۔

یہ سب غیر ارادی ہوا تھا۔۔۔وہ بلکل ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔وہ اس وقت بے حد بھڑک رہا تھا۔۔اسے اسکے سامنے نہیں ہونا چاہیے تھا یہ تھپڑ فیروز کے منہ پر لگتا تو شاید وہ نارمل ہوتا اسکی کوئ بات سن بھی لیتا۔۔۔

زیمل نے سر اٹھا کر اسکیطرف دیکھا وہ مٹھیاں بھینچتا کھڑا تھا ماتھے کی رگیں تنی ہوئیں تھیں۔۔۔

جبکہ ہاتھ کی رگیں بھی پھول رہی تھی

زیمل کی ناک سے خون نکلنے لگا۔۔اسے لگا اسکا۔۔وہ حصہ سن ہو گیا ہے اسے کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی

اس کان سے جبکہ ناک سے خون بہتا۔۔۔اسکی گال سے ہوتا گردن کیطرف جانے لگا۔۔

وہ سالار کا ہاتھ پکڑ کر دونوں ہاتھوں میں کانپتی اٹھی۔۔۔

وہ چونکہ دو دن سے وہ۔۔۔کچھ ٹھوس غذا نہیں لے رہی تھی اسکا چہرہ دیکھتے دیکھتے۔۔اسنے ایک سسکی بھری تھی

۔۔اور وہ جھول کر۔۔۔نیچے گرتی کہ سالار نے جلدی سے اسے پکڑ لیا

زیمل کی آنکھیں بند ہو گئی تھیں

زیمل" وہ بولا۔۔اسکا گال تھپتھپایا۔۔۔۔

مگر وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔

وہ مزید غصے سے آگ بگولہ ہوا مگر یہ غصہ فیروز پر تھا

اسکی آنکھ کھلی تو۔۔۔تھکی تھکی سی آنکھوں میں ایکدم سالار کے لیے تلاش شروع ہو گئی۔۔

اسنے سر گھما کر دیکھا اسکے ہاتھ پر ڈریپ لگی تھی۔۔۔

مگر پورے کمرے میں کوئی نہیں تھا۔۔۔۔

اسنے اٹھنے کی کوشش کی۔۔۔

اور اٹھ کر بیٹھ گئ۔۔۔

کمرے کو اب غور سے دیکھا تھا۔۔ کمرہ بے حد خوبصورت تھا

مگر وہ تو تب خوبصورت لگتا جب اس کمرے کا مالک اس سے راضی ہو جاتا۔۔۔

تبھی دروازہ بجا

۔۔اسے لگا وہ آگیا۔۔بے تابی سے آنکھوں کو دروازے پر لگا دیا۔۔اس بھری آنکھیں۔۔۔

مگر دروازہ کھلا تو کوئ ملازمہ تھی۔۔ہاں اسکا یونیفارم تھا جس سے پتہ چل رہا تھا وہ ملازمہ ہے ورنہ وہ بہت پیاری تھی

زیمل نے اسے کن انکھیوں سے دیکھا

جب وہ آئ تھی تب تو یہاں کوئ نہیں تھا پھر یہ اچانک کہاں سے آئ

وہ اس لڑکی کو غور سے دیکھنے لگی جو کہ مختلف کھانوں سے سجی ٹرالی گھسیٹ کر اندر آ گئ۔۔۔۔

اسنے مسکرا کر زیمل کو گریٹ کیا۔۔۔

زیمل ایک پل کو ساکت رہ گئ وہ واقعی بہت خوبصورت تھی اگر تو وہ سالار کی ملازمہ تھی۔۔۔تو مان جانے کے بعد اس بات پر جنگ ہونے والی تھی۔۔۔

وہ لڑکی اسکے آگے ایک چھوٹی سی سنگل ٹیبل ٹائپ سٹول رکھ چکی تھی۔۔جو گرے کلر کا بہت خوبصورت تھا۔۔۔

سر کہہ کر گئے تھے آپ کو کھانا کھلا دوں ویسے تو میں یہاں نہیں آتی۔۔۔۔۔ مگر جب جب۔۔۔کوئ خاص مہمان آتا ہے تب سر بلا لیتے ہیں "

کون خاص مہمان" وہ ایک دم بولی

لڑکی نے اسکی بے تابی پر حیرانگی سے دیکھا

جیسے اولیویا میم خاص کر جب وہ آتی ہیں تب سر مجھے بلا لیتے ہیں۔۔۔ مگر سر یہاں نہیں ہوتے۔۔ وہ اکثر سر سے

بحث کرتی ہیں۔۔ کہ جب وہ آتی ہیں تو سر۔۔ کا کام بڑھ۔ جاتا ہے بس یہ ہی خیر آپ کیوں پوچھ رہی ہیں" وہ اسکی

پلیٹ میں کھانا نکالتی بولی۔۔

کیونکہ میں اسی سر کی بیوی ہوں" غصے سے۔۔۔ سرخ ہوتی وہ بولی۔۔

جی" وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔۔ گویا شاکڈ ہو گئی۔۔

زیمل البتہ مطمئین سی دیکھی تھی

جی ہاں۔۔ اور تقریباً دو سال سے شادی شدہ ہیں وہ۔۔ اور میں ہی انکی بیوی ہوں" وہ جتا گئی۔۔۔

جبکہ وہ لڑکی سر ہلا گئی۔۔۔

یہ اولیویا کون ہے" زیمل نے کھانا دیکھے بنا۔۔ پوچھا۔۔۔

کوئی نہیں میم" وہ لڑکی سنبھل گئی۔۔

سچ بتاؤ مجھے" وہ بضد ہوئی۔۔۔

وہ ایکچلی۔۔۔ یہ بات آپ سر سے پوچھ لیجیے گا" اس لڑکی نے صاف انکار کیا اور زیمل اسکو گھور کر رہ گئی۔۔۔

مجھے نہیں کھانا" اسنے کہا۔۔

میم آپکی ڈریپ بھی ختم ہو گئ ہے میں یہ ہٹا دیتی ہوں پھر آپ کھانا کھالیں" وہ بولی

نہیں پہلے سالار کو بلا دو پلیز" وہ اداسی سے بولی۔۔۔

تو وہ لڑکی مسکرا دی

میم سر باہر گئے ہیں ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی وہ آتے ہوں گے" وہ کہہ کر اسکی ڈریپ اترانے لگی۔۔۔۔

زیمل نے سر ہلا دیا۔۔۔۔

اسنے اسکو فرسٹ ایڈ کیا

اب آپ کچھ کھالیں" وہ بولی۔۔۔تو زیمل نے سر نفی میں ہلا دیا۔۔۔۔

میں انھیں کے ساتھ کھاؤ گی" زیمل نے جیسے طے کر لیا تھا۔۔۔

اس لڑکی نے زیادہ فورس نہیں کیا۔۔۔۔

اور اسکے پاس سے جانے لگی۔۔۔۔۔۔

پلیز بتا دو اولیویا کون ہے" زیمل کے دماغ میں ایک ہی بات ٹھر گئ تھی۔۔۔

وہ لڑکی چپ ہو گئ۔۔۔۔

آپ نیٹ پر سرچ کر لیں "

زیمل کو اب غصہ آنے لگا۔۔

میں انکی بیوی ہوں اور میں آرڈر دے رہی ہوں تم مجھے سب بتاؤ" وہ غصے سے ہی۔۔ سردی الگ رہی تھی۔۔۔

اوپر سے یہ لڑکی جلا رہی تھی جبکہ کھانا دیکھا کر تو بھوک نے بھی انگڑائی لے لی تھی۔۔

اولیویا۔۔۔ میم سے جلد ہی سر شادی کرنے والے ہیں۔۔۔

میں نہیں جانتی اب۔۔۔ کیوں یا کیسے بس اتنا جانتی ہوں میم نے۔۔ خود سر کو پرپوز کیا تھا اور سر نے ایکسیپٹ کر لیا تھا

"

زیمل پر بجلیاں گیرا کر وہ۔۔ آرام سسے کھڑی ہو گئ۔۔۔

زیمل کا دماغ آگ بگولہ سا ہو گیا۔۔۔

میں تمھارے سر کا دماغ سیٹ کر دوں گی اچھے سے"۔ وہ بھڑک کر بولی۔۔۔۔۔

جبکہ وہ لڑکی باہر چلی گئ۔۔۔۔۔

زیمل پیچھے تپ رہی تھی۔۔۔۔ کیسے وہ کسی بھی آنگریزی سے شادی کر سکتا تھا۔۔۔ یہ کیا طریقہ تھا بھلہ۔۔۔۔۔

ہاں اس سے غلطی ہوئی تھی اور وہ بہت غلطیاں کر دیتی تھی مگر کسی اور سے شادی۔۔۔ تو نہیں کرنی چاہیئے تھی

۔۔۔

اسکی آنکھیں بھیگ گئی وہ اسکی منتظر تھی اپنے اوپر سے بلنکیٹ اتار کر اسنے ایک طرف رکھا۔۔۔۔

اور جلتی بھنتی اٹھی۔۔

جبکہ جاتے جاتے نظر تکیے پر گئ۔۔۔

سالار "اسنے تکیے کو زور زور سے مکے مارے۔۔۔۔۔

میں کسی اور کا نہیں ہونے دوں گی آپ کو" وہ گھور کر تکیے کو بولی۔۔اور۔۔ تکیہ وہیں پھینک کر نیچے آ گئ

نیچے کوئ نہیں تھا سوائے اس لڑکی کے جو کچن میں کچھ کر رہی تھی۔۔

کتنی بار آئ ہیں وہ یہاں اور سالار کہاں ہوتے تھے "

وہ جیلس بیویوں کی طرح سوال کر رہی تھی۔۔

جی بہت بار۔۔۔اور اس بار چار مہینے سے نہیں آئیں۔۔مجھے سر نے آج چار ماہ بعد کال کی تھی۔۔ورنہ۔۔۔ چھ

سات مہینے تو۔۔۔وہ۔۔۔ تقریبا۔۔۔ہی یہیں ہوتی تھی۔۔۔

زیمل نے گھیرہ سانس بھرا یہ سب جان کر بہت مشکل تھا۔۔

سالار بھی اسکے ساتھ ہوتے تھے" وہ چبھتی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

جی نہیں جب وہ ہوتی تھی تو فیروز سر بھی یہیں روکتے تھے اور میں بھی۔۔۔

اور سر تو زیادہ تر اپنے روم میں یہ کام میں ہوتے تھے۔

ہاں سر نے جب فلم بنائی تھی انکے ساتھ تب۔۔۔انکے ساتھ بھی ہوتے تھے زیادہ تر سیٹ پر۔۔۔گھر نہیں آتے تھے تب "

ہمم ٹھیک "وہ غصے سے بولی۔۔اور صوفے پر بیٹھ گئ۔۔۔

کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد جب وہ لڑکی بھی نہیں گی تو۔۔۔

زیمل نے اسکیطرف دیکھا۔۔۔

تم نے کب جانا ہے "

جی میم میں جا رہی ہوں۔۔۔

وہ لڑکی اپنی ہنسی روک کر۔۔۔اپنا سامان سمیٹ کر اٹھ گئ۔۔۔۔

ویسے تمھیں لگتا نہیں تھا اردو آتی ہو گی" زیمل نے کہا تو وہ مسکرا دی۔۔

سر نے ہی سکھائ تھی۔۔۔

زیمل ایکدم جھٹکے سے مڑی جبکہ وہ لڑکی دروازہ کھول کر باہر نکل گئ۔۔

اس وقت وہ سہی معنوں میں جل کر راخ ہو چکی تھی۔۔۔

وہ سال بھر اذیت کا شکار رہی اور یہاں۔۔ گلچھرے اڑا رہے تھے۔۔۔۔

اسنے۔۔۔منہ بسور لیا۔۔۔۔

کچھ دیر مزید وہ یوں ہی گھر دیکھتی انتظار کرتی رہی مگر سالار واپس نہیں آیا اسنے گلاس وال سے باہر دیکھا۔۔۔

سرد رات اتر آئ تھی۔۔۔۔

وہ اپنا اور سالار کا نام دھند زدہ شیشے پر لکھ کر مسکرائی۔۔

تبھی پیچھے سے۔۔۔دروازہ کھلا اور وہ ہاتھ رگڑتا اندر داخل ہوا۔۔۔۔

زیمل فورا مڑی تھی۔۔ سالار اسے دیکھ چکا تھا۔۔ اسنے نظر پھیر لی اوور کوٹ اتارا بالوں میں ہاتھ پھیرہ اور۔۔۔ ہیٹر تیز کر دیا

باہر اتنی سردی تھی اسے لگا وہ کلفی بن جائے گا۔۔۔ تبھی اسنے ایسا کیا اور اوپن کچن میں آگیا

جہاں اسنے باولز کھول کر دیکھے کچھ کھانے کے لیے۔۔۔ زیمل اسکے نزدیک آگئی۔۔۔۔۔

سالار۔۔ خود سے۔۔۔ کافی بنا رہا تھا۔۔۔

تم نے کچھ کھایا ہے" وہ بولا۔۔۔

زیمل کا دل ایک دم ڈوب کر ابھرا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اسے بلکل امید نہیں تھی وہ بولے گا اس سے۔۔۔۔

سالار نے مڑ کر اسکیطرف دیکھا۔۔۔۔۔ وہ آنکھیں کھولے

۔۔ بنا حرکت کے کھڑی تھی۔۔۔۔

آنکھوں میں صاف واضح تھا کہ اسے امید نہیں تھی اسکے بولنے کی۔۔۔ سالار نے دوسرا کپ بھی اٹھایا اور اسکے لیے چاکلیٹ کافی بنانے لگا۔۔۔۔۔

تمھیں فیور تھا۔۔۔۔" وہ پھر سے بولا۔۔۔۔

زیمل کی آنکھیں ڈبڈبا گئی۔۔۔۔۔۔

مگر بولنے کی سکت نہیں رہی۔۔۔۔

سالار نے اپنے لیے۔۔۔ کافی بنا کر اسکے لیے بنائ اور کپ اسکے آگے رکھ دیا۔۔۔۔

پی لو۔۔۔ سردی نہیں لگے گی" اسنے کہا اور اپنا کپ لے کر

وہ اوپن ہال میں رکھے بڑے سارے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

جھک کر اپنی سوکس اتاری۔۔۔۔

اور ایل سی ڈی چلالی۔۔۔

وہاں اسکی مووی کی ریٹنگ۔۔۔ دیکھ رہی تھی جسے وہ مصروف سے انداز میں دیکھ رہا تھا اور مختلف دوسری چیزوں کو بھی

زیمل نے سر جھکا لیا۔۔ جو وہ سمجھی تھی ویسا کچھ نہیں تھا۔۔۔۔ زیمل خود میں ہمت نہیں پاتی اس تک جانے کی جبکہ پہلے وہ ارادہ کر چکی تھی کہ۔۔۔ وہ اس سے لڑے گی مگر۔۔ اب ساری ہمتیں ختم ہو گئیں تھیں

وہ ہمت باندھی اس تک پہنچی۔۔۔۔ اور اسکے پاس بیٹھ گئ۔۔

سالار کی نشست میں کوئ فرق نہیں آیا البتہ اسکا کپ اسکے ہاتھ میں نہیں تھا۔۔۔۔

اسنے ترچھی نظر سے ایک منٹ کے لیے زیمل کو دیکھا جو اس سے کچھ کہنے کے لیے بہت محنت کر رہی تھی۔۔۔۔۔

تم نے کافی نہیں پینی" اسنے پھر سے سوال کیا بے تاثر چہرہ تھا۔۔۔

یہ والی پینی ہے" وہ بولی سالار نے اپنا کپ دیکھا۔۔۔

اور کپ اسکے ہاتھ میں دے دیا۔۔۔

زیمل ایکدم آنکھیں پلکیں جھپک جھپک کر اسکیطرف دیکھنے لگی

پیو" وہ سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

زیمل نے کالی سیہ کافی دیکھی اسکی کافی میں تو کافی ساری چاکلیٹ تھی۔۔۔

مگر اس میں تو صرف کالا پانی۔۔۔

پیو" اسنے پھر سے کہا۔۔

زیمل نے سر ہلایا اور گرم گرم کافی کے مگ کو لبوں سے لگایا۔۔۔

اسکی خوشبو بھی کڑوی تھی۔۔ وہ حلق میں سانس اتارتی آنکھیں زور سے بند کر کے۔۔۔اس کافی کا گھونٹ بھر گئ

۔۔۔

اور اگلا لمحہ۔۔۔

حیران کن تھا۔۔۔ابھی اسنے گھونٹ۔۔۔ حلق میں اتارا نہیں تھا ساری زبان کڑوی ہو گئ تھی۔۔۔

سالار نے اسکے بالوں میں ہاتھ سختی سے حائل کیا۔۔۔اور مٹھی میں اسکے بال جکڑ کر اسکے چہرے پر جھکا۔۔۔

زیمل اسکے لمس پر ایکدم آنکھیں کھول گئ۔۔۔۔

جبکہ سالار اپنا کام۔۔۔۔ کر چکا تھا۔۔۔

زیمل کے منہ میں کافی نہیں رہی تھی۔۔۔۔سالار نے اسے جھٹکے سے دور کر دیا۔۔

جو کام نہیں کر سکتی اسے کرنے کی کوشش بھی نہ کرو" اسنے کہا

اور سرد لہجے میں کہتا۔۔۔۔ وہاں سے اٹھ گیا۔۔۔۔

جبکہ اپنا کپ بھی ہاتھ میں لے لیا۔۔۔

زیمل تو اسکے لمس پر۔۔۔ اپنے دل کی بے ترتیب دھڑکنوں میں ہی الجھی ہوئی تھی۔۔

سالار" وہ ایکدم اسے پکار گئی۔۔

سالار رک گیا۔۔۔۔

خاموش نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

زیمل کو سمجھ نہیں آیا کیسے اسے کہے کہ وہ اسے معاف کردے

وہ کچھ نہیں بول پائی تھی مگر سالار نے بس چند لمحے انتظار کیا۔۔اور پلٹ گیا۔۔۔

زیمل کو خود پر غصہ آیا۔۔۔ تھا۔۔۔ وہ اوپر چلا گیا تھا جبکہ وہ اس اتنے بڑے گھر میں اکیلی کھڑی رہ گئی۔۔۔

جبکہ جیسے ہی وہ۔۔ کمرے میں داخل ہو گیا پیچھے سے سارے گھر کی لائٹس آف ہو گئیں۔۔

زیمل اندھیرے میں پریشان ہوتی خوف زدہ سی اوپر بھاگی تھی۔۔۔

اور سیدھا کمرے میں گھس گئی۔۔۔

یہ سب بہت مشکل تھا وہ جانتا تھا وہ۔۔ کچھ نہیں کر پائے گی پھر بھی وہ ایسے بن گیا تھا۔۔ غلطی بھی تو اسکی اپنی تھی اور کرنا بھی اسے کچھ نہیں آرہا تھا اسے رونا آنے لگا اوپر آکر بھی وہ۔۔ ایل سی ڈی کو دیکھنے میں مگن ہو گیا تھا۔ مگر۔۔۔

ڈریس بھی چینج کر چکا تھا۔۔۔

کھانا نہیں کھایا تم نے" وہ اسکی جانب دیکھنے لگا۔۔

زیمل نے زور سے سر ہلا دیا نفی میں۔۔

سالار نے ایک نظر اسکی پریشان حال گھبرائے ہوئے صورت دیکھی۔۔۔۔

اسکے گال پر سالار کی انگلیوں کا نشان تھا۔۔۔اور یہ ہی بات اسکو تکلیف دے رہی تھی۔۔ تبھی وہ اس سے بول پڑا تھا

۔۔۔

کھانا کھا لو" وہ نرمی سے بولا۔۔۔

نہیں کھانا" وہ رو دی۔۔۔۔

سالار اسکے بعد کچھ نہیں بولا۔۔۔۔۔

بیڈ پر لیٹ کر وہ آرام سے ٹی وی دیکھنے لگا۔۔۔۔

زیمل اسکی سرد مہری پر۔۔۔۔

یوں ہی روتی رہی وہ اسکی سسکیوں کی آواز سن رہا تھا۔۔۔۔

مگر پھر بھی کچھ۔ نہیں بولا تھا۔۔۔۔

اور لائٹ بھی بند کر دی تھی۔

ایل سی ڈی کی روشنی تھی صرف روم میں۔۔

آج اسنے اندھیرے پر اسکے گھبرانے پر یہ بھی نہیں کہا تھا کہ۔۔۔میں ہوں ادھر "

زیمل اس سے فاصلے پر تھی وہ بیٹھے بیٹھے ہی اسے دیکھتے دیکھتے ہی سو گئ

اسکی بھاری سانسوں کی آواز سن کر۔۔۔۔۔ سالار نے بیڈ کے ایکطرف ڈھیر بنی زیمل کو دیکھا۔۔اور لائٹ اون کی

۔۔۔

کمبل اپنے اوپر سے ہٹا کر اسنے۔۔زیمل کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا۔۔۔

وہ اسکیطرف آ گئ۔۔۔

نیند میں حساس بھی نہ کر سکی کہ وہ اب اسکے پاس ہے۔۔۔ سالار نے ڈھنڈ کی وجہ سے اسپر کمبل پورا کیا۔۔ مگر وہ اب بھی سکڑی سیمٹی ہوئ تھی اپنی ٹانگیں اور ہاتھ جوڑے ہوئے تھے۔۔۔

سالار نے پہلے اسکے ہاتھ کھولے اور پھر ٹانگیں۔۔۔

اور اپنے بازؤں میں اسے بھر لیا۔۔۔

جب کے نظریں خاموش تھیں زبان خاموش تھی۔۔۔۔

اسنے اسکا سر اپنے بازو پر رکھ لیا۔۔۔

زیمل جیسے اس میں سما گئ۔۔۔

سالار اسکے نیلے ہوئے گال کو دیکھنے لگا۔۔۔

اسکے گال پر اسنے اپنی انگلی کی پور رکھی۔۔ تھی اور اس کو سہلانے لگا۔۔

ایم سوری "بس اتنا کہا تھا۔۔اسنے

اور آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔

زیمل جو جاگ رہی تھی اسنے یہ سب۔۔ خود سے محسوس کیا۔۔۔۔ تھا جو سالار نے اسکے ساتھ کیا اور جب اسنے سوری کہا زیمل کا مقام ایسا تھا کہ وہ شرمندگی سے کہیں گڑ جائے۔

یہ تھپڑ ہاں اسے جسمانی تکلیف سے زیادہ دلی تکلیف دے گیا تھا۔۔

اسنے سب کی مار کھائی تھی اور اب اضافہ سالار کے نام کا بھی ہو گیا تھا

اور اسنے اس بات کو اہمیت بھی نہیں دی۔۔۔۔

کہ شاید وہ ڈیزرو کرتی تھی۔۔۔۔۔

مگر یہ مار پیٹ تو بچپن سے ہی سہتی آئ تھی۔۔۔۔

اور اس وقت جب اسنے اسکے گال پر لمس چھوڑتے ہوئے۔۔۔ ایم سوری کہا۔۔

زیمل نے اپنے آنسوؤں سسکیوں کو۔۔ حلق میں ہی اتار لیا۔۔۔۔

کہ کہیں وہ محسوس نہ کر لے۔۔ وہ بہت نرم دل انسان تھا

حساس۔۔۔۔ نہ جانے اتنے عرصے اپنے رشتوں سے دور کیسے گزارے۔۔۔ تھے اسنے اور وہ ایک معذرت نہیں کر پائے تھی اب تک اس سے۔۔۔

انھیں سوچوں میں گم وہ بھی جلد ہی سو گئ تھی۔۔۔۔

وہ صبح اٹھی تو۔۔۔سالار اسکے پاس نہیں تھا وہ جلدی سے اٹھ کر نیچے جانے لگی کہ خود کو شیشے میں دیکھا۔۔۔

اسنے واشروم کو ایک نظر دیکھا پھر خیال آیا کہ اسکے پاس تو کپڑے نہیں تھے۔۔

وہ ایکدم مسکرائ اور جلدی سے وراڈروپ میں داخل ہوئی۔۔۔

کتنی خوبصورت تھی اسکی وارڈروپ اور اس میں سے۔۔اسنے۔۔۔

سالار کی شرٹ اور پینٹ کھینچی۔۔۔۔اور لے کر واشروم میں چلی گئ

گرم پانی سے شاور لے کر اسنے وہ کپڑے پہنے وہ خوش تھی بہت۔۔۔

اسکے کپڑے اچھے لگ رہے تھے۔۔۔

مگر جب وہ باہر آئ۔۔۔ تو اسے محسوس ہوا کہ بے حد سردی ہے اور اسنے شاور لے کر۔۔۔۔بہت غلط کر لیا تھا۔۔۔

وہ ہاتھ رگڑتی جلدی سے نیچے آئ۔۔۔۔

اور سالار کو ڈھونڈنے لگی۔۔۔۔ مگر وہ تو پورے گھر میں نہیں تھا۔۔

وہ اداس ہو گئ مگر سوچ چکی تھی کہ وہ اب منا لے گی اسکو۔۔۔اسنے کیبنیٹ پر رکھے۔۔۔اپنے ناشتے کیطرف دیکھا اور وہ مسکرا دی۔۔۔

اسے بھوک بہت تھی اسنے ناشتہ کیا اور فریج کھول کر۔۔۔اور بھی سامان کھایا۔

اور تھوڑی دیر بعد اسے یاد آیا کہ وہ تو موبائل لے کر آئ تھی۔۔اور گھر والے۔۔۔اسکی کال کا ویٹ کر رہے ہوں گے۔۔۔

وہ جلدی سے اپنا سامان دیکھنے لگی۔۔

اسکا سامان کہاں تھا۔۔۔۔

وہ اپنی شرارت پر مسکرادی۔۔۔۔۔

کہ اسنے کتنی معصومیت سے سوچ لیا تھا اسکے پاس کپڑے نہیں۔۔۔

مگر وہ خوش تھی اسکے کپڑوں میں۔۔۔۔

تبھی یوں ہی پہنے وہ۔۔۔اپنے بیگز جو کہ ایک سائیڈ پر کل سے یوں ہی رکھے تھے۔۔۔

کھولے اسنے بیگز تو اپنا سیل فون نکالا۔۔۔

اور اسے اون کیا۔۔۔۔

زین نے اسے سیم ڈلوادی تھی۔۔۔۔۔

تبھی سب کو اسکا نمبر پتہ تھا اور۔۔۔۔آسانی بھی ہو گئ تھی اسنے۔۔فون اون کیا تو۔۔۔۔کال آرہی تھی۔۔

اسنے جلدی سے پیک کرلی۔۔۔۔

دوسری طرف نین تھی۔۔۔

لڑکی تم تو جا کر بھول بھال گئ ہو" وہ خفگی سے بولی۔۔

سب یہاں۔۔۔۔تمھیں فون کرتے رہے اور تم فون بند کر کے موج مستیاں کرنے لگی" وہ معنی خیزی سے ہنسی

۔۔۔۔

زیمل نے اداسی سے منہ بسور لیا ایک معافی تو مانگ نہیں سکی تھی وہ۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔ سالار زیادہ غصے میں ہے کیا "

بھابھی مجھے سمجھ نہیں آتا میں کیسے سوری کروں انھیں "وہ بولی۔۔۔

جبکہ نین کو غصہ آگیا۔۔

یار تم کس قدر احمق لڑکی ہو "وہ غصے سے بولی۔۔۔

زیمل آنکھیں جھکا گئ۔۔۔

تمھارا شوہر ناراض ہے تم سے زیمل تم نے اسکی دل جوئ نہیں کی اب تک "نین کو حیرانگی ہوئ اس لڑکی پر یہ تو وہ ڈرپھوک تھی ضرورت سے زیادہ۔۔ یہ بیوقوف۔۔۔۔۔

میں "زیمل کچھ نہیں پائی۔۔۔۔

بس بہت ہو گیا۔۔۔ یہ تو شکر ہے اس وقت سب سو رہے ہیں کسی نے تمھیں کال نہیں کی اب تم میری بات سنو ۔۔۔اور جو میں کہو گی تم وہ کرو گی ورنہ تم۔۔۔۔ تم بس ٹھیک ہے پھر۔۔۔ ہم سب کا تم سے کوئ واسطہ نہیں "

وہ بولی دھمکیانہ انداز تھا۔۔۔۔

وہ اپنے کونسرٹ کی تیاری میں مشغول تھا۔۔۔۔

کافی بڑا کانسرٹ تھا اور کافی پیسہ لگا ہوا تھا۔۔۔

وہ اپنی پریکٹس کر رہا تھا۔۔۔

جبکہ اسکے میکپ ارٹیسٹ اسکے کیمرہ مین۔۔۔اسکے باقی سب وارکز بھی ساتھ تھی تبھی اولیویا۔۔روم میں داخل ہوئ۔۔۔

کیسے ہو" وہ انگلش میں بولی تھی۔۔۔

ایم فائین تم کافی لیٹ ہو" وہ بولا۔۔ناگواری سے۔۔

ایکچلی میں زرا شوپینگ کرنے گئ تھی۔۔۔۔اوکے ناراض مت ہو میں جانتی ہو تمھیں انتظار کی عادت نہیں۔۔۔۔"

وہ بولی اور اسکا گال تھپتھپایا۔۔۔سالار نے اپنا چہرہ موڑ لیا اور اپنے سینگر کیطرف دیکھا۔۔جو اسے۔۔۔

لیرکس دیکھا رہا تھا۔۔۔۔

اسکا بینڈ۔۔۔۔بھی موجود تھا۔۔۔۔اولیویا بھی کام کی جانب متوجہ ہوئ اور وہ سب تادیر۔۔۔۔۔

وہاں پریکٹیس کرتے رہے۔۔

انکی پریکٹیس کے دوران۔۔۔ڈائریکٹرز بھی آئے تھے۔۔۔

وہ کافی تھک کر واپس لوٹ تھا۔۔۔۔

ایک نظر۔۔پورے گھر کیطرف دیکھا۔۔۔۔

وہ کہیں نظر نہیں آئ۔۔۔

اسنے معمول کیطرح کافی پی۔۔۔

فیروز بھی اندر داخل ہوا

سر ایم سوری پلیز۔۔"وہ بلآخر زچ ہو کر بولا آج پورے دن سے سالار اسے اگنور کر رہا تھا۔۔۔۔

جیسٹ لیو"سالار بولا۔۔۔۔۔غصے سے

اچھا ٹھیک ہے آپ مار لیں۔ "

کیوں میں جنگلی ہوں"وہ گھور کر بولا

تو کم از کم بولیں تو سہی یار"وہ بولا۔۔۔۔

میرا موڈ نہیں تمھاری شکل بھی دیکھنے کا۔۔اور ہاں اولیویا کو دور رکھنا کبھی منہ اٹھا کر یہاں آ جائے"اسنے حکم دیا

۔۔۔

اوکے"وہ بولا۔۔۔

جاؤ اب"سالار نے کہا

مگر "

یار کیا آدمی ہے تو پیچھے پڑا ہوا ہے صبح سے۔۔۔"وہ زچ ہو کر چلایا۔ تو فیروز کو کچھ تسلی ہوئی

اوکے اوکے جا رہا ہوں "

ہاں دفع ہو جاؤ"وہ بولا تو وہ باہر نکل گیا۔۔جبکہ۔۔۔سالار کافی کا کپ ہاتھ میں لے کر اوپر آ گیا۔۔۔

روم کا دروازہ کھولا۔۔۔۔تو کمرے میں اندھیرا تھا ایکدم وہ گھبرا گیا

وہ تو اندھیرے میں کبھی نہیں رہ سکتی تھی۔۔۔

اگر وہ روم میں بھی نہیں تھی تو کہاں تھی۔۔

کافی کا کپ وہیں چھوڑ کر اسنے ایکدم لائٹس اون کی

زیمل "وہ پریشانی سے بولا۔۔۔

تو زیمل کو سامنے کھڑا دیکھا۔۔۔

ایک لمحے کے لیے دنگ رہ گیا۔۔۔۔

سرخ پاؤں تک آتے فراق میں۔۔۔اپنے خوبصورت حسن کو۔۔۔مزید دو آتشاں کیے۔۔۔وہ بیڈ کے پاس کھڑی تھی۔۔۔

جبکہ ہاتھوں پر مہندی بھی لگی تھی۔۔۔

لمبے سیاہ بال کھلے ہوئے تھے۔۔۔چہرے کے نقوش کو میکپ سے سجا سنوار کر اور بھی دلکش بنالیا تھا۔۔

وہ سانس روکے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

زیمل اسکے نزدیک آنے لگی۔۔

نظریں جھکی ہوئیں تھیں۔۔۔مگر پھر بھی وہ چلتی ہوئی اسکے پاس آرہی تھی۔۔۔

دوپٹہ بیڈ پر رکھا ہوا تھا۔۔۔

جبکہ انگلیوں کو کنفیوز ہو کر وہ چٹخا رہی تھی وہ عین اسکے سامنے آ کھڑی ہوئی۔۔۔

سالار اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں سکا تھاہاں وہ اتنی حسین لگ رہی تھی۔۔

اور انتہا تو تب ہوئی۔۔۔جب اسنے اسکیطرف پشت کی۔۔۔اور اپنے ریشمی بالوں کو اپنے ہاتھوں سے گردن پر سے ہٹایا۔۔۔۔

گردن پر بلیک پین سے بڑا سارا سوری لکھا تھا۔۔۔۔

اسکی سفید ملائ جیسی رنگت پر۔۔۔یہ لفظ لکھے سالار کی دل کی دھڑکنیں۔۔۔۔

بڑھا گئے۔۔۔

اسنے معصومیت سے بت بنے سالار کو دیکھا تھا۔۔۔

سالار کے چہرے پر غصے کی لہریں اٹھیں۔۔۔

آج اسکی بس ہو گئ تھی اس بکری نے خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماری تھی

اسنے دروازہ دھاڑ سے بند کیا اور زیمل کو ایکدم دیوار کیطرف دھکیل کر۔۔۔

دیوار سے پین کر دیا۔۔

زیمل نے ایکدم لبوں کو دانتوں تلے دبالیا۔۔۔

بہت زور سے اسکی کمر دیوار سے ٹکرائی تھی۔۔۔

کس نے سکھایا ہے یہ سب تمھیں" وہ اسکے چہرے پر آئے بالوں کو۔۔۔اپنے انگلی کی حرکت سے پیچھے کرتا۔۔۔

اسکے چہرے کے بے حد نزدیک ہوتا بول اٹھا یہاں تک کے۔۔۔اسکی سانسیں زیمل کے چہرے سے ٹکرانے لگی

۔۔۔۔

آپ مجھے معاف کر دیں۔۔۔میں آپکا ہاتھ نہیں چھوڑنا چاہتی تھی۔۔۔

وہ دکھ بہت بڑا تھا میں جانتی ہوں۔۔مگر یہ چاہتی تھی آپ اپنوں کے بیچ میں رہیں۔۔۔۔"

اچھا تو تمھیں اندازا تھا کہ میرا دکھ بہت بڑا ہے" اسے دیوار سے۔۔دور دھکیلتا وہ اسکی کلائی موڑتا سختی سے بولا۔۔۔

زیمل کے سارے بال اس جھٹکے سے آگے آگئے۔۔۔۔

س۔۔سالار" وہ ہاتھ میں اٹھنے والی درد سے ایکدم پریشان سی ہو گئ۔۔۔۔

بتاؤ مجھے۔۔۔۔تمھیں پتہ تھا میرے دل پر کیا گزری۔۔۔۔اور تم نے کتنی آرام سے میرے ہاتھ سے ہاتھ نکال لیا"

وہ اسکی پشت پر فراق کی بند گی ڈوریوں کو ایک جھٹکے سے کھول گیا۔۔۔۔

ریشمی فراق اسکے شانوں۔۔۔۔پر پھسلنے لگا۔۔۔

نہیں میں جانتی تھی آپکو اپنوں کے ساتھ رہ کر ہی خوشی ملتی ہے میں بس اتنا چاہتی تھی۔۔۔کہ آپ ادھر ہی رہیں

"

کیوں رہوں میں ادھر" وہ اسکی گردن میں ہاتھ ڈالتا پوچھنے لگا۔۔۔۔

وہ سب آپکو بہت مس کرتے ہیں سالار"

اس وقت تمھاری اور میری بات ہو رہی ہے" وہ اسکے کان کے قریب جھکتا۔۔۔۔۔بولا۔۔۔

زیمل نے تھوک نگلا۔۔۔۔

مجھ سے غلطی ہو گئی۔۔۔ میں نے آپ کو بہت یاد کیا۔۔۔

آپ جانتے ہیں نہ" وہ اسکے چہرے پر ہاتھ رکھنے لگی۔۔

ڈونٹ ٹچ می" اسنے ہاتھ جھٹک دیا۔۔۔

اور اسکے دونوں ہاتھوں کو جکڑ کر۔۔۔ اسی کے دوپٹے سے باندھ دیے۔۔۔

آپ جو سزا دیں گے قبول ہے" وہ اپنے آپ کو ہر سزا کے لیے تیار کرتی اسکی نظروں کو اپنے شانوں پر پھسلتی دیکھتی پھولتی سانسوں کو۔۔۔ قابو میں کرتی بولی۔۔۔

سالار اسے خاموش نظروں سے دیکھتا رہا۔۔۔۔

زیمل نے بھی نگاہیں اٹھالیں شرمندہ شرمندہ سی نظریں۔۔۔۔

تمھیں معاف کر کے مجھے کیا فائدہ ہو گا تم ایک بے حس لڑکی ہو تمھیں اچھا لگتا ہے میری انسلٹ کر کے۔۔۔" اسکے ہاتھوں کی بے باک حرکت پر زیمل نے مٹھیاں بھینچ لیں۔۔

ا۔۔ ایسا نہیں ہے۔۔۔ میں میں اپنے لیے پر بہت شرمندہ ہوں" وہ نم آنکھوں سے بولی۔۔۔

میں تمھاری جان پر بنا دوں گا مت وہ سب کہو جو سہہ نہ سکو" اسکے چہرے کو ہاتھ میں جکڑتا۔۔ سختی سے بولا۔۔۔

م۔۔ مجھے سب قبول ہے۔۔" وہ بھی بولی۔۔۔

مجھے اب صرف آپ چاہیے ہو سالار۔۔۔میں میں نے بہت وقت گزار دیا اپنی بیوقوفی سے" وہ بولی آنکھیں۔۔۔۔ بھیگی۔۔۔۔۔

اچھا تو تمھیں بھی احساس ہے۔۔۔" وہ غصے سے بولتا اسکے گال پر۔۔کاٹ گیا۔۔۔
زیمل نے اسکی ہر سزا قبول کر لی تھی

سالار کی آنکھوں میں اسکی اداؤں سے۔۔خمار اترنے لگا۔۔اسکا نشہ سا بھر رہا تھا سالار کے وجود میں اسکے ہاتھوں کی حدت سے۔۔زیمل نے حلق میں سانس اتارا۔۔۔
جبکہ سالار نے اسکی بند آنکھوں کو چاہت سے دیکھا تھا

--

میں معاف نہیں کروں گا۔۔۔" اسنے اسکی پشت پر لکھا سوری چھوا۔۔۔۔
زیمل نے مٹھیاں۔ سختی سے بھینچ لیں۔۔۔
پلیز۔۔۔۔میں دوبارہ کبھی آپکا ہاتھ نہیں چھوڑوں گی" وہ۔۔۔اپنی بات کا یقین دلانے لگی اسے کیا خبر تھی وہ کس طرح۔۔۔سے۔۔اسکی بے پناہ جھلسا دینے والی قربت کو سہہ رہی تھی۔۔۔
اور آج اسکو اسکا حق دے دینا چاہتی تھی۔۔۔۔
سوچ لو بار بار دل پر وار کرنے والے نظروں سے گیر جاتے ہیں "

اسکی سانسیں زیمل کے چاروں اطراف میں تھیں۔۔۔

نہیں گیرنا" وہ رو دینے کو تھی۔۔۔۔

اسنے کانپتے ہاتھوں سے سالار کا چہرہ پکڑا۔۔۔

سالار اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

دونوں کے دلوں کی دھڑکنوں میں آج ایک بھسم کر دینے والا طوفان تھا ایسا طوفان جو کسی طور نہیں روکتا بس اپنے ساتھ بھا کر لے جانے کے لیے سرکشی پر اتر آیا ہو۔۔دنوں کے جزبوں میں ایسا بھنچال تھا۔۔۔

سالار نے اسکے بالوں کو مٹھی میں جکڑا اور۔۔اسکے چہرے پر جھک گیا۔۔۔۔

جیسے برسوں کی تشنگی مٹا دینا چاہتا ہو۔۔۔۔

جیسے اپنے اندر چھپی ہر بات ہر درد کو نکال لینا چاہتا ہو۔۔۔

زیمل ہلکان سی ہوئ اسکی اس قدر جزباتیات کو سہتے سہتے اسکی سانس بھی بحال نہیں ہو پا رہی تھی۔۔سالار نے اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں جکڑ لیے جو احتجاج کے لیے بے تاب تھے وہ بے بس سی اپنے آپ کو اسکے رحم و کرم پر چھوڑ گئ وہ اپنی مرضی سے اس سے دور ہوا۔۔۔۔

سالار نے ایک بار پھر سے اسکو نرمی سے چھوا۔۔زیمل ٹماٹر کیطرح سرخ ہو رہی تھی اسکی آنکھوں میں وہی شرارت اترنے لگی۔۔اسنے پھر سے چھوا۔۔اور بار بار چھوتا رہا یہاں تک کے اس پاگل پن پر زیمل نے آنکھیں کھول کر دیکھا اسکو مسکراتا دیکھ ایسا لگا سب مل گیا ہو۔۔۔۔

نارض تو نہیں۔۔"اسنے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا مگر سالار۔۔نے اسکے ہاتھ آزاد نہیں کیے۔۔

کل صبح بتاؤ گا" وہ بولا۔۔خمار تھا اسکی آنکھوں میں۔۔۔۔

اب

۔ابھی کیوں نہیں "اسکی بے باک جسارت پر اسکی سانسیں بھاری ہو گئیں۔۔۔

تم میں بولنے کی پھر میرے سوالوں کے جواب دینے کی ہمت نہیں رہے گی" وہ پھر سے بے باکی پر اترا اور۔۔حقیقتاً

زیمل کی سیٹی غم ہو گئ۔۔۔۔

س۔۔۔سالار" وہ گھبرا کر اسکو پکار گئ۔۔۔

بھادر بنی ہو تو برداشت کرو" وہ کہتا۔۔۔اسکی گردن سے چھلکتے سوری پر انگلی کا لمس چھوڑنے لگا۔۔۔

نظر بھک کر اسکے تل پر جا ٹھری۔۔

اکثر وہ۔۔یہاں۔۔خود کو ہارتا محسوس کرتا تھا آج اسنے اس شریر تل کو بھی سبق سکھانے کا سوچا۔۔۔

اور تادیر اسے مشکل میں ڈالتا گیا۔۔۔

زیمل نے اس سے بلآخر ہاتھ چھڑا ہی لیے۔۔اور اسکو زرا سا دور کیا

سالار نے گھور کر دیکھا

سوری می۔۔میں کچھ بات کرنا۔۔چاہ رہی تھی۔"

کہانہ کل صبح کرنا۔۔۔ابھی۔۔اس کی کلاس لینی ہے

مجھے "وہ پھر سے جھکا۔۔۔زیمل حیران ہوئی۔۔۔وہ اسکے تل کے پیچھے کیوں پڑا تھا۔۔۔

کیوں لینی ہے کلاس اتنا معصوم سا ہے بلکل میری طرح۔۔

بلآخر اسنے حمایت کر ہی لی۔۔

بات سنو میری "وہ پیچھے ہوا اور کھینچ کر اسے سیدھا کیا

زیمل بکھری بکھری سی۔۔۔بیٹھ گئ وہ بلکل سامنے تھا جبکہ اسکا۔۔تل بے چارگی کی انتہا پر تھا

تم آج کے بعد کسی کی حمایت نہیں کرو گی۔۔۔۔مطلب کسی کی بھی کسی چیز کی نہیں۔۔کسی انسان کی نہیں حتیٰ کے اس تل کی بھی نہیں "سالار نے اسکے تل پر چٹکی کاٹی۔۔"زیمل نے منہ بسورا

یہ کیا بات ہوئی بھلا "

سالار کے ماتھے پر بل پڑے۔۔

اچھا سوری ٹھیک ہے "زیمل نے جلدی سے کہا اور اسکے ہاتھ پکڑ لیے۔۔۔۔

مجھ سے کوئی سوال نہیں کرو گی۔۔۔۔"سالار نے اسکی آنکھوں میں دیکھا زیمل کے اندر تو ہزاروں سوال تھے۔۔

ایک۔۔بس ایک۔"وہ ہاتھ سے چھوٹا سا کر کے کہتی سالار کو بہت کیوٹ لگی۔۔۔۔۔

نہیں "وہ اپنی ہنسی روکتا۔۔سختی سے بولا

۔وہ سر جھکا گئ۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے بس ایک وہ بھی صبح "اسنے احسان کیا

-

ام

۔ایک دو۔۔ تین۔۔۔ نہیں چار۔۔بس چار اسکے بعد کوئ نہیں پکاپروامیس۔۔۔بس چار پلیززززز "وہ شاید سالار کو

نوٹس نہیں کررہی تھی کہ اسکی ان حرکات سے۔۔وہ کس طرح دیوانگی آنکھوں میں سجائے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اوکے چار۔۔۔نو مور "اسنے پھر سے احسان کیا وہ بچوں کیطرح خوش ہو گئ۔۔۔

اور کچھ "زیمل نے اسکیطرف دیکھا

-

واقعی جو میں کھوں گا کرتی جاؤ گی "سالار نے۔۔اسکو اپنے نزدیک کیا۔۔۔

پ۔۔۔پیار آپ کریں گے "وہ پھولتی سانسوں میں اسکے بلکل قریب آہستگی سے بولی۔۔

کیوں تمھیں کرنے پر ٹیکس آتا ہے "وہ گھورنے لگا۔۔۔

نہیں۔۔وہ تو آپ پر ہی اچھا لگتا ہے "

اونلی سنٹیز کی ہیروئن۔۔۔ایسا کچھ نہیں چلے گا۔۔۔ تم صرف مجھ سے پیار کرو۔ گی۔۔۔ باقی سب کو میں کرلوں گی

ٹینشن مت لو "وہ بولا بالوں میں ہاتھ چلایا۔۔

مطلب کون سب "زیمل نے اسکیطرف دیکھا

ہمارے بچے یار۔۔ان سب کو میں پیار کروں گا اور تم مجھے تم نہ ادھر دیکھ سکتی نہ ادھر بس سامنے دیکھو صرف سالار نظر ائے گا تمھیں" وہ اسکی آنکھوں میں جھانکتا بولا۔۔۔۔

ٹھیک ہے" وہ مسکرا دی۔۔۔۔

مگر مجھے بچے پسند ہیں سالار" وہ اداسی سے بولی۔۔

مجھے بھی بہت پسند ہیں زیمل" وہ آنکھ مارتا۔۔شرارتی لہجے میں بولا۔۔

میرا مطلب وہ نہیں تھا" وہ سرخ ہوئ

آئ ہیو آ ڈرٹی مائینڈ میں سسری ایسی باتیں سمجھ جاتا ہوں۔۔۔ تمھیں نہیں پتہ چالاکی اینڈ ہے۔۔سالار مرتضی پر"

وہ فخر سے بولا تھا اپنا پورا نام زیمل نے۔۔۔اسکیطرف دیکھا۔۔۔۔

سالار بھی ایک پل کے لیے۔۔رک گیا۔۔۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی وہ اداس ہوا جیسے برسوں بعد اسے ایسے دیکھا تھا۔۔وہ اسے خوش دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

زیمل ایکدم اسکے پاس سے اٹھی۔۔۔

اسکا ذہن دوبارہ اپنی جانب کرنے کے لیے" سالار نے جیسے چونک کر دیکھا

اور زیمل اپنے پلین میں کامیاب ہو گئ۔۔۔۔وہ گھورنے لگا تھا اسے

واپس آؤ ادھر" اسنے حکم دیا۔۔

زیمل نے سر نفی میں ہلایا۔۔۔۔

ہم باتیں کرتے ہیں نہ ساری رات" وہ مشورہ دینے لگی۔۔

ہاں گدھا ہوں میں تو" وہ بگڑا۔۔۔

کیوں گدھے باتیں کرتے ہیں" وہ کھلکھلائی۔۔

بس زیادہ ذہین مت بنو۔۔۔ تم مجھے بیوقوف ہی پسند ہو۔۔۔ تمھاری ہر غلطی کی معافی ہے۔۔۔ سوائے اسکے کہ تمھاری نظروں میں میرے علاوہ کوئی اور ابسے۔۔" وہ اسے جھٹکے سے اپنی طرف کھینچ کر بولا۔۔۔

کبھی نہیں" زیمل نے اسکی کچھ کچھ اداس آنکھوں پر۔۔۔ بڑھ کر پیار کیا جیسے وہ کوشش کر رہا ہو کچھ دیر پہلے کی کیفیت سے نکلنے کے لیے۔۔۔

آپ نے مجھے معاف کر دیا نہ" وہ آہستگی سے بولی بس اتنے میں ہی سانسیں منتشر دھڑکنیں بے ہنگم سی ہو گئی۔۔۔

سالار نے اسے خود میں جکڑ لیا۔۔

سٹیمپ لگا دوں" وہ اسکے کان پر جھکتا بولا۔۔۔

ن

نہیں" وہ اپنی مسکراہٹ دبانے کو دانتوں تلے لب دبا گئی۔۔

کیونکہ کچھ دیر پہلے بھی وہ۔۔۔ سارے بدلے لینے پر اتر آیا تھا۔۔

مگر سالار کو کوئی روک سکتا تھا۔۔ وہ جھکا۔۔

زیمل کو

۔اٹھالیا۔ جبکہ چہرے پر جھکا ہوا تھا۔۔ لمس بکھیر دیا تھا۔۔

آج کوئ روک ٹوک نہیں تھی زیمل خود سپردگی دیتی اسکی بانہوں میں سما گئ تھی۔۔

اسنے اسے بیڈ پر دھکیلا اور۔۔۔اسپر پھر سے جھک آیا۔۔زیمل نے۔۔اسکی گردن میں بازوؤں حائل کیا۔۔۔

آج وہ اسپر سال بھر کا غبار نکال رہا تھا۔۔

بنا کسی پابندی کے۔۔

زیمل سرخ سی اسکی محبت کی بارش میں بھیگ رہی تھی۔۔۔

جبکہ سالار کی دیوانگی اسے ہلکان الگ کر رہی تھی

اگلی صبح بہت دیر سے ہوئ۔۔ کوئ اسے صبح کہہ ہی نہیں سکتا کیوں کہ رات ہی دن نکلنے کے بعد ہوئ تھی تو دن رات کے قریب ہوا۔۔۔

زیمل کی آنکھ آج پہلے کھلی تھی اسکی آنکھیں بھاری ہو رہیں تھیں جبکہ خود کو سالار کے بے حد نزدیک دیکھ کر ۔۔ جیسے وہ شرم سے دھوری ہونے لگی۔۔

جبکہ وہ آرام سے سو رہا تھا۔۔۔

پر سکون سا۔۔۔

اسکا سیل فون وائیبریٹ ہوا تو زیمل نے اٹھ کر کمبل سے منہ نکال کر تھوڑا سا دیکھا فون بج رہا تھا۔۔

سیل فون پر فیروز لکھا تھا۔۔اسنے اٹھانا چاہا۔۔

چھوڑو اسے سو جاؤ۔۔"اسنے اسکے دونوں ہاتھوں کو۔۔۔اپنے ارد گرد کیا اور اسکا سر نزدیک کر لیا۔۔

نہیں ارہی اب نیند"زیمل منمنائ

اچھا"اسنے ایک آنکھ کھول کر اسکو دیکھا۔۔۔جبکہ زیمل نے اسکی انکھوں پر ہاتھ رکھ لیا

آپ نے مجھے نہیں دیکھنا اب بہت بے ہودہ قسم کے انسان ہیں"وہ شرما کر بولی۔۔۔

مجھے یہ سب پتہ ہے۔۔کچھ اور کہو"سالار نے آنکھیں بند کیے ہی کہا۔۔۔

مجھے بھوک لگی ہے"وہ بولی اور بلنکیٹ میں سے منہ نکالا۔۔۔۔

باہر بہت سردی ہے"سالار نے پھر اسکا چہرہ اندر کر لیا۔۔

نہیں مجھے نہیں سونا"زیمل نے اسکے ہاتھ پر تھپڑ مارا اور پھر سے سر باہر نکال لیا سالار نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔۔

پھر کیا کرنا ہے"معنی خیزی سے اسکیطرف دیکھا۔۔

ک

۔۔کھانا کھانا ہے"وہ بولی۔۔انداز میں شرم و حیا چھپی ہوئ تھی۔۔

آہ۔۔اچھا چلو پھر۔۔۔فریش ہو۔۔۔ہوٹل چلیں گے"وہ بولا۔۔۔

زیمل نے جلدی سے سر ہلایا۔۔اور اسکی آنکھوں پر سارا کمبل ڈال کر۔۔وہ جلدی سے اٹھ کر واشروم میں بھاگ گئ

۔۔

سالار کا قہقہ نکلا۔۔۔

وہ فریش ہو کر آئ تو۔۔۔ سالار کو بھی فریش دیکھا۔۔وہ بیٹھا۔۔اپنے شوز پہن رہا تھا۔۔۔۔

زیمل کے بال گیلے تھے جبکہ۔۔۔وہ پتے کیطرح کانپ رہی تھی اسنے اپنے بازو کھولے۔۔۔اور زیمل ان بازؤں میں سما گئ۔۔

کہا تھا نہ سردی بہت ہے۔۔ مگر تمھیں کہاں سمجھ آتی ہے" وہ اسکے گیلے بالوں میں ہاتھ چلاتا بولا۔۔۔

اب اب باہر نہیں جائیں گے کیا" وہ اداس ہو گئ۔۔۔ جبکہ سردی سے۔کانپ الگ رہی تھی

جائیں گے" وہ مسکرا دیا۔۔۔

اور روم میں ہیٹر تیز کر دیا۔۔۔

زیمل کچھ نارمل ہوئ۔۔۔ سالار نے اسکے بال ڈرائیر سے خود سکھائے۔۔وہ اپنی ہنسی روکتی اسے دیکھتی رہی۔۔

واٹ" اسنے گھورا

نہیں کچھ بھی نہیں اچھے لگ رہے ہیں" اسنے اسکی تعریف کی۔۔جو جینز کی جیکٹ اور شرٹ پینٹ اور جو گرز میں گھنے بالوں کو یوں ہی ماتھے پر چھوڑے۔۔۔ہوئے تھا۔۔

جبکہ رنگت اور نقوش۔۔۔بے حد وجیہ تھے۔۔

او کے گریٹ کرو پھر" اسنے اسکے آگے گال کر دیا۔۔

مط۔۔مطلب" زیمل کچھ سمجھ نہ سکی

جب کوئ اچھا لگے تو اسے گریٹ کرنا چاہیے"

سالار نے بتایا اور انگلی سے۔۔اشارہ کیا۔۔

زیمل جھجھکتی اس سے پہلے اسکے گال کو چھوتی سالار نے اپنا فیس سیدھا کر لیا۔۔۔

اور اسکے اب سوکھے بالوں میں ہاتھ چلاتا وہ اپنے دل کی مراد پوری کر رہا تھا۔۔

من تھا کہ بھرنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔

زیمل کو کچھ دیر بعد خود سے الگ کیا تو۔۔۔وہ شرمیلی سی مسکان لیے ہوئی تھی۔۔

سالار مسکرایا۔۔

اسکے سر پر کیپ رکھی۔۔۔جو وائٹ اور ریڈ تھی

۔زیمل کو وہ کیپ بہت پسند آئ۔۔۔

اسپر سوٹ بھی بہت کر رہی تھی سالار نے اسکی پیشانی پر پیار کیا۔۔اور اسکے شانے پر ہاتھ رکھ کر۔۔اسکو۔۔کوٹ پہنایا۔۔جو لونگ تھا پاؤں تک۔۔۔اور اسکے گلے میں مفلر ڈالا پاؤں میں سوکس خود پہنائے۔۔زیمل بے حد خوش تھی ایسے جیسے آسمانوں پر ہو وہ مسکراتی رہی۔۔۔۔سالار نے اسکے گال کھینچے۔۔۔۔

اور اسکو باہر چلنے کا کہا۔۔۔

زیمل ہاتھ رگڑتی باہر نکلی۔۔

یہ لو کیچ کرو"سالار نے اسکی جانب گلوز اچھالے۔۔۔۔

جو بھی ریڈ اور وائٹ تھے۔۔۔

زیمل نے وہ پہنے اور سالار کو خود پہنائے دونوں گھر سے باہر اگئے

تیز ہوا چل رہی تھی فیروز وہیں موجود تھا

یہ سب اب اتنی سردی میں یہاں ہیں "زیمل حیران ہوئ

اور کہاں ہونا ہے انھوں نے "وہ اسکی کیپ کو اسکے کانوں پر کرتا اسکی گردن میں بازو ڈالتا اپنے نزدیک کرتا بولا۔۔

زیمل اسکے ساتھ چلتی رہی۔۔۔

دونوں کے ہاتھ ا

ہاتھوں میں تھے دونوں گاڑی تک پہنچے۔۔ تو زیمل نے سکون کا سانس لیا۔۔۔

آف "وہ جلدی سے سالار کے قریب ہو گئ

کافی فائدے مند ہیں سردیاں "وہ ہنسا اور اسکے گالوں کو چھوا۔۔ زیمل بھی اسکی بات پر مسکرادی

رنگ برنگی لائٹس سے اور رات کے اس جگمگاتے راستے۔۔ لوگوں کی چھل پہل کے بیچ سے انکی گاڑی گزری۔۔

اور وہ جلد ہوٹل پہنچ گئے اندر داخل ہوئے تو سالار کو کئ لوگوں نے دیکھا

مگر اس تک کوئ پہنچ نہیں سکا کیوں کہ سکیورٹی ساتھ تھی

زیمل اسکی پروٹوکول دیکھ کر۔۔ بے حد ایکسائیٹڈ ہو رہی تھی۔۔

ادھر ادھر لوگوں کو دیکھنے لگی

اے لڑکی ادھر میری طرف دیکھو بس" وہ بولا اور مینو دیکھنے لگا۔۔۔

اوکے "زیمل دونوں ہاتھوں پر چہرہ ٹکائے اسے دیکھنے لگی۔۔ سالار اسکی حرکات انجوائے کرنے لگا۔۔۔۔

اور اسنے کھانا آرڈر کیا۔

فیروز تبھی آگے آیا۔

سر آج پورا دن آپ پریکٹیس کے لیے نہیں آئے ڈائیرکٹر خفا ہو رہا تھا

ہاں یار میں نے کہا تھا میں جلدی آؤں گا اچھا یہاں سے فری ہو کر جاؤ گا" وہ بولا۔۔

سر آپکو یاد ہے کل کنسرٹ ہے "فیروز نے یاد دلایا۔۔

سالار نے سر پکڑ لیا۔

وہ تو بھول گیا تھا زیمل۔۔۔۔ دونوں کو دیکھ رہی تھی

ایسا کرو ڈنر کر کے زیمل کو گھر لے جانا میں وہاں خود چلا جاؤں گا" اسنے کہا

نہیں نہیں میں نہیں جاؤں گی آپکے ساتھ رہنا ہے "

بیبی کسی کو کیا پتہ تم کون ہو "

آپکی بیوی میں سب کو خود بتاؤ گی "

یار کوئی بات کر لڑکی۔۔ میں کنوارا زیادہ اچھا لگتا ہوں "

زیمل نے گھور کر اسکیطرف دیکھا۔ جو اسے چیڑ ا رہا تھا فیروز نے بھی اسکے گھورنے پر ہنسی روکی۔۔

سب پتہ ہے مجھے اپکے بارے میں۔۔ یہ تو شکر کریں میں نے کوئی سوال اور ہاں میں نے چار سوال کرنے تھے "وہ ایکدم اچھلی

بیٹے اور انجوائے کرنی ہے میری بے عزتی "سالار نے فیروز کو گھورا جو سٹپٹا کر دوسری طرف نکل گیا۔۔

ہاں اب بولو "اسنے مسکرا کر دیکھا

اولیویا کون ہے "

زیمل نے پوچھا

۔

ہیر وائن "سالار نے مختصر جواب دیا۔۔

جھوٹ "

بلکل سچ "

شادی کرنے والے تھے اس سے "

تم نہ آتی تو کر لیتا "اسنے شانے اچکائے

ایسا بھی کوئ سوچتا ہے "زیمل اداس ہوئ

کیا تو نہیں "

کر تو جاتے "

بحث مت کرو "

کروں گی میں تو" وہ کانٹا اٹھا کر بولی۔۔

یہ اللہ تم پر پورا نین بھابھی کا اثر نظر ارہا ہے" وہ پھر مزاق میں گھر والوں کا نام لے گیا

۔اور ایک بار پھر سے خاموش ہو گیا۔۔

بیوی بیوی ہوتی ہے سمجھے آپ" زیمل نے گھورا

اسکا دھیان بدلنا چاہا۔۔

دکھ رہا ہے۔۔" وہ معمولی سا مسکرایا۔۔

اب بھی کریں گے" وہ پوچھنے لگی۔۔۔

چار سے زیادہ نہیں ہو گئے سوال" سالار نے تیوری چڑھائی

جواب دیں" وہ ٹیبل پر ہاتھ مارتی زور سے بولی۔۔

بلکل نہیں موٹی۔۔" وہ منہ بسور کر بولا جیسے بہت اداس ہو۔۔

ہاں منہ تو ایسے لٹکا رہے ہیں جیسے۔۔۔بہت غم ہو "

شی از ٹو مچ ہاٹ "

استغفار جو منہ میں آیا کہہ دیا ایسے لفظ کون بولتا ہے_" زیمل نے گھورا

اللہ تعالٰی نے آنکھیں نکال لینی ہے بیوی کے علاوہ کسی کو دیکھا تو۔ "

چلو یہ ہی کثر رہ گئی تھی بن جاؤ مولانی" وہ بولا۔۔۔ جبکہ وہ یہ سب خوب انجوائے کر رہا تھا۔

نہیں مطلب کیا ہے سمجھتے کیا ہیں خود کو میڈ کو اردو سکھاتے ہیں۔۔ اولیویا سے شادی۔۔۔ کرنی ہے میں مر گئی ہوں

مجھے سیکھا دیں جو سیکھانا ہے" وہ اٹھ کر اسکے سر پر کھڑی ہو گئی۔۔

یار قسم اٹھوا لو میں بہت معصوم ہوں ڈر لگ رہا ہے اب "

آئے بڑے ڈرنے والے "زیمل پھر سے بیٹھ گئی۔۔۔

لوگ کیا سوچیں گے "سالار نے افسوس کیا۔۔

میں سب کو بتاؤ۔ گی میں وائف ہوں آپکی" وہ گھورنے لگی۔۔

اچھا ٹھیک ہے بتا دینا بلکہ۔۔۔ ایسا کرو ڈھا بجانے والی بن جاؤ روڈ پر بیٹھ کر چیخ چیخ کر گاؤ" وہ کھانا اسکے آگے رکھتا بولا جو

ابھی ویٹر رکھ گیا تھا۔۔۔

ہمم یہ بھی کر دوں گی اگر کسی اور کو دیکھا تو 🙄 😒 "اسنے احسان کرنے والے انداز میں کھانا کھانا شروع کیا

جبکہ سالار مشکور تھا 🙇‍♂️

وہ دونوں پہنچے تو۔۔۔ اسکے سینگر ڈانسر۔۔ اولیویا۔۔ سب پریکٹیس کر رہے تھے۔

ڈریس ارٹیسٹ نے سب کو بتایا سالار آگیا ہے ڈائیریکٹر نے اسکو دیکھا اسنے سوری کیا

اور زیمل سب کچھ حیرانگی سے دیکھ رہی تھی۔۔

یہاں بہت ساری لڑکیاں تھیں جو سالار کے ارد گرد ہو گئیں تھیں ایکدم سے۔ کوئ اسے۔ میکپ لک دیکھا رہا تھا تو کوئ ڈریس تبھی ایک شارٹ ڈریس میں لڑکی آئ اور سالار کا گال چھوا۔۔

زیمل کے تو آگ لگ گئ۔۔

وہ ان دونوں کے بیچ میں اگئ

زیمل "

تم اولیویا ہو "زیمل اردو میں بولی جبکہ اولیویا اردو سمجھتی نہیں تھی

یہ کس کی بچی ہے سالار "اسنے انگلش میں پوچھا

سالار کے لیے اپنی ہنسی دبانا مشکل ہو گیا

شی از مائ وائف "اسنے ایک چاہت بھری نگاہ زیمل پر ڈالی اور بنا چھپائے بولا۔۔ اولیویا کا منہ کھل گیا جبکہ انکھیں پھیل گئ البتہ زیمل کے چہرے پر مغرورانہ مسکراہٹ پھیل گئ۔۔

سالار نے اپنی بکری کے شانے پر بازو پھیلا کر اولیویا کیطرف دیکھا

تم مجھے چیٹ کر رہے تھے "وہ غصے سے بولی

نو ایکچلی ایم سوری "اسنے بات بڑھانے کے بجائے جواب دیا

مگر سالار۔۔۔یہ کیسی بات ہے۔۔تم نے ایکسیپٹ کیا تھا میرا پرپوزل" اولیویا ہرٹ ہوئی تھی۔۔ تبھی وہ اس سے انگلش میں بات کر رہی تھی جبکہ زیمل کو کچھ کچھ سمجھ ارہی تھی اسکی آنکھوں میں ایکدم نمی دیکھ کر زیمل نے سنجیدگی سے سالار کیطرف دیکھا

ائی ایم رئیلی سوری۔۔۔" سالار کو اپنی حرکت پر خود بھی افسوس ہوا

اولیویا نے گہیرہ سانس بھرا ارد گرد لوگ انکیطرف متوجہ ہوتے۔۔۔تو اسکی بے عزتی ہوتی تبھی اسنے۔۔۔خود پر کنٹرول کر کے ایک نظر زیمل کو دیکھا

تم دونوں کا کپل ویسے ان میچ ہے۔۔اگر اس بچی کے علاوہ کوئی لڑکی ہوتی۔۔تو شاید۔۔۔میں تمھاری سوری ایکسیپٹ بھی کر لیتی" سالار نے اپنی مسکراہٹ دبائی

مجھے ایسا نہیں لگتا۔۔۔شی از پرفیکٹ دور میں" وہ شانے آچکا کر بولا۔۔۔۔

ایون اسکی ہائیٹ بھی تم سے میچ نہیں کرتی" اولیویا بولی

اٹس اڈجیسٹ ایبل" سالار نے زیمل کیطرف دیکھ کر کہا

دکھ ہو رہا ہے تمھاری چوائس پر" اولیویا نے کہا اور سر جھٹک کر اسکے پاس سے چلی گئی۔۔

زیمل نے سالار کیطرف دیکھا

کیا باتیں کہہ گئی ہے وہ" وہ اس سے پوچھنے لگی

کہہ رہی تھی تمھاری بیوی تمھارے ساتھ پرفیکٹ ہے۔۔۔"اسنے ایک ونک دی۔۔۔زیمل ایکدم شرمندہ سی ہوئ

سب کے سامنے وہ کیسے اسکی گردن میں ہاتھ ڈالے اسے قریب کیے کھڑا تھا جبکہ۔۔۔آنکھ بھی ماردی تھی۔۔۔

شکل تو ایسی نہیں لگ رہی تھی کہ وہ میری تعریف کررہی تھی"زیمل نے آنکھیں گھمائ

ساری رات تمھاری تعریفوں میں زمین آسمان ایک کیا ہے۔۔اگر کم تھیں تو رات تو پھر سے اگئ ہے"وہ اسکے کان

کے نزدیک بولا

زیمل سرخ ہوگئ۔۔یہاں تک کے حیا کی سرخی اسکے گالوں پر بکھر آئ۔۔۔۔

آپ آپ

۔۔ہر جگہ شروع ہوجاتے ہیں"وہ کنفیوز سی ہورہی تھی۔۔۔

سالار کا قہقہ نکلا۔۔۔

مجھے تو خوشی ہے۔۔۔اس رات کے آنے کی۔۔۔"وہ بولا اب بھی اسے قریب سے دیکھ رہا تھا

۔

آف سالار"وہ اس سے الگ ہوئ اچانک جیسے گرمی لگنے لگی۔۔۔

اسنے اپنے سر سے کیپ اتارلی۔۔۔

نو نو"سالار نے ٹوکا

کیپ سر پر لو"خود اسکے ہاتھ سے لے کر اسے کیپ پہنائ۔۔اور اسکے گال پر پیار کیا۔۔

زیمل تو گھوم ہی گئ۔۔اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا گئ۔۔۔

جبکہ سالار کا ایک بار پھر سے قہقہ ابھرا۔۔۔۔

میں کہاں چھپوں" وہ اپنے چہرے پر سے ہاتھ ہٹائے بنا ہی۔۔بولی۔۔

میری بانہوں میں چھپنا۔۔۔مگر ابھی نہیں۔۔ابھی مجھے تھوڑا سا کام ہے۔۔تم ویٹ کر واو کے" وہ بولا۔۔۔۔تو زیمل ویسے ہی سر ہلانے لگی۔

بکری یہاں سب کچھ عام ہے اگر میں اپنا موڈ اون کرلوں تو یہاں کسی کو کوئ فرق نہیں پڑے گا" وہ اسے۔۔بتانے لگا کہ شرمانے کی زیادہ ضرورت نہیں

بے حد بے ہودگی ہے" زیمل نے افسوس سے کہا

ہاہاہاں" وہ مسکرایا۔۔۔

ویسے مجھے اپکی یہ فلم دیکھنی ہے جو ضرورت سے زیادہ ہٹ ہو چکی ہے" زیمل نے زرا گھور کر دیکھا

بلکل نہیں۔" سالار اپنی شامت نہیں لانا چاہتا تھا

کیوں" وہ اسکو دیکھنے لگی

دیکھو۔۔چھوٹے بچے ایسی چیزیں نہیں دیکھتے" وہ بولا۔مسکراہٹ بار بار دبا رہا تھا

س۔۔۔سالار آپ نے کیسی مووی بنائ ہے" زیمل کا دل ڈوب ہی گیا۔۔

سالار کا البتہ قہقہ ابھرا۔۔۔اور اور کس طرح وہ اسکی معصومیت پر اسکو پیار کرتا۔۔۔۔۔

اور پھر پیار کرنے سے بھی تو بار بار شرما جاتی تھی۔۔۔

اٹس فائٹینگ مووی۔۔۔بیبی "اسنے اسے تسلی دی تو زیمل نے۔۔سانس بحال کیا۔۔۔

اب میرا ٹائم ویسٹ نہ کرو" وہ گھورنے لگا۔۔

البتہ زیمل ارد گرد دیکھنے لگی۔۔۔

سالار نے اسے۔۔ایک طرف بیٹھایا جبکہ فیروز سے کہا کہ اسکو کچھ کھانے پینے کا سامان لا دے جبکہ خود وہ ایک بار پھر
اولیویا اور اپنے کو سینگرز کیطرف چلا گیا
زیمل اسی کیطرف دیکھ رہی تھی

وہ بیسٹ تھا۔۔ایکدم پرفیکٹ آئیڈیل کسی بھی لڑکی کا خواب

سب سے اہم بات۔۔وہ۔۔جانتا تھا عورت کو عزت کس طرح دینی ہے۔۔۔اپنے رشتوں کو کس طرح عزت دینی

ہے ہاں۔۔ایک انسان کے لیے عمر کے اس حصے میں آکر یہ سب جاننا جب۔۔۔

وہ تمام تر جزبات رکھتا ہو کافی مشکل ہوتا ہے۔۔مگر اسے اتنا بھی علم تھا کہ وہ اسے واپس منا کر لے جائے گی

یہ اسے لگتا تھا آگے کیا ہونا تھا وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔

سالار نے ہاتھ میں مائیک لیا۔۔اور ایک ٹون سیٹ کی۔۔۔۔

جبکہ مائیک کے قریب وہ ایک انگلش سونگ گنگنانے لگا۔۔۔

اسکی آواز بے حد حسین تھی۔۔۔

ایکدم وہاں کام کرتے سب ورکرز اسکیطرف دیکھنے لگے

وہ۔۔بنا ہچکچائے۔۔گا رہا تھا۔۔زیمل بھی سن سی اسکو دیکھنے لگی

ہاں یہ سچ تھا سمجھ اسے کچھ نہیں آ رہی تھی

مگر اچھا لگ رہا تھا اسکی آواز کو سننا۔۔۔

وہ مسکرا کر اسکیطرف دیکھتی رہی

پھر اسکی اواز کے پیچھے۔۔اسکے کو سنگر نے آواز اٹھائی۔اور پھر اولیویا نے اور پھر ایک اور سنگر نے جب وہ سب گانے لگے تو سالار نے مائیک ہٹا لیا۔۔

وہ لبوں پر زبان پھرتا سر کو۔۔۔ایک مخصوص حرکت دیتا ہلانے لگا جیسے وہ اپنے ہی میوزک کو انجوائے کر رہا ہو

۔۔۔۔

اچانک وہ سب روکے تو۔۔پھر سالار نے ایک دھن اٹھائ

اور اتنی خوبصورت اور مکمل آواز تھی کہ۔۔زیمل کو لگا اسکے وجود میں جیسے ایک عجیب سی لہر دوڑ گئی ہو۔۔۔

اسکی آواز کے ساتھ اس بار اولیویا نے آواز اٹھائی تھی

سالار نے اولیویا کیطرف دیکھا۔۔۔اور۔۔۔دونوں گاتے گاتے جھکے۔۔۔اور ایک بار پھر اونچی ٹون اٹھائ۔۔۔

یہ بے حد شاندار تھا۔۔۔

زیمل کا دل کیا تالیاں بجائے۔۔۔

مگر وہ چپ چاپ لبوں پر پر جوش مسکان لیے بیٹھی رہی۔

سالار نے اس دوران اسکیطرف نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔

پھر انکے پیچھے کو سنگرز گانے لگے۔۔۔۔

اور زیمل جو سالار کی آواز کی مدہوشی میں گم تھی اچانک۔۔۔ کسی کے پکارنے پر اسکیطرف دیکھنے لگی۔۔۔

ہائے" وہ لڑکا تھا۔۔

زیمل نے سر ہلادیا۔۔۔

وہ اسکے اور سالار کے درمیان اکھڑا ہوا کہ سالار اب اسے نہیں دکھ رہا تھا۔۔۔

زیمل بڑی بڑی حیران آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔

کون ہیں میڈیم آپ" وہ اردو بول رہا تھا

میں سالار کے"

اوہ سالار مرتضی کے ساتھ ہو" وہ لڑکا جیسے پہچان گیا تھا زیمل بیوی کہنا چاہتی تھی پھر شانے آچکا گئ۔۔۔

ضروری تو نہیں سب کو پتہ چلے۔۔۔

ہی از رئیلئ۔۔۔ گڈ" وہ ایک نظر مڑ کر سالار کو دیکھتا بولا

زیمل نے بس سر ہلایا البتہ مسکراہٹ الگ تھی۔۔۔

تو تم اسکی گرل فرینڈز ہو۔۔۔۔ لگتا نہیں سالار کا ٹیسٹ ایسا ہو گا۔۔" وہ لڑکا بولا ساتھ ہنسا

زیمل نے گھور کر اسکیطرف دیکھا۔۔۔

اوپپس سوری۔۔ تم نے مائینڈ کیا "

وہ معزرت کرنے لگا اور پھر اسکے آگے۔۔ائسکریم بڑھادی

زیمل نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

اوکے ایکسیپٹ مائے سوری "

میں انکی بیوی ہوں" زیمل کو بتانا ہی پڑا

اوہ دیٹس گریٹ" وہ لڑکا مسکرایا

ڈونٹ وری میں فلرٹ نہیں کر رہا۔۔" اسنے اسے یقین دلایا اور ہنسا

زیمل اسکی بات پر مسکرادی۔۔۔ اور اسکے ہاتھ سے آئسکریم تھام لی اور یہی منظر سالار نے دیکھ لیا جو کافی دیر سے

زیمل کی تلاش میں نظریں گھمارہا تھا

سردی میں آئسکریم" وہ بولی۔۔۔

ہاں مزاہ دیتی ہے" وہ لڑکا ہنسا

یار سیریسلی میں بھی تمھارے ہزبینڈ کا فین ہوں ویسے میں انکا میک اپ ارٹیسٹ ہوں صفان نام ہے میرا "

وہ بولا اور زیمل کے بلکل ساتھ بیٹھ گیا جیسے ہی زیمل کے سامنے سے صفان ہٹا سیدھی نظر خاموش کھڑے خود کو

دیکھتے سالار سے جا ٹکرائی

اسکے چہرے پر بلا کی سنجید گی تھی

زیمل ایکدم صفان سے دور ہوئ

اوہ یس آئ ایم کم" وہ کسی سے بولا اور جلدی سے زیمل۔کے پاس سے اٹھ گیا

البتہ زیمل سے وہ آئسکریم کی بائیٹ نگلنا مشکل ہو گئ تھی۔۔

سالار اسی کیطرف دیکھ رہا تھا

زیمل کی معصوم معصوم نظریں بھی اسی پر تھیں جو بار بار جھپکتی گیرتی اپنی غلطی پر شرمندہ سی تھیں۔۔۔

سالار نے رخ موڑ لیا

زیمل۔نے وہ آئسکریم وہیں رکھ دی۔۔۔

تبھی فیروز۔آگیا

سوری میم مجھے دیر ہو گئ" وہ بولا اور زیمل کے ہاتھ میں چائے کا کپ اور کچھ سامان دینے لگا۔۔

زیمل۔نے وہ تھام لیا مگر کھانا تو مشکل ہو گیا تھا۔

وہ بار بار سالار کی پشت دیکھتی۔۔

تقریبا گھنٹے سے اوپر وقت گزر گیا تھا وہ یوں ہی سولی پر لٹکی ہوئی تھی

سالار نے ایک بار بھی اسکیطرف نہیں۔دیکھا وہ۔۔مائیک رکھ کر پلٹا تو فیروز اسکے پیچھے پیچھے تھا۔

میکپ ارٹیسٹ جن میں صفان بھی تھا اسے اسکی لکس دیکھانے لگے

سالار سنجیدگی سے۔۔سب کو جواب دیتا رہا۔۔۔

پھر وہ آگے بڑھا تو ڈریس دیکھانے کچھ لوگ اگئے۔۔۔

اسنے ڈریس سلیکٹ کیا۔۔۔اور اب قدم زیمل کیطرف تھے۔۔جو جتنا ہو سکتا تھا آنکھوں کو معصوم کر رہی تھی شاید وہ ترس ہی کھالے مگر ارادے بلکل نیک نہیں تھے

وہ اسکے نزدیک آیا۔۔۔

یوڈیزروپنیشمنٹ "اسنے سر سراتے لہجے میں زیمل۔کی جان مزید سکھادی جبکہ۔۔۔

اسکی گردن میں ہاتھ ڈال کر اسے آگے کی جانب دھکیلا

س۔۔سالار میں تو"وہ بتانے لگی

بیبی گرل۔۔۔بات تنہائ میں ہو گی"وہ سپاٹ لہجے میں بولتا اسکا ہاتھ تھام کر۔۔۔وہاں سے۔۔باہر نکلنے لگا۔۔سٹوڈیو سے باہر نکل کر اسنے فیروز کی جانب دیکھا

میں خود جاؤں گا"وہ بولا اور فیروز نے سر ہلا دیا

زیمل کو اسنے دھکیلنے والے انداز میں گاڑی کے اندر کیا

اور دروازہ دھاڑ سے بند ہو گیا

اور خود دوسری طرف سے وہ گاڑی میں بیٹھا

اور گاڑی۔چلانے لگا

صرف سٹریٹ لائٹس کی روشنی گاڑی میں ارہی تھی

سالار کا ایک ہاتھ۔۔اسکی گردن پر اچانک رینگنے لگا۔۔

س۔۔سالار میں تو بس۔۔وہ اردو بول رہے تھے"

رہے تھے "اسنے لفظ پکڑا اور اسکی گردن سے ہاتھ بالوں میں پھنسا لیا۔۔

سوری "زیمل نے فوراہار مان لی غلطی اسی کی تھی

کوئی معافی نہیں ہے "سالار نے ایک جھٹکا دیا۔۔اور۔۔ایکدم گاڑی روک کر وہ اسکے چہرے پر اچانک اپنی جگہ سے

اٹھتا

جھکا۔۔۔اسکے انداز میں زیمل کے لیے سزا تھی۔۔زیمل ایکدم پھڑ پھڑا گئی اور۔۔۔وہ اسکو کچھ دور کرنے لگی۔۔۔

مگر سالار نے سیٹ کو ہاتھ مار کر پیچھے کر لیا۔۔

گاڑی اتنی بڑی تھی۔۔سیٹ پیچھے چلی گئی وہ اسپر چھانے لگا

اپنی من مانی پر اترنے لگا۔۔یہاں تک کے۔۔اسکے عمل سے زیمل۔کی آنکھ میں آنسو آگیا۔۔۔

جسے سالار نے خود ہی انگوٹھے سے صاف کیا

کیسا لگ رہا ہے بیبی "وہ خمار زدہ لہجے میں بولا۔۔۔

زیمل نے آنکھیں جھپک کر اسکو دیکھا

بہت برے ہیں آپ "وہ اپنا چہرہ چھپانے لگی

سالار مسکرایا۔۔۔

یہ صرف ٹریلیر ہے مووی پوری دیکھاوگا" وہ اس کے چہرے پر بکھرنے والے بال ہٹا کر بولا۔۔۔

ہم باہر ہیں سالار کوئ دیکھ لے گا" وہ گھبرا کر بولی۔۔

یہ گاڑی۔۔۔۔ بلیک میرر کی ہے یہاں سے اندر کوئ دوربین سے بھی نہیں دیکھ سکتا" اسنے اسکی ناک کھینچی اور مسکرا کرااطلاع دی۔۔۔۔

زیمل نے کچھ حیرانگی سے دیکھا۔۔۔۔

اور سر ہلایا۔۔۔

سالار نے اچانک ہی اسکی گردن پکڑلی۔۔۔۔

توتمھیں آئسکریم کھانی ہے وہ بھی۔اس کی دی ہوئ" وہ آنکھیں نکالتا غرایا

نہی۔۔۔ نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔۔" وہ اپنی صفائ دینے لگی۔۔۔۔

توپھر کیسا ہے میں نے تمھیں کہا تھانہ میرے علاوہ کسی کو مت دیکھنا" وہ بے باکی پر اترا جبکہ زیمل کے رنگ فق ہوئے

سالار" وہ گھبرا گئ۔

شیٹ آپ۔۔۔ "وہ غصے سے بولا۔۔

ہاتھ توڑدوں گا آئندہ کسی سے کچھ لیا" وہ بھڑکا۔۔۔

ٹھیک ہے مگر آپ" وہ اسکی کروائی پر اصل سٹپٹا رہی تھی۔۔۔

جبکہ سالار محظوظ ہو رہا تھا۔۔۔۔

زیمل نے بلآخر۔۔ خاموشی میں ہی آفیت جانی۔۔

اور سالار اپنی من مانی پر تار گیا۔۔۔

وہ اپنی مرضی کر کے۔۔۔ پیچھے ہٹا۔۔۔۔ اور زیمل کے پریشان چہرے کو اسنے اپنی ہنسی دبا کر دیکھا تھا۔۔۔۔

انٹرسٹینگ" اسنے پیاری سی ونک دی

جبکہ زیمل نے اسپر مکے برسا دیے۔۔۔

وہ کتنا بدتمیز تھا۔۔ اسے باخوبی اندازا ہو رہا تھا

جبکہ سالار ڈھٹائی سے ہنستا رہا۔۔۔۔

وہ گھر پہنچے تو سالار نے اسے۔۔۔۔ اپنے بازؤں میں بھر لیا زیمل بھی مسکرا دی

اسکے ساتھ گزرتا ہر لمہہ بہترین یاد تھا وہ اسے روم میں لے جانے لگا۔۔۔

تبھی زیمل کو کچھ یاد آیا اسنے سالار کے پیشانی پر بکھرے بالوں میں ہاتھ چلایا۔۔

سالار نے اسکی جانب دیکھا

واپس چلتے ہیں" زیمل بولی آنکھوں میں آس تھی جیسے وہ مان جائے گا اور اسی لمہے سالار نے اسے۔ چھوڑ دیا

وہ ایکدم ساڑھیوں پر جا گیری

زیمل کو وزیادہ تو نہیں لگی تھی مگر یہ اچھا نہیں تھا

وہ سالار کو دیکھنے لگی

دیکھتے ہی دیکھتے اسکی آنکھوں میں آنسو بھر گئے۔

سالار ایک سیڑھی جہاں زیمل بیٹھی تھی اس سے اوپر والی پر پاؤں رکھتا اسکے چہرے کی جانب جھکا

تم مجھ سے۔۔۔۔کسی بھی قسم کی ڈیمانڈ کرنا مگر دوبارہ یہ مت کہنا کہ واپس چلو۔۔۔۔

میں نے تمھیں کہا تھا تم صرف میرے بارے میں سوچو گی نہ کے یہ کہ۔۔۔اب میں تم سے راضی ہوں تو تم مجھے واپس لے چلو گی۔۔میں کہیں نہیں جاؤں گا۔۔۔اور تم بھی کہیں نہیں جاؤ گی اور اگر دوبارہ ہاتھ چھڑانا چاہتی ہو تو جا سکتی۔۔۔۔

ورنہ میری زندگی میں۔۔۔دوبارہ تکلیف کی کتاب مت کھولنا۔۔۔۔

اور یہ بات میں نے تمھیں آج کہی ہے سو سال بعد پوچھو گی تب بھی یہ ہی کھوں گا" وہ اتنی سختی سے کہہ رہا تھا زیمل کو لگا ہی نہیں کہ یہ وہی سالار ہے۔۔وہ سر جھکائے بیٹھی رہی جبکہ سالار۔۔

وہاں سے روم میں چلا گیا۔۔

اور زیمل کو مرتضی کی بات یاد اگئ

وہ نہیں آئے گا "

صبح اسکی آنکھ کھلی تو سالار کو خود پر جھکا پایا۔۔

اسنے ناراضگی سے۔۔۔ کمبل کو اپنے چہرے پر دوبارہ ڈال لیا۔۔۔

۔۔۔ تم۔۔۔۔۔۔ ناراض ہو۔۔۔۔

میرے۔۔۔۔۔ کتنے پاس ہو۔۔۔ "وہ مسکرایا

زیمل نے پھر بھی کوئی ریاکشن نہیں دیا۔۔۔

جبکہ یہ اسے ماننا پڑا تھا وہ بے حد حسین آواز میں گنگنایا تھا۔۔ کہ وہ کمبل پر گرفت اور بھی سخت کر گئی تھی۔۔۔

اچھا یہ پسند نہیں آیا" سالار سوچ میں پڑ گیا۔۔۔۔

جب سے میرا۔۔۔ دل تیرا ہوا۔۔۔۔

اسنے۔۔۔۔ کمبل کو اسکے چہرے سے ہٹایا۔۔اور۔۔۔ تھوڑی اونچی آواز میں گنگنایا۔۔

زیمل کا دل۔۔۔۔ بری طرح دھڑکا تھا۔۔۔۔۔

اسنے آنکھیں بند کر لی جبکہ سالار نے۔۔۔ مسکرا

کر اسکے نخرے دیکھے تھے۔۔۔۔

اور اسکے چہرے کو بے پردہ کر دیا۔۔۔

خوبصورت چہرہ اسکے سامنے تھا۔۔۔

سالار۔۔ سنجیدگی سے اسکے چہرے کی جانب دیکھتا رہا۔۔۔۔

ایک گھیری سانس اسنے اسکے کان کے پاس کھینچی تھی۔۔

زیمل نے کمبل کو اور بھی سختی سے جکڑ لیا۔۔۔

سالار کے لب پھر سے مسکرائے

تمھیں انگلش سونگ سمجھ نہیں آئیں گے۔۔۔۔ اردو۔۔ پر ہی پٹ جاؤ" وہ شرارتی لہجے میں بولا جبکہ زیمل نے

ایکدم انکھیں کھولیں۔۔ اور اسکو دور جھٹکا۔۔۔۔۔

ہاں جاہل ہوں نہ میں تو" وہ آنکھیں گھما کر بولی۔۔

اور اٹھ کر بیٹھ گئ۔۔

سالار کا قہقہ نکلا اور اسنے اسکی گود میں زبردستی سر رکھا اور لیٹ گیا۔۔۔۔

اسی کے بلنکٹ پر۔۔۔

کوئ شک ہے۔۔۔ تمھیں کہاں سمجھ آتی ہے۔۔۔ کچھ "اسنے۔۔ اسکو گھیری نظروں سے دیکھا

اپکو شرم ارہی ہے میری بے عزتی کرتے ہوئے" وہ افسوس سے اسے دیکھنے لگی

دیوانہ کر رہا ہے۔۔ تیرا روپ سنہرا۔۔۔ "وہ آنکھ مار کر پھر سے گنگنایا۔۔۔

زیمل نے چہرہ موڑ لیا

یعنی۔۔ تمھارا ماننے کا کوئ ارادہ نہیں "

وہ اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتا بولا۔۔۔

آپ کتنا روکھے ہو گئے تھے سالار ایکدم۔۔۔"زیمل نے اسکی جانب دیکھا۔۔سالار نے گھیرہ سانس بھرا

تم یہ کیوں نہیں یاد رکھتی۔۔۔کہ بس ہم تم ہیں۔۔۔

تمھیں سب کو یاد رکھنا ضروری ہے"وہ اسکی ہتھیلی پر پیار کرتا بولا۔۔۔

کیونکہ یہ میں جانتی ہوں وہاں سب آپ سے کتنا پیار کرتے ہیں"زیمل نے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرہ

جبکہ وہ ہنسا۔۔۔۔

بھاڑ میں جائیں۔۔۔سبھی بھاڑ میں جائیں

ہم ٹوٹے دل کا جشن۔۔منائیں۔۔۔۔۔۔۔"

وہ آنکھ مارتا اٹھا۔۔۔اور ڈریسنگ کے سامنے کھڑا ہو گیا

جبکہ دلکشی سے وہ مسکراتا۔۔گنگنا رہا تھا۔۔

یاد نہ آئے۔۔۔مجھے یاد نہ آئے۔۔۔

اتنی پیلا دو کہ وہ یاد نہ آئیں۔۔۔"وہ مسکرایا

اسکی مسکراہٹ میں عجیب سی بات تھی۔۔زیمل اسے نم آنکھوں سے دیکھتی رہی۔۔۔

جبکہ وہ اسکے پاس آیا

تمھیں صرف میری فکر کرنی ہے۔۔۔۔نہ اتنا سوچو۔۔۔۔۔مسکراو۔۔تمھیں بھی مزاہ آئے گا۔۔۔"وہ اسکی پیشانی

پر پیار کرتا گال تھپتھپا کر۔۔۔پیچھے ہوا۔۔۔وہ کافی ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔وائٹ جیکٹ اور پینٹ شرٹ میں۔۔۔

آج پورا بیزی ڈے ہے۔۔۔ مگر میں تمھیں گھنٹے تک اپنے پاس بلالوں گا۔۔اس گھنٹے میں تم نے ناشتہ کرنا۔۔ہے اور

فریش ہونا ہے۔۔اوکے" وہ بولا۔۔۔زیمل نے سر ہلایا۔۔۔ جبکہ وہ ونک دیتا۔۔ کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

زیمل جبکہ وہیں بیٹھی رہ گئ۔۔۔۔۔

اسنے دل سے۔۔اسکی تکلیف کو محسوس کیا تھا پیار احساس کیئر۔۔ محبت یہ زیمل نہیں کر رہی تھی وج سوچ کر آئے

گی کہ وہ سمیٹ لے گی اسکو۔۔ بلکہ سالار اسکو کر رہا تھا۔۔۔

کون۔۔جب وہ بھی نہیں تو کون کرے گا۔اسکے اندر سے۔۔۔ یہ احساس ختم۔۔ "

وہ سٹوڈیو پہنچا تو ساری سٹیج۔۔۔ڈریسنگ۔۔مائکس۔۔۔میٹینگ۔۔۔

میکپ۔۔۔ شوز۔۔۔۔ کوپاٹنر میٹنگز ساؤنڈ اور ان سب میں اسے بہت وقت گزر گیا یہاں تک کے۔۔۔۔ وہ جو اسے

ایک گھنٹے کا کہہ کر نکلا تھا۔۔۔

ایکدم تھک ہار کر اندر ا بیٹھا۔۔۔۔

فیروز نے اسے۔۔ پانی کی بوتل دی۔۔ وہ اولیویا سے بات کرتے ہوئے وہ پی رہا تھا

اولیویا کا انداز روکھا تھا۔۔ مگر پھر بھی وہ نارملی اس سے بات کر رہا تھا۔۔۔

اب تک اولیویا نے اس سے اس بارے میں کوئ بات نہیں کی تھی۔۔

سالار اسے ٹون سمجھا رہا تھا۔۔۔

جبکہ اچانک اسکی نظر ایل سی ڈی پر پڑی۔۔۔

جہاں باہر کا منظر دیکھائی دے رہا تھا

یعنی اوڈینس جمع ہونی شروع ہو گئ تھی

شیٹ ٹائم کیا ہو رہا ہے" اسنے فیروز کو دیکھا

سر۔۔ کنسرٹ شروع ہونے میں بس گھنٹہ رہ گیا ہے

وہ گھڑی دیکھ کر بتانے لگا۔۔

مائے گاڈ۔۔۔ زیمل کا فون نہیں آیا کیا" وہ ایکدم اٹھا اولیویا کو بھول گیا تھا۔۔

اولیویا اردو سمجھ تو نہیں سکی تھی زیمل نام پر البتہ منہ ضرور بن گیا تھا

نہیں سر۔۔ ویسے سر آپکو جلدی ریڈی ہونا چاہیے آپکا ریڈ کارپیٹ انٹرویو ہے اولیویا میم کے ساتھ" فیروز نے کہا

۔۔۔

تم سب چھوڑو زیمل کو لے کر آؤ" وہ آرڈر دینے لگا۔

سالار۔۔۔" اولیویا بولی۔۔۔

آئ تھینک تمھیں۔۔ ریڈ کارپٹ پر فوکس کرنا چاہیے" وہ اندازا لگا کر۔۔۔ اپنی زبان میں بولی۔۔۔

سالار مسکرایا۔۔ جبکہ اسکو آنکھ الگ ماری۔۔۔۔

شی ازمائے۔۔۔ بریتھ۔۔۔ آئ کانٹ لیو ود آؤٹ ہر۔۔۔" وہ مسکرایا۔۔۔

جاؤتم "فیروز کو کہا۔۔۔

اولویا نے سر جھٹکا۔۔۔۔

جبکہ سالار کو ڈریس ڈیزائنر نے کپڑے لا کر دیے۔۔۔۔

اور اسنے۔۔ان کپڑوں کو توجہ سے دیکھا

یہ بے حد مہنگا سوٹ تھا۔۔۔

جبکہ۔۔۔ تین اور سوٹ تھے جو اسنے اسی کنسرٹ میں چینج کرنے تھے اور ریڈ کارپٹ اسنے اس ڈریس میں اٹینڈ کرنا تھا اسنے سر ہلا یا اور ڈریس لے کر۔۔وہ۔۔۔اپنے روم کیطرف چلا گیا۔۔۔۔جو پرائیویٹ تھا

اولیویا بھی اپنا ڈریس چینج کرنے کے لیے اٹھ گیٔ تھی۔۔

زیمل کو غصہ تو بہت تھا۔ مگر اسکو ایکدم سامنے دیکھ کر سارا غصہ ہوا ہو گیا۔۔۔اور جیسے وہ ساکت رہ گیٔ۔۔۔

ہینڈ سم لفظ اب اسکے لیے چھوٹا لگ رہا تھا

وہ بے حد سٹنیگ لگ رہا تھا۔۔۔

ایک پاکٹ میں ہاتھ ڈالے۔۔۔وہ دوسرے ہاتھ سے اپنے بالوں کو سنوارتا۔۔۔۔اسی کیطرف ارہا تھا جبکہ چہرے پر مسکان۔ تھی۔۔

اور اسکے پرفیوم کی خوشبو تو۔۔پورے ڈریسنگ روم میں تھی۔۔۔

وہ دانتوں تلے لب دبائے اسے دیکھتی رہی واقعی وہ خوش قسمت تھی اتنا بھرپور شخص اسکی قسمت میں تھا۔۔۔

ایم سوری" وہ نزدیک اکر۔۔اسکا گال کھینچتا پیار سے بولا۔۔۔۔

زیمل نے آنکھیں پھیر لیں

اچھا لگتا تھا بار بار اسکا منانا اسکا قریب آنا

اور پھر ارد گرد کے لوگوں گا زیمل کو رشک سے دیکھنا

یہ سب اسکے لیے بے حد حسین تھا

زندگی کو اسنے اسطرئ تصور نہیں کیا تھا

یہاں تک کے اسکے دماغ اسکی یاداشت میں کہیں کسی کی یاد نہیں تھی کہ اسکی زندگی میں کبھی کوئ عدیل بھی تھا

۔۔۔اسکا باپ بھی تھا جسنے اسے بیچا۔۔یہ پھر سعیر۔۔۔۔

نہیں اسے کچھ یاد نہیں تھا اسے یاد تھا تو سالار جو اسکا حال تھا۔۔۔

اور جس کے ساتھ وہ مستقبل گزارنے کے خواب سجائے ہوئے تھی۔۔

مگر وہ اسے خوش دیکھنا چاہتی تھی وہ جانتی تھی۔۔اسکی خوشی۔اپنی فیملی کے ساتھ ہے وہ جتنا خوش ہولے کا۔۔۔

ڈرامہ کرلے مگر وہ اپنے رشتوں کے لیے بے حد حساس تھا۔۔اور جتنا اسنے دیکھا تھا اسے بہت حساس ہی دیکھا تھا

وہ غصے میں تھا۔۔ تبھی وہ ایسا بیہیو دے رہا تھا۔۔۔

اتنی نارضگی" وہ اسکی پر سوچ نظروں کے آگے چٹکی بجاتا۔۔۔اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتا بولا جبکہ۔۔۔

اسکے سر پر بلیو کلر کی میکی ماؤس والی کیپ ٹھیک کی۔

آپ نے گھنٹے کا کہا تھا میں کب سے انتظار کر رہی تھی اب بلائیں اب بلائیں مگر نہیں یہاں نوشہ میاں بن کر کھڑے ہیں" وہ غصے سے بولی

پیار ایک جگہ انتظار کی بھی ویلیو تھی جو اسنے کیا تھا۔۔۔

اوہ ڈارلنگ آپ کہو تو سارے کام چھوڑ کر بیڈ سے لگ جاؤں بس ایک اشارہ کرو" وہ اسے پیار سے گلے لگاتا۔ بولا۔۔

جبکہ۔۔اسے ارد گرد کے لوگوں کی پرواہ نہیں تھی لوگ کن انکھیوں سے انھیں دیکھ رہے تھے چلو

انگریزوں کی تو خیر تھی ساتھ فیروز جو کھڑا تھا۔۔ کیا اس سے بھی سارے پردے ختم ہو گئے تھے۔۔

ایسے اسے اسپر لاڈ آتا تھا۔۔۔

اپکو موقع چاہیے بس۔اور کل رات کل رات دیکھا تھا ایسے پھینک گئے تھے اپ مجھے وہ بھی سارھیوں پر جانتے بھی ہیں کتنی زور سے لگی ہے مجھے" وہ اس سے دور ہوتی شکواہ کرنے لگی

میں آج ساری غلطیوں کی۔۔ بہت توجہ سے۔۔اور بہت رومنٹک انداز میں معافی مانگو۔۔گا۔۔" وہ بولا۔۔شرارت آنکھوں۔میں تھی

نہیں جی ضرورت نہیں ہے آپکو بھی پنیشمنٹ ملے گی" وہ بولی اور بال جھٹکے۔

سالار نے دل پر ہاتھ رکھا

بس پنیشمنٹ میری پسند کی ہونی چاہیے" وہ جھک کر بولا

یہ کیا بات ہوئ" زیمل کو ہنسی آئ۔۔۔۔

یہی بات ہے ہماری بات میں بھی بات ہے۔۔۔ خیر ویٹ" وہ بولا اور مڑا اسنے کسی لڑکی کو بلایا اور اسکو کچھ سمجھانے لگا وہ انگلش میں بول رہا تھا زیمل کو بس تھوڑی بہت ہی سمجھ ارہی تھی۔۔

اسنے لڑکی سے بات ختم کی لڑکی نے مسکرا کر زیمل کو اپنے ساتھ آنے کا کہا

زیمل نے سالار کیطرف دیکھا

جاؤ" وہ اسکا گال تھپتھپا کر بولا

۔

میں تم سے آدھے گھنٹے بعد ملوں گا۔ "

مگر میں کیوں" وہ سمجھ نہیں سکی۔۔۔

سالار نے گھور کر دیکھا۔۔ اتنی سی بات پر گھور دیا تھا

زیمل پھر سے ناراض ہوتی اس لڑکی کے ساتھ چلی گئ البتہ سالار مسکرا کر۔۔۔ اولیویا کے روم میں ایا تھا جہاں اسکے کو پاٹنر بھی تھے

سفید ستاروں سے بھری پاؤں تک آتی میکسی پر ہلکا ہلکا میکپ اور۔۔۔ گلے میں ڈائمنڈ سیٹ جبکہ کانوں میں چھوٹے چھوٹے موتیوں کیطرح ڈائمنڈ ائرینگ۔۔ جو دور سے

ہی چمک رہے تھے۔۔۔

اور لمبے بالوں کا۔۔۔ڈھیلاسا۔۔۔۔ برائیڈ جوڑا۔۔ جس کی لٹیں بھی آگے پیچھے سے نکلی تھی۔۔ بار بار شرارتی لٹیں اسکے چہرے پر جھوم کراجاتیں۔۔

پنک۔۔ہلکا براؤن سا لیپسٹک کا کلر اور۔۔ گالوں سے رس کی مانند چمکتی روشنی۔۔

وہ اپنی چیئر سے اٹھ کر اس تک جانا چاہتا تھا مگر وہیں تھم گیا

زیمل کو چلنے میں مشکل ہو رہی تھی اسنے کبھی اتنا بھاری لباس نہیں پہنا تھا اور دوسرا ہیل بھی کبھی نہیں پہنی تھی

۔۔۔

وہ جب چل نہ سکی تو سالار نے آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

اسکی آنکھوں میں زیمل کے لیے نشہ اور۔۔لبوں کی تراش میں معنی خیز مسکراہٹ جو زیمل کو شرمانے پر مجبور کر رہی تھی وہ اپنی ہنسی دبا گی۔۔اور حسب عادت دانتوں تلے لب دبا آگئ۔۔

سالار اسکے کان کے نزدیک جھکا اسکے پرفیوم کی خوشبو زیمل کے وجود سے اٹھ رہی تھی۔۔۔

ان پر میرا حق ہے۔۔۔ وقت سے پہلے مشکل میں مت ڈالوانکو" زیمل کے اندر ایک عجیب سے احساس اٹھے اور وہ نظریں چرانے لگی۔۔۔

یو لک گورجیس" اسنے اسکی تعریف کی۔۔۔۔

زیمل مسکردی۔۔اور اب آنکھوں میں سوال تھا کہ اسے کیوں اتنا تیار کیا تھا اور خود بھی تیار تھا۔۔

فیروز کو اسنے اشارہ کیا کہ اب وہ ریڈ کارپٹ اٹینڈ کرنے کے لیے ریڈی تھا۔

فیروز سر ہلا کر باہر نکلا

وہ ریڈ کارپٹ۔۔پر زیمل کے ساتھ چلتا ہوا ارہا تھا۔۔اور لوگوں کا ایک شور سا اٹھ گیا۔۔۔

ہاں اسکا یہ کونسرٹ تھا مگر اسکے ہر کنسرٹ سے پہلے ریڈ کارپٹ لازمی ہوتا تھا کیونکہ بہت کم وقت میں وہ بے حد مشہور ہو گیا تھا۔۔اور لوگ اسکے بارے میں جاننا چاہتے تھے اور اپنے کنسرٹ سے پہلے وہ یہ سیگمنٹ لازمی خود سے رکھتا تھا۔۔۔

زیمل نے سالار کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا سختی سے جبکہ وہ۔۔کانپ الگ رہی تھی سالار اسے زبردستی لے ایا تھا اسکا چہرہ لال ٹماٹر کیطرح سرخ ہو رہا تھا۔وہ بلکل اس قسم کا کوئی شوق نہیں رکھتی تھی اور نہ ہی آنا چاہتی تھی مگر سالار اسے لے آیا تھا۔۔

اسکے آگے مائک کیا گیا۔۔اور سب سے پہلا سوال اس سے زیمل کے بارے میں پوچھا گیا۔۔۔

سالار نے زیمل کیطرف نظر بھر کر دیکھا۔۔

اور آج پوری دنیا کے سامنے اسنے۔۔۔اعتراف کیا

شی از مائے بیلوڈ وائف۔۔۔

بیٹیفل۔۔ کیرنگ۔۔۔اٹریکٹیواینڈویری شائے" وہ زیمل کیطرف مسکرا کر دیکھ رہا تھا جبکہ پورے کونفیڈینس میں وہ بولا تو۔۔۔زیمل سر جھکا گئ۔۔

ایک شور سا اٹھ گیا تھا اسکی بات پر۔۔۔۔

اپکو نہیں لگتا۔۔۔بہت سارے لوگوں کا دل ٹوٹا ہو گا۔۔ائ مین بہت ساری لڑکیوں کا" اس لڑکے نے اسکے آگے پھر سے مائیک کیا۔۔

سالار دلکشی سے مسکرایا۔۔کیمرے کیطرف دیکھ کر ایک آنکھ دبائ۔۔۔

آئ ایم سوری گرلز۔۔۔۔" سالار سمیت اس لڑکے کا بھی قہقہ۔۔

نکالا۔۔۔

کیا ہم میم سے کچھ سوال کر سکتے ہیں" وہ انگلش میں بولا۔۔

آئ سیڈ شی از ویری شائے۔۔" سالار نے کہا۔۔۔تو وہ لڑکا۔۔۔بات سمجھتا مائک زیمل سے دور کر گیا۔۔۔۔

سر آپ نے شادی کب کی۔یہ راتوں رات کیسی خبر تھی۔مطلب ہم سمجھے لندن پر دھمکا ہوا ہے" وہ لڑکا۔۔

لڑکیوں کے دلوں کی حالت سوچتا افسوس سے بولا۔۔

نوایکچلی۔۔۔ I got married a year ago

وہ سہولت سے بولا۔۔لڑکا حیرانگی سے دیکھنے لگا جبکہ سالار بھی تسلی سے اسے ساری بات بتانے لگا۔۔۔

اسکا یہ انٹرویو بہت ہٹ جانے والا تھا وہ جانتا تھا زیمل اسکی جانب دیکھ رہی تھی

دل کی دھڑکنوں میں شمار نہیں تھا۔۔۔۔

بے ہنگم سی دھڑکنیں تھیں۔۔۔۔

فیروز زیمل کے پیچھے کھڑا تھا اور اسے سالار۔۔۔کے بولے گئے ہر جملے کے بارے میں بلکل ایسے بتا رہا تھا جیسے۔۔

کوئی سمجھ بھی نہ پائے کہ وہ زیمل کو ٹرانسلیٹ کر کے بتا رہا تھا۔۔۔

زیمل کے دل میں اسکے لیے مزید پیار بڑھ گیا۔۔

وہ دنیا کے سامنے اسے اپنی بیوی بتا چکا تھا۔۔

اس سے محبت کا اظہار کر گیا تھا۔۔۔

اسکی دل کی ہر دھڑکن سانسوں کی ہر آہٹ پر سالار۔۔۔تھا۔۔

زیمل کا اچانک دل کیا وہ بھی یوں ہی پوری دنیا کے سامنے اظہار محبت کرے۔۔۔

مگر وہ اسکی طرح انگلش نہیں بول سکتی تھی۔

اور سچویشن ایسی تھی۔۔وہ فیروز سے بھی نہیں کہہ سکتی تھی جو اسنے سوچا تھا۔۔اسپر اسے گال پہلے ہی سرخ ہونے لگے۔۔۔

سالاد کا انٹرویو ختم ہوا۔۔

آئی ویش سر ہم۔میم سے بھی بات کر سکتے" وہ لڑکا بولا۔۔۔

زیمل نے اپنے ہاتھوں۔کی کپکپاہٹ پر۔۔قابو کیا۔۔اور اس لڑکے کیطرف۔۔۔ہاتھ بڑھایا۔

سالار سمیت اس لڑکے نے بھی چونک کر دیکھا۔۔

میرے خیال سے میم ہم سے بات کرنا چاہتی ہیں" وہ لڑکا پر جوش ہوا۔

سالار کے چہرے پر ایکدم الجھن اگئ۔۔وہ بلکل ایسا کچھ نہیں چاہتا تھا کہ زیمل کی کوئ بات اسکے کم پڑھے لکھے ہونے کا ثبوت دے کیونکہ۔انڈسٹری۔۔ایک حساس جگہ تھی اور یہاں۔۔عرصے تک لوگ باتیں یاد رکھتے تھے۔

۔I have

never seen a person like you in my life.

If girls love u . So I don't feel angry with them. Because Salar Murtaza can be every girl's dream.

All of them in Salar Murtaza. There are features. Which can be in any girl's ideal.

I will not say how and when.

I love your every style.

Because I have fallen in love with you. Probably countless

)میں نے اپنی زندگی میں اپ جیسا شخص نہیں دیکھا۔۔

اگراپکو لڑکیاں پسند کرتیں ہیں۔۔تواج مجھے ان سے جلن محسوس نہیں ہو رہی۔۔۔کیونکہ سالار مرتضی ہر لڑکی کا خواب ہو سکتا ہے۔۔

سالار مرتضی میں وہ سب۔۔ خصوصیات ہیں۔جو کسی بھی لڑکی کے ائیڈیل میں ہو سکتی ہیں۔۔

میں یہ نہیں کہوں گی کیسے کب۔۔۔

مجھے اپکے ہر انداز سے محبت ہے۔۔سالار۔۔۔

کیونکہ مجھے محبت ہو گئ ہے اپ سے۔۔بے شمار شاید(

سالار دنگ ہی رہ گیا اسنے اتنا شور کبھی نہیں سنا تھا لوگوں نے تالیاں پیٹ ڈالیں۔

جبکہ سالار ساکت تھا۔۔اسنے اپنے ہونٹوں پر حیرانگی سے زبان پھیری اور پھر ایک شاندار مسکراہٹ کو اسنے ۔ہونٹوں میں دبا کر روکا تھا۔۔۔

آئ ایم شوکڈ" سالار نے اسی مائیک میں کہا۔جبکہ سب ہنسنے لگے۔۔۔۔

زیمل البتہ اپنے چہرے کی سرخی دبا نہیں سکی۔

اٹس نوٹ گڈ سر میم نے اظہار کیا ہے آپکو جواب دینا چاہیے" وہ لڑکا بولا۔۔۔۔

سالار نے سر ہلایا۔۔۔

اکثر اظہار تنہائ میں اچھے لگتے ہیں اور ایسے اظہار کا جواب۔۔ تنہائ میں بنتا ہے" وہ بے شرمی سے ہنسا۔۔

اور زیمل کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھ گیا۔۔

جبکہ لوگوں کا شور۔۔اج سے پہلے اسنے اتنا نہیں سنا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زیمل بے حد خوش اور ایکسائٹیڈ تھی اسنے جو سوچا تھا وہ کر کے دیکھایا۔۔

یہ سب اسنے پریشے سے لکھوا کر یاد کیا تھا۔۔۔

اسے خود پر بھی یقین نہیں تھا کہ وہ یہ سب بول دے گی مگر وہ بول گئ۔

سالار اسکے اظہار کا جواب دینے کے لیے بے تاب تھا۔۔

مگر وقت تھا کہ مل نہیں رہا تھا

ڈائریکٹر نے فوراً شو شروع کرنے کے آرڈرز دے دیے تھے اسنے ڈریسنگ بھی چینج کرنی تھی۔۔۔

زیمل اسکی منتظر تھی مگر وہ نہیں اسیکا تھا۔۔زیمل وہیں بیٹھی رہی تھی ایک لڑکی آئ اور اسنے مسکرا کر کہا

میم آپ ڈریس چینج کرنا چاہتی ہیں" وہ اردو میں بولی۔۔

زیمل۔کو کچھ تسلی ہوئ وہ۔۔کوئ انڈین لڑکی لگ رہی تھی۔۔۔

زیمل نے سر نفی میں ہلا دیا۔۔۔

سر نے کہا ہے اگر آپ ڈریس چینج کرنا چاہتی ہیں تو کر لیں" اسنے مسکرا کر کہا

زیمل کرنا نہیں چاہتی تھی مگر اسے احساس ہو رہا تھا سالار کو بہت دیر لگ جائے گی۔۔اسنے سر ہلایا اور۔۔اپنا ڈریس چینج کیا لڑکی نے اسے لونگ کوٹ اور جینز دے دی۔۔

جینزاسنے واپس کردی۔۔ جبکہ اپنے پورانے کپڑے پہن کراسپر لونگ کوٹ پہن لیا۔۔ سرپر ویسے ہی ہیٹ رکھی۔۔

وہ اس وقت کمرے میں تنہا۔۔ تھی۔۔۔۔

شیشے میں اپنے سرپر ہیٹ سیدھی کررہی تھی تبھی دروازہ دھڑ سے کھلا وہ گھبرا کر مڑتی کہ سالار کو دیکھ کرایکدم ۔۔ مسکرائی۔۔ سالار نے دروازے کو لوک کیا۔۔۔

وہ اسوقت سٹائلش جینزاوراوپر بلیک۔۔ جیکٹ میں تھا جس پر کام ہورہاتھا۔۔۔اوراندر بلیک شرٹ تھی۔۔

اسکی گردن پر۔۔ایک ٹیٹو بناہوا تھا یعنی وہ بے حد سٹائلش لگ رہاتھاوہ۔۔ بھاگ کر زیمل تک پہنچا اور۔۔بے خودی میں اسکے چہرے پر جھک گیا۔۔ بنا کچھ بھی کہے۔۔۔

اور زیمل کو خود بھی پھر پتہ نہیں چلا۔۔۔

وہ۔۔۔بے حد چاہت۔۔۔سے اسکی سانسوں کو الجھا چکا تھا۔۔۔

زیمل نے اسکی گردن میں ہاتھ ڈال لیا۔۔۔

ہنی بنی تم مجھے پاگل کردوگی ایک دن" وہ اسکا چہرہ پکڑ کر بولا

زیمل شرما گئی۔۔

یہ سب تم نے کیسے کہہ دیا اور کس سے سیکھا۔۔۔

تفصیل سے مجھے سب جاننا ہے اس وقت تو ڈائریکٹر سے جان بچا کر آیا ہوں۔۔۔۔

فیروز تمھارے ساتھ ہی ہوگا تمھارے لیے وی آئی پی سیٹ ہے۔۔ وہ تمھیں لے جائے گا۔۔۔

اور جو کھانے کو دے کھالینا سمجھی ہو۔۔۔ باقی۔۔ باتیں۔۔۔

اور بھی نزدیک اکر کروں گا" وہ اسکے گال کھینچتا۔۔اسی طرح عجلت میں بھاگ گیا جبکہ۔۔زیمل کھلکھلادی۔۔۔۔

یہ اسکے صبر کا پھل تھا۔۔۔۔۔

وائلڈ اینٹری کی تھی اسنے۔۔۔۔اوڈینس کے اوپر سے۔۔وہ آیا تھا۔۔۔۔

اور سٹیج پر۔۔۔۔ جیسے ہی وہ اترا۔۔اسکی آواز نے چارو سمت جادو بکھیرا دیا۔

اولیویا۔۔۔ پیچھے سے بھاگتی ہوئی آئ تھی

میوزک کا شور سالار کے نام کی پکار۔۔۔

اور یہ سب کچھ کسی خواب سے کم نہیں تھا

وہ دیکھ رہی تھی اسے وہ۔۔ سٹیج پر۔۔۔

لوگوں کے دلوں پر۔۔۔ گیرا تھا بجلی کیطرح

۔

لڑکیوں نے اسپر پھول پھینکے تھے جسے۔۔۔وہ کیچ کرلیتا۔۔

زیمل نے منہ بنایا۔۔

کہنے کی حد تک وہ جیلسی نہیں رکھتی تھی مگر اسے جیلسی ہوئ

اسنے منہ نیچے کر لیا۔۔

جبکہ اچانک اسے احساس ہوا اسکے سر پر کسی نے نرم سی چیز بجائ ہے

۔

سالار انگلش سونگ گا رہا تھا۔اولیویا اسکے ساتھ گا رہی تھی۔۔

اور پھر اولیویا چپ ہو گئ۔۔

سالار نے سونگ گایا

اس گانے کے لفظ زیمل کو سمجھ نہیں آئے مگر۔۔۔احساس ہوا جیسے وہ تمام لفظ اسکے لیے ہوں۔

سالار نے وہ سب پھول اکھٹے کر کے اسکے سامنے پیش کر دیے تھے

جسے زیمل نے مسکرا کر تھام لیا

وہ اسکے پاس سے ہٹ گیا

وہ خود بھی جوش میں تھا لوگوں کو بھی پر جوش کیا ہوا تھا

ایک گھنٹہ گزر گیا تھا

یہ تین گھنٹے کا کنسرٹ تھا

عوام بڑھتی جا رہی تھی شور بڑھتا جا رہا تھا

سالار کے نام کی پکار اٹھ رہی تھی۔۔۔۔

سالار پوری سٹیج پر چھایا ہوا تھا کبھی ایک طرف کے لوگ۔کے پاس جاتا تو کبھی دوسری طرف کے۔۔۔۔

وہ پسینے میں شرابور ہو گیا تھا یہاں تک کے اسکے بال بھی پسینے میں بھیگ گئے تھے پیچھلے ایک گھنٹے سے وہ گا رہا تھا اچھل رہا تھا بیچ میں اپنی موج میں ڈانس سٹیپ بھی کر لیتا۔۔۔۔

اور گھنٹے بعد وہ رک گیا۔۔۔۔

فیروز نے اسے پانی دیا

اسنے

۔۔۔اڈینس کی جان پر مزید بنوادی اپنے چہرے پر پانی کی بوتل ڈال کر اسکی جیکٹ۔۔۔اسکی شرٹ آگے سے پانی میں بھیگ گئ تھی اسنے گیلے بالوں میں ہاتھ پھیرہ

زیمل کو اسکی پرواہ ہوئ وہ بیمار پڑ سکتا تھا

لوگوں کا شور بڑھ رہا تھا۔۔

دس منٹ پندرہ منٹ بیس۔۔منٹ۔۔۔۔

لگ گئے۔۔۔وہ سٹیج سے غائب رہا۔۔

زیمل کا دل کیا کاش وہ فیروز کی جگہ ہوتی بھاگ بھاگ کر اسکے کام کرتی۔۔۔

بیس منٹ بعد وہ آیا

--

آر یو رڈی گائز" اسکی بھاری آواز۔۔۔چاروں طرف گونجی۔

اور زیمل کو اپنے کانوں پر ہاتھ رکھنا پڑا

۔اتنا شور۔

او کے ریلکس ریلکس۔۔۔۔۔

لندن یو آر امیزنگ۔۔۔۔

آئی رئیلی انجوائے دس۔۔۔نائٹ۔۔۔

ود یو۔۔۔گائز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈو یو وانٹ مور فن" اسنے چلا کر پوچھا

اور۔۔اس سے دس گناہ چیخوں کی آوازوں میں لوگوں نے یس کہا۔۔۔۔

تو وہ دلکشی سے ہنسا۔۔۔۔

او کے لیٹس سٹارٹ" میوزک کی تیز ردھم پھیر سے بجنے لگی۔۔۔۔

وہ۔۔لوگوں میں اچھل کر جوش کا اضافہ کر رہا تھا۔۔۔

اسنے ایکدم جیکٹ اتار دی

مسلز میں اسکی بوڈی اب سب کے سامنے تھی ٹھنڈ بہت تھی اچھل کود میں اسے ڈھنڈ کا احساس نہیں ہو رہا تھا

اور اسنے وہ جیکٹ اولیویا کو دے دی۔۔۔

زیمل نے گھور کر سالار کو دیکھا

ہ اسے بھی تو دے سکتا تھا مگر ٹھرک تو نہیں جانی تھی۔۔۔۔

سالار نے پھر سے گانا شروع کیا اور پھر سے ایک ہنگامہ اٹھ گیا

مزید گھنٹہ وہ گاتا رہا

یہ آخری گھنٹہ تھا۔۔

وہ سٹیج پر نیچے بیٹھ گیا۔۔

اولیویا لوگوں سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔

اسکے کو سنگر بھی بیچ بیچ میں ہنسی مزاق کر لیتے وہ بھی ہنس رہا تھا

لوگ سالار کے بولنے کے منتظر تھے

Salar, there are many people who like you

اولیویا نے سر نفی میں ہلا کر ہنس کر کہا۔

اور سالار کے ہاتھ میں مائیک دے دیا

اوہ لندن ریلکس ریلکس" وہ بولا۔۔۔

اور جیسے۔۔۔ سب لوگ چپ ہوئے

مائے وائف از السو دیر" وہ ہنسا زیمل کو تلاشہ۔۔

نظر نظر سے ملی زیمل ناراض بھی نہ ہو سکی مسکرا دی

ڈو یو وانٹ ٹو میٹ مائے وائف" وہ ایکدم چلا کر اٹھا

زیمل نے بے حد شور سنا تھا۔۔۔۔

سالار اسکے پاس بھاگتا ہوا پہنچا۔۔۔

اسکے آگے ہاتھ بڑھایا

نہیں" زیمل نے جلدی سے انکار کیا

پلیز نہ۔۔" سالار نے پیار سے کہا

سالار مجھے شرم آتی ہے آپ۔۔ہی یہ او چھی حرکتیں کریں" زیمل نے کہا اور ہاتھ دور کیے۔۔

سالار دل کھول کر ہنسا اور زیادہ فورس کیے بنا وہ۔۔ سٹیج پر۔آگیا۔۔

شی از ٹو روڈ" سالار نے منہ بنایا۔۔۔

سب ہنسنے لگے۔۔۔۔۔

LONDON I want to hear your heart's content

سالار کی آواز پر۔۔۔۔ سب پھر سے پر جوش ہو گئے اور اسنے مائیک ایکدم اٹھا کر لبوں کے قریب کیا۔۔۔

ہزاروں کی تعداد میں لوگ تھے۔۔

مگر لوگوں کی بھیڑ میں۔۔۔۔ ایک شخص جو۔لوگوں کے دھکے مکوں سے۔۔۔ پریشان ہو رہا تھا۔۔۔

پر نظر پڑی

سالار پتھر کی مانند منجمند رہ گیا۔۔

لوگوں نے آخری لفظ۔۔

بابا مائیک میں سنا تھا۔۔۔

ایک سال بعد انھیں دیکھا تھا۔۔۔ وہ جیسے بے تاب نظروں سے انھیں دیکھ رہا تھا۔۔

لوگ اسکے لفظ اسکی نظر کی سمت دیکھنے لگے۔۔۔

مگر کوئ بھی مرتضی تک نہیں پہنچ سکا تھا۔۔ جبکہ مرتضی کی نظریں بھی اسکی نظروں سے جا ملیں تھیں

بے تابی محبت۔۔۔ کیا کیا نہیں تھا انکی نظروں میں۔۔۔

سالار۔۔۔ بنا کچھ دیکھے سٹیج سے چھلانگ لگاتا اترا تھا۔۔۔

لوگ ایکدم۔۔۔ چلاتے ہوئے اسکیطرف بڑھے تھے لوگوں کی بے شمار بھیڑ میں وہ ان تک نہیں پہنچ سکا۔ مگر سرخ نظریں انھیں پر تھیں

لوگوں نے اسکو گھیر لیا تھا اسکے ساتھ تصویریں لے رہے تھے۔۔

زیمل اسکی اس حرکت پر ایکدم پریشان ہوئ

سالار کا آڈینس میں اترنا۔۔۔ایک ہنگامہ مچا گیا کہ لوگ وہاں سے بھی اتر اتر کر اسکے پاس بھاگنے لگے

زیمل اس بھگدڑ پر پریشانی سے۔۔ادھر ادھر دیکھنے لگی

وہ لوگوں کو ہٹا رہا تھا۔۔چ

فیروز ایکدم اس طرف دوڑا تھا اسکے گارڈز اسطرف دوڑے تھے۔۔وہ عوام کو چیرتے ہوئے اس تک پہنچے تھے

مرتضی اس سے بہت دور تھے

ہنگامہ سا تھا۔چار سو ہر طرف۔۔۔

سالار نے نظروں نظروں میں ہی سختی سے جیسے باپ کو تھام رکھا تھا۔۔

مرتضی کو دھکے لگ رہے تھے لوگ ان کی پرواہ نہیں کر رہے تھے

سر یہ آپ کیا کر رہے ہیں "فیروز نے اسے جھنجھوڑا

بابا۔۔بابا کو پروٹیکٹ کرو"وہ ذرا غصے سے چلایا۔۔

فیروز نے ایکدم اسکی نظروں کی سمت دیکھا لوگ سالار تک پہنچنے کو بے تاب تھے تبھی مرتضی پریشان ہو چکے تھے

کیونکہ۔۔۔لوگوں کے دھکے انھیں لگ رہے تھے فیروز جانتا تھا اسے اپنی پرواہ نہیں ہو گیا اس وقت وہی جسے وہ دیکھ

رہا ہے اسی کی پرواہ کرے گا فیروز لوگوں کی بھیڑ چیرتا مرتضی تک پہنچا۔۔۔

اور انھیں۔۔۔اپنے ساتھ وہاں سے نکالنے لگا

مگر مجھے سالار سے ملنا ہے"مرتضی بولے۔۔۔

جبکہ فیروز نے اانکے قریب اونچی آواز میں کہا

سر وہ اجائیں گے آپ چلیں یہاں سے۔۔"وہ انھیں کو

نہ نہ کرنے کے باوجود زبردستی کھینچ کر۔۔۔

وہاں سے نکال چکا تھا۔۔سالار۔۔۔اب بھی اسی راستے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔لوگ اسکے ساتھ۔۔تصویریں بنا رہے

تھے وہ بیچ میں۔۔۔خاموش کھڑا تھا جیسے۔۔۔وہ ایک بار پھر سے پیچھے چلا گیا ہو۔۔۔۔۔

اسکے گارڈز اسے جس سمت کھینچ کر۔۔۔۔۔لے جانے لگے وہ سمت چلتا گیا۔۔۔۔۔

زیمل کہاں تھی وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔گارڈز اسے لوگوں کے بیچ سے نکال لائے تھے۔۔۔

وہ۔۔۔۔۔اسے سٹوڈیو کے اندر لے جانے لگے۔۔۔سالار نے اپنا راستہ بدل لیا۔۔۔۔۔

گارڈز اسکو روکنا چاہتے تھے مگر وہ بنا روکے۔۔وہاں سے۔۔۔۔باہر نکل گیا۔۔۔گاڑی میں سوار ہوا۔۔اور۔۔نہ

جانے کن راستوں پر وہ نکل چکا تھا۔۔۔۔۔

پیچھے مرتضی زیمل۔۔۔اسکے سٹوڈیو کے اندر انے کے منتظر تھے۔۔۔

تم نے کہا تھا وہ یہاں آئے گا کہاں ہے وہ"مرتضی فیروز کا گریبان پکڑ کر چیخے

سر آپ گھر چلیں وہ اجائیں گے"وہ بولا

نہیں میرا بیٹا کہاں ہے وہ چلا گیا میں اسکے پاس پہنچ جاتا تم نے مجھے دور کر دیا پھر سے اس سے "وہ بس اس طرح تھے کے فیروز کے منہ پر تھپڑ مار دیتے۔۔۔

تبھی زین پیچھے سے بھاگتا ہوا آیا۔۔۔

بابا" فیروز سے ان کو الگ کیا

بھائی کہاں ہے" اسنے زیمل اور فیروز کیطرف دیکھا

زیمل خود بھی نہیں جانتی تھی پریشانی سے اسکی آنکھوں میں انسوں اگئے۔۔۔۔

جبکہ فیروز ان سب کو سمبھالنا چاہتا تھا بتانا چاہتا تھا کہ وہ یہاں سے چلیں سالار خور پہنچ جائے گا مگر مرتضی ہتھے سے اکھڑ چکے تھے بار بار فیروز کو مارنے کے لیے اٹھتے۔۔۔۔

تبھی اچانک انکی نیت خراب ہو گئ

بابا" زین اور زیمل ایکدم انکیطرف بڑھے

میں سب کہہ رہا ہوں سر اپ لوگ گھر چلیں سر خود اجائیں گے" فیروز نے کہا۔اور زین نے اسکی بات کا یقین کرتے ہوئے یہاں سے نکلنا مناسب سمجھا یہاں بہت شور بہت رش تھا۔۔۔

اور۔۔۔ میڈیا یہ اچانک بننے والی صورتحال کو ریج کرنے کے لئے بے تاب تھا۔۔۔۔

مرتضی زین اور زیمل کو بمشکل فیروز لے کر وہاں سے نکلا تھا

رات رفتہ رفتہ اتر رہی تھی۔۔۔سیاہی آسمان پر پھیل رہی تھی ٹھنڈ بڑھ رہی تھی نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی

زیمل مسلسل دعائیں مانگ رہی تھی سالار کے واپس اجانے کی فیروز کے ساتھ زین نے جانا چاہا مگر۔۔۔فیروز اس

کے کہنے سے پہلے ہی جل گیا۔ا۔ور یہاں کے راستے زین جانتا نہیں تھا وہ سالار کو کہاں ڈھونڈتا

آپ نے کہا تھا آپ بھائی کو لے کر واپس آئیں گی "زین اسکے مگر ہو گیا جو خود بیٹھی رو رہی تھی

میں "اس سے کوئی بات نہیں بن پڑی۔۔

مرتضی تو اس بھری نظروں سے صرف دروازے کو تک رہے تھے۔۔

زین نے سر جھٹکا۔۔۔

اور غصے سے زیمل کو دیکھا

زیمل اور بھی پریشان ہو گئی ساری بات کا قصوروار خود کو سمجھنے لگی۔۔۔

اور۔۔۔فیروز لوٹ آیا۔۔۔

مگر خالی ہاتھ

میں پتہ کروا رہا ہوں سر کا "مرتضی نے غصے سے فیروز کو دیکھا وہ خود پریشان تھا سالار۔۔۔۔

اسطرح بچوں کیطرح بیہیو نہیں کر سکتا تھا اسے اندازا تھا وہ خود لوٹ آئے گا وہ انکو دیکھ کر اپنی کیفیت سے پریشان ہو

گیا ہو گا مگر سنبھلتے ہی وہ لوٹ آئے گا۔۔۔

زین اور مرتضی اسپر غصہ کرنے لگے بھڑکنے لگے رات مزید سرک گی گھر سے فون پر فون آنے لگے

کہ کیا ہوا کیا بنی۔۔۔۔

یہاں تک کے سب نے فورس کیا کہ وہ۔۔وڈیو کال پرا۔ جائے مگر انھیں بھی بتایا گیا سالار نہیں ہے یہاں۔۔۔۔

سب کی آنکھیں اسے تک رہیں تھیں لوٹ آنے کی منتظر تھیں اسکے۔۔۔۔

وہ اس وقت لندن برتج پر کھڑا تھا۔۔۔

شہر رنگین تھا دنیا چل رہی تھی۔۔۔۔

وہ کیوں اگئے تھے" وہ سرخ نظروں سے آسمان کیطرف دیکھنے لگا۔۔۔

انھیں نہیں انا چاہیے تھا" اسنے۔۔۔اپنے اوپر جیسے بہت بوجھ محسوس کیا۔۔۔

خود میں عجیب خالی پن محسوس کیا وہ خالی پن جسے پر کرنے کے لیے سال بھر اسنے جتن کیے مگر ایک لمحہ بھی ایسا نہیں گزرا کہ وہ۔۔۔

اس خلا کو اس بات کو خود میں سے مٹا سکے۔۔۔۔

دھوکا دیا تھا مرتضی نے اسے۔۔اتنا بڑا دھوکا۔۔۔۔

وہ ڈیزرو نہیں کرتا تھا۔۔اسنے اپنا سر تھام لیا۔۔۔

ان سب سے وہ بچ نہیں سکتا تھا۔۔۔۔

سارے حالات کا سامنا اسے کرنا تھا۔۔۔اسنے سرد سانس کھینچی تھی۔۔اس سانس میں بے حد تکلیف تھی۔۔۔۔

وہ گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی گھر کیطرف گھمالی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ گھر میں داخل ہوا تو پہلی نظر۔۔۔فیروز پر پڑی جو لون میں بیٹھا اسکا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

اسکے اندر آتے ہی ایکدم اسکیطرف بڑھا

سر آپ کہاں چلے گئے تھے "فیروز اسکے پاس آیا

اندر کون ہے "اسنے سرد لہجے میں پوچھا

سر باباہیں آپکے اور زین سر ہیں اور میڈیم ہیں "اسنے بتایا

سالار سر ہلا کر اندر کی جانب بڑھنے لگا اسکے قدم بھاری ہو رہے تھے۔اور پھر بلآخر وہ اندر آگیا

۔۔۔

دروازہ بند کر کے اسنے ان تینوں کو دیکھا مرتضی ایکدم اٹھے اور اسکے پاس بھاگ کر پہنچے اور اسے سینے میں ایسے بھینچا

کے سالار بے بس ہو گیا وہ جو خود کو سمیٹ کر آیا تھا۔۔۔

وہ انکے سینے سے لگا بکھرنے لگا۔۔۔

مرتضی بچوں کیطرح رو رہے تھے

۔

مجھے معاف کردو سالار میرے بچے میری جان میرے بیٹے مجھے معاف کردو میں نہیں رہ سکتا تمھارے بنا نہیں۔۔۔ رہ سکتا میں نے گناہ کیا یہ۔۔ میں نے بہت غلط کیا تمھارے ساتھ ناانصافی کی میں نے" وہ اسکے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے مسلسل اس سے معافی مانگ رہے تھے جبکہ وہ انکے شانے پر سر رکھے چپ کھڑا تھا۔۔۔

سالار کچھ تو بول۔۔ مت کر اسطرح چپ۔۔۔ میں جانتا ہوں یہ خاموشی تجھے اندر اندر ختم کر رہی ہے۔۔۔ مت رہ چپ۔۔۔

تو جو چاہتا ہے سزا دی مجھے مگر۔۔۔ دور مت رہ۔۔ میں نے تجھے سگوں سے بڑھ کر سمجھا ہے۔۔۔۔

میرا بیٹا ہے یار تو" وہ اسکا سرخ آنسوں سے تر چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام کر بولے۔۔ ایل سی ڈی پر چلنے والی وڈیو کال سے یہ منظر سب دیکھ رہے تھے۔۔ سب کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔ زین۔۔ ضبط کیے کھڑا تھا جبکہ زیمل مسلسل آنسو صاف کر رہی تھی

وہ نظریں جھکائے کھڑا رہا مرتضی کا دل پھٹنے کو تھا سالار مرتضی کبھی نظریں نہیں جھکاتا تھا۔

سالار۔۔۔ تو نظر مت جھکا مجھ سے نظر ملا کر بات کر۔۔۔۔ کچھ تو بول" وہ بولے انکے چہرے پر تکلیف تھی مگر اس سے کی گناہ بڑھ کر سالار کے چہرے پر تھی

کیا کہوں" اسنے نظریں اٹھا کر مرتضی کو دیکھا تینوں بھائی بے چین ہوا ٹھے تھے تڑپ اٹھے تھے جبکہ مرتضی کو لگ رہا تھا وہ یوں ہی رہا تو انکا دم گھٹ جائے گا

اپکو کیا پکاروں۔۔۔۔ بابا یہ بس مرتضی۔۔۔۔

آپ جانتے ہیں ان دونوں لفظوں میں کتنا فرق ہے۔۔۔۔

۔۔اپ نے مجھے کہاں لا کر چھوڑا ہے۔۔۔۔"وہ پوچھ رہا تھا مرتضی اسکے شانے تھام کر رو پڑے۔۔۔

مجھے معاف کر دو۔۔۔۔"وہ بولے۔۔۔۔

میرا مان میرا فخر میری محبت میری ضد میری آنا۔۔۔آپکے ساتھ ختم ہو گئ۔۔۔جب پتہ چلا باپ جیسا رشتہ تو۔۔۔

میرے گرد ہی نہیں۔۔یہ خرید و فروخت ہے۔۔۔"وہ کہہ کر انکے ہاتھ ہٹا گیا

سالار۔۔۔۔ایکدم مدیھا کی اواز پر اسنے دیوار پر فل سائز لگی ایل سی ڈی پر سرخ نظروں سے دیکھا

میری جان۔میں تو کچھ بھی نہیں جانتی۔۔ تھی میں نہیں جانتی تھی سالار سالار میں نے تمھیں کبھی غیر نہیں

سمجھا میں جانتی ہی کیا تھی۔۔۔میرے بیٹے دھوکا دیا ہے تمھارے باپ نے ہم سب کو بہت برے انسان ہیں یہ

"مدیھا چیخی جبکہ مرتضی بیٹھتے چلے گئے۔۔۔ہار کر۔۔وہ اپنے آنسو نہیں روک سکے۔۔۔

آپ کیوں کہیں گی برا۔۔۔یہ میرا اور انکا مسلہ ہے۔۔۔باقی کوئ انھیں برا سمجھے۔۔۔مجھے برداشت نہیں ہو گا"وہ

سخت لہجے میں بولا۔۔۔مرتضی۔۔۔۔نے پلٹ کر اسکیطرف دیکھا تھا۔۔۔

وہ سر تھام کر بیٹھ گئے۔۔۔

سالار"کبیر۔۔۔نے اسکو پکارہ۔۔۔۔

سالار نے کسی کیطرف نہیں دیکھا۔۔۔۔

اور اپنے کمرے میں جانے لگا۔۔۔۔

مرتضی جبکہ ایکدم لیٹتے چلے گئے۔۔۔۔

بابا" زین کی چیخ پر سالار موڑا۔۔۔

اور باپ کو۔۔۔۔زمین پر بے بس پڑا دیکھ رک وہ۔۔ سڑھیوں پر سے اترتا۔۔ بھاگا تھا۔۔۔

اسنے مرتضی کو زین سے پہلے پکڑا۔۔اور بازوں میں بھر لیا۔۔۔

بابا" وہ اچانکا گال تھپتھپانے لگا مگر مرتضی میں کوئی جان نہیں تھی۔۔

بابا" خوف سے وہ چلایا تھا۔۔ یہاں تک کہ وہ بمشکل سناؤ بھی نہیں لے پا رہے تھے۔۔

فیروز" وہ دھاڑا۔۔۔اور فیروز ایکدم اندر داخل ہوا مگر سالار بنا کچھ دیکھے۔۔

مرتضی کو بازوں میں بھر کر۔۔۔وہاں سے باہر بھاگا تھا اسکا دل اس وقت بے حد تیز رفتار میں دھڑک رہا تھا۔

اگر مرتضی کو کچھ ہو گیا تو۔۔ شاید وہ خود کو کبھی معاف کر پاتا۔۔ وہ جان و دل سے اسے اپنا باپ مانتا تھا وہ اسے کھو نہیں سکتا تھا وہ اس سے ناراض ہو سکتا تھا۔۔۔

وہ گاڑی میں بیٹھا تو۔۔۔زین فورا۔۔۔ مرتضی کو لے کر بیٹھا جبکہ سالار تیز ڈرائیو کر رہا تھا۔۔ دوسری طرف سارے گھر والے بے تاب بے چین ہو گئے تھے

وہ ہوسپیٹل پہنچے۔۔۔تو مرتضی کو فورا۔۔۔

اڈمیٹ کر لیا۔۔۔۔

وہ پریشان تھا زین بے چین نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا اسنے زین کو نہیں دیکھا تھا۔۔وہ بار بار دیوار پر مکہ مارتا۔۔۔

اور ادھر ادھر چلنے لگ جاتا۔۔۔

زین کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو آ گئے۔۔۔

وہ سر جھکا گیا۔۔

سالار جیسے۔جلے پاوں کی بیلی بن گیا تھا۔۔

اچانک اسکی نظریں زین پر گئیں زین نے بھی اسکیطرف دیکھا۔۔اور وہ بے بس ہوتا ضبط کھوتا سالار کے سینے سے

لگ گیا

بس کردیں بھیا اپکی ناراضگی آپکی ہمیں ماردے گی۔۔۔جنہیں برداشت ہو رہی مجھ سے۔۔آپکی ناراضگی۔۔آپ

ایسا مت کریں بھیا۔۔۔پلیز۔۔آپ مت سوچیں۔۔ہم ہیں آپکے

بابا ہی آپکے بابا ہیں" وہ اسے بڑوں کیطرح سمجھا رہا تھا۔۔

تبھی ڈاکٹر۔۔باہر نکلا وہ کچھ بولتا کہ ڈاکٹر کیطرف بڑھا

یہ مائیز ہارٹ اٹیک ہے "

انھیں۔۔پروپر کیئر کی ضرورت ہے" ڈاکٹر بولا۔۔۔

وقت پر یہاں پہنچنے کی وجہ سے انکا کوئ بڑا نقصان نہیں ہوا انکا خیال رکھیں" وہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا جبکہ سالار

دروازہ کھولتا اندر گیا تھا

مرتضی ہوش میں نہیں تھے۔۔۔سالار سرخ نظروں سے انھیں دیکھنے لگا۔۔

بار بار مجھے ہی جھکنا پڑتا ہے مگر اس بار ایسا کچھ نہیں ہوگا" وہ روٹھے انداز میں بولا۔۔۔

اور وہیں بیٹھ گیا۔۔

زین نے جیسے۔۔۔سر تھام لیا تھا۔۔۔

سوکھ کا سانس۔۔اسکے حلق سے نکلا۔۔۔

ساری رات وہ اپنے باپ کو دیکھتا رہا تھا۔۔۔

اگر وہ اس بات کو سوچتا کے مرتضی نے اسے ساری زندگی دھوکے میں رکھا۔۔تو شاید وہ آگے نہ بڑھ پاتا یہ بات۔۔ اسکے دل سے کوئ نکال نہیں سکتا تھا۔۔یہ حقیقت کے وہ خرید وفروخت ہوا تھا۔۔۔یہ بات اسکی انا پر ہر روز لگنے والا کوڑا تھا مگر یہ بھی حقیقت تھی کہ وہ۔۔مرتضی کو کھو نہیں سکتا تھا۔۔اس ایک سال کے گزشتہ عرصے میں اسنے بار بار ایک بات محسوس کی تھی جتنی شدت زیمل کو پالینے کی تھی اتنی اپنے باپ کو دیکھنے کی تھی اپنی ماں سے ملنے کی تھی بھائیوں سے دوبارہ مل جانے کی تھی رشتے کی بھوک نے اسے کئ بار کمزور کیا کہ وہ خود ہی واپس لوٹ جائے۔۔۔

مگر قدم اٹھے نہیں وہ لوگ توانجان تھے اسکے لیے۔۔۔

اور سگے ماں باپ کے لیے اسکے دل میں کچھ نہیں تھا ڈھونڈنے سے بھی اسے یہ احساس نہیں ہوا کہ وہ کسی اور کی اولاد تھا۔۔۔

اسکے دل میں نہ نفرت کا جذبہ تھا نہ ہی محبت کا۔۔۔۔

مگر مرتضی کے بنا رہنا یہ ناممکن تھا۔۔۔

اور اس بات کو بھلا دینا بھی نہ ممکن تھا۔۔۔

وہ کشمکش کا شکار تھا رات آنکھوں میں کٹ رہی تھی دوسری نظر اسنے زین پر ڈالی سالار اس سے کچھ بولا نہیں تھا تبھی وہ کتنا بے چین تھا۔۔وہ مسکرا دیا۔۔۔

اگر وہ اسے بات کو بھلا دیتا تو۔۔۔اسکی فیملی دنیا کی بہترین فیملی تھی۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور زین کے پاس آیا۔۔

وہ سو رہا تھا۔۔۔

صوفے پر اسکے بالوں میں ہاتھ چلایا۔۔

بہت مس کیا ہے یار میں نے تمھیں" وہ آہستگی سے بولا

۔اور مسکرا دیا۔۔۔

زین گھیری نیند میں تھا دوسری نظر اسنے مرتضی پر ڈالی تو ایکدم چونکا وہ جاگ رہے تھے اسی کیطرف دیکھ رہے تھے اسنے وقت دیکھا رات کے تین بج رہے تھے۔۔۔

کچھ چاہیے" وہ بنا نزدیک آئے بولا

اپنا بیٹا" وہ اسکی جانب ہاتھ بڑھا کر بولے

کھو گیا ہے وہ۔۔۔ آپکے کاروبار میں" وہ بولا

سالار کیا ساری زندگی ناراض رہو گے" وہ غمگیں سے بولے۔۔۔

آپ نے غم ہی ایسا دیا ہے ساری زندگی۔۔۔۔ کے لیے یاداشت میں سما جائے گا" وہ انکے پاؤں کے پاس آگیا۔۔ انکا چارٹ دیکھنے لگا۔۔۔

میں نے بھلے اس وقت۔۔۔ تمھیں صرف اپنی بیوی کی محبت میں لیا تھا مگر کبھی تم سے محبت کم نہیں ہوئ بلکہ وقت کے ساتھ ساتھ تم سے محبت۔۔۔ بڑھتی چلی گئ اور دیکھ یار۔۔ تیرے غم نے دل کا مرض دے دیا۔۔۔ معلوم نہیں تھا تو اتنا اہم ہے" وہ بھیگے لہجے میں بولے۔۔

سالار نے انکیطرف دیکھا۔۔۔۔۔

مت مان اپنا باپ یار مگر بدگمان نہ ہو" کیوں نہ مانوں" وہ بگڑا۔ انکی جانب بڑھا۔۔ مرتضی اٹھ بیٹھے

کیوں نہ مانوں۔۔۔۔ میں مانتا ہی نہیں ایسی کوئ بات۔۔۔ کوئ بات نہیں جانتا میں ایسی۔۔۔

میں نے پورا سال انتظار کیا ہے بابا آپکا۔۔۔ اور آپ نہیں آئے۔۔۔

مجھے پرواہ نہیں کیا حقیقت ہے کیا نہیں۔۔۔ مگر میں نے بس آپکو دیکھا ہے اپنے باپ کی صورت اپنی ماں کو دیکھا ہے۔۔۔اپنے بھائیوں کو دیکھا ہے سب کو اپنا سمجھا ہے۔۔۔ایک بار مجھے بتاتے تو۔۔۔۔آپ۔۔نے یوں چھپایا خود بتاتے خدا کی قسم کبھی چھوڑ کر نہ جاتا بلکہ سختی سے تھام لیتا آپکو۔۔۔

کہ کہیں آپ نہ دور ہو جائیں مگر آپ نے۔۔۔۔چھپا کر۔۔۔۔میرے ساتھ بہت برا کیا ہے۔۔۔۔

بے حد" وہ بولا۔۔۔لہجہ بھیگا ہوا تھا۔۔۔۔

مرتضی نے اٹھ کر اسے سینے سے لگا لیا۔۔

سالار نے بھی انھیں سختی سے جکڑ لیا جیسے ان سے کبھی الگ نہیں ہونا چاہتا ہو۔۔۔

میں جانتا ہوں کبھی نہیں نکالو گے اپنے دل سے یہ بات مگر۔۔میں وعدہ کرتا ہوں اپنی آخری سانس تک۔۔۔۔

کوشش کروں گا کہ تم اسکو بھول جاؤ۔۔اور یاد رکھنا میرے بیٹے ہو تم۔۔۔بس۔۔اسکے علاؤہ کچھ نہیں۔۔۔۔۔

سال بھر تمھارے سے سامنا کرنے سے ڈرتا رہا تھا میں۔۔۔ورنہ اپنے بیٹے کے پاس اگلے لمحے آ جاتا۔۔۔

غصہ بھی تو کھوتے کی ناک پر بیٹھا رہتا ہے "

ہاں اب بھی مجھے ہی گالیاں دیں" وہ خفگی سے بولا۔۔

مرتضی کھل کر ہنسے۔۔۔۔

تو میرا شیر ہے۔۔۔آنکھ جھکا کر نہیں آنکھ اٹھا کر بات کرنا لوگوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر۔۔کوئی نہیں کہہ سکتا۔۔۔کہ تو میرا بیٹا نہیں۔۔جب تک ہم ساتھ ہیں کوئی ہماری طاقت نہیں ختم کر سکتا۔۔بڑا مشکل سال گزارا ہے۔۔میرے بیٹے۔۔۔

بہت مشکل۔۔۔تمھاری ماں۔۔۔مجھ سے سال بھر سے نہیں بولی۔۔۔تمھارے بھائی کھل کر بات نہیں کرتے ۔۔۔یہ بہت مشکل تھا۔۔۔تو میرے ساتھ ہے نہ تو مجھے کسی کا ڈر نہیں" وہ اسکا چہرہ تھام کر بولے۔۔۔۔

سالار سر ہلا گیا۔۔سرخ آنکھیں مرتضی نے اسکی صاف کی۔۔

سالار مرتضی۔۔اور بس" انھوں نے جیسے جتایا۔

سالار نے گہرہ سانس بھرا۔۔اور سر ہلا دیا وہ ایک فرمابردار بچے کیطرح انکی باتیں مان رہا تھا شاید وہ چاہتا تھا کہ کوئی اسے۔۔۔سنبھال کے اسے۔۔۔۔قابو کرے۔۔۔۔اسے حکم دے اور ایک سال نے اسے تنا تھکا دیا تھا کہ۔۔۔وہ مان رہا تھا سب۔۔ہاں دل اب بھی اسی جگہ پر تھا مگر اگر کھڑا رہتا تو بہت کچھ کھو دیتا۔۔۔اسے اپنے دل کو مارنا ہی تھا ۔۔۔۔اسکے علاؤہ وہ

جانتا تھا اسے صرف مرتضی سنبھال سکتا ہے۔۔اور ایسا ہو رہا تھا۔۔زین کافی دیر سے یہ سب دیکھ رہا تھا یار میں بھی تم لوگوں کا کچھ لگتا ہوں ایک منٹ کے لیے مجھے نہیں دیکھا" وہ برا مناتا بولا۔۔سالار نے آنکھیں صاف کر کے اسکیطرف دیکھا۔۔۔

اور اسکے لیے بازو کھول دیے

زین ایکدم اسکے بازؤں میں سما گیا۔۔۔

ائ مس یو آئ مس یو سو مچ بھیا۔۔ بہت زیادہ میں نے آپکو مس کیا۔۔۔ہے۔۔۔آپ سوچ نہیں سکتے ہر پل مس کیا ہے آپ جانتے ہیں بڑے بھیا نے میرا نکاح کرادیا مگر میں نے قسم کھائی تھی شادی تبھی کروں گا جب آپ ساتھ ہوں گے "

وہ باتیں کرنے لگا

واٹ" سالار کو دھچکا لگا

تمھارا نکاح ہو گیا ہے۔۔۔وہ حیران تھا

ہاں کبیر نے رمشہ سے نکاح کرادیا ہے اسکا" مرتضی اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے بولے۔۔۔

زین انکیطرف دیکھنے لگا

یہ انسان تو ضرورت سے زیادہ اوور ہے اسے لگ رہا تھا میں مر گیا ہوں وہاں نہیں آؤں گا" سالار غصے سے بولا۔۔۔

زین تو بہت خوش تھا۔۔۔اب کبیر کی بھی پکڑ ہو گی

زین نے باپ کیطرف دیکھا

سوری بابا" وہ شرمندگی سے بولا سال بعد ان سے بولا تھا۔۔۔

مرتضی نے دونوں بیٹوں کو سینے سے لگا لیا۔۔۔

انکے چاروں بیٹے انکی طاقت تھیں۔۔۔اور وہ تب ہی مظبوط تھے جب سب ساتھ تھے۔۔۔

چلواب واپس۔" مرتضی بولے۔۔سالار نے نفی کی۔۔

مجھے لگتا ہے میں یہاں سیٹل ہوں" اسنے کہا۔۔۔

توتم چاہتے ہو میں تمھاری جوتیوں سے چھترول کردوں" وہ بھڑکے۔۔۔

یار میرا موڈ نہیں مجھے کندن پسند آگیا ہے بلکہ آپ بھی شفٹ "

سالار" مرتضی نے اسکو گھور کر دیکھا

سالار اپنی بولتی دبا گیا۔۔

اچھا یار ٹھیک ہے۔۔۔ مگر میرا کنسرٹ ہے۔۔اسکے بعد۔۔اور میں چاہتا ہوں میرے لندن کے آخری کنسرٹ میں میری ساری فیملی ہو" وہ جوش سے بولا۔۔

یہ اچھا ہے بھیا زرا ہم بھی کندن کی کھل کر ہوا کھالیں گے" زین ایکسائٹیڈ ہوا۔۔

یار تمھاری شادی ہی یہاں کرتے ہیں قسم سے ایسا۔۔مست "

میں سن رہا ہوں" مرتضی نے گھورا۔۔۔

توآپکو کیا منع ہے لڑکیوں سے باتیں کرنا" وہ آنکھ دبا کر بولا

۔۔

مجھے لگا شاید تم کچھ سدھر جاؤ "

سالار مرتضی صاحب کبھی نہیں سدھرے گا۔۔۔اولڈ مین۔۔۔آپکے لیے۔۔۔بھی میرے پاس۔۔اے ون گرلز۔۔"

سالار" وہ غصے سے بھڑکے مدیحا تو پہلے ہی ناراض تھیں اوپر سے یہ کھوتا۔۔۔حد ہی تھی۔۔۔۔

اسپر بھی۔۔

بابا ویسے یہ اچھا اوپشن ہے کہ۔۔۔میری شادی لندن میں ہو" زین تو وہیں ٹک گیا۔۔۔

شیٹ آپ" مرتضی دوبارہ بیڈ پر لیٹتے بولے۔۔

زین نے منہ بنایا سالار نے آنکھ ماری جیسے کہہ رہا ہو۔۔

تم تو ریلکس رہو۔۔۔میں دیکھ لوں گا زین تو ایکدم خوش ہو گیا۔۔۔

دوسری طرف۔۔۔مرتضی نے سالار کیطرف دیکھا۔۔۔

یہ کب تک مراسیوں والا کام کرنا ہے تم نے" وہ بولے

یار بابا آپ میری انسلٹ کرتے ہیں یہ بول کر" وہ غصے سے بولا۔۔

یار تیرے پاس کوئی ڈھنگ کا کام ہے" مرتضی بھی بگڑے

میں دنیا بھر میں مشہور ہوں "

سالار یہ ہی منہ جا کر اللہ کو دیکھانا ہے ساری زندگی ناچنا گانا ہے تم نے" مرتضی اور سالار کی بحث فل فورم میں تھی

۔۔

دونوں طرف سے جوابوں کے گولے پڑ رہے تھے اور آدھی رات کو۔۔زین یہ سب خوب انجوائے کر رہا تھا

وہ گھر لوٹے تو۔۔زیمل سالار کو خوش دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔۔۔

اسنے بے پناہ خوشی سے۔۔سالار کا ہاتھ پکڑتے پکڑتے خود کو روکا کیونکہ مرتضی بھی تھے وہیں۔۔۔

سالار نے اسکیطرف دیکھا

کافی بنادو۔۔ہمیں" وہ کہنے لگا۔۔۔

زیمل نے جلدی سے سر ہلایا۔۔۔اور وہاں سب کے لیے کافی بنانے لگی۔۔۔

وہ سب۔۔۔باتیں کر رہے تھے۔۔سالار مرتضی کی گود میں سر رکھے لیٹا تھا۔۔بحث نوک جھوک چل رہی تھی

اسے سب کچھ بتا رہا تھا کہ پریشے اور عمل کی شادی ہوگئی ہے

۔۔اسکی پوسٹینگ اسکی جوب۔۔۔۔کبیر کی بیٹی عارض کی بیٹی سب کے بارے میں بتا رہا تھا۔۔۔

سالار بھی سن رہا تھا جبکہ مرتضی اسکو مسکرا کر دیکھ رہے تھے

یہ تو وہ بھولنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

یہ پھر وہ خوش تھا جو بھی صورت تھی انکا بیٹا انکا جوان خون۔۔انکا شیر خوش تھا اسکے علاوہ انھیں کچھ نہیں چاہیے تھا

یار آپ مما سے بات کر لیں مما بہت روتی ہیں" زین نے کہا تو سالار ایکدم اٹھا۔۔۔

لاؤ فون دو اپنا" اسنے مانگا۔۔۔

زین نے اسے فون دیا۔۔۔ جبکہ زیمل نے انکے آگے کافی دی۔۔

ایک منٹ زرا مجھے ایک بات بتاو۔۔ تم زیمل کے ساتھ اتنا مس بیہیو کیوں رکھتے تھے" سالار غصے سے اسکا موبائل پھینکتا بولا

اوہ میرا موبائل" زین کی جان نکل گئی ابھی تو لیا تھا اتنا مہنگا۔۔اسکی نوکری سالار جیسی تو نہیں تھی جہاں پیسہ برستا ہو

یار بھیا سیدھی طرح کہیں بھابھی سے معافی مانگو میرا موبائل کیوں پھینکا" وہ منہ بناتا بولا۔۔

تمیز سے معافی مانگو اور دوبارہ اسطرح کرنے کی صورت میں تمھاری گردن دبادوں گا" وہ وارن کرنے لگا

سوری بھابھی" وہ زیمل کیطرف دیکھتا بولا۔۔۔

اٹس اوکے" وہ جلدی سے بولی زین خوش ہو گیا جبکہ اپنے موبائل کو دیکھنے لگا جس کی سکرین پر سکرچ آیا تھا

آپ لے کر دیں گے مجھے موبائل حد کرتے ہیں" وہ رو دینے کو تھا

ڈھائی لاکھ کے لیے مر رہے ہو۔۔ دفع ہو جاؤ کنجوس" اسنے گھور کر دیکھا اور۔۔۔۔ دوبارہ مرتضی کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا

--

مرتضی سمیت وہاں سب کے چہروں پر مسکراہٹ تھی

رات بھر جاگنے کے باعث وہ تھک کر کمرے میں آیا تو زیمل بھی جلدی سے بھاگ کر۔۔اسکے پیچھے آئ کیونکہ۔۔ زین اور۔۔۔ مرتضی بھی ریسٹ کرنے چلے گئے تھے جبکہ ساری فیملی سالار کے لندن میں آخری کنسرٹ پر یہاں آ رہی تھی اور سب کو زین نے بلایا تھا سالار نے نہیں۔۔۔

سالار روم میں آیا تو فوراً کمرے میں آتی زیمل کو اسنے پیار سے اپنی بانہوں میں سمیٹ لیا

جلدی جلدی مجھے سب بتائیں" وہ اسکی شرٹ کے بٹن سے کھیلتی بولی اسکی قربت سے زرا شرم سی بھی آئ۔۔۔

اممم کچھ خاص نہیں۔" سالار اسے لیے بیڈ پر آ گیا

ایسا کیسے۔۔خاص نہیں باتئ مجھے۔۔ بابا نے کیا کہا۔۔آپ خوش ہیں نہ اب" وہ پوچھنے لگی جبکہ۔۔۔سالار لیٹ گیا اور زیمل۔۔ کو بھی ساتھ لیٹا لیا۔۔

وہ بنا کچھ کہے زیمل۔۔۔کی گردن میں چہرہ چھاپ گیا۔۔ بھینے بھینے بالوں کی خوشبو۔۔۔اسے سکون دے رہی تھی

سالار" زیمل نے احتجاج کیا وہ اس سے نہیں بول رہا تھا

جی میری جان" وہ اسکے گال کو چھوتا بولا۔۔

ب۔۔ با با بابا نے کیا کہا" وہ کچھ گھبرا کر بولی اسکی خمار آلودہ نظریں زیمل پر جو اٹک گئیں تھیں۔۔۔۔

کچھ خاص نہیں کہا۔۔" وہ پھر سے وہی جواب دینے لگا

پھر آپ" زیمل کنفیوز ہوئ۔۔۔

مجھے میرا باپ چاہیے تھے زیمل میں انھیں کھو نہیں سکتا۔۔۔۔

ہاں یہ بات میرے دل سے نکل نہیں سکتی۔۔۔۔

مگر میں انھیں کھو نہیں سکتا اپنے رشتوں کو نہیں کھونا چاہتا" اسنے کہا۔۔آنکھوں میں اداسی آگئ

۔۔۔

آپکے دل سے اللہ نکال دے گا یہ ساری باتیں۔۔آپ خوش رہا کریں سالار" وہ اسکا چہرہ تھامتی بولی اور۔۔آج پہلی بار۔۔اسکی آنکھوں کو چھو کر اسنے سالار کا دل واقعی خوش کیا تھا۔۔

سالار مسکراہٹ دبا گیا جبکہ وہ۔۔شرمانے لگی۔۔۔

یہ اچھا تھا جوابی کروائ زرا ٹف ہو گی" وہ معنی خیزی سے آنکھوں کو جنبش دینے لگا

زیمل نے دانتوں میں پھر سے لب دبالیا جبکہ سالار نے اپنے انگوٹھے سے اسکے دانتوں سے نکالا اور چاہت سے اسکو چھو لیا۔۔

زیمل نے اسکی گردن میں بازو حائل کر لیا۔۔۔

لمحے سرکنے لگے۔۔گاؤں بڑھنے لگا۔۔۔

جیسے چاروجانب۔۔۔پھول سے بکھرنے لگے۔۔۔۔

وہ چاہت سے اسے دیوانہ بنا رہا تھا۔۔وہ اسے ہلکان سا کر رہا تھا۔۔

سالار کا ذہن جیسے برسوں بعد سکون میں آیا تھا۔۔اور زیمل مسکرادی آج اسکی قربت میں۔۔۔

وہ عجب فسوں محسوس کر رہی تھی۔

مجھے بیٹا چاہیے" وہ اچانک اسکی آنکھوں میں دیکھتا بولا۔۔۔۔

زیمل پل دو پل میں سرخ ہوئ۔۔۔

کبیر اور عارض کی بیٹیوں کا جینا حرام کر دینے والے دو بیٹے" اسنے آنکھ دبائ

مجھے یقین ہے۔۔ آپ جیسے فضول دماغ ہی ہو گے اگر بیٹے ہوئے تو" وہ مسکراہٹ روکتی بولی

اچھا۔۔ تو میرا فضول دماغ ہے بتاتا ہوں تمھیں ایسی کی تیسی تمھاری زبان جو پٹاپٹ چل رہی ہے" وہ بولا اور اچانک ہی حملہ آور ہوا۔۔

زیمل کھلکھلا کر ہنس دی

سالار کے لیے یہ کنسرٹ اسکی زندگی کا بہترین کنسرٹ تھا۔۔

سب اسکے ساتھ تھے۔۔ وہ سٹیج پر کھڑے ہو کر کراؤڈ پر نظر دوڑاتا تو۔۔۔ ایک طرف مسکراتا باپ دیکھائی دیتا جو اپنی مسکراہٹ کو۔۔ اپنے مزاج کے غصے میں چھپانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔ ایک طرف ماں دیکھتی جس کی آنکھیں ۔۔۔ اسکے چہرے کی خوشی دیکھ کر بھیگ گئیں تھیں۔۔۔ تین بھائ تھے۔۔۔ بڑے کی آنکھوں میں محبت کا اپنے لیے جہان دیکھتا۔۔ جبکہ دونوں چھوٹوں میں جوش۔۔ کمال تھا۔۔۔

بھابھی تھی۔۔۔ بہنیں تھیں۔۔۔۔

اور جب اپنے پہلو میں دیکھتا تو اسکی محبت تھی۔۔۔۔

ہاں یہ غم بڑا تھا کہ عمر کے اس حصے میں وہ یہ جان سکا تھا کہ اسکا باپ جس کی اسنے مانی۔۔ جس کو اپنا آئیڈیل سمجھا وہ اسکا حقیقی باپ نہیں یہ دل پر جیسے زخم کیطرح تھی بات۔۔۔ مگر وہ ان چہروں میں خوشیوں کو اپنے دل پر لگے زخم کی وجہ سے کھو نہیں سکتا تھا۔۔

یہ کنسرٹ۔۔۔ اسکا شاندار کنسرٹ تھا۔۔ اسکا جوش ولولہ ہی الگ تھا۔۔ ایک ادا تھی جو لندن میں وہ۔۔ اس رات اتار آیا۔۔ تھا۔۔۔

آسمان۔۔۔ پر چاند طرح اسکا نام چمک اٹھا تھا۔۔۔۔۔

اور اسے ان رشتوں کے لیے اپنی تکلیف کو ایک طرف رکھنا پڑتا تو وہ بلکل ایسے ہی کرتا۔۔ وہ اس بیوقوفی سے ان پیاروں کو نہیں کھو سکتا تھا

جو اسکے خوش ہونے سے خوش ہوں اور اس کے اداس ہونے سے اداس وجہ سگے یہ سوتیلے کی نہیں تھی یہ اپنے یہ غیر کی نہیں تھی وجہ اپنائیت اور خلوص کی تھی جو اسنے کی تھی۔۔۔

ماں سے۔۔۔ اپنے باپ سے۔۔۔۔

اور وہ۔۔ انھیں کے ساتھ رہ کر خوش رہ سکتا تھا۔۔۔۔

اس کنسرٹ کے دوران اسنے ایک بار آسمان کی جانب دیکھا۔۔

یہ آخری کنسرٹ تھا۔۔۔

یہاں وہ طے کر چکا تھا وہ آج کے بعد کبھی گائے گا نہیں۔۔۔

کیونکہ۔۔۔ مرتضی اکثر اس بات پر بضد ہوتے تھے کہ وہ یہ پرفیشن چھوڑ دے۔۔ اور جب سے ایک سال وہ ان سب سے دور رہا تو نہ جانے کس کس لمحے وہ۔۔ اپنے پرفیشن کی وجہ سے خود کا دم گھٹتا محسوس کرتا رہا تھا۔۔ کتنی بار دل کرتا تھا سب چھوڑ کر پلٹ جائے۔۔۔۔

اور جب اسے۔۔ سب مل رہا تھا۔۔۔

اللہ ایک بار اسے پھر اسکے اپنوں میں بھیج رہا تھا۔۔۔۔

تو وہ سب چھوڑ سکتا تھا۔۔ یہاں اپنی کامیابی اپنی شہرت سب۔۔۔

کیونکہ اسے۔۔ رشتوں کی تلاش تھی۔۔۔

اور یہ رشتے اسکے لیے سب تھے۔۔۔

وہ لمحہ بھی دور نہیں رہنا چاہتا تھا۔۔۔

وہ جانتا تھا اس فیصلے سے شاید مرتضی اسکی پیشانی چوم لیں۔۔۔

اور وہ انکے چہرے پر یہ خوشی دیکھنا چاہتا تھا۔۔

پھر تھی اسکی محبت۔۔۔۔

خوبصورت بیوقوف۔۔۔۔

اسکے بنا تو شاید سانس بھی اب محال تھی۔۔۔ اسنے زیمل کو مسکرا کر چاہت سے دیکھا۔۔۔۔

اور۔۔۔ لندن کی فضا میں یہ آواز گونجی تھی۔۔۔

Life is more beautiful than the beauty of a red inchal

------------------...............

حالانکہ زین کی خواہش تھی کہ اسکی شادی یہیں لندن میں ہو مگر مرتضی کے جھٹکنے سے۔۔ وہ منہ بسور گیا۔۔۔

کیونکہ مرتضی واپس لوٹنا چاہتے تھے۔۔۔

اپنے گھر۔۔۔ اور وہ ان سب کو آرڈر دے چکے تھے۔۔۔ سالار کی کنسرٹ کی رات ہی سب کی صبح کی فلائٹ کی ٹکٹس بک ہیں۔۔ تو سب تیاری کر لیں۔۔۔

کچھ لوگوں کی ہنی مون کی خواہش بھی دم توڑ گئی جس میں عارض اول نمبر پر تھا

۔البتہ آیت بہت خوش تھی۔۔۔ کیونکہ اسکی انھیں حرکتوں نے ایک بار اسے پھر مشکل میں ڈال دیا تھا۔۔

یعنی نور کا بہن یہ بھائی آنے والا تھا۔۔ اور لندن آنے سے پہلے ہی اسے یہ خبر ملی تھی عارض تو بے حد خوش تھا البتہ آیت شرمندہ سی تھی۔۔۔

جبکہ نین نے اسے خوب چھیڑا تھا۔۔۔

البتہ ساتھ ساتھ صاف لفظوں میں کہہ بھی دیا کہ وہ تو ایک بچے سے ہی تھک گئی ہے۔۔ دوسرے کا ابھی کوئی چانس نہیں۔۔۔ جبکہ سالار نے زیمل کے کانوں میں ساری فلائٹ ایک ہی بات کہہ کہہ کر دھوائیں نکال دیے تھے

یہاں تک کے اسنے۔۔ کوشش کی کہ وہ سیٹ بدل لے۔۔ مگر اسکے چنگل سے نکلنا کوئی آسان کام تھا۔۔۔

مرتضی نے اپنی فیملی پر مسکرا کر نگاہ ڈالی تھی۔۔۔انکے سارے بیٹے اپنی بیویوں کے ساتھ بیٹھے تھے انکی اپنی بیوی اب بھی ان سے ناراض تھی مگر بیٹھیں انھیں کے ساتھ تھیں اور یہ سالار کی بدولت تھا۔۔۔

اسنے ضد کر کے سب کی سیٹ مینیج کی تھیں۔۔ جبکہ خود وہ سب سے اینڈ میں بیٹھا تھا تاکہ سب پر نظر رکھے مگر کوئی اسپر نگاہ نہ ڈال سکے اسکی چلاکی پر کبیر نے داد دی تھی جسے اسنے مسکرا کر قبول کیا تھا۔۔۔

تمھارے سے زیادہ۔۔بے ہودہ آدمی پیدا ہی نہیں ہوا۔۔" کبیر نے اسکی ڈھٹائی پر گھورا۔۔۔

عارض ہو چکا ہے بگ برو۔۔۔ڈونٹ وری اپنی اور اسکی سپیڈ دیکھ لو" کبیر جانتا تھا اسکی بات کا رخ کیا ہے۔۔۔

شرم ورم ہے تم میں بابا نے سن لیا تو یہیں الٹا ٹانگ دیں گے "

۔

اب اس میں الٹا ٹانگنے کی کیا بات ہے۔۔ یار شرطیہ بات ہے۔۔ میں تو کہہ رہا ہوں مما بابا کی صلح کراتے ہی نہیں مجھے خطرہ ہے۔۔ان دونوں سے" وہ آنکھیں گھما کر بولا۔۔۔

زین تو اپنی ہنسی روکنے کے چکر میں سرخ ہو رہا تھا۔۔۔ جبکہ کبیر نفی میں افسوس سے سر ہلانے لگا جبکہ عارض نے اسکا شانہ تھپتھپایا تھا۔۔۔۔

بہت گھیرہ سوچا ہے بھیا آپ نے" عارض کا قہقہہ اٹھا۔۔ تو سب نے انکیطرف دیکھا خاص کر انکی بیویوں نے۔۔۔

لگا تھا عرصے بعد وہ سب اکٹھے ہوئے ہیں۔۔۔

تم سب بیٹھو گے یہ نہیں" مرتضی نے پلٹ کر زرا رعب سے کہا۔۔۔۔

وہ سب شرافت سے بیٹھ گئے۔۔۔۔

جبکہ سالار نے زیمل کا ہاتھ تھام کر۔۔۔نرمی سے چھوا۔۔

سالار" وہ سٹپٹا کر اپنا ہاتھ اس سے چھڑانے لگی جبکہ نگاہ ادھر ادھر بھی تھی۔۔۔

میڈیم میں آخر میں اسی لیے بیٹھا ہوں تاکہ میرا رومینس کوئی دیکھ نہ سکے تو۔۔ایزی رہو اور جو میں کرنا چاہتا ہوں
کرنے دو" وہ بولا اور زیمل کے کان کے نزدیک جھکا

م۔۔مگر کوئی پلٹ بھی تو سکتا ہے۔۔پلیز آپ دور ہوں" وہ گھبرا کر بولی۔۔۔

سب چاہتے ہیں کوئی انکی طرف نہ دیکھے اگر تم چاہتی ہو میں سب کے رومینس میں گھس جاؤں تو بتا دو" وہ ایکدم
سیدھا ہو گیا۔۔۔

تو اسنے۔۔۔جلدی سے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔

پلیز۔۔۔کسی کو تنگ مت کیجیے گا" زیمل نے کہا جبکہ سالار نے ہنس کر۔۔اسکا چہرہ تھام لیا۔۔

اسکے خطرناک ارادے اسکی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے

نہیں سالار" زیمل نے ہونٹوں کو دانتوں میں دبالیا۔۔۔۔

سالار نے اسکے گال پر لمس بکھیرا۔۔۔

اور ایک دم اس سے دور ہوا۔۔

البتہ زیمل چکرا ہی گئی۔۔۔

تھی

--

دور رہو مجھ سے۔۔۔ایسی مشکل بنا کر آ جاتی ہو بار بار چپکنے کا دل کرتا ہے" وہ چیڑ کر بولا۔۔زیمل نے اسے۔۔دیکھا

ڈرامے" وہ سر جھٹک کر بولی۔۔

تمھارے ڈرامے تو نکالتا ہوں نہ میں۔۔اور زبان چلاؤ بعد میں مت کہنا پلیز سالار پلیز۔۔۔ "

اچھا اچھا" زیمل سرخ رہ گئ۔۔۔۔

وہ تو بنا لحاظ کے چلے ہی جا رہا تھا

تم سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔میں کتنا خوش ہوں" آیت کے شانے پر ہاتھ رکھ کر عارض نے اپنی بیٹی کا گال چھوا تھا

اور آپ جانتے ہیں میں کتنی پریشان ہوں عارض مجھ سے تو نور بھی نہیں سنبھلتی" وہ بے چارگی سے بولی۔۔۔

اے سنو شرافت سے جتنے سالار بھیا کے بچے ہوں گے اتنے ہی میرے ہوں گے۔۔خبردار۔۔جو مجھے روکا "

میری بھی کوئ ویلیو ہے عارض صاحب" آیت نے آنکھیں گھما کر دیکھا

میری موٹی سر آنکھوں پر تمھاری ہر ادا۔۔" وہ آنکھ دبا کر بولا۔۔آیت نے گھورا۔۔۔۔

جبکہ دونوں ہنس دیے۔۔۔۔

ہر گزرتا دن دونوں کو ایک دوسرے سے مزید قریب ترین کرتا جارہا تھا۔۔

آیت نے اطمینان سے۔۔اسکے شانے پر سر رکھ کر آنکھیں موند لیں تھیں

وہ اب گھبراتی نہیں تھی نہ ہی بابا کو یاد کرتی تھی کیونکہ اب اسے ضرورت نہیں تھی

اسکے پاس اسکی زندگی کا سب سے خوبصورت رشتہ تھا۔۔اب کوئ اسے چاہیے تھا

نہیں کوئ نہیں۔۔۔

کبیر آپکی بیٹی کے علاوہ اس جہاز میں میں بھی بیٹھی ہوں" نین نے زرا خفگی سے کہا۔۔۔

میری جان آپ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہی ہیں یار۔۔بیٹی سے پیار کر رہا ہوں تب بھی جلن ہو رہی ہے" وہ ہنسنے

لگا۔۔۔

جلن کی بات نہیں ہے ٹھیک ہے کریں بیٹی سے پیار اچھے سے کر لیں کبھی کچھ رہ نہ جائے" وہ بولی اور کھڑکی سے باہر

دیکھنے لگی۔۔

کبیر نے نیند میں جھولتی اپنی بیٹی کو۔۔۔ گود میں لیٹا لیا اور گود میں لیٹتے ہی وہ۔۔ سو گئ۔۔ جبکہ کبیر نے نین کا شانہ

ہلایا

کبیر مجھے بات نہیں کرنی" نین نے صاف ہری جھنڈی دیکھائی

دیکھو مجھے بھی فیل ہو رہا ہے عارض کتنا تیز نکلا ہے جبکہ میں اور سالار" وہ افسوس سے بولا۔۔

کوئی شرم کریں یہ کوئی جگہ ہے ایسی باتوں کی" نین نے گھورا۔۔۔

واللہ اچانک شرمایا جارہا ہے۔۔ خیر مجھے یقین ہے۔۔ میرے سارے شریف بھائی اسی موضوع پر بحث کررہے ہیں" وہ بولا

نین نے اپنی ہنسی روکی ویسے وہ جانتی تھی سالار سے تو یہ ہی امید تھی کہ وہ کیسے جل بھن گیا تھا۔۔۔

یہ جان کر کہ عارض ایک بار پھر سے باپ بننے والا ہے جب کہ وہ چاہتا تھا سب نے عجیب ریس لگالی تھی۔۔۔

وہ کبیر کیطرف دیکھ کر ہنسنے لگی

مجھے بھی اس ریس میں حصہ لینا ہے" وہ معصومیت سے بولا

ہاں اتنے ہی بڑے نوشہ میاں ہے شریف زادے۔۔۔ جانتی ہوں میں کتنے خطرناک ہیں آپ" نین نے سر جھٹکا

۔۔۔۔

پراوڈ آف می" کبیر نے آنکھ دبائی

نین اسکی بے حیائی پر اسکے مکے مارنے لگی

جبکہ کبیر نے اسے خود میں بھر لیا۔۔

میں بہت خوش ہوں" وہ بولا اپنی بیٹی کو بھی پیار سے دیکھا تھا

جانتی ہوں۔۔ سالار بہت اہم ہے آپ سب کے لیے" نین نے کہا تو۔۔۔ کبیر نے سر ہلایا۔۔۔

پہلے بھی بہت تھا اور اب تو۔۔۔ بے حد ہو گیا ہے" وہ بولا۔۔۔ تو نین نے سر ہلا دیا۔۔۔

جیسے وہ مان گئی ہو کہ انکے رشتے آپس میں بہت مظبوط تھے

مرتضی ایک تناور درخت تھے جبکہ انکی چار شاخیں اور ایک شاخ بھی انکے تن سے جدا نہیں ہو سکتی تھی نہ ہونا چاہتی تھی۔۔۔۔

....

رمشہ زین کا پھولا ہوا منہ دیکھ رہی تھی مگر وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ منہ پھولنے کی وجہ کیا ہے

اسنے ایک بار پھر سے اسکیطرف دیکھا۔۔۔

اب کے زین نے بھی دیکھا۔۔

رمشہ نے نگاہ پھیر لی۔۔

ایک بار شادی ہو گئ نہ یہ نظروں کی ہیرہ پھیری اچھے سے سیکھا دوں گا" وہ اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں جکڑتا زرا غصے سے بولا۔۔۔

زین" رمشہ نے ہاتھ چھڑانا چاہا

کوئ دیکھ لے گا" وہ پریشان ہوئ

دیکھتا رہے۔۔بیوی ہو میری تم جب میں کہہ رہا تھا کہ تم میرے ساتھ بیٹھو گی تو تمھیں کیا دورے پڑے تھے۔۔۔

بھائیوں کے ساتھ بیٹھنے کے" وہ زرا بگڑے تیروں میں بولا۔۔۔

تایا ابو کیا سوچتے۔۔ایسے آپ تو۔۔بے حیائ سے بول گئے تھے" رمشہ نے اسے شرم دلائی

واہ واہ۔۔۔تایا ابو کے پاس اپنی بیوی ہے تو وہ جو بھی سوچے ہمارے بارے میں۔۔ ویسا ہی سوچتے جیسا سوچا جا سکتا ہے

۔۔۔

بات اتنی ہے کہ۔۔۔ایک منٹ بھی گھر لوٹ کر میں انتظار نہیں کروں گا" وہ بگڑا بگڑا جا رہا تھا

۔۔

رمیشہ نے اپنی ہنسی روکی۔۔۔

ہنس کیوں رہی ہو یہ ویلیو ہے میری میں غصہ کر رہا ہوں خود ہنس رہی ہو" وہ غصے سے بولا۔۔

نہیں۔۔ بس سوچ رہی ہوں۔۔ بچپن سے لگتا تھا تایا ابو کے سارے بیٹے دماغ سے کریک ہیں آج پتہ نہیں کیوں یقین ہو گیا ہے" اسنے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔

اور ونڈو کیطرف چہرہ موڑ لیا۔۔۔

یہ کریک شخص رومینس بھی میڈنسی سے کرتا ہے۔۔ جسٹ لیٹیل ویٹ اینڈ واچ" اسنے۔۔اسکے کان میں دھیرے سے کہا

رمشہ کا دل زور سے دھڑکا تھا

زین البتہ دور ہو گیا اسکے بھائی اسے بم سے اڑاتے یہ نہیں باپ ضرور اڑا دیتا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سب گھر پہنچ گئے تھے۔۔ مرتضی ہاؤس کی خوشیاں لوٹ آئیں تھیں۔۔۔

پورے گھر کی رونق لوٹ آئی تھی۔۔۔

اور آتے ساتھ ہی زین کی شادی کی تیاریاں شروع ہو گئی تھیں۔۔۔۔

جس میں سب بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے تھے کیونکہ سب بہت خوش تھے۔۔۔

سعیر اور اسکا باپ اپنا گھر چھوڑ کر کنیڈا کی فلائیٹ کے لیے پیکنیگ کر رہے تھے کیونکہ وہ دنوں پاکستان سے ہمیشہ کے لیے چلے جانا چاہتے تھے۔۔

وہ دونوں حال میں آئے۔۔ دونوں نے ایک دوسرے کیطرف دیکھا

سنا ہے کہ سلاار لوٹ آیا ہے" سعیر کے باپ نے اسے بتایا

مجھے ان سے غرض نہیں۔

اور سالار کے اصل باپ کا کیا کیا ہے تم نے" انھوں نے پھر سے پوچھا

سالہ لالچی تھا۔۔ اسے تو۔۔ دفع کر دیا میں نے خیر۔۔ چلیں" وہ بولا۔۔۔ اور اس سے پہلے وہ لوگ باہر نکلتے۔۔

مرتضی صاحب اپنی شاہانہ چال چلتے سامنے سے داخل ہوئے انکے پیچھے۔۔۔ کبیر ایک طرف سنجیدہ چہرہ لیے جبکہ دوسری طرف سالار مرتضی بے حد شاندار پرسنلٹی کے ساتھ غضب جلال چہرے پر لیے۔۔۔۔

جبکہ پیچھے زین اور عارض کے چہرے ویسے ہی تھے۔۔

سالار نے انکے حیران و پریشان۔۔۔ چہروں پر مکے برسا دیے۔۔۔ جیسے۔۔۔۔ بنا روکے بنا کچھ سوچ سمجھے وہ سعیر پر ایسے تل پڑا۔۔ جیسے کوئ جنگلی شیر اپنے شکاری کو چی پھاڑ دے جبکہ۔۔ کبیر عارض اور زین۔۔ بھی اسکے باپ کو پیٹ ڈال چکے تھے

سالار بنا سانس لیے سعیر کو مار رہا تھا۔۔ جیسے وہ۔۔ اپنے اندر کی تکلیف کو ختم کر دینا چاہتا ہو۔۔ یہ وہ شخص تھا جو اسکے سامنے یہ حقیقت لایا تھا

کاش وہ چھپا کر رکھتا اور اسے آخری سانس تک بھی پتہ نہ چلتا کہ وہ کسی اور کا بیٹا تھا مرتضی کا نہیں۔۔۔۔

مگر یہ شخص اسے ساری عمر کی تکلیف دے چکا تھا تبھی۔۔ سالار۔۔ نے اسکی جان پر بنا دی تھی یہاں تک کے وہ آدھ مرا ہو گیا۔

مرتضی نے اسے دور کھینچا۔

لوگوں کے پیسے مارے ہیں ان دونوں نے باقی بدلہ ان سے پولیس لے گی "

مرتضی بولے۔۔ سالار نے سعیر پر تھوک دیا۔۔

یہ اصلیت ہے سالار مرتضی کی اور یہ اصلیت ہے سعیر کی۔" وہ دھاڑا تھا۔۔۔ اسکو نخوت سے دیکھا۔۔

\-

اسنے کروٹ لی تو۔۔۔ جیسے خود کو قید پایا۔۔۔اپنا آپ چھڑانے کی حتلامکان کوشش کی مگر۔۔۔اسنے چھوڑنا نہیں تھا یہ بھی وہ جانتی تھی۔۔اسنے سالار کو زرا سا دور کیا اور اسکا ہاتھ بھی خود پر سے ہٹایا اسی جدوجہد میں وہ نیند سے مکمل بیدار ہو گئ تھی۔۔۔آج زین کی بارات تھی۔۔۔اور گزشتہ شب مہندی کا فنکشن گزرا تھا۔۔۔۔

اور سالار نے اسے اچھی طرح احساس دلایا تھا کہ وہ کتنی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔خود بھی وہ بے حد ہینڈسم لگ رہا تھا مگر۔۔۔وہ خود سے زیادہ زیمل کو اہمیت دیتا تھا۔۔زیمل کی تعریفیں کرنے میں اس نے محفل میں بھی کوئ کثر نہیں چھوڑی دوسری طرف زیمل شرمندہ تھی سب سے سب آنٹیاں۔۔۔اسکو دیکھ کر ہنستی۔۔۔لڑکیاں بھی جبکہ۔۔۔ نین آیت پریشے عمل سب نے الگ ریکارڈ لگائے تھے۔۔۔اور شاید ہی وہ لمحہ وہ کبھی بھول پاتی جب کل رات اسنے اچانک اسکے لیے گنگنا کر محفل میں زافران بھر دیے تھے۔۔ سمجھ نہیں آتا تھا اتنی محبت اس سے اسکو ہو کیسے گئ تھی۔۔ جیسے۔۔۔ برتن میں سے محبت کا جام۔۔ بھر کر اب چھلک اٹھا تھا۔۔۔

اور پرواہ کسے تھی وہ ہر انداز سے محبت جتانا چاہتا تھا۔۔۔۔

ہر لمحے اسپر محبت کی برسات کر رہا تھا

۔اور زیمل خود کو دنیا کی۔۔۔خوش قسمت ترین لڑکی تصور کر رہی تھی

--

اسنے۔۔۔ایک بار پھر سے اسکا ہاتھ ہٹانا چاہا۔۔

میں جانتی ہوں اب آپ جان بوجھ کر کر رہے ہیں" وہ اب کے غصے سے بولی۔۔۔۔

ہنی بنی غصہ کیوں آتا ہے تمھیں اتنا۔۔ محبوبوں کی صبح اتنی جلدی نہیں ہوتی۔۔۔ ویسے بھی۔۔۔ تم سوئے ہی کہاں ہو۔۔۔ مجھے خیال ہے تمھارا اب سو جاؤ" وہ بولا۔۔ آنکھیں بند تھیں لبوں پر شرارتی مسکان تھی۔۔۔ ہاں زیمل کو بھی احساس ہوا کہ وہ سو نہیں سکی تھی اور وجہ بس یہ انسان تھا۔۔۔ جو لمحہ بھی اسکی جان چھوڑ دیتا۔۔۔ تو۔۔ وہ سوچتی ۔۔ کہ کتنا سکون ہے ارد گرد مگر۔۔۔۔ ایسا کہاں ممکن تھا۔۔۔۔

اور کل رات بھی ایسا ہی ہوا تھا جہاں سب باہر بیٹھ کر فنکشن کو ڈسکس کر رہے تھے۔۔ سالار صاحب کی اچانک طبعیت خراب ہو گئی تھی۔۔۔۔

اور نہ جانے سب کیوں بھول گئے تھے وہ بائے پر فیشن ہی ایکٹر ہے۔۔۔۔

سب نے اسے تو کمرے میں بھیجا ہی۔۔۔ کہ وہ ریسٹ کرے۔۔ ساتھ زیمل کو بھی بھیج دیا۔۔ اور چاہیے ہی کیا تھا اسے۔۔ کمرے میں آتے ساتھ ہی اسنے۔۔۔۔ زیمل کی طبعیت خراب کر دی تھی کوئی مان ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔ نیچے موجود ایک ایک شخص کی آنکھوں میں دھول جھونکنا تھا اسنے صرف اپنے رومینس کے لیے۔۔۔ زیمل کے غصہ کرنے کے باوجود بھی۔۔۔ اسنے۔۔۔ زیمل ہو واپس جانے نہیں دیا تھا البتہ خود میں خود کی محبت میں جان لیوا لمس میں چاہت بھری نشیلی آنکھوں میں ایسا الجھایا کہ وہ۔۔ بس اسکی ہو گئی۔۔۔۔

بنا کسی احتجاج کے اسکی شدت اسکی نرمی۔۔۔ اسکا پیار سب اسکے لیے تھا۔۔ اسنے سہا تھا۔۔۔

مگر اب تو اسے بھوک لگ رہی تھی کم از کم اب تو وہ پیچھے ہٹ سکتا تھا۔۔۔۔

سالار مجھے بھوک لگی ہے" زیمل سنجیدگی سے اسکی جانب دیکھنے لگی۔۔۔۔

کیا واقعی "اسنے ایک آنکھ کھول کر اسکیطرف دیکھا۔۔ تو زیمل کا سنجیدہ چہرہ دیکھ کر۔۔۔۔ اسنے ہاتھ ہٹایا۔۔

ایسی بھی نافرمان بیوی نہیں ملے گی کہیں کہاں کسی کو ملے گی۔۔۔۔

زیمل بیبی

۔۔ سخت گناہ ہے شوہر کو یوں تنہا چھوڑ کر جانا وہ بی صرف بھوک کے لیے "وہ جل کر بولا کیونکہ زیمل اسکے پاس سے اٹھ چکی تھی۔۔۔۔۔

بڑا جانتے ہیں آپ دین کو۔۔۔ "زیمل نے ہنسی دبائ اور۔۔۔ غصے سے اسکیطرف دیکھا۔۔۔۔

ہاں تو۔۔۔ ساری باتیں پتا ہیں مجھے "سالار نے تکیوں سے اونچا ہو کر ٹیک لگاتے سر جھٹکا۔۔۔

ایک نماز تو میں نے پڑھتے نہیں دیکھا آپکو کبھی "زیمل نے ترچھی نظریں اسپر ڈالیں اور زمین پر پڑا دوپٹہ اٹھایا

۔۔۔۔

سالار نے بھی اسکیطرف دیکھا۔۔ نظروں میں ایسا تاثر تھا کہ زیمل بے ساختہ ہنستی چلی گئ۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔ یہ سچ ہے

۔ایک بھی نماز نہیں پڑھتے آپ۔۔۔ شرم آنی چاہیے اللہ کو کیا منہ دیکھائیں گے "زیمل نے افسوس کیا۔۔۔۔

وہ کچھ نہیں بولا۔۔ بڑا مزا آیا تھا اسکی بولتی بند کر کے۔۔۔۔

اوپر سے ہر وقت گانے گاتے ہیں اداکاری کرتے ہیں توبہ توبہ "زیمل کو مزید اسے جلانے کا موقع مل گیا تھا۔۔ مزے کی بات تھی اس سے کوئ بات نہیں بن پا رہی تھی ورنہ اب تک تو لڑ لڑ کر وہ اسے ہار ماننے پر مجبور کر دیتا۔۔۔

اوپر سے۔۔ فلرٹ سب سے۔۔۔۔ ہر لڑکی سے شادی کرنے کھڑے ہو جاتے ہیں۔۔۔"زیمل کو امریکہ میں ہوئی صورتحال یاد آئی۔۔۔۔۔

وہ پیٹھ موڑے۔۔۔۔ ہوئے تھی۔۔اچانک۔۔ موڑی

اور "

سالار نے اسے مڑنے نہیں دیا۔۔۔

زیمل کو دونوں شانوں سے پیچھے سے جکڑ لیا۔۔۔

کہ زیمل ہل بھی نہ سکی۔۔۔

اسکی پشت پر پھیلے لمبے گھنے سلکی بالوں کو اسنے اپنے ایک ہاتھ سے ہٹایا۔۔۔

اور سارے بال ایک جانب کر دیے۔۔

ڈونٹ موو" وہ آہستگی سے اسکے کان پر جھکا۔۔۔۔اور۔۔زیمل ایکدم آنکھیں بند کر گئی۔۔۔سالار نے اسکی گردن پر ہاتھ رکھا اور زرا سا پیچھے کیا۔۔۔

تو زیمل کا سر پیچھے اسکے شانے سے جا لگا۔۔

سالار کی انگلیوں کا جادو اسکی گردن پر۔۔۔ سرک رہا تھا۔۔۔ نظر اسکے تل پر تھی۔۔۔ بند آنکھیں۔۔۔۔اس میں خمار بھر رہیں تھیں۔۔ جبکہ مٹھیاں بھی اسکی زور سے بند تھیں۔۔۔

اور تمھارا عاشق بھی ہے بیوی سے محبت کرنے کا ثواب تو مل رہا ہے نہ" وہ بولا۔۔۔اور نرمی سے لمس۔۔۔ کو جا باجا بڑھانے لگا زیمل۔۔۔بے چین سی ہو کر آنکھیں کھول گئ۔۔۔۔

سالار نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر۔۔اسے اپنے سامنے۔۔۔ایک جھٹکے سے کیا۔۔کہ وہ اسکے سینے سے لگ گئ۔۔۔

نماز کا جواب تو دینا ہے نہ۔۔۔سالار" زیمل نے اسے احساس دلایا۔۔۔

اچھا یار پڑھ لوں گا۔۔۔بس یاد دلاتی رہا کرو۔۔" وہ مسکرایا۔۔

کیا سچی" زیمل ایکدم خوش ہوئ۔۔۔

ہاں بد تمیز لڑکی ایسے خوش ہو کر شرمندہ کر چکی ہو" وہ بولا۔۔۔۔ مسکراہٹ دبائ زیمل البتہ کافی خوش ہوئ تھی

۔۔۔۔

سالار نے اسکے تل کو جھک کر۔۔۔۔قید کر لیا۔۔۔

زیمل نے اسکے گلے میں بازو حائل کیے۔۔۔۔

سالار مگر مجھے بھوک تھی۔۔

کچھ ہی لمحوں میں وہ اس سے دور ہوئ۔۔۔۔

عجیب لڑکی ہو ایسے لمحوں میں کسی کو بھوک لگتی ہے" وہ خفا ہونے لگا۔۔۔۔۔

زیمل نے آنکھیں جھپک جھپک کر اسکیطرف دیکھا۔۔۔

کوئی بڑے والی ڈرامے باز ہو۔۔۔" سالار نے ایکدم اسکے منہ پر زور سے ہاتھ رکھا اور۔۔پوری شدت سے۔۔ اسکے گال کو کاٹ لیا۔۔

زیمل کے منہ سے دبی دبی چیخیں نکلنے لگیں جبکہ سالار محظوظ ہوتا۔۔اسکے منہ کو اور بھی سختی سے بند کر گیا۔۔

جب وہ نارمل ہوئی تو سالار نے ہاتھ ہٹایا۔۔

زیمل کی آنکھ میں آنسو۔آ گئے تھے سالار ایکدم پیچھے بھاگا۔۔۔

زیمل نے سارے کشن اٹھا کر اسپر غصے سے مارنا شروع کر دیے۔۔

سخت گناہ ہے شوہر کو مارنا" وہ خود کو بچاتا بولا۔۔۔

ایسے شوہر کو مارنے سے ثواب ملتا ہے۔۔۔" زیمل اپنا گال رگڑتی غصے سے بولی۔۔۔

سالار نے ہنسی روکی۔۔

کون کہے۔۔اس وقت تمھیں دیکھ کر۔۔تم زیمل ہو" وہ اسکا دماغ ہٹانے لگا مگر زیمل کو تسلی نہیں ہوئی۔۔وہ مسلسل اسپر کشن پھینک رہی تھی سالار۔۔۔نے اگے بڑھ کر اسکی دونوں کلائیاں جکڑ لیں۔۔اور بے حد شدت جزبات سے۔۔اسکے چہرے پر جھک گیا۔۔

زیمل تو اس شدت پر سٹپٹا ہی گئی۔۔۔

ڈونٹ ڈو دس" وہ اسے دور کر رہی تھی سالار نے سنجیدگی سے کہا۔۔

زیمل نے سر اثبات میں ہلایا جیسے اسکی بات مان گئی ہو۔۔اور سالار ایک بار پھر اسکے چہرے پر جھک گیا۔۔۔

بے حد شدت ہے میرے پیار میں اور تمھیں تمام زندگی اس شدت کو برداشت کرنا ہے۔۔ میری ہر شدت پر تمھارا حق ہے اور۔۔۔۔ میرا حق ہے۔۔۔ کہ میں جتنی شدت بھی لٹاؤ تم آف بھی نہ کرو" وہ بولا جبکہ۔۔ اپنے کام کو۔۔ جاری بھی رکھا۔۔۔

زیمل نے جیسے اسکی خواہش کو سر آنکھوں پر رکھا تھا۔۔۔

اسنے۔۔ اپنی دونوں کلائیوں کو۔۔۔ سالار کی گردن میں حائل کر لیا

سالار نے اسکی کمر کو جکڑ لیا گویا۔۔۔

کمر توڑ ہی دے گا۔۔۔ زیمل مزید نزدیک اگئ۔۔ اسکی بے باک

کیاں بھڑنے لگیں۔۔ زیمل اسکے بالوں میں اپنی مخروطی انگلیوں سے جادو بکھرنے لگی۔۔۔

مجھے منظور ہے" وہ۔۔۔ آہستگی سے بولی۔۔۔

پھر بھوک ووک ختم کرو" وہ آنکھ دبا کر۔۔ بولا۔۔

جی نہیں" زیمل نے۔۔۔ جلدی سے کہا

پلیز ززززز" وہ پیار سے۔۔ معصومیت سے بولی تو۔۔ سالار کو اسپر ڈھیروں پیار آیا۔۔ نہ جانے کیسے ایک سال اسکے بنا گزار لیا تھا شاید۔۔ اس گزرے ایک سال نے سالار کو مزید اسکا دیوانہ بنا دیا تھا۔۔

وہ بس یہ جانتا تھا زیمل کی بانہیں۔۔ اسکا سکون ہیں۔۔۔

اوکے چلو آج میں ناشتہ کراتا ہوں" وہ بولا۔۔۔ اور اپنی شرٹ بیڈ سے اٹھائ

سالار" زیمل نے گھورا

یہ کوئی طریقہ ہے آپکا۔۔" وہ خفگی سے بولی۔۔

بی اماں۔۔۔ پورے کپڑے پہن کر سر پر ٹوپی رکھ کر ہاتھ میں تسبی لے کر۔۔نیچے آتا ہوں۔۔آپ چلیے محترمہ کچھ دیر تک آپکے خاوند بھی تشریف فرمائیں گے۔۔" وہ سینے پر ہاتھ رکھتا۔۔۔ جھک کر۔۔بولا چہرے پر ایسی عاجزی تھی ۔۔۔۔لہجے میں طنز تھا۔۔زیمل ہنسنے لگی۔۔

کوئی جانے نہ جانے میں جانتی ہوں آپ بیسٹ ایکٹر ہیں کل رات سے ہم لوگوں پر اپنی ایکٹینگ کے جوہر دیکھا رہے ہیں" وہ بولی۔۔

سالار خود بھی ہنسنے لگا اور ایک خوبصورت ونک دی۔۔۔

ابھی زیمل واشروم کیطرف بڑھتی کے زوردار چکر پر اسنے ٹیبل تھام لی۔۔

سالار جو دوبارہ بستر پر۔۔ایکدم گیر کر۔۔۔۔آنکھیں بند کرنے لگا تھا۔۔فورا اٹھا۔۔

آر یو او کے" وہ پریشانی سے پوچھنے لگا۔۔

جی ٹھیک ہوں۔" وہ بولی۔۔

شاید مجھے زیادہ ہی بھوک لگی ہے" زیمل پھیکا سا ہنس دی

ویسے۔۔۔لڑکی کا یوں چکرانا۔۔۔۔کچھ۔۔اور ہی ہوتا ہے" سالار نے دانت نکالے۔

سالار آپ دائی تھے کیا۔۔"زیمل نے معصومیت سے اسکی ایسی بے عزتی کی کے سارے دانت اندر چلے گئے الٹا چہرے پر ایسی مزاحیہ سنجیدگی چھاگی کہ زیمل کا ہنس ہنس کر براحال ہو گیا۔۔۔

بے حد بد تمیز ترین لڑکی ہو تم "وہ۔۔گھور کر بولا۔۔۔۔

زیمل نفی میں سر ہلاتی واشروم میں بند ہو گئی۔۔۔۔

جبکہ سالار۔۔۔۔

منہ میں بڑبڑایا

دائی "اسنے جھرجھری لی

لاحول ولا قوۃ الا باللہ "پوراپڑھ کر

۔وہ بستر پر گیر گیا۔۔۔۔

صبح سے چکراتی پھیر رہی ہو زیمل خیریت تو ہے "نین نے اسکا شانہ تھاما۔۔

پتہ نہیں بھابھی ہر تھوڑی دیر بعد چکرا رہے ہیں متلی الگ ہو رہی ہے۔۔"وہ اب رودینے کو تھی صبح سے حالت عجیب ہو رہی تھی۔۔۔

آیت بھی وہیں کچن میں اگئی۔نور کو بھی پکڑا ہوا تھا جو رو رہی تھی۔۔۔۔

آیت مجھے لگتا ہے سالار بھی اس ریس میں اگیا ہے "نین کھل کر ہنسی۔۔۔

کیا واقعی بھابھی" وہ تو خوشی سے اچھلی نور ایکدم اور رونے لگی۔۔

یار تم تو چپ کرو" اسنے جھڑک دیا عارض جو پیچھے ہی ارہا تھا۔۔ آیت کو گھورنے لگا۔۔

تمھیں تمیز ہی نہیں میری بیٹی سے بات کرنے کی" وہ گھور کر بولا۔۔

ہاں تو لے جائیں اپنے ساتھ۔" وہ جان چھڑانے کے انداز میں بولی۔۔۔

عارض نے نور کو گود میں لیا اور اسکا کھانے کا سامان لے کر آیت کو بری طرح گھورتا وہ وہاں سے چلا گیا۔۔۔

جبکہ آیت۔۔ مسکرادی۔۔

اب اپنی خیر بنو۔۔ ارادے اچھے نہیں لگ رہے" نین نے چھیڑا۔۔ آیت کھلکھلادی۔۔۔

اپکو نہیں پتہ۔۔ یہ عام بات ہے جب دوسرا گل کھلایا ہے تو پہلے گل کو خود سمبھالیں وہ لاپرواہی سے بولی۔۔۔

ارے بھابھیز میں تو پورے گھر میں کب سے ڈھونڈ رہی ہوں آپکو" پریشے اندر آئ۔۔۔ بھاری وجود سے وہ بھی جیسے تھکی ہاری اندر آئ تھی۔۔۔

اور چیئر کھینچ کر بیٹھ گئ۔۔ جبکہ عمل بھی اگئ۔۔۔ مگر فون پر کسی سے بات کر رہی تھی۔۔۔

یار کچھ کھانے کو ہی دے دیں" پریشے نے بیٹھتے ہی کہا۔۔۔

امی وغیرہ نظر نہیں آرہیں" عمل نے پوچھا۔۔۔

وہ افشین چچی شادی میں نہیں ارہیں سب انھیں منانے گئے ہیں "

وہ تو ہیں ہی پاگل" پریشے نے سر جھٹکا

یہ آپکا رنگ کیوں زرد پڑ رہا ہے۔۔ بھابھی جان" پریشے نے شرارتی نظروں سے زیمل کو دیکھا۔۔۔

تم سب کی جب سے شادی ہوئی ہے سب بگڑ گئی ہو ایک ہی نظریے سے دیکھتی ہو سب کو" زیمل جھنجھلا کر بولی تو

ان سب کے قہقہے بلند ہوئے۔۔۔۔

شادی کے بعد نظریں گندی ہو جاتی ہیں" پریشے نے۔۔ عمل کے ہاتھ پر ہاتھ مارا۔۔۔

استغفار افان بھائی باہر ہی ہیں" آیت نے اسکو گھورا

مجھے کیا" پریشے نے شانے اچکائے۔۔

یار پلیز دو مجھے کچھ" وہ بولی تو نین نے سر ہلایا اور فریزر سے اسے آئس کریم نکال دی

پریشے تو خوش ہو گئی دونوں آرام سے آئس کریم کھانے لگیں عمل اور پریشے۔۔۔

زیمل سر تھام چکی تھی۔۔

اگر طبعیت زیادہ خراب ہے تو ڈاکٹر کے پاس چل لو۔" نین نے کہا۔۔

جبکہ زیمل تو رونے لگی تھی

۔

وہ سب پریشان ہو گئیں۔۔

میرا دل گھبرا رہا ہے" وہ روتے میں بولی

عمل باہر بھاگی سالار کو لینے کچھ دیر میں ان سب نے تیار ہونا تھا۔۔ کیونکہ شام ہونے میں کچھ ہی دیر تھی۔۔

ایسے میں زیمل رونے لگی تھی

وہ پریشان صورت بنائے۔۔۔ڈاکٹر کے لفظوں کا منتظر تھا۔۔۔

شی از پریگنینٹ مبارک ہو آپ سب کو" ڈاکٹر نے کہا۔۔

جبکہ زیمل کا چہرہ سرخ پڑ گیا دوسری طرف۔۔ سب ایکدم خوش ہو گئے۔۔ سالار کے چہرے کی چمک تو دیکھنے لائق تھی۔۔ سب نے زیمل۔ کو پیار کیا جبکہ مدیھا نے سالار کی پیشانی چومی تھی۔۔۔

مما دیکھنا میرے ٹوئنز ہوں گے" وہ جلدی سے بولا

مدیھا نے ہنس کر اسکے شانے پر ہاتھ مارا

بے شرم" وہ بولیں اور زیمل کے پاس گئیں اسکو پیار کیا ڈھیر ساری دعائیں دی۔۔۔

سالار منتظر تھا جلدی سے سب چلے جائیں تو وہ زیمل کو۔۔ بہت پیار کرے۔۔اتنی بڑی خوشی دی تھی اسنے اسے

مگر وہ ساری تو مدہو مکھیوں کیطرح چپکی ہوئیں تھیں اسکے

اب تم سب باہر نکلو گے" جب ضبط جواب دے گیا تو اسنے۔۔۔ چیڑ کر کہا۔

دیکھو کیسے بے شرم لڑکا ہے" نین نے سالار کو گھورا

آپکے میاں سے زرا سا کم" سالار نے شانے آچکا کر کہا۔۔۔

نین نے تو اسکے منہ لگنے سے بہتر باہر نکلنا مناسب سمجھا۔۔۔وہ سب باہر نکلیں تو وہ اچھل کر اس تک پہنچا۔۔۔۔۔

یار بیبی میرا بیبی "اسے یقین ہی نہیں آیا اور زیمل کو ایکدم باہوں میں قید کر لیا۔۔۔۔۔

وہ بے حد خوش تھا خوشی سے چہرے پر رونق ہی الگ تھی۔۔۔

اچانک اسکا فون بجنے لگا۔

سالار نے فون کال اٹینڈ کی۔

سر گھر مل گیا ہے۔۔آپ بتادیں آگے کیا کرنا ہے "فیروز بولا تو۔سالار کا چہرہ اس خوشی میں سنجیدہ ہو گیا۔۔

میں تم سے رات میں بات کروں گا "اسنے کہا اور فون بند کر دیا

زیمل کنفیوز سی اسے دیکھنے لگی

سالار نے اسکے دونوں گالوں پر اور پھر پیشانی پر پیار کیا

باقی پیار رات میں۔۔"وہ گال تھپتھپا کر بولا۔۔

کس کا گھر ملا ہے سالار "وہ بولی۔۔

سالار کے چہرے پر سنجیدگی چھا گئی۔۔

یہ تمھارا میٹر نہیں ہے ٹیک اٹ ایزی۔۔اور ہاں تمھیں تیار کرنے پالر والی یہیں آئے گی تم اب روم سے مت نکلنا سیڑھیاں تو بلکل نہیں اترنی۔۔۔

اوکے "وہ ہدایت دینے لگا۔

پہلے مجھے بتائیں وہ بضد ہوئ

اب دل اسکی کسی بھی بات سے گھبرا جاتا تھا۔۔

بائے بائے۔۔۔" وہ بولا اور دروازے کی جانب بڑھا۔ جبکہ ایک پل کو دروازے میں رکا

اپنا خیال رکھنا اب میری امانت بھی تمھارے پاس ہے" وہ ونک دیتا۔۔ باہر نکل گیا زیمل البتہ پریشان تھی

\-

وہ سب تیار تھے۔۔زین کا سالار نے جینا حرام کیا ہوا تھا آج تو کبیر اور عارض بھی شامل تھا

بابا یار اب میں کیا شادی بھی نہ کروں۔۔ خود تو تینوں کر کے بیٹھ گئے اوپر سے مجھے کہے جا رہیں ہیں پھنسے گا نہ کر۔ ابھی بھی وقت ہے رک جا" زین زچ آکر بولا۔۔ سب ہنسنے لگے۔۔ تینوں نے زین کو گھورا جبکہ مرتضی نے تینوں کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔۔

اب مجھے اواز نہ سنائ دے تم سب کی" مرتضی کا وہی روعب جیسے لوٹ آیا تھا۔۔۔

وہ تینوں شرافت سے ایک طرف ہو گئے۔۔اور زین کی بھابھیوں نے بھنوں نے اور سب نے رسمیں کیں اسکو سہرا پہنایا گیا۔۔۔

ڈھول باجوں میں یہ بارات۔۔۔رمشہ کو لینے کے لیے نکلی تھی۔۔

افشین بس سکندر کی وجہ سے اس شادی میں شامل ہوئی تھی۔۔وہ بھی ڈائیریکٹ حال میں۔۔ورنہ جہاں زیمل تھی وہاں وہ نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔وہ زیمل کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

بارات حال میں پہنچی رمشہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی کھانے کے بعد۔اسے زین کے پاس لاکر بیٹھا دیا گیا اور ایک نہ ختم ہونے والا شغل شروع ہو گیا۔۔۔

سب بھابھیاں اور بہنیں رمشہ کیطرف سے دودھ پلائی لینے کے لیے زین کے سر پر سوار ہو گئیں

۔

یار یہ فقیرنیاں کہاں سے حال میں آ۔گئیں" سالار نے ادھر ادھر دیکھا۔۔

بھیا" پریشے تو چیخی

لو ایک فقیرنی چیخ بھی پڑی۔۔بی بی گھر جاؤ ہم تو معصوم سے بندے۔۔۔۔

ٹھیک ہے بھیا ان فقیرنیوں میں اپکی بیوی بھی ہے" پریشے نے انکھیں نکالی

ہاں۔۔یہ زرا خوبصورت والی نہ۔۔۔کیسی آفت لگ رہی ہے "

حد ہے اس لڑکے پر بے حیائی کی" نین نے افسوس سے کہا زیمل کے تو رنگ ہی آڑے۔۔

جبکہ سب کے قہقہے اٹھ رہے تھے۔۔۔

زین شرافت سے جیب خالی کرو" آیت نے گھور کر کہا۔۔۔۔

لو ایک اور آگے آئی" یہ عارض تھا

عارض صاحب گھر بھی انھیں پاؤں پر جانا ہے اپ نے" آیت نے بال جھٹکے

واللہ دھمکی" عارض نے ڈرنے کے ڈرامے کیے۔۔۔ تو سب ہنس پڑے۔۔

اچھا چلیں دے دیں بھیا۔۔۔ پیسے کیا بچاریاں اتنے روغن کے بعد بھی خالی ہاتھ جائیں" یہ زین تھا۔۔۔

بڑے ہی بد لحاظ ہو بد تمیز" نین نے دولہے کے چپت لگا دی

یہ پہلا دولہا ہے جو بھرے میدان میں پیٹا ہے" کبیر ہنسا۔۔۔۔۔

بھابھی جان پوزیشن خراب ہوتی ہے ایسے" وہ زرا اکڑ کر بولا۔۔۔اور ترچھی نظروں سے رمشہ کو دیکھا۔۔۔

تو سب ہنسے۔۔۔

یوں ہی شغل میلا جاری رہا جبکہ۔۔۔ کبیر نے ناسب کو پیسے نکال کر دیے تب وہ سب خوش ہوئیں البتہ عارض زین اور سالار تو۔۔۔ انکے ہاتھ میں رقم دیکھ کر ہی دنگ رہ گئے۔۔

کنجوس زیادہ ہی خوش ہے" عارض کے کان میں سالار بڑبڑایا۔۔۔

لگ تو یہ ہی رہا ہے ہمارے لیے تو پھوٹی کوڑی بھی نہیں" اسنے کہا۔۔۔ کبیر نے دونوں کے کان پکڑ لیے۔۔۔۔

میری چغلیاں بعد میں کرنا بابا غصہ کر رہیں ہیں گاڑیاں تیار کروں رخصتی کے لیے" وہ بولا۔۔ تو دونوں کھانستے ہوئے ادھر ادھر ہو گئے۔۔۔

رخصتی ہوئی تو رمشہ نگین کے گلے لگ کر رو دی۔۔

جبکہ افشین نے بس سرسری طور پر اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

اسے غصہ تھا زین اور رمشہ کی شادی پر۔۔۔ جبکہ سکندر نے بیٹی کو اچھے سے پیار کیا تھا۔۔۔

وہ اسی گھر میں تھے۔۔ پیار کر کے وہ ان سے جدا ہوئی اور۔۔۔ زین نے رمشہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام لیا۔۔۔

خوب چھیڑ چھاڑ کے بعد اسے زین کے کمرے میں بیٹھا دیا گیا۔۔۔ سب بھابھیاں اسے تسلی دے کر وہاں سے جا چکیں تھیں وہ کمرے میں اکیلی بیٹھی تھی۔۔ پھولوں کی خوشبو ناک کے نتھنوں سے ٹکرا رہی تھی۔۔

سب اچھا بھی لگ رہا تھا اور گھبراہٹ بھی بے حد تھی۔۔۔

جو نیچرل تھا۔۔۔ اسنے پہلے سے ٹھیک بندھیا کو ایک بار پھر سے ماتھے پر ٹھیک کر کے لگایا۔۔ اور تبھی دروازہ ایکدم کھلا اور زین ایسے اندر آیا جیسے بھاگ کر آیا ہو۔۔۔

رمشہ چونک کر سیدھی ہو گئ۔۔۔

یہ اللہ کسی کو سالار بھیا جیسا بھائی نہ دے۔۔" وہ سانس بحال کرتا بڑبڑایا اور روم اچھے سے لوک کر دیا۔۔

روم لوک ہونے کی آواز پر ہی رمشہ کا دل عجیب سی لے پر دھڑک اٹھا۔۔اسنے اپنی انگلیاں کنفیوز ہو کر دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں پھنسا دی۔۔زین مسکرا کر یہ منظر دیکھ رہا تھا۔۔۔

اسکا گھبرانا اچھا لگ رہا تھا اور۔۔شیروانی اتار کر۔۔۔بیڈ کے کنارے پر پھینک کر بالوں میں ہاتھ چلا کر۔۔رمشہ کے سامنے دھپ سے بیٹھا۔۔رمشہ نے حلق تر کیا مگر نظر نہیں اٹھائی۔۔۔

کچھ زیادہ ہی شرم نہیں آرہی آج تمھیں" وہ اسکا چہرہ اوپر کرتا بولا۔۔۔

رمشہ میں کچھ بولنے کی ہمت نہیں تھی البتہ لبوں کے کناروں میں شرملی مسکان ضرور تھی۔۔۔

زین نے اسکے سجے سنوارے وجود کو۔۔۔سرہانے والے انداز میں دیکھا۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔۔ "

بس پیاری" بے ساختہ رمشہ نے آنکھیں اٹھا کر اسکیطرف دیکھا زین نے اپنی ہنسی روکی۔۔

ہاں بس پیاری اب اتنی بھی حور پری نہیں تھی تم جو تمھیں لگ رہا ہے تمھارے بالوں سے شروع کروں گا اور پاؤں کی ایڑھی تک تعریفوں کے پل باندھ دوں گا" وہ بولا اور اسکا ہاتھ بھی پکڑ لیا تھا رمشہ نے اسکی جانب دیکھا اور اپنا ہاتھ اس سے چھڑا لیا۔۔

آف اتنا غصہ وہ بھی صرف۔۔۔ایک تعریف پر" زین۔۔۔نے شرارتی نظروں سے اسے گھورا۔۔

یہ کسی بھی دولہن کا حق ہے۔۔کہ اسکی سر سے پاؤں تک تعریف کی جائے۔۔" رمشہ نے جیسے پتے کی بات بتائی

۔۔۔

اگر تم میں صبر نہیں تو۔۔ سر سے پاؤں تک تعریف شروع کر دیتا ہوں" وہ گھیری نظروں سے دیکھتا اسکا چہرہ سرخ کر گیا تھا۔۔۔

رمشہ نے سٹپٹا کر نظریں پھیر لیں۔۔

اب کروان نظروں کا مقابلہ" وہ اسکا چہرہ اپنے نزدیک کرتا بولا

وہ۔۔ وہ میری منہ دیکھائ" اس سے پہلے وہ واقعی اسکے اوسان خطا کرتا وہ جلدی سے بولی۔۔۔

اب یہ منہ دیکھائ کہاں سے آگئ" زین بدمزہ ہوا۔۔

میں نے تو کچھ نہیں لیا" وہ صاف مکرہ۔۔ رمشہ کی آنکھیں باہر کو ابل پڑیں۔۔۔

میرے لیے منہ دیکھائ نہیں لی" وہ ایکدم غصے سے بولی۔

زین کا قہقہہ نکلا۔۔ کبھی وہ شرم سے دھری ہو رہی تھی تو کبھی لڑنے کو تیار۔۔۔ زین نے ایکدم اسے اپنی جانب کھینچا اور رمشہ اسکی بانہوں میں آسمائ۔۔۔

زین نے کرتے کی جیب سے۔۔۔ ایک چین نکالی۔۔ جس میں دل بنا ہوا بنا تھا۔ جس پر اسکا نام لکھا ہوا تھا۔۔ اس نے وہ چین پیار سے اس کی گردن میں باندھی اور اس کی گردن کو چھو کر اپنا پہلا لمس بخشا۔۔۔ رمشہ کی پلکیں جھکی جا رہیں تھیں۔۔۔

پیارا ہے" وہ مدھم لہجے میں بولی۔۔

تم سے کم" وہ بولا۔۔۔ اور نرمی سے اسکے چہرے پر جھک گیا۔۔۔

دونوں کے دل دھڑک اٹھے۔۔ لمس کی نرمی رمشہ کو اسکا کرتا سختی سے جکڑنے پر مجبور کر گئ۔۔۔

جبکہ زین کی گستاخیاں جیسے بڑھنے لگیں۔۔۔

رمشہ نے اسے روکنا چاہا مگر ایسا سماں تھا کہ وہ خود بھی نہ روک پائ۔۔۔

کوئ بہت طوفانی عشق تو نہیں مجھے تم سے۔۔۔ مگر اچھی لگتی ہو۔۔ میں جانتا ہوں یہ اچھا لگنا جلد محبت میں بدل جائے گا۔۔" وہ اسکی جھکی جھکی پلکوں پر پیار کرتا بولا۔۔۔

تو رمشہ نے خود سپردگی سی دے دی۔۔اور زین سب بند توڑتا چلا گیا۔۔اسکے ہر انداز میں رمشہ کے لیے عزت احترام۔۔نرمی محبت تھی۔۔۔

جیسے وہ بہت نازک ہو۔۔۔بے دردی سے چھونے سے اسے نقصان نہ پہنچ جائے۔۔۔

تبھی وہ بے حد نرمی سے۔۔اسے اپنی محبت کی برسات میں بھگونے لگا۔۔

کہاں جا رہے ہیں آپ اس وقت" زیمل نے حیرانگی سے اسکیطرف دیکھا۔۔

ایک ضروری کام ہے۔۔ صرف آدھے گھنٹے میں پورا کر کے تمھاری جان کو لڑتا ہوں" وہ ونک دیتا بولا۔۔۔

زیمل نے نفی میں سر ہلایا۔۔

کیسے بے حیائ سے سب بول دیتا تھا ہر بات۔۔۔

میرا مطلب تھا یہ کوئ وقت ہے کہیں جانے کا "

مجھے پتہ ہے میری جان تم مس کروگی میں کہہ رہا ہوں نہ تم نے سونا نہیں ہے آج جشن کی رات ہے۔۔ کیونکہ اب سے ہمارے بیچ۔۔۔

سالار پلیز کتنے بے حیا ہیں آپ" وہ اپنا چہرہ چھپاتی بولی جبکہ اسنے جھک کر اسکی پیشانی چوم لی۔۔۔۔

اب اچھے سے شرم لو آدھے گھنٹے بعد تمھیں اسکا بھی موقع نہیں ملے گا۔۔" وہ دانت نکالتا بولا۔۔۔

آف "زیمل کو خود پر ترس آنے لگا۔۔

سالار البتہ ہنستا ہوا بائے کہہ کر باہر نکل گیا۔۔۔

\-----------------------

وہ ایک ٹوٹے پھوٹے گھر کے سامنے گاڑی روکے کافی دیر سے کھڑا تھا ہاں زیمل سے آدھے گھنٹے کا کہہ کر آیا تھا مگر وہ جانتا تھا اس سے زیادہ وقت ہو چکا ہوگا۔۔۔

فیروز کچھ دیر تو انتظار کرتا رہا کہ شاید وہ خود اندر جائے مگر جب اس کے قدم نہیں اٹھے تو فیروز نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔ وہ جیسے ہوش میں آیا تھا۔۔۔

آپ نے اندر نہیں جانا۔۔ نہیں جانا چاہتے تو خود کو مجبور مت کریں" وہ بولا۔۔۔

یار دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔ اس ماں کو۔۔۔ جو اپنے بچے کو بیچ دے" وہ بالوں میں ہاتھ پھیر کر گھیری سانس لے کر بولا

\----

کیا میں آپکے ساتھ چلوں "اسنے پوچھا تو سالار نے نفی میں سر ہلایا اور۔۔ وہ اس لکڑی کے کھلے دروازے میں داخل ہو گیا۔۔۔۔

ایک صحن میں بہت ساری چارپائیاں تھیں اور۔۔۔۔ بے شمار لوگ اسپر سو رہے تھے ایک چارپائی پر دو دو بچے زمینوں پر پڑے تھے اسنے یہاں سے نگاہ ہٹائی

سمجھ نہیں آیا یہاں وہ۔۔ جنھیں ڈھونڈنے آیا ہے وہ کہاں ہو گے۔۔

تبھی اسکی نظر پورے گھر میں موجود صرف ایک کمرے پر پڑی جس میں روشنی تھی وہ اس کمرے کی جانب چل دیا

۔۔

اور اسنے جھانک کر اندر دیکھا۔۔

ایک عورت بے حال سی رو رہی تھی جبکہ۔۔۔۔

اسکے ساتھ اسکا باپ بیٹھا تھا۔۔ہاں وہ باپ شاید اصل۔۔۔۔ باپ

وہ چند لمحے دیکھتا رہا اور۔۔۔ پھر۔۔۔۔ اسنے دروازہ بجایا۔۔

دونوں نے دروازے کی جانب دیکھا۔۔ آنکھیں حیرت سے پھٹ گئ۔۔

سالار کی شکل بلکل سپاٹ تھی۔۔۔

دونوں کو یقین نہیں آیا۔۔۔ کہ وہ انکے پاس تھا۔۔۔۔ انکے پاس ن

انکا بیٹا انکے پاس تھا جسے وہ لالچ میں بیچ چکے تھے۔۔ جس کی صورت اپنا قرضہ اترا تھا۔۔۔

سالار خاموش کھڑا رہا وہ عورت چلاتی ہوئ اٹھی اور سالار کے سینے سے لگ گئ۔۔

اسکی بے یقین چیخیں۔۔۔۔ شاید وہاں سب کو جگا گئیں۔۔۔۔

سالار نے ایک پل کو ناگواری سے یہ منظر دیکھا اور پھر اس انجان لمس کو۔۔ جو اس وقت اسکے وجود سے چپٹا تھا اسے مدیحا یاد آ گئ۔۔ در حقیقت وہ ہی اسکی ماں تھی بھلے اسنے اسے جنم دیا تھا یہ نہیں۔۔۔

سالار۔۔۔ نے اس عورت کو خود سے دور کیا۔۔۔

اسکا باپ اسکے سامنے آیا۔۔

میرا بیٹا واپس آ گیا۔۔

وہ روتے میں بولے۔۔

سالار سمجھ نہیں سکا اپنے حقیقی ماں باپ سے مل کر وہ کیوں پتھر کی طرح ہو گیا تھا گویا کوئ جزبہ نہیں اٹھ رہا تھا۔۔۔ خیر سمجھنے والی کوئ بات بھی نہیں تھی اس میں

سالار مرتضی نام ہے میرا" اسنے جتایا۔۔۔

سوچ کر آیا تھا بس یہ دیکھنے کہ۔۔ ایک لالچی۔۔ باپ کو تو دیکھ لیا۔۔ اس لالچی ماں کو بھی دیکھ لوں۔۔۔ جس نے اپنی اولاد کو پیسے کے لئے بیچ دیا۔۔ کتنا خوش ہیں وہ۔۔ ایک انسان کی پوری زندگی میں خلا بھر کر۔۔۔۔

کہ وہ ہنسی قہقہے۔۔ غم کسی بھی لمحے میں اپنی حقیقت یاد کر کے۔۔۔ گھبرا سا جائے ایک انسان کو خالی کر دینے والے لوگ کیسے دیکھتے ہیں

دیکھ کر افسوس ہوا۔۔ کہ رشتوں کی نہ قدری انسان کو۔۔۔ کہاں پھینک دیتی ہے" سپاٹ لہجے میں اسنے ان دونوں کیطرف دیکھ کر کہا۔۔

بیٹا ہمیں معاف کر دو پیسے نے ہمیں اندھا کر دیا تھا۔۔۔۔" وہ عورت جو کہنے کو اسکی ماں تھی آگے بڑھ کر بولی۔۔

اور سالار کے چہرے پر اپنا ہاتھ رکھنا چاہا مگر سالار۔۔۔۔نے اسے دور جھٹک دیا

عجیب احساسات تھے اسکے اندر۔۔۔ وہ بھولنے کی یہ سب کوشش کرتا تو حقیقت جھٹلا نہ پاتا۔۔۔ یاد اتارو۔۔ سب ایکدم جیسے ختم ہو جاتا۔۔۔۔ وہ خود کو خود ہی سمجھ نہیں پا رہا تھا اسے سکون چاہیے تھا۔۔

اس بات نے اسے لاکھ خوش رہنے کی کوشش کے باوجود بار بار پیچھے لا پٹخا تھا۔۔۔

اسنے اس عورت کو دور جھٹکا۔۔

اس وقت بھی پیسے کی ہی ضرورت ہے تبھی۔۔۔ آپ دونوں کو میرے یہاں آنے کی خوشی ہوئی ہے۔۔۔ میں بچا نہیں ہوں میرے پاس سب کچھ ہے۔۔۔ مگر زندگی میں یہ دو بھیانک چہرے کبھی بھول نہیں سکتا۔۔۔

اسنے جیب سے۔۔۔ چیک بک نکالی۔۔۔

اور اسپر

۔۔ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا اسنے کتنی بڑی رقم لکھ دی۔۔ تھی وہ لکھ کر اسنے ان دونوں کے منہ پر دے ماری۔۔۔

آج مجھے پیدا کرنے کا حساب بھی پورا ہوا۔۔۔

اب کم از کم کبھی مجھے کھڑے ہو کر یہ مت کہنا کہ میں تمھارا بیٹا۔ ہوں۔۔۔

یہ کافی ہیں تم دنوں کی زندگی کے لیے" وہ چیک ہوا میں اچھال کر۔۔ وہ سپاٹ لہجے میں بولا اور جن قدموں سے وہ آیا تھا انھیں سے واپس پلٹ گیا۔۔۔

پیچھے وہ دونوں اسکی پیٹ دیکھتے رہ گئے۔۔۔۔

زندگی کے اس موڑ پر۔۔۔ پیسے کی حوس۔۔۔۔ نے جہاں ان دونوں کو پھیکا تھا جو سانپ کی طرح اپنی اولاد کو بھی نگل گئے تھے آج وہ اپنی پیدائش کا قرض بھی اتار گیا تھا۔۔۔

مگر ان دونوں میں ہمت نہیں تھی جھک کر وہ رقم اٹھا لیتے کوئ اگر زبان اور دل ہی بات پوچھتا تو انھیں وہ چاہیے تھا

۔۔۔

سالار چاہیے تھا۔۔ بیٹا چاہیے تھا۔۔۔۔

جو شاید کبھی انھیں نہ ملتا۔۔۔

انکی عمر۔۔ حالات اور وقت نے۔۔ سنگین غلطی کا احساس ان دونوں کے دل میں ایسا گاڑ دیا تھا کہ شاید دونوں ہی گویا زندگی۔۔۔

سکون سے گزار پاتے

وہ باہر نکلا۔۔ اور سیدھا گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔۔

فیروز نے اس سے بات کرنا چاہی مگر سالار نے سر نفی میں ہلا دیا۔۔۔

گھر چلو۔۔۔"وہ بولا۔۔۔فیروز پر جیسے حیرت کا پہاڑ ٹوٹا۔۔۔

اسکا لہجہ بھیگا ہوا تھا

۔۔فیروز شاید اسکی فیلنگز تک پہنچ نہیں سکتا تھا۔۔جو بات اسے اندر سے کاٹ رہی تھی۔۔اسکی عزت اسکی انا غیرت سب مٹی ہو گیا تھا۔۔۔شاید کبھی وہ خود میں سے اس خلش کو نکال پاتا۔۔

فیروز نے گاڑی گھر کی جانب بڑھادی

سارے راستے وہ کچھ نہیں بولا۔۔۔۔

گاڑی روکی تو وہ باہر نکلا۔۔۔

فیروز بھی جلدی سے نکلا۔۔

سالار اس سے پہلے آگے بڑھتا کہ رک گیا وہ اسکا منتظر تھا سالار نے ایک نگاہ اس پر ڈالی اور۔۔مسکرادیا اسکے بالوں میں ہاتھ چلا کر بکھیر دیے

یار گھر جاؤ ورنہ گیسٹ روم کھلوادیتا ہوں "اسنے کہا۔۔۔تو فیروز کچھ نہیں بولا۔۔

ایک قدم آگے بڑھا اور اسکے گلے لگ گیا۔۔

سالار پہلے حیران ہوا یہ حرکت اسنے پہلے کبھی نہیں کی تھی۔۔۔

جو گزر گیا۔۔اسے بھول جائیں۔۔۔۔آج سارے حساب برابر ہو گئے۔۔۔"وہ بس اتنا ہی بولا۔۔سالار معمولی سا مسکرادیا۔۔

سر ہلا کر اسکو خود سے جدا کیا اور گال تھپک کر اندر بڑھ گیا۔۔

وہ اندر آیا۔۔ تو سامنے ہی مرتضی کو کھڑا دیکھا۔۔

وہ چونکا۔۔۔ اور پھر ادھر ادھر نگاہ گھمائ تو کچن کی اوٹ میں۔۔۔

زیمل کا سرخ آنچل دیکھائی دیا۔۔

یہ آج مرے گی مجھ سے" وہ منہ میں بڑبڑایا۔۔

کہاں گئے تھے تم" مرتضی نے سختی سے پوچھا۔۔

سالار جو دونوں پوکٹس میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا ہاتھ باہر نکال لیے۔۔

امممم ایک کام تھا آپ کیوں جاگ رہیں ہیں ماما نے باہر نکال دیا کیا" اسنے آنکھ دبائ

شیٹ آپ سچ بتاؤ" مرتضی بنا لحاظ کے بولے۔۔

سالار کا منہ بنا۔۔۔

یار اب میں بھی باپ بننے والا ہوں قسم ہے مجھے بھی۔۔ آپ سے زیادہ سخت باپ نہ بنا تو نام سالار نہیں۔۔ پر وقت پولیس والے بنے رہتے ہیں" وہ۔۔ اپنے اندر ساری کیفیت چھپاتا اپنی ٹون میں چیڑ کر بولا۔۔۔

سالار مرتضی آنکھوں سے آنکھیں ملا کر بات کرو گے تو جو بول رہے ہو مان جاؤ گا" مرتضی بولے۔۔۔ تو سالار نے سانس چھوڑ دیا۔۔ ساری ہمتیں جو مجتمع کر کے وہ۔۔ نارمل ہونے کی ایکٹینگ کر رہا تھا۔۔۔

اسنے سر جھکا لیا۔۔

مرتضی صاحب کا دم ہی نکل گیا۔ وہ جانتے تھے ایسی بہت سی نگاہیں آئیں گی جس میں انھیں اسکو سنبھالنا ہو گا۔۔۔

وہ آگے بڑھے۔۔۔

یار کیا پریشانی ہے "وہ بے چین ہو گئے۔۔ وہ بیٹا جو خود باپ بننے والا تھا۔۔۔ کیسے وہ۔۔ انکے سامنے سر جھکائے کھڑا تھا

۔۔۔۔

انھوں نے سالار کو تھاما شانوں سے۔۔۔ اسکی آنکھوں میں سرخی تھی۔۔

یار "مرتضی پریشان دیکھائی دینے لگے۔۔۔ وہ فیل ہو جانے والے دلبرداشتہ بچے کیطرح زمین کو گھور رہا تھا۔۔

میں۔۔۔ قرض چکا آیا ہوں۔۔۔ آج سارے حساب برابر کر دیے۔۔ اب کوئی یہ نہیں کہے گا سالار کو ان دونوں نے

پیدا کیا۔۔۔ "

کون کہہ رہا ہے یار۔۔ مجھے بتاؤ ٹانگیں توڑ دوں گا میں ان کی "

یہ کہتا ہے "اسنے جیسے اپنے ہی دل کی شکایت کی۔۔ اور یہاں زیمل ایک بار پھر ہار گئ۔۔۔

وہ تو کبھی سمجھ ہی نہیں سکی اسے کہ وہ کیا محسوس کرتا ہے۔۔۔

بس اپنا آپ اسکے حوالے کر دیا۔۔۔ وہ سمیٹ لیتا تھا اسکے آگے ڈھال بن جاتا تھا۔ مگر زیمل۔۔۔ پھر سے ہار گئ تھی

۔۔۔۔

وہ اسے سمیٹ نہیں سکی۔۔ وہ بت بنی کھڑی تھی۔۔

مرتضی کا دم نکلنے کو تھا۔۔۔

وہ اسے سینے میں بھینچ گئے اور۔۔۔۔ سالار انکے سینے میں چھپ گیا۔۔۔۔۔

بلکل 3 سال کے بچے لگ رہے ہو" مدیھا جوان دونوں کے پیچھے ہی کھڑی تھی اسکی کمر پر ہاتھ رکھتی پیار سے بولی۔۔

سالار باپ سے الگ ہوا یہ لمس اور وہ لمس دونوں میں بہت فرق تھا۔۔ اسنے اپنی آنکھیں صاف کیں

مگر میں تیس سال کا ہوں" وہ ہنس دیا۔۔۔۔

جوان ہو۔۔ خوبصورت ہو۔۔ کیونکہ تم میرے بیٹے ہو۔۔۔" مدیھا نے شرارت سے کہا۔۔۔

وہ ہنس دیا۔۔۔۔۔

انکے بھلانے پر۔۔ وہ بچپن میں بھی اسے ایسے کہتی تھی۔۔۔

تم خوبصورت ہو کیونکہ تم میرے بیٹے ہو۔۔۔۔۔

اور وہ چوڑا ہو جاتا تھا۔۔۔۔۔

اسنے ماں کو گلے لگالیا۔۔۔۔

مدیھا نے اسکے ہاتھ چوم لیے۔۔۔۔

میرا بیٹا" وہ بولیں۔۔۔۔

باقی سب باپ پر گئے ہیں ایکدم گھوچو "

واٹ" مرتضی نے ترچھی نظریں ڈالیں۔۔۔۔

انکے ساتھ مل کر میری برائ نکالنے کی ضرورت نہیں" مرتضی بولے۔۔

مجھے ضرورت بھی نہیں آپکی" مدیھا نے بھی پٹاخ سے جواب دیا

جب بیٹے منہ نہیں لگائیں گے تب میں ہی یاد آؤ گا" مرتضی نے سالار کے سینے سے لگی مدیھا کو دیکھا۔۔

میرے بیٹے ایسے نہیں" مدیھا نے ماں سے کہا۔۔۔

واہ یار" سالار محظوظ ہوا۔۔۔

میں بھی زیمل سے ایسے ہی لڑوں گا۔۔ جب بوڑھا ہو جاؤ گا" وہ دانت نکالتا بولا۔۔۔۔۔۔ جیسے بہت پر جوش ہو۔۔

بیٹا عورتیں کرتیں ہیں مرد نہیں" مرتضی نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

مرد اپنی من مانی کے لیے جو پیدا ہوئے ہیں" مدیھا تو سیدھی ہو گئ۔۔

سالار کا ہنس ہنس کر برا حال تھا۔۔۔

یار تھوڑی دیر اور لڑ لیں۔۔۔ مزہ آ رہا ہے" وہ صوفے پر بیٹھ گیا۔۔

کیوں ہم پاگل ہیں" مرتضی بولے۔۔

یہ یہ۔۔ اب سمجھ آ گئ مجھے مرد ہی عورت سے زیادہ پیار کرتا ہے "

سراسر جھوٹ" مدیھا نے منہ ہی موڑ لیا۔۔

ڈیڈ انڈائریکٹ موم کہہ رہی ہیں وہ آپ سے زیادہ پیار کرتی ہیں" وہ آنکھیں گھما کر بولا ان دونوں کی بھی تو صلح کرانی تھی۔۔۔

وہ تو میں جانتا ہوں" مرتضی خوش ہوئے۔۔

بس بکواس کرالو اس لڑکے سے" مدیھا اپنی جلد بازی پر شر مندہ سی ہوئیں

اچھا یار اب ناراضگی کو بائیکاٹ کرو کمرہ انتظار کر رہا ہے "

بے شرم بدلحاظ" مدیھا کو تو غصہ ہی آیا اسکی فضولیات پر اسکی کمر پر تھپڑ مارا۔۔ جبکہ وہ ہنسا۔۔۔

بابا معافی مانگ لینا۔" وہ آنکھ مارتا بولا۔۔۔

تو مرتضی نے مسکرا کر مدیھا کو دیکھا مدیھا اپنی مسکراہٹ۔۔ سیمٹتیں۔۔۔ وہاں سے ہٹ گئیں۔۔۔۔

جبکہ مرتضی نے۔۔۔ شکر کا سانس بھال کیا۔۔ اور سیڑھیاں چڑھتے سالار کو۔۔۔ دیکھا۔۔۔ جو جانتا تھا زیمل کچن میں ہے۔۔۔

رات کا ایک بڑا حصہ گزر گیا تھا۔۔ وہ تھی کمرے میں نہیں آرہی تھی سالار پر سکون تھا۔۔ زیمل کا منتظر تھا۔۔۔ اور نیند الگ آرہی تھی۔۔۔۔

تبھی اسکی آنکھ لگ گئ۔۔ زیمل فجر کی اذانوں کے وقت کمرے میں آئ۔۔۔ تو وہ تکیوں کو بانہوں میں بھینچے سو رہا تھا

۔۔۔

زیمل اسکے پاس آکر بیٹھ گئ۔۔ اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی۔۔۔۔

پیار کرنا نہیں آتا مجھے سالار۔۔۔ آپکو پڑھنا نہیں آتا۔۔۔ آج میں خود سے بہت شر مندہ ہوں۔۔۔۔ بہت" اسکی آواز بھیگ گئ۔۔۔۔

اسنے جھک کر۔۔۔ سالار کی پیشانی پر لمس چھوڑا اور جلدی سے دور ہو گئ وہ گھیری نیند میں تھا۔۔۔

زیمل نے اسکی بانہوں سے تکیے آزاد کیے اور بلنکٹ اٹھا کر وہ خود اسکے بازؤں میں لیٹ گئ۔۔۔

جہاں سکون تھا چین تھا۔۔ جیسے دنیا کی ہر تھکاوٹ اس حفاظت میں آکر۔۔۔ ختم ہو جاتی تھی۔۔۔ سالار نے اسے نیند میں ہی قریب کر لیا۔۔۔

میں کب سے ویٹ کر رہا تھا میری نائٹ سپوئل کی ہے تم نے سزا ملے گی تمھیں" گھیری نیند میں وہ بڑبڑایا۔۔۔

زیمل نے اسکی گردن میں ہاتھ ڈالا۔۔ اور اسکے بالوں میں پھر سے انگلیاں چلانے لگی۔۔

منظور ہے" وہ مدھم لہجے میں بولی۔۔۔ اور آنکھیں موند لیں

چند سالوں بعد

نوٹ بک پر تیز تیز لکیریں مار کر۔۔۔ اسنے سر اٹھایا۔۔۔ تو حسین آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو تھے وجہ حیدر صاحب تھا۔۔۔

جو سکول کی سب لڑکیوں سے دوستی کرتا تھا۔۔۔

جبکہ لائبہ کو لگتا تھا۔۔ اسے صرف اسکا دوست ہونا چاہیے۔۔۔

وہ کیوں کسی سے دوستی کرتا ہے۔۔۔

وہ سالار انکل سے اس بات پر پیٹتا بھی تھا پھر بھی ویسا ہی رہتا تھا۔۔۔

اسنے اپنے آنسو صاف کیے۔۔اور اسکے سفید پھولے پھلے گالوں میں چیری سی گھل گئ۔۔۔

یعنی سرخی پھیل گئ۔۔

لائبہ تم رو رہی ہو"نور نے اسکیطرف دیکھا چھٹی ہو گئ تھی وہ اسے لینے آئ تھی منہا بھی ساتھ تھی۔۔۔

دونوں نے لائبہ کو روتے دیکھا تو جلدی سے کلاس میں آئیں وہ۔۔میٹرک کی سٹوڈنٹس تھیں جبکہ لائبہ نائنتھ کلاس میں اور حیدر اور زریاب دونوں نائنتھ کلاس میں تھے دونوں ٹوئنز تھے۔۔۔

زریاب کافی موٹا تازہ تھا کیونکہ وہ ماما زبوائے تھے جبکہ حیدر۔۔۔سالار مرتضی کی کاپی نہیں تھا۔۔۔

کیونکہ سالار مانتا ہی نہیں تھا کہ وہ خلائی مخلوق ہے جبکہ حیدر کو وہ بس یہ ہی کہتا تھا کہ میرے گھر چلائ مخلوق پیدا ہوئ ہے۔۔۔

جبکہ دیکھنے میں وہ اپنے باپ سے بھی کہیں زیادہ خوبصورت تھا۔۔۔۔۔

آپی۔۔۔حیدر آج بھی مصباح کا ہاتھ پڑھ رہا تھا اور جب ہم گئے انکے پاس۔۔تو انھوں نے ہمیں جھڑک دیا"اسکی آنکھیں پھر سے بھر گئیں۔۔اور موڑے موٹے آنسو گیرتے رہے

نور نے نفی میں سر ہال کر اسے گلے سے لگالیا۔۔

یہ حیدر دو ہفتے سے تایا جان سے پیٹا نہیں ہے جب یہ پیٹے گا تب اسکو سکون ملے گا۔۔"نور اور منہا بھی غصے سے بولی۔تو۔۔زریاب آگیا

آپی ڈرائیور آگیا ہے یار بھوک لگ رہی ہے مجھے" وہ بولا تو وہ تینوں ہنس دیں۔۔روتے میں ہنسنے کا منظر لائبہ کے چہرے پر بکھر گیا۔۔۔۔

جو اتنا دلکش تھا کہ سب ٹھر کر دیکھتے۔۔۔

حالانکہ مجھے لگتا ہے اس موٹے نے ساری کینٹین کھائ ہے" منہا نے اس گول گپے کے گال کھینچے۔۔۔

حیدر کہاں ہے "نور کو یاد آیا۔۔۔

بھیا تو۔۔اوپر ہیں ابھی۔۔۔وہ ایک کی لڑکیوں کے ہاتھ دیکھ رہے ہیں "

استغفار۔۔آج تو یوں ہی چلو اسے چھوڑ کر بس "

نور غصے اور خفگی سے بولی اور سب وہاں سے۔۔جانے لگے کیونکہ باہر روشانے اور رضا بھی اپنے بیگ لیے کھڑے ان دونوں کا ویٹ کر رہے تھے۔۔۔

نور نے اپنے بھائ کو گود میں اٹھالیا۔جبکہ روشانے کو

۔۔منہا نے۔۔۔کیونکہ وہ سب سے چھوٹی تھی۔۔۔ابھی تھری کلاس میں تھی۔۔۔اور بیگ کے وزن سے تھک گئ تھی۔۔

مگر "لائبہ نے نفی کی وہ کیسے اسے چھوڑ کر جاتی

۔پھر انکل اسکو مارتے۔۔

میں لاتی ہوں نہ اسکو" وہ کہہ کر یونیفارم میں بھاگتی ہوئی بڑی پیاری لگی تھی۔۔

وہ سب اب ان دونوں کا ویٹ کرنے لگے۔۔۔

لائبہ جلدی سے اوپر بھاگی۔۔اور کوریڈور سے گزر کر وہ۔۔حیدر کی کلاس کے باہر آ گئی۔۔

وہاں تو۔۔۔لڑکیوں کا ڈھیر تھا۔۔۔

لائبہ۔۔۔کی آنکھوں میں پھر سے آنسو آ گئے۔۔۔

حیدر جو مسکرا کر۔۔علیزے کا ہاتھ پڑھ رہا تھا ایکدم نگاہ لائبہ پر اٹھی۔۔جس کی آنکھوں میں بے شمار آنسو تھے او تیری بیٹے۔۔تو گیا آج او کے گرلز بائے" وہ بیگ کاندھے پر ڈالتا ڈیسک پر سے اچھل کر لائبہ تک پہنچا۔۔

اوہ میری ہنی بنی۔۔۔رو کیوں رہی ہے دیکھو کیسے بیوقوف بنایا ہے میں نے ان سب کو" وہ اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑتا

۔۔دانت نکالتا بولا۔۔

ہاتھ چھوڑیں میرا میں انکل کو شکایت لگاؤں گی آپکی آپ بات نہیں مانتے انکی" وہ۔۔۔اپنا ہاتھ اس سے چھڑاتی غصے سے کہہ کر آگے بھاگ گئی

یار لائبہ۔۔پلیز دیکھو سب کو شکایت لگانا سوائے ڈیڈ کے۔۔میرا موڈ اچھا ہے مجھے جوتیاں نہیں کھانی یار پلیز" وہ بولا

۔۔۔

بیگ دیں" لائبہ نے اچانک رک کر اس سے بیگ لیا۔۔۔

حیدر مسکرا دیا۔۔اور اسکی گردن میں ہاتھ ڈال لیا۔۔۔

ہنی بنی تمھیں چاکلیٹ کھلاؤ گا۔۔۔پیزا اور برگر بھی۔۔۔" وہ اسکا گال کھینچتا بولا لائبہ تو خوش ہو گئ۔۔۔

اتنے میں ہی۔۔۔اور میں پین کیک بناؤ آپکے لیے" وہ پوچھنے لگی

۔۔

چڑیا جلادو گی تم" باپ والا انداز تھا اسکا بلکل۔۔

نہیں حیدر میں نے سچی میں سیکھ لیا ہے اب۔۔۔۔میں اپنے گھر سے بنا کر لاؤ گی شام میں "

تم ہمارے ساتھ چل رہی ہو۔۔۔ سمجھی" وہ گھور کر بولا۔۔۔

مگر دادو اکیلی ہوں گی نہ مما بابا تو فرینڈ کی شادی میں آؤٹ آف سیٹی گئے ہیں" وہ دونوں سارے راستے باتیں کرتے ہوئے نیچے آرہے تھے

واقعی افان انکل گھر نہیں ہاش ریلیف اب میں مزے سے انکی بائیک لے کر گھوموگا اور خبردار جو تم نے کسی کو بتایا"

ساتھ اسنے وارن بھی کیا۔۔۔

لائبہ نے منہ بنایا۔۔۔

میں نے پہلے کبھی بتایا ہے" وہ پوچھنے لگی۔

تبھی تو تم میری بیسٹ فرینڈ ہو" وہ مسکرایا۔۔

مگر آپ الٹی سیدھی حرکتیں نہیں کریں گے ویکنگ نہیں کریں گے" وہ ساتھ وارن کرنے لگی

اچھا بابا" وہ جان چھڑانے کو بولا جبکہ دوستوں کے ساتھ رات ہائی وے پر جانے کا پلین تھا وہ بے حد ایکسائیٹڈ تھا

لائبہ کو لے کر وہ جلدی سے گاڑی میں بیٹھا کبھی وہ دونوں اسکی جان کو لڑیں نور اور منہا

-

لائبہ کو وہ زبردستی اپنے ساتھ لڑ بھیڑ کر لے آیا تھا جبکہ وہ ایک ہی بات کہہ رہی تھی دادو اکیلی ہوں گی مگر اسے آخر میں اسی کی ماننی تھی وہ سب گھر میں داخل ہوئے۔۔اور زور و شور سے سلام کیا۔۔۔

حیدر کا دل کیا واپس ہی پلٹ جائے سامنے ہی اسکا باپ اس وقت اٹھا تھا ناشتہ کر رہا تھا اسکی چھترول بنا کسی وجہ سے ہی پکی تھی زریاب نے بیگ پھینکا اور سیدھا باپ کے سامنے چیئر کھینچ کر بیٹھ گیا۔۔

یہ کیا ہاتھی بن رہے ہو تم۔۔۔۔" سالار نے گھورا۔۔۔

زیمل جو زریاب کے لیے۔۔پراٹھا ڈال رہی تھی غصے سے مڑی

اتنی بار کہا ہے میں نے اس طرح مت ٹوکا کریں" وہ بڑبڑایا نین اور آیت مسکرا دیں۔۔۔۔

ہائے دادی" حیدر مدیحا کے گلے لگا۔۔۔۔

ہیلو میری جان ویسے سلام کرتے ہیں" مدیحا نے ٹوکا تو۔۔۔۔وہ سر ہلا گیا۔۔باپ کے سامنے کوئی الٹی سیدھی حرکت نہیں کرنا چاہتا تھا

لائبہ نے بھی سب کو سلام کیا۔۔البتہ وہ جانے کے لیے بے چین تھی۔۔باقی سب اپنے اپنے رومز میں چلے گئے ۔۔اور رمشہ روشانے کا ہاتھ منہ دھلانے لے گئ۔۔

حیدر چیئر کھینچ کر۔۔۔باپ کے سامنے بیٹھا

ہائے ڈیڈ"وہ بولا۔۔اور ہاتھ کی مٹھی باپ کیطرف بڑھائ

جس پر سالار نے مٹھی ماری

ہائے سن۔۔۔واٹ اباوٹ ڈوڈے"وہ پوچھنے لگا۔۔

اٹس گڈ از آلویز"وہ آنکھ دبا کر بولا۔۔۔

کوئ نیا کارنامہ"سالار نے زرا تشویش نظروں سے دیکھا جبکہ لائبہ مدیھا کو کہہ رہی تھی کہ ڈرائیور سے کہیں گھر چھوڑ دے حیدر کی غصیلی نظریں اسپر رکیں۔۔۔۔

لائبہ چپ ہو گئ۔۔

ارے جاؤ آگیا ہے ڈرائیور"مدیھا بولیں۔۔حیدر نے مزید گھورا تو وہ نفی کر گئ۔۔۔

اور سالار کو سلام کرتی ٹیبل پر آ گئ۔۔

وسلام کیا کیا ہے اس کھوتے نے آج"وہ لائبہ کیطرف دیکھ کر پوچھنے لگا۔۔۔

یہ اسکی دل کی خواہش تھی لائبہ اسکی بہو بنے۔۔جو ابھی اسنے کسی سے شئیر نہیں کی تھی۔۔۔بس وہ پسند تھی اسے حیدر کے لیے۔۔

وہ دونوں ساتھ اچھے لگتے تھے۔۔۔۔

کچھ بھی نہیں انکل "لائبہ ساری باتیں چھپا کر مسکرائ

لائبہ جھوٹ بول رہی ہے ڈیڈ۔۔۔ بھیا نے سکول کی سب لڑکیوں کے ہاتھ دیکھیں ہیں اور پتہ نہیں کیا کیا فالتو باتیں بتائیں۔۔۔ہیں

ہاتھی "حیدر ایکدم چیخا۔۔

میری جان یہ کھا۔۔۔میں رات کو تمھارے لیے آئسکریم لاؤ گا "جلدی سے اسکے منہ میں سیب ٹھونستے اسنے گھور کر کہا

سالار باپ تھا انکا۔۔۔حیدر کو خاموشی سے گھور کر دیکھا۔۔۔۔

تبھی مرتضی بھی سب بچوں کی آوازیں سن کر آ گئے۔۔اب انھوں نے آفس کو خیر باد کہہ دیا تھا کیونکہ سالار۔۔۔ اب آفس جاتا تھا۔۔۔۔

مگر کچھ لیٹ۔۔۔۔

کس کے ہاتھ پڑھیں ہیں "سالار نے بات وہیں سے شروع کی

ڈیڈ میں نے نہیں پڑھے یار۔۔۔ "حیدر بولا۔۔لائبہ تو سر جھکائے کھانے لگی۔۔۔۔

اور ٹنشن الگ ہوئ۔۔۔

شیٹ آپ تمھیں کہا ہے نہ تم ایسی حرکتوں سے پرہیز کرو تمھیں سمجھ نہیں آتی" سالار نے اسکا کان پکڑا۔۔

یار بابا میری عزت ہے کوئ" وہ چیخا۔۔۔

جبکہ مرتضی نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ مارا

خبردار جو میرے بیٹے کو چھوا بھی "

بابا اسے آپ بگاڑ رہیں ہیں" سالار نے شکایت کی۔۔۔

تم بڑی سیدھی چیز ہو آئے بڑے

۔۔

کھا میرا بیٹا اور میرا ابھی ہاتھ پڑھنا دادی کا بھی" مرتضی ہنسے جبکہ۔۔لائبہ بھی ہنس دی۔۔ سالار سے جان تو چھوٹی تھی۔۔

موٹے تیرا قیمہ بناؤ گا میں "

اور میں تمھارا" سالار نے انکھیں نکالیں۔۔۔

ہائے موم" باپ سے نظریں بچا کر اسنے ماں کا ہاتھ پکڑا اس سے پہلے وہ اسے چومتا سالار نے سیب اسکے ہاتھ پر مارا۔۔

اپنی ولایت کا چومنا۔۔ چھوڑو اسے "

سالار حد کرتے ہیں" زیمل تو شرمندہ سی ہو گئ

اس عمر میں بھی وہ فضول بولنے سے باز نہیں آتا تھا۔۔

میں تو باہر سے لاؤ گا ایک پرنسیز"

اور میں تمھارے جیسے پرنیس کے خوابوں میں پہنچ کر بھی اسے چھیت سکتا ہوں توزمین پر رہو "

اب لڑنے مت پڑ جاو" مرتضی نے تنگ آ کر کہا۔۔۔

سالار اسے گھورتا ہوا اٹھ گیا جبکہ۔۔ حیدر مسکراتا رہا وہ جانتا تھا۔۔ وہ پیار بھی سب سے زیادہ اسی سے کرتا تھا۔۔۔

حیدر دادا کا ہاتھ پڑھ کر من گھڑت کہانیاں اب۔۔ اسے سنا رہا تھا جس پر۔۔ مرتضی ہنس رہے تھے بلکہ سب ہی شام تک سب آجاتے اور اب۔۔۔ اسنے ایک ایک بندے کا ہاتھ پڑھنا تھا سوائے اپنے باپ کے جبکہ۔۔۔ افان کی گاڑی بھی اڑا کر لے جانی تھی۔۔۔۔

مرتضی نے ایک نظر سب پر ڈالی۔۔ بس کچھ دیر میں شام ڈھلتی اور۔۔۔ سب انکے پرندے گھر لوٹ آتے۔۔۔۔ خاندان صرف لفظوں میں وزن نہیں رکھتا تھا انھوں نے اس گھر کے ایک ایک پرندے۔۔۔ کو اس گھر سے ایسے باندھا تھا کہ کوئی بھی جدا نہ ہوتا۔۔ وہ خوش تھے انکے چاروں بیٹے۔۔ اور اب انکے بچے بھی۔۔۔ اس گھر کی رونق بن چکے تھے۔۔۔ وہ مکمل تھے۔۔ ہر بری نظر سے دور اپنے گھر کو رکھنے کے خواہش مند تھے۔۔۔۔ اور جب تک سانسیں تھیں وہ اسی طرح حفاظت کرتے۔۔۔۔ اسی طرح۔۔۔